

سُنَنِ ابْنِ مَاجَهَ (أَرْثُو) (مترجم)

جلد چہارم

أبواب الديات - أبواب الطب

أحاديث: 2615 - 3549

امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ

ترجمہ و فوائد: مولانا عطاء اللہ شاہ

تحقیق و تخریج: حافظ ابو طاہر زبیر علی زئی

دار السلام

2446

اس نسی

بجاء حق اشاعت کے دام السلام محفوظ ہیں



سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پوسٹ بکس: 22743 الزیاض: 11416: سوری عرب فون: 4033962-4034332 00966 1 فیکس: 4021659

E-mail: darussalam@awalnet.net.sa - riyadh@dar-us-salam.com

Website: www.darussalam.com

• الزیاض الخلیفہ: فون: 4614483 01 فیکس: 4644945 • الملز فون: 4735220 01 فیکس: 4735221 • سوہم فون: 2860422 01
• مندوب الریاض: موبائل: 0503459695-0505196736 • قسم (برید): فون/فیکس: 3696124 06 موبائل: 0503417156
• مکہ مکرمہ: موبائل: 0506640175-0502839948 • مدینہ منورہ فون: 8234446 04 فیکس: 8151121 موبائل: 0503417155
• متحدہ فون: 6879254 02 فیکس: 6336270 • الطبر فون: 8692900 03 فیکس: 8691551
• شیخ الحرم فون/فیکس: 3908027 04 موبائل: 0500887341 فیکس: 2207055 07 موبائل: 0500710328

شارجر: فون: 5632623 6 00971 امریکہ: • بوئن فون: 7220419 001 713 فیکس: 6255925 001 718

لندن: فون: 4885 539 208 0044 آسٹریلیا: فون: 4040 9758 2 0061

پاکستان (ہیڈ آفس وٹرکری شو روم)

• 36- لوزبال، کیکر ٹریٹ سٹاپ، لاہور

فون: 7110081-711023-7232400-7240024 42 0092 فیکس: 7354072

موبائل: 4212174-0321 8484569-0322 • غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 7120054 7320703 فیکس:

Website: www.darussalam.pk.com E-mail: info@darussalam.pk.com

کراچی: طارق روڈ بالمقابل فری پورٹ شاپنگ مال فون: 4393936 21 0092 فیکس: 4393937

اسلام آباد: F-8 مرکز اسلام آباد فون/فیکس: 51 2281513 0092 موبائل: 5370378 0321

حجہ مکبہ دارالسلام، ۱۴۲۸ھ

فہرستہ مکبہ اللغة السلفک فہد الوطنیۃ أثناء الشر

ابن ماجہ، محمد بن یزید

مسن ابن ماجہ اللغة الاردیة / محمد بن یزید ابن ماجہ - الریاض، ۱۴۲۸ھ

ص: ۶۵۲ مقاس: ۲۱×۱۴ سم

ردمک: ۷-۹-۹۹۶۹-۹۹۶۰-۹۷۸ (مجموعہ)

۱-۱-۹۹۷۷-۹۹۶۰-۹۷۸ (ج ۴)

۱- الحدیث - سنن ۲- الحدیث - الکب السنۃ أ. العنوان

دیوی ۲۳۵، ۶ ۱۴۲۸/۴۸۹۸

رقم الإبداع: ۱۴۲۸/۴۸۹۸

ردمک: ۷-۹-۹۹۶۹-۹۹۶۰-۹۷۸

۱-۱-۹۹۷۷-۹۹۶۰-۹۷۸ (ج ۴)

جلد چہارم
سُنن ابن ماجہ
(مترجم)

أبواب الديات ... أبواب الطب ... احاديث: 2615 - 3549

تاليف

امام ابو عبد الله محمد بن ابي حنيفة

ترجمہ و تالیف

فیضانِ مولانا عطاء اللہ صاحب دہلوی

تحقیق و ترمیم

حافظ ابو طاهر زبیر علی زئی

نظر ثانی، تصحیح و ترمیم اور اضافات

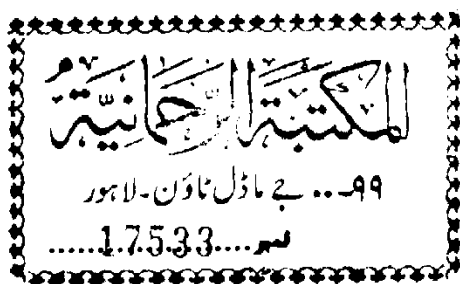
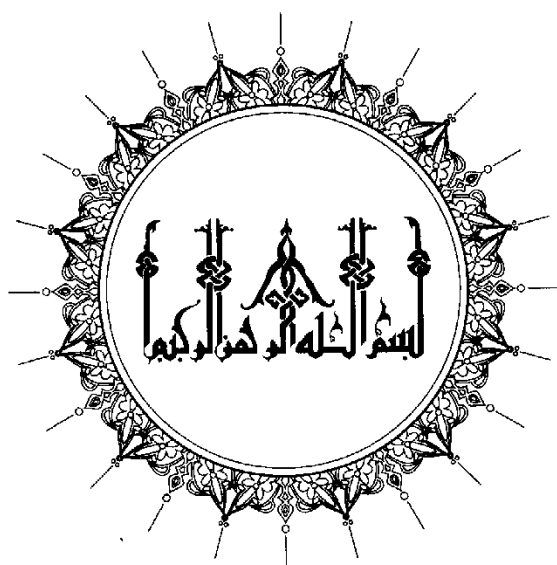
حافظ صلاح الدین یوسف صاحب دہلوی

مولانا ابو عبد اللہ محمد عبد الجبار صاحب دہلوی

مولانا ابو محمد محمد اجمل صاحب دہلوی

مولانا عثمان مبین صاحب دہلوی





فہرست مضامین (جلد چہارم)

25	دیتوں سے متعلق احکام و مسائل	۲۱- أَبْوَابُ الدِّيَاتِ
34	باب: مسلمان کو ظلم کے طور پر قتل کرنا بڑا گناہ ہے	۱- بَابُ التَّغْلِيظِ فِي قَتْلِ مُسْلِمٍ ظُلْمًا
36	باب: کیا مومن کے قاتل کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟	۲- بَابُ: هَلْ لِلْقَاتِلِ مُؤْمِنٍ تَوْبَةٌ
40	باب: مقتول کے وارث کو تین میں سے ایک چیز اختیار کرنے کا حق حاصل ہے	۳- بَابُ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِاخْتِيَارِ بَيْنِ اخِذَى ثَلَاثَ
42	باب: قتل عمد کی صورت میں وارثوں کی خون بہا لینے پر رضامندی	۴- بَابُ مَنْ قَتَلَ عَمْدًا، فَرَضُوا بِالذِّيَةِ
44	باب: قتل شبہ عمد کی دیت مغلطہ (خست) ہے	۵- بَابُ: دِيَّةُ شِبْهِ الْعَمْدِ مَغْلُطَةٌ
46	باب: قتل خطا کی دیت	۶- بَابُ دِيَّةِ الْحَطَا
48	باب: (قاتل کی) دیت برادری پر ہے اگر برادری نہ ہو تو بیت المال سے ادا کی جائے	۷- بَابُ الدِّيَةِ عَلَى الْعَاقِلَةِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَاقِلَةً
50	باب: جو شخص مقتول کے وارث کو قصاص یا دیت نہ لینے دے (اس کا گناہ)	۸- بَابُ مَنْ حَالَ بَيْنَ وَلِيِّهِ الْمَقْتُولِ وَبَيْنَ الْقَوْدِ أَوْ الدِّيَةِ
51	باب: جس صورت میں قصاص نہیں	۹- بَابُ: مَا لَا قَوْدَ فِيهِ
52	باب: زخم لگانے والا قصاص کی بجائے فدیہ (دیت) دے دے	۱۰- بَابُ الْجَارِحِ يُقْتَدَى بِالْقَوْدِ
53	باب: نوزائیدہ بچے کی دیت	۱۱- بَابُ دِيَةِ الْحَنِينِ
55	باب: دیت میں سے ترکے کی تقسیم	۱۲- بَابُ الْوِجَارَاتِ مِنَ الدِّيَةِ
57	باب: غیر مسلم کی دیت	۱۳- بَابُ دِيَةِ الْكَافِرِ
57	باب: قاتل کو وراثت نہیں ملتی	۱۴- بَابُ: الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ
58	باب: عورت کی دیت اس کے عصبہ کے ذمے ہے اور اس کا ترکہ اس کی اولاد کے لیے ہے	۱۵- بَابُ عَقْلِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَصَبَتِهَا، وَوِجَارَتِهَا لَوُلِدَ لَهَا



- 60 باب: دانت توڑنے کا قصاص
- 61 باب: دانتوں کی دیت
- 62 باب: آنکھوں کی دیت
- 63 باب: جس زخم سے ہڈی ظاہر ہو جائے
- 63 باب: اگر ایک آدمی دوسرے کو دانت سے کاٹے اور اس کے ہاتھ کھینچے پر کاٹنے والے کے دانت اکھڑ جائیں (تو کیا حکم ہے؟)
- 63 باب: غیر مسلم کے قصاص میں مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا
- 65 باب: باپ کو اولاد کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے
- 66 باب: کیا غلام کے بدلے میں آزاد کو (قصاص میں) قتل کیا جائے گا؟
- 67 باب: قاتل جس طرح قتل کرے اس سے اسی طرح قصاص لیا جائے
- 68 باب: قصاص صرف تلوار سے قتل کر کے لیا جائے
- 69 باب: کوئی کسی کے جرم کا ذمے دار نہیں
- 70 باب: جن چیزوں میں دیت نہیں
- 72 باب: قسامت کا بیان
- 73 باب: اگر کوئی شخص اپنے غلام کا مثلہ کرے تو غلام آزاد ہو جائے گا
- 76 باب: مومن قتل کرتے وقت بھی سب لوگوں سے زیادہ تقویٰ کا خیال رکھتے ہیں
- 77 باب: سب مسلمانوں کا خون برابر ہے
- 78 باب: ذمی کے قتل کا گناہ

- ۱۶- بَابُ الْقِصَاصِ فِي السِّنَنِ
- ۱۷- بَابُ دِيَةِ الْأَسْنَانِ
- ۱۸- بَابُ دِيَةِ الْأَصَابِعِ
- ۱۹- بَابُ الْمُؤْصِحَةِ
- ۲۰- بَابُ مَنْ عَضَّ رَجُلًا فَتَرَعَ يَدَهُ فَنَدَرَ ثَنَانِيَاهُ
- ۲۱- بَابُ: لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ
- ۲۲- بَابُ: لَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِوَلَدِهِ
- ۲۳- بَابُ: هَلْ يُقْتَلُ الْحُرُّ بِالْعَبْدِ؟
- ۲۴- بَابُ: يُقْتَلُ مِنَ الْقَاتِلِ كَمَا قُتِلَ
- ۲۵- بَابُ: لَا قَوْدَ إِلَّا بِالسَّيْفِ
- ۲۶- بَابُ: لَا يَجْنِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ
- ۲۷- بَابُ الْخَبَارِ
- ۲۸- بَابُ الْقَسَامَةِ
- ۲۹- بَابُ مَنْ مَثَّلَ بَعْدِيهِ فَهُوَ حُرٌّ
- ۳۰- بَابُ: أَعَفَّ النَّاسُ وَفَلَّةٌ، أَهْلُ الْإِيمَانِ
- ۳۱- بَابُ: الْمُسْلِمُونَ تَنَكَّافًا دِمَاؤُهُمْ
- ۳۲- بَابُ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا

- ۳۳- بَابُ مَنْ أَمِنَ رَجُلًا عَلَى دَمِهِ فَقَتَلَهُ
باب: کسی کو امان دے کر قتل کرنے والے کا بیان 80
- ۳۴- بَابُ الْعَفْوِ عَنِ الْقَاتِلِ
باب: قاتل کو معاف کرنا 82
- ۳۵- بَابُ الْعَفْوِ فِي الْقِصَاصِ
باب: قصاص معاف کرنا 84
- ۳۶- بَابُ الْخَامِلِ يَجِبُ عَلَيْهَا الْقَوْدُ
باب: اگر حاملہ عورت پر قصاص لازم ہو 85

وصیت سے متعلق احکام و مسائل

۲۲- أَبْوَابُ الْوَصَايَا

- ۱- [بَاب] وَهَلْ أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
باب: کیا رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی تھی؟ 89
- ۲- بَابُ الْحُخِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ
باب: وصیت کی ترغیب 92
- ۳- بَابُ الْخُفِّ فِي الْوَصِيَّةِ
باب: وصیت میں نا انصافی کرنا 94
- ۴- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَمْسَاكِ فِي الْحَيَاةِ وَالْتَّبَذِ
باب: زندگی میں بخل اور مرتے وقت فضول خرچی کی ممانعت 95
- ۵- بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثَّلْثِ
باب: تہائی ترکے کی وصیت 98
- ۶- بَابُ: لَا وَصِيَّةَ لِيُورِثُ
باب: وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں 100
- ۷- بَابُ اللَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ
باب: وصیت پوری کرنے سے پہلے قرض ادا کیا جائے 102
- ۸- بَابُ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يُوصِ هَلْ يُتَصَدَّقُ عَنْهُ؟
باب: جو شخص وصیت کیے بغیر فوت ہو جائے کیا اس کی طرف سے صدقہ کیا جاسکتا ہے؟ 104
- ۹- بَابُ قَوْلِهِ: «وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ»
باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا بیان: ”اور جو محتاج ہو وہ جائز حد تک کھالے۔“ 105

[النساء: ۶]

وراثت سے متعلق احکام و مسائل

۲۳- أَبْوَابُ الْفَرَائِضِ

- ۱- بَابُ الْحُخِّ عَلَى تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ
باب: علم میراث حاصل کرنے کی ترغیب 110
- ۲- بَابُ فَرَائِضِ الصُّلْبِ
باب: (ترکے میں) صلبی اولاد کے حصے 110
- ۳- بَابُ فَرَائِضِ الْجَدِّ
باب: دادا کا حصہ 113
- ۴- بَابُ مِيرَاثِ الْجَدَّةِ
باب: دادی کا حصہ 114
- ۵- بَابُ الْكَلَالَةِ
باب: کلا کی میراث 116
- ۶- بَابُ مِيرَاثِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ
باب: مشرکوں کے ترکے میں مسلمانوں کا حصہ کتنا ہے؟ 118
- ۷- بَابُ مِيرَاثِ الْوَلَاءِ
باب: ولاء کی میراث 120



- ۸- بَابُ مِيرَاثِ الْقَانِلِ باب: وراثت میں قاتل کا حصہ 123
- ۹- بَابُ ذَوِي الْأَرْحَامِ باب: ذوی الارحام کا بیان 124
- ۱۰- بَابُ مِيرَاثِ الْعَصْبَةِ باب: ترکے میں عصب کا حصہ 126
- ۱۱- بَابُ مَنْ لَا وَاثَرَ لَهُ باب: جس کا کوئی وارث نہ ہو 127
- ۱۲- بَابُ تَحْوِزِ الْمَرْأَةِ ثَلَاثَ مَوَارِثَ باب: عورت کو تین افراد کا ترکہ ملتا ہے 128
- ۱۳- بَابُ مَنْ أَنْكَرَ وَلَدَهُ باب: اپنے بیٹے کو تسلیم کرنے سے انکار کرنا 129
- ۱۴- بَابُ: فِي ادِّعَاءِ الْوَلَدِ باب: بچے کا دعویٰ کرنا 130
- ۱۵- بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبْيِهِ باب: ولا کو بیچنا یا ہب کرنا منع ہے 132
- ۱۶- بَابُ قِسْمَةِ الْمَوَارِثِ باب: ترکے کی تقسیم 133
- ۱۷- بَابُ إِذَا اسْتَهْلَ الْمَوْلُودُ وَرَثَ باب: جو بچہ پیدا ہو کر روئے وہ وارث ہوگا 134
- ۱۸- بَابُ الرَّجُلِ يُسَلِّمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ باب: کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہونے والا 135
- ۲۴- أَبْوَابُ الْجِهَادِ جہاد سے متعلق احکام و مسائل 137
- ۱- بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ باب: اللہ کی راہ میں جہاد کی فضیلت 142
- ۲- بَابُ فَضْلِ الْغَدَاةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ باب: اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام گزارنے کی فضیلت 144
- ۳- بَابُ مَنْ جَهَّزَ غَارِيًا باب: مجاہد کو سامان مہیا کرنا 145
- ۴- بَابُ فَضْلِ التَّفَقُّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى باب: اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت 147
- ۵- بَابُ التَّلْغِيطِ فِي تَرْكِ الْجِهَادِ باب: جہاد نہ کرنے پر سخت وعید 148
- ۶- بَابُ مَنْ حَبَسَهُ الْعَدُوُّ عَنِ الْجِهَادِ باب: جو عذر کی وجہ سے جہاد میں شریک نہ ہو سکے 149
- ۷- بَابُ فَضْلِ الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ باب: اللہ کی راہ میں مورچہ بند رہنے کی فضیلت 150
- ۸- بَابُ فَضْلِ الْحَرَسِ وَالتَّكْبِيرِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ باب: جہاد میں پہرہ دینے اور تکبیر کہنے کی فضیلت 153
- ۹- بَابُ الْخُرُوجِ فِي التَّنْفِيرِ باب: جب (جہاد کے لیے) کوچ کا اعلان کیا جائے تو (جہاد کے سفر میں) نکلنا چاہیے 154
- ۱۰- بَابُ فَضْلِ غَزْوِ الْبَحْرِ باب: سمندری جہاد کی فضیلت 157
- ۱۱- بَابُ ذِكْرِ الدِّيَمِ وَفَضْلِ قَزْوِينَ باب: دیم کا ذکر اور قزوین کی فضیلت 159

- ۱۲- بَابُ الرَّجُلِ يَغْزُو وَلَهُ أَبَوَانِ باب: ماں باپ کے زندہ ہوتے ہوئے جہاد کرنا 161
- ۱۳- بَابُ النِّيَّةِ فِي الْقِتَالِ باب: جنگ میں اخلاص نیت 163
- ۱۴- بَابُ ارْتِبَاطِ الْخَيْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ باب: اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) گھوڑے تیار رکھنا 165
- ۱۵- بَابُ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مُبَحَّاتُهُ [وَتَعَالَى] باب: اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرنا 168
- ۱۶- بَابُ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ باب: اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت 172
- ۱۷- بَابُ مَا يُرْجَى فِيهِ الشَّهَادَةُ باب: کون کون سی موت سے شہادت کا درجہ ملنے کی امید ہے 176
- ۱۸- بَابُ السَّلَاحِ باب: ہتھیاروں کا بیان 178
- ۱۹- بَابُ الرَّمْيِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ باب: اللہ کی راہ میں تیر چلانا 181
- ۲۰- بَابُ الرِّيَافَاتِ وَالْأَلْوِيَةِ باب: جھنڈے اور پرچم 184
- ۲۱- بَابُ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّبَاجِ فِي الْحَرْبِ باب: جنگ میں ریشمی لباس پہننا 186
- ۲۲- بَابُ لُبْسِ الْعَمَامَةِ فِي الْحَرْبِ باب: جنگ میں عمامہ پہننا 187
- ۲۳- بَابُ الشَّرَاءِ وَالتَّيْعِ فِي الْغَزْوِ باب: جنگ کے دوران میں خرید و فروخت 187
- ۲۴- بَابُ تَفْسِيحِ الْغَزَاةِ وَوَدَاعِهِمْ باب: مجاہدین کو الوداع کہنا 188
- ۲۵- بَابُ السَّرَايَا باب: فوجی دستے 189
- ۲۶- بَابُ الْأَكْلِ فِي قُدُورِ الْمُشْرِكِينَ باب: غیر مسلموں کے برتنوں میں کھانا کھانا 191
- ۲۷- بَابُ الْإِسْتِعَانَةِ بِالْمُشْرِكِينَ باب: (جنگ میں) مشرکوں سے مدد لینا 193
- ۲۸- بَابُ الْخَدِيعَةِ فِي الْحَرْبِ باب: جنگ میں دھوکا 193
- ۲۹- بَابُ الْمُبَارَزَةِ وَالسَّلْبِ باب: (جنگ کے شروع میں) انفرادی مقابلہ اور مقتول کا ذاتی سامان 194
- ۳۰- بَابُ الْقَارَةِ وَالنَّبَاتِ وَقَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ باب: حملہ کرنا، شیخوں مارنا اور عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا 196
- ۳۱- بَابُ التَّحْرِيقِ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ باب: دشمن کے علاقے میں (درختوں اور مکانوں وغیرہ کو) آگ لگانا 199
- ۳۲- بَابُ فِدَاءِ الْأَسَارَى باب: قیدیوں کا فدیہ 200
- ۳۳- بَابُ مَا أَخْرَزَ الْعَدُوَّ ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ باب: (مسلمانوں کی) کوئی چیز کافروں کے قبضے میں

201 جانے کے بعد دوبارہ مسلمانوں کے ہاتھ لگ

202 جائے تو کیا حکم ہے؟

204 باب: مالی غنیمت میں خیانت

باب: (غنیمت کے حصے کے علاوہ) زائد انعام

206 باب: غنیمتوں کی تقسیم کا بیان

باب: جہاد میں آزاد مسلمانوں کے ساتھ غلاموں اور

206 عورتوں کی شرکت

باب: امام (خلیفہ) کا (فوج کو روانہ کرتے وقت)

208 نصیحت کرنا

211 باب: امام کی اطاعت

باب: اللہ کی نافرمانی کے کام میں کسی کی اطاعت

213 جائز نہیں

216 باب: بیعت کا بیان

219 باب: بیعت پر قائم رہنا

222 باب: عورتوں سے بیعت لینا

224 باب: گھوڑ دوڑ کی انعامی رقم کا بیان

باب: دشمن کے علاقے میں قرآن لے کر سفر کرنے

226 کی ممانعت کا بیان

226 باب: خمس کی تقسیم

229 حج و عمرہ کے احکام و مسائل

233 باب: حج کے لیے روانگی کا بیان

235 باب: حج کی فرضیت

236 باب: حج اور عمرے کی فضیلت

238 باب: کجاوے پر سوار ہو کر حج کرنا

240 باب: حاجی کی دعا کی فضیلت

۳۴- بَابُ الْغُلُولِ

۳۵- بَابُ الثَّقَلِ

۳۶- بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ

۳۷- بَابُ الْعَبِيدِ وَالنِّسَاءِ يَشْهَدُونَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ

۳۸- بَابُ وَصِيَّةِ الْإِمَامِ

۳۹- بَابُ طَاعَةِ الْإِمَامِ

۴۰- بَابُ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ

۴۱- بَابُ الْبَيْعَةِ

۴۲- بَابُ الْوَفَاءِ بِالْبَيْعَةِ

۴۳- بَابُ بَيْعَةِ النِّسَاءِ

۴۴- بَابُ السَّبْقِ وَالرَّهَانِ

۴۵- بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

۴۶- بَابُ قِسْمَةِ الْخُمْسِ

۲۵- أَبْوَابُ الْمَنَاسِكِ

۱- بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْحَجِّ

۲- بَابُ فَرْضِ الْحَجِّ

۳- بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۴- بَابُ الْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ

۵- بَابُ فَضْلِ دُعَاءِ الْحَاجِّ

- ۶- بَابُ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ باب: حج کی ادائیگی کب واجب ہو جاتی ہے؟ 242
- ۷- بَابُ الْمَرْأَةِ تَحُجُّ بِغَيْرِ وَلِيٍّ باب: محرم کے بغیر عورت کا حج 244
- ۸- بَابُ: الْحَجُّ جِهَادُ النِّسَاءِ باب: حج عورتوں کا جہاد ہے 245
- ۹- بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْعَيْتِ باب: فوت شدہ کی طرف سے حج کرنا 246
- ۱۰- بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْحَيِّ إِذَا لَمْ يَسْتَطِيعْ باب: زندہ آدمی کی طرف سے حج بدل کرنا جب اسے (خود حج کرنے کی) طاقت نہ ہو 248
- ۱۱- بَابُ حَجِّ الصَّبِيِّ باب: بچے کا حج 251
- ۱۲- بَابُ الْمَسَاءِ وَالْحَائِضِ تَهْلُ بِالْحَجِّ باب: نفاس اور حیض والی عورت کا احرام حج 251
- ۱۳- بَابُ مَوَاقِبِ أَهْلِ الْأَفَاقِ باب: آفاقی لوگوں کے میقات 253
- ۱۴- بَابُ الْإِحْرَامِ باب: احرام کا بیان 254
- ۱۵- بَابُ التَّلْبِيَةِ باب: لبیک پکارنا 256
- ۱۶- بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ باب: لبیک بلند آواز سے پکارنا چاہیے 258
- ۱۷- بَابُ الظَّلَالِ لِلْمُحْرِمِ باب: احرام والے کا سائے میں آنا 260
- ۱۸- بَابُ الطَّبْعِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ باب: احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا 260
- ۱۹- بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ باب: احرام والا کون سے کپڑے پہنے؟ 262
- ۲۰- بَابُ السَّرَاوِيلِ وَالْخَفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَكُنْ يَسْتَطِيعُ باب: اگر احرام باندھنے والے کو تہبند یا جوتے میسر نہ ہوں تو پا جامہ اور موزے پہن سکتا ہے 263
- ۲۱- بَابُ التَّوَقُّفِ فِي الْإِحْرَامِ باب: احرام میں نامناسب کاموں سے اجتناب کرنا چاہیے 264
- ۲۲- بَابُ الْمُحْرِمِ يَغْتَسِلُ رَأْسَهُ باب: محرم اپنا سر دھو سکتا ہے 265
- ۲۳- بَابُ الْمُحْرِمَةِ تَسْدُلُ الثُّوبَ عَلَى وَجْهِهَا باب: احرام کی حالت میں عورت کا اپنے چہرے پر کپڑا لگانا 267
- ۲۴- بَابُ الشَّرْطِ فِي الْحَجِّ باب: حج میں شرط لگانا 267
- ۲۵- بَابُ دُخُولِ الْحَرَمِ باب: حرم شریف میں داخلہ 269
- ۲۶- بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ باب: مکہ مکرمہ میں داخلہ 269

- ۲۷- بَابُ اسْتِيلَامِ الْحَجَرِ : باب: حجر اسود کو بوسہ دینا 271
- ۲۸- بَابُ مَنْ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ يَمِصُّ حَبِيْبَهُ : باب: چھڑی کے ساتھ حجر اسود کا استلام کرنا 273
- ۲۹- بَابُ الرُّمْلِ حَوْلَ الْبَيْتِ : باب: طواف کعبہ کے دوران میں رمل کرنا 275
- ۳۰- بَابُ الْإِضْطَبَاجِ : باب: دایاں کندھانگہ رکھ کر احرام کی چادر اوڑھنا 278
- ۳۱- بَابُ الطَّوَافِ بِالْحَجَرِ : باب: حلیم کا طواف 278
- ۳۲- بَابُ فَضْلِ الطَّوَافِ : باب: طواف کعبہ کی فضیلت 280
- ۳۳- بَابُ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الطَّوَافِ : باب: طواف کعبہ کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنا 282
- ۳۴- بَابُ الْفَرِيضِ يَطُوفُ رَاكِبًا : باب: پیار سوار ہو کر طواف کر سکتا ہے 284
- ۳۵- بَابُ الْمُتَنَزِّمِ : باب: ملتزم کا بیان 285
- ۳۶- بَابُ الْحَائِضِ تَقْضِي الْمَنَاسِكَ إِلَّا الطَّوَافَ : باب: حیض والی عورت طواف کے سوا تمام اعمال حج ادا کر سکتی ہے 286
- ۳۷- بَابُ الْإِفْرَادِ بِالْحَجِّ : باب: حج مفرد ادا کرنا 287
- ۳۸- بَابُ مَنْ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ : باب: حج اور عمرے کو ملا کر (ایک احرام کے ساتھ) ادا کرنا 289
- ۳۹- بَابُ طَوَافِ الْقَارِنِ : باب: حج قرآن کرنے والے کا طواف 291
- ۴۰- بَابُ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ : باب: عمرے کے بعد حج تک احرام کھول دینا 293
- ۴۱- بَابُ فُسْخِ الْحَجِّ : باب: حج کی نیت فسخ (کر کے عمرے کی نیت) کرنا 296
- ۴۲- بَابُ مَنْ قَالَ كَانَ فُسْخُ الْحَجِّ لَهُمْ خَاصَّةً : باب: کیا حج فسخ کرنے کا حکم صرف صحابہ کے لیے تھا؟ 299
- ۴۳- بَابُ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ : باب: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کا بیان 300
- ۴۴- بَابُ الْعُمْرَةِ : باب: عمرے کا بیان 302
- ۴۵- بَابُ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ : باب: ماہ رمضان میں عمرہ کرنا 303
- ۴۶- بَابُ الْعُمْرَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ : باب: ماہ ذوالقعدہ میں عمرہ کرنا 305
- ۴۷- بَابُ الْعُمْرَةِ فِي رَجَبٍ : باب: ماہ رجب میں عمرہ کرنا 306
- ۴۸- بَابُ الْعُمْرَةِ مِنَ التَّائِيْمِ : باب: تہیم سے (احرام باندھ کر) عمرہ کرنا 307
- ۴۹- بَابُ مَنْ أَهْلَ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ : باب: بیت المقدس سے عمرے کا احرام باندھنا 309

- ۵۰- باب: نَحْمُ اغْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ
باب: نبی اکرم ﷺ نے کتنے عمرے کیے؟ 310
- ۵۱- بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى مِنَى
باب: منیٰ کی طرف روانگی 310
- ۵۲- بَابُ التَّزْوِيلِ بِمِنَى
باب: منیٰ میں ٹھہرنا 311
- ۵۳- بَابُ الْعُدُوِّ مِنْ مِنَى إِلَى عَرَافَاتٍ
باب: منیٰ سے عرفات کی طرف روانگی 312
- ۵۴- بَابُ الْمُنْزِلِ بِعَرَفَةَ
باب: عرفات میں ٹھہرنا 313
- ۵۵- بَابُ الْمَوْقِفِ بِعَرَافَاتٍ
باب: عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ 314
- ۵۶- بَابُ الدُّعَاءِ بِعَرَفَةَ
باب: عرفات میں دعا مانگنا 316
- ۵۷- بَابُ مَنْ أَتَى عَرَفَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ لَيْلَةَ جَمْعٍ
باب: جو شخص مزدلفہ کی رات فجر سے پہلے عرفات پہنچ جائے (اس کا بھی حج ہو جاتا ہے) 318
- ۵۸- بَابُ الدَّلْعِ مِنْ عَرَفَةَ
باب: عرفات سے روانگی 320
- ۵۹- بَابُ التَّزْوِيلِ بَيْنَ عَرَافَاتٍ وَجَمْعٍ لِمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ
باب: جس شخص کو کوئی ضرورت پیش آ جائے وہ عرفات اور مزدلفہ کے درمیان رک سکتا ہے 321
- ۶۰- بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ
باب: مزدلفہ میں دو نمازیں جمع کر کے پڑھنا 322
- ۶۱- بَابُ التَّوَقُّفِ بِجَمْعٍ
باب: مزدلفہ میں ٹھہرنا 322
- ۶۲- بَابُ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ جَمْعٍ [إِلَى مِنَى] لِرُؤْيَى
باب: جمرات کی رمی کے لیے لوگوں سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ چلے جانا 325
- ۶۳- بَابُ قُدْرٍ حَصَى الرُّمَى
باب: جمرات کو تھپی بڑی سنگریاں ماری جائیں؟ 327
- ۶۴- باب: مِنْ أَيْنَ تُرْمَى جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ
باب: بڑے جمرے پر سنگریاں کہاں کھڑے ہو کر ماری جائیں؟ 329
- ۶۵- باب: إِذَا رُمِيَ جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ لَمْ يَتَّفِقْ عِنْدَهَا
باب: بڑے جمرے کو رمی کر کے اس کے پاس نہ ٹھہرنا 330
- ۶۶- بَابُ رُمَى الْجِمَارِ رَاكِبًا
باب: سوار ہو کر جمرات کو رمی کرنا 331
- ۶۷- بَابُ تَأْخِيرِ رُمَى الْجِمَارِ مِنْ عُذْرِ
باب: عذر کی وجہ سے رمی کو مؤخر کیا جاسکتا ہے 332
- ۶۸- بَابُ الرُّمَى عَنِ الصَّنِيَّانِ
باب: بچوں کی طرف سے رمی کرنا 333
- ۶۹- باب: مَنْ يَطْلُعُ الْحَاجُّ الثَّلَاثَةَ
باب: حاجی لبیک پکارنا کب بند کرے؟ 333
- ۷۰- مَا يَجِلُّ لِلرَّجُلِ إِذَا رُمِيَ جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ
باب: جمرہ عقبہ پر رمی کے بعد آدمی کے لیے کیا حلال 333

- 334 ہو جاتا ہے؟
- 335 باب: سرمند وانا
- 337 باب: سر کے بال جمانا
- 338 باب: قربانی کے جانور ذبح کرنا
- 339 باب: (دس ذوالحجہ کو) حج کے اعمال میں تقدیم و تاخیر
- 340 باب: ایام تشریق میں ہجرات کو رہی کرنا
- 341 باب: قربانی کے دن خطبہ دینا
- 346 باب: طواف زیارت کا بیان
- 346 باب: زمزم کا پانی پینا
- 348 باب: کعبہ شریف میں داخل ہونا
- 349 باب: منیٰ کی راقمیں مکہ میں گزرا نا
- 650 باب: وادی محصب میں ٹھہرنا
- 352 باب: طواف وداع (خصت ہوتے وقت آخری طواف)
- 352 باب: حیض والی عورت طواف وداع کے بغیر روانہ ہو سکتی ہے
- 354 باب: رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل
- 367 باب: جس حاجی کو راستے میں رکاوٹ پیش آ جائے
- 368 باب: رکاوٹ والے کا فدیہ
- 370 باب: احرام کی حالت میں سیٹگی لگوانا جائز ہے
- 370 باب: احرام والا کون سا تیل لگا سکتا ہے؟
- 371 باب: احرام والا فوت ہو جائے تو؟
- 372 باب: احرام کی حالت میں شکار کرنے کا جرمانہ
- 373 باب: احرام والا کس جانور کو قتل کر سکتا ہے؟
- 375 باب: احرام والے کو کون سا شکار کرنا منع ہے؟
- باب: محرم شکار کا گوشت تب کھا سکتا ہے جب اس
- ۷۱- بَابُ الْحَلْقِ
- ۷۲- بَابُ مَنْ لَبَّدَ رَأْسَهُ
- ۷۳- بَابُ الذَّنَجِ
- ۷۴- بَابُ مَنْ قَدَّمَ نُسْكَاً قَبْلَ نُسْكِ
- ۷۵- بَابُ رَمَى الْجِمَارِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ
- ۷۶- بَابُ الْخُطْبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ
- ۷۷- بَابُ زِيَارَةِ الْبَيْتِ
- ۷۸- بَابُ الشَّرْبِ مِنْ زَمْزَمَ
- ۷۹- بَابُ دُخُولِ الْكَعْبَةِ
- ۸۰- بَابُ الْبَيْتُوتَةِ بِمَكَّةَ لَيَالِي مَنَى
- ۸۱- بَابُ تَرْوِيلِ الْمُحْصَبِ
- ۸۲- بَابُ طَوَافِ الْوَدَاعِ
- ۸۳- بَابُ الْحَائِضِ تَتَفَرَّقُ قَبْلَ أَنْ تُودَعَ
- ۸۴- بَابُ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
- ۸۵- بَابُ الْمُحْصَرِ
- ۸۶- بَابُ فِذْيَةِ الْمُحْصَرِ
- ۸۷- بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ
- ۸۸- بَابُ مَا يَذْهَبُ بِهِ الْمُحْرِمُ
- ۸۹- بَابُ الْمُحْرِمِ يَمُوتُ
- ۹۰- بَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ يُصَيِّدُهُ الْمُحْرِمُ
- ۹۱- بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ
- ۹۲- بَابُ مَا يُنْهَى عَنْهُ الْمُحْرِمُ مِنَ الصَّيْدِ
- ۹۳- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ إِذَا لَمْ يُصَدِّ لَهُ

376 کے لیے شکار نہ کیا گیا ہو

377 باب: قربانی کے اونٹوں کو قلاؤ سے پہنانا

378 باب: بکریوں کے گلے میں قلاؤ ڈالنا

378 باب: اونٹوں کی کوبان پر زخم کر کے ہدی کا نشان لگانا

379 باب: قربانی کے اونٹ کو جھول ڈالنا

380 باب: قربانی کا جانور مادہ یا نر (دونوں طرح کا) جائز ہے

باب: ہدی کا جانور میقات سے قریب تر مقام سے

381 لے کر جانا

381 باب: ہدی کے جانور پر سواری کرنا

باب: اگر قربانی کا جانور بھگ جائے (اور حرم تک سفر

382 کے قابل نہ رہے)

384 باب: مکہ کے مکان کرائے پر دینا

384 باب: مکہ کرمہ کی فضیلت

386 باب: مدینہ طیبہ کی فضیلت

389 باب: کعبہ کے مال کا بیان

391 باب: مکہ کرمہ میں رمضان کے روزے رکھنا

391 باب: یارش میں طواف کرنا

392 باب: پیدل چل کر حج کرنا

393 قربانی سے متعلق احکام و مسائل

396 باب: اللہ کے رسول ﷺ کی قربانی کا بیان

398 باب: قربانی واجب ہے یا نہیں؟

400 باب: قربانی کا ثواب

401 باب: کون سی قربانی مستحب ہے؟

باب: اونٹ اور گائے (کی قربانی) کتنے افراد کی

403 طرف سے کفایت کر سکتی ہے؟

۹۴- بَابُ تَقْلِيدِ الْبُذْنِ

۹۵- بَابُ تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

۹۶- بَابُ إِشْعَارِ الْبُذْنِ

۹۷- بَابُ مَنْ جَلَّلَ الْبُذْنَةَ

۹۸- بَابُ الْهُدْيِ مِنَ الْإِنَائِثِ وَالذُّخُورِ

۹۹- بَابُ الْهُدْيِ يُسَاقُ مِنْ دُونِ الْمِيقَاتِ

۱۰۰- بَابُ رُكُوبِ الْبُذْنِ

۱۰۱- بَابُ فِي الْهُدْيِ إِذَا عَطِبَ

۱۰۲- بَابُ [أَجْرٍ] بَيُوتِ مَكَّةَ

۱۰۳- بَابُ فَضْلِ مَكَّةَ

۱۰۴- بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ

۱۰۵- بَابُ مَالِ الْكَعْبَةِ

۱۰۶- بَابُ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ بِمَكَّةَ

۱۰۷- بَابُ الطَّوَافِ فِي مَطَرٍ

۱۰۸- بَابُ الْحَجِّ مَاثِبًا

۲۶- أَبْوَابُ الْأَضَاحِيِّ

۱- بَابُ أَضَاحِيِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۲- بَابُ الْأَضَاحِيِّ وَاجِبَةٌ هِيَ أَمْ لَا؟

۳- بَابُ ثَوَابِ الْأَضَاحِيَّةِ

۴- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

۵- بَابُ: عَنْ كَمْ تُجْزَى الْبُذْنَةُ وَالْبَقَرَةُ

- ۶- باب: کَم يُجْزَى مِنَ الْعَتَمِ عَنِ الْبَدَنَةِ
باب: کتنی لمکریاں اونٹ کے برابر ہیں؟ 405
- ۷- بَابُ مَا يُجْزَى مِنَ الْأَصَاغِيِّ
باب: کس عمر کے جانور کی قربانی درست ہے؟ 406
- ۸- بَابُ مَا يَكْرَهُ أَنْ يُصْحَى بِهِ
باب: جس جانور کی قربانی دینا مکروہ ہے 409
- ۹- بَابُ مَنِ اشْتَرَى أَصْحِيَّةً صَحِيحَةً فَأَصَابَهَا
عِنْدَهُ شَيْءٌ
باب: اگر قربانی کا جانور صحیح سلامت خریدنے کے بعد اس میں عیب پیدا ہو جائے تو؟ 411
- ۱۰- بَابُ مَنْ صَحَّى بِشَاوٍ عَنْ أَهْلِهِ
باب: گھر والوں کی طرف سے ایک لمکری کی قربانی کرنا 412
- ۱۱- بَابُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُصْحَى فَلَا يَأْخُذُ فِي الْعَشْرِ مِنْ شَعْرِهِ وَأَطْفَارِهِ
باب: جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اسے (ذوالحجہ کے پہلے) دس دنوں میں بال اور ناخن نہیں اتارنے چاہئیں 413
- ۱۲- بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ الْأُصْحِيَّةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ
باب: نماز عید سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کرنے کی ممانعت کا بیان 414
- ۱۳- بَابُ مَنْ ذَبَحَ أَصْحِيَّةً بِيَدِهِ
باب: اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کرنا 416
- ۱۴- بَابُ جُلُودِ الْأَصَاغِيِّ
باب: قربانی کی کھالیں 417
- ۱۵- بَابُ الْأَكْلِ مِنَ لُحُومِ الضَّحَايَا
باب: قربانیوں کا گوشت کھانا 417
- ۱۶- بَابُ ادِّخَارِ لُحُومِ الْأَصَاغِيِّ
باب: قربانیوں کا گوشت رکھ چھوڑنا 418
- ۱۷- بَابُ الذَّبْحِ بِالْمُضَلَى
باب: عید گاہ میں جانور ذبح کرنا 419
- ۲۷- أَبْوَابُ الذَّبَائِحِ
ذبیحہ سے متعلق احکام و مسائل 421
- ۱- بَابُ الْعَقِيقَةِ
باب: عقیقہ کا بیان 424
- ۲- بَابُ الْفَرَعَةِ وَالْعَبِيرَةِ
باب: فرعہ اور عبیرہ کی قربانی 427
- ۳- بَابُ إِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ
باب: جب ذبح کرو تو اچھے انداز سے ذبح کرو 429
- ۴- بَابُ الشَّمِيعَةِ عِنْدَ الذَّبْحِ
باب: ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا 431
- ۵- بَابُ مَا يُذَكَّى بِهِ
باب: کس چیز سے ذبح کیا جائے؟ 432
- ۶- بَابُ السَّلَاحِ
باب: کھال اتارنا 434
- ۷- بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ ذَوَاتِ الدَّرِّ
باب: دودھ والا جانور ذبح کرنے کی ممانعت کا بیان 435
- ۸- بَابُ دَيْبَحَةِ الْمَرْأَةِ
باب: عورت کا ذبح کیا ہوا جانور (کھانے میں کوئی حرج نہیں) 436

باب: بھاگ نکلنے والے جانور کو ذبح کرنے کا طریقہ	۹- بَابُ ذَكَاةِ النَّادِ مِنَ الْبَهَائِمِ	436
باب: جانور کو باندھ کر قتل کرنے اور ان کی شکل بگاڑنے کی ممانعت کا بیان	۱۰- بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ وَعَنِ الْمُثَلَّةِ	437
باب: نجاست خور جانور کا گوشت کھانے کی ممانعت کا بیان	۱۱- بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُحُومِ الْحَلَالَةِ	439
باب: گھوڑوں کا گوشت	۱۲- بَابُ لُحُومِ الْخَيْلِ	439
باب: پالتو گدھوں کا گوشت	۱۳- بَابُ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ	440
باب: فحش کا گوشت	۱۴- بَابُ لُحُومِ الْبَنَاتِ	443
باب: پیٹ کے بچے کا ذبح ہونا اس کی ماں کا	۱۵- بَابُ: ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ	444
شکار کے احکام و مسائل	۲۸- أَبْوَابُ الصَّيْدِ	447
باب: شکار یا بھتی (کی رکھوالی) کے کتے کے سوا تمام کتے قتل کرنا	۱- بَابُ قَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ ذَرَعَ	448
باب: شکار بھتی یا موسیوں کے کتے کے سوا کوئی کتا رکھنا منع ہے	۲- بَابُ النَّهْيِ عَنِ اقْتِنَاءِ الْكَلْبِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ حَرْبٍ أَوْ مَاشِيَةٍ	449
باب: کتے کا کیا ہوا شکار	۳- بَابُ صَيْدِ الْكَلْبِ	451
باب: بچوں کے کتے کا کیا ہوا شکار اور بالکل سیاہ کتے کا حکم	۴- بَابُ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ [وَالْكَلْبِ الْأَسْوَدِ الْبَيْمِ]	453
باب: کمان (اور تیر) سے شکار کرنا	۵- بَابُ صَيْدِ الْقَوْسِ	454
باب: اگر شکار رات بھر لاپتہ رہے	۶- بَابُ الصَّيْدِ يَتَبَيَّنُ لَيْلَةً	455
باب: معرض سے شکار کرنا	۷- بَابُ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ	456
باب: زندہ جانور کے جسم سے کاٹے ہوئے گوشت کا حکم	۸- بَابُ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَيْهَمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ	457
باب: مچھلیوں اور مڑی ذل کا شکار	۹- بَابُ صَيْدِ الْحِيتَانِ وَالْجَزَادِ	457
باب: جن جانوروں کو قتل کرنا منع ہے	۱۰- بَابُ مَا يُنْهَى عَنْ قَتْلِهِ	460
باب: سنکڑی پھینکنے کی ممانعت	۱۱- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَذْفِ	461
باب: گرگٹ (یا چھپکلی) کو مارنا	۱۲- بَابُ قَتْلِ الْوَزَغِ	463

465	باب: ہر کھلی والے درندے کا کھانا حرام ہے	۱۳- بَابُ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبَاعِ
466	باب: بھیڑیے اور لومڑی کا بیان	۱۴- بَابُ الذَّنْبِ وَالْتَّلَبِ
467	باب: گلڑھجکے کا بیان	۱۵- بَابُ الضَّعِيعِ
468	باب: سانپ کے کا بیان	۱۶- بَابُ الضَّبِّ
471	باب: خرگوش کا بیان	۱۷- بَابُ الْأَرْزَبِ
	باب: سمندر کا شکار (مرکر پانی پر) تیر آئے تو کیا	۱۸- بَابُ الطَّافِي مِّنْ صَيْدِ الْبَحْرِ
473	حکم ہے؟	
474	باب: کوئے کا بیان	۱۹- بَابُ الْغُرَابِ
475	باب: ملی کا بیان	۲۰- بَابُ الْهَرَّةِ
477	کھانوں سے متعلق احکام و مسائل	۲۹- أَبْوَابُ الْأَطْعَمَةِ
479	باب: کھانا کھانے کا بیان	۱- بَابُ إِطْعَامِ الطَّعَامِ
481	باب: ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے کافی ہو جاتا ہے	۲- بَابُ طَعَامِ الْوَاحِدِ يَخْتَصِمُ الْاِثْنَيْنِ
	باب: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سا	۳- بَابُ الْمُؤْمِنِ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرِ
482	آنتوں میں کھاتا ہے	يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ
483	باب: کھانے میں عیب نکالنے کی ممانعت کا بیان	۴- بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُعَابَ الطَّعَامُ
484	باب: کھانا کھاتے وقت ہاتھ منہ دھونا	۵- بَابُ الْوُضُوءِ عِنْدَ الطَّعَامِ
485	باب: ٹیک لگا کر کھانا کھانے کا بیان	۶- بَابُ الْأَكْلِ مُتَكَيِّئًا
486	باب: کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنے کا بیان	۷- بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الطَّعَامِ
487	باب: دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے	۸- بَابُ الْأَكْلِ بِالْيَمِينِ
488	باب: انگلیاں چاٹنے کا بیان	۹- بَابُ لَعْنِ الْأَصَابِعِ
490	باب: پلیٹ صاف کرنا	۱۰- بَابُ تَنْقِيَةِ الصَّحْفَةِ
491	باب: اپنے سامنے سے کھانا	۱۱- بَابُ الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيكَ
492	باب: شہید کے اوپر (درمیان) سے کھانا منع ہے	۱۲- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مِنْ ذُرْوَةِ الشَّرِيدِ
493	باب: اگر لقمہ ہاتھ سے گر جائے تو کیا کرے؟	۱۳- بَابُ اللَّقْمَةِ إِذَا سَقَطَتْ
495	باب: کھانوں پر شہید کی فضیلت	۱۴- بَابُ فَضْلِ الشَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ

- باب: کھانا کھانے کے بعد ہاتھ پونچھنے کا بیان 496
- باب: کھانے سے فارغ ہو کر کیا کھنا چاہیے؟ 497
- باب: مل کر کھانا کھانے کا بیان 498
- باب: کھانے کی چیز میں پھونک مارنا 500
- باب: جب خادم کھانا لائے تو اس کھانے میں سے اسے بھی کچھ کھانا دینا چاہیے 500
- باب: میز اور دسترخوان پر کھانا کھانے کا بیان 502
- باب: کھانا اٹھائے جانے سے پہلے اٹھنا اور لوگوں کے فارغ ہونے سے پہلے ہاتھ روک لینے کی ممانعت کا بیان 503
- باب: ہاتھ میں (کھانے کی) چکانائی کی بو ہو تو (بغیر ہاتھ دھوئے) سوجانا (منع ہے) 503
- باب: کھانا کھانے کی پیش کش کرنا 504
- باب: مسجد میں کھانا کھانے کا بیان 506
- باب: کھڑے ہو کر کھانے کا بیان 506
- باب: کدو کا بیان 507
- باب: گوشت کا بیان 509
- باب: سب سے عمدہ گوشت 510
- باب: بھنے ہوئے گوشت کا بیان 511
- باب: خشک گوشت کا بیان 512
- باب: کلیجی اور تلی 514
- باب: نمک کا بیان 514
- باب: سر کے کاساں کے طور پر استعمال 514
- باب: زیتون کا تیل 516
- باب: دودھ کا بیان 516

- ۱۵- بَابُ مَسْحِ الْيَدِ بَعْدَ الطَّعَامِ
- ۱۶- بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ
- ۱۷- بَابُ الْإِجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ
- ۱۸- بَابُ التَّفَخُّ فِي الطَّعَامِ
- ۱۹- بَابُ: إِذَا أَتَاهُ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَلْيَأْكُلْهُ مِنْهُ
- ۲۰- بَابُ الْأَكْلِ عَلَى الْخُجَّانِ وَالشُّفْرَةِ
- ۲۱- بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُقَامَ عَنِ الطَّعَامِ حَتَّى يُزْفَعَ، وَأَنْ يَكْتَفَ يَدَهُ حَتَّى يَقْرَعَ الْقَوْمُ
- ۲۲- بَابُ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رَيْحٌ غَمِرَ
- ۲۳- بَابُ عَرْضِ الطَّعَامِ
- ۲۴- بَابُ الْأَكْلِ فِي الْمَسْجِدِ
- ۲۵- بَابُ الْأَكْلِ قَائِمًا
- ۲۶- بَابُ الدُّبَاءِ
- ۲۷- بَابُ اللَّحْمِ
- ۲۸- بَابُ أَطْيَابِ اللَّحْمِ
- ۲۹- بَابُ الشَّوَاءِ
- ۳۰- بَابُ الْقَلِيدِ
- ۳۱- بَابُ التَّكْيِدِ وَالطَّحَالِ
- ۳۲- بَابُ الْعُلْجِ
- ۳۳- بَابُ الْإِثْدَامِ بِالْخَلِّ
- ۳۴- بَابُ الرِّزِّ
- ۳۵- بَابُ اللَّبَنِ

- 518 باب: میٹھی چیز کا بیان
- 518 باب: کلزی اور تازہ کھجوریں ملا کر کھانا
- 520 باب: کھجور کا بیان
- 520 باب: جب (فصل کا) پہلا پھل پیش کیا جائے
- 521 باب: تازہ پکی ہوئی کھجور خشک کھجور کے ساتھ کھانا
- باب: (ساتھیوں کی موجودگی میں) دودھ کھجوریں ملا کر کھانے کی ممانعت کا بیان
- 522 باب: (کرم خوردہ) کھجوروں کو صاف کر کے کھانا
- 523 باب: کھجور رکھنے کے ساتھ کھانا
- 524 باب: میدے (کی روٹی) کا بیان
- 525 باب: باریک چپاتیاں (پھلکے)
- 526 باب: فلوذج
- 527 باب: گھی ڈال کر بنائی ہوئی روٹی (پراٹھے) کا بیان
- 529 باب: گندم کی روٹی
- 529 باب: جو کی روٹی
- باب: کھانے میں اعتدال کا اور پیٹ بھر کر کھانے کی کراہت کا بیان
- 531 باب: ہر مرغوب نفس چیز کھانا بھی فضول خرچی ہے
- 534 باب: کھانا پھینکنے کی ممانعت کا بیان
- 534 باب: بھوک سے (اللہ کی) پناہ مانگنا
- 535 باب: رات کا کھانا ترک کرنا
- باب: مہمان نوازی
- 535 باب: جب مہمان کوئی خلاف شرع کام دیکھے تو
- 536 (کھانا کھائے بغیر) واپس ہو جائے
- 538 باب: گوشت اور گھی ملا کر کھانا

- ۳۶- بَابُ الْحُلُوءِ
- ۳۷- بَابُ الْفَنَاءِ وَالرُّطْبِ يُجْمَعَانِ
- ۳۸- بَابُ التَّمْرِ
- ۳۹- بَاب: إِذَا أُتِيَ بِأَوَّلِ الثَّمَرَةِ
- ۴۰- بَابُ أَكْلِ الْبَلَحِ بِالتَّمْرِ
- ۴۱- بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَانِ التَّمْرِ
- ۴۲- بَابُ تَفْشِي الثَّمَرِ
- ۴۳- بَابُ التَّمْرِ بِالزُّبْدِ
- ۴۴- بَابُ الْمُوَاذَى
- ۴۵- بَابُ الرُّقَاقِ
- ۴۶- بَابُ الْقَالُودَجِ
- ۴۷- بَابُ الْخُبْزِ الْمَلْبُوقِ بِالسَّمَنِ
- ۴۸- بَابُ خُبْزِ النَّبْرِ
- ۴۹- بَابُ خُبْزِ الشَّعِيرِ
- ۵۰- بَابُ الْإِقْتِصَادِ فِي الْأَكْلِ وَكَرَاهَةِ الشُّبَعِ

- ۵۱- بَاب: مِنَ الْإِسْرَافِ أَنْ تَأْكُلَ كُلَّ مَا اسْتَهْتَيْتَ
- ۵۲- بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِقْفَاءِ الطَّعَامِ
- ۵۳- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْجُوعِ
- ۵۴- بَابُ تَرْكِ الْعَشَاءِ
- ۵۵- بَابُ الصِّيَافَةِ
- ۵۶- بَاب: إِذَا رَأَى الصَّيْفَ مُنْكَرًا رَجَعَ
- ۵۷- بَابُ الْجُمُعِ بَيْنَ الشَّمَنِ وَاللَّحْمِ

539	باب: سالن پکاتے وقت زیادہ پانی ڈالیں	۵۸- بَابُ مَنْ طَبَخَ فَلْيُخَيِّرْ مَاءَهُ
539	باب: لہسن پیاز اور گندنا کھانا	۵۹- بَابُ أَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ
542	باب: پیڑ اور گھی کھانا	۶۰- بَابُ أَكْلِ الْجُبْنِ وَالسَّمْنِ
542	باب: پھل کھانا	۶۱- بَابُ أَكْلِ الثَّمَارِ
543	باب: لیٹ کر کھانے کی ممانعت کا بیان	۶۲- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مُنْطَبِحًا
545	مشترکہ بات سے متعلق احکام و مسائل	۳۰ أَبْوَابُ الْأَشْرَبَةِ
547	باب: شراب ہر برائی کی کفری ہے	۱- بَابُ: أَنْحَرَمُ وَمَنْحَرُ كُلِّ شَرٍّ
548	باب: جو شخص دنیا میں شراب پیے وہ آخرت میں (جنت کی شراب) نہیں پی سکے گا	۲- بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ
549	باب: عادی شراب نوش	۳- بَابُ مُلْعَمِ الْخَمْرِ
549	باب: شراب پینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی	۴- بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ
551	باب: کس چیز سے بنی ہوئی (نشہ آور) چیز شراب ہوتی ہے؟	۵- بَابُ مَا يَكُونُ مِنْهُ الْخَمْرُ
552	باب: شراب میں دس طرح پر لعنت ہے	۶- بَابُ: لُعِنَتْ الْخَمْرُ عَلَى عَشْرَةِ أَوْجِعٍ
553	باب: شراب کی تجارت کا بیان	۷- بَابُ التَّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ
554	باب: لوگ شراب کا کوئی اور نام رکھ لیں گے	۸- بَابُ الْخَمْرِ يُسَمَّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا
555	باب: ہر نشہ آور چیز حرام ہے	۹- بَابُ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ
558	باب: جس چیز کی زیادہ مقدار سے نشہ آئے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے	۱۰- بَابُ مَا أَشْكُرَ كَثِيرُهُ قَلِيلُهُ حَرَامٌ
559	باب: دو چیزیں ملا کر بنائی ہوئی نبیذ کی ممانعت	۱۱- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَلِيطَيْنِ
560	باب: نبیذ بنانے اور پینے کی کیفیت	۱۲- بَابُ صِفَةِ النَّبِيذِ وَشُرْبِهِ
561	باب: (شراب کے) برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت کا بیان	۱۳- بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّبِيذِ الْأَوْعِيَةِ
563	باب: (ان مذکورہ بالا) برتنوں کی اجازت	۱۴- بَابُ مَا رُخِّصَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ
564	باب: مکے میں بنی ہوئی نبیذ	۱۵- بَابُ نَبِيذِ الْجَرِّ

- ۱۶- بَابُ تَحْجِيرِ الْإِنَاءِ : باب: برتن ڈھانپ کر رکھنا چاہیے 565
- ۱۷- [بَابُ] الشَّرْبِ فِي آيَةِ الْفِضَةِ : باب: چاندی کے برتن میں کچھ پینا (منع ہے) 566
- ۱۸- بَابُ الشَّرْبِ بِثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ : باب: تین سانس میں پانی پینا 568
- ۱۹- بَابُ اخْتِنَاتِ الْأَمْعِيَةِ : باب: شکم کے منہ کو اوپر کی طرف موڑ کر اندر کی جانب سے پانی پینا 568
- ۲۰- بَابُ الشَّرْبِ مِنْ فِي السَّقَاءِ : باب: شکم کے منہ سے پانی پینا 569
- ۲۱- بَابُ الشَّرْبِ قَائِمًا : باب: کھڑے ہو کر پینا 570
- ۲۲- بَاب: إِذَا شَرِبَ أَعْطَى الْأَيْمَنَ فَلَا يَمْنَنَ : باب: پانی (یا کوئی اور چیز) پی کر اپنے دائیں طرف والے کو دے 571
- ۲۳- بَابُ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ : باب: (پانی وغیرہ کے) برتن میں سانس لینا 572
- ۲۴- بَابُ التَّخْفِ فِي الشَّرَابِ : باب: پینے کی چیز میں پھونک مارنا (منع ہے) 573
- ۲۵- بَابُ الشَّرْبِ بِأَلْخَفِّ وَالْكَزْعِ : باب: چلو سے پانی پینا اور منہ لگا کر پانی پینا 574
- ۲۶- بَابُ سَائِيِ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شَرَبًا : باب: دوسروں کو پانی پلانے والا خود سب سے آخر میں پیے 576
- ۲۷- بَابُ الشَّرْبِ فِي الرَّجَاجِ : باب: شیشے کے برتن میں پانی پینا جائز ہے 576
- ۳۱- أَبْوَابُ الطَّبِّ : باب سے متعلق احکام و مسائل 579
- ۱- بَابُ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً : باب: اللہ نے ہر بیماری کی شفا (حاصل کرنے کے لیے) نازل کی ہے 583
- ۲- بَابُ الْمَرِيضِ يَسْتَهَيِ الشَّيْءَ : باب: اگر بیمار کا کسی چیز کو مٹی چاہے 585
- ۳- بَابُ الْحُمِيَّةِ : باب: پرہیز کا بیان 586
- ۴- بَاب: لَا تُكْرَهُوا الْمَرِيضَ عَلَى الطَّعَامِ : باب: بیمار کو کھانا کھانے پر مجبور نہ کریں 587
- ۵- بَابُ التَّلْبِيَةِ : باب: تلہینہ کا بیان 588
- ۶- بَابُ الْحَبَةِ السَّوْدَاءِ : باب: کالا دانہ (کلونجی) 589
- ۷- بَابُ الْعَسَلِ : باب: شہد کا بیان 591
- ۸- بَابُ الْكُمَاءِ وَالْعَجْوَةِ : باب: کھمیں اور عجوہ کھجور 592

- ۹- بَابُ السَّنَا وَالسُّتُوتِ باب: سنا کی اور سنتوں 595
- ۱۰- بَابُ الصَّلَاةِ شِفَاءً باب: نماز شفا ہے 596
- ۱۱- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ باب: بری دوا (زہر) سے ممانعت 597
- ۱۲- بَابُ دَوَاءِ الْمُسْنَى باب: قبض کشادہ اور استعمال کا جز ہے 598
- ۱۳- بَابُ دَوَاءِ الْمُنْدَرَةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْعَمْرِ باب: گلے پڑنے کا علاج اور (انگلی سے) دبانے کی ممانعت 599
- ۱۴- بَابُ دَوَاءِ عِزْقِ النَّسَا باب: عرق النسا کا علاج 600
- ۱۵- بَابُ دَوَاءِ الْجِرَاحَةِ باب: زخم کا علاج 600
- ۱۶- بَابُ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يَعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ باب: علم طب نہ جاننے کے باوجود علاج کرنے والا 602
- ۱۷- بَابُ دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ باب: ذات الجنب کا علاج 603
- ۱۸- بَابُ الْحُمَى باب: بخار کا بیان 604
- ۱۹- بَابُ الْحُمَى مِنْ فَتْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوهَا باب: بخار جہنم کی بھاپ سے ہے اسے پانی کے پالنامہ ذریعے سے ٹھنڈا کرو 605
- ۲۰- بَابُ الْحِجَامَةِ باب: سیکنی لگوانے کا بیان 607
- ۲۱- بَابُ مَوْضِعِ الْحِجَامَةِ باب: سیکنی جسم کے کس حصے میں لگائی جائے؟ 609
- ۲۲- بَابُ: فِي أَيِّ الْأَيَّامِ يَحْتَجِمُ باب: کن دنوں میں سیکنی لگوانی چاہیے؟ 612
- ۲۳- بَابُ الْكَبِيِّ باب: داغنے کا بیان 615
- ۲۴- بَابُ مَنْ اخْتَوَى باب: خو کو داغنا 616
- ۲۵- بَابُ الْكُحْلِ بِالْأَيْمِدِ باب: اشد سرد آنکھوں میں لگانے کا بیان 617
- ۲۶- بَابُ مَنْ اخْتَعَلَ وَتَرَا باب: طاق عدد میں سرد لگانا 619
- ۲۷- بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَتَدَاوَى بِالْحُمْرِ باب: شراب سے علاج کرنے کی ممانعت کا بیان 619
- ۲۸- بَابُ الْإِسْتِشْقَاءِ بِالْقُرْآنِ باب: قرآن کے ذریعے سے حصول شفا 620
- ۲۹- بَابُ الْجَنْءِ باب: مہندی کا بیان 621
- ۳۰- بَابُ أَبْوَالِ الْإِلِيلِ باب: اونٹوں کے پیشاب کا بیان 621
- ۳۱- بَابُ الذُّبَابِ يَقَعُ فِي الْإِنَاءِ باب: برتن میں کبھی گر جائے تو؟ 622

623	باب: نظر بدکا بیان	۳۲- بَابُ الْغَيْبِ
625	باب: نظر کا دم کروانا	۳۳- بَابُ مَنْ اسْتَرْقَى مِنَ الْغَيْبِ
627	باب: جودم جائز ہیں	۳۴- بَابُ مَا رُحِّصَ فِيهِ مِنَ الرُّقَى
629	باب: سانپ اور کچھوکام	۳۵- بَابُ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ
630	باب: نبی ﷺ نے جودم کیا، اور جودم آپ کو کیا گیا	۳۶- بَابُ مَا عَوَّذَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَمَا عَوَّذَ بِهِ
634	باب: بخار کا دم	۳۷- بَابُ مَا يُعَوَّذُ بِهِ مِنَ الْحُمَى
635	باب: دعا پڑھ کر پھونک مارنا	۳۸- بَابُ النَّفْثِ فِي الرُّقْيَةِ
636	باب: تعویذ وغیرہ انا	۳۹- بَابُ تَغْلِيْقِ الثَّمَانِمِ
639	باب: آسیب (اور جن) کے اثر کا علاج	۴۰- بَابُ النُّشْرَةِ
640	باب: قرآن مجید کے ساتھ حصول شفا	۴۱- بَابُ الْإِسْتِشْفَاءِ بِالْقُرْآنِ
640	باب: دودھاریوں والے سانپ کو قتل کرنا	۴۲- بَابُ قَتْلِ ذِي الطُّفَيْتَيْنِ
641	باب: اچھی فال پسند کرنا اور بد شگونی کو برا جاننا	۴۳- بَابُ مَنْ كَانَ يُعْجِبُهُ الْقَالُ وَيُكْرَهُ الطَّيْرَةَ
644	باب: کوڑھ کا مرض	۴۴- بَابُ الْجُدَامِ
645	باب: جادو کا بیان	۴۵- بَابُ السَّحْرِ
	باب: پریشانی اور بے خوابی اور جن چیزوں سے اللہ	۴۶- بَابُ الْفَرَعِ وَالْأَرْقِ وَمَا يُتَعَوَّذُ مِنْهُ
648	کی پناہ لی جاتی ہے	

دیت کی لغوی واصطلاحی تعریف اور اس کے احکام ومسائل

* دیت کی لغوی تعریف: الدیة: وادی یدی سے مصدر ہے جس کے معنی ہیں: خون بہا، یعنی مقتول کے ولی کو قاتل کی طرف سے جان کے بدلے میں دیا جانے والا مال اس کی جمع الدیات آتی ہے۔ اہل عرب کہتے ہیں: [وَدَيْتُ الْقَتِيلَ، أَيُ أُعْطِيْتُ دَيْتَهُ] ”میں نے مقتول کی دیت ادا کی۔“ دیت کو عقل بھی کہا جاتا ہے۔ عقل کے معنی باندھنے کے ہیں۔ عربوں کے ہاں رواج تھا کہ وہ مقتول کی دیت کے اونٹ اس کے گھر کے صحن میں باندھ دیتے تھے اس لیے دیت کو عقل سے تعبیر کیا جانے لگا۔ (فقہ السنة: ۵۱۷/۲، طبع دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۷ھ)

* اصطلاحی تعریف: دیت سے مراد وہ مال ہے جو کسی آزاد آدمی کو قتل کرنے یا اس کے کسی عضو کو تلف کرنے کی صورت میں مظلوم یا اس کے ورثاء کو ادا کرنا مجرم پر واجب ہوتا ہے اور اس کی مقدار شریعت میں مقرر ہے۔ یہ اجتہادی مسئلہ نہیں ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الفقهية: ۳۳/۲، الطبعة الثانية: ۱۴۱۲ھ، ۱۹۹۲ء)

۲۱۔ أبواب الديات دیت کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اس کے احکام و مسائل

* دیت کی مشروعیت: اللہ رب العزت نے مسلمانوں کا مال اور جان دوسروں پر محترم قرار دیا ہے لہذا فریقین میں سے کسی ایک پر ظلم و زیادتی کی صورت میں تاوان 'جرمانہ' ہر جانہ یا خون بہا کی صورت میں سزا مقرر کر دی گئی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَ دِيَّةٌ مُسْلِمَةً إِلَىٰ أَهْلِهَا﴾ (النساء: ۹۲) "اور جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے تو اس پر ایک مسلمان غلام آزاد کرنا اور مقتول کے رشتے داروں کو خون بہا ادا کرنا لازم ہے۔" نبی اکرم ﷺ نے دیت کی مشروعیت کی بابت یوں فرمایا ہے: [مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِمَّا يُؤْذَى وَإِمَّا يُنْقَاذُ] (صحیح البخاری 'الديات' باب من قتل له قاتل فهو بخير النظرين، حدیث: ۲۸۸۰) "جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا جائے تو اسے دو چیزوں کا اختیار ہے، اسے دیت دی جائے یا قصاص دلایا جائے۔"

* دیت کی ادائیگی: دیت کی ادائیگی کی دو صورتیں ہیں: ① اگر قاتل نے عداقتل کیا ہے اور مقتول کے ورثاء قصاص کی بجائے دیت لینے پر راضی ہو گئے ہیں تو اس صورت میں قاتل خود دیت ادا کرے گا۔ ② اگر قتل خطا، یعنی غلطی سے قتل ہوا ہے یا قتل شبہ عمدہ ہے تو اس صورت میں دیت قاتل کے رشتے داروں پر ہوگی۔

* دیت کی مقدار اور تعیین: اللہ تعالیٰ نے انسانی جان اور انسانی اعضاء کو بلاوجہ تلف کرنے پر شدید وعیدیں بیان فرمائی ہیں اور سخت سزائیں بھی مقرر کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مسلمان کی جان کس قدر قیمتی ہے، اس کا اندازہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا جاسکتا ہے: ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾ (المائدہ: ۳۲) "جو شخص کسی کو قتل کر دے، بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد کرنے والا ہو تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا۔ اور جو شخص کسی ایک جان کو (حادث قتل ہونے سے) بچائے تو گویا اس نے تمام لوگوں کی جان بچائی۔" لہذا کسی محترم اور معصوم جان کو ختم کرنے کی سزا نہایت سخت رکھی گئی ہے حتیٰ کہ اگر غلطی سے بھی کسی کی جان ضائع کر دی جائے یا اسے زخمی کر دیا جائے یا اس کے کسی عضو کو نقصان پہنچایا جائے تو اس پر بھی شریعت اسلامی میں سزائیں مقرر ہیں علاوہ ازیں کوئی حاکم وقت یا قاضی وغیرہ اپنی مرضی سے ان میں رد و بدل نہیں کر سکتا۔

۲۱۔ أبواب الديات دیت کی لغوی واصطلاحی تعریف اور اس کے احکام و مسائل

اسلامی قانون میں انسان کے مختلف حالات، یعنی مسلمان، آزاد، غلام، مذکر اور مؤنث ہونے کے اعتبار سے الگ الگ دیتیں مقرر ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

① اگر مقتول مسلمان آزاد مرد تھا تو اس کی دیت سواونٹ ہے۔ اگر اونٹ میسر نہ ہوں تو ایک ہزار مثقال سونا یا بارہ ہزار درہم چاندی یا دو سو گائیں یا دو ہزار بھیڑ بکریاں ادا کی جائیں گی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں والوں پر سواونٹ، گایوں والوں پر دو سو گائیں اور بکریوں والوں کے ذمے دو ہزار بکریاں بطور دیت ادا کرنا فرض قرار دیا۔ (سنن أبی داود، الديات، باب الدية كم هي، حدیث: ۲۵۳۳/۲۵۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بنو عدی کا ایک آدمی قتل ہو گیا تو آپ نے اس کی دیت بارہ ہزار درہم طے فرمائی۔ (سنن أبی داود، الديات، باب الدية كم هي، حدیث: ۲۵۳۶) حضرت عمرو بن حزم کے نوشتے میں ہے کہ سونے کی شکل میں ادا کرنے والوں پر دیت ایک ہزار دینار ہے۔ (سنن النسائي، القسامة، ذکر حدیث عمرو ابن حزم في.....، حدیث: ۲۸۵۷)

② آزاد اہل کتاب شخص، خواہ ذمی ہو یا امن حاصل کرنے والا یا حلیف، اس کی دیت آزاد مسلمان آدمی کی دیت کا نصف ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ ”اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کی دیت مسلمانوں کی دیت سے نصف ہے۔“ (سنن أبی داود، الديات، باب الدية كم هي، حدیث: ۲۵۳۳، و مسند أحمد: ۴/۸۳، ۲۲۳)

③ مجوسی، خواہ ذمی ہو یا حلیف یا پناہ لینے والا یا کوئی بت پرست حلیف ہو یا پناہ لینے والا، اس کی دیت آٹھ سو اسلامی درہم ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ”مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہے۔“ (الکامل لابن عدي: ۳۲۷/۵، في ترجمة عبدالله بن صالح، والسنن الكبرى للبيهقي: ۱۰۱/۸)

④ اہل کتاب، مجوس اور بت پرستوں کی عورتوں کی دیت ان کے مردوں کی دیت سے نصف ہے جیسا کہ مسلمان عورتوں کی دیت مسلمان مردوں کی دیت سے نصف ہے۔ امام ابن منذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”اہل علم کا اجماع ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے۔“ (المغني والشرح الكبير: ۵۳۲/۹)

۲۱- أبواب الديات

دیت کی لغوی واصطلاحی تعریف اور اس کے احکام و مسائل

⑤ غلام یا لونڈی کی دیت وہی ہے جو اس کی مناسب قیمت ہو، خواہ وہ کتنی ہی ہو۔ اگر یہ قیمت آزاد آدمی کی دیت سے کم ہو تو متفقہ طور پر علماء کا یہی موقف ہے لیکن اگر غلام کی قیمت آزادی کی دیت کے برابر یا زیادہ ہو جائے تو امام احمد، امام مالک، امام شافعی اور ابو یوسف رحمہم کا قول ہے کہ اس صورت میں بھی اس کی قیمت ہی ادا کی جائے گی، خواہ وہ کتنی ہی زیادہ ہو۔

⑥ جنین (پہٹ میں بچہ) لڑکا ہو یا لڑکی، جب وہ جنایت (جرم) کرنے والے کی جنایت کے سبب مر جائے تو اس ضمن میں ایک غلام یا لونڈی دیت ہے، یا اس کی قیمت پانچ اونٹ ادا کرنے ہوں گے، خواہ عدا ایسا ہو یا خطا، کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو لہیان کی ایک عورت کے بارے میں فیصلہ دیا جس کے پیٹ کا بچہ قتل کر دیا گیا تھا کہ اسے ایک غلام یا لونڈی دی جائے۔ (صحیح البخاری، الديات، باب جنین المرأة، وأنت العقل.....، حدیث: ۶۹۰۹،

وصحیح مسلم، القسامة، باب دية الجنين، ووجوب الدية في.....، حدیث: ۱۶۸۱)

نورخ: رسول اللہ ﷺ نے ”قتل شبہ عمد“ میں دیت کے اونٹوں میں ایک مزید کڑی شرط لگا لی ہے جو قتل خطا کی دیت میں نہیں ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اصل دیت اونٹ ہی ہیں۔ تقریباً تمام اہل علم کا اس پر اجماع ہے اور یہی قول رائج ہے کیونکہ اونٹ کے علاوہ دیت میں دی جانے والی تمام اشیاء کی قیمت ہی کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ قتل کی مختلف صورتوں میں دیت کی تفصیل درج ذیل ہے: ”قتل خطا“ کی نسبت ”قتل عمد“ اور ”قتل شبہ عمد“ میں دیت کڑی ہے کہ سوا اونٹوں کو تین حصوں میں یوں تقسیم کر دیا گیا ہے کہ تین حصے (تین سالہ اونٹنیاں) تین حصے (چار سالہ اونٹنیاں) اور چالیس حاملہ اونٹنیاں ہیں۔ (سنن ابن ماجہ، الديات، باب من قتل عمداً فرضوا بالدية، حدیث: ۲۶۲۶)

”قتل خطا“ کی دیت میں تخفیف ہے کہ سوا اونٹوں کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، یعنی تین بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنیاں)، تین بنت لبون (دو سالہ اونٹنیاں)، تین حصے (تین سالہ اونٹنیاں) اور دس ابن لبون (دو سالہ اونٹ) ہیں۔ (سنن ابن ماجہ، الديات، باب دية الخطأ، حدیث: ۲۶۳۰) اگر قاتل مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق دیت ادا کر دے تو مقتول کے ورثاء کو چاہیے کہ وہ اسے قبول کر لیں، البتہ اگر قاتل چاہے تو اونٹوں کی مردہ قیمت بھی بطور دیت ادا کر سکتا ہے۔



۲۱۔ ابواب الدیات دیت کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اس کے احکام و مسائل

* اعضاء کی دیت: بعض علماء کے نزدیک انسان کے جسم کے کل اعضاء پینتالیس ہیں، ان میں سے بعض اعضاء ایک ایک ہیں اور بعض دو دو اور کئی دو سے بھی زیادہ ہیں۔

⑤ جسم کا جو عضو صرف ایک ہی ہے مثلاً: ناک، زبان، آلہ تناسل وغیرہ تو اگر کوئی اسے کاٹ دے تو اس کی دیت اتنی ہی ہے جتنی پورے انسان کی ہے۔ اور اس کی مقدار آدمی کی مختلف حیثیتوں کے اعتبار سے مختلف ہے۔ حیثیت سے مراد اس کا مرد، عورت، آزاد غلام، لونڈی یا ذمی وغیرہ ہونا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو عضو انسانی بدن میں ایک ہی پیدا کیا ہے اس کے ضائع ہونے سے اس کا فائدہ بالکل ختم ہو جاتا ہے تو گویا وہ جان جانے کے مترادف ہے، لہذا اس کی دیت بھی جان کی دیت ہے۔ اس مسئلے میں علماء کا اتفاق ہے۔ حضرت عمرو بن حزم رحمہ اللہ کے مکتوب میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اور ناک کی مکمل دیت ہے جب اسے جڑ سے کاٹ دیا جائے اور زبان کی پوری دیت ہے..... اور آلہ تناسل کے کاٹنے کی صورت میں مکمل دیت ہے۔ (سنن النسائي، القسامۃ ذکر حدیث عمرو بن حزم فی.....، حدیث: ۴۸۵۷)

⑥ جسم کے جو اعضاء جوڑا جوڑا ہیں مثلاً: آنکھیں، کان، ہونٹ، جڑے، عورت کے پستان، مرد کی چھاتی، ہاتھ، ٹانگیں اور خصیے وغیرہ اگر ایسے اعضاء دونوں ہی کاٹ دیے جائیں تو پورے انسان کی دیت ادا کرنی پڑے گی اور اگر ایک کاٹ دیا جائے تو اس میں آدھی دیت ہوگی کیونکہ ایسے دونوں اعضاء کی بقا میں انسان کی منفعت اور حسن و جمال مضمر ہے۔ (تفصیل کے لیے گذشتہ حوالہ دیکھیے) امام ابن قدامہ رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں کہ ہمارے علم کے مطابق اس مسئلے میں کسی نے مخالفت نہیں کی، نیز علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں کہ حضرت عمرو بن حزم کا مکتوب اہل علم میں معروف ہے اور جو احکام اس میں درج ہیں ان میں سے چند ایک کے سوا باقی تمام پر اہل علم کا اتفاق ہے۔

⑦ بعض اعضاء تین اجزاء پر مشتمل ہوتے ہیں ان تینوں کو کاٹ دینے کی صورت میں پوری دیت دینی ہوگی اور اگر ایک حصہ کاٹ دیا جائے تو اس کی دیت ایک تہائی ہے مثلاً: ناک جو دو تھنوں اور ان کی درمیانی ہڈی پر مشتمل ہے۔

۲۱۔ أبواب الدیات دیت کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اس کے احکام و مسائل

⑥ انسانی وجود میں جو چار چار اعضاء ہیں ان چاروں کو کاٹ دینے کی صورت میں پوری دیت ہے اور اگر کم ہو تو دیت بھی اسی قدر کم ہوگی مثلاً: چاروں پلکیں جن کا مقصد ظاہری خوبصورتی بھی ہے اور آنکھوں کو گرمی اور سردی سے بچانا بھی ان کی بھی دیت ہے۔ ایک کی دیت چوتھائی حصہ چاروں کی مکمل دیت۔

* ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت: دونوں ہاتھوں کی تمام انگلیوں کی مکمل دیت ہے۔ اسی طرح پاؤں کی انگلیوں کی مکمل دیت ہے ایک انگلی کی دس اونٹ دیت ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے۔ ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہے۔“ (جامع الترمذی، الدیات، باب ماجاء فی دية الأصابع، حدیث: ۱۳۹۱) صحیح بخاری میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ”یہ انگلی اور یہ انگلی، یعنی چنگلی اور انگوٹھا برابر ہیں۔“ (صحیح البخاری، الدیات، باب دية الأصابع، حدیث: ۲۸۹۵)، نیز ہر انگلی میں تین جوڑ ہیں ایک جوڑ کاٹ دینے کی صورت میں انگلی کا تیسرا حصہ دیت ہے۔ انگوٹھے میں دو جوڑ ہیں اور ایک جوڑ کی دیت ایک انگلی کا نصف، یعنی پانچ اونٹ ہے۔

* دانتوں کی دیت: ہر دانت کی دیت پانچ اونٹ ہے کیونکہ حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے مکتوب میں نبی ﷺ کا فرمان موجود ہے آپ نے فرمایا: ”ہر دانت کے بدلے میں پانچ اونٹ ہیں۔“ (سنن النسائي، القسامة، ذکر حدیث عمرو بن حزم فی.....، حدیث: ۲۸۵۷) امام ابن قدامہ رحمہ اللہ اس کی بابت فرماتے ہیں کہ ہر دانت کی دیت پانچ اونٹ ہے اور اس میں کسی کا اختلاف ہمیں معلوم نہیں۔ (المغنی والشرح الكبير: ۶۱۲/۹)

* منافع کی دیت: منافع سے مراد وہ فوائد ہیں جو اعضاء جسمانی سے حاصل ہوتے ہیں مثلاً: سننا، دیکھنا، سوکھنا، گفتگو کرنا اور چلنا وغیرہ۔ انہی منافع میں سے حواس اربعہ مثلاً: دیکھنا، سوکھنا، چکھنا اور سننا ہیں ان میں سے کوئی ایک حس ختم کر دی جائے تو اس کی کامل دیت ہے۔ امام ابن منذر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اہل علم کا اجماع ہے کہ سماعت کے ضائع ہو جانے پر پوری دیت ادا کی جائے گی نیز امام ابن قدامہ نے اس پر اہل علم کا اجماع نقل کیا ہے۔ (المغنی والشرح الكبير: ۵۹۶/۲)

سیدنا عمرو بن حزم رحمہ اللہ کے مکتوب میں ہے: ”سو گھنے کی قوت ضائع کر دینے کی صورت میں پوری دیت ہے۔“ (المعنی والشرح الكبير: ۱۰۰/۹)

⊗ بولنے، سمجھنے، چلنے، کھانے نکاح (جماع) کرنے اور بول و براز کنٹرول کرنے کی قوت ختم کر دینے پر بھی مکمل دیت لازم ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک نہایت اہم اور انتہائی فائدہ مند ہے نیز بدن میں مذکورہ قوتوں میں سے ہر ایک قوت ایک ہی ہوتی ہے، دو نہیں۔

⊗ سر کے بال، ڈاڑھی کے بال، ابرو کے بال اور پلکوں کے بال: اگر ان میں سے کسی ایک مقام کو اس قدر متاثر کیا گیا کہ اس میں بال اگنے کی استعداد اور صلاحیت باقی نہ رہی تو اس کی مکمل دیت ہے۔ اگر ایک ابرو ہو تو نصف دیت ہے۔ ایک پلک کی چوتھائی دیت ہے کیونکہ پلکیں چار ہیں۔

* سر اور چہرے کے زخموں کی دیت: وہ زخم جس سے جلد معمولی طور پر چھل جائے لیکن خون نہ نکلے، ایسے زخم کو اصطلاح میں حارِصہ کہتے ہیں۔

⊗ وہ زخم جس سے معمولی سا خون نکل آئے، ایسے زخم کو اصطلاح میں بازِ لہ کہتے ہیں۔

⊗ وہ زخم جس سے جلد چھل جائے اور گوشت کٹ جائے، ایسے زخم کو اصطلاح میں باضِ عہ کہتے ہیں۔

⊗ ایسا زخم جو گوشت میں گہرائی تک چلا جائے، ایسے زخم کو اصطلاح میں متکلاً حِمہ کہتے ہیں۔

⊗ اور ایسا زخم جو گوشت میں گہرائی تک چلا جائے حتیٰ کہ ہڈی کے اوپر بنی ہوئی جھلی تک پہنچ جائے، ایسے زخم کو اصطلاح میں مُحاق کہتے ہیں۔

مذکورہ پانچ قسم کے زخموں کے ضمن میں شرعی طور پر دیت کی کوئی خاص مقدار مقرر نہیں، حاکم وقت یا قاضی وغیرہ اپنے اجتہاد سے جرمانہ مقرر کرے گا۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (المعنی والشرح

الكبير: ۲۶۱/۹)

⊗ وہ زخم جو نہ صرف ہڈی کو ظاہر کر دے بلکہ اسے توڑ دے، اس کی دیت دس اونٹ ہے۔ ایسے زخم کو اصطلاح میں مُوَضِّحہ کہتے ہیں۔

⊗ وہ زخم جو نہ صرف ہڈی کو ظاہر کر دے اور توڑ دے بلکہ ہڈی اپنی جگہ سے ہٹ جائے اور اس ٹوٹے ہوئے حصے کو جوڑ کر اور باندھ کر واپس پہلی حالت میں لانا پڑے، ایسے زخم کو مُنْقَلَعہ کہتے ہیں۔ اس

۲۱۔ ابواب الدیات دیت کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اس کے احکام و مسائل

قسم کے زخم کی دیت پندرہ اونٹ ہے۔

❶ وہ زخم جو دماغ کی اس جھلی تک پہنچ جائے جس میں دماغ رکھا ہوتا ہے، ایسے زخم کو اصطلاح میں مَأمومہ کہتے ہیں۔ ایسے زخم کی دیت ایک تہائی دیت ہے۔

❷ وہ زخم جو دماغ کی جھلی کو پھاڑ دے اس کو اصطلاح میں دَامِغَہ کہتے ہیں۔ ایسے زخم کی دیت ایک تہائی دیت ہے۔

❸ وہ زخم جو جسم کے اندر گہرا اور کسی خلا تک پہنچ جائے، مثلاً: سینے، حلق اور مثانے کا خلا وغیرہ اس میں بھی ایک تہائی دیت ہے۔ ایسے زخم کو اصطلاح میں جَائِفَہ کہتے ہیں۔ (ان تمام کی تفصیل اور حوالے کے لیے دیکھیے: (سنن النسائي، القسامة، ذکر حدیث عمرو بن حزم فی.....، حدیث: ۳۸۵۷)

* ہڈیوں کے ٹوٹ جانے کی صورت میں دیت: ❶ پہلی کی ہڈی توڑنے کی صورت میں اگر وہ علاج کے بعد صحیح طور پر جڑ جائے تو اس کی دیت ایک اونٹ ہے، اسی طرح ہنسی کی ہر ہڈی کی دیت ایک ایک اونٹ ہے کیونکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے ہنسی اور پہلی کی ہڈی کے معاملے میں ایک ایک اونٹ دیت کا فیصلہ فرمایا۔ (موطأ امام مالک، العقول، باب جامع عقل الإنسان، حدیث: ۱۶۵۳) تاہم اگر پہلی یا ہنسی کی ہڈی ٹیڑھی جڑے تو اس صورت میں حاکم وقت یا قاضی وغیرہ جو فیصلہ کریں وہی نافذ العمل ہوگا۔

❷ کلائی کی ہڈی توڑنے کی صورت میں اگر وہ صحیح جڑ جائے تو اس کی دیت دو اونٹ ہے۔ کلائی کی ہڈی سے مراد وہ ہے جو ہاتھ سے لے کر کہنی تک ہوتی ہے۔ ایسے ہی ران، پٹلی اور ٹخنے کی ہڈی توڑنے کی دو اونٹ دیت ہے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ایک شخص نے کسی کے بازو کی ہڈی توڑ دی ہے تو اس کی کتنی دیت ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اس کی دیت دو اونٹ ہے۔ اور اگر بازوؤں کی دونوں ہڈیاں توڑ دی جائیں تو ان کی چار اونٹ دیت ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، الدیات، حدیث: ۲۷۷۷۰، و منار السبیل، ص: ۲۶۵) اس مسئلے میں کسی صحابی نے ان کی مخالفت نہیں کی۔

۲۔ أبواب الديات دیت کی لغوی واصطلاحی تعریف اور اس کے احکام ومسائل

یہ ان زخموں کی اور ہڈیوں کو توڑنے کی دیت کا بیان تھا جن کا ذکر شریعت میں وارد ہوا ہے۔ اور ہڈی ٹوٹنے یا زخم آنے کی جو صورتیں اس کے علاوہ ہیں ان میں حاکم وقت یا قاضی وغیرہ کا فیصلہ ہی معتبر سمجھا جائے گا۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (فقه السنة، و الموسوعة الفقهية، و الملخص الفقهي، والمغني والشرح الكبير، وغیرہ)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۱) أَبْوَابُ الدِّيَاتِ (التحفة ۱۳)

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

باب ۱: مسلمان کو ظلم کے طور پر قتل کرنا بڑا گناہ ہے

(المعجم ۱) - بَابُ التَّغْلِيظِ فِي قَتْلِ مُسْلِمٍ
ظُلْمًا (التحفة ۱)

۲۶۱۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن لوگوں میں سب سے پہلے خون کے مقدمات کے فیصلے ہوں گے۔“

۲۶۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فِي الدِّمَاءِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① حقوق العباد میں جان لینے کا معاملہ سب سے شدید ہے اس لیے قیامت کے دن سب سے پہلے ان معاملات کا فیصلہ ہوگا۔ ② عبادات میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔ ③ کسی جرم کی سزا کے طور پر اسلامی حکومت کے حکم سے مجرم کو قتل کرنا ناحق قتل میں شامل نہیں بلکہ جلا دکانیہ ڈیوٹی انجام دینا اسلامی حدود کے نفاذ کی وجہ سے ثواب کا باعث ہے۔

۲۶۱۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: ۲۶۱۶- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۶۱۵- أخرجه البخاري، الرقاق، باب القصاص يوم القيامة، ح: ۶۵۳۳، ۶۸۶۴ من حديث الأعمش به وسلم، القسامة والمحاربين، باب المجازاة بالدماء في الآخرة وأنها أول ما يقضى فيه بين الناس يوم القيامة ح: ۱۶۷۸ عن ابن نمير به.

۲۶۱۶- أخرجه البخاري، الديات، باب "ومن أحيأها"، ح: ۶۸۶۷، ۳۳۳۵، ۷۳۲۱ من حديث الأعمش به وسلم، القسامة والمحاربين، باب بيان إثم من من القتل، ح: ۱۶۷۷ من حديث عيسى بن يونس.

۲۱۔ أبواب الديات

دستوں سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ،
[عَنْ] عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا تُقْتَلُ
نَفْسٌ ظُلْمًا ، إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلُ كِفْلٌ
مِنْ دَمِهَا . لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ» .

🌞 نوادہ و مسائل: ① ظلم کا کوئی طریقہ ایجاد کرنا بہت بڑے خسارے کا باعث ہے۔ ② ایک گناہ کرنے والے کو دیکھ کر یا اس کی ترغیب سے جب دوسرے لوگ وہ گناہ کرتے ہیں تو پہلے شخص پر ان کے گناہوں کی ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے تاہم اس سے بعد والوں کے گناہ کی شاعت اور سزائیں کمی نہیں ہوتی۔

۲۶۱۷۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن لوگوں میں سب سے پہلے خون کے مقدمات کے فیصلے ہوں گے۔“

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ
الْأَزْهَرِ الْوَاسِطِيُّ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ
يُوسُفَ الْأَزْرَقِ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ،
عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ ،
يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فِي الدِّمَاءِ» .

۲۶۱۸۔ حضرت عقبہ بن عامر جہمی رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو (عبادت میں) شریک نہیں کرتا اور کسی حرام خون میں ملوث نہیں ہوتا تو وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔“

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
نُصَيْرٍ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِذٍ ،
[عَنْ] عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ : قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يَشْرِكُ بِهِ
شَيْئًا ، لَمْ يَتَنَدَّ بِدَمٍ حَرَامٍ ، دَخَلَ الْجَنَّةَ» .

۲۶۱۷۔ [صحیح] أخرجه النسائي، تحريم الدم، تعظيم الدم، ح: ۳۹۹۶ من حديث الأزرق به، وأخرجه البخاري، ح: ۶۵۳۳، ۶۸۶۴، ومسلم، ح: ۱۶۷۸ من حديث الأعمش عن أبي وائل به.

۲۶۱۸۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۵۲/۴ عن وكيع به، وفيه: "لم يتندد بدم حرام"، والمعنى واحد، وصححه الحاكم: ۳۵۱/۴، والذهبي: إسماعيل عنمن، انظر، ح: ۱۶۱۲، وأول الحديث شاهد عند البخاري، ح: ۱۲۹ وغيره، وللدهاء شاهد عند البخاري، ح: ۶۸۶۳، ۶۸۶۴، والهيثمى (مجمع: ۱/۱۹، ۲۱) وغيرهما.

۲۱۔ أبواب النجاة۔ دینوں سے متعلق احکام و مسائل

☀️ فوائد و مسائل: ① شرک کا مرتکب دائمی جہنمی ہے۔ ② قتل کے جرم کا ارتکاب جہنم میں داخلے کا باعث ہے۔ ③ جنت میں داخلے کے لیے ضروری ہے کہ ان تمام کاموں سے اجتناب کیا جائے جو جہنم کی سزا کا باعث بنتے ہیں۔

۲۶۱۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَنَاحٍ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ الْجَوْزُجَانِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَزَوَالِ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِغَيْرِ حَقٍّ»۔
 ۲۶۱۹۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی نظر میں کسی مومن کو ناحق قتل کرنے سے پوری دنیا کا تباہ ہو جانا بھی کم اہمیت رکھتا ہے۔"

☀️ فوائد و مسائل: ① اللہ کی نظر میں مومن کا مقام بہت بلند ہے۔ ② عام طور پر قتل کا سبب کوئی دنیوی مفاد ہوتا ہے اس چھوٹے سے مفاد کے لیے قتل کر دینا بہت بڑی غلطی ہے کیونکہ اللہ کی نظر میں مومن کی جان پوری دنیا کے خزانوں سے قیمتی ہے۔

۲۶۲۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِسَطْرِ كَلِمَةٍ، لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: أَيْسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ»۔
 ۲۶۲۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے کسی مومن کے قتل میں آدھے لفظ کے ساتھ بھی تعاون کیا، وہ جب اللہ سے ملے گا تو اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا: اللہ کی رحمت سے مایوس۔"

باب ۲۔ کیا مومن کے قاتل کی

(المعجم ۲) - بَاب: هَلْ لِقَائِلِ مُؤْمِنٍ

توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

تَوْبَةُ (التحفة ۲)

۲۶۱۹۔ [حسن] حسنه المنذري، وقال البوصيري: "هذا إسناد صحيح، ورجاله ثقات" قلت: الوليد لم يصرح بالسماع المسلسل، وتقدم، ح: ۲۵۵، ولحديثه شواهد عند النسائي: ۸۲، ۸۲، ۷/۸۲، والترمذي، ح: ۱۳۹۵ وغيرهما۔
 ۲۶۲۰۔ [ضعيف] أخرجه البيهقي: ۸/۲۲ من حديث مروان بن معاوية الفزاري به، وقال: 'يزيد بن زياد وقيل ابن أبي زياد الشامي، منكر الحديث"، وقال أبو حاتم: "هذا الحديث باطل موضوع"، وضعفه البوصيري، وللحديث شواهد ضعيفة عند البيهقي، وأبي نعيم (حلية: ۷۴/۵) وغيرهما۔



۲۱۔ ابواب النیات دینوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: ۲۶۲۱۔ حضرت سالم بن ابو جعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اس شخص کا کیا حکم ہے جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دیا، پھر توبہ کر لی، ایمان لایا، نیک اعمال کیے اور ہدایت اختیار کی؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس! اسے ہدایت کہاں مل سکتی ہے؟ میں نے تمہارے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ”قیامت کے دن قاتل اس حال میں حاضر ہوگا کہ مقتول نے اس کا سر پکڑ رکھا ہوگا اور وہ کہے گا: یارب! اس سے پوچھ اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟“ اللہ کی قسم! اللہ نے وہ آیت تمہارے نبی پر نازل فرمائی، پھر نازل فرمانے کے بعد منسوخ نہیں کی۔

۲۶۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: ۲۶۲۱۔ حضرت سالم بن ابو جعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اس شخص کا کیا حکم ہے جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دیا، پھر توبہ کر لی، ایمان لایا، نیک اعمال کیے اور ہدایت اختیار کی؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس! اسے ہدایت کہاں مل سکتی ہے؟ میں نے تمہارے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ”قیامت کے دن قاتل اس حال میں حاضر ہوگا کہ مقتول نے اس کا سر پکڑ رکھا ہوگا اور وہ کہے گا: یارب! اس سے پوچھ اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟“ اللہ کی قسم! اللہ نے وہ آیت تمہارے نبی پر نازل فرمائی، پھر نازل فرمانے کے بعد منسوخ نہیں کی۔

🕌 نوامد و مسائل: ① سائل کے سوال میں اللہ کے اس فرمان کی طرف اشارہ ہے: ﴿وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى﴾ (طہ: ۸۲) ”اور بے شک میں اس شخص کو ضرور بخشے والا ہوں جو توبہ کرے، ایمان لائے اور نیک عمل کرے، پھر ہدایت پر قائم رہے۔“ ② حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے جواب میں اس آیت مبارکہ کی طرف اشارہ ہے: ﴿وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى﴾ (طہ: ۸۲) ”اور بے شک میں اس شخص کو ضرور بخشے والا ہوں جو توبہ کرے، ایمان لائے اور نیک عمل کرے، پھر ہدایت پر قائم رہے۔“ ③ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے جواب میں اس آیت مبارکہ کی طرف اشارہ ہے: ﴿وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى﴾ (طہ: ۸۲) ”اور بے شک میں اس شخص کو ضرور بخشے والا ہوں جو توبہ کرے، ایمان لائے اور نیک عمل کرے، پھر ہدایت پر قائم رہے۔“ ④ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے جواب میں اس آیت مبارکہ کی طرف اشارہ ہے: ﴿وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى﴾ (طہ: ۸۲) ”اور بے شک میں اس شخص کو ضرور بخشے والا ہوں جو توبہ کرے، ایمان لائے اور نیک عمل کرے، پھر ہدایت پر قائم رہے۔“ ⑤ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے جواب میں اس آیت مبارکہ کی طرف اشارہ ہے: ﴿وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى﴾ (طہ: ۸۲) ”اور بے شک میں اس شخص کو ضرور بخشے والا ہوں جو توبہ کرے، ایمان لائے اور نیک عمل کرے، پھر ہدایت پر قائم رہے۔“ ⑥ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے جواب میں اس آیت مبارکہ کی طرف اشارہ ہے: ﴿وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى﴾ (طہ: ۸۲) ”اور بے شک میں اس شخص کو ضرور بخشے والا ہوں جو توبہ کرے، ایمان لائے اور نیک عمل کرے، پھر ہدایت پر قائم رہے۔“ ⑦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے جواب میں اس آیت مبارکہ کی طرف اشارہ ہے: ﴿وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى﴾ (طہ: ۸۲) ”اور بے شک میں اس شخص کو ضرور بخشے والا ہوں جو توبہ کرے، ایمان لائے اور نیک عمل کرے، پھر ہدایت پر قائم رہے۔“ ⑧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے جواب میں اس آیت مبارکہ کی طرف اشارہ ہے: ﴿وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى﴾ (طہ: ۸۲) ”اور بے شک میں اس شخص کو ضرور بخشے والا ہوں جو توبہ کرے، ایمان لائے اور نیک عمل کرے، پھر ہدایت پر قائم رہے۔“ ⑨ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے جواب میں اس آیت مبارکہ کی طرف اشارہ ہے: ﴿وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى﴾ (طہ: ۸۲) ”اور بے شک میں اس شخص کو ضرور بخشے والا ہوں جو توبہ کرے، ایمان لائے اور نیک عمل کرے، پھر ہدایت پر قائم رہے۔“ ⑩ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے جواب میں اس آیت مبارکہ کی طرف اشارہ ہے: ﴿وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى﴾ (طہ: ۸۲) ”اور بے شک میں اس شخص کو ضرور بخشے والا ہوں جو توبہ کرے، ایمان لائے اور نیک عمل کرے، پھر ہدایت پر قائم رہے۔“

۲۶۲۱۔ [مسندہ صحیح] أخرجه النسائي، تحريم الدم، تعظيم الدم، ح: ۴۰۰۴، ۴۸۷۰ والحميدي، ح: ۴۸۸ من حديث سفيان به، وتابعه يحيى بن عبدالله بن الحارث المجبر التميمي عند أحمد: ۱/ ۲۹۴، ۳۶۴، وغيره، وهو لين الحديث (تقریب)، وللحديث شواهد عند البخاري، ح: ۳۸۵۵، ومسلم، ح: ۳۰۲۳، والنسائي: ۸۴/ ۷، والترمذي، وغيرهم، ح: ۲۲۰۸، وقال الترمذي: حسن صحيح غريب، ح: ۳۰۲۹، وبها صح الحديث.

۲۱- ابواب الديات

دعوتوں سے متعلق احکام و مسائل

میں قتل کے جرم کی اصل سزا کا ذکر ہے۔ اگر قاتل کو معافی نہ ملے تو اس کو یہ سزا مل سکتی ہے۔ بعض علماء نے اس سزا کو اس صورت پر محمول کیا ہے جب کہ قاتل قتل کو حلال سمجھے کیونکہ حرام کو حلال سمجھنا کفر ہے اور کافر کی سزا دائمی جہنم ہے۔ یا ہمیشہ رہنے سے طویل زمانے تک جہنم میں رہنا مراد ہے۔ (دیکھیے: تفسیر احسن البیان، سورۃ النساء؛ آیت: ۹۳)

آیت: ۹۳

۲۶۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّنَا هَمَّامُ بْنُ

يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ

النَّاجِجِي، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ؟ سَمِعْتُهُ أَذْنَانِي، وَوَعَاةَ قَلْبِي: «إِنَّ

عَبْدًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا، ثُمَّ عَرَضَتْ

لَهُ التَّوْبَةُ. فَسَأَلَ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ.

فَقُلَّ عَلَى رَجُلٍ فَأَتَاهُ. فَقَالَ: إِنِّي قَتَلْتُ

تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا. فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟

قَالَ: بَعْدَ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ نَفْسًا قَالَ:

فَانْتَضَى سَيْفَهُ فَقَتَلَهُ. فَأَكْمَلَ بِهِ الْمِائَةَ. ثُمَّ

عَرَضَتْ لَهُ التَّوْبَةُ فَسَأَلَ عَنْ أَهْلِ

الْأَرْضِ. فَقُلَّ عَلَى رَجُلٍ. [فَأَتَاهُ] فَقَالَ:

إِنِّي قَتَلْتُ مِائَةَ نَفْسٍ، فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟

قَالَ: فَقَالَ: وَنَحَكَ وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَكَ

وَبَيْنَ التَّوْبَةِ؟ أَخْرُجْ مِنَ الْقَرْيَةِ الْحَبِيبَةِ الَّتِي

أَنْتَ فِيهَا، إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ، قَرْيَةٍ كَذَا

وَكَذَا. فَأَعْبُدْ رَبَّكَ فِيهَا. فَخَرَجَ يُرِيدُ

۲۶۲۲- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

انھوں نے فرمایا: کیا میں تم کو ایک حدیث نہ سناؤں جو

میں نے رسول اللہ ﷺ کے وہن مبارک سے سنی ہے

اسے میں نے خود اپنے کانوں سے سنا اور میرے دل

نے اسے یاد رکھا۔ (نبی ﷺ نے فرمایا:) ”ایک بندے

نے ننانوے انسان قتل کیے۔ آخر اسے توبہ کا خیال

آ گیا چنانچہ اس نے دنیا کے سب سے بڑے عالم کے

بارے میں دریافت کیا تو اسے ایک آدمی کا پتہ دیا گیا،

وہ اس کے پاس گیا اور کہا: میں ننانوے انسان قتل کرچ

ہوں۔ کیا میری توبہ ممکن ہے؟ اس نے کہا: ننانوے

انسان (قتل کرنے) کے بعد (توبہ کا طریقہ پوچھتے ہو؟)

اس نے تلوار نکال کر اسے بھی قتل کر دیا اور سو کی تعداد

پوری کر دی۔ اس کے بعد پھر توبہ کی خواہش پیدا ہوئی تو

اس نے دنیا کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں

دریافت کیا۔ اسے ایک آدمی کا پتہ دیا گیا چنانچہ وہ اس

کے پاس گیا اور کہا: میں نے سو افراد کو قتل کیا ہے تو تم

میری توبہ ممکن ہے؟ اس نے کہا: تیرا بھلا ہوا تیرے او

توبہ کے درمیان کون رکاوٹ بن سکتا ہے؟ تو جس گند

ہستی میں رہائش پذیر ہے اسے چھوڑ کر نیک لوگوں کے

(۲) - أبواب الدييات

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

فلاں بستی میں چلا جا اور وہاں اپنے رب کی عبادت کر۔ وہ نیک لوگوں کی بستی میں جانے کے ارادے سے (اپنی بستی سے) نکل کھڑا ہوا۔ راستے میں اسے موت آگئی۔ اس کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں اختلاف ہو گیا۔ ابلیس نے کہا: اس کا مجھ سے گہرا تعلق ہے۔ اس نے ایک گھڑی بھی میری نافرمانی نہیں کی۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ تابعدار ہو کر گھر سے نکلا ہے۔“

الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ، فَعَرَضَ لَهُ أَجَلُهُ فِي الطَّرِيقِ. فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ. قَالَ ابْلِيسُ: أَنَا أُولَى بِهِ، إِنَّهُ لَمْ يَعْصِنِي سَاعَةً قَطُّ. قَالَ، فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ: إِنَّهُ خَرَجَ تَائِبًا.﴾

(حدیث کے راوی) ہمام بیان کرتے ہیں کہ مجھے حمید الطویل نے بکر بن عبد اللہ سے انھوں نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں: اللہ عز و جل نے ایک فرشتہ بھیجا ان فرشتوں (کی دونوں جماعتوں) نے اس کے سامنے معاملہ پیش کیا اور اس کی طرف رجوع کیا۔ اس نے کہا: دیکھو یہ آدمی دونوں بستیوں میں سے کس کے زیادہ قریب تھا اسے اسی بستی والوں میں شامل کر لو۔

قَالَ هَمَّامٌ: فَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: قَبَعَتْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَلَكًا. فَاخْتَصَمُوا إِلَيْهِ ثُمَّ رَجَعُوا. فَقَالَ: أَنْظِرُوا. أَيُّ الْقَرْيَتَيْنِ كَانَتْ أَقْرَبَ، فَأَلْحَقُوهُ بِأَهْلِهَا.

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے جب موت آئی تھی تو وہ (مرتے مرتے بھی) گھسٹ کر نیک لوگوں کی بستی سے قریب ہوا اور برے لوگوں کی بستی سے دور ہوا چنانچہ فرشتوں نے اسے نیک بستی والوں میں شمار کر لیا۔

قَالَ قَتَادَةُ: فَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ احْتَفَرَ بِنَفْسِهِ فَقَرُبَ مِنَ الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ، وَبَاعَدَ مِنْهُ الْقَرْيَةِ الْخَبِيثَةِ. فَأَلْحَقُوهُ بِأَهْلِ الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ.

امام ابن ماجہ رضی اللہ عنہ نے ایک دوسری سند سے ہمام کے واسطے سے یہ روایت اسی طرح بیان کی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخْدَادِيُّ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۲۱۔ ابواب الدیات

☀️ فوائد و مسائل: ① ایمان میں اللہ کی ناراضی اور اس کے عذاب سے خوف اور اللہ کی رحمت کی امید دونوں پہلو شامل ہیں۔ ② اس شخص کے دل میں اللہ کا خوف موجود تھا جس کی وجہ سے اس نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ اس کی توبہ کیسے قبول ہو سکتی ہے۔ ③ جو شخص اللہ کا خوف محسوس کر رہا ہو تو عالم کو چاہیے کہ اسے اللہ کی رحمت کا یقین دلانے تاکہ وہ رحمت سے ناامید ہو کر توبہ سے محروم نہ ہو جائے البتہ جو شخص رحمت کا غلط تصور رکھتے ہوئے گناہوں میں بے باک ہو گیا ہو تو اسے اللہ کے غضب اور عذاب کی طرف توجہ دلانی چاہیے عالم کے لیے ضروری ہے کہ مسائل کے حالات کا لحاظ رکھتے ہوئے مناسب فتویٰ دے۔ ④ خالص توبہ سے کبیرہ گناہ حتیٰ کہ قتل کا گناہ بھی معاف ہو جاتا ہے۔ ⑤ اصلاح کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ گندے ماحول کو ترک کر کے پاکیزہ ماحول اختیار کیا جائے۔ ⑥ اہلسنت نے جو بات کہی اس کا مطلب عاقلاً خوشی کا اظہار ہے کہ یہ مجرم ضرور جہنم میں جائے گا اس لیے فرشتوں نے جواب میں اس کی توبہ کا ذکر کیا جس میں اس کی بخشش کی امید کا اظہار ہے۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۳) - بَابُ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ
بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدَى ثَلَاثٍ (التحفة ۳)

باب ۳۔ مقتول کے وارث کو تین میں سے
ایک چیز اختیار کرنے کا حق حاصل ہے

۲۶۲۳۔ حضرت ابو شریح (خولید بن عمرو)

خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جس کو قتل یا زخم کی مصیبت پہنچے تو اسے تین چیزوں
میں سے ایک کو اختیار کرنے کا حق حاصل ہے۔ اگر وہ
چوتھی چیز حاصل کرنا چاہے تو اس کے ہاتھ پکڑ لو (منع کر
دو)۔ وہ (قصاص کے طور پر مجرم کو) قتل کر لے یا معاف
کر دے یا دیت وصول کر لے۔ جس نے ان میں سے
کوئی کام کیا پھر دوسرا کام بھی کر دیا تو اس کے لیے جہنم
کی آگ ہے اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔“

۲۶۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ
وَأَبُو بَكْرِ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ: قَالَا: حَدَّثَنَا
أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ: ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ
وَعُثْمَانُ [ابْنَا] أَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، جَمِيعًا
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ
فُضَيْلٍ، أَطَّعَهُ عَنِ ابْنِ أَبِي الْعَوَّجَاءِ،
وَأَسَمُهُ شَفِيَانُ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْخَزَاعِيِّ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أُصِيبَ
بِدَمٍ أَوْ خَبَلٍ، وَالْخَبْلُ الْجِرَاحُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ

۲۶۲۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الدييات، باب الإمام يأمر بالمعروف في الدم، ح: ۴۴۹۶ من حديث ابن
إسحاق به، وصرح بالسماع عند الطحاوي في معاني الآثار ۱۷۴/۳، ۱۷۵، على تصحيح وقع في السند # وسفيان
ابن أبي العوجاء ضعيف (تقريب وغيره)، ولبعض حديثه شاهد حسن عند أحمد ۳۲/۴، وانظر الحديث الآتي.

بَيْنَ إِحْدَى ثَلَاثٍ. فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةُ،
فَقُتِلُوا عَلَى يَدَيْهِ: أَنْ يَقْتُلَ أَوْ يَعْمُو أَوْ
يَأْخُذَ الدِّيَّةَ. فَمَنْ فَعَلَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ
فَعَادَ، فَإِنْ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُحَلَّدًا فِيهَا
أَبَدًا.

🕌 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ مذکورہ روایت کے بعض حصے کے شواہد مندرجہ (۳۲/۴) میں حسن درجے کے ہیں اس کے بعد انھوں نے آگے آنے والی حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے جو کہ صحیح ہے اس میں دو باتوں (بدلے میں قتل کرنے یا دیت دینے) کا ذکر موجود ہے لہذا مذکورہ دو باتیں صحیح روایت سے ثابت ہوئیں اور تیسری بات ”معاف کرنا“ اس کی اسلام میں بڑی اہمیت ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی ترغیب بھی دلائی ہے۔ بنا بریں مذکورہ حدیث میں جن تین چیزوں کا ذکر ہے وہ دیگر شواہد اور قرآن کی بنا پر درست ہیں۔ واللہ اعلم۔ ② ”قتل یا زخم کی مصیبت“ کا مطلب یہ ہے کہ اس کا کوئی رشتہ دار قتل ہو جائے یا خود اسے زخمی کر دیا جائے، دونوں صورتوں میں اسے قصاص لینے کا حق بھی ہے دیت بھی لے سکتا ہے اور معاف بھی کر سکتا ہے۔ یہ مسئلہ دوسرے دلائل سے ثابت ہے۔ ③ چوتھی چیز کا مطلب غیر قانونی مطالبہ ہے مثلاً: پہلے دیت وصول کر لے پھر موقع پا کر قاتل کو قتل کر دے۔ یہ بہت بڑا جرم ہے ایسا شخص خود قتل کا مجرم قرار پائے گا اور شرعی قانون کے مطابق سزا کا مستحق ہوگا۔ ایک کام کر کے دوسرا کام کرنے کا بھی یہی مطلب ہے۔

۲۶۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا
الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ،
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ
النَّظَرَيْنِ: إِمَّا أَنْ يَقْتُلَ وَإِمَّا أَنْ يُقْدَى».

۲۶۲۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کا کوئی (قربانی رشتہ دار)
آدمی قتل ہو جائے تو اسے دو ایک جیسی چیزوں میں سے
ایک کے انتخاب کا حق حاصل ہے۔ یا (قاتل کو) قتل کر
لے یا دیت (دیت) لے لے۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① قصاص اور فدیہ کو ایک جیسی چیزیں قرار دیا گیا ہے کیونکہ تیسری چیز یعنی معاف کرنا بہت

۲۶۲۴- أخرجه البخاري، اللقطة، باب: كيف تعرف لقطه أهل مكة، ح: ۲۴۳۴، ومسلم، الحج، باب تحريم مكة وتحريم صيدها وخلاها وشجرها ولقظتها إلا لمنشد على الدوام، ح: ۱۳۵۵ من حديث الوليد بن مسلم به.

۲۱- ابواب الدیات ... دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

بلند اور عظیم چیز ہے۔ ① فدیہ قصاص سے افضل ہے کیونکہ یہ بھی قسم کی معافی ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پورا فدیہ لینے کی بجائے کچھ فدیہ وصول کر کے باقی معاف کر دیا جائے۔ ⑤ قصاص یا دیت لینے کا فیصلہ کرنا مقتول کے وارثوں کا حق ہے عدالت کا نہیں۔ ⑥ قصاص صرف قتل عمد میں ہوتا ہے، قتل خطایا شبہ عمدہ میں قصاص نہیں صرف دیت ہے۔

(المعجم ۴) - بَابُ مَنْ قَتَلَ عَمْدًا،
فَرَضُوا بِالذِّبَةِ (النحفة ۴)
باب ۴- قتل عمد کی صورت میں وارثوں
کی خون بہا لینے پر رضامندی

۲۶۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ [زِيَادِ] ابْنِ [سَعْدِ بْنِ] ضَمِيرَةَ: حَدَّثَنِي أَبِي وَعَمِّي، وَكَانَا شَهِدَا حُضْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَا: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ. ثُمَّ جَلَسَ تَحْتَ شَجَرَةٍ. فَقَامَ إِلَيْهِ الْأَفْرَعُ بْنُ حَابِسٍ، وَهُوَ سَيِّدُ خَنْدِفٍ، يَزُودُ عَنْ دَمِ مُحَلِّمِ بْنِ جِثَامَةَ. وَقَامَ غَيْبَةً بُنُ حِضْنٍ يَطْلُبُ بِدَمِ غَامِرِ بْنِ الْأَضْبَطِ. وَكَانَ أَشْجَعِيًّا. فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: «تَقْبَلُونَ الذِّبَةَ؟» قَالُوا: «نَعَمْ». فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ، يَقُولُ لَهُ مُكَيْتِلٌ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ! مَا شَبَّهْتُ هَذَا الْقَتِيلَ، فِي غُرَّةِ الْإِسْلَامِ، إِلَّا كَغَنَمٍ

۲۶۲۵- حضرت زیاد بن سعد بن ضمیرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انھوں نے کہا: مجھے میرے والد (حضرت سعد بن ضمیرہ (رضی اللہ عنہ)) اور میرے چچا نے حدیث سنائی۔ یہ دونوں حضرات غزوہ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھے ان دونوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ قبیلہ خندف کے سردار حضرت افرع بن حابس (رضی اللہ عنہ) اٹھ کر نبی ﷺ کے پاس آئے اور محلم بن جثامہ کے قتل کے بارے میں گفتگو کرنے لگے۔ حضرت عیینہ بن حصن (رضی اللہ عنہ) بھی حاضر خدمت ہو کر قبیلہ اشجع کے فرد عامر بن الضبط کے قصاص کا مطالبہ کرنے لگے۔ نبی ﷺ نے انھیں فرمایا: ”کیا تم دیت (خون بہا) لینے پر راضی ہو؟“ انھوں نے انکار کیا۔ قبیلہ بنو لیس کا ایک آدمی جسے مکیتل کہتے تھے اس نے اٹھ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں تو اسلام کے شروع زمانے کے اس مقتول کی مثال

۲۶۲۵- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، باب الدیات، باب الإمام يأمر بالغفو في الدم، ح: ۴۵۰۳ من حديث ابن

إسحاق به، وصححه ابن الجارود، ح: ۷۷۷، وحسنه الحافظ في الإصابة: ۶۴/۳ * زیاد بن سعد بن ضمیرة وفقه ابن حبان، وابن الجارود وغيرهما، فحديثه لا ينزل عن درجة الحسن.

۲۱۔ ابواب الدیات

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

اس طرح سمجھتا ہوں جیسے کبریوں کا ریوڑ پانی پینے آیا
اس کو نکل کر مارا گیا تو ریوڑ کا پچھلا حصہ بھاگ اٹھا۔ نبی
ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں ہمارے اس سفر میں پچاس
اونٹ مل جائیں گے اور پچاس واپسی پر مل جائیں
گے۔“ اس پر ان لوگوں نے دیت لینا منظور کر لیا۔

وَرَدَتْ، فَرَمِيَتْ، فَتَفَرَ آخِرُهَا، فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ: «لَكُمْ خَمْسُونَ فِي سَفَرِنَا،
وَحَمْسُونَ إِذَا رَجَعْنَا» فَقَبِلُوا الدِّيَةَ.

۲۶۲۶۔ حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے
اور انھوں نے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن
عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جس نے جان بوجھ کر قتل کیا اسے مقتول کے وارثوں
کے حوالے کر دیا جائے گا، وہ چاہیں تو (قصاص کے طور
پر) قتل کر دیں چاہیں تو دیت لے لیں۔ اور دیت کی
مقدار تین سالہ میں اونٹنیاں اور چار سالہ میں اونٹنیاں
اور چالیس حاملہ اونٹنیاں (کل تعداد دو) ہے۔ یہ قتل
عہد کی دیت ہے۔ اگر (اس سے کم) کسی مقدار پر صلح
ہو جائے تو انھیں اس کا حق حاصل ہے۔ اور یہ سخت
(مغلظہ) دیت ہے۔“

۲۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ
الْبَغْدَادِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
يُوسُفَ عَنْ شَلِيمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو
ابْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ عَمْدًا، دَفَعَ إِلَى
أَوْلِيَاءِ الْقَتِيلِ. فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوا. وَإِنْ
شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ. وَذَلِكَ ثَلَاثُونَ حِقَّةً
وَتَلَاثُونَ جَذَعَةً وَأَرْبَعُونَ خِلْفَةً. وَذَلِكَ
عَقْلُ الْعَمْدِ. وَمَا ضَوْلِحُوا عَلَيْهِ، فَهُوَ
لَهُمْ. وَذَلِكَ تَشْدِيدُ الْعُقَلِ».

🌟 فوائد و مسائل: ① قتل عہد کی صورت میں قصاص اور دیت دونوں جائز ہیں۔ ② دیت کی مقدار میں مقتول
کے وارثوں کی رضامندی سے کمی ہو سکتی ہے اضافہ نہیں ہو سکتا۔ ③ قتل کی تین صورتیں ہیں: ④ قتل عہد: اس
سے مراد وہ قتل ہے جس میں حملہ آور کا مقصد قتل کرنا ہوتا ہے چنانچہ وہ تلوار یا کسی ایسے ہتھیار سے حملہ کرتا ہے جس
سے مضروب عام طور پر بچ نہیں سکتا۔ اس قتل کی صورت میں دیت کی وہ مقدار مقرر ہے جو حدیث میں بیان
ہوئی۔ ⑤ قتل شرعہ: اس سے مراد یہ ہے کہ حملہ آور نے ایسی چیز سے حملہ کیا جس سے مضروب عام طور پر مرنے
نہیں، مثلاً: لاشی کی ضرب، حملہ آور کا مقصد چوٹ لگانا یا زخمی کرنا تھا لیکن مضروب چوٹ یا زخموں کو برداشت نہ
کرتے ہوئے فوت ہو گیا۔ اس کی دیت بھی قتل عہد کے برابر ہے۔ ⑥ قتل خطا: اس سے مراد یہ ہے کہ قاتل کا

۲۱۔ أبواب الديات دقوں سے متعلق احکام و مسائل

ارادہ اس شخص کو قتل کرنے یا نقصان پہنچانے کا نہ تھا۔ اتفاقاً اس سے بلا ارادہ قتل ہو گیا مثلاً: کسی ہرن وغیرہ پر فارز کیا یا تیر چلایا مگر نشانہ چوک گیا یا اچانک کوئی انسان سامنے آ گیا اور فارز یا تیرا سے جا لگا اور وہ مر گیا۔ اس کی دیت بھی سواونف ہی ہے لیکن ان کی عمر کم مقرر کی گئی ہے۔ اور حاملہ ہونے کی شرط بھی نہیں۔ (دیکھیے حدیث: ۲۶۳۰)

(المعجم ۵) - **بَابُ: دِيَةِ شِبْهِ الْعَمْدِ**
مُغْلَقَةً (التحفة ۵)
باب: ۵۔ قتل شبہ عمد کی دیت
مغلظہ (خت) ہے

۲۶۲۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”غلطی سے ہو جانے والا جو قتل“ ارادہ کیے جانے والے قتل کے مشابہ ہو یعنی کوڑے یا ڈنکے (کی ضرب) سے قتل ہو جائے (اس کی دیت) سواونف ہیں۔ ان میں سے چالیس حاملہ اونٹیاں ہوں گی جن کے پیٹوں میں بچے ہوں۔“

۲۶۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ. سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ [عَمْرٍو] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَتِيلُ الْخَطَا شِبْهُ الْعَمْدِ، قَتِيلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا. مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ. أَرْبَعُونَ مِنْهَا خِلْفَةٌ، فِي بَطْنِهَا أَوْلَادُهَا».

۲۶۲۷۔ (۱) امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اپنے دوسرے استاد محمد بن یحییٰ کی سند سے یہ روایت اسی طرح بیان کی ہے اور قاسم اور عبداللہ بن عمرو کے درمیان عقیدہ بن اوس کا واسطہ بیان کیا ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

☀️ فوائد و مسائل: ① شبہ عمد کو قتل خطا اس لیے کہا گیا ہے کہ اس میں قتل کا ارادہ نہیں ہوتا، صرف مارنے پینے کا ارادہ ہوتا ہے۔ ② ”جن کے پیٹوں میں بچے ہوں۔“ اس سے مراد حاملہ اونٹیاں ہی ہیں۔ تاکید کے طور پر بات دہرائی گئی ہے۔

۲۶۲۷۔ [صحیح] أخرجه النسائي، القسامة، باب كم دية شبه العمد... الخ، ح: ۷۹۰۵ عن ابن بشار به.
۲۶۲۷ (۲)۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الديات، باب في دية الخطأ شبه العمد، ح: ۴۵۷ من حديث سليمان به، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۵۲۶، وابن الجارود، ح: ۷۷۳، وابن القطان القاسمي (التلخيص الحبير: ۱۵/۴).

۲۱۔ ابواب الدیات دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ ابْنِ جُدْعَانَ، سَمِعَهُ مِنَ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ، يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَهُوَ عَلَى دَرَجِ الْكَعْبَةِ. فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. فَقَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَّقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَخَذَهُ. أَلَا إِنَّ قِتْلَ الْخَطَا، قِتْلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا: فِيهِ مَائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ. مِنْهَا أَرْبَعُونَ خَلِيفَةً، فِي بَطُونِهَا أَوْلَادُهَا. أَلَا إِنَّ كُلَّ مَائَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَدَمَ، تَحْتَ قَدَمَيْ هَاتَيْنِ. إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِدَاةِ الْنَبِيِّ وَسِقَايَةِ الْحَاجِّ. أَلَا إِنِّي قَدْ أَمْضَيْتُهُمَا لِأَهْلِهِمَا كَمَا كَانَا».

۲۶۲۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کعبہ کی سیڑھی پر کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثنائیاں کی پھر فرمایا: ”تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنا وعدہ پورا کیا“ اپنے بندے کی مدد کی اور اسی اکیلے نے (دشمنوں کی) تمام جماعتوں کو شکست دی۔ سنو! قتل خطا کی صورت میں، یعنی کوڑے اور لاٹھی سے مرنے والے کی دیت (خون بہا) سواٹھ ہیں۔ ان میں سے چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی جن کے پیٹوں میں بچے ہوں۔ سنو! دور جاہلیت میں جو بھی چیزیں قابل فخر تھیں جاتی تھیں اور جاہلیت میں واقع ہونے والے خون (وہ سب) میرے ان دو قدموں کے نیچے ہیں سوائے کعبہ شریف کی خدمت اور حاجیوں کو پانی پلانے کے منصب کے۔ میں انھیں ان کے ذمہ داروں کے لیے اسی طرح قائم رکھتا ہوں جس طرح وہ پہلے سے چلے آ رہے ہیں۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ اس کے شواہد ہیں ان میں سے سابقہ حدیث بھی اس کی شاہد ہے۔ اور وہ صحیح ہے نیز شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی مذکورہ روایت کو حسن قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الإرواء للالبانی: ۴/۲۵۷) ② اللہ کے وعدے سے مراد فتح مکہ اور عرب میں اسلام کے غلبے کا وعدہ ہے جو نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں پورا ہوا۔ ③ جماعتوں سے مراد عرب کے غیر مسلموں کے مختلف قبائل اور ان کے ہتھیے ہیں جن سے رسول اللہ ﷺ کا مقابلہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو فتح نصیب فرمائی۔ ④ اس حدیث میں قتل خطا سے مراد شبہ عمدہ ہے جیسا کہ کوڑے اور لاٹھی کے ذکر سے وضاحت فرمادی گئی ہے۔ ⑤ اسلام سے پہلے مکہ کے مختلف قبائل کو مختلف مذہبی عہدے حاصل تھے جو غیر اسلامی ہونے کی وجہ سے منسوخ کر دیے گئے البتہ خانہ کعبہ کی خدمت اور کلید برداری کا منصب اور حاجیوں کو پانی پلانے کا منصب قائم رکھا گیا کیونکہ ان

۲۶۲۸- [استادہ ضعیف] أخرجه أبو داود، الديات، باب في دية الخطأ شبه العمد، ح: ۴۵۴۹ من حديث ابن جعدان به، وهو ضعيف، ومن حديث ابن عيينة به تعليقاً، ح: ۴۵۴۹، وله شواهد، منها الحديث السابق.

۲۱۔ ابواب الدیات

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

میں اسلام کے منافی عقائد و اعمال کا اثر نہیں۔ ⑤ زمانہ جاہلیت میں خانہ کعبہ کی خدمت کا منصب قبیلہ بنو عبد الدار کے پاس تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر اس قبیلے کی شاخ بنو شیبہ کے لوگ اس منصب پر فائز تھے۔ خانہ کعبہ کی چابی بنو شیبہ کے ایک فرد حضرت عثمان بن طلحہ حبشی رضی اللہ عنہ کے پاس تھی۔ چابیوں کو پانی پلانا اور زمزم کا انتظام بنو ہاشم کے ہاتھ میں تھا۔ اور فتح مکہ کے موقع پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ اس کے ذمہ دار تھے۔ یہ دونوں منصب آج تک انھیں دو حضرات کی اولاد میں ہیں۔

باب ۲۰۔ قتل خطا کی دیت

(المعجم ۶) - بَابُ دِيَةِ الْخَطَا (التحفة ۶)

۲۶۲۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دیت کی مقدار بارہ ہزار (درہم) مقرر فرمائی۔

۲۶۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا.

۲۶۳۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص غلطی سے قتل ہو جائے اس کی دیت تیس بنت لبان (ایک سالہ اونٹنیاں) تیس بنت لبون (دو سالہ اونٹنیاں) تیس حقہ (تین سالہ اونٹنیاں) اور دس ابن لبون (دو سالہ اونٹ) ہیں۔“ رسول اللہ ﷺ شہر والوں کے لیے اس کا اندازہ چار سو دینار یا اس کی ہم قیمت چاندی مقرر فرماتے تھے۔ نقد رقم کا یہ تعین اونٹوں (کے مہنگے یا سستے ہونے) کے زمانے کے مطابق ہوتا تھا۔ جب اونٹ

۲۶۳۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَرْوَزِيُّ: أَنبَأَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قُتِلَ خَطَاً، فَدِيَّتُهُ مِنَ الْإِبِلِ ثَلَاثُونَ بَنَتَ مَخَاضٍ وَثَلَاثُونَ ابْنَةَ لَبُونٍ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً، وَعَشْرَةٌ بَنِي لَبُونٍ». وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُهَا عَلَى أَهْلِ الْفُرَى أَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ، أَوْ

۲۶۲۹۔ [سنادہ حسن] أخرجه الترمذي، الديات، باب ماجاء في الدية، كم هي من الدراهم، ح: ۱۳۸۸ عن ابن بشاره، وقال النسائي: محمد بن مسلم ليس بالقوي في الحديث، ولهذا خطأ والصواب عن عكرمة مرسلاً، قلت: بل هو صدوق حسن الحديث، من رجال مسلم وغيره، أخرجه أبو داود، ح: ۴۵۴۶ عن طريقه.

۲۶۳۰۔ [سنادہ حسن] أخرجه أبو داود، الديات، باب الدية كم هي؟، ح: ۴۵۴۱ من حديث يزيد بن.

مہنگے ہوتے تو نبی ﷺ ان کی قیمت (دیت کی نقد رقم) میں اضافہ فرما دیتے۔ اور جب سستے ہو جاتے تو ان کی قیمت (کی مقررہ مقدار) میں کمی کر دیتے، اس وقت جیسی بھی کیفیت ہوتی (اس کے مطابق فیصلہ فرما دیتے)۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ان کی قیمت چار سو اور آٹھ سو دینار کے درمیان رہی، یا اس کے برابر چاندی یعنی آٹھ ہزار درہم۔ اور رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ جس شخص کی دیت گایوں والے کے ذمے گایوں میں (واجب الادا) ہو تو دو سو گائیں (ادا کی جائیں) اور جس شخص کی دیت بکریوں والوں کے ذمے بکریوں میں (واجب الادا) ہو تو (اس کی دیت کے طور پر) دو ہزار بکریاں ادا کی جائیں۔

عَذْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ. وَيُقَوِّمُهَا عَلَى أَرْمَانِ الْإِبِلِ، إِذَا غَلَّتْ رَفَعَ فِي ثَمَنِهَا. وَإِذَا هَانَتْ نَقَصَ مِنْ ثَمَنِهَا. عَلَى نَحْوِ الزَّمَانِ مَا كَانَ. فَبَلَغَ فِيمَتِهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ الْأَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِمِائَةِ دِينَارٍ. أَوْ عَذْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةَ آلَافٍ دِرْهَمٍ. وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الْبَقَرِ، عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ، مَا تَنِي بَقَرَةً. وَمَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الشَّاءِ، عَلَى أَهْلِ الشَّاءِ، أَلْفِي شَاةٍ.

🌞 فوائد و مسائل: ① دیت کی اصل مقدار اونٹوں سے متعین ہوتی ہے۔ ② اگر اونٹ ادا کرنا ممکن نہ ہوں تو گائے بکری کی صورت میں بھی دیت ادا ہو سکتی ہے۔ ③ دیت کی ادائیگی نقد رقم کی صورت میں بھی ممکن ہے اس صورت میں حکومت کو بائج کو چاہیے کہ سو اونٹوں کی قیمت کا اندازہ کر کے اتنی دیت کا فیصلہ دے۔ ④ اونٹوں کی قیمت میں کمی بیشی سے نقد رقم کی مقدار میں بھی کمی بیشی ہو سکتی ہے۔

۲۶۳۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قتل خطا کی دیت بیس حصے (تین سالہ اونٹنیاں) بیس جلدے (چار سالہ اونٹنیاں) بیس بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنیاں) بیس بنت لبون (دو سالہ اونٹنیاں) اور بیس مذکر ابن مخاض (ایک سالہ اونٹ) ہیں۔“

۲۶۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامُ بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا الصَّبَّاحُ بْنُ مُحَارِبٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكِ الطَّائِي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فِي دِيَةِ الْخَطَا عِشْرُونَ حِقَّةً

۲۱- ابواب الدیات دیتوں سے متعلق احکام ومسائل

وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَعِشْرُونَ بَنْتَ مَخَاضٍ
وَعِشْرُونَ بَنْتَ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنِي مَخَاضٍ
[ذُكُورًا].

۲۶۳۲- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيَّانٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرَمَةَ،
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ جَعَلَ الدِّيَّةَ
اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا. قَالَ: وَذَلِكَ قَوْلُهُ: ﴿وَمَا
تَقْمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾
[التوبة: ۷۴]. قَالَ: بِأَخْذِهِمُ الدِّيَّةَ.

۲۶۳۲- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دیت کی مقدار بارہ ہزار (درہم) مقرر فرمائی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے: ﴿وَمَا تَقْمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ ”یہ صرف اس بات سے ناراض ہو رہے ہیں کہ انھیں اللہ نے اپنے فضل سے اور اس کے رسول نے دولت مند کر دیا۔“ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یعنی انھوں نے دیت وصول کی (اور اس طرح دولت مند ہو گئے۔ اس کے بعد بجائے شکرگزاری کا راستہ اختیار کرنے کے مسلمانوں کے خلاف سازشیں اور نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کا راستہ اختیار کیا۔)

باب: ۷- (قاتل کی) دیت برادری پر ہے اگر برادری نہ ہو تو بیت المال سے ادا کی جائے

(المعجم ۷) - بَابُ الدِّيَّةِ عَلَى الْعَاقِلَةِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَاقِلَةً فَفِي بَيْتِ الْمَالِ (التحفة ۷)

۲۶۳۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مَنْصُورٍ،
عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُيَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ، عَنْ

۲۶۳۳- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا کہ دیت کی ذمہ دار عاقلہ (قاتل کی برادری) ہے۔

۲۶۳۲- [إسناده حسن] أخرجه ابن أبي حاتم الرازي في التفسير: ۱/ ۱۸۴۵، توبة: ۹۴ من حديث محمد بن سنان الباهلي به، وانظر، ح: ۲۶۲۹، ولهذا طرف منه.

۲۶۳۳- أخرجه مسلم، القسامة والمحاربين، باب دية الجنين، ووجوب الدية في قتل الخطأ وشبه العمد على عاقلة الجاني، ح: ۱۶۸۲ من حديث منصور به.



۲۱۔ ابواب النیات دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالذَّيَّةِ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

🌟 فوائد و مسائل: ① عاقلہ سے مراد وہ رشتے دار ہیں جو باپ کی طرف سے ہوتے ہیں یعنی دوہیالی رشتے دار۔ ② عاقلہ میں پہلے بھائی اور بھتیجے وغیرہ آتے ہیں پھر چچا زاد بھائیوں کی اولاد یعنی ایک دادے کے پوتے پھر دادے کے بھائیوں کی اولاد وغیرہ۔ ③ دیت کو عاقلہ کے ذمے کرنے میں یہ حکمت ہے کہ وہ مل جل کر دیت ادا کر سکتے ہیں کسی ایک یا چند افراد پر ناقابل برداشت بوجھ نہیں پڑتا۔ ④ دیت کو برادری سے وصول کرنے میں یہ بھی حکمت ہے کہ لڑائی جھگڑے میں یہ لوگ عموماً ساتھ دیتے ہیں۔ اور کوئی شخص اگر قتل کرتا ہے تو اسے یہ خیال ہوتا ہے کہ میری مدد کرنے کے لیے میری برادری موجود ہے۔ جب ان پر دیت کی ذمہ داری آئے گی تو وہ مجرم کو جرم کے ارتکاب سے روکنے کی کوشش کریں گے اس کی حوصلہ افزائی نہیں کریں گے۔

۲۶۳۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتٍ: عَنْ رُوَيْتٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «جَسَّ كَاكُوْنِي وَارَثَ نَهَيْتُ اس كَا مِي وَارَثَ هُوَ- مِي اس كِي دِيَتِ دُوں كَا اور اس كِي وراثت لوں كَا- اور جس كَا كُوْنِي وَارَثَ نَهَيْتُ مَامُوں اس كَا وَاَرَثَ هُوَ- وَه اس كِي دِيَتِ دے كَا اور اس كِي وراثت لے كَا-»

۲۶۳۴- حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ بُذَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوَازَنِيِّ، عَنِ الْمُقْدَامِ الشَّامِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ. أَغْقِلُ عَنْهُ وَارِثُهُ. وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ. يَغْقِلُ عَنْهُ وَارِثُهُ».

🌟 فوائد و مسائل: ① وارثوں میں سب سے پہلے ان کو حصہ دیا جاتا ہے جن کے حصے قرآن مجید اور احادیث میں مقرر کر دیے گئے ہیں۔ انھیں اصحاب الغرض کہتے ہیں۔ ان کی عدم موجودگی میں یا ان کو دے کر باقی بچنے والا مال ”عصبہ“ کو ملتا ہے یعنی میت کے وہ رشتے دار جن کا تعلق میت سے عورت کے واسطے سے نہ ہو مثلاً: بھائی، بھتیجا، چچا اور تایا وغیرہ۔ اگر عصبہ موجود نہ ہوں تو پھر ”أُولُو الْأَرْحَامِ“ وارث ہوتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا میت سے تعلق عورت کے واسطے سے ہوتا ہے مثلاً: ماموں (ماں کا بھائی)، بھانجا (بہن کا بیٹا)، نانا (ماں کا

۲۶۳۴- [صحیح] أخرجه أبو داود، الفرائض، باب في ميراث ذوي الأرحام، ح: ۲۸۹۹ من حديث بذيل به، وصححه ابن الجارود، ح: ۹۶۵، وابن حبان (موارد)، ح: ۱۲۲۵، والحاكم: ۳۴۴/۴، على شرط الشيخين، وتعبه الذهبي، وصححه ابن القطان، وحسنه أبو زرعة الدمشقي، وله طريق آخر عند ابن حبان، ح: ۱۲۲۶، وإسناده حسن.

۲۱- أبواب الديات دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

والد) اور خالہ (ماں کی بہن) وغیرہ۔ ① عصبہ کی عدم موجودگی میں اولو الأرحام جس طرح ترکے کے حق دار ہوتے ہیں اسی طرح مالی ذمے داریوں کی ادائیگی بھی ان پر لازم ہوتی ہے چنانچہ یہ رشتے دار اس صورت میں دیت کی ادائیگی کے بھی ذمے دار ہوتے ہیں۔ وراثت سے متعلق تفصیلی احکام و مسائل کے لیے دیکھیے: ”اسلامی قانون وراثت“ از مولانا ابوالنعمان بشیر احمد رحمہ اللہ، طبع دار السلام لاہور۔ ② لا وارث میت کی جائیداد بیت المال کے لیے ہوتی ہے۔ نبی ﷺ اسلامی حکومت کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے اس مال کا انتظام فرماتے تھے۔ خلیفہ المسلمین بیت المال کے ذریعے سے یہ ذمے داری پوری کرتا ہے۔

(المعجم ۸) - بَابُ مَنْ حَالَ بَيْنَ وَلِيِّ
الْمَقْتُولِ وَبَيْنَ الْقَوْدِ أَوْ الدِّيَةِ (التحفة ۸)

باب: ۸- جو شخص مقتول کے وارث کو قصاص یا دیت نہ لینے دے (اس کا گناہ)

۲۶۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ فِي عِمَّةٍ أَوْ عَصَبَةٍ بِحَجَرٍ أَوْ سَوْطٍ أَوْ عَصَا، فَعَلَيْهِ عَقْلُ الْخَطَا. وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوْدٌ. وَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ».

۲۶۳۵- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اندھا دھند لڑائی میں یا عصبیت کی بنا پر پتھر، کوڑا یا ڈنڈا مار کر قتل کر دیا، اسے قتل خطا کی دیت ادا کرنی پڑے گی۔ اور جس نے جان بوجھ کر قتل کیا، اس سے قصاص لیا جائے گا۔ اور جو کوئی قصاص لینے میں رکاوٹ بنے اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کا کوئی فرض یا نقل عمل قبول نہیں ہوگا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اندھا دھند لڑائی کا مطلب ہے کہ دو یا تین آپس میں لڑ پڑیں اس میں کسی کو پتھر وغیرہ لگا جس سے وہ مر گیا۔ اس میں یہ معلوم کرنا دشوار ہے کہ فلاں شخص کس کی ضرب سے مرا ہے لہذا کسی کو متعین کر کے قصاص تو نہیں لیا جاسکتا لیکن اس کا خون بے کار بھی نہیں کیا جاسکتا، اس لیے دیت ضروری ہے۔ ② قصاص اللہ کا قانون ہے۔ اللہ کے قانون کے نفاذ کی راہ میں رکاوٹ بننا کفریہ حرکت ہے لہذا لعنت کا باعث ہے۔ ایسے شخص کی عبادت قبول نہیں ہوتی۔

دو تین سے متعلق احکام و مسائل

۲۱- ابواب الیات

(المعجم ۹) - بَابُ مَا لَا قَوْلَ فِيهِ (التحفة ۹)

باب ۹:- جس صورت میں قصاص نہیں

۲۶۳۶- حضرت نمران بن جاریہ رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت جاریہ بن ظفر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے کی کلائی پر تلوار مار کر جوڑ کے علاوہ دوسری جگہ سے بازو کاٹ دیا۔ اس نے نبی ﷺ سے شکایت کی۔ نبی ﷺ نے اسے دیت دلوانے کا حکم دے دیا۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں تو قصاص لینا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دیت لے لے“ اللہ تجھے برکت عطا فرمائے۔“ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے قصاص کا فیصلہ نہ دیا۔

۲۶۳۶- حَدَّثَنَا [مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ] عَمَارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ عِيَّاشٍ، عَنْ دَهْمِ بْنِ قُرَّانٍ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ جَارِيَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا ضَرَبَ رَجُلًا عَلَى سَاعِدِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَّعَهَا مِنْ غَيْرِ مُنْصِلٍ. فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ. فَأَمَرَ لَهُ بِالْذِّيَّةِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أُرِيدُ الْقِصَاصَ. فَقَالَ: «خُذِ الذِّيَّةَ. بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا». وَلَمْ يَقْضِ لَهُ بِالْقِصَاصِ.

۲۶۳۷- حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دماغ کی جھلی تک پہنچ جانے والے زخم کا قصاص نہیں نہ جسم کے اندرونی خلا (مثلاً پیٹ) تک پہنچ جانے والے زخم میں اور نہ ہڈی کو اپنی جگہ سے ہٹا دینے والی چوٹ میں قصاص ہے۔“

۲۶۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا رِشْدِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ ابْنِ صُهَيْبَانَ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا قَوْلَ فِي الْمَأْمُومَةِ وَلَا الْجَائِفَةِ وَلَا الْمُتَفَلِّةِ».

🌟 فائدہ: ہمارے فاضل محقق نے مذکورہ روایت کو سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ بعض محققین نے حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيح للآلباني، رقم: ۲۱۹۰) بتائیں اس قسم کے زخم جن کا برابر برابر بدلہ نہ لیا جاسکے ان کا قصاص نہیں ہوتا کیونکہ ممکن ہے مجرم کو اس سے کم یا زیادہ نقصان پہنچے جتنا اس نے پہنچایا ہے اس

۲۶۳۶- [إسناده ضعيف جداً] أخرجه الطبراني: ۲/ ۲۶۰ من طريق أبي بكر بن عياش به، وتابعه أسد بن عمرو الجلي عنه، وانظر، ح: ۲۳۴۳ لحال دهم.

۲۶۳۷- [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۸/ ۶۵ من طريق أبي يعلى عن أبي كريب به، وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف، رشدين بن سعد ضعفه ابن معين، وأبو حاتم الرازي، وأبو زرعة، والنسائي، وابن حبان، والجوزجاني، وابن يونس، وابن سعد، وأبو داود، والدارقطني وغيرهم"، وله شاهد ضعيف في المطالب العالية، وروى البيهقي بإسناد حسن عن طلحة رفعه: ليس في المأمومة قود.

۲۱۔ ابواب الدیات - دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

لیے ایسے معاملات میں مالی جرمائے (دیت) کا فیصلہ کیا جاتا ہے جس کا تعین رخص کی نوعیت اور شدت کی بنا پر کیا جاتا ہے۔

(المعجم ۱۰) - بَابُ الْجَارِحِ يُفْتَدَى
بِالْقَوْدِ (التحفة ۱۰)

باب: ۱۰۔ رخم لگانے والا قصاص کی بجائے فدیہ (دیت) دے دے

۲۶۳۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوہریرہ بن حبیبہ رضی اللہ عنہ کو زکاة وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ ایک آدمی زکاة کے بارے میں ان سے لڑ پڑا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے مارا تو اسے (سر یا چہرے پر) رخم آ گیا۔ ان لوگوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: اے اللہ کے رسول! قصاص دلوائیے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں اتنی اتنی رقم (دیت کے طور پر) ملے گی۔“ وہ نہ مانے۔ آپ نے (رقم میں اضافہ کر کے) فرمایا: ”تمہیں اتنی اتنی رقم ملے گی۔“ تو وہ مان گئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں لوگوں میں خطبہ دے کر (عام اعلان کر کے) تمہاری رضامندی کی اطلاع دے دوں؟“ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ نبی ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا: ”بنو لیث قبیلے کے یہ حضرات میرے پاس قصاص لینے کے لیے آئے تھے۔ میں نے انھیں اتنی اتنی رقم (دیت) کی پیشکش کی ہے۔ کیا تم لوگ راضی ہو؟“ انھوں نے کہا: جی نہیں۔ مہاجرین نے ان لوگوں کو سرزنش کرنے کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ نے انھیں

۲۶۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَتَيْنَا مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا جَهْمَ بْنَ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا. فَلَاحَظَهُ رَجُلٌ فِي صَدَقَتِهِ، فَضْرَبَهُ أَبُو جَهْمَ فَشَجَّهُ. فَأَتَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: الْقَوْدُ. يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَكُمْ كَذَا وَكَذَا» فَلَمْ يَرْضُوا. فَقَالَ: «لَكُمْ كَذَا وَكَذَا». فَرَضُوا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي خَاطَبْتُ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَائِهِمْ؟» قَالُوا: نَعَمْ. فَخَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ هَؤُلَاءِ اللَّيْثِيُّينَ أَتَوْنِي يُرِيدُونَ الْقَوْدَ. فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَكَذَا. أَرْضَيْتُمْ؟» قَالُوا: لَا. فَهَمَّ بِهِمُ الْمُهَاجِرُونَ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَكْفُوا. فَكَفُوا. ثُمَّ دَعَاهُمْ فَرَأَاهُمْ. فَقَالَ: «أَرْضَيْتُمْ؟» قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «إِنِّي خَاطَبْتُ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ

۲۶۳۸۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الدييات، باب العامل يصاب على يديه خطأ، ح: ۴۵۳۴ من حديث عبد الرزاق به، وهو في مصنفه، ح: ۱۸۰۳۲، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۴۵، ولم أجد تصريح سماع الزهري، وقدم، ح: ۷۰۷، وباقي السند صحيح.

۲۱۔ أبواب الديات

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

بِرِّضَانِكُمْ؟» قَالُوا: نَعَمْ. فَخَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ رُكَّ جَانِهِ لَكَ حَكْمٌ دِيًّا، چنانچہ وہ رک گئے۔ نبی ﷺ نے انھیں (دوبارہ) طلب فرما کر (دیت کی مقدار میں) اضافہ فرما دیا، اور فرمایا: ”کیا تم راضی ہو؟“ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”میں لوگوں میں خطبہ دے کر تمھاری رضامندی کی اطلاع دے رہا ہوں۔“ انھوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ تب نبی ﷺ نے خطبہ دیا، پھر (سب لوگوں کے سامنے ان سے) فرمایا: ”کیا تم راضی ہو؟“ انھوں نے کہا: جی ہاں۔

قَالَ ابْنُ مَاجَةٍ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُولُ: تَقَرَّدَ بِهَذَا مَعْمَرٌ. لَا أَغْلَمُ رَوَاهُ غَيْرُهُ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے کہا: میں نے محمد بن یحییٰ سے سنا، وہ فرما رہے تھے: اس روایت کو صرف معمر نے بیان کیا ہے۔ ان کے علاوہ کسی سے یہ روایت مجھے معلوم نہیں۔

🌞 نوادہ و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے، لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۱۲/۱۱۱/۳۳ و سنن ابن ماجہ بتحقيق الدكتور بشار عواد، رقم: ۲۶۳۸، وصحيح سنن ابن ماجه للألباني، رقم: ۲۱۵۰) ② رُخْمٌ کا بھی قصاص ہوتا ہے۔ ③ قصاص کے عوض نقد جرمانہ (دیت) درست ہے۔ ④ دیت صرف اس وقت درست ہے جب مدعی راضی ہو جائے۔ ⑤ جس معاملے میں یہ خطرہ محسوس ہو کہ عوام امیر (حاکم) پر اعتراض کریں گے تو اس میں امیر کو ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہیے کہ اعتراضات کا دروازہ بند ہو جائے۔

(المعجم ۱۱) - بَابُ دِيَةِ الْجَنِينِ باب: ۱۱۔ نوزائیدہ بچے کی دیت

(التحفة ۱۱)

۲۶۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۶۳۹۔ حضرت ابو بکر بن شیبہ رحمہ اللہ سے روایت ہے،

۲۶۳۹۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الديات، باب ماجاء في دية الجنين، ح: ۱۴۱۰ من حديث محمد بن عمرو، وقال: حسن صحيح.

۲۱- أبواب الديات

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، [عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ: عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ. فَقَالَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ: أَنْعِقِلْ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ. وَلَا صَاحٍ وَلَا اسْتَهْلَ. وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ هَذَا لَيَقُولُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ. فِيهِ غُرَّةٌ، عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ».

انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے جنین (پیت کے بچے) کے قتل کی صورت میں ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ دیا۔ جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا اس نے کہا: کیا ہم اس کی دیت دیں جس نے بچہ نہ کھایا نہ چمکا نہ چلایا؟ ایسا تو کالعدم ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو شاعروں والی باتیں کرتا ہے۔ اس کی دیت ایک غلام یا ایک لونڈی ہے۔“



54

🌞 فوائد و مسائل: ① جنین سے مراد وہ بچہ ہے جو ابھی ماں کے پیت میں ہو پیدا نہ ہوا ہو۔ ② بعض اوقات

حاملہ عورت کے پیت پر چوٹ لگ جائے تو اس سے بچہ کو ناقابل طاقی نقصان پہنچتا ہے اور وہ پیدائش سے پہلے ہی فوت ہو کر مردہ پیدا ہوتا ہے اس لیے یہ بھی قتل شمار ہوتا ہے۔ ③ ایسے بچے کا حکم عام مقتول کا نہیں اس کی دیت بھی سوانٹ نہیں بلکہ صرف ایک غلام یا لونڈی ہے البتہ اگر اس کی ماں بھی اس چوٹ سے فوت ہو جائے تو اس عورت کی پوری دیت ہوگی۔ ④ شرعی حکم کے مقابلے میں قبائلی رسم و رواج کی کوئی حیثیت نہیں۔ ⑤ شاعروں والی باتوں سے یہی مراد ہے کہ جس طرح عام شاعر جھوٹ موٹ اور غیر منجیدہ باتیں کرتے ہیں ان کی عملی دنیا میں کوئی قیمت نہیں ہوتی اسی طرح یہ باتیں بھی بے کار ہیں ان کی وجہ سے قانون تبدیل نہیں ہو سکتا۔

۲۶۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: اسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ النَّاسَ فِي إِفْلَاصِ الْمَرْأَةِ. - يَغْنِي سِفْطُهَا. - فَقَالَ الْمُعْبِرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ، عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ. فَقَالَ

۲۶۴۰- حضرت مسور بن مخرمہ (بن نوفل) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عورت کا حمل ساقط ہو جانے کے بارے میں لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سے مشورہ کیا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میری موجودگی میں اس قسم کے مقدمے میں ایک غلام یا ایک لونڈی ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

۲۶۴۰- أخرجه مسلم، القسامة والمحاربین، باب دية الجنین ووجوب الدية في قتل الخطأ وشبه العمد... الخ، ح: ۱۶۸۳ عن ابن أبي شيبة به.

۲۱۔ ابواب الدیات

عُمَرُ: اِئْتِنِي بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ. فَشَهِدَ مَعَهُ كُوَيْ آدِي حَاضِرُ وَجُوْمَحَارِے سَاَتھ گواہی دے چُنا چُ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بھی ان کے ساتھ گواہی دی۔

🌞 فائدہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر شک نہیں کیا بلکہ مزید اطمینان کے لیے دوسرا گواہ طلب فرمایا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ مسئلہ ایک قانون کی حیثیت رکھتا ہے لہذا پورا اطمینان ضروری ہے۔ اور دوسری وجہ یہ تھی کہ عام لوگ جب دیکھیں گے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبار صحابہ رضی اللہ عنہم پر بھی حدیث کے بارے میں سختی کرتے ہیں تو وہ بلا تحقیق حدیثیں روایت کرنے سے اجتناب کریں گے۔ واللہ اعلم۔

۲۶۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ نَشَدَ النَّاسَ قَضَاءَ النَّبِيِّ ﷺ فِي ذَلِكَ. -يُعْنِي فِي الْجَنِينِ-. فَقَامَ حَمَلُ ابْنِ مَالِكِ بْنِ النَّاعِمَةِ فَقَالَ: كُنْتُ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ لِي. فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِمِسْطَاحٍ فَقَتَلَتْهَا، وَقَتَلْتُ جَنِينَهَا. فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ، عَبْدٍ وَأَنْ تُقْتَلَ بِهَا.

۲۶۴۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (لوگوں سے) اس معاملے میں نبی ﷺ کا فیصلہ دریافت فرمایا، یعنی پیٹ کے بچے کے قتل کے معاملے میں۔ حضرت حمل بن مالک بن نابذہ رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر کہا: میری دو بیویاں تھیں۔ ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمے کی لکڑی ماری (اس طرح) اسے بھی قتل کر دیا اور اس کے پیٹ کے بچے کو بھی قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پیٹ کے بچے کی دیت ایک غلام دلوائی اور حکم دیا کہ اس عورت کو (قصاص کے طور پر) قتل کر دیا جائے۔

🌞 نوادہ و مسائل: ① اصل قانون رسول اللہ ﷺ کا قول و عمل ہی ہے۔ ② اگر کسی مسئلے میں دلیل معلوم نہ ہو تو قرآن یا حدیث سے دلیل تلاش کرنا ضروری ہے۔ ③ حاملہ عورت کا قتل دو انسانوں کا قتل ہے، یعنی ماں اور بچے کا قتل۔ عورت کا حکم تو عام قتل ہی کا ہوگا، یعنی قصاص یا پوری دیت، مگر پیٹ کے بچے کی دیت صرف ایک غلام یا ایک لونڈی ہوگی۔

(المعجم ۱۲) - بَابُ الْمِيرَاثِ مِنَ الدِّيَةِ

باب ۱۲۔ دیت میں سے ترکے کی تقسیم

(التحفة ۱۲)

۲۶۴۱۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الديات، باب دية الجنين، ح: ۴۵۷۲ من حديث أبي عاصم به.

۲۱۔ أبواب الديات دینوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: دیت عاقلہ کو ملے گی۔ اور عورت کو اپنے خاوند کی دیت (خون بہا) سے ترکے والا حصہ نہیں ملے گا حتیٰ کہ حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ نے انھیں خط لکھ کر بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اشیم ضبابی رضی اللہ عنہ کی بیوی کو اس کے خاوند کی دیت سے ترکہ دلایا تھا (جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رجوع فرمایا)۔

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ رائے غالباً اس بنا پر تھی کہ دیت قاتل کے عصبہ ادا کرتے ہیں لہذا وہ مقتول کے عصبہ رشتے داروں کو ملنی چاہیے اور بیوی عصبہ میں شامل نہیں۔ ② صحیح مسئلہ یہ ہے کہ دیت کی رقم بھی دوسرے ترکے کے حکم میں ہے لہذا جن جن وارثوں کو عام ترکہ ملتا ہے انھیں اسی حساب سے دیت کی رقم بھی بطور ترکہ ملے گی۔ ③ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اجتہادی غلطی ممکن ہے اس لیے بعد کے علماء و ائمہ سے بلا دلی غلطی صادر ہو سکتی ہے۔ ④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حدیث معلوم ہو جانے پر اجتہادی رائے سے رجوع کر لیا کرتے تھے۔ علماء کو یہی طرز عمل اختیار کرنا چاہیے۔

۲۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ خَالِدٍ التَّمِيمِيُّ : حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى لِحَمَلِ بْنِ مَالِكٍ الْهَدَلِيِّ اللَّحْظَانِيِّ بِوَمِيرَاتِهِ مِنْ امْرَأَتِهِ الَّتِي قَتَلَتْهَا امْرَأَتُهُ الْأُخْرَى . حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمل بن مالک ہذلی رضی اللہ عنہ کو ان کی اس بیوی کے ترکے سے حصہ دلایا جسے ان کی دوسری بیوی نے قتل کر دیا تھا۔

۲۶۴۲۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الفرائض، باب في المرأة ثرت من دية زوجها، ح: ۲۹۲۷ من حديث سفیان، وصححه الترمذی، ح: ۱۴۱۵، وابن الجارود، ح: ۹۶۶، وله شواهد عند الطبرانی: ۲۷۶/۵، ح: ۵۳۱۵ وغيره.

۲۶۴۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد المسند: ۳۲۶/۵، ۳۲۷، أطراف المسند: ۲/۶۴۰ من حديث الفضيل به، وإسحاق لم يدرك عبادة رضي الله عنه كما قال البخاري وغيره.

۲۱- ابواب الدیات

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

🌟 فائدہ: مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے جیسا کہ ہمارے فاضل محقق اور دیگر محققین نے کہا ہے جبکہ حمل بن مالک بن نافع رضی اللہ عنہ کا تفصیلی واقعہ پیچھے حضرت عبداللہ بن عباس کی حدیث (۲۶۳۱) میں گزر چکا ہے جسے محققین نے صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قاتلِ عمل اور قاتلِ حجت ہے۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ اس کی بابت یوں لکھتے ہیں ”صحیح بما قبلہ“ بنا بریں دیت بھی مقتولِ عورت کا ترکہ ہے اس لیے اس میں سے بھی خاوند کو حصہ ملتا ہے جب کہ دیت دینا قاتلِ عورت کے عصبہ کے ذمے ہے اور خاوند عصبہ میں شامل نہیں بلکہ اصحاب الفروض میں سے ہے جس کا حصہ مقرر ہے۔

باب دِیَةِ الْكَافِرِ (المعجم ۱۳)

باب: ۱۳- غیر مسلم کی دیت

(التحفة ۱۳)

۲۶۴۳- حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ اہل کتاب کا خون بہا مسلمانوں کے خون بہا سے نصف ہے۔ اہل کتاب سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں۔

۲۶۴۴- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيَّاشٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنَّ عَقْلَ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُسْلِمِينَ، وَهُمْ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى.

🌟 فائدہ: یہودی اور عیسائی دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

باب: الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ (المعجم ۱۴)

باب: ۱۴- قاتل کو وراثت نہیں ملتی

(التحفة ۱۴)

۲۶۴۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قاتل وارث نہیں ہوتا۔“

۲۶۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ: أَنَّ أَبَانَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي قَرْوَةَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ،

۲۶۴۴- [إسناده حسن] * عبدالرحمن بن الحارث بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب صدوق، وتابعه أسامة بن زيد (الترمذي، ح: ۱۴۱۳، وقال: حسن).

۲۶۴۵- [حسن] أخرجه الترمذي، الفرائض، باب ما جاء في إبطال ميراث القاتل، ح: ۲۱۰۹ من حديث الليث به، وانظر، ح: ۳۴۵ لعلته، وله شاهد حسن عند أبي داود، ح: ۴۵۶۴ وغيره.

۲۱۔ أبواب الديات

رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ يَغْفَلَ الْمَرْأَةَ عَصَبَتُهَا، مَنْ كَانُوا. وَلَا يَرْتُوا مِنْهَا شَيْئًا. إِلَّا مَا فَضَّلَ عَنْ وَرَثَتِهَا. وَإِنْ قُبِلَتْ فَعَقَلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا. فَهُمْ يَقْتُلُونَ قَاتِلَهَا.

فیصلہ صادر فرمایا کہ عورت کی دیت اس کے عصبہ رشتے دار ادا کریں گے وہ جو بھی ہوں۔ اور انھیں دیت میں سے ترکے کے طور پر کچھ نہیں ملے گا مگر وہی جو اس کے (اصحاب الفروض) وارثوں سے بچ جائے۔ اور اگر عورت قتل ہو جائے تو اس کی دیت اس کے وارثوں کے درمیان (ترکے کے طور پر) تقسیم ہوگی۔ وہی عورت کے قاتل کو قتل کر سکتے ہیں۔

۲۶۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدِّيَةَ عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ. فَقَالَتْ عَاقِلَةُ الْمُقْتُولَةِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مِيرَاثُهَا لَنَا. قَالَ: «لَا. مِيرَاثُهَا لِزَوْجِهَا وَلَوْ لَدَهَا».

۲۶۳۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے دیت، قتل کرنے والی عورت کے عصبہ رشتہ داروں کے ذمے ڈالی۔ مقتول عورت کے عصبہ رشتہ داروں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کا ترکہ ہمیں ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں! اس کا ترکہ اس کے خاوند اور اس کے بچوں کے لیے ہے۔“

🌞 **فوائد ومسائل:** ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ بعض محققین نے صحیح قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الإرواء للألبانی، رقم: ۲۶۳۹) وصحیح سنن أبی داود للألبانی، التحقیق الثانی، رقم: ۲۵۹۹، ۲۶۰۰ بتا بریں جس طرح مرد کے ذمے واجب ہونے والی دیت اس کی برادری ادا کرتی ہے اسی طرح عورت کے ذمے واجب ہونے والی دیت بھی عورت کی برادری (عاقلة) ادا کرے گی۔ (عاقلة کی وضاحت کے لیے دیکھیے فوائد حدیث: ۲۶۳۳) ② دیت کے اصولوں کا وراثت کے اصولوں سے کوئی تعلق نہیں۔ وراثت کی تقسیم کے اپنے اصول اور ضوابط ہیں وہ ان کے مطابق تقسیم ہوگی۔ ③ عصبہ رشتے داروں کو وراثت میں وہ مال ملتا ہے جو اصحاب الفروض کے حصے ادا کرنے کے بعد بچ جائے۔ اصحاب الفروض اور ان کے حصوں کی تفصیل کے لیے علم میراث کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔ ④ خاوند اصحاب الفروض میں سے ہے۔ بیٹے قریب ترین عصبہ ہیں اس لیے خاوند کو اس کا مقرر حصہ دے کر باقی ترکہ بیٹوں میں تقسیم ہوگا۔ اگر مقتول

۲۱- أبواب الديات

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

عورت کے بیٹے موجود نہ ہوتے تو رسول اللہ ﷺ خاوند کا حصہ نکال کر مقتول کے ان عصبہ رشتے داروں کو دلوں دیتے جنہوں نے مسئلہ پوچھا تھا۔ ⑤ مقتول کے وارث ہی یہ حق رکھتے ہیں کہ قاتل سے قصاص یا دیت لینے کا فیصلہ کریں یا معاف کر دیں۔

(المعجم ۱۶) - بَابُ الْقِصَاصِ فِي السِّنِّ

باب: ۱۶- دانت توڑنے کا قصاص

(التحفة ۱۶)

۲۶۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى،

۲۶۴۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

أَبُو مُوسَى: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَسَرَتِ الرُّبِيعُ، عَمَّةُ أَنَسٍ، ثِيَّةَ جَارِيَةٍ. فَطَلَبُوا الْعَفْوَ، فَأَبَوْا. فَعَرَضُوا عَلَيْهِمُ الْأَرْضَ فَأَبَوْا. فَأَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ. فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تُكْسِرُ ثِيَّةَ الرُّبِيعِ؟ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسِرُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَنَسُ! كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ». قَالَ: فَرَضِي الْقَوْمُ، فَعَفَوْا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَهُ».

ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی پھوپھی حضرت ربیع بنت نصر رضی اللہ عنہا نے ایک لڑکی کا دانت توڑ دیا۔ انھوں (حضرت ربیع کے گھر والوں) نے معاف کر دینے کی درخواست کی، لیکن انھوں نے (فریق ثانی نے معاف کرنے سے) انکار کر دیا۔ انھوں نے دیت ادا کرنے کی پیشکش کی تو انھوں نے (دیت قبول کرنے سے بھی) انکار کر دیا۔ وہ لوگ (فریقین) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے قصاص کا حکم دے دیا۔ حضرت انس بن نصر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا (میری بہن) ربیع رضی اللہ عنہا کا دانت توڑ دیا جائے گا؟ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو سچا دین دے کر بھیجا ہے! اس کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”انس! اللہ کا قانون تو قصاص ہی ہے۔“ (راوی نے کہا: پھر وہ لوگ راضی ہو گئے اور انھوں نے معاف کر دیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کا کوئی بندہ ایسا بھی ہوتا ہے جو اللہ پر (اعتماد کرتے ہوئے) قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔“



۲۱- أبواب الديات دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

فوائد و مسائل: ① دانت توڑنے پر بھی قصاص کا قانون نافذ ہوتا ہے یعنی مجرم کا دانت توڑ دیا جائے یا دیت لے لی جائے یا معاف کر دیا جائے۔ ② ایک دانت توڑنے کی دیت پانچ اونٹ ہے۔ ③ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ربیع بنہما کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلے پر ناراضی کا اظہار نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل اور اعتقاد کا اظہار تھا کہ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دل پھیر دے گا اور وہ دیت لینے پر راضی ہو جائیں گے یا معاف کر دیں گے۔ ④ کسی معزز شخصیت کے لیے قانون تبدیل نہیں ہوتا۔ ⑤ اس واقعے میں حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ اور ان کی ہمیشہ کی عظمت اور رفعت مقام کا اظہار ہے۔

(المعجم ۱۷) - بَابُ دِيَةِ الْأَسْنَانِ باب: ۱۷- دانتوں کی دیت

(التحفة ۱۷)

۲۶۵۰- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب دانت برابر ہیں۔
سامنے کا دانت اور ڈاڑھ برابر ہیں۔“

۲۶۵۰- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ

الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْأَسْنَانُ سَوَاءٌ. الْأَثْنَى وَالضَّرْسُ سَوَاءٌ».

۲۶۵۱- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ نبی ﷺ نے دانت کے بارے میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

۲۶۵۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

الْبَالِسِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قَبِيحٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَمْرَةَ الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ النَّخَوِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُ قَضَى فِي الشَّنِّ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ.

فوائد و مسائل: ① اگر کوئی کسی کا دانت توڑ دے تو اس کا جرمانہ پانچ اونٹ ہے۔ ② جتنے دانت توڑے جائیں اتنی جرمانہ بڑھتا چلا جائے گا یعنی ایک دانت کے بدلے میں پانچ اونٹ ہوں گے خواہ ان کا مجموعہ

۲۶۵۰- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الدييات، باب ديات الأعضاء، ح: ۴۵۵۹ عن العباس العنبري به.

۲۶۵۱- [إسناده صحيح] وقال البوصيري: "هذا إسناده صحيح، ورجاله ثقات".

۲۱۔ أبواب الديات

پورے انسان کی دیت (سواونٹ) سے بھی زیادہ ہو جائے۔ (۳) دانتوں کے مقام یا فائدے کے فرق کی بنا پر ان کی دیت میں فرق نہیں ہوگا۔

(المعجم ۱۸) - بَابُ دِيَةِ الْأَصَابِعِ

(التحفة ۱۸)

۲۶۵۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ اور یہ برابر ہیں۔“ یعنی خنصر (چھوٹی انگلی) بنصر (چھوٹی کے ساتھ والی انگلی) اور انگوٹھا (سب برابر ہیں۔)

۲۶۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ [أَبِي] عَدِيٍّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «هَذِهِ وَلِهَذِهِ سَوَاءٌ» بَعْضُ الْخُنْصَرِ وَالْبِنْصَرِ وَالْإِبْهَامِ.

۲۶۵۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انگلیاں سب (آپس میں) برابر ہیں۔ ان کی دیت دس دس اونٹ ہے۔“

۲۶۵۳۔ حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ كُلُّهُنَّ. فِيهِنَّ عَشْرُ عَشْرٍ مِنَ الْإِبِلِ».

۲۶۵۴۔ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ الْمَرْجِي

۲۶۵۳۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۶۵۲۔ أخرجه البخاري، الديات، باب دية الأصابع، ح: ۶۸۹۵ عن ابن بشار به مختصراً.

۲۶۵۳۔ [صحیح] أخرجه البيهقي: ۸/ ۸۹، ۹۲ من حديث سعيد عن مطر الوراق به مطولاً، وتابعه حسين المعلم (أبو داود، ح: ۴۵۶۲، وإسناده حسن)، وصححه ابن الجارود، ح: ۷۸۱، وللحديث شواهد كثيرة جداً، منها ما أخرجه الترمذي، ح: ۱۳۹۱، وابن الجارود، ح: ۷۸۰ من حديث ابن عباس به نحو المعنى، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، وطريق ابن ماجه حسنه البوصيري.

۲۶۵۴۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الديات، باب ديات الأعضاء، ح: ۴۵۵۶ من حديث سعيد به، وصرح بالسماع عند البيهقي: ۸/ ۹۲، وللحديث طرق أخرى عند أبي داود وغيره، وصححه ابن حبان، ح: ۱۵۲۷.

۲۱- أبواب الديات دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

السَّمَرُ قُنْدِيٌّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ: **هَبْ نَبِيَّ ﷺ** نَفَرًا يَأْتِي: "انگلیاں برابر ہیں۔"
 حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ غَالِبِ
 الثَّمَارِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ مَسْرُوقِ
 ابْنِ أَوْسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ
 النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ».

🌟 فوائد و مسائل: ① اگر کوئی کسی کی ایک انگلی کاٹ دے تو اس کا جرمانہ دس اونٹ ہیں۔ ② ایک سے زیادہ انگلیاں کٹ جانے کی صورت میں ہر انگلی کا جرمانہ دس دس اونٹ ہوگا۔

(المعجم ۱۹) - بَابُ الْمَوْضِحَةِ
 باب: ۱۹- جس زخم سے ہڈی ظاہر ہو جائے

۲۶۵۵- حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ: **هَبْ نَبِيَّ ﷺ** نَفَرًا يَأْتِي: "جن زخموں سے ہڈی ظاہر ہو جائے ان میں پانچ پانچ اونٹ دیت ہے۔"
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
 أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ
 شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:
 «فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ».

🌟 فائدہ: علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: "موضحہ وہ زخم ہے جس سے ہڈی کی سفیدی ظاہر ہو جائے۔ جس موضحہ کا جرمانہ پانچ اونٹ ہے وہ ایسا موضحہ ہے جو سر اور چہرے میں ہو۔ کسی اور عضو پر اگر موضحہ زخم لگے تو اس پر مناسب نقد جرمانہ ہے۔" (النهاية - مادہ: وضح)

(المعجم ۲۰) - بَابُ مَنْ عَصَرَ رَجُلًا فَتَرَغَ
 بَاب: ۲۰- اگر ایک آدمی دوسرے کو دانت سے کاٹے اور اس کے ہاتھ کھینچے

پر کاٹنے والے کے دانت اکھڑ

جائیں (تو کیا حکم ہے؟)

۲۶۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: **هَبْ نَبِيَّ ﷺ** نَفَرًا يَأْتِي: "جن زخموں سے ہڈی ظاہر ہو جائے ان میں پانچ پانچ اونٹ دیت ہے۔"

۲۶۵۵- [حسن] انظر، ح: ۲۶۵۳، و هذا طرف منه.

۲۶۵۶- [إسناده حسن] أخرجه النسائي، القسامة، ذكر الاختلاف على عطاء، في هذا الحديث، ح: ۴۷۶۹ من ۴۴

۲۱- أبواب الديات

دعوتوں سے متعلق احکام و مسائل

امیہ سے روایت ہے ان دونوں نے فرمایا: غزوہ تبوک میں ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ ہمارے ساتھ ہمارا ایک دوست تھا۔ راستے میں اس کی ایک آدمی سے لڑائی ہو گئی۔ آدمی نے اپنے ساتھی کے ہاتھ پر دانت سے کاٹ لیا، ساتھی نے اس کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کا سامنے کا دانت ٹوٹ گیا۔ وہ اپنے دانت کی دیت لینے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی اپنے بھائی کا ہاتھ اس طرح چباتا ہے جس طرح اونٹ (کسی کا ہاتھ) چبا جاتا ہے پھر دیت مانگنے آ جاتا ہے۔ اس دانت کی کوئی دیت نہیں۔“ رسول اللہ ﷺ نے اس کے دانت کو بدر (دیت کا حق نہ رکھنے والا) قرار دے دیا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدٍ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَمِّيهِ يَعْلَى وَسَلَمَةَ ابْنَتِي أُمِّيَّةَ قَالَا: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ. وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا. فَأَقْتَتَلَ هُوَ وَرَجُلٌ آخَرُ وَنَحْنُ بِالطَّرِيقِ. قَالَ: فَعَضَّ الرَّجُلُ يَدَ صَاحِبِهِ. فَجَذَبَ صَاحِبُهُ يَدَهُ مِنْ فِيهِ. فَطَرَحَ نَيْبَتَهُ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْتَمِسُ عَقْلَ نَيْبَتِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيَعَضُّهُ كَعَضَاضِ الْفَحْلِ. ثُمَّ يَأْتِي يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ لَا عَقْلَ لَهَا» قَالَ: فَأَبْطَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۲۶۵۷- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کے بازو پر دانت سے کاٹ لیا۔ اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو کانٹے والے کا دانت ٹوٹ کر گر گیا۔ یہ مقدمہ نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے اس کے دانت کو دیت کا حق نہ رکھنے والا قرار دے دیا۔ اور فرمایا: ”تم میں سے کوئی ایسے کاٹا ہے جیسے اونٹ کاٹ کھاتا ہے۔“

۲۶۵۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ رَجُلًا عَلَى ذِرَاعِهِ. فَتَرَغَّ يَدَهُ، فَوَقَعَتْ نَيْبَتُهُ. فَرَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ: «يَقْضِمُ أَحَدُكُمْ كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ».

«حدیث ابن إسحاق به، وصرح بالسماع عند أحمد: ۲۲۳، ۲۲۲/۴ وغیره، وله شواهد عند البخاری وغیره، انظر الحديث الآتي.

۲۶۵۷- أخرجه البخاری، الديات، باب إذا عض رجلاً فوقع نيبته، ح: ۶۸۹۲، ومسلم، القسامة والمحاربين، باب الفصائل على نفس الإنسان وعضوه إذا دفعه المصول عليه... الخ، ح: ۱۶۷۳ من حديث قتادة به، وصرح بالسماع.

دعوتوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۱- ابواب الدیات

فوائد و مسائل: ① جس پر حملہ کیا جائے وہ اپنے دفاع کا حق رکھتا ہے۔ ② اس کو شش میں اگر حملہ آور کو نقصان پہنچ جائے تو اسے دوسرے سے جرمانہ نہیں دلا یا جائے گا۔

(المعجم ۲۱) - بَاب: لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ
(النصفۃ ۲۱)
باب: ۲۱- غیر مسلم کے قصاص میں مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا

۲۶۵۸- حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ لوگوں کے پاس کوئی ایسا علم ہے جو (دوسرے) لوگوں کے پاس نہیں؟ انھوں نے کہا: نہیں، قسم ہے اللہ کی! ہمارے پاس تو وہی کچھ ہے جو لوگوں کے پاس ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو قرآن کی سمجھ عطا فرمادے یا جو اس نوشتے میں ہے۔ اس تحریر میں رسول اللہ ﷺ کے فرمائے ہوئے دیت کے مسائل تھے اور یہ (لکھا ہوا تھا) کہ مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔

۲۶۵۸- حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ عَمْرٍو

الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِنَ الْعِلْمِ لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ؟ قَالَ: لَا. وَاللَّهِ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا عِنْدَ النَّاسِ. إِلَّا أَنْ يَرْزُقَ اللَّهُ رَجُلًا فَهَمًّا فِي الْفُرَّانِ. أَوْ مَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ. فِيهَا الذِّيَاتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.

فوائد و مسائل: ① حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بعض لوگوں نے خود ان کے بارے میں غلط باتیں مشہور کر دی تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہر ممکن حد تک ان غلط عقائد کی تردید فرمائی۔ ② حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مشہور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں ”علم باطن“ عطا فرمایا تھا جو شریعت کے ظاہری علم سے مختلف ہے۔ موجودہ تصوف کے سلسلے بھی اسی تصور پر قائم ہیں۔ یہ غلط عقیدہ ہے۔ تزکیہ نفس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ سب احادیث کی کتابوں میں موجود ہے۔ یہ کوئی خفیہ علم نہیں۔ ③ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف ”علم جہر“ بھی منسوب ہے۔ جس کے ذریعے سے لوگ اپنے خیال میں ماضی اور مستقبل کی غیب کی باتیں معلوم کر لیتے ہیں۔ یہ سب بے بنیاد ہے۔ اللہ کے سوا کسی اور کو علم الغیب جاننے والا تسلیم کرنا قرآن کی بہت سی آیات کا انکار ہے۔ ④ قرآن مجید میں غور و تدبر کر کے علمی نکات دریافت کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔ یہ علم حاصل کرنا اور اس کے مطابق اپنی عملی زندگی کو سنوارنا اصل مطلوب ہے۔ ⑤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حدیث نبوی

۲۱۔ أبواب الديات دھنوں سے متعلق احکام و مسائل

تحریر کرتے اور اسے محفوظ رکھتے تھے کیونکہ وہ اسے شریعت کا لازمی حصہ سمجھتے تھے۔ اور اس پر عمل کرتے تھے۔
 ① اگر مسلمان کسی ذی کو قتل کر دے تو قصاص کے طور پر اسے قتل نہیں کیا جائے گا البتہ دیت دلائی جاسکتی ہے۔

۲۶۵۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔“
 حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عِيَّاشٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ».

۲۶۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَنْشٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ».

☀️ فوائد و مسائل: ① اسلامی سلطنت میں رہنے والے غیر مسلم کی جان و مال کی حفاظت مسلمانوں کا فرض ہے۔ ② ذی کو اس وقت تک قتل کرنا جائز نہیں جب تک وہ کوئی ایسا جرم نہ کرے جس سے اس کا معاہدہ ختم ہو جائے مثلاً: قرآن مجید کی بے حرمتی یا نبی اکرم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی وغیرہ۔

(المعجم ۲۲) - باب: لَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بَوْلَدِهِ (النحفة ۲۲)

۲۶۶۱۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا ۲۶۶۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

۲۶۵۹۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۲/ ۲۱۵ من حديث عبد الرحمن بن عياش به مطولاً، وإسناده حسن، وللحديث طرق عن عمرو بن شعيب عند أبي داود، ح: ۴۵۰۶، وأحمد: ۲/ ۱۷۸، ۱۸۰، ۱۹۲، وغيرهما، والحديث السابق شاهد له.

۲۶۶۰۔ [صحیح] وضعفه البوصيري من أجل حنشل، انظر، ح: ۲۴۴۶، وللحديث طرق عند أبي داود، ح: ۴۵۰۶، ۴۵۳۰، وابن حبان (موارد)، ح: ۱۶۹۹، وغيرهما.

۲۶۶۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي به، انظر، ح: ۲۵۹۹ من هذا الكتاب، وللحديث شواهد ضعيفة، وانظر الحديث الآتي.

۲۱۔ ابواب الدیات

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُقْتَلُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ».

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیٹے کے بدلے میں باپ کو قتل نہ کیا جائے۔“

۲۶۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ».

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”باپ کو اولاد کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔“

فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے حسن اور صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۹۲۲/۱۶ والإرواء: ۲۷۱/۷۷ رقم: ۲۲۱۳ وسنن ابن ماجہ بتحقيق الدكتور بشار عواد، رقم: ۲۶۶۲) بتا بریں ماں باپ کے ہاتھ سے اگر اولاد قتل ہو جائے تو ماں یا باپ کو قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا، البتہ دوسری مناسب سزا ضروری ہے جیسے کہ حدیث ۲۶۳۶ میں دیت لینے کا ذکر ہے۔

(المعجم ۲۳) - بَابُ هَلْ يُقْتَلُ الْحُرُّ
بِالْعَبْدِ؟ (التلخیص ۲۳)

باب: ۲۳۔ کیا غلام کے بدلے میں آزاد کو (قصاص میں) قتل کیا جائے گا؟

۲۶۶۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۶۶۲۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدييات، باب ماجاء في الرجل يقتل ابنه يفاد منه أم لا؟، ح: ۱۴۰۰ من حديث أبي خالد الأحمر به * والحجاج بن أوطاة تقدم حاله، ح: ۴۹۶، ۱۱۲۹، ۲۵۸۷، وعن ابن عجلان بن عند البيهقي: ۳۸/۸ وغيره، وصححه ابن الجارود، ح: ۷۸۸ وغيره، وابن عجلان، عن ابن عجلان، ح: ۱۹۶۷، وللحديث طرق أخرى، وقال عبدالحق الشيبلي: "هذه الأحاديث كلها معلولة، لا يصح منها شيء" (تلخيص: ۱۷/۴).

۲۶۶۳۔ [حسن] أخرجه أبو داود، الدييات، باب من قتل عبده أو مثل به أبقاه منه؟، ح: ۴۵۱۷ من طريق سعيد به، وتابعه شعبة وغيره (أبو داود، ح: ۴۵۱۵، وحسنه الترمذي: ۱۴۱۴، وصححه الحاكم على شرط البخاري: ۴/۳۶۷،

۲۱۔ ابواب الدیات

دعویٰ سے متعلق احکام و مسائل

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے غلام کو قتل کیا، ہم اسے قتل کر دیں گے“ اور جس نے غلام کے ناک کان کاٹے، ہم بھی اس کے ناک کان کاٹ دیں گے۔“

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سُمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ. وَمَنْ جَدَعَهُ جَدَعْنَاهُ».

۲۶۶۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک آدمی نے جان بوجھ کر اپنے غلام کو عہد اقل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے سو کوڑے لگوائے اسے ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا اور مسلمانوں (کے مال قیمت) میں سے اس کا حصہ ختم کر دیا۔

۲۶۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ الطَّبَّاعِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ، وَعَنْ عُمَرَو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَا: قَتَلَ رَجُلٌ عَبْدَهُ عَمْدًا مَتَّعِمًا. فَجَلَدَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِائَةً. وَنَفَاهُ سَنَةً. وَمَحَا سَهْمَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

باب ۲۴۔ قاتل جس طرح قتل کرے

اس سے اسی طرح قصاص لیا جائے

(المعجم ۲۴) - باب: يُقَاتِلُ مِنَ الْقَاتِلِ

كَمَا قَتَلَ (النحفة ۲۴)

۲۶۶۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک عورت کا سردو پتھروں کے درمیان پھل کر اسے قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی اس (قاتل) کا سردو پتھروں کے درمیان پھل دیا۔

۲۶۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ امْرَأَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقَتَلَهَا. فَرَضَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

﴿ووافقه الذهبي﴾ حسن عن سمرة حسن، تقدم، ح: ۲۱۸۳.

۲۶۶۴۔ [إسناده ضعيف جدًا] وقال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف لضعف إسحاق بن أبي فروة، وتقدم، ح: ۳۴۵، وتدليس إسماعيل بن عياش، ح: ۷۵".

۲۶۶۵۔ أخرجه البخاري، الخصومات، باب ما يذكر في الأشخاص والخصومة بين المسلم واليهود، ح: ۲۶۱۳، ۲۷۶۴، ۶۸۸۴، ومسلم، القسامة، باب ثبوت القصاص في القتل بالحجر وغيره... الخ، ح: ۱۶۷۲ من حديث همام به.

۲۶۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: ۲۶۶۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو اس کے چاندی کے زیوروں کے لیے قتل کر دیا۔ (ابھی فوت نہیں ہوئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کر دی گئی۔) رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”کیا تجھے فلاں آدمی نے قتل کیا ہے؟“ اس نے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں پھر دوبارہ (کسی اور کا نام لے کر) پوچھا تو اس نے اشارہ کیا کہ نہیں۔ تیسری بار (اس یہودی کا نام لے کر) پوچھا تو اس نے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس (محرم) کو دو پتھروں کے درمیان (سر پکچل کر) قتل کروا دیا۔

۲۶۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: ۲۶۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا. فَقَالَ لَهَا: «أَتَكْفِي فُلَانٌ؟» فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ لَا. ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّانِيَةَ. فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ لَا. ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ. فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ نَعَمْ. فَقَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ حَجْرَيْنِ.

فوائد و مسائل: ① پتھروں کے درمیان قتل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا سر پتھر پر رکھ کر اوپر سے دوسرا پتھر مارا جس سے وہ شدید زخمی ہوگی اور بعد میں زخموں کی تاب نہ لا کر فوت ہوگی۔ ② گواہی کے معاملے میں واضح اشارہ کلام کے حکم میں ہے۔ نماز میں اس قسم کا اشارہ کلام کے حکم میں نہیں۔ (صحیح البخاری، الکسوف، باب صلاة النساء مع الرجال في الكسوف، حدیث: ۱۰۵۳) ③ سزائے موت اسی طرح دی جائے جس طرح قاتل نے قتل کیا ہو۔

باب: ۲۵- قصاص صرف تلوار

(المعجم ۲۵) - بَابُ لَا قَوْذَ إِلَّا

سے قتل کر کے لیا جائے

بِالسَّيْفِ (التحفة ۲۵)

۲۶۶۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ: ۲۶۶۷- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قتصاص صرف تلوار سے ہوتا ہے۔“

۲۶۶۸- أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ، الطَّلَاقُ، بَابُ الْإِشَارَةِ فِي الطَّلَاقِ وَالْأَمُورِ، ح: ۵۲۹۵، تَلْقِيقًا، ۶۸۷۷، ۶۸۷۹، ۶۸۸۰، الْقِسَامَةُ وَالْمَحَارِبِينَ، الْبَابُ السَّابِقُ، ح: ۱۶۷۲، مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ بِهِ.

۲۶۶۹- [إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ جَدًّا] أَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ فِي مَعَانِي الْأَثَارِ: ۱۸۴/۳، مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَاصِمٍ بِهِ * جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، تَقْدِم، ح: ۳۵۶، وَأَبُو عَازِبٍ مَسْنُورٌ (تَقْرِب)، وَأَنْظَرَ الْحَدِيثَ الْآخِي.

۲۱- ابواب النبیات

ابن بشیرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا قُوَّةَ إِلَّا بِالْغَيْبِ».

۲۶۶۸- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَجِرِّ: حَدَّثَنَا الْحُرُّ بْنُ مَالِكٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا قُوَّةَ إِلَّا بِالْغَيْبِ».

(المعجم ۲۶) - بَاب: لَا يَجْنِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ (التحفة ۲۶)

باب: ۲۶- کوئی کسی کے جرم کا ذمے دار نہیں

۲۶۶۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ شَيْبِ بْنِ عُرْقَدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي حِجَّةِ الْوُدَّاعِ: «أَلَا لَا يَجْنِي جَانٌ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ. لَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ، وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ».

۲۶۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۲۶۷۰- حضرت طارق محاربی رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۶۶۸- [إسناده ضعيف] * الحسن عمن، وتقدم، ح: ۷۸، وفيه علة أخرى، وأخرج الدارقطني: ۱۰۵/۳ بإسناد حسن عن مبارك عن الحسن مرسلًا، وقال: قال يونس: قلت للحسن عمن أخذت هذا؟ قال: سمعت النعمان بن بشير يذكر ذلك، يعني أنه موقوف عليه، والله أعلم.

۲۶۶۹- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴۹۸/۳، ۴۹۹ من حديث شيبه، وأصله في سنن أبي داود، ح: ۳۳۴ وغيره.

۲۶۷۰- [إسناده صحيح] أخرجه الدارقطني: ۴۴، ۴۳/۳ من حديث ابن نمير به مطولاً، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۶۸۳، والمحاكم: ۶۱۱/۲، ۶۱۲، والذهبي، والبوصيري.

فائدة: رواه الفضل بن موسى عن يزيد بن زياد بن أبي الجعد عن أبي صخر جامع بن شداد عن طارق بن عبد الله المحاربی به.

دینوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۶۸- حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قصاص صرف تلوار سے ہوتا ہے۔“

۲۶۶۹- حضرت عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”سنو! کوئی جرم کرنے والا اپنے سوا کسی پر جرم نہیں کرتا۔ نہ باپ کے جرم کی ذمے داری اس کے بیٹے پر ہے نہ بیٹے کے جرم کی ذمے داری اس کے باپ پر ہے۔“

ہے انھوں نے کہا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند فرمائے حتیٰ کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی بگلوں کی سفیدی نظر آئی۔ آپ نے فرمایا: ”سنو! کسی ماں کے جرم کی ذمہ داری اس کے بیٹے پر نہیں۔ سنو! کسی ماں کے جرم کی ذمہ داری اس کے بیٹے پر نہیں۔“

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي زَيْنَادٍ: حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ طَارِقِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ، حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ، يَقُولُ: «أَلَا لَا تَجْنِي أُمٌّ عَلَى وَلَدٍ. أَلَا لَا تَجْنِي أُمٌّ عَلَى وَلَدٍ».

۲۶۷۱- حضرت خشاش عذری رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ میرا بیٹا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیرے جرم کی پرش اس سے نہیں ہوگی اور اس کے جرم کی پرش تجھ سے نہیں ہوگی۔“

۲۶۷۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ أَبِي الْحَرِّ، عَنِ الْحَشَّاشِ الْعَذَرِيِّ قَالَ: أَكُنْتُ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعِيَ ابْنِي. فَقَالَ: «لَا تَجْنِي عَلَيْهِ، وَلَا يَجْنِي عَلَيْكَ».

۲۶۷۲- حضرت اسامہ بن شریک رحمہ اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی جان کے جرم کی ذمہ داری دوسری جان پر نہیں۔“

۲۶۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَقِيلٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ الْقَطَّانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى».

فوائد و مسائل: ① مجرم کے جرم کی سزا اس کے باپ، بیٹے، بھائی یا دوست وغیرہ کو نہیں دی جاسکتی۔ ② مفرد مجرم کو پکڑنے کے لیے اس کے اقارب پر سختی کرنا شرعاً ممنوع ہے۔ ③ مشکوک شخص سے اقرار کرانے کے لیے مناسب حد تک سختی کی جاسکتی ہے۔ ④ مشکوک یا مجرم شخص سے اس کے شریک جرم ساتھیوں کے

۲۶۷۱- [صحیح] أخرجه أحمد: ۴/ ۳۴۴، ۳۴۵ عن هشيم أنا يونس بن عبيد به، وقال: قال هشيم مرة يونس قال: «أخبرني مخبر عن حصين بن أبي الحر» (وانظر المسند: ۵/ ۸۱)، فالسند ضعيف لجهالة المخبر، والحديث السابق شاهد له، وللحديث طريق آخر عند البيهقي: ۲۷/ ۸.

۲۶۷۲- [إسناده حسن] وقال البوصيري: "هذا إسناده صحيح، ورجاله ثقات، وأبو العوام اسمه عمران بن داود، وإن ضعفه النسائي فقد وثقه الجمهور".

۲۱- أبواب الديات

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

بارے میں معلوم کرنے کے لیے مناسب حد تک سختی کی جاسکتی ہے بشرطیکہ ایسے قرائن موجود ہوں جن سے اس کا مشکوک و مجرم ہونا ظاہر ہوتا ہو۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۲۷) - بَابُ الْجُبَارِ (التحفة ۲۷)

باب: ۲۷- جن چیزوں میں دیت نہیں

۲۶۷۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چوپائے کا پہنچایا ہوا زخم بدر (رایگاں) ہے۔ اور کان (میں) گر کر آنے والا زخم (بدر ہے اور کتواں بدر ہے۔“

۲۶۷۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْعَجْمَاءُ جَرَحُهَا جُبَارٌ. وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ. وَالْبُرُ جُبَارٌ».

۲۶۷۴- حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا: ”جانور کا پہنچایا ہوا زخم بدر (رایگاں) ہے اور کان بدر ہے۔“

۲۶۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْعَجْمَاءُ جَرَحُهَا جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ».

۲۶۷۵- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ کان بدر (رایگاں) ہے کتواں بدر ہے اور چوپائے کا پہنچایا ہوا زخم بدر ہے۔

۲۶۷۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ خَالِدٍ

الْتُمِيزِيُّ: حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى ابْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْمَعْدِنَ جُبَارٌ، وَالْبُرُ جُبَارٌ، وَالْعَجْمَاءُ جَرَحُهَا جُبَارٌ. وَالْعَجْمَاءُ الْبُهِيمَةُ مِنَ الْأَنْعَامِ وَغَيْرِهَا.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے فرمایا: عجماء سے مراد

۲۶۷۳- [صحیح] تقدم، ح: ۲۵۰۹.

۲۶۷۴- [صحیح] أخرجه الطبراني: ۱۷/ ۱۴، ح: ۶ من حديث كثير به * كثير ضعيف جداً، منهم، تقدم

ح: ۱۶۵، والحديث السابق شاهد له.

۲۶۷۵- [صحیح] وقال البوصيري: "منقطع"، وانظر، ح: ۲۶۴۳، لعلته، وح: ۲۶۷۳ شاهد له.

دعوتوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۱۔ ابواب الدیات

وَالْجُبَارُ هُوَ الْهَدْرُ الَّذِي لَا يُعَزَّمُ.

موشی وغیرہ جانور ہیں۔ اور جبار، یعنی ہدروہ ہوتا ہے جس کا کوئی تاوان (یادیت وغیرہ) نہ ہو۔

۲۶۷۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آگ ہدر (رایگاں) ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اور کنواں ہدر ہے۔“ النَّارُ جُبَارٌ، وَالْيَبْرُ جُبَارٌ.

فوائد و مسائل: ① ہدر کے معنی رایگاں ہونا، بیکار لغو بے فائدہ اور بے مقصد ہو جانا، اسی طرح رایگاں کرنا بے کار اور بے مقصد بنانا ہیں، یعنی یہ لازم اور متعدی دونوں معنوں میں مستعمل ہے۔ موشی کے ہدر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کسی کا جانور چھوٹ کر بھاگ جائے اور اسی اثنا میں کسی کو زخمی کر دے یا ہلاک کر دے تو جانور کے مالک پر اس کی ذمہ داری نہیں ہوگی۔ اس سے قصاص یا دیت کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ ② معدنی چیزیں ٹکالنے کے لیے جو کان کھودی جاتی ہے، بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مزدور کان میں کام کر رہا ہے کہ اوپر سے پتھر گرا یا پیچھے سے پتھر گر کر راستہ بند ہو گیا جس کی وجہ سے وہ مزدور فوت ہو گیا۔ اس صورت میں کان کا مالک قاتل شمار نہیں ہوگا۔ اس پر قتل خطا والی دیت بھی لازم نہیں ہوگی۔ ③ کنویں کے ہدر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کنویں سے پانی نکالنے کی کوشش میں کنویں میں گر پڑے یا کوئی اور ایسا حادثہ پیش آجائے تو کنویں کا مالک ذمہ دار نہیں ہوگا۔ ④ آگ ہدر ہونے کی یہ صورت ہے کہ ایک شخص نے اپنی کسی ضرورت سے آگ جلائی ہو یا اس کی چنگاریاں اڑ کر کسی کی چیز پر پڑ گئیں جن کو روکنا آگ جلانے والے کے بس میں نہ تھا۔ اس صورت میں آگ سے بچنے والے نقصان کی ذمہ داری آگ جلانے والے پر نہیں ہوگی اور اس سے تاوان نہیں لیا جائے گا۔

(المعجم ۲۸) - بَابُ الْقَسَامَةِ (التحفة ۲۸) باب: ۲۸۔ قسامت کا بیان

۲۶۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا حضرت یحییٰ بن حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت حمیدہ رضی اللہ عنہ تک دقت کی وجہ سے

۲۶۷۸۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الديات، باب في النار تعدى، ح: ۴۵۹۴ من حديث عبد الرزاق به، وهو في الصحيفة الصحيحة للإمام همام بن منبه رحمه الله، تقدم، ح: ۱۳۸، وأصله متفق عليه.

۲۶۷۹۔ أخرجه البخاري، الأحكام، باب كتاب الحاكم إلى عماله والقاضي إلى أمثاله، ح: ۷۱۹۲ من حديث مالك به، وسلم، القسامة والمحاربين . . . ، باب القسامة، ح: ۶/۱۶۶۹ من حديث بشر بن عمر به.

۲۱۔ ابواب الدیات

دعویٰ سے متعلق احکام و مسائل

(روز کی تلاش میں) خیر گئے۔ (وہاں) کسی نے آ کر محیسہؓ کو بتایا کہ عبداللہ بن سہل کو قتل کر کے خیبر کے ایک کنویں یا چشے میں پھینک دیا گیا ہے۔ محیسہؓ نے یہودیوں کے پاس جا کر انھیں کہا: قسم ہے اللہ کی! تمھیں نے اسے قتل کیا ہے۔ انھوں نے کہا: قسم ہے اللہ کی! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ پھر وہ (خیبر سے) اپنے قبیلے والوں کے پاس گئے اور انھیں صورت حال بتائی پھر محیسہؓ (اپنے بڑے بھائی حویصہؓ) اور حضرت عبدالرحمن بن سہلؓ کے ساتھ (نبی ﷺ کی خدمت میں) حاضر ہوئے۔ محیسہؓ نے بات شروع کرنی چاہی کیونکہ (حادثے کے وقت) خیبر میں وہی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے محیسہؓ سے فرمایا: ”بڑے کا لحاظ کرو“، یعنی جو عمر میں بڑا ہے (اسے بات کرنے دو)۔ چنانچہ حویصہؓ نے بات کی۔ پھر ان کے بعد محیسہؓ نے بات کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یادہ تمھارے مقتول کی دیت دیں یا جنگ کے لیے تیار ہو جائیں۔“ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس معاملے میں اہل خیبر کے نام لکھا۔ انھوں نے (جواب میں) لکھا: قسم ہے اللہ کی! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے حویصہؓ، محیسہؓ اور عبدالرحمنؓ سے فرمایا: ”کیا تم قسمیں کھاتے ہو اور اپنے آدمی (مقتول) کا خون بہا (دیت) لینے کے مستحق بنے ہو؟“ انھوں نے کہا: جی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھر یہودی تمھارے لیے قسمیں کھائیں گے (قسمیں کھا کر خود) بے گناہ ثابت کر دیں گے۔“ انھوں نے کہا: وہ مسلمان

ابن حُثَیْف، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ كُتَبَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ، وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ. فَأَتَتِي مُحَيِّصَةُ فَأَخْبَرَتْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَأَلْقِيَ فِي قَبِيرٍ أَوْ عَيْنٍ بِخَيْبَرَ. فَأَتَى يَهُودٌ، فَقَالَ: أَنْتُمْ، وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ. قَالُوا: وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ. ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ. فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُمْ. ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حَوَيْصَةُ، وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ. فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ يَتَكَلَّمُ، وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمُحَيِّصَةَ: «كَبِّرْ، كَبِّرْ» يُرِيدُ السَّنَّ. فَتَكَلَّمَ حَوَيْصَةُ. ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا أَنْ تَدُوا صَاحِبَكُمْ، وَإِنَّمَا أَنْ تُؤْذُوا بِحَرْبٍ» فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ. فَكَتَبُوا: إِنَّا، وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحَوَيْصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ: «تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟» قَالُوا: لَا. قَالَ: «فَتَحْلِفْ لَكُمْ يَهُودُ؟» قَالُوا: لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ. فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ. فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِائَةَ نَاقَةٍ. حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ.

۲۱- أبواب الديات دفتوں سے متعلق احکام و مسائل

نہیں (ان کے لیے جھوٹی قسمیں کھانا معمولی بات ہے۔) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کی دیت دے دی۔ اور ان کے پاس سو اونٹیاں بھیج دیں۔ اور وہ ان کے گھر پہنچادی گئیں۔

قَالَ سَهْلٌ: فَلَقَدْ رَكَّضَنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ. حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات بھیجی ماری تھی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① جب کوئی شخص قتل ہو جائے اور اس کے قاتلوں کا پتہ نہ ملے تو مدعی قبیلے کے پچاس آدمی ملکوک افراد کے بارے میں قسم کھائیں کہ یہ ہمارے قاتل ہیں۔ اگر وہ قسم کھالیں تو مدعا علیہم سے دیت دلوائی جائے گی۔ اگر یہ لوگ قسم نہ کھائیں تو مدعا علیہم میں سے پچاس آدمی یہ قسم کھائیں گے کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا، نہ ہم قاتل کو جانتے ہیں۔ اگر وہ قسم کھانے سے انکار کریں تو ان پر ضروری ہوگا کہ قاتل کو پیش کریں اور اگر وہ قسم کھالیں تو وہ بری ہو جائیں گے اور ان سے دیت وصول نہیں کی جائے گی۔ اس صورت میں دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔ ② قسم کھانے والوں میں کوئی بچہ، عورت، غلام یا مجنون شامل نہیں ہونا چاہیے۔ اگر پچاس افراد کی تعداد مکمل نہ ہو سکے تو جتنے افراد موجود ہیں وہی پچاس قسموں کی تعداد پوری کریں۔ (حاشیہ سنن ابن ماجہ از محمد فتاویٰ عبدالباقی) ③ اہم معاملات میں بزرگوں کو بات کرنی چاہیے نیز بزرگوں کی موجودگی میں نوجوانوں کو بات کرنے میں پہل نہیں کرنی چاہیے۔

۲۶۷۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: رَوَيْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الْأَخْمَرِيَّ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ حُوبِصَةَ وَمُحِيصَةَ، ابْنَتِي مَسْعُودَ وَعَبْدَ اللَّهِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ، ابْنَتِي سَهْلٍ. خَرَجُوا يَتَنَازَعُونَ بِخَيْبَرٍ. فَعَدِي عَلَى عَبْدِ اللَّهِ، فَقُتِلَ. فَذَكَرَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «تَقْسِمُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ؟» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ

۲۶۷۸- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مسعود کے بیٹے حویصہ اور محیصہ (رضی اللہ عنہما) اور سہل کے بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمن (رضی اللہ عنہما) غلہ لینے خیبہر گئے۔ (وہاں) عبداللہ رضی اللہ عنہ پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا گیا۔ یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم قسمیں کھا کر (دیت کے) مستحق بنے ہو؟“ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم کیسے قسم کھا سکتے ہیں جب کہ ہم نے دیکھا

۲۶۷۸- [صحیح] أخرجه ابن أبي شيبة: ۳۷۸/۹ عن أبي خالد به، وضعفه البوصيري لعنة الحجاج بن أوطاة، ج: ۲، ۲۶۷۲، والحديث السابق شاهد له.

۲۱۔ ابواب الدیات

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”پھر یہودی (قتل کی قسمیں کھا کر) تم سے بری ہو جائیں گے۔“ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! تب تو وہ ہمیں قتل کرنا شروع کر دیں گے۔ (وہ جسے چاہیں گے قتل کر کے پچاس بھوٹی قسمیں کھا لیا کریں گے۔) تب رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس (بیت المال) سے اس کی دیت ادا فرمادی۔

تَفْسِيْمٌ وَلَمْ تَشْهَدْ؟ قَالَ: «فَتَبَرَّكُمْ يَهُودُ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِذَا تَقَتَّلْنَا. قَالَ: فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ.

(المعجم ۲۹) - بَابٌ مِنْ مِثْلِ بَعْدِهِ فَهُوَ حُرٌّ (التحفة ۲۹)

باب: ۲۹۔ اگر کوئی شخص اپنے غلام کا مثلاً کرے تو غلام آزاد ہو جائے گا

۲۶۷۹۔ حضرت سلمہ بن روح بن زباع اپنے دادا (حضرت زباع بن روح جدای رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انھوں نے اپنے غلام کو قاضی کر دیا تھا۔ نبی ﷺ نے اس کی وجہ سے اس غلام کو آزاد کر دیا۔

۲۶۷۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرُوهَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ رُوْحٍ بْنِ زُبَاعٍ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ أَخْصَى غُلَامًا لَهُ. فَأَعْتَقَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِالْمَثَلَةِ.

۲۶۸۰۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی چیخا چلاتا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تجھے کیا ہوا؟“ اس نے کہا: میرے آقا نے مجھے اس کی ایک لونڈی کا بوسہ لیتے دیکھ لیا تو اس نے میرے مردانہ اعضاء کاٹ ڈالے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص کو

۲۶۸۰ - حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ الْمُرَجَّيِّ السَّمُرْقَانِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَمْرَةَ الصَّيْرَفِيُّ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ صَارِخًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا لَكَ؟» قَالَ: سَيِّدِي رَأَيْتِي أَقْبَلُ جَارِيَةً

۲۶۷۹۔ [صحیح] أخرجه الطبراني: ۵/ ۲۶۹، ح: ۵۳۰۲ من حديث عبد السلام بن حرب به، وضعفه البوصيري من أجل إسحاق بن أبي فروة، ح: ۳۴۵، والحديث الآتي شاهد له.

۲۶۸۰۔ [استاده حسن] أخرجه أبو داود، الدييات، باب من قتل عبده أو مثل به، ح: ۴۵۱۹ من حديث أبي حمزة به، وأخرجه أحمد، والطبراني، ح: ۵۳۰۱ من طريق معمر، وابن جريج عن عمرو بن شعيب به.

۲۱- ابواب الدیات دینوں سے متعلق احکام و مسائل

لَهُ، فَجَبَّ مَذَاكِرِي. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: میرے پاس لاؤ۔“ اسے تلاش کیا گیا لیکن وہ بکڑا نہ
 «عَلَيَّ بِالرَّجُلِ» فَطَلَبَ فَلَمْ يُقَدَّرْ عَلَيْهِ. جاسکا تو رسول اللہ ﷺ نے (غلام سے) فرمایا: ”جا تو
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَذْهَبْ. فَأَنْتَ حُرٌّ» آزاد ہے۔“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میری مدد کون
 قَالَ: عَلَى مَنْ نُصْرَتِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ میرے آقا نے مجھے دوبارہ غلام بنا لیا تو مجھے کون
 يَقُولُ: أَرَأَيْتَ إِنْ اسْتَرْقَيْتَنِي مَوْلَايَ؟ فَقَالَ چھڑائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر مومن“ یا
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ أَوْ مُسْلِمٍ». فرمایا: ”ہر مسلمان (تیری مدد کرے گا)۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اگر کوئی شخص اپنے غلام کے اعضاء کاٹ دے تو آقا سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔
 ② غلام سے اگر ایسی زیادتی کی جائے جس کی سزا قصاص ہے تو غلام کو آزاد کر دیا جائے گا۔ ③ اعضاء سے مراد
 ناک، کان یا ہاتھ پاؤں وغیرہ ہیں۔

(المعجم ۳۰) - بَاب: أَعْفُ النَّاسِ قِتْلَةَ، باب: ۳۰- مومن قتل کرتے وقت بھی
 أَهْلُ الْإِيمَانِ (التحفة ۳۰) سب لوگوں سے زیادہ تقوٰے کا

خیال رکھتے ہیں

۲۶۸۱- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
 الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُعِيْرَةَ، عَنْ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قتل کرنے کے انداز
 شَيْبَا، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: میں بھی سب لوگوں سے زیادہ گناہ سے بچنے والے
 قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ مومن ہی ہوتے ہیں۔“
 أَعْفُ النَّاسِ قِتْلَةَ أَهْلُ الْإِيمَانِ.

۲۶۸۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
 حَدَّثَنَا عُثْرَةُ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُعِيْرَةَ، عَنْ شَيْبَا، ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن ہی قتل کرنے کے
 عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هُنَيْئِ بْنِ نُؤَيْرَةَ، عَنْ انداز میں بھی سب لوگوں سے زیادہ گناہ سے بچنے
 عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ والے ہوتے ہیں۔“

۲۶۸۱- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱/۳۹۳ من حديث هشيم أنبا مغيرة به، وانظر الحديث الآتي لعله.

۲۶۸۲- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في النهي عن المثلة، ح: ۲۶۶۶ من حديث مغيرة به،
 وانظر، ح: ۲۰۷۴ لنديس إبراهيم النخعي * وهنئ بن نويرة مستور (تقريب)، وفيه علة أخرى.

۲۱۔ ابواب الدیات : «إِنْ أَعَفَّ النَّاسُ قِتْلَهُ، أَهْلُ الْإِيمَانِ» .
 دینوں سے متعلق احکام و مسائل

☀ فائدہ: مذکورہ دونوں روایتیں اکثر محققین کے نزدیک ضعیف ہیں تاہم صحیح مسلم میں اسی مفہوم کی روایت موجود ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو۔ آدمی کو چاہیے کہ اپنی چھری تیز کرے اور ذبح ہونے والے جانور کو راحت پہنچائے (ممکن حد تک کم سے کم تکلیف پہنچائے)۔“ (صحیح مسلم، الصيد والذبايح، باب الأمر بإحسان الذبح والقتل، وتحديد الشفرة، حدیث: ۱۹۵۵ و سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۱۷۰)

(المعجم ۳۱) - بَابُ: الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ
 دِمَاؤُهُمْ (التحفة ۳۱)
 باب: ۳۱۔ سب مسلمانوں کا خون برابر ہے

۲۶۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَنْشٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ. وَهُمْ يَدُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ. يَسْعَى بِدِمَتِهِمْ أَذْنَاهُمْ، وَيَزِدُّ عَلَى أَقْصَاهُمْ» .
 ۲۶۸۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں کے خون باہم ہم مرتبہ ہیں۔ وہ دوسروں (غیر مسلم دشمنوں) کے خلاف ایک ہاتھ کی طرح ہیں۔ ان کا ادنیٰ بھی معاہدے کی ذمہ داری اٹھا سکتا ہے۔ مسلمانوں کو وہ (مجاہد) بھی غنیمت ادا کرے گا جو سب سے دور (اور دشمن سے بالکل قریب) ہے۔“

☀ فوائد و مسائل: ① خون برابر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قصاص اور دیت کے معاملات میں کسی ادنیٰ اور اعلیٰ کا فرق نہیں نہ قبائل کے لحاظ سے نہ غریب امیر ہونے کے لحاظ سے۔ سب کے حقوق برابر ہیں۔ اسی طرح بچہ اور بڑا بھی ایک ہی حکم میں ہے۔ ② مسلمانوں کو دشمن کے خلاف بالکل متحد ہونا چاہیے ورنہ پوری قوم کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ③ مسلمانوں کو آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے۔ اور کسی مسلمان کو دشمن سے میل جول نہیں رکھنا چاہیے۔ ④ اگر کسی غیر مسلم کو ایک ادنیٰ مسلمان بھی امان دے دے تو سب مسلمانوں کے لیے اس کی پابندی ضروری ہے۔ ⑤ کوئی مجاہد غنیمت کا مال خود ہی اپنے پاس نہیں رکھ سکتا بلکہ اسے چاہیے کہ غنیمت کم ہو یا زیادہ امیر لشکر کے پاس جمع کرائے پھر اپنے حصے کے مطابق وصول کرے۔ یہ نہ سوچے کہ امیر دور ہے اور اگر وہاں یہ تھوڑی سی چیز پہنچاؤں گا تو ہو سکتا ہے یہ میرے حصے ہی میں آ جائے لہذا میں اسے امیر کے پاس جمع نہیں کرتا! اپنے پاس ہی رکھ لیتا ہوں۔ ایسے نہ کرے بلکہ اصول کی پابندی کرے۔

۲۱- أبواب الديات دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۸۴- حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان دوسروں کے خلاف ایک ہاتھ کی طرح ہیں۔ اور ان کے خون باہم برابر ہیں۔“

۲۶۸۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، أَبُو ضَمْرَةَ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ أَبِي الْجَنُوبِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُسْلِمُونَ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ. وَتَكَافَأَ دِمَاؤُهُمْ».

۲۶۸۵- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں کا ہاتھ غیروں کے خلاف (ایک ہی) ہوتا ہے۔ ان کے خون اور مال (مرتبے اور قابل حفاظت ہونے کے لحاظ سے) برابر ہیں۔ اور مسلمانوں کے خلاف (کسی غیر مسلم کو) سب سے کم درجے کا مسلمان بھی پناہ دے سکتا ہے اور مسلمانوں کو وہ (مجاہد) بھی (غنیمت) ادا کرے گا جو سب سے دور ہے۔“

۲۶۸۵- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيَّاشٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَدُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ. تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ. وَيُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَذْنَاهُمْ، وَيُرَدُّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَقْصَاهُمْ».

باب: ۳۲- ذمی کے قتل کا گناہ

(المعجم ۳۲) - بَابُ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا

(التحفة ۳۲)

۲۶۸۶- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی ذمی کو قتل کرے اسے جنت کی خوشبوئیں آئے گی حالانکہ اس کی

۲۶۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ

۲۶۸۴- [صحیح] أخرجه ابن عدي: ۱۹۶۸/۵ من طريق إبراهيم بن سعيد به، وفي المطبوع تصحيف فليصح وضعفه البوصيري من أجل عبدالسلام بن أبي الجنوب، وقد ضعفه ابن المديني، وأبو زرعة وغيرهما، والحدیث السابق شاهد له.

۲۶۸۵- [إسناده حسن] انظر، ج: ۲، ۶۶۴.

۲۶۸۶- أخرجه البخاري، الجزية والموادعة، باب إثم من قتل معاهدًا بغیر جرم، ح: ۳۱۶۶، ۶۹۱۴ من حدیث الحسن بن عمرو به.

۲۱- أبواب الديات

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا، لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنْ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا».

۲۶۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا، لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ، فَلَا يَرِاحُ رَائِحَةُ الْجَنَّةِ. وَإِنْ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ عَامًا».

۲۶۸۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی ذمی کو قتل کیا، جس کی (حفاظت کی) ذمہ داری اللہ اور اس کے رسول نے اٹھائی ہے تو وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو ستر سال کے فاصلے سے محسوس ہوتی ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مسلمان ملک کے غیر مسلم باشندے ”ذمی“ کہلاتے ہیں کیونکہ اسلامی حکومت ان کے حقوق کی حفاظت کا ذمہ اٹھاتی ہے۔ ② یہ حقوق انھیں اللہ کے حکم سے اور رسول اللہ ﷺ کی ہدایات کی روشنی میں دیے جاتے ہیں اس لیے گویا ان کا ذمہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اٹھایا ہے لہذا کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ داری کی ادائیگی میں غلط ڈالے۔ ③ جنت کی خوشبو نہ پانے کا مطلب یہ ہے کہ جنت سے ہزاروں میل دور ہوگا۔ آخرت میں صرف جنت اور جہنم ہی کے مقامات ہیں اس لیے اس میں یہ وعید ہے کہ وہ جہنم میں جائے گا۔

(المعجم ۳۳) - بَابُ مَنْ أَمِنَ رَجُلًا عَلَى ذِمَّةِ فَقَتَلَهُ (التحفة ۳۳)

باب: ۳۳- کسی کو امان دے کر قتل کرنے والے کا بیان

۲۶۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي الشَّوَّازِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ

۲۶۸۸- حضرت رفاعہ بن شداد قتیبانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: اگر میں نے حضرت عمرو بن

۲۶۸۷ [صحیح] أخرجه الترمذي، الديات، باب ما جاء فيمن يقتل نفساً معاهداً، ح: ۱۴۰۳ عن ابن بشار به، وقال: "حسن صحيح" * ومعدی ضعيف، وابن عجلان عنعن، تقدم، ح: ۱۹۶۷، والحديث السابق شاهد له.

۲۶۸۸ [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى: ۲۲۵/۵، ح: ۸۷۳۹ من حديث أبي عوانة به، وصححه البوصيري، قلت: عبد الملك بن عمير: (۲۱۱۸ب) صرح بالسماع عند النسائي (الكبرى، ح: ۸۷۴۱) إلا أنه قال: "حدثني عامر بن شداد" والصواب: "رفاعة بن شداد"، وتابعه إسماعيل السدي عن رفاعه به عند ابن حبان، ح: ۱۶۸۲ وغيره، وللحديث طرق أخرى.

۲۱۔ ابواب الدیات دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ شَدَّادٍ الْقُتَيْبَانِيِّ قَالَ: لَوْلَا كَلِمَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ عُمَرَوِ بْنِ الْحَكَمِ الْمُخْزَاعِيِّ، لَمَسَبْتُ فِيمَا بَيْنَ رَأْسِ الْمُخْتَارِ وَجَسَدِهِ. سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَمِنَ رَجُلًا عَلَى دَمِهِ، فَقَتَلَهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ لَوَاءَ غَدْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

حق خزاعی رحمہ اللہ سے ایک حدیث نہ سنی ہوئی تو مختار ثقفی کے سر اور دھڑ کے درمیان چلتا (اس کا سر دھڑ سے الگ کر دیتا۔) میں نے حضرت عمر و رحمہ اللہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص سے کوئی اپنا خون محفوظ سمجھتا ہو اور وہ اسے قتل کر ڈالے تو قیامت کے دن وہ (قاتل) عہد شکنی کا جھنڈا اٹھائے ہوئے ہوگا۔“

🌟 **نوٹ و مسائل:** ① کسی کو امان دے کر قتل کر دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ ② عہد شکنی اتنا بڑا جرم ہے کہ قیامت کے دن ایسے مجرم کے جسم پر جھنڈا نصب ہوگا جس سے ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ فلاں شخص عہد شکن ہے۔ اس طرح اس کی سخت بدنامی ہوگی۔ ③ مختار بن عبید ثقفی نے حضرت حسین رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد ان کے انتقام کا نعرہ بلند کیا اور اس طرح عوام کی ہمدردیاں حاصل کیں۔ حضرت حسین رحمہ اللہ کے قاتلوں سے انتقام لینے کے بعد اس نے محسوس کیا کہ اسے عوام کی محبت اور ہمدردی حاصل ہوگئی ہے تو نبوت کا دعویٰ کر دیا اور لوگوں کو گمراہ کیا۔ حضرت مصعب بن زبیر رحمہ اللہ نے اسے قتل کر کے اس فتنے کا خاتمہ کیا۔

۲۶۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَبُو لَيْلَى عَنْ أَبِي عَكَاشَةَ، عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الْمُخْتَارِ فِيهِ قَصْرِهِ. فَقَالَ: قَامَ جَبْرِئِيلُ مِنْ عِنْدِي السَّاعَةَ. فَمَا مَتَّعَنِي مِنْ ضَرْبِ عُنُقِهِ إِلَّا حَدِيثُ سَمِعْتُهُ مِنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا أَمْنَكَ الرَّجُلُ عَلَى دَمِهِ، فَلَا تَقْتُلْهُ» فَذَاكَ الَّذِي مَتَّعَنِي مِنْهُ.

۲۶۸۹۔ حضرت رفاعہ رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں مختار ثقفی کے پاس اس کے محل میں گیا۔ اس نے کہا: جبرئیل (علیہ السلام) ابھی ابھی میرے پاس سے اٹھ کر گئے ہیں۔ میں صرف اس لیے اسے قتل نہ کر سکا کہ میں نے حضرت سلیمان بن صرد رحمہ اللہ سے نبی ﷺ کی یہ حدیث سنی تھی کہ آپ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص تجھ سے اپنے خون کے بارے میں مطمئن ہو (اسے یقین ہو کہ اس کے ہاتھ سے میری جان محفوظ ہے) تو اسے قتل نہ کر۔“ اسی (فرمان) نے مجھے اس (کو قتل کرنے) سے روک دیا۔

۲۶۸۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير ۳/ ۳۲۳، وأحمد ۶/ ۳۹۳، وابن عدي ۴/ ۱۴۸۹ من حديث أبي ليلى عبد الله بن مسيرة الحارثي الواسطي به، وضعفه البوصيري * عبد الله بن مسيرة ضعيف (تقريب)، وأبو عكاشة الهمداني مجهول - وقع في المسند أبو عكاشة وهو تصحيف، راجع أطراف المسند ۲/ ۵۰۸، وهاشم، والحديث السابق بغني عنه.

۲۱- أبواب الديات

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

باب الْمَغْفِرِ عَنِ الْقَاتِلِ

باب: ۳۳- قاتل کو معاف کرنا

(التحفة ۳۴)

۲۶۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ
الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ: قَتَلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فُرُوحَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَدَفَعَهُ إِلَى وَلِيِّ
الْمَقْتُولِ. فَقَالَ الْقَاتِلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!
وَاللَّهِ! مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لِلْوَلِيِّ: «أَمَّا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهُ،
دَخَلْتَ النَّارَ» قَالَ: فَحَلَّتْ سَبِيلُهُ. قَالَ:
وَكَانَ مَكْتُوفًا بِنِسْعَةٍ. فَخَرَجَ يَجُوزُ نِسْعَتَهُ.
فَسَمِيَ ذَا النِّسْعَةِ.

۲۶۹۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک شخص نے قتل کر دیا۔ اسے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا گیا تو آپ نے اسے مقتول کے وارث کے سپرد کر دیا۔ قاتل نے کہا: اے اللہ کے رسول! قسم ہے اللہ کی! میرا اسے قتل کرنے کا ارادہ نہیں تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مقتول کے وارث سے فرمایا: ”سنو! اگر وہ سچا ہوا، پھر بھی تم نے اسے قتل کر دیا تو تم جہنم میں جاؤ گے۔“ اس نے اسے آزاد کر دیا۔ راوی نے بیان کیا: اس کے بازو چمڑے کی رسی سے بندھے ہوئے تھے۔ (اس کے چھوڑ دینے پر) وہ رسی کھینچتا ہوا نکلا (اس لیے) اسے دُورِ نِسْعَہ (تسے والا) کہا جانے لگا۔

۲۶۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ، عِيسَى بْنُ

مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ، وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ،
وَالْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ،
قَالُوا: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ
شُوذَبٍ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ

۲۶۹۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک شخص اپنے ولی (قریبی رشتے دار) کے قاتل کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”معاف کر دو۔“ اس نے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”خون بہا لے لو۔“

۲۶۹۰- [صحیح] أخرجه أبو داود، الديات، باب الإمام يأمر بالعفو في الدم، ح: ۴۹۸ من حديث أبي معاوية به، وصححه الترمذي، ح: ۱۴۰۷ * الأعمش عن، تقدم، ح: ۱۷۸، وتقوية بعض العلماء لروايته عن أبي صالح ليس بجيد كما حققته في نيل المصنوع، ح: ۵۱۷، ولكن لحديثه شاهد صحيح عند مسلم، ح: ۱۶۸۰، وأبي داود، ح: ۴۵۰۱ وغيرهما.

۲۶۹۱- [إسناده صحيح] أخرجه النسائي: ۱۷/۸، والقاسمة، ذكر اختلاف الناقلين لخبر علقمة بن وائل، ح: ۴۷۳۴ عن عيسى بن يونس به.

۲۱۔ ابواب الدیات دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

مَالِكٍ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ بِقَاتِلٍ وَلَيْتَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَعْفُ» فَأَبَى. فَقَالَ: «خُذْ أَرْضًا» فَأَبَى. قَالَ: «فَاذْهَبْ فَاقْتُلْهُ فَإِنَّكَ مِثْلُهُ». قَالَ: فَلَحِقَ بِهِ. فَبَيَّضَ لَهُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ قَالَ: «أَقْتُلْهُ فَإِنَّكَ مِثْلُهُ» [قَالَ: فَخَلَّى سَبِيلَهُ].

قَالَ: فَرُؤِي يَجْرُ يَنْعَتُهُ ذَاهِبًا إِلَى أَهْلِهِ. قَالَ: كَأَنَّهُ قَدْ كَانَ أَوْثَقَهُ.

راوی کہتے ہیں: دیکھا گیا کہ وہ شخص (چڑے کی رسی) کھینچتا ہوا گھر جا رہا تھا۔ (راوی کے اس لفظ سے) معلوم ہوتا ہے کہ مقتول کے وارث نے اسے باندھا ہوا تھا۔

قَالَ أَبُو عُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ ابْنُ شَوَّازٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ: فَلَيْسَ لِأَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَقُولَ: «أَقْتُلْهُ فَإِنَّكَ مِثْلُهُ».

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ: هَذَا حَدِيثُ الرَّمْلِيِّينَ، لَيْسَ إِلَّا عِنْدَهُمْ. إمام ابن ماجہ نے فرمایا: یہ حدیث رملہ والوں کی ہے۔ صرف انھوں نے روایت کی ہے۔

❦ فوائد و مسائل: ① مقتول کے وارث کو حق حاصل ہے کہ قاتل سے قصاص لے یا معاف کر دے۔ ② قتل خطا کی صورت میں قصاص لینا درست نہیں دیت لی جاسکتی ہے یا معاف کیا جاسکتا ہے۔ ③ قتل خطا کی صورت میں قصاص لینا خود قتل کرنے کے برابر گناہ ہے۔ ④ مقتول کے وارث نے پہلے یہ لفظ نہیں سنا تھا: تو بھی اسی کی طرح ہے اس لیے وہ قصاص کی نیت سے لے کر چلا۔ جب ارشاد نبوی معلوم ہوا تو فوراً چھوڑ دیا۔ ⑤ نِسْعَةُ سے مراد چڑے کا پتلا اور لمبا ٹکڑا ہے جو رسی کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اردو میں اسے تسمہ بھی کہتے ہیں۔ ⑥ حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قاتل کا عذر تسلیم کر لیا تھا اس لیے قصاص کے طور پر قتل کرنے سے منع فرمایا۔ ہم ظاہر پر عمل کے مکلف ہیں۔ اگر ایسے قرائن و دلائل موجود نہ ہوں جن سے اس کا قتل خطا ثابت ہو تو محض مجرم کے کہنے سے قتل خطا تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔ ⑦ رملہ والوں کی حدیث "کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کی جو سندیں ہیں ان سب میں رملہ سے تعلق رکھنے والے راوی

۲۱۔ ابواب الدیات دعوں سے متعلق احکام و مسائل

موجود ہیں۔ یہ حدیث کی صحت پر شک کا اظہار نہیں بلکہ اس قسم کے نکتے علمائے حدیث کی باریک بینی پر دلالت کرتے ہیں۔

(المعجم ۳۵) - بَابُ الْعَفْوِ فِي الْقِصَاصِ
(التحفة ۳۵)

۲۶۹۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنبَأَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ الْمَرْزُوبِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ: لَا أَغْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا رُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْءٌ فِيهِ الْقِصَاصُ، إِلَّا أَمَرَ بِهِ بِالْعَفْوِ.

۲۶۹۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے سامنے جب بھی کوئی ایسا مقدمہ پیش کیا گیا جس میں قصاص ہوتا تو رسول اللہ ﷺ نے معاف کرنے کا حکم دیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① قصاص لینا جائز ہے لیکن معاف کر دینا افضل ہے۔ ② حاکم فریقین کو معافی یا صلح کا مشورہ دے سکتا ہے لیکن متعلقہ فریق کے لیے ضروری نہیں کہ اس مشورے کو تسلیم کرے۔

۲۶۹۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ قَالَ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ مِنْ جَسَدِهِ، فَيَتَصَدَّقَ بِهِ، إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهِ خَطِيئَةً».

۲۶۹۳- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جس کو جسم میں کوئی تکلیف پہنچے پھر وہ اس (تکلیف پہنچانے والے) کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کرتا ہے اور اس کا گناہ معاف کرتا ہے۔“

سَمِعْتُهُ أَذْنًا، وَوَعَاهُ قَلْبِي.

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بات میرے کانوں نے سنی اور میرے دل نے اسے یاد رکھا۔

۲۶۹۲- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الدييات، باب الإمام يأمر بالعفو في الدم، ح: ۴۹۹۷ من حديث عبد الله ابن بكر به.

۲۶۹۳- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدييات، باب ما جاء في العفو، ح: ۱۳۹۳ من حديث يونس بن ماعيد ابن يحمداً أبو السفر الكوفي ثقة لكنه أرسل عن أبي الدرداء كما في التهذيب وغيره، فالسند منقطع.

۲۱- أبواب الديات (بنتوں سے متعلق احکام و مسائل)

(المعجم ۳۶) - بَابُ الْحَامِلِ يَحِبُّ عَلَيْهَا

باب: ۳۶- اگر حاملہ عورت پر قصاص

لازم ہو

الْقَوْدُ (التحفة ۳۶)

۲۶۹۳- حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابو عبیدہ

۲۶۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى:

بن جراح، حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ ابْنِ لَهْيَعَةَ، عَنِ ابْنِ أَنُعم، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ غَنَمٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَبُو عُيْبَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ، وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، وَشَدَّادُ ابْنُ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْمَرْأَةُ إِذَا قَتَلَتْ عَمْدًا، لَا تُقْتَلُ حَتَّى تَضَعَ مَا فِي بَطْنِهَا، إِنْ كَانَتْ حَامِلًا، وَحَتَّى تُكْفَلَ وَلَدَهَا. وَإِنْ زَنَتْ، لَمْ تُرْجَمْ حَتَّى تَضَعَ مَا فِي بَطْنِهَا، وَحَتَّى تُكْفَلَ وَلَدَهَا».

”اگر عورت قتل عمد کا ارتکاب کرے اور وہ حاملہ ہو تو اسے (قصاص میں) قتل نہیں کیا جائے گا حتیٰ کہ اس کے پیٹ کا بچہ پیدا ہو جائے اور حتیٰ کہ وہ کسی کو اپنے بچے کی پرورش کی ذمہ داری سونپ دے۔ اور اگر وہ زنا کرے تو اسے رجم نہیں کیا جائے گا حتیٰ کہ اس کے پیٹ کا بچہ پیدا ہو جائے اور حتیٰ کہ وہ کسی کو اپنے بچے کی پرورش کی ذمہ داری سونپ دے۔“

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت اکثر محققین کے نزدیک ضعیف ہے تاہم اس کی بابت صحیح مسلم کی روایت میں مروی ہے کہ حضرت غامدیہ رضی اللہ عنہا سے جب زنا کا جرم سرزد ہو گیا اور انہوں نے حاضر ہو کر اقرار کر لیا اور کہا کہ میں امید سے ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے ولادت تک حد کو مؤخر فرمایا۔ ولادت کے بعد جب ایک انصاری صحابی نے بچے کی پرورش کی ذمہ داری قبول کی تب غامدیہ رضی اللہ عنہا کو رجم کیا گیا۔ (صحیح مسلم، الحدود، باب من اعترف علی نفسه بالزنی، حدیث: ۱۶۹۵)

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

وصیت کی لغوی و اصطلاحی تعریف، مشروعیت اور اس کی اقسام

✽ لغوی معنی: وصیت الْإِبْصَاء (وصیت کرنے) کے معنی ہیں ہے۔ لغت میں اس کے معنی ہیں: [الْعَهْدُ إِلَى الْغَيْرِ فِي الْقِيَامِ بِفِعْلِ أَمْرٍ خَالَ حَيَاتِهِ أَوْ بَعْدَ وَفَاتِهِ] (الفقه الإسلامي و أدلته: ۸/۸) ”وصیت سے مراد کسی شخص سے یہ عہد لینا ہے کہ وہ فلاں کام موصی (وصیت کرنے والے) کی زندگی یا موت کے بعد کرے گا۔“ جبکہ اس کا اطلاق کسی دوسرے شخص کے لیے مال مقرر کرنے پر بھی ہوتا ہے۔

✽ اصطلاحی تعریف: [تَمْلِيكَ مُضَافٍ إِلَى مَا بَعْدَ الْمَوْتِ بِطَرِيقِ التَّبَرُّعِ سِوَاءَ أَكْثَانِ الْمَمْلُوكِ عَيْنًا أَوْ مَنْفَعَةً] (حوالہ مذکور) ”قریب المرگ شخص کا اپنی موت کے بعد کسی چیز کا تبرعاً کسی کو مالک بنادینا وصیت کہلاتا ہے خواہ وہ چیز کوئی مادی شے ہو یا کوئی فائدہ ہو۔“

✽ وصیت کی مشروعیت: وصیت کرنا قرآن و سنت سے ثابت ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا: الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ﴾ (البقرة: ۱۸۰) ”تم پر فرض کر دیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی

۲۲۔ ابواب الوصایا وصیت کی لغوی و اصطلاحی تعریف، مشروعیّت اور اس کی اقسام

مال چھوڑ کر مرنے لگے تو اپنے ماں باپ اور قرابت داروں کے لیے اچھائی کے ساتھ وصیت کر جائے پرہیزگاروں پر یہ حق ہے۔“ رسول اکرم ﷺ نے اپنے صحابی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو وصیت کے متعلق ارشاد فرمایا کہ [الثَّلُثُ وَالثَّلُثُ کَثِیْرٌ] ”ایک تہائی کی وصیت کرو اور ایک تہائی بھی بہت ہے۔“ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۲۷۰۸) نیز آپ نے فرمایا: [مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لِّهٖ شَیْءٌ یُّوَصِّیْ فِیْہِ یَبِیْتُ لِیَلَّتَیْنِ اِلَّا وَوَصِیَّتْہُ مَكْتُوبَةً عِنْدَہٗ] (صحیح البخاری، الوصایا، باب الوصایا، حدیث: ۲۷۳۸) و صحیح مسلم، الوصیۃ، باب وصیۃ الرجل مکتوبۃ عنده، حدیث: ۱۶۲۷) ”کسی مسلمان کے لیے دو راتیں گزارنا بھی جائز نہیں کہ اگر اس کے پاس قابل وصیت مال ہو اور وہ اس میں وصیت کرنا چاہتا ہو، مگر یہ کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی رکھی ہو۔“

* مشروعیّت و وصیت کی حکمت: اللہ تعالیٰ نے غرباء اور مساکین اقرباء کے لیے مالدار رشتے داروں کے اموال میں حق رکھا ہے تاکہ مالدار شخص کو دنیا میں نیک دعائیں اور نیک نامی حاصل ہو جبکہ آخرت میں اجر عظیم اس کا مقدر بنے لیکن یہ اس شرط پر ہے کہ وصیت کرنے والا اصل وراثۃ کو نقصان نہ پہنچائے۔

* وصیت کی اقسام بلحاظ حکم: ① واجب: ایسی وصیت واجب ہے جو حقوق کی ادائیگی کے سلسلے میں ہو مثلاً: قرض کی ادائیگی، امانتوں کی سپردگی، کفارات کی ادائیگی اور روزوں وغیرہ کا فدیہ۔

② مستحب: غیر وراثۃ رشتے داروں کے لیے وصیت کرنا مستحب ہے۔ ③ مباح: غیر وارث امیر رشتے داروں کے حق میں وصیت کرنا مباح ہے۔ ④ مکروہ تحریمی: گناہوں میں ملوث افراد اور اللہ تعالیٰ کے بانگیوں کے حق میں وصیت کرنا درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۲) أَبْوَابُ الْوَصَايَا (التحفة ۱۴)

وصیت سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) - [بَاب] وَهَلْ أَوْصَى

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (التحفة ۱)

باب ۱- کیا رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی تھی؟

89

۲۶۹۵-۱م المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے (ترکے میں) نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ کوئی بکری نہ اونٹ اور نہ آپ نے کسی چیز کے بارے میں وصیت کی۔“

۲۶۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ. ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيبٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا، وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا، وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ.

🌟 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں یہ فرمایا تھا: ”میرے وارث‘ دینار اور درہم تقسیم نہیں کریں گے۔ میری بیویوں کے خرچ اور عامل کے اخراجات کے بعد جو بچے وہ صدقہ ہے۔“ (صحیح البخاری، الوصایا، باب نفقة القيم للوقف، حدیث: ۲۷۷۶) ② بعض لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کچھ خاص وصیتیں کی تھیں، یا ان کے حق میں خلافت کی وصیت کی تھی، یہ تصور بالکل غلط ہے جیسا کہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی تردید فرمائی ہے۔ (دیکھیے حدیث: ۲۶۹۸، ۲۶۵۸)

۲۶۹۵- أخرجه مسلم، الوصية، باب ترك الوصية لمن ليس له شيء يوصي فيه، ح: ۱۶۳۵ عن محمد بن عبد الله بن

نمير به.

۲۲- ابواب الوصایا

وصیت سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۹۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:

۲۶۹۶- حضرت طلحہ بن مصرفؓ سے روایت

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ
 طَلْحَةَ بْنِ مُصْرَفٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 أَبِي أَوْفَى: أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَيْءٍ؟
 قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَكَيْفَ أَمَرَ الْمُسْلِمِينَ
 بِالْوَصِيَّةِ؟ قَالَ: أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ.

ہے انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے کہا: کیا اللہ کے رسول ﷺ نے کسی چیز کے بارے میں وصیت فرمائی تھی؟ انھوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: تو آپ ﷺ نے مسلمانوں کو وصیت کا حکم کیسے دیا؟ انھوں نے فرمایا: آپ نے اللہ کی کتاب (پر عمل کرنے) کی وصیت کی تھی۔

قَالَ مَالِكٌ: وَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ مُصْرَفٍ: قَالَ
 الْهَزْبِيُّ بْنُ شُرْحَبِيلٍ: أَبُو بَكْرٍ كَانَ يَتَأَمَّرُ عَلَى
 وَصِيِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَدَّ أَبُو بَكْرٍ أَنَّهُ وَجَدَ
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَهْدًا، فَحَزَمَ أَنْفَهُ بِخِزَامٍ.

حضرت ہزبل بن شرحبیل بن مصرفؓ نے کہا: کیا حضرت ابوبکرؓ رسول اللہ ﷺ کے وصی کو (جو حضرت علی کو قرار دیا جاتا ہے) نظر انداز کر کے امیر بن سکتے تھے؟ حضرت ابوبکرؓ تو یہ چاہتے تھے کہ انھیں رسول اللہ ﷺ کی کسی کے حق میں وصیت مل جاتی، خواہ وہ ان کی ناک میں نکیل ہی ڈال لیتا۔



🌞 **فوائد و مسائل:** ① سائل کا سوال خلافت کی وصیت کے بارے میں تھا۔ حضرت ابن ابی اوفیؓ نے واضح کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کی کوئی وصیت نہیں فرمائی۔ ② سائل کا دوسرا سوال ایک اشکال کا اظہار ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عام مسلمانوں کو وصیت کا حکم دیا ہے تو خود بھی وصیت کی ہوگی خصوصاً خلافت جیسے اہم معاملے میں ضرور فرمایا ہوگا کہ میرے بعد فلاں خلیفہ ہوگا تو جواب میں فرمایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے پورے قرآن پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔ جس میں یہ حکم بھی ہے: ﴿وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ (النساء: ۵۹) ”تم (مسلمانوں) میں سے جو صاحب امر ہوں ان کا حکم مانو۔“ ③ حضرت ابوبکرؓ کی سیرت مبارکہ کا سب سے اہم پہلو اتباع رسول اللہ ﷺ ہے اس لیے یہ ممکن ہی نہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت علیؓ کو خلیفہ متعین فرمائیں اور حضرت ابوبکرؓ خود یہ منصب سنبھال لیں بلکہ وہ تو رسول اللہ ﷺ کے مقرر کیے ہوئے خلیفے کی اطاعت میں آخری حد تک جانے کو تیار ہو جاتے۔

۲۶۹۶- أخرجه البخاري، الوصايا، باب الوصايا، ح: ۲۷۴۰، ۴۴۶۰ من حديث مالك بن مغول به، ومسلم، الوصية، الباب السابق، ح: ۱۶۳۴ من حديث وكيع به، وقول هزيل صحيح، وأخرجه أحمد: ۴/ ۴۸۱، ۴۸۲ عن وكيع به.

۲۲۔ ابواب الوصایا

۲۶۹۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ: سَمِعْتُ
أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ: كَانَتْ عَامَّةُ وَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ
خَضِرَتْهُ الْوَفَاةُ، وَهُوَ يُعْرِغُهُ بِنَفْسِهِ:
الْصَّلَاةُ. وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.

۲۶۹۸- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ مُعْبِرَةَ، عَنْ
أُمِّ مُوسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ:
كَانَ آخِرُ كَلَامِ النَّبِيِّ ﷺ: الصَّلَاةُ وَمَا
مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.

🌞 فائدہ و مسائل: ① مذکورہ دونوں روایتوں کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین
نے انہیں صحیح قرار دیا ہے۔ الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد کے محققین نے ان پر تفصیلی بحث
کی ہے اس تفصیلی بحث سے بھی حدیث کی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً
ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الإرواء للألبانی)
رقم: ۲۱۸۸، وفقه السيرة: ۵۰۱، والموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۲/۴۳، ۲۵/۲۵۹، ۱۹/۲۱۱
② اسلام میں سب سے زیادہ اہمیت نماز کی ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت بھی
نماز کی تاکید فرمائی۔ ③ غلاموں کا طبقہ معاشرے کا ایک مظلوم طبقہ تھا جسے اسلام نے اتنی عزت دی کہ غلام
بڑے بڑے عہدوں تک پہنچے۔ خاندانی غلاماں کی بادشاہت برصغیر پاک و ہند کی تاریخ کا ایک روشن باب
ہے۔ ④ یہ رسول اللہ ﷺ کی آخری وصیت تھی۔ نبی ﷺ کی زبان مبارک کے آخری الفاظ یہ تھے: [اللَّهُمَّ

۲۶۹۷- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۱۷/۳ من حديث سليمان التيمي به، وصححه ابن حبان (موارد)،
ح: ۱۲۲۰، وحسنه البوصيري، وأخرجه أبو يعلى: ۳۴۷/۵، ح: ۲۹۹۰ عن أحمد بن المقدام به، وتابعه هريم بن
عبد الأعلى أبو حمزة الأسدي عنده (ص: ۳۰۹، ح: ۲۹۳۳) عن المعتمر به ۵ قتادة عنن، وتقدم، ح: ۱۷۵، ولحديثه
شواهد، كلها ضعيفة، انظر، ح: ۱۶۲۵، والحديث الآتي وغيرهما، الله أعلم.

۲۶۹۸- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في حق المملوك، ح: ۵۱۵۶ من حديث محمد بن فضيل
به ۵ مغيرة عنن، وتقدم، ح: ۱۳۰۲، وأم موسى مجهولة الحال، وللحديث شواهد كلها ضعيفة.

۲۲۔ أبواب الوصايا

وصیت سے متعلق احکام و مسائل

الرَّقِيقُ الْأَعْلَى] "اے اللہ! بلند مرتبہ ساتھیوں سے ملا دے۔" (صحیح البخاری، المغازی، باب آخر ماتکلم به النبي ﷺ، حدیث: ۳۲۲۳) ⑤ جس طرح ہم خاندانی معاملات کے بارے میں وصیت کرتے ہیں اسی طرح دین کے احکام پر عمل کرنے کی بھی وصیت کرنی چاہیے۔ ⑥ رسول اللہ ﷺ کی یہ وصیت دین اور دنیا دونوں سے تعلق رکھتی ہے۔ اسلام میں دونوں کو برابر اہمیت حاصل ہے۔

(المعجم ۲) - بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

باب: ۲۔ وصیت کی ترغیب

(التحفة ۲)

۲۶۹۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: "مسلمان کا یہ حق نہیں کہ اگر
عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ اس کے پاس کوئی ایسی چیز موجود ہو جس کے بارے میں
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَنْ وہ وصیت کرنا چاہتا ہو تو وہ دو راتیں بھی اس حال میں
يَبِيتَ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ، إِلَّا گزارے کہ اس کی وصیت اس کے بارے میں لکھی
وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ». ہوئی اس کے پاس موجود نہ ہو۔"



🌞 فوائد و مسائل: ① وصیت ایسی چیز ہے کہ اس کا فائدہ اور ثواب مرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے جب وصیت پر عمل کیا جاتا ہے۔ ② انسان کو اپنی موت کے وقت کا علم نہیں ممکن ہے بندے کو اس حال میں موت آجائے کہ اسے وصیت کرنے کا موقع نہ ملے اس لیے بہتر ہے کہ وصیت ہر وقت تیار رکھی جائے۔ ③ پہلے سے وصیت لکھ رکھے کا یہ بھی فائدہ ہے کہ انسان اس میں حسب خواہش تبدیلی کر سکتا ہے۔ ④ قرض اور امانت وغیرہ کی تفصیل ہمیشہ لکھ کر رکھنی چاہیے۔

۲۷۰۰ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا دُرُسْتُ بْنُ زَيْدٍ: ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "محروم وہ ہے جو اپنی
حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وصیت کرنے سے محروم رہا۔"
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَحْرُومُ مَنْ حُرِمَ وَصِيَّتُهُ».

۲۶۹۹۔ أخرجه مسلم، الوصية، باب وصية الرجل مكتوبة عنده، ح: ۱۶۲۷ من حديث ابن نعيم به، أخرجه البخاري، الوصايا، باب الوصايا، ح: ۲۷۲۸ من حديث مالك به.

۲۷۰۰۔ [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف لضعف الرقاشي، تقدم، ح: ۱۰۸۰، والراوي عنه".

۲۲۔ أبواب الوصايا

وصیت سے متعلق احکام و مسائل

🌟 فائدہ: مذکورہ روایت اکثر محققین کے نزدیک ضعیف ہے تاہم حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص وصیت کیے بغیر فوت ہو گیا، وہ ان فوائد سے محروم رہ گیا جو اسے وصیت سے حاصل ہو سکتے تھے مثلاً: صدقہ کرنے کی وصیت کرنا تو اسے بعد میں اس کا ثواب ملتا، قرض کی ادائیگی کی وصیت کرتا تو وارث اس کا قرض ادا کر دیتے اور وہ بری الذمہ ہو جاتا۔ فوت ہونے کے بعد اس کو تباہی کی تلافی ناممکن ہے اس لیے ایسا شخص بہت سی خیر سے محروم رہ گیا۔

۲۷۰۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص وصیت کر کے فوت ہوا، وہ سیدھی راہ پر اور سنت طریقے پر (عمل کرتا ہوا) فوت ہوا۔ وہ تقویٰ اور شہادت کی موت مرا۔ اور اس حال میں مرا کہ اس کی بخشش ہو چکی تھی۔“

۲۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى

الْحِمَصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ عَلَى وَصِيَّةٍ، مَاتَ عَلَى سَبِيلِ وَصِيَّتِهِ. وَمَاتَ عَلَى تَقَى وَشَهَادَةٍ. وَمَاتَ مَعْفُورًا لَهُ.

۲۷۰۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس مسلمان کے پاس کوئی قابل وصیت چیز ہو اسے یہ حق نہیں کہ دو راہیں بھی اس حال میں گزارے کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی موجود نہ ہو۔“

۲۷۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ:

حَدَّثَنَا رَوْحٌ [عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ، وَلَهُ شَيْءٌ يَوْصِي بِهِ، إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ».

۲۷۰۱۔ [إسناده ضعيف جداً] وضعفه البوصيري، وأخرجه ابن عدي ١٦٨٥/٥ عن بقية حدثني يزيد بن عوف حدثني عمر بن صبح عن أبي الزبير عن جابر به * يزيد مجهول (تقريب)، عمر بن صبح متروك، كذب ابن راهويه (أيضاً)، ولعله لوضوح أمره أسقطه محمد بن المصنف، وكان بدلس كما في التقريب وغيره، وبقية تقدم، ح: ٧١٢، ٥٥١.

۲۷۰۲۔ أخرجه البخاري من حديث مالك عن نافع به، انظر، ح: ٢٦٩٩، وأخرجه النسائي ٢٣٩/٦، ح: ٣٦٤٧ بإسناد صحيح عن ابن المبارك عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر قوله، يعني أنه موقوف، قلت: وقع في الأصل: 'روح بن عوف عن نافع'، وفي النسخ الهندي، 'روح بن عون عن نافع'، والصواب: 'روح عن ابن عون عن نافع'، والله أعلم * وروح هو ابن عباد، ولهذا التسليم يذكره الإمام المزي رحمه الله في تحفة الأشراف: ١١٢/٦.

۲۲- أبواب الوصايا - وصیت سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۳) - بَابُ الْحَنِيفِ فِي الْوَصِيَّةِ

باب: ۳- وصیت میں ناانصافی کرنا

(النصفۃ ۳)

۲۷۰۳- حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ زَيْدِ الْعُمَيْي، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَقْرَأَ مِنْ مِيرَاثٍ وَارِثِهِ، قَطَعَ اللَّهُ مِيرَاثَهُ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۲۷۰۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے وارث کو ترک دینے سے بھاگے گا (ایسی وصیت کرے گا جس سے جائز وارث کو حصہ نہ ملے یا اس کے اصل حصے سے کم ملے) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس کی جنت کی میراث سے محروم فرمادے گا۔“

۲۷۰۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ: أَنَبَانَا مَعْمَرُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ شُهْرَبِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْخَيْرِ سَبْعِينَ سَنَةً. فَإِذَا أَوْصَى حَافٍ فِي وَصِيَّتِهِ. فَيُخْتَمُ لَهُ بِشَرِّ عَمَلِهِ، فَيَدْخُلُ النَّارَ. وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الشَّرِّ سَبْعِينَ سَنَةً. فَيَعْمَلُ فِي وَصِيَّتِهِ، فَيُخْتَمُ لَهُ بِخَيْرِ عَمَلِهِ، فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ».

۲۷۰۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی ستر سال تک نیک لوگوں والے کام کرتا رہتا ہے پھر جب (موتے وقت) وصیت کرتا ہے تو وصیت میں ناانصافی کرتا ہے اس طرح اس کا انجام برے کام پر ہوتا ہے چنانچہ وہ جہنم میں چلا جاتا ہے۔ اور ایک آدمی ستر سال تک برے لوگوں والے کام کرتا رہتا ہے پھر (موتے وقت) وصیت میں انصاف سے کام لیتا ہے تو اس طرح اس کا انجام نیک کام پر ہوتا ہے چنانچہ وہ جنت میں چلا جاتا ہے۔“

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿عَذَابٌ مُهِينٌ﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو: ﴿تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

۲۷۰۳- [إسناده ضعيف جداً] وقال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف لضعف زيد العمي وابنه عبد الرحيم".

۲۷۰۴- [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، الوصايا، باب ما جاء في كراهية الإضرار في الوصية، ح: ۲۸۶۷ من حديث أشعث بن، وحسن الترمذي، ح: ۲۱۱۷ قلت: شهر تقدم حاله، ح: ۱۴۹۶، ولم يثبت الجرح المفسر فيه، وقضية السرقة لم تنصح، وقال الذهبي في ديوان الضعفاء (ص: ۱۴۵) "شهر بن حوشب مختلف فيه وحديثه حسن..."، وقال السقلافي في الفتح ۶۵/۳ "وشهر حسن الحديث وإن كان فيه بعض الضعف".

وصیت سے متعلق احکام و مسائل

يُدْخِلُهُ جَنَّتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ ”یہ حدیں اللہ کی (مقرر کی ہوئی) ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ﷺ کی فرماں برداری کرے اسے اللہ تعالیٰ جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی (مقررہ) حدوں سے آگے نکلے اسے وہ جہنم میں ڈال دے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اور اس کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔“

۲۷۰۵- حضرت معاویہ بن قرہ اپنے والد (حضرت قرہ بن ایاس بن ہلال مزنی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی وفات کا وقت آیا تو اس نے وصیت کی اور اس کی وصیت اللہ کی کتاب کے مطابق تھی اس کا یہ عمل اس کی زندگی میں ترک شدہ زکاۃ کا کفارہ بن جائے گا۔“

باب: ۳- زندگی میں بخل اور مرتے وقت فضول خرچی کی ممانعت

۲۷۰۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارٍ الْجَنْمِصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ أَبِي حَلْبَسٍ، عَنْ خَلِيدِ بْنِ أَبِي خَلِيدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ فَأَوْطَى، وَكَانَتْ وَصِيَّتُهُ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ، كَانَ كَفَّارَةً لِمَا تَرَكَ مِنْ زَكَاتِهِ فِي حَيَاتِهِ».

(المعجم ۴) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِمْسَاكِ فِي الْحَيَاةِ وَالتَّبَذِيرِ عِنْدَ الْمَوْتِ (الصفحة ۴)

۲۷۰۵- [إسناده ضعيف] أخرجه الدارقطني: ۱۴۸/۴، ۱۴۹ من حديث بقية به، وقال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف، بقية (۱۱۲۱: ۵۵۱) مدلس وشيخه أبو حلبس مجهول" * خليل وتلميذه مجهولان كما في التقريب وغيره، وللحديث شاهد ضعيف عند الطبراني: ۱۹/۳۳ وغيره.

۲۷۰۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے بتائیے کہ میرے حسن سلوک کا مستحق کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں! قسم ہے تیرے باپ (کے رب) کی! تجھے ضرور بتاؤں گا۔ تیری ماں (تیرے حسن سلوک کی سب سے زیادہ مستحق ہے۔“ اس نے کہا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ”پھر تیری ماں۔“ اس نے کہا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ”پھر تیری ماں۔“ اس نے کہا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ”تیرا باپ۔“ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے میرے مال کے بارے میں بتائیے کہ میں اس میں سے کس طرح صدقہ کروں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں! اتم ہے اللہ کی! تجھے ضرور بتاؤں گا۔ (وہ اس طرح ہے کہ) تو اس وقت صدقہ کرے جب تو تندرست ہو اور مال سے محبت رکھتا ہو تجھے زندہ رہنے کی امید ہو اور فقر کا اندیشہ ہو۔ (یہ صدقہ کا صحیح وقت ہے) اور مؤخر نہ کرنا حتیٰ کہ جب تیری جان یہاں (حلق تک) پہنچ جائے پھر تو کہے: میرا مال فلاں کو دے دینا! میرا مال فلاں کو بھی دے دینا۔ وہ تو انہی کا ہو چکا اگرچہ تجھے یہ (حقیقت) ناگوار محسوس ہو۔“

۲۷۰۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ وَابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَبِّئْنِي. مَا أَحَقُّ النَّاسَ مِنِّي بِحَسَنِ الصُّحْبَةِ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ. وَأَبْيَكَ لَتُنَبِّأَنَّ. [قَالَ:] أُمُّكَ» قَالَ: «ثُمَّ مَنْ؟» قَالَ: «ثُمَّ أُمُّكَ» قَالَ: «ثُمَّ مَنْ؟» قَالَ: «ثُمَّ أُمُّكَ» قَالَ: «ثُمَّ مَنْ؟» قَالَ: «ثُمَّ أَبُوكَ» قَالَ: نَبِّئْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْ مَالِي كَيْفَ أَتَصَدَّقُ فِيهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ. وَاللَّهِ لَتُنَبِّأَنَّ. [أَنْ] تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَاحِبُ شَيْءٍ. تَأْمُلُ الْغَنَى وَتَخَافُ الْفَقْرَ. وَلَا تُمْلِهُ. حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ نَفْسُكَ هَهُنَا، قُلْتَ: مَالِي لِفُلَانٍ، وَمَالِي لِفُلَانٍ. وَهُوَ لَهُمْ، وَإِنْ كَرِهْتَ».



🌞 فوائد و مسائل: ① اپنی بات میں زور پیدا کرنے کے لیے قسم کھانا جائز ہے۔ ② جواب دینے سے پہلے تمہید کے طور پر کوئی بات کہنے سے سائل جواب کی طرف پوری طرح متوجہ ہو جاتا ہے جیسے آپ کا یہ فرمانا: ”میں تجھے ضرور بتاؤں گا۔“ ③ قسم صرف اللہ کی ذات کی کھانا جائز ہے جیسا کہ صحیح احادیث میں وارد ہے۔ ارشاد نبوی ہے: ”اللہ تعالیٰ تمہیں پاپوں کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے پس جو شخص قسم کھائے وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔“

۲۲۔ ابواب الوصایا وصیت سے متعلق احکام و مسائل

رہے۔“ (صحیح البخاری، الأدب، باب من لم یزکفار من قال ذلک متأولاً أو جاهلاً، حدیث: ۱۱۰۸) اس لیے اس حدیث میں ”باپ کی قسم“ سے مراد ”باپ کے رب کی قسم“ ہے۔ عربی زبان میں قرینے کی موجودگی میں الفاظ حذف کر دینا عام ہے۔“ جیسے (وَأَسْأَلُ الْقُرْیَةَ) ”بہستی سے پوچھیے۔“ (یوسف ۸۲:۲) یعنی (وَأَسْأَلُ أَهْلَ الْقُرْیَةِ) ”بہستی کے باشندوں سے پوچھیے۔“ ⑤ حسن سلوک میں ماں کا حق زیادہ ہے کیونکہ وہ باپ کی نسبت زیادہ نرم دل اور زیادہ حساس ہوتی ہے تاہم اگر ماں کسی ایسے کام کا حکم دے جو شرعاً ممنوع یا مکروہ ہو اور باپ اس غلط کام سے منع کرے تو باپ کا حکم ماننا ضروری ہے اور یہ ماں سے حسن سلوک کے منافی نہیں۔ ⑥ صحت کی حالت میں صدقہ زیادہ افضل ہے کیونکہ اس وقت دل میں مال کی محبت زیادہ شدید ہوتی ہے اور اسے خرچ کرنا اس لیے بھی مشکل محسوس ہوتا ہے کہ مستقبل میں حالات خراب ہونے کا خطرہ محسوس ہوتا ہے جبکہ موت کے وقت یہ خیال ہوتا ہے کہ اب میں اسے استعمال تو نہیں کر سکوں گا لہذا صدقہ کر کے فائدہ حاصل کر لوں۔ اس وقت دل میں مال کی محبت نہیں رہتی۔ ⑦ زندگی کے آخری ایام میں صدقہ کرنا یا وصیت کرنا شرعاً درست ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عام حالات میں بھی صدقے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

۲۷۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۷۰۷۔ حضرت بسر بن جحاش قرشی رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَتَانَا حَرِيزُ بْنُ
عُثْمَانٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْسَرَةَ،
عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ جَحَّاشٍ
الْقُرَشِيِّ قَالَ: بَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ فِي كَفِّهِ. ثُمَّ
وَضَعَ إصْبَعَهُ السَّبَابَةَ وَقَالَ: «يَقُولُ اللَّهُ
عَزَّوَجَلَّ: أَنِّي نُعْجِزُنِي، ابْنُ آدَمَ وَقَدْ
خَلَقْتُكَ مِنْ مِثْلِ هَذِهِ. فَإِذَا بَلَغْتَ نَفْسَكَ
[إِلَى] هَذِهِ - وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ - قُلْتَ:
أَتَصَدَّقُ. وَأَنَّى أَوَانُ الصَّدَقَةَ؟»

ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے اپنی پھٹی پر لعاب
مبارک ڈالا پھر اپنی سبابہ انگلی (اس کی طرف اشارے
کے طور پر) رکھی اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آدم
کے بیٹے! تو مجھے کیسے عاجز کر سکتا ہے حالانکہ میں نے
تجھے اس جیسی چیز سے پیدا فرمایا پھر جب تیری جان
یہاں پہنچ جاتی ہے یہ کہتے ہوئے نبی ﷺ نے اپنے حلق
کی طرف اشارہ فرمایا تب تو کہتا ہے: میں صدقہ کرتا
ہوں۔ اب صدقے کا وقت کہاں ہے؟“

نورائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ انسان کا خالق ہے وہ ہر لحاظ سے بندے پر قدرت رکھتا ہے جب کہ بندہ ہر لحاظ سے اس کا محتاج ہے۔ ② یہ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے انسان کو ایک ناقابل ذکر حقیر چیز سے پیدا کر کے اسے اشرف المخلوقات بنادیا۔ ③ بعض مقامات پر صراحت کی بجائے کنائے کے الفاظ بولنا بہتر ہوتا ہے۔

۲۷۰۸۔ حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا انھوں نے فرمایا: فتح مکہ کے سال میں بیمار ہو گیا حتیٰ کہ موت کے کنارے پہنچ گیا۔ رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا مال بہت زیادہ ہے اور میری وارث میری صرف ایک بیٹی ہے تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“ میں نے کہا: آدھا؟ فرمایا: ”نہیں۔“ میں نے کہا: تہائی؟ فرمایا: ”تہائی (چائز ہے) اور تہائی بھی زیادہ ہے۔ تیرا اپنے وارثوں کو خوشحال چھوڑنا انھیں مفلس چھوڑ جانے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔“

۲۷۰۸۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُرُوزِيُّ، وَ سَهْلٌ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ حَتَّى أَشْفَيْتُ عَلَى الْمَوْتِ. فَقَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَقُلْتُ: أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا. وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي لِي. أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِي مَالِي؟ قَالَ: «لَا» قُلْتُ: فَالْثُّلُثُ؟ قَالَ: «لَا» قُلْتُ: فَالْثُّلُثُ؟ قَالَ: «الْثُّلُثُ. وَالْثُّلُثُ كَثِيرٌ. أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① بیمار کی عیادت کرنا مسلمان کے حقوق میں شامل ہے اور یہ بہت بڑا نیک عمل ہے۔

② جب انسان محسوس کرے کہ اس کا آخری وقت قریب ہے تو اس وقت اسے ترکے کے ایک تہائی حصے سے زیادہ صدقے کی وصیت نہیں کرنی چاہیے۔ ③ اگر کوئی شخص تہائی حصے سے زیادہ کی وصیت کر کے فوت ہو جائے تو اس کی وصیت پر صرف تہائی ترکے تک عمل کیا جائے گا۔ (دیکھیے حدیث: ۲۳۳۵) ④ بہتر یہ ہے کہ تہائی مال سے کم وصیت کی جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تہائی کی اجازت دینے کے باوجود اسے ”زیادہ“ فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث سے یہی سمجھا ہے۔ (دیکھیے حدیث: ۱۷۱۱)

۲۷۰۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ۲۷۰۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۲۷۰۸۔ أخرجه البخاري، الفرائض، باب ميراث البنات، ح: ۶۷۳۳، ومسلم، الوصية، باب الوصية بالثلث، ح: ۱۶۲۸ من حديث سفیان به.

۲۷۰۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۲۶۹/۶ من حديث طلحة بن عمرو به، وضعفه البوصيري من أجل طلحة، وتقدم، ح: ۸۵۷، وتابعه عتبة بن عبد الله الأصم عن عطاء به، عند أبي نعيم في الحلية: ۳۲۲/۳ * وعقبه: ۴۴

۲۲۔ ابواب الوصایا - وصیت سے متعلق احکام و مسائل

وَكَيْعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَصَدَّقَ عَلَيْكُمْ، عِنْدَ وَفَاتِكُمْ، بِثُلْثِ أَمْوَالِكُمْ، زِيَادَةً لَكُمْ فِي أَعْمَالِكُمْ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ صدقہ کیا ہے کہ وفات کے وقت تمہیں تہائی مال (میں وصیت کا حق) دے دیا ہے تاکہ تمہارے نیک اعمال میں اضافہ ہو جائے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے لیکن بعض محققین دیگر شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۵۵/۳۵۶ والإرواء رقم: ۱۶۳۱) بنا بریں اسلامی شریعت کے احکام دنیا اور آخرت میں فائدے کا باعث ہیں۔ ② اچھے کام کی وصیت کرنے سے مرنے والے کو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ جب اس کی وفات کے بعد اس کی وصیت پر عمل کیا جاتا ہے تو مرنے والے کو اس کا ثواب پہنچتا ہے۔ ③ اگر پسماندگان اچھے کام کی وصیت پر عمل نہ کریں تب بھی فوت ہونے والے کو اچھی وصیت کا ثواب ضرور ملے گا۔

۲۷۱۰۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَحْسَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ: حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ ابْنُ مُوسَى: أَتَيْنَا مُبَارَكُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «يَا ابْنَ آدَمَ إِنِّي لَمْ نَكُنْ لَكَ وَاحِدَةً مِنْهُمَا: جَعَلْتُ لَكَ نَصِيبًا مِنْ مَالِكَ حِينَ أَخَذْتُ بِكَطَمِكَ، لِأُطَهِّرَكَ بِهِ وَأَرْزُقَكَ. وَصَلَاةٌ عِبَادِي عَلَيْكَ، بَعْدَ انْقِضَاءِ أَجَلِكَ».

۲۷۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! دو چیزیں (میں نے تجھے دی ہیں) ان میں سے ایک بھی تیرے ہاتھ میں نہیں تھی۔ میں نے تیرے مال میں اس وقت تیرا حصہ مقرر کر دیا جب میں تیری سانس بند کرتا ہوں۔ (یہ اس لیے) تاکہ تجھے پاک صاف کر دوں اور (دوسری چیز) تیری زندگی کے ختم ہو جانے کے بعد میرے بندوں کا تجھ پر نماز جنازہ ادا کرنا۔“

۲۷۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۲۷۱۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ضعیف (غریب)، وللحديث طرق كلها ضعيفة.

۲۷۱۰۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الدارقطني: ۱۴۸/۴ من حديث عبيد الله بن موسى به * مبارك بن حسان ضعفه البيهقي (شعب الإيمان: ۵۷/۷)، والجمهور، وهي علة الخبر.

۲۷۱۱۔ أخرجه البخاري، الوصايا، باب الوصية بالثلث، ح: ۲۷۴۳ من حديث هشام، ومسلم، الوصية، باب الوصية بالثلث، ح: ۱۶۲۹ من حديث وكيع به.

۲۲۔ ابواب الوصایا

وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَدِدْتُ أَنَّ النَّاسَ غَضُّوا مِنْ الثَّلْثِ إِلَى الرَّبْعِ. لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الثَّلْثُ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ».

(المعجم ۶) - بَاب: لَا وَصِيَّةَ لِرِوَارِثِ

(الحنفة ۶)

۲۷۱۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَطَّ بِهَمْ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ. وَإِنَّ رَاحِلَتَهُ لَتَقْصُصَ بِحِزْبَيْهَا. وَإِنَّ لِقَامَهَا لَيَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيْهَا قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ لِكُلِّ وَارِثٍ نَصِيبَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ. فَلَا يَجُوزُ لِرِوَارِثِ وَصِيَّةٌ. أَلَوْلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ» أَوْ قَالَ: عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ.

100

وصیت سے متعلق احکام ومسائل

ہے انھوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ لوگ تیسرے حصے کو کم کر کے چوتھے حصے کی وصیت کیا کریں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”تیسرا حصہ ایک بڑی مقدار ہے۔“ یا فرمایا: ”تیسرا حصہ زیادہ ہے۔“

باب: ۶- وارث کے حق میں وصیت

جائز نہیں

۲۷۱۲- حضرت عمرو بن حنبلہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے لوگوں سے خطاب فرمایا جب کہ آپ اپنی سواری (اونٹنی) پر سوار تھے۔ اور آپ کی سواری خوب جگلی کر رہی تھی۔ اور اس کا لعاب میرے کندھوں کے درمیان (پشت پر) گر رہا تھا۔ (اس موقع پر) آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ہر وارث کو ترکے کا حصہ تقسیم کر کے دے دیا ہے لہذا وارث کے لیے وصیت جائز نہیں۔ بچہ ہستہ والے کا ہے اور بدکار کے لیے بھڑیں۔ جو شخص اپنے باپ کے سوا کسی اور کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کرے یا اپنے آزاد کرنے والوں کے سوا کسی اور کی طرف آزادی کی نسبت کرے تو اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کا نہ فرض قبول ہوگا اور نہ نفل۔“ یا فرمایا: ”نہ نفل قبول ہوگا نہ فرض۔“

🌞 فوائد ومسائل: ① ترکے میں جن رشتے داروں کا حصہ اللہ تعالیٰ نے مقرر فرما دیا ہے انھیں ان کا مقررہ

حصہ ضرور ملنا چاہیے۔ ② جن رشتے داروں کا وارثت میں حصہ نہیں ان کے حق میں مناسب وصیت کرنا بہتر

۲۲۔ أبواب الوصایا وصیت سے متعلق احکام و مسائل

ہے۔ ۴) بعض لوگ بتیمیر پوتے کی وراثت کا مسئلہ لے کر شریعت کے نظام میراث پر اعتراض کرتے ہیں مثلاً: ایک شخص فوت ہوتا ہے اس کا ایک بیٹا زندہ ہے دوسرا بیٹا فوت ہو چکا ہے لیکن اس فوت شدہ بیٹے کا ایک بیٹا جو اب فوت ہونے والے کا پوتا ہے وہ موجود ہے۔ اصولی میراث کے مطابق یہ پوتا محروم ہے کیونکہ قریبی عصبہ کی موجودگی میں دور کا عصبہ رشتے دار محروم ہوتا ہے۔ اس قسم کی استثنائی اور نادور صورتوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قانون میں تبدیلی کرنا بہت بڑی جسارت ہے۔ شرعی طور پر اس کا حل موجود ہے اور وہ یہ کہ فوت ہونے والا اپنے غیر وارث پوتے کے حق میں کچھ وصیت کر جائے۔ اگر وصیت نہ ہو تو وارثوں کے لیے مستحب اور بعض علماء کے نزدیک واجب ہے کہ وارث محروم الارث پوتوں وغیرہ کو وراثت میں سے کچھ نہ کچھ حصہ دیں۔ قرآن کریم کی آیت: ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ﴾ (النساء: ۸) ”وراثت کی تقسیم کے وقت رشتے دار یتیم اور مساکین آ حاضر ہوں تو تم مال وراثت میں سے انھیں کچھ دے دو۔“ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ اکثر لوگ اس حکم قرآنی کو محض اخلاقی ہدایت سمجھ کر اپنے نہایت قریبی رشتے داروں (بھتیجیوں وغیرہ) کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے اسلام کا قانون وراثت تنقید و اعتراض کا نشانہ بنتا ہے حالانکہ اس میں تو ایسی کوئی چیز نہیں جس پر انگشت نمائی کی جاسکے۔ اگرچہ تائے اپنے بھتیجیوں وغیرہ کے ساتھ شفقت، ہمدردی اور صلہ رحمی کا معاملہ کریں جیسا کہ اسلامی تعلیمات کا تقاضا ہے تو ایک اسلامی معاشرے میں پوتوں وغیرہ کی وراثت یا عدم وراثت کا مسئلہ زیر بحث ہی نہ آئے کیونکہ صلہ رحمی کے اعتبار سے ان کی محرومی وراثت کا ازالہ خوش اسلوبی کے ساتھ کیا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں جب کی بات ہے کہ اس قسم کے اعتراضات ان غیر مسلموں کی طرف سے بھی پیش کیے جاتے ہیں جن کے ہاں وراثت کا کوئی اصول و ضابطہ سرے سے موجود ہی نہیں سوائے اس کے کہ مرنے والے کا بڑا بیٹا یا بیٹی تمام تر کے کی مالک بن جاتی ہے خواہ یہ کروڑوں کی جائیداد ہو۔ میت کی باقی اولاد بالکل محروم ہوتی ہے حالانکہ اولاد ہونے کے لحاظ سے وہ اس کے برابر حق دار ہیں۔ انصاف سے اس قدر بیدار و آواز پر عمل کرنے والوں کی طرف سے اسلام کے انتہائی عادلانہ نظام وراثت کی ایک شق تلاش کر کے اس پر غلط سلط اعتراض کرنا اور اس طرح پوری شریعت کو ناقابل عمل قرار دینے کی کوشش کرنا معقول طرز عمل نہیں۔ افسوس ہے کہ بعض نام نہاد مسلمان بھی غیر مسلموں سے متاثر ہو کر انھی کی زبان بولنا شروع کر دیتے ہیں اور اپنا ایمان خطرے میں ڈال لیتے ہیں۔ ۵) وارث کے حق میں وصیت سے منع کرنے میں یہ حکمت ہے کہ اگر وہ وصیت قرآن و سنت کے مطابق ہو تو وصیت کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ان وارثوں کو شرعاً وہی حصہ ملے گا، خواہ وصیت کی جائے یا نہ کی جائے اور اگر اس کی وصیت قرآن و سنت کے خلاف ہو تو اس وصیت پر عمل کرنا جائز نہیں۔ اس طرح وہ کا عدم ہے۔ ۶) بچہ ہستہ والے کا ہونے کی وضاحت حدیث: ۲۰۰۴ میں گزر چکی ہے۔ ۷) نسبی تعلق ایک ناقابل تبدیل تعلق ہے اسی وجہ سے اسلام کی نظر میں محتفی (منہ بولے بیٹے) کو اصل باپ کی بجائے اپنی طرف منسوب کرنا اور قطار

۲۲- أبواب الوصايا

وصیت سے متعلق احکام و مسائل

(بیوی کو ماں بہن قرار دینا) غیر قانونی بلکہ گناہ ہے۔ (۴) ولاء (آزادی) کا تعلق بھی ناقابل تبدیل ہے جس نے کسی کو آزاد کیا ہے اسی کا آزاد کردہ (مولیٰ) کہنا چاہیے۔ آزاد کرنے والے کے احسان کو فراموش کر کے کسی اور کو مولیٰ قرار دینا بہت بڑا گناہ ہے۔

۲۷۱۳- حضرت ابو امامہ (صدیق بن عثمان) باہلی رحمہ اللہ

۲۷۱۳- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے حجتہ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو اپنے خطبہ مبارک میں یہ فرماتے سنا: ”اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق دے دیا ہے لہذا وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں۔“

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ، عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَلَا وَصِيَّةَ لِرِوَارِثٍ».

۲۷۱۴- حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ سے روایت

۲۷۱۴- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے (منہ کے) نیچے کھڑا تھا جبکہ مجھ پر اس کا لعاب گر رہا تھا۔ (اس وقت) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا: ”اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق دے دیا ہے لہذا وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں۔“

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شَابُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَرِيدٍ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنِّي لَتَنُحْتُ نَاقَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَسِيلُ عَلَيَّ لُعَابُهَا، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، أَلَا لَا وَصِيَّةَ لِرِوَارِثٍ».



باب ۷- وصیت پوری کرنے سے

(المعجم ۷) - بَابُ الَّذِي قَبْلَ الْوَصِيَّةِ

پہلے قرض ادا کیا جائے

(التحفة ۷)

۲۷۱۵- حضرت علی رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے

۲۷۱۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۲۷۱۳- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الوصايا، باب ما جاء في الوصية للوارث، ح: ۲۸۷۰، ۳۵۶۵ من حديث إسماعيل به، وحسنه الترمذي، ح: ۲۱۲۰.

۲۷۱۴- [صحیح] أخرجه الدارقطني: ۶۹/۴ من حديث ابن جابر به * وسعيد بن أبي سعيد الساحلي (كما في السنن الكبرى للبيهقي ۶/۲۶۵، والدارقطني، وصرح به ابن عبد الهادي كما في هامش تحفة الأشراف: ۱/۲۲۵)، وهو مجهول كما في التزيب، ولحديثه شواهد صحيحة، والحديث صحيحه البوصيري وغيره.

۲۷۱۵- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الفرائض، باب ما جاء في ميراث الإخوة من الأب والأم، ح: ۲۰۹۴

۲۲۔ ابواب الوصایا۔ وصیت سے متعلق احکام و مسائل

وَكَيْفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ
الْعَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ بِالَّذِينَ قَبِلَ الْوَصِيَّةَ. وَأَنْتُمْ تَقْرَوْنَهَا:
﴿وَبَعْدَ وَصِيَّتِهِ يُوصِي بِهَا أَوْ دِيْنُهُ﴾ [النساء:
۱۱] وَإِنْ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ لَيَتَوَارَثُونَ دُونَ
بَنِي الْعَلَاتِ.

فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے وصیت پوری کرنے سے پہلے
قرض ادا کرنے کا حکم دیا اور تم یہ آیت پڑھتے ہو: ﴿مِنْ
بَعْدَ وَصِيَّتِهِ يُوصِي بِهَا أَوْ دِيْنُهُ﴾ ”اس وصیت کے
بعد جو وہ وصیت کرے یا قرض کے بعد“ (النساء: ۱۱)
اور سگے بھائی، ایک ماں کے بیٹے وارث ہوں گے
سو تیلے بھائی نہیں۔

🌟 فوائد و مسائل: ① قرض کی اہمیت وصیت کے مقابلے میں اس لحاظ سے زیادہ ہے کہ قرض زندگی میں بھی
واجب الادا ہوتا ہے اور موت کے بعد بھی جبکہ وصیت موت کے بعد ہی قابل عمل ہوتی ہے۔ قرض جتنا بھی ہو ادا
کرنا ضروری ہوتا ہے جب کہ وصیت اگر تہائی ترکے سے زیادہ ہو تو تہائی تک قابل عمل ہوتی ہے زائد نہیں۔
② میت کے مال میں سے سب سے پہلے کفن و دفن پر خرچ کیا جاتا ہے پھر قرض ادا کیا جاتا ہے پھر جو کچھ بچے
اس کے تہائی مال یا اس سے کم کی جو وصیت ہو وہ پوری کی جاتی ہے۔ اس کے بعد باقی ترکہ داروں میں تقسیم کیا
جاتا ہے۔ ③ آیت میں وصیت کا ذکر قرض سے پہلے ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ پہلے وصیت پوری کی جائے پھر
قرض ادا کیا جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ دونوں چیزیں واجب ہیں ان میں سے جو چیز پائی جائے وہ ادا کی
جائے۔ اگر دونوں (وصیت اور قرض) موجود ہوں تو ترکے میں سے دونوں کی ادائیگی کرنے کے بعد باقی ترکہ
تقسیم کیا جائے۔ علاوہ ازیں وصیت کا ذکر پہلے کرنے میں یہ نکتہ بھی ہو سکتا ہے کہ وصیت پر عمل کرنے کو زیادہ
اہمیت نہیں دی جاتی جب کہ قرض تو لوگ زبردستی بھی وصول کر لیتے ہیں۔ وصیت کو پہلے بیان کر کے واضح کر
دیا کہ اس پر عمل کرنے میں بھی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے، گو اس پر عمل قرض کی ادائیگی کے بعد ہی کیا جائے
گا۔ ④ میت کے سگے بہن بھائی اس کے سوتیلے بہن بھائیوں پر مقدم ہیں۔ ⑤ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل
محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید اس کی بابت لکھا ہے کہ اسی مفہوم کی ایک حدیث حسن درجے کی
پہلے گزر چکی ہے وہ اس کی شاہد ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے فاضل محقق کے نزدیک مذکورہ
روایت کی کوئی نہ کوئی اصل ضرور ہے۔ علاوہ ازیں بعض محققین نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے لہذا مذکورہ
روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر حسن درجے تک پہنچ جاتی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے
دیکھیے: (الإرواء: ۶/۱۰۷-۱۰۹، رقم: ۱۶۷۷)

۲۲۔ ابواب الوصایا — وصیت سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۸) - بَابُ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يُوصِ

هَلْ يُتَصَدَّقُ عَنْهُ؟ (التحفة ۸)

باب: ۸۔ جو شخص وصیت کیے بغیر فوت

ہو جائے کیا اس کی طرف سے صدقہ

کیا جاسکتا ہے؟

۲۷۱۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک

آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: میرا والد فوت

ہو گیا ہے اور اس نے مال چھوڑا ہے لیکن وصیت نہیں

کی۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کے

گناہ معاف ہو جائیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“

۲۷۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ

عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ

مَالًا. وَلَمْ يُوصِ. فَهَلْ يُكْفَرُ عَنْهُ أَنْ

تَصَدَّقَتْ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ».

۲۷۱۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک

آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:

میرا والدہ اچانک فوت ہو گئی ہیں اور انھوں نے

وصیت نہیں کی۔ اور میرا خیال ہے کہ اگر انھیں بات

چیت کرنے کا موقع ملتا تو صدقہ کرتیں۔ اگر میں ان کی

طرف سے صدقہ کروں تو کیا انھیں ثواب ملے گا اور کیا

مجھے بھی ثواب ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“

۲۷۱۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ:

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ

أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ

فَقَالَ: إِنَّ أُمِّي افْتُلِثَتْ نَفْسُهَا. وَلَمْ

تُوصِ. وَإِنِّي أَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ

لَتَصَدَّقَتْ. فَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا،

وَلِيَّيْ أَجْرٌ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ».



🌞 فوائد و مسائل: ① انسان کو مرنے کے بعد جس طرح ان اعمال کا ثواب پہنچتا رہتا ہے جو اس نے زندگی

میں کیے تھے اور ان کے نیک اثرات بعد میں جاری رہے اسی طرح اس صدقے وغیرہ کا ثواب بھی پہنچتا ہے جو

والدین کی وفات کے بعد اولاد ان کی طرف سے کرے۔ ② فوت شدہ والدین کی طرف سے صدقے کے لیے

یہ شرط نہیں کہ انھوں نے وصیت کی ہو۔ ③ آج کل ایصالِ ثواب کے نام سے جو مٹھلیں برپا کی جاتی ہیں اور

کھانے کھلائے جاتے ہیں ان کی حیثیت محض ایک رسم کی ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ خاموشی سے کسی مستحق کی

۲۷۱۶۔ أخرجه مسلم، الوصية، باب وصول ثواب الصدقات إلى الميت، ح: ۱۶۳۰ من حديث العلاء به.

۲۷۱۷۔ أخرجه مسلم، الوصية، الباب السابق، ح: ۱۰۰۴ بعد، ح: ۱۶۳۰، والزكاة، باب وصول ثواب الصدقة عن الميت إليه، ح: ۱۰۰۴ من حديث أبي أسامة به.

۲۲۔ ابواب الوصایا

وصیت سے متعلق احکام و مسائل

مناسب امداد کر دی جائے۔ ⑩ قرض اور دوسرے مالی حقوق کی ادائیگی میں جس طرح زندگی میں نیابت ممکن ہے اسی طرح وفات کے بعد بھی کسی کا قرض دوسرا آدمی ادا کر دے تو فوت شدہ شخص بری الذمہ ہو جاتا ہے۔

(المعجم ۹) - **بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾** [النساء: ۶] (التحفة ۹)

باب: ۹۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا بیان:

”اور جو محتاج ہو وہ جائز حد تک کھالے۔“

۲۷۱۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: لَا أَجِدُ شَيْئًا. وَلَيْسَ لِي مَالٌ. وَلِي بَيْتٌ لَهُ مَالٌ. قَالَ: «كُلْ مِنْ مَالِ بَيْتِكَ. غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُتَأَثِّلٍ مَالًا». قَالَ وَأَحْسِبْهُ قَالَ: «وَلَا تَقْبَلْ مَالَكَ بِمَالِهِ».

۲۷۱۸- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میرے پاس کچھ نہیں (گزارہ نہیں ہوتا) نہ میرے پاس کوئی مال ہے البتہ ایک یتیم میری کفالت میں ہے اس کا مال ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے یتیم کے مال میں سے کھالیا کر لیکن فضول خرچی نہ کرنا“ اور (اس کے مال سے) مال نہ کمانا۔“ اور غالباً یہ بھی فرمایا: ”اس کے مال کے ذریعے سے اپنا مال نہ بچانا۔“

فوائد و مسائل: ① یتیم کا مال کھانا برداشت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَ سَيَصْلُونَ سَعِيرًا﴾ (۱۰:۳) ”جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں صرف آگ بھڑک رہے ہیں اور وہ عقریب (جہنم کی) آگ میں جلیں گے۔“ ② اگر یتیم کا سرپرست مفلس ہو تو وہ یتیم کے مال سے اپنے انتہائی ضروری اخراجات پورے کر سکتا ہے لیکن تہیثات اور آسائشات پر اس کا مال خرچ نہیں کر سکتا۔ ③ مفلس آدمی کے لیے بھی بہتر یہی ہے کہ محنت مزدوری سے اپنے اخراجات پورے کرے اور یتیم کا مال محفوظ رکھے۔ ④ یتیم کے مال کے ذریعے سے اپنا مال بچانے کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے قرض مانگا تو یتیم کا مال دے دیا اپنا محفوظ رکھا۔ یا ذاتی ضروریات پر اس کا مال خرچ کیا اور اپنا بچالیا۔ ⑤ یتیم کے مال سے تجارت کر کے یتیم کو اس کا حصہ دینا (مضاربت) درست ہے لیکن یہ درست نہیں کہ اس کے مال سے تجارت کر کے سارا نفع خود رکھ لے یا اس کے مال کو اس طرح خرچ کرے جس طرح اپنا مال بے روک ٹوک خرچ کرتا ہے۔

۲۷۱۸- [متناہ حسن] أخرجه أبو داود، الوصايا، باب ما جاء فيما لولي اليتيم أن ينال من مال اليتيم، ح: ۲۸۷۲ من حديث حسين المعلم به، وصححه ابن خزيمة، وابن الجارود، ح: ۹۵۲، وقال الحافظ في الفتح: ۲۴۱/۸. 'إسناده قوي'.

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

الفرائض (وراثت) کی لغوی و اصطلاحی تعریف مشروعیت، اسباب و موانع اور شرائط

✽ لغوی معنی: [فَرَأَيْضُ]: فَرِيضَةٌ کی جمع ہے۔ یہ فَرَض سے اسم مصدر ہے۔ امام جوہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فرض سے مراد اللہ تعالیٰ کی واجب کردہ اشیاء ہیں۔

✽ اصطلاحی تعریف: [عَلِمَ يُعْرِفُ بِهِ مَنْ يَرِثُ وَمَنْ لَا يَرِثُ وَ مِقْدَارُ مَا لِكُلِّ وَارِثٍ] ”فرائض سے مراد وہ علم ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ کون وارث ہے کون وارث نہیں اور ہر وارث کا کیا حق ہے۔“

✽ وراثت کی مشروعیت: اسلام سے قبل دنیا میں یہ دستور تھا کہ طاقتور وارث بنتا اور کمزور کو اپنے اقرباء کی وراثت سے کچھ نہ دیا جاتا، عورتوں کو یکسر محروم رکھا جاتا کیونکہ مردوں کا خیال تھا کہ وہ جائیداد کے اکیلے وارث ہوں گے اس لیے کہ وہی میدان جنگ میں شریک ہوتے اور اپنے قبیلے کا دفاع کرتے ہیں۔ ان تمام غلط تاویلات اور مظالم کو ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے وراثت کے حق داروں اور ان کے حصوں کا تعین فرمادیا تاکہ ہر شخص کو اس کا حق، بغیر ظلم کے مل سکے۔

۲۳۔ أبواب الفرائض الفرائض (وراثت) کی لغوی واصطلاحی تعریف، مشروعیت، اسباب وموانع اور شرائط

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لِّلرَّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا﴾ (النساء: ۷) ”جو مال ماں باپ اور رشتے دار چھوڑ کریں، تو ہوا زیادہ، اس میں مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی یہ (اللہ کے) مقرر کیے ہوئے حصے ہیں۔“

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: [الْبَقُولُ الْفَرَائِضُ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَلِأُولَىٰ رَجُلٍ ذَكَرَ] (صحیح البخاری، الفرائض، باب میراث الولد من أبيه و أمه، حدیث: ۶۷۳۳، وصحیح مسلم، الفرائض، باب ألحقوا الفرائض بأهلها فما بقي فلأولى رجل ذكر، حدیث: ۱۶۱۵) ”مقررہ حصے ان کے مستحقوں کو دو اور جو باقی بچے وہ (میت کے) قریب ترین مرد (رشتے دار) کا حصہ ہے۔“ نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا: [إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَىٰ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِّلْأَرْثِ] (سنن أبي داود، البيوع، باب في تضمين العارية، حدیث: ۳۵۶۵) ”یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق دے دیا ہے، بنا بریں اب وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں ہے۔“

✽ وراثت کے اسباب وموانع اور شرائط: اسباب: وراثت کے مندرجہ ذیل اسباب ہیں:

① نسبی قرابت: میت کے وہ ورثاء جو خونی رشتے کی وجہ سے وارث بنتے ہیں، ان کا تعلق فروغ (اولاد یا اولاد کی اولاد) سے ہو یا اصول (والدین یا والدین کے والدین) سے یا اطراف (بھائی، چچا یا ان کی اولاد) سے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِي مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ﴾ (النساء: ۳۳: ۴) ”اور ہر مال میں جو والدین اور قریبی رشتے دار چھوڑ جائیں ہم نے حق دار مقرر کیے ہیں۔“

② نکاح: مسنون نکاح کی وجہ سے میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث بنتے ہیں، خواہ رخصتی و غلط ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلِكُلِّكُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ آزْوَاجُكُمْ﴾ (النساء: ۱۳) ”اور تمہاری بیویوں کے ترکے میں سے تمہارے لیے نصف ہے۔“ ③ ولاء: کوئی شخص غلام یا لونڈی کو آزاد کرے اور آزاد شدہ فوت ہو جائے اور اس کا کوئی نسبی وارث نہ ہو تو آزاد کرنے والا اس کا وارث ہوگا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أُعْتِقَ] (صحیح البخاری، الزکاة، باب الصدقة علی موالی أزواج النبی ﷺ، حدیث: ۱۳۹۳، وصحیح مسلم، العتق، باب بیان أن الولاء

۲۳۔ أبواب الفرائض الفرائض (وراثت) کی لغوی و اصطلاحی تعریف، مشروعیت، اسباب و موانع اور شرائط

لمن أعتق؛ حدیث: (۱۵۰۴)

* موانع: ① کفر: مسلمان کا فرکا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا، خواہ کتنی ہی قریبی رشتے داری ہو۔ ② قتل: جس قتل کی وجہ سے قصاص یا دیت لازم آئے اس قتل کی بنا پر قاتل وراثت سے محروم ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قاتل کسی چیز کا وارث نہیں بن سکتا۔“ (سنن أبی داود، الدیات، باب دیات الأعضاء؛ حدیث: ۴۵۶۳) ③ غلامی: غلام نہ خود وارث بنتا ہے نہ اس کا کوئی وارث بنتا ہے کیونکہ اس کی تمام کمائی مالک کی ہوتی ہے، البتہ وہ غلام جس کا کچھ حصہ آزاد ہو تو وہ اپنے آزاد شدہ حصے کے مطابق وارث ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب مکاتب غلام حد یا میراث کو پہنچے تو وہ آزاد شدہ حصے کے مطابق وارث بنایا جائے گا۔“ (سنن أبی داود، الدیات، باب فی دية المکاتب؛ حدیث: ۴۵۸۲) ④ ولد زنا: زنا سے پیدا ہونے والا بچہ اپنے زانی باپ کا اور باپ اس بچے کا وارث نہیں ہوگا، البتہ وہ اپنی ماں کا اور اس کی ماں اس کی وارث ہوگی۔ ⑤ لعان: لعان کے بعد میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث نہیں رہتے۔ ⑥ مردہ بچہ پیدا ہو تو وہ بھی وارث نہیں ہوتا۔

شرائط: ① وراثت کے موانع موجود نہ ہوں۔ ② وارث اپنے مورث کی وفات کے وقت زندہ ہو۔ ③ مورث کی موت کا یقین ہو۔ (احکام وراثت سے متعلق تفصیل کیلئے دیکھیے: ”اسلامی قانون وراثت“، طبع دارالسلام)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۳) أَبْوَابُ الْفَرَائِضِ (التحفة ۱۵)

وراثت سے متعلق احکام و مسائل

باب ۱- علم میراث حاصل کرنے
کی ترغیب

(المعجم ۱) - بَابُ الْحَثِّ عَلَى تَعْلِيمِ
الْفَرَائِضِ (التحفة ۱)

۲۷۱۹- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ
الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ
أَبِي الْعَطَّافِ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ
الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! تَعَلَّمُوا
الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهُ فَإِنَّهُ يَنْصِفُ الْعِلْمَ. وَهُوَ
يُنْسَى. وَهُوَ أَوَّلُ شَيْءٍ يُنْزَعُ مِنْ أُمَّتِي».

۲۷۱۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابو ہریرہ! تم لوگ میراث کا
علم سیکھو اور سکھاؤ کیونکہ یہ آدھا علم ہے اور یہ بھلوا دیا
جاتا ہے۔ میری امت سے سب سے پہلے یہی علم اٹھایا
جائے گا۔“

☀ فائدہ: علم کے اٹھائے جانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو سیکھنے سکھانے کی طرف توجہ نہ کرنے کی وجہ سے اس
کے جاننے والے ختم ہو جائیں گے اور امت میں سے یہ علم اٹھ جائے گا۔

(المعجم ۲) - بَابُ فَرَائِضِ الصُّلْبِ
(التحفة ۲)

۲۷۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ
۲۷۲۰- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۷۱۹- [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۲۰۹/۶ من حديث حفص بن عمر به، وقال: "نفرد به حفص بن عمر،
وليس بالقوي"، والحديث ضعفه الذهبي، والبوصيري من أجل حفص المذكور.

۲۷۲۰- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الفرائض، باب ماجاء في ميراث الصلب، ح: ۲۸۹۱ من حديث ابن
عقيل به، وصححه الترمذي، ح: ۲۰۹۲، والحاكم: ۴/۳۳۳، ۳۳۴، والذهبي: ابن عقيل ضعيف وتقدم، ح: ۳۹۰.

۲۳۔ ابواب الفرائض وراثت سے متعلق احکام و مسائل

الْعَدَنِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ بِابْنَتَيْ سَعْدٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدٍ. قُتِلَ، مَعَكَ، يَوْمَ أُحُدٍ. وَإِنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَ جَمِيعَ مَا تَرَكَ أَبُوهُمَا. وَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَنْكُحُ إِلَّا عَلَى مَالِهَا. فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أُنْزِلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ. فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ. فَقَالَ: «أَعْطِ ابْنَتَيْ سَعْدٍ ثُلُثِي مَالِهِ. وَأَعْطِ امْرَأَتَهُ الثُّمْنَ. وَخُذْ أَنْتَ مَا بَقِيَ».

ہے انھوں نے فرمایا: حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیوہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی دو بیٹیوں کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ سعد رضی اللہ عنہ کی بیٹیاں ہیں۔ وہ غزوہ احد میں آپ کے ہمراہ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔ ان کے چچا نے ان کے باپ کا چھوڑا ہوا سارا ترکہ لے لیا ہے اور مال کے بغیر عورت کا نکاح بھی نہیں ہوتا۔ نبی ﷺ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔ تب رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے بھائی کو بلایا اور فرمایا: ”سعد کی دونوں بیٹیوں کو اس کے مال میں سے دو تہائی دے دو۔ اور اس کی بیوی کو آٹھواں حصہ دو۔ اور جو باقی بچے وہ تم لے لو۔“

🌟 فائدہ: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ محققین کی تفصیلی بحث سے تحسین حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت اس سند سے ضعیف ہونے کے باوجود شواہد کی بنا پر قابل عمل ہے، مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحدیثیة مسند الإمام أحمد بن حنبل: ۱۰۸/۲۳، ۱۰۹، وصحیح سنن أبی داود للألبانی، رقم: ۲۵۴۳، ۲۵۴۴) ② شریعت نے بعض وارثوں کے لیے ترکے میں ایک خاص حصہ مقرر کیا ہے ایسے وارثوں کو اصحاب الفروض کہتے ہیں۔ اصحاب الفروض کو حصے دینے کے بعد جو ترکہ بچے وہ جن رشتہ داروں کو ملتا ہے انھیں عصبہ کہتے ہیں۔ ③ اگر کسی کی ایک ہی بیٹی ہو تو اسے کل ترکے کا نصف حصہ ملے گا۔ اگر ایک سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو انھیں کل مال کے تین حصے کر کے ان میں سے دو حصے دیے جائیں گے۔ (دیکھیے: سورۃ النساء، آیت: ۱۱) ④ اگر میت کے وارث بیٹے بھی ہوں اور بیٹیاں بھی تو ان کی تعداد کے مطابق ہر بیٹے کو دو حصے اور ہر بیٹی کو ایک حصہ دیا جائے گا۔ (حوالہ مذکورہ بالا) ⑤ اگر مرنے والے کی اولاد نہ ہو تو اس کی بیوی کو کل ترکے کا چوتھا حصہ دیا جائے گا اور اگر میت کی اولاد ہو جیسے کہ حدیث میں مذکورہ واقعے میں ہے تو بیوی کو آٹھواں حصہ ملے گا۔ اگر ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو یہی چوتھا یا آٹھواں حصہ ان سب میں تقسیم کیا جائے گا۔ ⑥ میت کا بھائی عصبہ ہے اس لیے اصحاب الفروض (بیوی اور بیٹیوں) کو دے کر جو کچھ باقی بچا، وہ اسے دیا گیا۔ ⑦ حدیث میں مذکورہ واقعے میں کل مال کے چوبیس حصے کیے گئے جن میں سے تین حصے (کل مال کا آٹھواں حصہ) بیوہ کو ملے اور سولہ

حصے (کل مال کی دو تہائی) دونوں بیٹیوں کو (ہر بیٹی کو آٹھ حصے) ملے باقی پانچ حصے بچے وہ بھائی کو مل گئے۔

۲۷۲۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: ۲۷۲۱- حضرت ہزبل بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: ایک آدمی نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان بن ربیعہ باہلی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے بیٹی پوتی اور سگی بہن (کی وراثت) کا مسئلہ دریافت کیا۔ ان دونوں نے فرمایا: بیٹی کے لیے نصف ہے اور جو باقی بچے وہ بہن کا ہے۔ اور (سائل سے) کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ بھی ہماری تائید کریں گے۔ اس آدمی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسئلہ پوچھا اور ان دونوں حضرات کی بات بھی بتائی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اگر میں بھی یہی فتویٰ دوں) تب تو میں گمراہ ہو جاؤں گا اور ہدایت یافتہ نہیں ہوں گا، لیکن میں وہ فیصلہ کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ بیٹی کے لیے نصف ہے اور پوتی کے لیے چھٹا حصہ جس سے (دونوں کا) کل حصہ دو تہائی ہو جائے اور جو باقی بچے وہ بہن کا ہے۔

🌞 فائدہ: ① صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اجتہادی مسائل میں اختلاف رائے ہو جاتا تھا لیکن وہ اس کی بنیاد پر باہمی مخالفت اور دشمنی کا رویہ نہیں اپناتے تھے۔ ② اجتہادی رائے کے مقابلے میں قرآن و حدیث کی نص قابل عمل ہے۔ اجتہاد کی اہمیت صرف اسی وقت تک ہے جب عالم کو پیش آمدہ مسئلے میں قرآن و حدیث کی نص معلوم نہ ہو۔ ③ دونوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رائے کی بنیاد غالباً اس اصول پر تھی کہ قریب کی موجودگی میں دور کا وارث محروم ہوتا ہے اس لیے انھوں نے بیٹی کی موجودگی میں پوتی کو محروم قرار دیا۔ اور بیٹی سے بچا ہوا حصہ بہن کو دلویا۔ ④ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے کی بنیاد ارشاد نبوی پر رکھی اور وہ اصول بیان فرمایا جو دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معلوم نہ تھا۔ ⑤ اگر وارث صرف دو بیٹیاں ہوں تو ان کا حصہ دو تہائی ہے۔ بیٹیوں کی



۲۳۔ ابواب الفرائض وراثت سے متعلق احکام و مسائل

عدم موجودگی میں پوتیوں کا یہی حصہ ہے۔ جس طرح ایک بیٹی کا حصہ نصف ہے اسی طرح بیٹی کی عدم موجودگی میں ایک پوتی کا حصہ نصف ہے۔ ان اصولوں کی روشنی میں ایک بیٹی اور ایک پوتی کی صورت میں بیٹی کا حصہ نصف ہے اور بیٹی اور پوتی کا مجموعی حصہ دو تہائی ہے لہذا دو تہائی میں سے نصف بیٹی کو دے کر باقی چھٹا حصہ پوتی کو ملتا ہے۔ ⑤ اس صورت میں بیٹی اور پوتی کو برابر حصہ نہیں ملتا کیونکہ ان کا درجہ یعنی میت سے تعلق برابر نہیں۔ ⑥ بیٹی بیٹیوں یا پوتی پوتیوں کی موجودگی میں بہن عصبہ ہے۔ ⑦ تقلید سراسر گمراہی ہے خواہ وہ کسی بڑے سے بڑے امام یا صحابی ہی کی کیوں نہ ہو۔

(المعجم ۳) - بَابُ فَرَائِضِ الْجَدِّ

(التحفة ۳)

۲۷۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت معقل بن یسار مرزی رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی خدمت میں وراثت کا ایک مسئلہ پیش کیا گیا جس میں دادا بھی تھا۔ تو میں نے نبی ﷺ کو سنا کہ آپ نے اسے تیسرا حصہ یا چھٹا حصہ دیا۔

۲۷۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ : حَدَّثَنَا ابْنُ الطَّبَاعِ : حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ عَنْ يُونُسَ ، عَنْ الْحَسَنِ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَدٍّ ، كَانَ فِيْنَا ، بِالسُّدُسِ . حضرت معقل بن یسار مرزی رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے خاندان میں ایک دادے کو (اس کے پوتے کے ترکے میں سے) چھٹا حصہ دینے کا فیصلہ دیا۔

🌟 نوادر و مسائل: ① مذکورہ دونوں روایتوں کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور پہلی روایت کی بابت لکھتے ہیں کہ اس سے سنن ابی داؤد کی روایت (۲۸۹۳/۲۸۹۵) کفایت کرتی ہے جبکہ دیگر محققین نے

۲۷۲۲- [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى : ۷۲ / ۴ ، ح : ۶۳۳۳ من حديث يونس بن مطرولاً * أبو إسحاق عن، وتقدم، ح : ۴۶ ، وانظر الحديث الآتي ، وحديث أبي داود (۲۸۹۵، ۲۸۹۶) يعني عنه .

۲۷۲۳- [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى : ۷۲ / ۴ ، ح : ۶۳۳۴ من حديث هشيم به ، وتابعه خالد عند أبي داود، ح : ۲۸۹۷ وغيره * الحسن تقدم، ح : ۷۱ .

۲۳۔ ابواب الفرائض ———— وراثت سے متعلق احکام و مسائل

دونوں روایتوں کو صحیح اور حسن قرار دیا ہے۔ محققین کی تفصیلی بحث سے تصحیح حدیث والی بات ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحدیثیة مسند الإمام أحمد: ۳/۳۲۳، ۳۲۲، ۳۲۱) وصحیح سنن أبی داود للألبانی، رقم: ۲۵۷۶) ① میت کے والد کی عدم موجودگی میں والد کا چھٹا حصہ میت کے دادے کو ملتا ہے، لیکن اگر والد موجود ہو تو پھر یہ چھٹا حصہ والد کو ملے گا اور دادے کو کچھ نہیں ملے گا۔ اس مسئلے کی مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (المغنی لابن قدامة: ۹/۶۵-۸۱)

(المعجم ۴) - بَابُ مِيرَاثِ الْجَدَّةِ (التحفة ۴)

۲۷۲۴۔ حضرت قبیصہ بن ذؤیب بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک نانی وراثت (میں سے حصہ دلوائے جانے) کا مطالبہ لے کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: اللہ کی کتاب (قرآن مجید) میں تو تیرا کوئی حصہ مذکور نہیں اور رسول اللہ ﷺ کی سنت میں بھی تیرا کوئی حصہ میرے علم میں نہیں اس لیے (فی الحال) واپس چلی جا حتیٰ کہ میں لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سے دریافت کر لوں۔ (اس کے بعد) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے میری موجودگی میں نانی کو چھٹا حصہ دیا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی (گواہ) ہے؟ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر

۲۷۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمُصَرِّیُّ: أَنَّ نَانًا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ: أَنَّ نَانًا يُونسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَهُ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ. ح: وَحَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خَرِشَةَ، عَنْ ابْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ: جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا. فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ: مَا لَكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ. وَمَا عَلِمْتُ لَكَ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا. فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ. فَسَأَلَ النَّاسَ. فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. أَعْطَاهَا السُّدُسَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَلْ مَعَكَ



۲۷۲۴۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الفرائض، باب في الجدة، ح: ۲۸۹۴ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۵۱۳/۲، وصححه الترمذي، ح: ۲۱۰۱، وابن الجارود، ح: ۹۵۹، وابن حبان، ح: ۱۲۲۴، والحاكم: ۳۳۸/۴ على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وأعله الذهبي، والعسقلاني وغيرهما بأن قبصة لم يسمع من الصديق رضي الله عنه فالسند منقطع، وللحديث شواهد.

۲۳- أبواب الفرائض

وراثت سے متعلق احکام و مسائل

غَيْرِكَ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ . وَبَيَّاتُ كَبِي جُو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہی تھی
فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ . فَأَنْقَضَهُ . چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ اس خاتون کے حق
لَهَا أَبُو بَكْرٍ . میں صادر فرمادیا۔

ثُمَّ جَاءَتْ الْحَدَّةُ الْأُخْرَى، مِنْ قَبْلِ الْأَبِ، إِلَى عُمَرَ، تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا . فَقَالَ : مَا لَكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ . وَمَا كَانَ الْقَضَاءُ الَّذِي قُضِيَ بِهِ إِلَّا لِيُغَيِّرَكَ . وَمَا أَنَا بِزَائِدٍ فِي الْفَرَائِضِ شَيْئًا . وَلَكِنْ هُوَ ذَاكَ السُّدُسُ . فَإِنْ اجْتَمَعْتُمَا فِيهِ، فَهُوَ بَيْنَكُمَا . وَأَيُّكُمَا خَلَّتْ بِهِ، فَهُوَ لَهَا .

اس کے بعد ایک دادی باپ سے تعلق رکھنے والی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی میراث (کے حصے) کا مطالبہ لے کر آئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں تیرا کوئی حصہ مذکور نہیں۔ اور جو فیصلہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک میں کیا گیا تھا وہ تیرے لیے نہیں تھا۔ اور میں مقررہ حصوں میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتا البتہ وہی چھٹا حصہ ہے۔ اگر تم (دادی اور نانی) دونوں اس میں شریک ہو جاؤ تو وہ تمہارے درمیان (نصف نصف) ہوگا۔ ورنہ تم دونوں میں سے جو ہوگی وہ (حصہ) اس کا ہو گیا۔

فوائد و مسائل: ① جدہ کا لفظ نانی اور دادی دونوں کے لیے بولا جاتا ہے۔ اس واقعے میں دوسری خاتون کا ذکر ”باپ کی طرف سے جدہ“ کے لفظ سے کیا گیا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ پہلی خاتون نانی تھیں دوسری دادی۔ ② نانی ہو یا دادی اس کا حصہ کل ترکے کا چھٹا حصہ ہے بشرطیکہ میت کی ماں موجود نہ ہو اور باپ کی موجودگی میں دادی محروم ہو جاتی ہے البتہ نانی وارث بنتی ہے۔ اگر یہ دونوں موجود ہوں تو یہی چھٹا حصہ ان دونوں میں برابر برابر تقسیم ہوگا۔

۲۷۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ : حَدَّثَنَا [سَلَمٌ] بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَرَثَتْ جَدَّةٌ سُدُسًا .

۲۷۲۵- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جدہ (نانی یا دادی) کو وراثت میں چھٹا حصہ دیا۔

۲۷۲۵- [صحیح] أخرجه البيهقي: ۶/ ۲۳۴ من حديث شريك (القاضي) به، وقال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف لضعف لث بن أبي سليم، وتدليس"، وفيه علة أخرى، وأخرج أبو داود، ح: ۲۸۹۵ بإسناد حسن عن بريدة رضي الله عنه: "أن النبي ﷺ جعل للجدّة السدس، إذا لم تكن دونها أم"، وصححه ابن الجارود، ح: ۹۶۰ أبو المنين العنكي حسن الحديث كما في نيل المصنوع، ح: ۶۳۶.

(المعجم ۵) - بَابُ الْكَلَالَةِ (النحفة ۵)

باب: ۵- کلالہ کی میراث

۲۷۲۶- حضرت محمدان بن ابوطحہ عمری رضی اللہ عنہ سے

۲۷۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعے کے دن خطبہ دینے کھڑے ہوئے یا راوی نے کہا: انھوں نے جمعے کے دن خطبہ دیا۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان فرمائی، پھر فرمایا: قسم ہے اللہ کی! میں اپنے بعد کلالہ کے مسئلے سے زیادہ پریشان کن مسئلہ چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے (یہ مسئلہ) دریافت کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے کسی معاملے میں مجھے ایسا سخت جواب نہیں دیا جیسا اس مسئلے میں ناگواری کا اظہار فرمایا حتیٰ کہ رسول ﷺ نے میرے پہلو یا سینے میں انگلی مار کر فرمایا: ”اے عمر! تجھے موسم گرما میں نازل ہونے والی آیت کافی ہے جو سورہ نساء کے آخر میں نازل ہوئی ہے۔“

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ خَطِيبًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ. أَوْ خَطَبَهُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ: إِنِّي، وَاللَّهِ! مَا أَدْعُ بَعْدِي شَيْئًا هُوَ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ أَمْرِ الْكَلَالَةِ. وَقَدْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. فَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ، مَا أَغْلَظَ لِي فِيهَا. حَتَّى طَعَنَ بِإِضْبَاعِهِ فِي جَنْبِي، أَوْ فِي صَدْرِي. ثُمَّ قَالَ: «يَا عُمَرُ تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي نَزَلَتْ فِي آخِرِ سُورَةِ النَّسَاءِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① کلالہ سے مراد وہ میت ہے جس کے ماں باپ بھی نہ ہوں اور اولاد بھی نہ ہو۔ اس کی وراثت اس کے بھائی بہنوں میں تقسیم ہوگی۔ ② موسم گرما میں نازل ہونے والی آیت سے مراد سورہ نساء کی آیت ۷۶ ہے۔ اس میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر مرنے والے کلالہ مرد کی ایک حقیقی (ماں اور باپ دونوں میں شریک) بہن ہو یا ایک علاقائی (باپ شریک) بہن ہو تو اسے اپنے بھائی کا نصف ترکے ملے گا، البتہ مرنے والی کلالہ عورت کا ایک بھائی ہو تو اسے پورے کا پورا ترکہ مل جائے گا۔ ③ اسی آیت میں ہے کہ اگر کلالہ کی دو حقیقی یا علاقائی بہنیں ہوں تو انھیں ترکے کا دو تہائی دیا جائے گا۔ ④ اگر کلالہ میت کے وارث حقیقی یا علاقائی بھائی بھی ہوں اور بہنیں بھی تو ترکہ ان میں اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ ہر بھائی کو بہن سے دگنا ملے گا۔ ⑤ اخائی (ماں شریک) بھائی یا بہن کا حکم یہ ہے کہ اگر میت کا ایک ہی اخائی بھائی یا بہن ہو تو اسے ترکے کا چھٹا حصہ دیا جائے گا۔ اور اگر دو بھائی یا دو بہنیں یا ایک بھائی اور ایک بہن یا دو سے زیادہ بھائی بہنیں ہوں تو ترکے کا ایک تہائی حصہ ان سب میں برابر تقسیم کیا جائے گا۔ اس صورت میں بھائی کا حصہ بہن سے دگنا نہیں ہوگا۔ (سورہ النساء آیت ۱۲)

۲۳۔ ابواب الفرائض وراثت سے متعلق احکام ومسائل

۲۷۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَّاحِيلَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ: ثَلَاثٌ، [لَأَنْ] يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُنَّ، أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا: الْكَلَالَةُ وَالرِّبَا وَالْخِلَافَةُ.

۲۷۲۸۔ حضرت مرہ بن شرہیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین مسائل ایسے ہیں کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے ان کی (مزید) وضاحت فرمادی ہوتی تو (یہ وضاحت) مجھے دنیا و ما فیہا سے زیادہ محبوب ہوتی۔ کلالہ، سودا اور خلافت۔

🌟 نوادہ ومسائل: ① مذکورہ روایت ضعیف ہے جیسا کہ محققین نے کہا ہے تاہم بخاری و مسلم میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کلالہ اور سودا ذکر ملتا ہے خلافت کا نہیں لہذا مذکورہ روایت میں بیان کردہ دو باتوں کی توثیق و تائید صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایات سے ہو جاتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت "خلافت" کے ذکر کے علاوہ قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے مذکورہ حدیث کی تحقیق و تخریج۔ ② کلالہ کے بھائی بہن تین طرح کے ہو سکتے ہیں: (۱) حقیقی (ب) علانی (ج) اخائی۔ پہلے دو طرح کے بھائی بہنوں کا حکم سورہ نساء کی آیت ۱۷۶ میں بیان کر دیا گیا ہے اور تیسری قسم کے بہن بھائیوں کا حکم سورہ نساء کی آیت ۱۲ میں بیان کر دیا گیا ہے۔

۲۷۲۸۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: مَرَضْتُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُونِي هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ. وَهُمَا مَاشِيَانِ. وَقَدْ أَغْمِيَ عَلَيَّ. فَقَوَّضَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضْؤِهِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ:

۲۷۲۸۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں بیمار ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ پیدل چل کر میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ مجھ پر غشی طاری تھی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور وضو کا کچھ پانی مجھ پر ڈالا۔ (اس سے میں ہوش میں آ گیا۔) میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں کیا کروں؟ اپنے مال کے بارے

۲۷۲۷۔ [إسناده ضعيف] صرح البوصيري بأنه منقطع، ونقل عن أبي حاتم الرازي: مرة عن عمر مرسل، وأخرج البخاري، ح: ۵۵۸۸، ومسلم، ح: ۳۰۳۲ وغيرهما عن عمر رضي الله عنه قال: "وثلثا وددت أن رسول الله ﷺ يهراقنا حتى يبعد إلينا بهذا: الجدة والكلاله، وأبواب من أبواب الربا" ولم يذكر الخلافة.

۲۷۲۸۔ [صحیح] تقدم، ح: ۱۴۳۶.

۲۳۔ ابواب الفرائض

وراثت سے متعلق احکام ومسائل

میں کیا فیصلہ کروں؟ تب میراث کی وہ آیت نازل ہوئی جو سورہ نساء کے آخر میں ہے: ﴿وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً﴾ ”اور جس کی میراث لی جاتی ہے اگر وہ مرد (یا عورت) کلالہ ہو۔۔۔۔۔“ اور (وہ آیت اتری) ﴿يُسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ ”آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجیے: اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔۔۔۔۔“

أَصْنَعُ؟ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ، فِي آخِرِ النَّسَاءِ: ﴿وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً﴾ [النساء: ۱۲]. ﴿يُسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ [النساء: ۱۷۶] الآية.

🌞 فوائد ومسائل: ① بیمار کی عیادت کرنا مسنون اور مسلمان کے حقوق میں شامل ہے۔ ② پیدل چل کر جانا کسی بزرگ کی شان کے خلاف نہیں۔ ③ دوسری آیت میں کلالہ کے حقیقی اور علاقائی بھائی بہنوں کا حصہ بیان کیا گیا ہے۔ پہلی آیت میں کلالہ کے اخائی بھائی بہنوں کا حصہ بیان کیا گیا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے حدیث: ۲۷۲۹ کے فوائد)

باب ۶۔ مشرکوں کے ترکے میں مسلمانوں کا حصہ کتنا ہے؟

(المعجم ۶) - بَابُ مِيرَاثِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ (التحفة ۶)

۲۷۲۹۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کا فرک کا وارث نہیں ہوتا اور کا فر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔“

۲۷۲۹ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: «لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ».

🌞 فائدہ: کافر سے ہر غیر مسلم مراد ہے خواہ وہ اہل کتاب (یہودی یا عیسائی) ہو یا کسی دوسرے مذہب سے تعلق رکھتا ہو مثلاً: ہندو، سکھ، بدھ، ہر یہ قادیانی اور بہائی وغیرہ۔

۲۷۲۹۔ أخرجه البخاري، الفرائض، باب: لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم، ...، النع، ح: ۶۷۶۴، من حديث الزهري به، ومسلم، الفرائض، باب: لا يرث المسلم الكافر ولا يرث الكافر المسلم، ح: ۱۶۱۴ من حديث سفیان به.

وراثت سے متعلق احکام و مسائل

۲۳۔ أبواب الفرائض

۲۷۳۰۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مکہ میں اپنے گھر میں تشریف رکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی مکان یا گھر چھوڑا ہے؟“

۲۷۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنَّ أَبَا يُوسُفَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَمْرُو بْنَ عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: «وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ؟».

ابو طالب کی وراثت عقیل اور طالب کو ملی تھی اور حضرت جعفر اور علی رضی اللہ عنہما کو وراثت میں سے کچھ نہیں ملا تھا کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور طالب کافر تھے۔

وَكَانَ [عَقِيلٌ] وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ، هُوَ وَطَالِبٌ. وَلَمْ يَرِثْ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيُّ شَيْئًا. لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ. وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی وجہ سے کہا کرتے تھے: مومن کافر کا وارث نہیں ہوتا۔

فَكَانَ عَمْرُو، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ، يَقُولُ: لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ.

اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔“

وَقَالَ أُسَامَةُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ واقعہ حجۃ الوداع کے موقع پر پیش آیا۔ (صحیح البخاری، الجہاد، باب: إذا أسلم قوم في دار الحرب، ولهم مال وأرضون فبهي لهم، حدیث: ۳۰۵۸) ② جب ابو طالب کی وفات ہوئی اس وقت عقیل رضی اللہ عنہ مسلمان نہیں تھے اس لیے عقیل رضی اللہ عنہ کو بھی وراثت میں سے حصہ ملا۔ حضرت علی اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہما مسلمان تھے اس لیے انھوں نے اپنے والد ابو طالب کی وراثت سے حصہ نہ لیا۔ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ بعد میں مسلمان ہو گئے تھے۔ ③ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعے سے یہ مسئلہ استنباط کیا ہے کہ دارالحرب میں رہنے

۲۷۳۰۔ أخرجه البخاري، الحج، باب توريث دور مكة وبيعها وشرائها... الخ، ح: ۱۵۸۸ من حديث ابن وهب به، ومسلم، الحج، باب نزول الحاج بمكة وتوريث دورها، ح: ۱۳۵۱ عن أحمد بن عمرو بن السرح، أبي طاهر به، وانظر الحديث السابق لشطره الأخير.

۲۳۔ أبواب الفرائض وراثت سے متعلق احکام ومسائل

والا اگر مسلمان ہو جائے تو وہ اپنے گھر اور زمین وغیرہ کا بدستور مالک رہے گا۔ (صحیح البخاری، الجہاد؛ باب: إذا أسلم قوم في دار الحرب.....، حدیث: ۳۰۵۸) ⑤ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ نے یہ مکان فروخت کر دیا تھا۔ (فتح الباری: ۵۷۱/۳)

۲۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنبَأَنَا
ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ الْمُثَنَّى بْنَ
الصَّبَّاحِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ
أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا
يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ».

۲۷۳۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو مختلف ملتوں کے لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① دو مختلف ملتوں (قوموں) سے مراد، ملت اسلام اور ملت کفر ہے۔ ② ایک غیر مسلم دوسرے غیر مسلم کا وارث ہوتا ہے خواہ ان کا مذہب ایک دوسرے سے مختلف ہو۔

(المعجم ۷) - بَابُ مِيرَاثِ الْوَلَاءِ
(التحفة ۷)

۲۷۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمَعْلَمِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ
قَالَ: تَزَوَّجَ رَبَّابُ بْنُ حُذَيْفَةَ [بْنِ سَعِيدٍ]
ابْنَ سَهْمٍ، أُمُّ وَائِلٍ، بِنْتُ مَعْمَرِ الْجُمَحِيَّةِ.
فَوَلَدَتْ لَهُ ثَلَاثَةَ. فَتَوَفَّيْتُ أُمَّهُمْ. فَوَرِثَهَا
بَنُوهَا، رِبَاعَهَا وَوَلَاءَ مَوَالِيهَا. فَخَرَجَ بِهِمْ
عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِلَى الشَّامِ. فَمَاتُوا فِي
طَاعُونٍ عَمَّوَسَ. فَوَرِثَهُمْ عَمْرُو، وَكَانَ

۲۷۳۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رباب بن حذیفہ بن سعید بن نسیم نے حضرت ام وائل بنت معمر جمحیہ سے شادی کی۔ ان سے ان کے ہاں تین بیٹے پیدا ہوئے پھر ان کی والدہ (ام وائل) کی وفات ہو گئی تو ام وائل کے بیٹوں کو وراثت میں کچھ زمین اور غلاموں کی ولاء ملی۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ان (بیٹوں) کو لے کر شام گئے (وہاں) عمواس کے طاعون میں وہ (سب بیٹے) فوت ہو گئے چنانچہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ ان کے عصبہ ہونے

۲۷۳۱۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الفرائض، باب: هل يرث المسلم الكافر، ح: ۲۹۱۱ من طريق آخر عن عمرو ابن شعيب به، وصححه ابن الجارود، ح: ۹۶۷، والحافظ ابن الملقن وغيرهما، وللحديث طرق أخرى عند الترمذي، ح: ۲۱۰۸ وغيره.

۲۷۳۲۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الفرائض، باب في الولاء، ح: ۲۹۱۷ من حديث حسين به.



۲۳۔ ابواب الغرائض

وراثت سے متعلق احکام و مسائل

عَصَبَتَهُمْ. فَلَمَّا رَجَعَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِي،
جَاءَ بَنُو مَعْمَرٍ، يُخَاصِمُونَهُ فِي وَلَاءِ
أَخْتِهِمْ، إِلَى عُمَرَ. فَقَالَ عُمَرُ: أَقْضِي
بَيْنَكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.
سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَا أَحْرَزَ الْوَلَدُ وَالْوَالِدُ فَهُوَ
لِعَصَبَتِهِ، مَنْ كَانَ» قَالَ: فَقَضَى لَنَا بِهِ.
وَكُتِبَ لَنَا بِهِ كِتَابًا، فِيهِ شَهَادَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ عَوْفٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَآخَرُونَ. حَتَّى إِذَا
اشْتَخَلَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ، تُوْفِيَ
مَوْلَى لَهَا. وَتَرَكَ الْفُتَي دِينَارًا. فَبَلَغَنِي أَنَّ
ذَلِكَ الْقَضَاءَ قَدْ غَيَّرَ. فَخَاصَمُوا إِلَى هِشَامِ
ابْنِ إِسْمَاعِيلَ. فَرَفَعْنَا إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ.
فَأْتَيْنَاهُ بِكِتَابِ عُمَرَ. فَقَالَ: إِنْ كُنْتُ لَأَرَى
أَنَّ هَذَا مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي لَا يُشْكُ فِيهِ. وَمَا
كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَمْرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَلَغَ هَذَا. أَنْ
يُشْكُوا فِي هَذَا الْقَضَاءِ.

کی وجہ سے ان کے وارث ہوئے۔ جب حضرت عمرو
بن عاص رضی اللہ عنہ شام سے واپس آئے تو معمر کے بیٹوں
نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت میں اپنی بہن (ام وائل)
کی ولاء کے حصول کے لیے دعویٰ کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ
نے فرمایا: میں تمہارے درمیان اسی ارشاد کے مطابق
فیصلہ کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔
میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا ہے: ”بیٹا یا
باپ جو ولاء حاصل کرے وہ اس کے عصبہ کو ملے گی، خواہ
کوئی ہو۔“ (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے) فرمایا:
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ ہمارے حق میں دے دیا۔
اور اس مضمون کی ایک تحریر لکھ کر ہمیں دی جس پر حضرت
عبدالرحمن بن عوف، حضرت زید بن ثابت اور ایک آدمی
(رضی اللہ عنہ) کی گواہی ثبت تھی۔ اس کے بعد خلیفہ عبدالملک
بن مروان کے زمانہ خلافت میں اس خاتون کا ایک
آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا، اس نے دو ہزار دینار ترکہ
چھوڑا۔ مجھے خبر ملی کہ اس فیصلے میں (جو حضرت عمر رضی اللہ
نے کیا تھا) تبدیلی کر دی گئی ہے (فیصلہ مذکورہ بالا قانون
کے مطابق نہیں کیا گیا)۔ یہ معاملہ ہشام بن اسماعیل
کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے ہمیں (خلیفہ) عبدالملک
کے پاس بھیج دیا (تا کہ وہی اس مقدمے کا فیصلہ کریں)۔
چنانچہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تحریر انھیں دکھائی۔
عبدالملک نے کہا: میں یہ سمجھتا تھا کہ یہ ایسا فیصلہ ہے
جس میں شک نہیں کیا جاسکتا۔ میں نہیں سمجھتا تھا کہ
مدینے والوں کا یہ حال ہو گیا ہے کہ وہ اس میں شک کریں۔

پھر عبدالملک نے اس کا فیصلہ ہمارے حق میں کر دیا
اور ہم اب تک اس (میراث) پر قانع ہیں۔

فَقَضَى لَنَا فِيهِ. فَلَمْ تَزَلْ فِيهِ بَعْدُ.

۲۳۔ ابواب الفرائض .. وراثت سے متعلق احکام ومسائل

🌞 **فوائد ومسائل:** ① وراثت کی تقسیم میں پہلے اصحاب الفروض کو ان کے مقررہ حصے دیے جاتے ہیں۔ جو کچھ ان سے بچے وہ میت کے عصبہ رشتے داروں کو دیا جاتا ہے۔ اگر آزاد کردہ غلام کے عصبہ رشتے دار نہ ہوں تو آزاد کرنے والے کو ملے گا۔ ② حضرت ام وائل کی ولاء ان کے بیٹوں کو ملی۔ بیٹوں کی وفات کے بعد ولاء اسی خاندان میں یعنی ان بچوں کے دھیال اور ام وائل کے سرال میں رہی۔ ام وائل کے میکے اور بچوں کے نہیال والے جو اس ترکے کے دعویدار تھے ان کا دعویٰ قبول نہیں کیا گیا۔ ③ عصبہ کی موجودگی میں ذوی الارحام وراثت نہیں ہوتے۔

۲۷۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ
عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَضْبَهَانِيِّ،
عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ
الرَّزْبِزْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مَوْلَى لِلنَّبِيِّ ﷺ وَقَعَ
مِنْ تَحْلَةٍ. فَمَاتَ. وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يَتْرُكْ
وَلَدًا وَلَا حَيِّمًا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:
«أَعْطُوا مِيرَاثَهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ قَرَبَاتِهِ».



🌞 **فوائد ومسائل:** ① اس شخص کی وراثت کے حق دار اصل میں رسول اللہ ﷺ خود تھے لیکن آپ نے مال لینا پسند نہ فرمایا اور بطور صدقہ اس کی ہستی کے کسی مستحق کو دے دیئے کا حکم دے دیا۔ ② جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا مال بیت المال میں جمع کر دیا جاتا ہے جو تمام مسلمانوں کے فائدے کے کاموں میں استعمال ہو جاتا ہے۔ ③ بیت المال کا انتظام نہ ہونے کی صورت میں لاوارث کا ترکہ اس کی ہستی والوں کو دیا جاسکتا ہے۔

۲۷۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۷۳۳۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی (حضرت امامہ یا

۲۷۳۳۔ [مسندہ حسن] أخرجه أبو داود، الفرائض، باب في ميراث ذوي الأرحام، ح: ۲۹۰۲ من حديث وكيعة به، وحسنه الترمذي، ح: ۲۱۰۵.

۲۷۳۴۔ [مسندہ ضعیف] أخرجه النسائي في الكبرى: ۸۶/۴، ح: ۶۳۹۸ من حديث حسين بن علي الجعفي به * ابن أبي ليلى تقدم، ح: ۸۵۴، وخالفه شعبه عن الحكم عن عبدالله بن شداد به مرسلًا، أخرجه أبو داود في المراسيل، ح: ۳۶۴، وتابعه غير واحد عن الحكم به، فالحديث منقطع كما قال البيهقي: ۲۴۱/۶، وللحديث شواهد ضعيفة عند البيهقي وغيره.

۲۳۔ ابواب الفرائض : وراثت سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ بِنْتِ حَمْزَةَ، قَالَ مُحَمَّدٌ، يَعْنِي ابْنَ أَبِي لَيْلَى، وَهِيَ أُخْتُ ابْنِ شَدَّادٍ، لِأُمِّهِ قَالَتْ: مَاتَ مَوْلَايَ وَتَرَكَ ابْنَةً. فَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَالَهُ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنَتِي. فَجَعَلَ لِي النُّصْفَ، وَلَهَا النُّصْفَ.

امۃ اللہ (رحمۃ اللہ علیہا) جو حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ کی ماں شریک بہن ہیں ان سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میرا آزاد کردہ غلام ایک بیٹی چھوڑ کر فوت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا مال میرے اور اس کی بیٹی کے درمیان تقسیم کر دیا یعنی آدھا مجھے دیا اور آدھا اس کو۔

🌟 فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الإرواء للآلبانی، رقم: ۱۵۹۹۲) بنا بریں اگر فوت ہونے والے کی ایک بیٹی ہو تو اس بیٹی کو ترکے میں سے نصف ملتا ہے چنانچہ مذکورہ بالا واقعے میں متوفی کی بیٹی کو نصف ترکہ دیا گیا۔ باقی عصبہ کا حق تھا، وہ آزاد کرنے والی صحابیہ (رحمۃ اللہ علیہا) کو ملا کیونکہ متوفی کا اور کوئی عصبہ نہیں تھا۔

(المعجم ۸) - **بَابُ مِيرَاثِ الْقَاتِلِ** باب: ۸۔ وراثت میں قاتل کا حصہ (التحفة ۸)

۲۷۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ أَبَا اللَّيْثِ بْنَ سَعْدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ».

۲۷۳۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قاتل وارث نہیں ہوتا۔“

فوائد و مسائل: ① قتل وراثت سے محرومی کا باعث ہے، یعنی اگر قاتل مقتول سے ایسا رشتہ رکھتا ہو جس کی بنا پر وہ وراثت میں حصے کا مستحق ہے تو قتل کی وجہ سے وہ اپنے اس حق سے محروم ہو جائے گا۔ ② یہ حکم ہر قاتل کے لیے ہے، خواہ اصحاب الفروض میں سے ہو یا عصبہ میں سے ہو مثلاً: اگر ایک شخص کے دو بیٹے ہوں، ان میں سے ایک اپنے باپ کو قتل کر دے تو مقتول کے ترکے میں سے اصحاب الفروض کا حصہ نکال کر باقی مال مقتول کے اس

۲۳۔ ابواب الفرائض وراثت سے متعلق احکام ومسائل

بیٹے کو ملے گا جو قتل کے جرم میں شریک نہیں۔ دوسرا بیٹا جو قاتل ہے اسے کچھ نہیں ملے گا۔ ⑤ قتل کا محرک بہت دفعہ یہ جذبہ بھی ہوتا ہے کہ قاتل مقتول کی وراثت جلد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ حدیث میں مذکورہ قانون کی وجہ سے یہ محرک فہم ہو جاتا ہے۔ اس طرح یہ قانون انسانوں کی جانوں کا محافظ ہے۔

۲۷۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ، يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، فَقَالَ: «الْمَرْأَةُ تَرِثُ مِنْ دِيَّةِ زَوْجِهَا وَمَالِهِ. وَهُوَ يَرِثُ مِنْ دِيَّتِهَا وَمَالِهَا. مَا لَمْ يَقْتُلْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ. فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ عَمْدًا، لَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَّتِهِ وَمَالِهِ شَيْئًا. وَإِنْ قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ خَطَأً، وَرِثَ مِنْ مَالِهِ، وَلَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَّتِهِ».

۲۷۳۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن (خطبے کے لیے) کھڑے ہوئے اور (خطبے میں) فرمایا: ”عورت اپنے خاوند کی دیت اور اس کے مال میں سے وراثت (کا حصہ) حاصل کرتی ہے اور خاوند اس کی دیت اور مال میں سے وراثت حاصل کرتا ہے بشرطیکہ ان میں سے ایک نے دوسرے کو جان بوجھ کر قتل نہ کیا ہو۔ اگر ان میں سے ایک نے دوسرے کو عمدًا قتل کیا تو وہ نہ اس کی دیت سے وراثت پائے گا نہ اس کے مال سے۔ اور اگر ایک نے دوسرے کو غلطی سے قتل کیا ہو (قتل خطا کا ارتکاب کیا ہو) تو اس کے مال میں سے وراثت پائے گا اور اس کی دیت میں سے وراثت نہیں پائے گا۔“

باب ۹۔ ذوی الارحام کا بیان

(المعجم ۹) - بَابُ ذَوِي الْأَرْحَامِ

(التحفة ۹)

۲۷۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ

۲۷۳۷۔ حضرت ابو امامہ اسعد بن کبل بن حنیف

۲۷۳۶۔ [حسن] أخرجه الدارقطني: ۷۲/۴ من حديث عبد الله بن موسى به، وقال: "محمد بن سعيد الطائفي ثقة"، ووافقه البيهقي: ۲۲۱/۶ ينعين أنه غير المصلوب، وجاء في رواية محمد بن يحيى: عمر بن سعيد، ومن طريقه صحيح ابن الجارود، ح: ۹۶۷، وله طريق آخر عند الدارقطني: ۷۶، ۷۵/۴، لكنه لا يستشهد به لشدة ضعفه. ابن سعيد هو غير المصلوب، جهله صاحب التقریب، وثقه الدارقطني، وابن الجارود، فحديثه لا ينزل عن درجة الحسن، والله أعلم، والسند ضعفه البوصيري على ظن أنه المصلوب.

۲۷۳۷۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الفرائض، باب ما جاء في ميراث الخال، ح: ۲۱۰۳ من حديث سفیان الثوري به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه ابن الجارود، ح: ۹۶۴، وابن حبان (موارد)، ح: ۱۲۲۷ قلت: الثوري

۲۳۔ ابواب الفرائض وراثت سے متعلق احکام و مسائل

عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ: قَالَ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عِيَّاشٍ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الزُّرَيْجِيِّ، عَنْ حَكِيمِ ابْنِ حَكِيمٍ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُسَيْنِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا رَمَى رَجُلًا بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ. وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ إِلَّا خَالٌ. فَكَتَبَ فِي ذَلِكَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ إِلَى عُمَرَ. فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ. وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ».

جاءت سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو تیر مار کر قتل کر دیا۔ مقتول کا ایک ماموں کے سوا کوئی وارث نہ تھا۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر یہ مسئلہ دریافت فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (جواب میں) خط لکھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ”جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو اللہ اور اس کا رسول اس کا مولیٰ ہے۔ اور جس کا کوئی وارث نہ ہو ماموں اس کا وارث ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① مولیٰ آزاد کردہ غلام کو بھی کہتے ہیں اور آزاد کرنے والے کو بھی۔ اس تعلق کی بنا پر وراثت کا مسئلہ پہلے گزر چکا ہے۔ (دیکھیے حدیث: ۳۲۳۲) اگر کسی آزاد ہونے والے کی وفات کے بعد اس کے آزاد کرنے والوں میں سے کوئی موجود نہ ہو تو ترکہ بیت المال میں جمع ہو جائے گا جس طرح کسی بھی لاوارث شخص کا ترکہ بیت المال کے لیے ہوتا ہے۔ ② جس کے وارثوں میں کوئی اصحاب الفروض یا عصبہ موجود نہ ہو تو اس کا ترکہ ذوی الارحام میں تقسیم ہوگا۔ ③ وارثوں کی تین قسمیں ہیں: (۱) اصحاب الفروض: وہ ورثاء جن کا حصہ قرآن وحدیث میں مقرر کر دیا گیا ہے۔ یہ کل بارہ افراد ہیں چار مردوں میں سے اور آٹھ عورتوں میں سے جو کہ درج ذیل ہیں: ① خاوند ② باپ ③ دادا ④ مادری بھائی ⑤ بیوی ⑥ ماں ⑦ داوی و نانی ⑧ بیٹی ⑨ پوتی پڑپوتی ⑩ حقیقی بہن ⑪ پدری بہن ⑫ مادری بہن۔ (۲) عصبہ: میت کے وہ قریبی رشتے دار جن کے حصے متعین نہیں ہیں بلکہ اصحاب الفروض سے بچا ہوا ترکہ لیتے ہیں نیز ان کا تعلق میت سے کسی عورت کے واسطے سے نہیں ہوتا مثلاً: چچا (باپ کا بھائی) بھتیجا (بھائی کا بیٹا) چچا زاد بھائی (باپ کے بھائی کا بیٹا) ان مثالوں میں میت سے تعلق مردوں ہی کے ذریعے سے قائم ہوا ہے۔ (۳) ذوی الارحام: میت کے وہ قریبی رشتے دار جو اصحاب الفروض یا عصباء میں سے نہ ہوں اور ان کا تعلق عورت کے واسطے سے ہو مثلاً: ماموں (ماں کا بھائی) بھانجا (بہن کا بیٹا) نانا (ماں کا باپ) نواسا (بیٹی کا بیٹا) ان مثالوں میں وارث اور میت کا تعلق ایک عورت

۲۳۔ ابواب الفرائض..... وراثت سے متعلق احکام ومسائل

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ
ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَنَّ أَغْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ، دُونَ بَنِي
الْعَلَاتِ. يَرِثُ الرَّجُلُ أَخَاهُ، لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ.
دُونَ إِخْوَتِهِ لِأَبِيهِ.

کہ ایک ماں کے بیٹے یعنی گئے بھائی ایک دوسرے کے
وارث ہوں گے سوتیلے بھائی نہیں۔ آدمی اپنے اس
بھائی کا وارث ہے جو اس کے باپ اور اس کی ماں کا
بیٹا ہے اس کا وارث نہیں جو اس کے باپ کا بیٹا ہے
(ماں کا نہیں۔)

🕌 فائدہ: دیکھیے حدیث: ۲۷۱۵ کے فوائد۔

۲۷۴۰۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ
الْعُبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ
عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِقْسِمُوا الْمَالَ
بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ، عَلَى كِتَابِ اللَّهِ. فَمَا
تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ، فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ».

۲۷۴۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صحابہ الفروض میں
اللہ کی کتاب کے مطابق مال تقسیم کرو۔ مقررہ حصے دیئے
کے بعد جو بچ جائے وہ قریب ترین مرد کے لیے ہے۔“

🕌 فوائد ومسائل: ① صحابہ الفروض سے مراد وہ وارث ہیں جن کے حصے قرآن مجید اور حدیث شریف میں
مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ یہ بارہ افراد ہیں جن میں سے چار مرد ہیں اور آٹھ عورتیں۔ ان کی تفصیل حدیث: ۲۷۳۷
کے ذیل میں گزر چکی ہے۔ ② مندرجہ بالا افراد میں سے بعض افراد ایک حالت میں صحابہ الفروض میں شامل
ہوتے ہیں اور ایک حالت میں عصب بن جاتے ہیں مثلاً: ایک بیٹی یا ایک سے زیادہ بیٹیاں اس وقت صحابہ
الفروض میں شامل ہیں جب میت کا کوئی بیٹا موجود نہ ہو اگر بیٹا موجود ہو تو بیٹی یا بیٹیاں عصب بن جاتی ہیں۔

(المعجم ۱۱) - بَابُ مَنْ لَا وَاْرَثَ لَهُ

(التحفة ۱۱)

۲۷۴۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعَهُمَا يَقُولَانِ: سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِقْسِمُوا الْمَالَ بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ، عَلَى كِتَابِ اللَّهِ. فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ، فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ».

۲۷۴۰۔ أخرجه البخاري، الفرائض، باب ميراث الولد من أبيه وأمه، ح: ۶۷۳۲، ۶۷۳۵، ۶۷۴۶ من حديث
عبدالله بن طاووس به، ومسلم، الفرائض، باب: ألحقوا الفرائض بأهلها فما بقي فلأولى رجل ذكر، ح: ۱۶۱۵ من
طريق عبدالرزاق به.

۲۷۴۱۔ [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، الفرائض، باب في ميراث ذوي الأرحام، ح: ۲۹۰۵ من حديث عمرو بن
دينا، وحسنه الترمذي، ح: ۲۱۰۶ قلت: عوسجة وثقه أبو زرعة، وابن حبان وغيرهما، وتعدليه راجع، والله أعلم.

۲۳۔ أبواب الفرائض

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَوْسَجَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَلَمْ يَدَعْ لَهُ وَارِثًا، إِلَّا عَبْدًا، هُوَ أَعْتَقَهُ. فَدَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِيرَاثَهُ إِلَيْهِ.

(المعجم ۱۲) - بَابُ تَحْوِزِ الْمَرْأَةِ ثَلَاثَ

مَوَارِيثَ (التحفة ۱۲)

۲۷۴۲- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زُوَيْبَةَ التَّغْلِبِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّصْرِيُّ، عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَشْعَثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمَرْأَةُ تَحْوِزُ ثَلَاثَ مَوَارِيثَ. عَتِيقَهَا، وَلَقِيطَهَا، وَوَلَدِهَا الَّذِي لَا عَنَتَ عَلَيْهِ».

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ: مَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ هِشَامٍ.

..... وراثت سے متعلق احکام و مسائل
ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک شخص فوت ہوا اور اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا۔ صرف ایک غلام تھا جسے اس نے آزاد کر دیا تھا۔ نبی ﷺ نے اس کا ترکہ اس (آزاد کردہ غلام) کو دے دیا۔

باب ۱۲۔ عورت کو تین افراد کا ترکہ ملتا ہے

۲۷۴۲- حضرت واہلہ بن اسحق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”عورت تین ترکہ حاصل کرتی ہے۔ اپنے آزاد کردہ غلام کا، اس لا وارث بچے کا جسے اس نے پالا ہو اور اپنے اس بچے کا جس پر اس نے لعان کیا ہو۔“

محمد بن یزید نے کہا: اس روایت کو ہشام کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت سندا ضعیف ہے۔ لقیط (گرے پڑے بچے) کے بارے میں اختلاف ہے کہ عورت لا وارث بچے کی وارث ہوگی یا نہیں، تاہم اپنے آزاد کردہ غلام اور لعان کردہ بچے کی وہ خود ہی وارث ہوتی ہے۔ آزاد کردہ غلام کی وراثت سے متعلق دیکھیے حدیث: ۲۷۳۳۔ ② لعان کردہ بچے سے مراد وہ بچہ ہے جسے منکوحہ عورت نے جنم دیا ہو لیکن اس کا خاندان اسے اپنا بیٹا تسلیم کرنے سے انکار کر دے اور قاضی کے سامنے گواہوں اور قسموں کے بعد ایک دوسرے پر لعان کریں۔ اس صورت میں بچے کا تعلق اپنی ماں سے ہوتا ہے باپ (عورت کے خاندان) سے اس کا تعلق تسلیم نہیں کیا جاتا اس لیے عورت اپنے اس بچے کی وارث ہوتی ہے۔ (مزید دیکھیے حدیث: ۲۰۶۹)

۲۷۴۲۔ [سنادہ ضعیف] أخرجه أبو داود، الفرائض، باب ميراث ابن الملاعة، ح: ۲۹۰۶ من طريق محمد بن حرب به، وحسنه الترمذي، ح: ۲۱۱۵، حديث عمر بن ربيعة عن عبد الواحد ضعيف كما حققته في نيل المصنوع.

وراثت سے متعلق احکام ومسائل

۲۳- أبواب الفرائض

باب: ۱۳- اپنے بیٹے کو تسلیم کرنے

(المعجم ۱۳) - بَابُ مَنْ أَنْكَرَ وَلَدَهُ

سے انکار کرنا

(التحفة ۱۳)

۲۷۴۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

انہوں نے فرمایا: جب لعان کی آیت نازل ہوئی تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”جو عورت کسی قوم میں اس (بچے) کو شامل کرے جو (درحقیقت) ان میں سے نہیں اس عورت کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ اسے اپنی جنت میں ہرگز داخل نہیں کرے گا۔ اور جو مرد اپنے بیٹے کو پہچان کر اسے (اپنا بیٹا) تسلیم کرنے سے انکار کر دے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے پردے میں رہے گا (اسے اپنے دیدار سے محروم رکھے گا) اور اسے سب لوگوں کے سامنے رسوا کرے گا۔“

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ اللَّعَانِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَلْحَقَتْ بِقَوْمٍ مِنْ نِسِئِهِمْ، فَلَيْسَتْ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ. وَلَنْ يَدْخُلَهَا جَنَّةٌ. وَأَيُّمَا رَجُلٍ أَنْكَرَ وَلَدَهُ، وَقَدْ عَرَفَهُ، احْتَجَبَ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَفَضَحَهُ عَلَى رُؤُوسِ الْأَشْهَادِ».

۲۷۴۴- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے

۲۷۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى:

روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”انسان کا یہ کام بھی کفر ہے کہ وہ اس نسب کا دعویٰ کرے یا انکار کرے جس کے بارے میں اسے یقینی علم نہیں اگرچہ (یہ انکار یا دعویٰ) صراحت سے نہ ہو۔“

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «كُفْرٌ بِأَمْرِي [ادْعَاءُ] نَسَبٍ لَا يَعْرِفُهُ، أَوْ جَحْدُهُ، وَإِنْ دَقَّ».

نوٹ: مسائل: ① نسب کے ثبوت یا عدم ثبوت پر بہت سے معاملات کا دارومدار ہے اس لیے اس میں

۲۷۴۳- [حسن] وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف، يحيى بن حرب مجهول" * وموسى بن عبيدة تقدم، ج: ۲۵۱، وله شاهد حسن عند أبي داود، ج: ۲۲۶۳ وغيره، وصححه الدارقطني، والحاكم، والذهبي.

۲۷۴۴- [إسناده حسن] أخرجه الطبراني في الصغير: ۱۰۸/۲ من طريق أنس بن عياض عن يحيى بن سعيد الأنصاري به، وقال: "لم يروه عن يحيى بن سعيد إلا أنس بن عياض"، وصححه البوصيري، قلت: يحيى غير مسلم كما حققه الحافظ في التكت على ابن الصلاح: ۲/ ۶۳۷، ۶۳۸، وله، ولحديثه شواهد.

۲۳- أبواب الفرائض - وراثت سے متعلق احکام و مسائل

بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ ⑤ کفر کا مطلب یہ ہے کہ یہ کام مسلمان کی شان کے لائق نہیں ایسے کام تو کافر کیا کرتے ہیں۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ فِي ادْعَاءِ الْوَلَدِ باب: بچے کا دعویٰ کرنا (التحفة ۱۴)

۲۷۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ عَاهَرَ أُمَّةً أَوْ حُرَّةً، فَوَلَدَهُ وَلَدٌ زِنًا. لَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ».

۲۷۴۵- حضرت عمرو بن شعيب اپنے والد (حضرت شعیب بن محمد) سے اور وہ اپنے دادا (حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی لونڈی سے یا کسی آزاد عورت سے زنا کیا تو اس کا (زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا) بیٹا ناجائز اولاد ہے۔ وہ (اس زانی کا) وارث نہیں ہوگا اور نہ اس کی وراثت (زانی کو) ملے گی۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① ترکہ وغیرہ کے مسائل میں شرعی طور پر اسی نسب کا اعتبار ہے جس کی بنیاد نکاح کے شرعی تعلق پر ہو۔ زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ اگرچہ حقیقت میں زانی کا بیٹا ہے لیکن اس کا یہ رشتہ قانونی طور پر تسلیم نہیں کیا جاتا اس لیے وہ اپنے ناجائز باپ کا وارث نہیں ہوتا نہ اس کے مرنے کی صورت میں یہ شخص اس کا وارث بن سکتا ہے۔ ② ماں کا رشتہ ثابت ہونے میں تعلق کے جائز یا ناجائز ہونے سے فرق نہیں پڑتا اس لیے ناجائز بچہ اور اس کی ماں کے درمیان وراثت کا تعلق قائم ہوتا ہے۔ اسی طرح تنہا لی رشتے داروں سے بھی اس کا وراثت کا تعلق قائم رہتا ہے۔

۲۷۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ بِلَالٍ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ شُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ،

۲۷۴۶- حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس بچے کا نسب اس کے باپ کے مرنے کے بعد یعنی جس کا وہ بچہ کہلاتا تھا اس سے ملانے

۲۷۴۵- [حسن] تقدم حال المثنى، ح: ۲۴۰۱، وتابعه ابن لهيعة عند الترمذي، ح: ۲۱۱۳، وهو أيضا ضعيف مدلس (انظر، ح: ۳۳۰ وغيره)، وللحديث شاهد عند ابن حبان في صحيحه (موارد)، ح: ۱۶۹۹، وانظر الحديث الآتي.

۲۷۴۶- [استاده حسن] أخرجه أبو دارود، الطلاق، باب في ادعاء ولد الزنا، ح: ۲۲۶۵ من حديث محمد بن راشد به، وحسنه البوصيري.

۲۳- أبواب الفرائض

وراثت سے متعلق احکام ومسائل

عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كُلُّ مُسْتَلْحَقٍ اسْتُلْحِقَ بَعْدَ أَبِيهِ، الَّذِي يُدْعَى لَهُ، ادْعَاؤُهُ وَرَثَتُهُ مِنْ بَعْدِهِ، فَقَضَى أَنَّ مَنْ كَانَ مِنْ أُمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ أَصَابَهَا، فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتُلْحِقَتْهُ. وَلَيْسَ لَهُ فِيْمَا قُسِمَ قَبْلَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ. وَمَا أَدْرَكَ مِنَ مِيرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ، فَلَهُ نَصِيبُهُ. وَلَا يَلْحُقُ إِذَا كَانَ أَبُوهُ الَّذِي يُدْعَى لَهُ أَنْكَرُهُ. وَإِنْ كَانَ مِنْ أُمَةٍ لَا يَمْلِكُهَا. أَوْ مِنْ حُرَّةٍ غَاوَرَ بِهَا، فَإِنَّهُ لَا يَلْحُقُ وَلَا يُوْرَثُ. وَإِنْ كَانَ الَّذِي يُدْعَى لَهُ هُوَ ادْعَاؤُهُ، فَهُوَ وَلَدُ زَنَاءٍ. لِأَهْلِ أُمَةٍ مَنْ كَانُوا. حُرَّةٌ أَوْ أُمَةٌ».

کا دعویٰ کیا جائے، یعنی اس شخص کے مرنے کے بعد اس کے وارث اس بچے کا دعویٰ کریں (کہ وہ فوت ہونے والے کا بیٹا ہے) اس لیے ہم اس کے سرپرست ہوں گے اور وہ ہم میں شمار ہوگا) اس کا فیصلہ یہ ہے کہ جو بچہ اس لونڈی سے ہو جس سے ملاپ کے موقع پر وہ اس شخص (بچے کے باپ) کی ملکیت تھی تو وہ اس سے ملایا جائے گا جس نے (اپنے خاندان میں) ملانے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور اسے اس ترکے میں سے کچھ نہیں ملے گا جو اس (کو ملانے) سے پہلے تقسیم ہو چکا۔ اور جو میراث ابھی تقسیم نہیں ہوئی تھی اس میں سے اسے حصہ ملے گا۔ اگر اس کے اس باپ نے اسے بیٹا تسلیم کرنے سے انکار کیا تھا جس کا یہ بیٹا بھلاتا ہے تو اسے اس کے ساتھ نہیں ملایا جائے گا۔ اگر یہ بچہ اس لونڈی سے پیدا ہوا ہے جو مرنے والے کی ملکیت نہ تھی یا اس آزاد عورت سے پیدا ہوا ہے جس سے مرنے والے نے زنا کیا تھا تو اسے اس (مرنے والے) سے نہیں ملایا جائے گا نہ اسے وراثت دی جائے گی اگرچہ وہ جس کا بیٹا مشہور ہے اس نے اس کا دعویٰ کیا ہو (کہ یہ مجھ سے ہے) کیونکہ یہ ناجائز اولاد ہے۔ یہ اپنی ماں کے خاندان سے شمار ہوگا وہ جو کوئی بھی ہوں خواہ اس کی ماں آزاد ہو یا لونڈی۔“

محمد بن راشد رحمہ اللہ نے فرمایا: اس سے مراد وہ تقسیم ہے جو اسلام سے پہلے جاہلیت میں ہو چکی۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ: يَعْنِي بِذَلِكَ مَا قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَبْلَ الْإِسْلَامِ.

🌟 فوائد و مسائل: ① جاہلیت میں زنا عام تھا۔ لونڈیوں سے زنا کوئی عیب شمار نہیں کیا جاتا تھا۔ آزاد عورت سے زنا معیوب تو سمجھا جاتا تھا تاہم اس قسم کے تعلقات بھی عام تھے۔ ② لونڈی سے جس طرح آقا اولاد

۲۳- أبواب الفرائض وراثت سے متعلق احکام و مسائل

حاصل کرتا تھا آقا کے مرنے کے بعد اس کا کوئی قریبی رشتے دار (بھائی وغیرہ) اس سے اولاد حاصل کرتا تھا اسی طرح کوئی اپنی بھی اس سے ناجائز تعلق قائم کر لیتا تھا اور پھر اس کی اولاد کے بارے میں دعویٰ کر دیتا کہ یہ میری اولاد ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہونے والوں میں اس قسم کے جھگڑے سامنے آئے مثلاً: ایک شخص نے اسلام قبول کرنے سے پہلے ناجائز تعلقات قائم کیے اور اس کے نتیجے میں اولاد پیدا ہوئی۔ اسلام لانے کے بعد اس کی وراثت کا مسئلہ پیدا ہوا۔ ⑤ اس قسم کے واقعات میں پیدا ہونے والے بچے کے دودھ دیا ہوا ہو جاتے تھے۔ ایک عورت کا قانونی شوہر یا اس لونڈی کا اصل مالک دوسرا وہ مرد جس نے اس سے آزاد عورت یا لونڈی سے زنا کیا ہوتا۔ دونوں اس کے باپ ہونے کے مدعی ہوتے تھے۔ یا ان دونوں کے بیٹے اس بچے کے بھائی ہونے کا دعویٰ رکھتے تھے۔ جاہلیت میں اس کا فیصلہ قیافہ وغیرہ سے کیا جاتا تھا۔ ⑥ نبی اکرم ﷺ نے یہ قانون بیان فرمایا: (۱) اگر یہ بچہ جائز تعلق کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے یعنی لونڈی کا بچہ اس کے مالک سے ہے یا آزاد عورت کا بچہ اس کے خاوند سے ہے تو وہ اپنے باپ کا وارث ہے کیونکہ اس کا نسب شرعاً معتبر ہے۔ (۲) یہ بچہ جس شخص کا کہلاتا ہے (عورت کا خاوند یا لونڈی کا مالک) اگر اس نے زندگی میں یہ کہہ دیا ہو کہ یہ بچہ میرا نہیں تو اسے اس کا بیٹا نہیں مانا جائے گا اور اسے وراثت میں حصہ نہیں ملے گا۔ (۳) اگر یہ بچہ ناجائز تعلق کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے یعنی مرنے والے نے کسی آزاد عورت یا لونڈی سے زنا کیا تھا اب اگر یہ شخص زندگی میں اعتراف بھی کر چکا ہو کہ یہ لڑکا مجھ سے پیدا ہوا ہے اس لیے میرا بیٹا ہے تب بھی اسے اس کا بیٹا تسلیم نہیں کیا جائے گا نہ اسے وراثت میں حصہ ملے گا۔

(المعجم ۱۵) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ
وَعَنْ هَبِيتَ (التحفة ۱۵)

۲۷۴۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: ۲۷۴۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَ سَفْيَانُ، عَنْ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ولاء کو بیچنے اور بہہ
عَبْدُ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى کرنے سے منع فرمایا۔
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبِيتَ.

۲۷۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ۲۷۴۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

۲۷۴۷- أخرجه البخاري، العتق، باب بيع الولاء وهبته، ح: ۲۵۳۵، الفرائض، باب إثم من تبرأ من موالیه،
ح: ۶۷۵۶، ومسلم، العتق، باب النهي عن بيع الولاء وهبته، ح: ۱۵۰۶ من حديث شعبة، وسفيان الثوري
(وغیرهما) به.

۲۷۴۸- [صحیح] أخرجه الترمذي، البيوع، باب ما جاء في كراهية بيع الولاء وهبته، ح: ۱۲۳۶ من حديث يحيى

۲۳۔ أبواب الفرائض دراخت سے متعلق احکام و مسائل

ابن أبي السَّوَّارِب: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَبِيعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبْتِهِ.

انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ولاء کو پیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

فوائد و مسائل: ① آزاد کرنے والے کا آزاد ہونے والے سے جو تعلق ہوتا ہے۔ اسے ”ولاء“ کہتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں اسے بعض خاص حقوق حاصل ہوتے ہیں مثلاً: آزاد ہونے والے کا کوئی وارث نہ ہو تو آزاد کرنے والا اس کا وارث ہوتا ہے۔ اور آزاد ہونے والا آزاد کرنے والے کے قبیلے کا فرد شمار ہوتا ہے۔ ② ولاء کا تعلق ناقابل انتقال ہے۔ اسے نہ بیچا خرید جاسکتا ہے نہ بلا معاوضہ کسی کو دیا جاسکتا ہے۔

(المعجم ۱۶) - بَابُ قِسْمَةِ الْمَوَارِيثِ

(التحفة ۱۶)

باب ۱۶۔ ترکے کی تقسیم

۲۷۴۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو میراث جاہلیت میں تقسیم ہو چکی وہ جاہلیت کی تقسیم کے مطابق قائم رہے گی۔ اور جس کی تقسیم سے پہلے اسلام آ گیا (فوت ہونے والا اور اس کے وارث مسلمان ہو گئے) تو وہ اسلام کے اصولوں کے مطابق تقسیم ہوگی۔“

۲۷۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لَهِيْعَةَ، عَنْ عَقِيلٍ أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ. وَمَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ أَذْرَكَهُ الْإِسْلَامُ، فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْإِسْلَامِ».

فوائد و مسائل: ① جو کام اسلام قبول کرنے سے پہلے خلاف اسلام کیے گئے ہوں اسلام لانے سے وہ معاف ہو جاتے ہیں، البتہ اگر ان کی اصلاح ممکن ہو تو اصلاح ضروری ہے مثلاً: اگر کسی کے نکاح میں دو عورتیں تھیں جو آپس میں نہیں تھیں اسلام قبول کرنے سے پہلے ان سے جو اولاد ہوئی وہ جائز اولاد شمار ہوگی لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد ان میں سے ایک کو طلاق دینا ضروری ہوگا۔ ② زنا جاہلیت میں بھی معیوب اور

ابن سلیم بہ معلفًا، وقال: "هو وهم، وهم فيه يحيى بن سليم"، ورجح أنه من رواية عبدالله بن دينار عن ابن عمر به، وقال: "هذا أصح".

۲۷۴۹۔ [حسن] أخرجه ابن عدي: ۱/۴۶۸ من حديث محمد بن رُمح به، وضعفه البوصيري من أجل ابن لهيعة، ج: ۳۳، وللحديث شاهد حسن، ح: ۲۴۸۵.

۲۳۔ أبواب الفرائض وراثت سے متعلق احکام و مسائل

براکام سمجھا جاتا تھا اور جائز اور ناجائز اولاد میں فرق کیا جاتا تھا اس لیے اسلام قبول کرنے سے پہلے ناجائز تعلق کے نتیجے میں پیدا ہونے والی اولاد کو جائز اولاد کا مقام نہیں دیا جاسکتا جیسا کہ باب ۱۲ میں تفصیل سے بیان ہوا ہے۔

(المعجم ۱۷) - **بَابُ إِذَا اسْتَهْلَ الْمُؤَلُودُ** باب: ۱۷۔ جو بچہ پیدا ہو کر روئے
وَرِثَ (التحفة ۱۷) وہ وارث ہوگا

۲۷۵۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بچہ آواز نکالے تو اس کا جنازہ پڑھا جائے گا اور وہ وارث ہوگا۔“
حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا اسْتَهْلَ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيْهِ، وَوَرِثَ».

۲۷۵۱۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بچہ وارث نہیں ہوگا حتیٰ کہ آواز کے ساتھ چیخے۔“
الدُّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَالْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَرِثُ الصَّبِيُّ حَتَّى يَسْتَهْلَ صَارِحًا».

قَالَ: وَاسْتَهْلَاهُ، أَنْ يَبْكِي وَيَصِيحَ راوی نے کہا: آواز نکالنے کا مطلب ہے کہ وہ روئے یا چیخے یا چیخک مارے۔
أَوْ يَعْطَسَ.



۲۷۵۰۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن عدي: ۹۹۳/۳ من طريق الربيع * والربيع بن بدر، تقدم، ح: ۲۶۹ وتابعه سفيان الثوري (المدلس وعنن في جميع الطرق)، ابن حبان، ح: ۱۲۲۳، وصححه الحاكم، والذهبي على شرط الشيخين: ۳/۴، ۳۴۹، ۳۴۹، وتابعهما إسماعيل بن مسلم المكي، وتقدم، ح: ۳۰۱ عند الترمذي، ح: ۱۰۳۲ وغيره، وأبو الزبير عنن، تقدم، ح: ۳۹۵، فالخبر لم يصح بهذه الشواهد، وانظر الحديث الآتي.

۲۷۵۱۔ [إسناده حسن] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۳۰۳/۵، ح: ۴۵۹۶ من طريق العباس بن الوليد به، وتابعه إبراهيم بن عتيق، أبو إسحاق العباسي عند السهمي في تاريخ جرجان (ص: ۴۷۱ ت: ۹۳۸) * وإبراهيم صدوق كما في الجرح والتعديل: ۱۲۲/۲.

۲۳۔ أبواب الفرائض وراثت سے متعلق احکام و مسائل

فوائد و مسائل: ① مردہ پیدا ہونے والا بچہ اپنے سے پہلے فوت ہونے والے کا وارث نہیں ہوتا۔ ② آواز نکالنا زندہ پیدا ہونے کی علامت ہے۔ عام طور پر بچہ پیدا ہونے کے بعد روتا ہے اس لیے رونے کا ذکر کیا گیا۔ ورنہ کوئی بھی ایسی علامت جس سے بچے کے زندہ ہونے کا یقین ہو جائے کافی ہے۔ ③ مذکورہ صورت میں وراثت کی تقسیم کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بچے کو زندہ فرض کر کے میت کا ترکہ تقسیم کیا جائے اور بچے کا حصہ معلوم کیا جائے پھر بچے کے فوت ہو جانے کی وجہ سے اس کا حصہ اس کے وارثوں میں تقسیم کر دیا جائے۔

(المعجم ۱۸) - بَابُ الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ (التحفة ۱۸)

باب: ۱۸۔ کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہونے والا

۲۷۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت تمیم داری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: اُنہوں نے فرمایا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اہل کتاب کے اس شخص کے بارے میں کیا قانون ہے جو ایک آدمی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زندگی اور موت دونوں حالتوں میں اس کا اس سے تعلق سب لوگوں سے زیادہ ہے۔“

فوائد و مسائل: ① یہ بھی ولاء کی ایک صورت ہے کہ ایک غیر مسلم کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے۔ اس نو مسلم کے دوسرے رشتے دار غیر مسلم ہونے کی وجہ سے اس کے وارث نہیں ہو سکتے اس لیے یہی اس کا وارث ہوگا۔ ② اگر نو مسلم کے دوسرے مسلمان وارث موجود ہوں تو وہی اس کا ترکہ لیں گے البتہ اگر وہ اصحاب الفروض ہوں اور اس کا کوئی عصیر رشتے دار مسلمان نہ ہو تو مسلمان کرنے والا اس نو مسلم کا عصیر ہو کر وارث ہوگا۔ واللہ اعلم۔

۲۷۵۲۔ [حسن] أخرجه أبو داود، الفرائض، باب في الرجل يسلم على يدي الرجل، ح: ۲۹۱۸ من حديث عبد العزيز به، وصححه الحاكم: ۲/ ۲۹۹، وتعبه الذهبي، وعلقه البخاري في صحيحه بصيغة التمريض (فتح: ۴۵/ ۱۲)، وضعفه الشافعي، وأحمد، والبخاري، والترمذي وغيرهم، وقال أبو زرعة الدمشقي: "هذا حديث حسن متصل، لم أر أحدا من أهل العلم يرفعه"، وللتنزيل راجع نيل المقصود، ولم أر لمضعفه حجة.

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

جہاد کی لغوی واصطلاحی تعریف، فرضیت اور اہمیت و فضیلت

* لغوی معنی: جہاد [الْجَهْدُ] سے مشتق ہے جس کا مطلب کسی مقصد کے حصول کے لیے بھرپور کوشش کرنا ہے جیسے کہ کہا جاتا ہے: [جَهَدَ الرَّجُلُ فِي كَذَا] ”اس شخص نے اس مسئلے میں انتہائی کوشش صرف کی ہے۔“ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ﴾ (الحج ۲۲: ۷۸) ”اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسا جہاد کا حق ہے۔“

* اصطلاحی تعریف: علمائے کرام نے جہاد کی تعریف یوں کی ہے: [بَذْلُ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ فِي قِتَالِ الْكُفَّارِ وَمُذَافَعَتِهِمْ بِالنَّفْسِ وَالْمَالِ وَاللِّسَانِ] (الفقه الاسلامي و أدلتہ: ۲/۳۱۲) ”(اللہ تعالیٰ کی راہ میں) کافروں سے جنگ اور دفاع کے لیے جان و مال اور زبان سے بھرپور کوشش کرنا جہاد ہے۔“ لہذا دین اسلام کے غلبے اس کے تحفظ اور اس کی نشر و اشاعت کے لیے بھرپور سعی اور کوشش کرنا جہاد ہے۔

۲۴- ابواب الجہاد جہاد کی لغوی و اصطلاحی تعریف، فرضیت اور اہمیت و فضیلت

* جہاد کی فرضیت: علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ جہاد مندرجہ ذیل تین احوال میں فرض عین ہوتا ہے یعنی ہر اس مسلمان پر واجب ہو جاتا ہے جسے کوئی شرعی عذر نہ ہو۔ ① جب امام جنگ کا اعلان کر دے یا کسی خاص گروہ کو حکم دے دے تو پھر اس گروہ پر جہاد کے لیے نکلنا فرض ہو جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَالَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَعَّلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّا قُلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَرْضَيْتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ۚ إِلَّا تَتَفَعَّلُوا بَعْدَئِذَا يُعَذِّبُكُم عَذَابًا أَلِيمًا ۖ وَ يَسْتَبَدِّلُ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَتَضَرَّوْهُ شَيْئًا ۚ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (التوبة: ۲۸، ۲۹) ”اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں نکلو تو تم زمین پر ڈھیر ہو جاتے ہو۔ کیا تم نے آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا ہے؟ چنانچہ (جان رکھو کہ) دنیا کی زندگی کا فائدہ تو آخرت (کے مقابلے) میں بہت حقیر ہے۔ اگر تم (جہاد کے لیے) نہیں نکلو گے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب دے گا اور تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا۔ اور تم اللہ کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے۔ اور اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔“

اگر جہاد فرض عین نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس طرح سخت گرفت نہ فرماتا۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: [لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَاَنْفِرُوا] (صحیح مسلم، الإمامۃ باب المبايعة بعد فتح مكة..... الخ، حدیث: ۱۸۶۳) ”فتح مکہ کے بعد ہجرت کی ضرورت باقی نہیں رہی لیکن جہاد اور (جہاد کی) نیت (قیامت تک کے لیے) باقی ہے۔ اور جب تمہیں (جہاد کے لیے) نکلنے کا حکم دیا جائے تو فوراً نکل کھڑے ہو۔“ ② جب کافر کسی مسلمان ملک پر حملہ آور ہوں اور اس پر قابض ہو جائیں تو مسلمانوں کی مدد کے لیے جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ ③ دشمن سے صف آرا ہونے کے بعد میدان جنگ سے فرار حرام ہے۔ اس وقت موجود لوگوں پر جہاد فرض عین ہو جاتا ہے۔

* جہاد کی فضیلت و اہمیت: اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی سر بلندی، اس کی حفاظت اور اس کی ترویج و ترقی کے لیے جہاد فرض کیا ہے۔ انسانوں کو مخلوق کی عبودیت سے نکال کر مخلوق کے پروردگار کی عبودیت میں لانا جہاد کا اعلیٰ ترین مقصد ہے۔ اس عظیم کام کو سر انجام دینے والوں کو اجر عظیم، بلندی درجات،

۲۴۔ ابواب الجہاد جہاد کی لغوی و اصطلاحی تعریف، فرضیت اور اہمیت و فضیلت

مغفرت کے حصول، دنیا میں شاندار شان و شوکت اور بلند مقام و مرتبے کی ضمانت دی گئی ہے۔ اس کے نتیجے میں کفار اور مشرکین ذلیل و رسوا ہوتے ہیں جبکہ اہل ایمان کے دلوں کو اطمینان اور روحانی مسرت نصیب ہوتی ہے۔ اس عمل میں شریک اعلیٰ جنتوں کو ان کی سرفروشی اور جاننازی کی جزا اللہ تعالیٰ کی محبت و رضا کی صورت میں ملتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ تُوْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَ تَحَافِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَ يُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَ مَسْكِنٍ طَيِّبَةٍ فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝﴾ (الصف: ۶۱: ۱۲-۱۰)

”اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت سے آگاہ کروں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے؟ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے، یہی تمہارے لیے بہت بہتر ہے اگر تم جانو۔ (اس طرح) وہ (اللہ) تمہارے گناہ معاف فرمائے گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی اور پاکیزہ محلات میں (جو) ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہیں یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔“

جہاد میں شرکت کرنے والوں کا سونا جاگنا، کھانا پینا، چلنا پھرنا غرض ایک ایک حرکت عبادت شمار ہوتی ہے اور ان کے جانوروں کا کھانا پینا، لید اور پیشاب بھی قیامت کے روز نیکیوں کی ترازو میں رکھے جائیں گے جبکہ جہاد سے جی چراتا، بغیر شرعی عذر کے پیچھے رہنا اور کفار و مشرکین سے خلاف قتال کرنے سے بھاگنا غضب الہی کو دعوت دینا ہے نیز یہ نفاق کی علامت ہے۔ ایسے لوگوں کو سخت وعید اور دردناک عذاب کا مژدہ سناتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَرَحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ وَ كَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ قَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ۝﴾ (التوبة: ۸۱) ”جو لوگ پیچھے چھوڑ دیے گئے تھے وہ رسول اللہ کے پیچھے اپنے بیٹھ رہنے پر خوش ہوئے اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں

۲۴- أبواب الجهاد جہاد کی لغوی و اصطلاحی تعریف، فضیلت اور اہمیت و فضیلت

سے جہاد کرنا انھیں برا لگا اور انھوں نے لوگوں سے کہا: اس شدید گرمی میں (جنگ کے لیے) نہ لگو۔ (اے نبی! ان سے) کہہ دیجیے جہنم کی آگ اس سے کہیں زیادہ گرم ہے، کاش انھیں اس کا شعور ہوتا۔“

رسول اللہ ﷺ نے امت کی ذلت و رسوائی اور ان کی کفار کے ہاتھوں ہزیمت کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”جب تم سودی لین دین کرنے لگو گے، بیلوں کی زمین تھام لو گے (جانوروں سے محبت کرنے لگو گے)، کھیتی باڑی میں مگن رہو گے اور جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا اور اس وقت تک اسے دور نہیں کرے گا جب تک تم اپنے دین (جہاد) کی طرف واپس نہ پلٹو گے۔“ (سنن ابی داؤد، البیوع، باب فی النہی عن العینۃ، حدیث: ۳۴۶۲)

* جہاد کی اقسام: جہاد کی مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں: ① جہاد بالمال۔ ② جہاد بالنفس۔ ③ جہاد باللسان۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿أَنْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ (التوبہ: ۴۱) ”تم نکلو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرو یہ تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔“

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی نکیل سمیت اپنی اونٹنی لایا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں یہ اللہ کی راہ میں دیتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے روز تمھیں اس کے بدلے میں سات سو اونٹیاں ملیں گی اور ساری کی ساری نکیل والی ہوں گی۔“ (صحیح مسلم، الإمارة، باب فضل الصدقة فی سبیل اللہ.....، حدیث: ۱۸۹۲) آپ نے جہاد بالنفس کی ترغیب دی اور امت کو اس کی اہمیت بتاتے ہوئے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر مسلمانوں کو اس بات سے دکھ نہ پہنچتا کہ میں انھیں چھوڑ کر جہاد کے لیے نکل جاؤں (تو میں ضرور ایسا کرتا) اور میرے پاس اتنی سواریاں نہیں کہ ہر آدمی کو اپنے ساتھ لے جاسکوں۔ اگر میں ایسا کر سکتا تو میں جہاد فی سبیل اللہ کرنے والی کسی بھی فوجی مہم سے پیچھے نہ رہتا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں۔“ (سنن ابن ماجہ، الجہاد، باب فضل الجہاد فی سبیل اللہ، حدیث: ۲۷۵۳)



۲۴۔ ابواب الجہاد جہاد کی لغوی و اصطلاحی تعریف، فرضیت اور اہمیت و فضیلت

جہاد باللسان کی عملی مثال حضرت حسان بن ثابتؓ نے قائم کی جب انھوں نے کفار و مشرکین کی جھوٹ تو نبی ﷺ نے انھیں فرمایا: ”اے حسان بن ثابت! مشرکوں کی جھوٹ اور جبرائیل تمہارے ساتھ ہیں۔“ (صحیح البخاری، المغازی، باب مرجع النبی ﷺ من الأحزاب.....، حدیث: ۴۱۲۳، ۴۱۲۴)

لہذا آج کے دور میں کفار کے پراپیگنڈے کا منہ توڑ جواب دینا بھی جہاد کی ایک اعلیٰ قسم ہے۔

* جہاد کے مقاصد: جہاد فی سبیل اللہ کے چند اہم مقاصد درج ذیل ہیں:

۱۔ پوری دنیا میں دین اسلام کی سر بلندی اور اس کی نشر و اشاعت۔

۲۔ لوگوں کو مخلوق کی عبودیت سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی عبودیت میں داخل کرنا۔

۳۔ اسلامی ممالک کا تحفظ اور ان کی سالمیت کی حفاظت۔

۴۔ دنیا سے ظلم و ستم، دہشت گردی اور بدامنی کا خاتمہ۔

۵۔ مسلمانوں کی یکجہتی اور وحدت کی حفاظت۔

۶۔ اسلامی عقائد کی تردید میں مانع اشیاء کا قلع قمع، نیز غیر مسلموں کو اسلامی قوانین کے تابع بنانا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۴) أَبْوَابُ الْجِهَادِ (التحفة ۱۶)

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) - بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ فِي

سَبِيلِ اللَّهِ (التحفة ۱)

باب ۱- اللہ کی راہ میں جہاد کی فضیلت

۲۷۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: رَوَيْنَاهُ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ [الْفَضْلِ] عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَعَدَّ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادٌ فِي سَبِيلِي، وَإِيمَانٌ بِي، وَتَصْدِيقٌ بِرُسُلِي. فَهُوَ عَلَيَّ صَامِنٌ أَنْ أُذِجَلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ أُرْجَعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ، نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ» ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَخْرُجُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَبَدًا. وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلُهُمْ. وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُونِي. وَلَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ فَيَتَخَلَّفُونَ بَعْدِي.

۲۷۵۳- حضرت ابو بکر بن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلتا ہے اللہ نے اس کے لیے (یہ اجر و ثواب) تیار کیا ہے (کہ وہ فرماتا ہے:) یہ شخص صرف میری راہ میں جہاد کے لیے مجھ پر ایمان رکھتے ہوئے اور میرے رسولوں کو سچا مان کر نکلتا ہے اس لیے میں اسے ضمانت دیتا ہوں کہ یا اسے (شہادت سے سرفراز کر کے) جنت میں داخل کر دوں گا یا اسے حاصل ہونے والے ثواب یا غنیمت کے ساتھ اسے اس کے گھر میں واپس پہنچا دوں گا جس سے وہ نکلا تھا۔“ پھر فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری وجہ سے مسلمانوں کو مشقت (اور تکلیف) ہوگی میں کبھی اللہ کی راہ میں نکلنے والے کسی جہادی دستے سے پیچھے نہ رہتا، لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں ہوتی

۲۴۔ أبواب الجهاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنْ أَغْزُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأُقْتَلَ، ثُمَّ أَغْزُوَ فَأُقْتَلَ، ثُمَّ أَغْزُوَ فَأُقْتَلَ.

کہ انھیں سواریاں مہیا کر سکوں۔ اور ان کے پاس اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ (اپنے خرچ پر) میرے ساتھ (جہاد کے لیے) چلے جائیں اور نہ مجھ سے پیچھے رہنے پر ان کے دل مطمئن ہوتے ہیں (اس لیے میں بھی بعض اوقات جہاد کے لیے جانے والے لشکر کے ساتھ نہیں جاتا۔) قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! مجھے تو یہ چیز محبوب ہے کہ میں اللہ کی راہ میں جنگ کر کے شہید ہو جاؤں پھر جنگ کروں اور شہید ہو جاؤں پھر جنگ کروں اور شہید ہو جاؤں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جس طرح ہر نیک عمل کی قبولیت کے لیے غلوں نیت شرط ہے اسی طرح جہاد فی سبیل اللہ کی قبولیت کے لیے بھی غلوں نیت شرط ہے۔ ② جہاد تمام رسولوں پر ایمان کا ثبوت ہے کیونکہ اس کا حکم تمام شریعتوں میں موجود رہا ہے البتہ بعض انبیاء نے اس کی شروط پوری نہ ہونے کی وجہ سے جہاد باسیف نہیں کیا۔ ③ غلوں کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کا ثواب ہر صورت میں ملتا ہے خواہ جہاد غنیمت حاصل کر کے خیریت سے گھر پہنچ جائے یا کافروں سے لڑتا ہوا شہید ہو کر جنت میں پہنچ جائے۔ ④ بعض حالات میں جہاد فرض کفایہ ہوتا ہے۔ اس صورت میں پیچھے رہنے والے گناہ گار نہیں ہوتے۔ اگر کوئی حکمت پیش نظر ہو تو افضل کام چھوڑ کر دوسرا جائز کام کیا جاسکتا ہے۔ ⑤ کسی جماعت کے سربراہ یا قوم کے قائد کو تبیین کے جذبات کا خیال رکھنا چاہیے بشرطیکہ ناجائز کام کا ارتکاب نہ ہو۔ ⑥ بات میں تاکید پیدا کرنے کے لیے اللہ کی قسم کھانا جائز ہے۔ ⑦ قسم میں اللہ کے نام کی بجائے اس کی کسی صفت کا ذکر کرنا بھی جائز ہے۔ ⑧ ناممکن کام کی تمنا جائز ہے جب کہ وہ نیکی سے تعلق رکھتا ہو۔ ⑨ شہادت کا مقام اتنا عظیم ہے کہ رسول اللہ ﷺ شہیدوں سے افضل ہونے کے باوجود یہ تمنا رکھتے تھے کہ انہیں شہادت کا مقام بھی حاصل ہو۔

۲۷۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ

۲۷۵۴۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو اللہ کی طرف سے یہ ضمانت حاصل ہے کہ وہ

۲۷۵۴۔ [حسن] أخرجه ابن أبي شيبة - شيخ المصنف - في المصنف - ۳۱۹/۵ عن عبيد الله به، وانظر، ح: ۳۷؛ لحال عطية، وللحديث شواهد عند مسلم، ح: ۱۸۷۸، والترمذي، ح: ۱۶۲۰ وغيرهما.

۲۴- أبواب الجهاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

عَطِيَّةٌ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَضْمُونٌ عَلَى اللَّهِ. إِمَّا أَنْ يَكْفِتَهُ إِلَى مَغْفِرَتِهِ وَرَحْمَتِهِ، وَإِمَّا أَنْ يَرْجِعَهُ بِأَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ. وَمَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ اللَّغَائِمِ، الَّذِي لَا يَفْتَرُّ، حَتَّى يَرْجِعَ».

اسے یا تو (شہادت کی موت دے کر) اپنی بخشش اور رحمت کے واسطے میں لے لے گا یا پھر ثواب اور غنیمت کے ساتھ واپس (گھر) لے آئے گا۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا وہی تک اس روزہ رکھنے والے اور قیام کرنے والے کی طرح (ثواب حاصل کرتا) ہے جو (نفل روزوں اور نفل نمازوں سے) جھکتا نہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مسلسل روزے رکھنا یا مسلسل نماز میں مشغول رہنا ایک ناممکن عمل ہے کیونکہ انسان اپنی جسمانی ضروریات پوری کرنے کے لیے نماز سے باہر آنے اور روزہ افطار کرنے پر مجبور ہے لیکن مجاہد جب عملی طور پر جنگ میں مشغول نہ ہو پھر بھی اسے ثواب ملتا رہتا ہے۔ اس لحاظ سے جہاد زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ ② مالی غنیمت مجاہد کے لیے ایک انعام ہے کیونکہ وہ اسے بھی نیکی کے کاموں میں خرچ کرتا ہے اس طرح مزید ثواب حاصل کرتا ہے۔



(المعجم ۲) - بَابُ فَضْلِ الْعَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (النحفة ۲)

باب ۳- اللہ کی راہ میں ایک صحیح یا ایک شام گزارنے کی فضیلت

۲۷۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

۲۷۵۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں (گزرنے والی) ایک صبح یا ایک شام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ”اللہ کی راہ میں“ اگرچہ اس سے خلوص سے کی جانے والی ہر نیکی مراد لی جاسکتی ہے تاہم قرآن و حدیث میں یہ لفظ زیادہ تر جہاد کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ ② [دنیا و مافیہا] سے مراد دنیا میں

۲۷۵۵- [صحیح] أخرجه الترمذي، الجهاد، باب ماجاء في فضل العدو والروح في سبيل الله، ح: ۱۶۶۹ من حديث أبي خالد به، وقال: "حسن غريب"، وهو في المصنف لابن أبي شيبة: ۲۸۵/۵ ابن عجلان عن تقدم، ح: ۱۹۶۷، ولحديثه شواهد عند البخاري، ح: ۲۷۹۳، ومسلم، ح: ۱۸۸۲ وغيرهما.

۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

موجود تمام دولت اور تمام خزانے ہیں یعنی جس طرح ایک دنیا کے طالب کے لیے یہ سب کچھ انتہائی محبوب اور قیمتی ہے اللہ کی نظر میں جہاد اس سے بھی بڑھ کر محبوب اور قیمتی ہے۔ یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ہر مومن کی نظر میں جہاد دنیا کے تمام خزانوں سے قیمتی ہے یعنی دنیا کی دولت ختم ہونے والی ہے جب کہ جہاد کا ثواب جنت کی نعمتیں ہیں جو کبھی ختم ہونے والی نہیں۔ بعض علماء نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ دنیا بھر کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کر دینے کا جتنا ثواب ہو سکتا ہے جہاد میں گزرا ہوا تھوڑا سا وقت اس سے زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ جو مطلب بھی مراد لیا جائے حدیث کا اصل مقصود جہاد کی فضیلت اور بے حساب ثواب کا اثبات ہے۔

۲۷۵۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْطُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «غَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

۲۷۵۶۔ حضرت اہل بن سعد مرادی رحمہ اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔“

۲۷۵۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ [الْجَهْصَمِيُّ] وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

۲۷۵۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام یقیناً دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔“

باب ۳۔ مجاہد کو سامان مہیا کرنا

(المعجم ۳) - بَابُ مَنْ جَهَّزَ غَارِيًا

(التحفة ۳)

۲۷۵۶۔ أخرجه البخاري، الجهاد، باب الغدوة والروحة في سبيل الله وقاب قوس أحدكم في الجنة، ح: ۲۷۹۴، ومسلم، الإمارة، باب فضل الغدوة والروحة في سبيل الله، ح: ۱۸۸۱ وغيرهما من طرق عن أبي حازم به ۵ زكريا، تقدم، ح: ۲۴۸۱، وتابعه سفيان الثوري، وعبد العزيز بن أبي حازم وغيرهما.

۲۷۵۷۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب الغدوة والروحة في سبيل الله وقاب قوس أحدكم في الجنة، ح: ۲۷۹۲، ۲۷۹۶، حديث حميد به، وصرح بالسماع عنده، وتابعه ثابت البناني عند مسلم، الإمارة، باب فضل الغدوة والروحة في سبيل الله، ح: ۱۸۸۰.

۲۴۔ ابواب الجہاد

۲۷۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَسْتَقِيلَ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، حَتَّى يَمُوتَ أَوْ يُرْجَعَ».

۲۷۵۸۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جس نے اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والے کو اتنا سامان دیا کہ اسے (جہاد کے سلسلے میں) کسی چیز کی (مزید) ضرورت نہ رہی اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا اس مجاہد کو شہادت یا واپسی تک ملے گا۔“

۲۷۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ. مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِ الْغَازِي شَيْئًا».

۲۷۵۹۔ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والے کو سامان مہیا کیا اسے بھی اس (مجاہد) کے برابر ثواب ملے گا جب کہ مجاہد کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① نیکی کے کسی کام میں تعاون کرنا اس نیکی میں شریک ہونے کے برابر ہے۔ ② جہاد میں مالی تعاون بھی جہاد ہے۔ ③ جس نیکی میں ایک سے زیادہ افراد شریک ہوں ان سب کو پورا ثواب ملتا ہے۔ کسی کے حصے کا ثواب کم کر کے دوسرے کو نہیں دیا جاتا۔ ④ نیکی کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور اس پر ثواب ملنا اللہ تعالیٰ کا مزید احسان ہے۔

۲۷۵۸۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۲۰/۱ عن يونس وغيره به، وهو في المصنف لابن أبي شيبة: ۳۵۱/۵، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۶۵۴، والحاكم: ۸۹/۲، والذهبي، قلت: الوليد بن أبي الوليد ثقة، وثقه أبو زرعة، والعجلي، وابن شاهين، وابن حبان، والذهبي في الكاشف وغيرهم، وعثمان صرح بالسماع من جده لأمه. عمر رضي الله عنه عند الطبري في تهذيب الآثار، ونفاه ابن المديني وغيره، وللحديث شواهد كثيرة، انظر الحديث الآتي.

۲۷۵۹۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، فضائل الجهاد، باب ما جاء فيمن جهز غازیًا، ح: ۱۶۳۰ من طريق عبد الملك به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۶۱۹، وابن خزيمة، ح: ۲۰۶۲، وأعله ابن المديني بالانقطاع بين عطاء وزيد بن خالد رضي الله عنه، وأخرجه البخاري، ح: ۲۸۴۳، ومسلم، ح: ۱۸۹۵ وغيرهما من حديث بسر بن سعيد عن زيد بن خالد به نحو المعنى.



۲۴- أبواب الجهاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۴) - بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ

اللَّهِ تَعَالَى (النفقة ۴)

باب ۴- اللہ کی راہ میں خرچ کرنے

کی فضیلت

۲۷۶۰- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى
الَلَيْثِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا
أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَشْمَاءَ،
عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفَقُهُ الرَّجُلُ، دِينَارٌ يُنْفَقُهُ
عَلَى عِيَالِهِ. وَدِينَارٌ يُنْفَقُهُ عَلَى فَرَسٍ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ. وَدِينَارٌ يُنْفَقُهُ الرَّجُلُ عَلَى
أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ».

۲۷۶۰- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کا خرچ کیا ہو اسب
سے افضل دینار وہ ہے جو وہ اہل و عیال (بیوی بچوں) پر
خرچ کرتا ہے اور وہ دینار جو وہ اللہ کی راہ (جہاد) میں
گھوڑے پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار جو آدمی اللہ کی راہ میں
(جہاد کے دوران میں) اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اپنی ذات کی نسبت دوسروں پر خرچ کرنا زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ ② بیوی بچوں کے
ضروری اخراجات پورے کرنا فرض ہے۔ مناسب حد سے زیادہ خرچ کرنا فضول خرچی میں شامل ہے جو اچھی
عادت نہیں۔ ناجائز مصارف میں خرچ کرنا یا بیوی بچوں کو ایسے اخراجات کے لیے دینا گناہ ہے۔ ③ جہاد میں
استعمال ہونے والی اشیاء کے حصول کے لیے اور انہیں درست حالت میں رکھنے کے لیے جو کچھ خرچ کیا جائے
وہ بھی سب سے افضل اخراجات میں شامل ہے۔ ④ جہاد کے دوران میں ایک دوسرے کی ضرورت کا خیال رکھنا
چاہیے۔ اس موقع پر اپنے ساتھیوں پر خرچ کرنا بھی جہادی عمل ہے اور بہت زیادہ ثواب کا باعث ہے۔

۲۷۶۱- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الْحَمَلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْكٍ عَنِ
الْخَلِيلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ،
۲۷۶۱- حضرت علی بن ابی طالبؓ حضرت ابو ہریرہؓ حضرت ابو امامہ باہلیؓ حضرت عبداللہ
بن عمرؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت جابر بن عبداللہ
اور حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے

۲۷۶۰- أخرجه مسلم، الزكاة، باب فضل النفقة على العيال والمملوك وإن من ضيعهم أو حبس نفقتهم، ح: ۹۹۴
من حديث حماد بن زيد به.

۲۷۶۱- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره: ۵۱۵/۲، ح: ۲۷۳۰. عن أبيه عن هارون بن عبد الله به
مختصراً من حديث عمران بن حصين رضي الله عنه، وقال ابن كثير: "هذا حديث غريب" ۳۲۵/۱: سورة البقرة:
۲۶۱، وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف، الخليل بن عبد الله لا يعرف"، وفيه علة أخرى.

۲۴- أبواب الجهاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی راہ میں خرچ بھیجتا ہے اور خود گھر میں مقیم رہتا ہے، اسے ایک درہم کے بدلے میں سات سو درہم کا ثواب ملتا ہے۔ اور جو شخص خود اللہ کی راہ میں جنگ کرتا ہے اور اس سلسلے میں کچھ خرچ کرتا ہے، اسے ایک درہم کے بدلے میں سات لاکھ درہم کا ثواب ملتا ہے۔“ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ ”اور اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے ثواب دگنا کر دیتا ہے۔“

وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، وَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَعِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ أَرْسَلَ يَنْفَقَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَقَامَ فِي بَيْتِهِ، فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ. وَمَنْ غَزَا يَنْفَقَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَنْفَقَ فِي وَجْهِ ذَلِكَ، فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ دِرْهَمٍ» ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ [البقرة: ۲۶۱].



148

باب: ۵- جہاد نہ کرنے پر سخت وعید

(المعجم ۵) - بَابُ التَّلَظُّظِ فِي تَرْكِ الْجِهَادِ (التحفة ۵)

۲۷۶۲- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص نے نہ جہاد کیا، نہ کسی مجاہد کو سامان مہیا کیا، اور نہ کسی مجاہد کی غیر حاضری میں اس کے گھر والوں کی اچھی طرح خبر گیری کی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت سے پہلے ہی کسی آفت میں مبتلا کر دے گا۔“

۲۷۶۲- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الدَّمَارِيُّ، عَنْ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَمْ يَغْزُ أَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ، أَصَابَهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① ذاتی طور پر جنگ میں حصہ لینے کے علاوہ مجاہد کی مالی امداد یا مجاہد کے اہل خانہ کی خدمت اور خبر گیری بھی جہاد میں شرکت کے برابر ہے۔ ② اگر کوئی شخص جنگ میں شریک نہیں ہو سکتا تو اسے دوسرے دو کاموں میں ضرور شریک ہونا چاہیے، ورنہ وہ ترک جہاد کا مجرم سمجھا جائے گا۔ ③ بعض گناہوں کی سزا دنیا میں بھی مل جاتی ہے۔

۲۷۶۲-[إسناده حسن] أخرجه أبوداود، الجهاد، باب كراهية ترك الغزو، ح: ۲۵۰۳ من حديث الوليد بن السمع الملسل عند ابن عساكر في "الأربعين في الحث على الجهاد" (ص: ۸۴، ۸۵، ح: ۲۰) وغيره، وتابعه صدقة بن خالد عند الطبراني في مسند الشاميين، ح: ۸۸۳.

۲۴۔ ابواب الجہاد۔ جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۷۶۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس کا اللہ کی راہ (جہاد) میں کوئی حصہ نہیں تو وہ اللہ سے عیب دار ہو کر ملتا ہے۔“

۲۷۶۳۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ، هُوَ إِسْمَاعِيلُ ابْنُ رَافِعٍ عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَقِيَ اللَّهَ وَلَيْسَ لَهُ أَنْتَرُ فِي سَبِيلِهِ، لَقِيَ اللَّهَ وَفِيهِ ثَلَمَةٌ».

باب ۶۔ جو عذر کی وجہ سے جہاد میں شریک نہ ہو سکے

(المعجم ۶) - بَابُ مَنْ حَبَسَهُ الْعُذْرُ عَنِ الْجِهَادِ (التحفة ۶)

۲۷۶۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک سے واپسی پر مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو فرمایا: ”مدینہ میں کچھ افراد ہیں کہ تم نے جو بھی سفر کیا اور جو بھی وادی طے کی وہ اس میں تمھارے ساتھ تھے۔“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اور وہ مدینہ میں ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(ہاں) وہ مدینہ میں ہیں۔ انھیں کسی عذر نے روک لیا تھا۔“

۲۷۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ، قَالَ: «إِنَّ بِالْمَدِينَةِ نَفُومًا، مَا سَبَرْتُمْ مِنْ مَسِيرٍ، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا، إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ فِيهِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ؟ قَالَ: «وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ. حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مدینے میں ہونے کے باوجود سفر میں مجاہدین کے ساتھ ہونے کا مطلب سفر کی مشقتوں کے ثواب میں شرکت ہے۔ یہ ثواب انھیں خلوص نیت کی وجہ سے ملا۔ ② کسی واقعی عذر کی وجہ سے جہاد میں شریک نہ ہونے والا اگر خلوص دل سے شرکت کی تمنا رکھتا ہو تو وہ ثواب کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ③ عذر والے صحابہ رضی اللہ عنہم کا جہاد میں شریک ہونا ذاتی طور پر نہ تھا کیونکہ ایک انسان ایک وقت میں دو مقامات پر موجود نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ کرامت کسی کو حاصل ہو سکتی تو ان مجلسِ صلہ کرام رضی اللہ عنہم کو حاصل ہوتی لیکن رسول اللہ ﷺ نے وضاحت فرما

۲۷۶۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، فضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل المرباط، ح: ۱۶۶۶ من طريق الوليد بن مسلم به، وقال: "غريب" . . . وانظر، ح: ۱۳۳۷ لحال إسماعيل بن رافع.

۲۷۶۴۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب من حبه العذر عن الغزو، ح: ۲۸۳۸، ۲۸۳۹، ۴۴۲۳ من طرق عن حميد به، وصرح بالسماع.

دی کہ وہ حضرات عملی طور پر مدینے ہی میں تھے جہاد میں اور جہاد کے سفر میں ذاتی طور پر حاضر نہیں تھے ورنہ عذر کے رکاوٹ بننے کا کوئی مفہوم نہیں رہتا۔ اگلی حدیث میں وضاحت ہے کہ یہ شرکت ثواب میں تھی۔

۲۷۶۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ بِالْمَدِينَةِ رَجُلًا، مَا قَطَعْتُمْ وَاِدْيَا، وَلَا سَلَكْتُمْ طَرِيقًا، إِلَّا شَرَكُوكُمْ فِي الْأَخْرِ. حَبَسَهُمُ الْعُذْرَةُ».

۲۷۶۵۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ میں کچھ افراد ہیں تم نے جو وادی طے کی اور جس راستے پر چلے (ان سب میں) وہ تمہارے ساتھ ثواب میں شریک رہے (کیونکہ انہیں عذر نے (جہاد میں جانے سے) روک دیا تھا۔“

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ مَاجَةَ: «أَوْ كَمَا قَالَ: كَتَبْتُهُ لَفْظًا».

امام ابو عبد اللہ ابن ماجہ رحمہ اللہ نے کہا: یا جس طرح شیخ (احمد بن سنان) نے کہا: میں نے اس حدیث کو ویسے ہی لفظ بلفظ لکھا ہے۔



باب ۷۔ اللہ کی راہ میں مورچہ بند رہنے کی فضیلت

(المعجم ۷) - بَابُ فَضْلِ الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (التحفة ۷)

۲۷۶۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: خَطَبَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ النَّاسَ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي سَمِعْتُ حَدِيثًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. لَمْ [يَمْتَنِعِي] أَنْ أَحْدُثْكُمْ بِهِ إِلَّا الضَّنَّ بِكُمْ

۲۷۶۶۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی تھی جو تم سے صرف اس لیے بیان نہیں کی تھی کہ میں تمہیں اپنے ساتھ رکھنے کی شدید خواہش رکھتا تھا۔ اب (یہ حدیث سن کر) ہر شخص کو اختیار ہے چاہے اپنی ذات کے لیے

۲۷۶۵۔ أخرجه مسلم، الإمامة، باب ثواب من جبهه عن الغزو مرض أو عذر آخر، ح: ۱۹۱۱ من حديث الأعمش به.

۲۷۶۶۔ [استاده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل عبد الرحمن بن زيد، ح: ۲۳۸، ولم ينفرد به، أخرجه الحاكم: ۸۱/۲ وغيره من طرق عن كهس عن مصعب بن ثابت به نحو المعنى، وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي * مصعب، تقدم حاله، ح: ۱۷۴۷، وهو لم يدرك جده عبد الله بن الزبير، فالسند مع ضعفه منقطع، وحسنه الحافظ ابن حجر كما في فيض القدير للمناوي: ۵۰۱/۳، وحديث النسائي (۳۱۷۱) يعني عنه.

۲۴- أبواب الجهاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

وَبَصَحَابَيْكُمْ. فَلْيَحْتَرِ مُخْتَارًا لِنَفْسِهِ أَوْ (اس عظیم عمل کا) انتخاب کرے یا نہ کرے۔ میں نے لَبِغُ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”جو شخص «مَنْ رَابَطَ لَلَّيْلَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شُبْحَانَهُ، اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک رات محاذ پر رہتا ہے تو اسے كَانَتْ كَأَلْفِ لَيْلَةٍ، صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا»۔ ایک ہزار رات کے قیام و صیام کا ثواب ملتا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید کہا ہے کہ سنن نسائی کی روایت (۳۱۴۱) اس سے کفایت کرتی ہے نیز اسی مفہوم کی ایک روایت مسند احمد میں بھی مروی ہے جسے الموسوعة الحدیثیہ کے محققین نے تفصیلی گفتگو کے بعد حسن قرار دیا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں: [خَرَسُ لَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ لَيْلَةٍ يُقَامُ لَيْلُهَا، وَيُصَامُ نَهَارُهَا] محققین کی تفصیلی بحث سے تحقیق حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود حدیث میں مذکورہ فضیلت صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحدیثیہ مسند الإمام أحمد: ۱/۲۸۸، ۲۸۹) ② حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابتدا میں یہ حدیث بیان کرنے سے اس لیے تامل کیا تھا کہ یہ حدیث سن کر کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی جہاد کے لیے چلے جائیں گے جب کہ امیر المؤمنین کو انہم معاملات میں مشورے کے لیے ان کی مدینہ منورہ میں موجودگی کی ضرورت تھی۔ ③ بعد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث اس لیے بیان فرمادی کہ جو شخص نیکی کا ایک عمل کر کے بلند درجات حاصل کرنا چاہتا ہے اسے اس (جہاد جہمی عظیم) نیکی سے روکنا مناسب نہیں۔ ④ روزہ دن کے وقت ہوتا ہے اس لیے حدیث کا یہ مطلب ہے کہ محاذ پر دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے تیاری کی حالت میں ایک رات گزارنے کا ثواب ایک ہزار دن کے روزوں اور ایک ہزار راتوں کے قیام کے ثواب کے برابر ہے۔

۲۷۶۷- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی راہ میں محاذ جنگ پر جہاد کے لیے تیار ہونے کی حالت میں فوت ہوا تو وہ أَبِیْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَجْرًا عَلَيْهِ أَجْرُ عَمَلِهِ الصَّالِحِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ، اسے آ زمانے والوں (مکر تکبر) کا خوف نہیں ہوتا۔ اور

۲۷۶۷- [صحیح] أخرجه أبو عوانة في مستخرجه على صحيح مسلم: ۹۱/۵ عن يونس به، وقال البوصيري: "هذا إسناده صحيح ورجاله ثقات" * معبد بن عبد الله وثقه ابن حبان، والبوصيري وغيرهما، ولحديثه شواهد عند مسلم، ح: ۱۹۱۳ وغيره، وبها صح الحديث.

۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

وَأَجْرِي عَلَيْهِ رِزْقًا، وَأَمِنَ مِنَ الْفُتْنَانِ، اللَّهُ اسے قیامت کے دن خوف سے محفوظ اٹھائے گا۔“
وَبَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آمِنًا مِنَ الْفَرْعِ».

🌞 فائدہ و مسائل: ① تیاری کا مطلب یہ ہے کہ وہ سرحد پر جنگ کے لیے بالکل تیار ہوتا ہے کہ جو نبی جنگ شروع ہو وہ فوراً اس میں شریک ہو جائے۔ ② غلو میں نیت کی وجہ سے نیک عمل کا ثواب مل جاتا ہے اگرچہ اس عمل کو انجام دینے کا موقع نہ ملا ہو۔ ③ ثواب جاری ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ زندگی میں جو نیک اعمال کرتا تھا موت کے بعد بھی مسلسل ان اعمال کے برابر ثواب ملتا رہتا ہے۔ ④ رزق سے مراد جنت کا رزق ہے۔ ⑤ [فُتْنَان] ”آزمانے والوں“ سے مراد قبر میں حساب لینے والے فرشتے ہیں۔ ایسے شخص سے قبر میں حساب نہیں لیا جاتا یا وہ سوالوں کا صحیح جواب دے کر کامیاب ہو جاتا ہے۔ اس لفظ کو [فُتْنَان] بھی پڑھا گیا ہے اس صورت میں اس سے دجال یا شیطان یا عذاب کا فرشتہ مراد ہے۔ مجاذ پر وفات پانے والا ان سے محفوظ رہے گا۔



152

۲۷۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ سَمُرَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى السُّلَمِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ [صُبْح] عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِرَبَاطٍ يَوْمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مِنْ وَرَاءِ عَوْرَةِ الْمُسْلِمِينَ، مُحْتَسِبًا، مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ، أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ عِبَادَةِ مِائَةِ سَنَةٍ، صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا. وَرَبَاطٌ يَوْمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مِنْ وَرَاءِ عَوْرَةِ الْمُسْلِمِينَ، مُحْتَسِبًا، مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَعْظَمُ أَجْرًا أَرَاهُ قَالَ مِنْ عِبَادَةِ أَلْفِ سَنَةٍ، صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا. فَإِنْ رَدَّهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِهِ

۲۷۶۸۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان کے سو کیسی اور مہینے میں مسلمانوں کی سرحد پر خطرے کی جگہ ایک دن ثواب کی نیت سے اللہ کی راہ میں ٹھہرنا سو سال کی عبادت یعنی اتنے عرصے کے روزوں اور تہجد سے زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ اور رمضان کے مہینے میں مسلمانوں کی سرحد پر خطرے کی جگہ اللہ کی راہ میں ایک دن ثواب کی نیت سے ٹھہرنا ایک ہزار سال کی عبادت یعنی اتنے عرصے کے روزوں اور تہجد سے زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اس (نیک عمل کے فاعل) کو صحیح سلامت اس کے گھر لے آیا تو ہزار سال تک اس کے گناہ نہیں لکھے جائیں گے اور نیکیاں لکھی جائیں گی اور اسے قیامت تک سرحد کی رکھوالی کا ثواب ملتا رہے گا۔“

۲۷۶۸۔ [إسناده ضعيف جدًا موضوع] وضعفه البوصيري لضعف محمد بن يعلى تقدم، ح: ۱۲۴۲، وشيخه عمر ابن صبح، ح: ۲۷۰۱، وفيه علة أخرى، وقال المنذري: "وأثار الوضع ظاهرة عليه"، وقال ابن كثير: "أخلق بهذا الحديث أن يكون موضوعاً".

۲۴- ابواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

سَالِمًا، لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ سِتَّةُ أَلْفِ سَنَةٍ.
وَتُكْتَبُ لَهُ الْحَسَنَاتُ، وَيُجْزَى لَهُ أَجْرُ
الرِّبَاطِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(المعجم ۸) - بَابُ فَضْلِ الْحَرْسِ
وَالْتَكْبِيرِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (التحفة ۸)

باب: ۸- جہاد میں پہرہ دینے
اور تکبیر کہنے کی فضیلت

۲۷۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ:
أَتَيْنَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ
ابْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زَائِدَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ
عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرِ الْجَهَنِيِّ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَحِمَ اللَّهُ
حَارِسَ الْحَرْسِ».

۲۷۶۹- حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ محافظوں
(مسلمانوں کا دفاع کرنے والے مجاہدین) کا پہرہ دینے
والے پر رحمت فرمائے۔“

۲۷۷۰- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ
الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنِ
شَابُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَبِي طَوِيلٍ
قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «حَرْسُ لَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ، أَفْضَلُ مِنْ صِيَامِ رَجُلٍ وَفِيَّامِهِ، فِي

۲۷۷۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے
ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے
تھے: ”اللہ کی راہ میں ایک رات پہرہ دینا گھر میں ایک
ہزار سال تک روزے رکھنے اور قیام کرنے سے افضل
ہے جب کہ ہر سال تین سو ساٹھ دن کا ہو اور ہر دن ہزار
سال کے برابر ہو۔“

۲۷۶۹- [إسناده ضعيف] أخرجه الدارمي: ۲/۲۰۳ من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردي به، وقال: "عمر بن عبد العزيز لم يلق عقبه بن عامر"، وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف، صالح بن محمد ضعفه ابن معين، وأبو زرعة، وأبو حاتم، والبخاري، وأبو داود، والنسائي، وابن عدي وغيرهم"، وأخرجه الحاكم: ۸۶/۲ من طريق محمد بن صالح بن قيس الأزرق عن صالح بن محمد بن زائدة عن عمر بن عبد العزيز عن أبيه عن عقبه به، وصححه، ووافقه الذهبي، وعلته ظاهرة مع ضعف الأزرق.

۲۷۷۰- [إسناده موضوع] أخرجه العقيلي في الضعفاء: ۲/۱۰۳ من طريق محمد بن شعيب به، وذكر كلاً ما، وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف، سعيد بن خالد، قال البخاري: فيه نظر، وقال أبو عبد الله الحاكم: روى عن أنس أحاديث موضوعة، وقال أبو نعيم: روى عن أنس منكر، وقال أبو حاتم: أحاديثه عن أنس لا تعرف."

۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

أَهْلِهِ، أَلْفَ سَنَةٍ: السَّنَةُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ
يَوْمًا. وَالْيَوْمُ كَأَلْفِ سَنَةٍ.

۲۷۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَے ایک آدمی سے فرمایا: ”میں تجھے
الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سے ڈرنے کی اور ہر بلند جگہ تکبیر کہنے کی وصیت
ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: «أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ، کرتا ہوں۔“
وَالْتَكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ.

🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ سے ڈرنے اور تقویٰ کو پیش نظر رکھنے کی ہر جگہ ضرورت ہوتی ہے لیکن جہاد میں اس کا
خیال رکھنے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے تاکہ غلوں سے طاعتِ امیرِ جہاد کی مشکلات پر صبر اور مالی غنیمت
میں خیانت سے احتیاب وغیرہ جیسے مشکل معاملات پر آسانی سے عمل ہو سکے۔ ② عام سفر میں بھی بلند جگہ پر
اللہ اکبر اور نیچے اترتے ہوئے سبحان اللہ کہنا مسنون ہے۔ (صحیح البخاری، الجہاد، باب التکبیر
إذا علا شرفاً، حدیث: ۳۹۹۳)

(المعجم ۹) - بَابُ الْخُرُوجِ فِي النَّفِيرِ باب ۹۔ جب (جہاد کے لیے) کوچ کا اعلان
(التحفۃ ۹) کیا جائے تو (جہاد کے سفر میں) نکلنا چاہیے

۲۷۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ: أَنبَأَنَا
حَمَّادُ بْنُ عُبَيْدَةَ: أَنبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دُكِرَ النَّبِيُّ
ﷺ فَقَالَ: كَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ. وَكَانَ
أَجْوَدَ النَّاسِ. وَكَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ. وَلَقَدْ
۲۷۷۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہوا تو انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ حسین، سب سے
زیادہ نخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات
مہینے والوں کو (دشمن کے حملے کا) خطرہ محسوس ہوا

۲۷۷۱۔ [استادہ حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب منه [وصيته ﷺ المسافر ... الخ]، ح: ۳۴۴۵ من
حديث أسامة به، وقال: "لهذا حديث حسن"، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۲۳۷۹، ۲۳۷۸، والحاكم على
شرط مسلم: ۴۴۵/۱، ۴۴۶، ۹۸/۲، ووافقه الذهبي، وقال البخاري في شرح السنة: ۱۴۳/۵: "لهذا حديث
حسن"، وهو في المصنف لابن أبي شيبة: ۳۵۹/۱۰، ۵۱۷/۱۲.

۲۷۷۲۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب الشجاعة في الحرب والجهن، ح: ۲۸۲۰، ۲۸۶۶، ۲۹۰۸،
ومسلم، الفضائل، باب شجاعته ﷺ، ح: ۲۳۰۷ من حديث حماد به.

۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

فَرَعَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً. فَانْطَلَقُوا قِبَلَ الصَّوْبِ. فَتَلَقَّاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى الصَّوْبِ. وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ، عُرِيٍّ. مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ. فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ. وَهُوَ يَقُولُ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! لَنْ تُرَاعُوا» يَرُدُّهُمْ. ثُمَّ قَالَ، لِلْفَرَسِ: «وَجَدَنَّا بَحْرًا» أَوْ: «إِنَّهُ لَبَحْرٌ».

چنانچہ وہ لوگ آواز کی طرف گئے تو (راستے میں) انھیں رسول اللہ ﷺ ملے۔ آپ ان سے پہلے آواز کی طرف تشریف لے گئے تھے۔ (اور حالات کا جائزہ لے کر واپس تشریف لا رہے تھے۔) آپ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے کی تنگی پیٹھ پر سوار تھے جس پر کابھی نہیں تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے گلے میں تلوار (نکب رہی) تھی اور آپ فرما رہے تھے: ”لوگو! مت گھبراؤ۔“ آپ انھیں واپس جانے کو کہہ رہے تھے پھر گھوڑے کے بارے میں فرمایا: ”ہم نے اسے سمندر (کی طرح سبک رفتار) پایا۔“ یا فرمایا: ”یہ تو سمندر ہے۔“

قَالَ حَمَّادٌ: وَحَدَّثَنِي ثَابِتٌ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ: كَانَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُطِطُّ. فَمَا سَبَقَ، بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

(حدیث کے راوی) حماد بیان کرتے ہیں کہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے (یا) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے کسی اور شاگرد نے فرمایا: یہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک گھوڑا تھا جو بہت سست رفتار تھا۔ اس دن کے بعد کبھی کوئی گھوڑا اس سے آگے نہیں گزر سکا۔

فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ تمام ظاہری اور باطنی خوبیوں میں سب سے ممتاز تھے۔ ② مسلمانوں کے لیے کوئی خطرہ محسوس ہو تو ہر مسلمان کو اس کے مقابلے کے لیے ایک دوسرے سے بڑھ کر تیار ہونا چاہیے۔ ③ گھوڑے پر زین وغیرہ ڈالے بغیر سوار ہونا جائز ہے۔ ④ مسلمانوں کا لیڈر اعلیٰ خوبیوں کا حامل ہونا چاہیے جو عوام کے لیے ایک نمونہ بن سکے۔ ⑤ کسی کی خوبی کے اعتراف میں بخل سے کام نہیں لینا چاہیے۔ اس سے ساتھیوں اور مانتوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے البتہ بے موقع تعریف جس سے فخر و تکبر کے جذبات پیدا ہونے کا خطرہ ہو اور خوشامد ممنوع ہے۔ ⑥ رسول اللہ ﷺ کی ذات مقدسہ سے کثیر مواقع پر حاصل ہونے والی برکت رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی صداقت کی دلیل ہے۔

۲۷۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ۲۷۷۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

۲۷۷۳۔ [صحیح] أخرجه الطبرانی: ۱۰/ ۴۱۳، ح: ۱۰۸۴۴ من حديث الوليد بن مسلم به، تقدم، ح: ۲۵۵، ولم يصرح بالسماع المسلسل * والأعمش عن تقدم، ح: ۱۷۸، وللحديث شاهد عند البخاري، ح: ۲۷۸۳ وغيره، ومسلم، ح: ۱۳۵۳ وغيرهما من حديث طاوس عن ابن عباس به نحوه.

۲۴- ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

ابْنِ بَكَّارٍ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ بُسْرِ
ابْنِ أَبِي أَرْطَاةَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنِي
شَيْبَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا
اسْتَنْفَرْتُمْ فَأَنْفِرُوا».

🌞 فوائد و مسائل: ① جب کافروں سے جہاد کا موقع آئے تو اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جہاد میں عملی طور پر شریک ہونا چاہیے۔ ② ایک باقاعدہ اسلامی حکومت میں امیر کے حکم سے جہاد کیا جاتا ہے لیکن اگر ایسی صورت حال نہ ہو اور کسی علاقے کے مسلمان کفار کے ظلم و ستم کا نشانہ بن رہے ہوں تو مسلمانوں کو خود منظم طور پر جہاد کرنا چاہیے۔ اس صورت میں امیر جہاد جس محاذ پر بھیجے جانا چاہیے۔

۲۷۷۴- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنُ
كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَوْلَى أَبِي طَلْحَةَ،
عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَجْتَمِعُ غَبَارٌ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ، وَدُخَانُ جَهَنَّمَ، فِي جَوْفِ عَبْدٍ
مُسْلِمٍ».

۲۷۷۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کے اندر اللہ کی راہ میں اڑنے والا غبار اور جہنم کا دھواں (دونوں) جمع نہیں ہو سکتے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① سفر میں گرد و غبار سے واسطہ پڑتا ہے۔ اس مشقت سے ڈر کر جہاد سے کنارہ کشی جائز نہیں۔ ② جہاد کے لیے خلوص کے ساتھ سفر کرنے والا جہنم کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

۲۷۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ
بَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيِّ: حَدَّثَنَا
۲۷۷۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو ایک بار اللہ کی راہ

۲۷۷۴- [صحیح] أخرجه الترمذي، فضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل الغبار في سبيل الله، ح: ۱۶۳۳ من حديث محمد بن عبد الرحمن، وقال: 'حسن صحيح'، وصححه ابن حبان، ح: ۱۵۹۸، وللحديث طرق كثيرة.

۲۷۷۵- [إسناده حسن] وأوردته الضياء المقدسي في المختارة، وحسنه البوصيري، والسيوطي في الجامع الصغير * وشييب حسن الحديث على الرجوع، والتستري روى عنه جماعة، ووثقه ابن حبان، والضياء وغيرهما، وقال الذهبي في الكاشف: ثقة.

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۴- أبواب الجهاد

أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ شَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ رَاحَ رَوْحَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، كَانَ لَهُ بِمِثْلِ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْغُبَارِ، مِثْكَأَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

میں نکلا اے جتنا گرد و غبار پہنچے گا، قیامت کے دن اسے اتنی کستوری ملے گی۔“

🌞 نوآمد مسائل: ① راہِ جہاد کی مشکلات قیامت کے دن عزت افزائی کا باعث ہوں گی۔ ② گرد و غبار کے مطابق کستوری قیامت کے دن مجاہد کو دوسروں سے ممتاز کرے گی جس سے میدانِ حشر کے سب لوگوں کو پتہ چل جائے گا کہ یہ شخص مجاہد ہے۔

باب ۱۰- سمندری جہاد کی فضیلت

(المعجم ۱۰) - بَابُ فَضْلِ غَزْوِ الْبَحْرِ

(التحفة ۱۰)

۲۷۷۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنی خالہ حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے روایت کی انھوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس (میرے گھر میں) سو گئے پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”میری امت کے کچھ افراد مجھے دکھائے گئے جو سمندر کی پشت پر اس طرح سوار تھے (اور کشتیوں میں اس شان سے بیٹھے تھے) جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر ہوتے ہیں۔“ ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ سے دعا فرمائیے کہ مجھے ان میں شامل فرمادے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ پھر آپ دوبارہ سو گئے پھر ایسے ہی ہوا۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے وہی بات عرض کی اور رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے والا جواب دیا۔ انھوں نے (دوبارہ) کہا: اللہ سے

۲۷۷۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ أَبَا النَّبِثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ ابْنِ حَبَّانَ، هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ أَنَّهَا قَالَتْ: نَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي. ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَضْحَكَكَ؟ قَالَ: «نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ ظَهَرَ هَذَا الْبَحْرِ، كَأَلْمُلُوكَ عَلَى الْأَمِيرَةِ» قَالَتْ: فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ. قَالَ: فَدَعَا لَهَا. ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ. فَفَعَلَ مِثْلَهَا. ثُمَّ قَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا. فَأَجَابَهَا مِثْلَ جَوَابِهَا الْأَوَّلِ. قَالَتْ: فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ. قَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ».

۲۷۷۶- أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب فضل من يصرع في سبيل الله فمات فهو منهم، ح: ۲۷۹۹ من حديث الليث بن سعد به، ومسلم، الإمارة، باب فضل الغزو في البحر، ح: ۱۹۱۲ عن محمد بن رُمح به.

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

دعا کیجیے کہ مجھے ان میں شامل کر دے۔ تو آپ نے فرمایا: ”تو پہلے گروہ میں سے ہے۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جب مسلمانوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی معیت میں پہلا سمندری سفر کیا تو ام حرام رضی اللہ عنہا بھی اپنے شوہر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جہاد کے لیے روانہ ہوئیں۔ جب وہ لوگ جنگ سے واپس آئے تو (سفر کے دوران میں) شام میں (ایک مقام پر) ٹھہرے۔ (رواگی کے وقت) سوار ہونے کے لیے سواری کا جانور آپ کے قریب لایا گیا تو اس (جانور) نے انہیں گرا دیا اور وہ فوت ہو گئیں۔

قَالَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا، عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، غَارِيَّةً، أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ. فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزَائِهِمْ قَافِلِينَ، فَتَزَلُّوا الشَّامَ، فَقَرَّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لَتَرَكَبَ، فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ.



🌞 فوائد و مسائل: ① مسلمانوں کی سب سے پہلی بحری فوج حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے تیار کی۔ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور تھا۔ جس لشکر میں حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا شریک ہوئیں یہ پہلی بحری فوج تھی جو ۲۸ھ میں پیش آئی۔ (فتح الباری 'الجهاد' باب غزوة المرأة في البحر: ۱/۹۳) ② کسی فضیلت کے حصول کے لیے دعا کرنا یا کروانا درست ہے۔ ③ رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی کا پورا ہونا آپ کی حقانیت کی دلیل ہے۔ ④ عورت جہاد میں اپنے شوہر یا محرم کے ساتھ شریک ہو سکتی ہے۔ ⑤ حادثاتی موت بھی شہادت ہے۔ ⑥ بحری جنگ میں شریک ہونے والوں کی تعریف سے ان کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ فضائے بھی ایک لحاظ سے بحری فوج کے مشابہ ہے بلکہ بعض لحاظ سے اس سے برتر ہے اس لیے یہ فضیلت بحریہ کے ساتھ ساتھ فضائے کے لیے بھی ہے تاہم بحری فوج کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

۲۷۷۷- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ [بْنِ] يَحْيَى، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سَلَيْمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ فِيهِمْ فِي غَزَاةٍ، فَقَالَ: "مُسْنَدٌ فِيهِ أَيْكُ جَنْكٍ كَرْنَا خَشَلِي فِيهِ دَسْ جَنْكِي لَزْنِي كَ الْبَرَابَرِ"۔ اور جس شخص کا (سمندری سفر کی وجہ سے) سمندر میں سر چکراتا ہے

۲۷۷۷- [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف لضعف معاوية بن يحيى، تقدم، ح: ۸۴۲، وشيخه لَيْثُ بْنُ أَبِي سَلَيْمٍ، ح: ۲۰۸، وانظر، ح: ۵۵۱ لحال بقية."

۲۴۔ ابواب الجہاد - جہاد سے متعلق احکام و مسائل

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «غَزْوَةٌ فِي الْبَحْرِ مِثْلُ عَشْرِ غَزَوَاتٍ فِي الْبَرِّ. وَالَّذِي يَسْدُرُ فِي الْبَحْرِ، كَالْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ، فِي سَبِيلِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ».

۲۷۷۸۔ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الْجُبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنَا عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ الشَّامِيُّ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «شَهِيدُ الْبَحْرِ مِثْلُ شَهِيدِ الْبَرِّ. وَالْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ كَالْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ فِي الْبَرِّ. وَمَا بَيْنَ [الْمَوْجَتَيْنِ] كَقَاطِعِ الدُّنْيَا فِي طَاعَةِ اللَّهِ. وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَلَّ مَلَكَ الْمَوْتِ يَقْبِضُ الْأَرْوَاحَ. إِلَّا شَهِيدَ الْبَحْرِ، فَإِنَّهُ يَتَوَلَّى قَبْضَ أَرْوَاحِهِمْ. وَيَعْفَرُ لِشَهِيدِ الْبَرِّ الذُّنُوبَ كُلَّهَا، إِلَّا الدِّينَ. وَلِشَهِيدِ الْبَحْرِ، الذُّنُوبَ وَالِدِّينَ».

۲۷۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ. ح. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

(المعجم ۱۱) - بَابُ ذِكْرِ الدَّيْلَمِ وَفَضْلِ قَرْوِينَ (التحفة ۱۱)

۲۷۷۸۔ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الْجُبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنَا عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ الشَّامِيُّ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «شَهِيدُ الْبَحْرِ مِثْلُ شَهِيدِ الْبَرِّ. وَالْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ كَالْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ فِي الْبَرِّ. وَمَا بَيْنَ [الْمَوْجَتَيْنِ] كَقَاطِعِ الدُّنْيَا فِي طَاعَةِ اللَّهِ. وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَلَّ مَلَكَ الْمَوْتِ يَقْبِضُ الْأَرْوَاحَ. إِلَّا شَهِيدَ الْبَحْرِ، فَإِنَّهُ يَتَوَلَّى قَبْضَ أَرْوَاحِهِمْ. وَيَعْفَرُ لِشَهِيدِ الْبَرِّ الذُّنُوبَ كُلَّهَا، إِلَّا الدِّينَ. وَلِشَهِيدِ الْبَحْرِ، الذُّنُوبَ وَالِدِّينَ».

۲۷۷۸۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني: ۲۰۱/۸، ح: ۷۷۱۶ من طريق قيس بن محمد به، وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف، عفير بن معدان المؤذن ضعفه أحمد، وابن معين، ودحيم، وأبو حاتم، والبخاري، والنسائي وغيرهم"، وفيه علة أخرى.

۲۷۷۹۔ [إسناده ضعيف] انظر، ح: ۱۱۵۸ لحال قيس بن الربيع.

۲۴- أبواب الجهاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

بھی باقی رہ جائے تب بھی اللہ تعالیٰ اس دن کو لہا کر دے گا حتیٰ کہ میرے گھر والوں (اہل بیت) میں سے ایک آدمی (مہدی) بادشاہ بنے گا۔ وہ دہلیم کے پہاڑ اور قسطنطنیہ کے شہر پر قبضہ کرے گا۔“

عَبْدُ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنِّرِ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ كُلُّهُمْ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ، لَطَوَّلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يَمْلِكُ [جَبَل] الدَّيْلَمِ وَالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ».

🌞 فائدہ: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ یہ پیش گوئی ضرور پوری ہوگی۔ اگر تمہیں یہ معلوم ہو جائے کہ کل قیامت آنے والی ہے اور آج آخری دن ہے اور اس وقت تک یہ پیش گوئی پوری نہ ہوئی ہو تب بھی یہ ضرور پوری ہو کر رہے گی تاہم یہ روایت ضعیف ہے۔



۲۷۸۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے لیے علاقے فتح ہوں گے۔ تم ایک شہر فتح کرو گے جس کا نام قزوین ہوگا۔ جو شخص اس کو فتح کرنے کے لیے چالیس دن یا چالیس رات محاذ پر موجود رہا اسے جنت میں سونے کا ایک ستون ملے گا اس پر ایک سبز زرد ہوگا جس پر سرخ یا قوت کا ایک خیمہ ہوگا۔ اس کے ستر ہزار دروازے ہوں گے جو سونے کے ہوں گے۔ ہر دروازے پر خوبصورت آنکھوں والی حوروں میں سے اس (جنتی) کی ایک بیوی موجود ہوگی۔“

۲۷۸۰- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ: أَتْبَانَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَتَفْتَحُ عَلَيْكُمُ الْأَفَاقُ، وَسَتَفْتَحُ عَلَيْكُمُ مَدِينَةُ يُقَالُ لَهَا قَزْوِينُ. مَنْ رَابَطَ فِيهَا أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، كَانَ لَهُ فِي الْجَنَّةِ عَمُودٌ مِنْ ذَهَبٍ. عَلَيْهِ زَبَرٌ جَدَّةٌ خَضْرَاءُ. عَلَيْهَا قُبَّةٌ مِنْ يَاقُوتَةٍ حُمْرَاءَ. لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مِضْرَاعٍ مِنْ ذَهَبٍ عَلَى كُلِّ مِضْرَاعٍ

۲۷۸۰- [إسناده موضوع] وهو في الموضوعات لابن الجوزي: ۵۵/۲ من طريق ابن ماجه، وقال ابن الجوزي: "هذا حديث موضوع بلا شك فيه" * يزيد، ح: ۱۰۸۰، والربيع، ح: ۷۰ تقدم حالهما، وداود بن المحبر متروك (تقريب)، كذب الدارقطني، وأحمد بن حنبل، وابن حبان وغيرهم، وتوثيق ابن معين لا يزيدہ إلا وهما، انظر هامش الفوائد المجموعه للشوكاني، ص (۳۰) بقلم الإمام المعلمي رحمه الله.

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۴- أبواب الجہاد

زَوْجَةُ مِنَ الْخَوْرِ الْعَيْنِ» .

(المعجم ۱۲) - بَابُ الرَّجُلِ يَغْزُو وَلَهُ

أَبْوَانٍ (التحفة ۱۲)

باب: ۱۲- ماں باپ کے زندہ ہوتے

ہوئے جہاد کرنا

۲۷۸۱- حضرت معاویہ بن جہم سلمیؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرنا چاہتا ہوں اس سے میرا مقصد اللہ کی رضا اور آخرت کے گھر (جنت) کا حصول ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا بھلا ہو کیا تیری ماں زندہ ہے؟“ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: ”واپس جا کر اس کی خدمت کر۔“ پھر میں نے دوسری طرف سے آ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرنا چاہتا ہوں اس سے میرا مقصد اللہ کی رضا اور آخرت کے گھر (جنت) کا حصول ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا بھلا ہو کیا تیری ماں زندہ ہے؟“ میں نے کہا: جی ہاں اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”واپس جا کر اس کی خدمت کر۔“ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے آیا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرنا چاہتا ہوں اس سے میرا مقصد اللہ کی رضا اور آخرت کے گھر (جنت) کا حصول ہے۔ آپ نے فرمایا: تیرا بھلا ہو کیا تیری ماں زندہ ہے؟“ میں نے کہا: جی ہاں اے اللہ

۲۷۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو يُسُفَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّقِّي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ الصَّدِيقِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السَّلَمِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي كُنْتُ أَرُدُّ الْجِهَادَ مَعَكَ، أَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ، وَالْدَّارَ الْآخِرَةَ. قَالَ: «وَيَحِلُّكَ أَحْيَةُ أُمِّكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «إِزْجِعْ فَبَرَّهَا» ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْجَانِبِ الْآخِرِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي كُنْتُ أَرُدُّ الْجِهَادَ مَعَكَ. أَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ، وَالْدَّارَ الْآخِرَةَ. قَالَ: «وَيَحِلُّكَ أَحْيَةُ أُمِّكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «فَارْجِعْ إِلَيْهَا فَبَرَّهَا» ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنْ أَمَامِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي كُنْتُ أَرُدُّ الْجِهَادَ مَعَكَ. أَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ وَالْدَّارَ الْآخِرَةَ. قَالَ: «وَيَحِلُّكَ أَحْيَةُ أُمِّكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «وَيَحِلُّكَ

۲۴۔ ابواب الجہاد

الزَّمَّ رَجَلَهَا. فَتَمَّ الْجَنَّةُ.

جہاد سے متعلق احکام ومسائل

کے رسول! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا بھلا ہوا اس کے قدموں میں پڑا رہ جنت وہیں ہے۔“

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ: حَدَّثَنَا حَمَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِّيقِ، عَنْ أَبِيهِ طَلْحَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ جَاهِمَةَ السُّلَمِيِّ أَنَّ جَاهِمَةَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

(ح) ہارون بن عبد اللہ حمال کے واسطے سے مروی روایت میں ہے کہ حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر (مندرجہ بالا بات) عرض کی تھی۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جاہمہ رضی اللہ عنہ نبی عباس بن مرداس سلمی رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں جنہوں نے غزوہ حنین کے موقع پر نبی ﷺ سے شکوہ کیا تھا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ مَاجَةٍ: هَذَا جَاهِمَةُ ابْنُ عَبَّاسٍ بْنِ مِرْدَاسٍ السُّلَمِيِّ، الَّذِي عَاتَبَ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ.

🌞 فوائد ومسائل: ① عام حالات میں جہاد فرض کفایہ ہے اس لیے بعض لوگ پیچھے رہ سکتے ہیں۔ ② جب والدین کی خدمت کرنے والا کوئی اور بیٹا نہ ہو تو جہاد کی نسبت والدین کی خدمت زیادہ اہم ہے۔ ③ جس طرح جہاد سے جنت ملتی ہے اسی طرح والدین کی خدمت سے بھی جنت ملتی ہے۔ ④ ماں کی خدمت باپ کی خدمت سے زیادہ اہم ہے تاہم باپ کی ناراضی سے بھی بچنا ضروری ہے۔

۲۷۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

۲۷۸۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اللہ کی رضا

۲۷۸۱۔ [إسناده صحيح] أخرجه النسائي: ۱۱/۶، الجهاد، الرخصة في التخلّف لمن له والدّة، ح: ۱۰۶، من حديث حجاج عن ابن جريج به، ومن طريقه، صحيحه الحاكم: ۱۰۴/۲، ۱۰۴/۴، ۱۰۴/۵، والذهبي، وقواه المنذري. ۲۷۸۲۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في الرجل يغزو وأبواه كارهان، ح: ۲۵۲۸، من طريق عطاء به، وصححه ابن حبان، والحاكم، والذهبي، رواه شعبة، والثوري، وحماد بن زيد وغيرهم عن عطاء به، وله طرق أخرى.

۲۴- أبواب الجهاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ: أَنَّى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي جِئْتُ أُرِيدُ الْجِهَادَ مَعَكَ، أَبْتِغِي وَجْهَ اللَّهِ وَالْدَّارَ الْآخِرَةَ. وَلَقَدْ أَتَيْتُ، وَإِنَّ وَالِدَيَّ يَبْكِيَانِ. قَالَ: فَارْجِعْ إِلَيْهِمَا، فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا».

اور آخرت کے گھر کے حصول کی غرض سے آپ کی معیت میں جہاد کی نیت سے حاضر ہوا ہوں۔ جب میں آیا تو میرے ماں باپ رو رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”واپس جا کر انھیں اسی طرح ہنساؤ (خوش کرو) جس طرح انھیں رلایا (اور غمگین کیا) ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① والدین کو پریشان اور غمگین کرنے سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ ② والدین کو پریشان کرنے کا کفارہ یہ ہے کہ ایسا کام کیا جائے جس سے وہ خوش ہو جائیں۔

باب: ۱۳- جنگ میں اخلاص نیت

بَابُ النَّيَّةِ فِي الْقِتَالِ

(التحفة ۱۳)

۲۷۸۳- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی بہادری کے اظہار کے لیے جنگ کرتا ہے ایک آدمی اپنے قبیلے کی حمایت میں لڑتا ہے ایک آدمی دکھاوے کے لیے لڑتا ہے۔ (کیا انھیں بھی فی سبیل اللہ جہاد کرنے والے شمار کیا جاسکتا ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اس مقصد کے لیے جنگ کرتا ہے کہ اللہ کا کلمہ (اسلام) بلند ہو وہ اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے والا) ہے۔“

۲۷۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ حِمِيَّةً، وَيُقَاتِلُ رِيَاءً. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَاتَلَ لَتَكُونَ كَلِمَةً اللَّهُ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ».

🌟 فوائد و مسائل: ① ہر نیکی کے کام میں اخلاص ضروری ہے ورنہ وہ عمل قابل قبول نہیں ہوگا۔ ② بظاہر بہت بڑی نیکی بھی خلوص کے بغیر بے کار ہے۔ ③ جہاد کے دوران میں مومن کی نیت صرف اللہ کی رضا کا حصول اور اس کے دین کی خدمت ہونی چاہیے اس کے ساتھ اگر مالی غنیمت مل جائے یا مسلمانوں کی نظروں میں اس کا مقام بلند ہو جائے تو یہ اللہ کی طرف سے ایک انعام ہے۔ پہلے سے ان چیزوں کی نیت ہو تو ثواب نہیں ملے گا۔

۲۷۸۳- أخرجه البخاري، التوحيد، باب قوله تعالى: ﴿وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ﴾، ح: ۷۴۵۸ من حديث الأعمش به، ومسلم، الإمارة، باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله، ح: ۱۹۰۴ عن محمد بن عبد الله بن نمير به، وللحديث طرق أخرى عندهما.

۲۴۔ ابواب الجہاد

۲۷۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي عُقْبَةَ، وَكَانَ مَوْلَى لِأَهْلِ فَارَسَ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ. فَصَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقُلْتُ: خُذْهَا مِنِّي، وَأَنَا الْعَلَامُ الْفَارِسِيُّ. فَلَبَّغَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «أَلَا قُلْتُ: خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْعَلَامُ الْأَنْصَارِيُّ».

۲۷۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا حَبِوَةُ: أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيَّ يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَازِيَةٍ تَعْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَتُصِيبُوا غَنِيمَةً، إِلَّا تَعَجَّلُوا ثَلَاثِي أَجْرِهِمْ. فَإِنْ لَمْ تُصِيبُوا غَنِيمَةً، تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ».

🌞 فوائد و مسائل: ① جہاد میں زیادہ مشکلات برواشت کرنے والے کو زیادہ ثواب ملتا ہے۔ ② غنیمت نہ ملنے پر پریشان نہیں ہونا چاہیے کیونکہ انجام کے لحاظ سے یہ بہتر ہے۔ ③ مال غنیمت کو صرف ذاتی ضروریات

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۷۸۳۔ حضرت ابو عقبہ (رشید فارسی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ یہ کسی فارسی کے آزاد کردہ غلام تھے۔ انھوں نے فرمایا: جنگ احد کے موقع پر میں نبی ﷺ کے ساتھ (جہاد میں) حاضر تھا۔ میں نے ایک مشرک مرد پر ضرب لگائی اور کہا: یہ یوں فارسی جوان ہوں۔ یہ بات نبی ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ نے تو فرمایا: ”تو نے یہ کیوں نہ کہا: یہ یوں انصاری جوان ہوں۔“

۲۷۸۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جو جماعت اللہ کی راہ میں جنگ کرتی ہے اور ان افراد کو غنیمت حاصل ہو جاتی ہے تو وہ اپنا دوتہائی ثواب جلدی (دنیا ہی میں) وصول کر لیتے ہیں۔ اگر انھیں غنیمت نہ ملے تو (آخرت میں) پورے ثواب کے مستحق ہوتے ہیں۔“

۲۷۸۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في العصبية، ح: ۵۱۲۳ من طريق حسين بن جرير صرح بالسماع عند الدلاوي في الكنى: ۱/ ۴۵، ابن إسحاق عن تقدم، ح: ۱۲۰۹، وعبد الرحمن بن أبي عتبة مستور، لم يوثقه غير ابن حبان فيما أعلم.

۲۷۸۵۔ أخرجه مسلم، الإمارة، باب بيان قدر ثواب من غزا فغنم ومن لم يغنم، ح: ۱۹۰۶ من حديث عبد الله بن يزيد به.

۲۴۔ أبواب الجهاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

پوری کرنے کے بجائے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیے تاکہ پورا ثواب مل جائے۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ اِزْتِیَاطِ الْخَيْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (التحفة ۱۴)

باب ۱۴۔ اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) گھوڑے تیار رکھنا

۲۷۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ شَيْبِ بْنِ عُرْقَدَةَ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْخَيْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

۲۷۸۶۔ حضرت عروہ باریقیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک خیر باندھ دی گئی ہے۔“

۲۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ بَنَّا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

۲۷۸۷۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر ہے۔“

فائدہ: یعنی مجاہدین کے گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہمیشہ کے لیے خیر و برکت رکھ دی گئی ہے۔ گھوڑوں کی اس خیر و برکت کی وضاحت دوسری روایت میں ”ثواب اور نعمت“ سے کی گئی ہے۔ (صحیح البخاری، الجہاد، باب الجہاد ماض مع البر والفاجر، حدیث: ۳۸۵۲) یعنی گھوڑوں پر جہاد کر کے ثواب بھی حاصل ہوتا ہے اور نعمت بھی ملتی ہے اور یہ فائدہ قیامت تک حاصل ہوتا رہے گا۔ آج کل کلاشنکوف اور ٹینک کے دور میں بھی میدان جہاد میں گھوڑے بہت کام آتے ہیں بالخصوص پہاڑوں اور جنگلات کے علاقوں میں۔

۲۷۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا الشَّوَارِبُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

۲۷۸۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لیے خیر ہے۔“ یا فرمایا: ”گھوڑوں کی

۲۷۸۶۔ [إسناده صحيح] تقدم، ح: ۲۳۰۵ من حديث عامر الشعبي عن عروة البارقي به.

۲۷۸۷۔ أخرجه مسلم، الإمارة، باب فضيلة الخيل وأن الخير معقود بنواصيها، ح: ۱۸۷۱ عن محمد بن رُمح به.

۲۷۸۸۔ أخرجه مسلم، الزكاة، باب إثم مانع الزكاة، ح: ۲۶/۹۸۷ عن ابن أبي الشوارب به.

۲۴۔ ابواب الجہاد

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ - أَوْ قَالَ: الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ قَالَ سُهَيْلٌ: أَنَا أَشْكُ، الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ - الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ: فَهِيَ لِزَجَلٍ أَجْرٌ، وَلِزَجَلٍ سَيْتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وَزْرٌ.

فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ، فَالزَّجَلُ يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَيُعِذُّهَا لَهُ. فَلَا تُغَيَّبُ شَيْئًا فِي بَطُونِهَا إِلَّا كُتِبَ لَهُ أَجْرٌ. وَلَوْ رَعَاهَا فِي مَرْجٍ، مَا أَكَلَتْ شَيْئًا إِلَّا كُتِبَ لَهُ بِهَا أَجْرٌ. وَلَوْ سَقَاهَا مِنْ نَهْرٍ جَارٍ [كَانَ] لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ تُغَيَّبُهَا فِي بَطُونِهَا أَجْرٌ. حَتَّى ذَكَرَ الْأَجْرَ فِي أَبْوَالِهَا وَأَرْوَائِهَا وَلَوْ اسْتَنْتَتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ، كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ تَخْطُوهَا أَجْرٌ.

وَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ سَيْتْرٌ، فَالزَّجَلُ يَتَّخِذُهَا تَكْرُمًا وَتَجَمُّلاً وَلَا يَنْسَى حَقَّ ظُهُورِهَا وَبَطُونِهَا، فِي عَشْرِهَا وَيُسَرِّهَا.

وَأَمَّا الَّذِي هِيَ عَلَيْهِ وَزْرٌ، فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا أَشْرًا وَبَطْرًا وَبَذَخًا وَرِيَاءً لِلنَّاسِ، فَذَلِكَ

جہاد سے متعلق احکام و مسائل
پیشانیوں سے قیامت تک خیر باندھ دی گئی ہے۔“ (پھر فرمایا: ”گھوڑے تین طرح کے ہیں: وہ کسی کے لیے ثواب کا باعث ہوتے ہیں، کسی کے لیے (عزت قائم رکھنے والا) پردہ ہوتے ہیں اور کسی کے لیے (گناہ کا) بوجھ ہوتے ہیں۔

یہ ثواب کا باعث اس شخص کے لیے ہیں جو انھیں کی راہ میں (جہاد کے لیے) رکھتا اور تیار کرتا ہے۔ یہ گھوڑے اپنے پیٹوں میں جو کچھ ڈالتے ہیں (اس کے عوض) مالک کے لیے ثواب لکھا جاتا ہے۔ اگر وہ انھیں کسی چراگاہ میں چرائے تو یہ جو کچھ کھائیں گے اس کے بدلے میں اس (مالک) کے لیے ثواب لکھا جائے گا۔ اگر وہ انھیں بہتی نہر (یا دریا) سے پانی پلائے گا تو وہ جو قطرہ اپنے پیٹوں میں ڈالیں گے اس کے بدلے میں اس (مالک) کو ثواب ملے گا۔..... راوی نے گھوڑوں کے پیشاب اور لید پر ثواب ملنے کا بھی ذکر کیا ہے۔..... اگر وہ (رسی اور لگام سے آزاد ہو کر اپنی مرضی سے) ایک دو چکر لگائیں تو ان کے ہر قدم کے بدلے میں (مالک کے لیے) ثواب لکھا جائے گا۔

اور یہ پردے کا باعث اس شخص کے لیے ہیں جو انھیں عزت اور نہنت کے لیے پالتا ہے اور تنگی ترشی ہوا آسانی وہ ان کی پیٹھوں اور پیٹوں کا حق فراموش نہیں کرتا۔

اور یہ گناہ کا باعث اس شخص کے لیے ہیں جو انھیں فخر، غرور، تکبر اور لوگوں کو دکھانے کے لیے رکھتا ہے۔ تو



۲۴- أبواب الجهاد ... جہاد سے متعلق احکام و مسائل ...
 اللّٰہِی عَلَیْہِ وِزْرٌ۔
 یہ اس پر (گناہ کا) بوجھ ہیں۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① جہاد کے مقصد کے لیے تیار کی جانے والی چیز کی دیکھ بھال ثواب کا باعث ہے۔ ② جہاد کے لیے استعمال ہونے والی گاڑیوں میں استعمال ہونے والا پٹرول اور ان کی مرمت پر ہونے والا خرچ سب نیکوں میں درج ہوتا ہے۔ ③ گھوڑوں کی لید اور پیشاب پر قیاس کر کے کہا جاسکتا ہے کہ جہاد کے لیے استعمال ہونے والی گاڑیوں سے نکلنے والا دھواں بھی نیکوں کے پلڑے میں رکھا جائے گا۔ ④ اپنی جائز ضروریات کے لیے ذاتی گاڑی رکھنا جائز ہے لیکن اس کا حق یہ بھی ہے کہ کسی غریب ضرورت مند کو بلا معاوضہ اس کی منزل پر پہنچایا جائے اور ہمسایوں اور رشتے داروں کی چھوٹی موٹی ضروریات پوری کی جائیں۔ ⑤ کوئی بھی ضرورت کی چیز جو معاشرے میں دولت مندی کی علامت سمجھی جاتی ہو، محض فخر کے اظہار کے لیے اسے حاصل کرنا اور جا بے جا اس کا اظہار کرنا بڑا گناہ ہے۔

۲۷۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِبَاجٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَذْهَمُ، الْأَقْرَحُ، الْمُحَجَّلُ، الْأَرْثَمُ، طَلَّقَ الْيَدِ الْيُمْنَى. فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَذْهَمَ، فَكُمَيْتٌ. عَلَى هَذِهِ الشَّيْءِ».

۲۷۸۹- حضرت ابو قتادہ (حارث بن ربیع) انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین گھوڑا وہ ہے جو سیاہ ہو، پیشانی پر تھوڑا سا سفید نشان ہو، چاروں پاؤں میں سفیدی ہو، ناک کا ہونٹ اور اوپر والا ہونٹ سفید ہو، اگلا دایاں پاؤں سفید نہ ہو۔ اگر سیاہ (مٹھی) رنگ نہ ہو تو نخی صفات کا حامل کیت گھوڑا عمدہ ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① گھوڑے اپنے اپنے رنگ کے لحاظ سے بھی اعلیٰ یا ادنیٰ شمار کیے جاتے ہیں۔ بعض رنگ عمدہ سمجھے جاتے ہیں جن میں سے کئی اقسام اس حدیث میں ذکر کی گئی ہیں: (۱) سیاہ گھوڑا جس کی پیشانی سفید ہو۔ (۲) سیاہ گھوڑا جس کے پاؤں سفید ہوں۔ (۳) سیاہ گھوڑا جس کا ہونٹ اور ناک سفید ہو۔ (۴) سیاہ گھوڑا جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور اگلا دایاں پاؤں سفید نہ ہو۔ (۵) کیت (سیاہ مائل سرخ) گھوڑا جس کی پیشانی سفید ہو (۶) کیت گھوڑا جس کے پاؤں سفید ہوں (۷) کیت گھوڑا جس کا ہونٹ اور ناک سفید ہو۔ (۸) کیت گھوڑا جس کے تین پاؤں سفید ہوں، اگلا دایاں پاؤں سفید نہ ہو۔ ② مجاہد کو جہاد میں استعمال ہونے والے جانوروں

۲۷۸۹- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الجهاد، باب ما جاء ما يستحب من الخيل، ح: ۱۶۹۷ عن محمد بن بشار به، وقال الترمذي: "حسن غريب صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۶۳۳، والحاكم ۹۲/۲، والذهبي، وله طرق أخرى.

۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

کے بارے میں معلومات ہونی چاہئیں کہ کون سا جانور بہتر ہے اور کس قسم کا جانور مفید نہیں۔ اسی طرح گاڑیوں اور اسلحے کی مختلف اقسام اور ان کی خوبیوں اور خامیوں سے واقفیت ہونی چاہیے تاکہ اچھی چیز حاصل کی جائے جس سے جہاد کے کام میں آسانی ہو اور زیادہ فائدہ حاصل ہو سکے اور نئی چیز حاصل نہ کی جائے۔

۲۷۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّخَعِيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ الشَّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ.

۲۷۹۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو وہ گھوڑا پسند نہ تھا جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک سفید نہ ہو۔

🌞 فائدہ: گزشتہ حدیث میں ہے کہ اگر دایاں اگلا پاؤں سفید نہ ہو باقی تین سفید ہوں تو وہ اچھا ہے۔ تو اس حدیث سے ایسا گھوڑا مراد ہوگا جس کا کوئی اور ایک پاؤں سفید نہ ہو اور باقی تین سفید ہوں۔ واللہ اعلم۔

۲۷۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ عَيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رَوْحِ الدَّارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْبَةَ الْقَاضِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ عَالَجَ عَافَهُ يَدِيهِ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ حَبَّةٍ حَسَنَةٌ».

۲۷۹۱۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جس نے اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) گھوڑا باندھ رکھا پھر اپنے ہاتھ سے اس کا چارہ تیار کیا تو اسے ہر دانے کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی۔“

🌞 فائدہ: گھوڑا باندھنے کا مطلب گھوڑا پالنا اور جہاد کے لیے تیار رکھنا ہے۔

(المعجم ۱۵) - بَابُ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
شُبْحَانَهُ [وَتَعَالَى] (التحفة ۱۵)

باب: ۱۵۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی راہ میں
جنگ کرنا

۲۷۹۰۔ أخرجه مسلم، الإمارة، باب ما يكره من صفات الخيل، ح: ۱۸۷۵ عن ابن أبي شيبة وغيره به.

۲۷۹۱۔ [حسن] أخرجه الدلايلي في الكنى: ۳۰/۱ عن عيسى بن محمد به، وقال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف، محمد وأبوه عتبة وجده مجهولون والجد لم يسم" * وأحمد بن يزيد مستور (تقريب)، وله شواهد عند أحمد: ۴۵۸/۶، والبخاري، ح: ۲۸۵۳ وغيرهما.

۲۴۔ ابواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۷۹۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ أَدَمَ: حَدَّثَنَا
الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ:
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا مَالِكُ
ابْنُ يُخَايَمَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ
النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ، مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ، فُوقَ نَاقَةٍ،
وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ».

۲۷۹۳۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد سنا: ”جو مسلمان مرد اللہ
کی راہ میں اتنی دیر لڑائی کرے جتنا اونٹنی کا دودھ دو بار
دوسنے کے درمیان وقفہ ہوتا ہے اس کے لیے جنت
واجب ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اونٹنی کا دودھ ایک بار دوسنے کے بعد تھوڑا سا وقفہ دیا جاتا ہے پھر باقی دودھ دوا جاتا ہے
اس معمول سے درمیانی وقفے کو فوق کہا جاتا ہے۔ ② حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی رضا کے لیے جہاد
کرنے سے جنت حاصل ہو جاتی ہے چاہے بالکل تھوڑی سی دیر جہاد میں شرکت کی ہو۔ ③ جنت میں داخلے
کے لیے اسلام شرط ہے۔

۲۷۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ غَزْوَانَ:
حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:
حَضَرْتُ حَرْبًا. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ:
بِسْمِ اللَّهِ
أَلَا أَرَاكَ تَكْرَهِينَ الْجَنَّةَ
أَخْلَفَ بِاللَّهِ لَتَنَزِلَنَّهُ
طَائِعَةً أَوْ لَتُكْرَهِنَّهُ.

۲۷۹۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انہوں نے فرمایا: میں ایک جنگ میں شریک ہوا۔
(اس جنگ میں) حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے یہ
رجز کہی: ”اے میری جان! تو جنت کو کیوں ناپسند کرتی
ہے؟ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں تجھے ضرور اس (کے
حصول کے لیے میدان جنگ) میں خوشی سے اترنا ہوگا“
ورنہ تجھے اس پر مجبور کیا جائے گا۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① یہ واقعہ غزوہ موت کا ہے جس میں مسلمانوں کے تین سپہ سالار شہید ہوئے یعنی حضرت
زید بن حارثہ، حضرت جعفر طیار اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ۔ آخر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فوج کی

۲۷۹۲۔ [سنادہ صحیح] أخرجه الترمذي، فضائل الجهاد، باب ماجاء فيمن سأل الشهادة، ح: ۱۶۵۴، ۱۶۵۷،
من حديث ابن جريج به، وقال: "حسن صحيح"، أخرجه أبو داود، ح: ۲۵۴۱، من طريق آخر عن مالك بن يخامر به.
۲۷۹۳۔ [سنادہ حسن] أخرجه ابن سعد في الطبقات: ۵۲۹/۳، عن عفان بن مسلم به، وهو في المصنف لابن أبي
شيبه: ۵۲۶/۸، وحسنه البوصيري.

۲۴۔ أبواب الجهاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

قیادت سنبھالی اور بڑی حکمت سے مسلمانوں کی چھوٹی سی فوج کو دشمن کی تینتیس گنا فوج کے نرغے سے نکال لائے۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد کو ”سیف اللہ“ کا لقب دیا۔ ① جنگ کے دوران میں بہادری کا اظہار کرنے والے اور جوش دلانے والے شعر پڑھنا جائز ہے۔ ② جان کے جنت کو ناپسند کرنے کا مطلب موت سے گھبراہٹ ہے جو انسان میں فطری چیز ہے لیکن میدان جہاد میں موت جنت میں داخلے کا ذریعہ ہے۔ اسی طرح جو شخص موت سے گھبراتا ہے وہ گویا جنت میں داخل ہونے میں دیر کر رہا ہے۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ تھا کہ موت سے نہ ڈرو کیونکہ اس موت کے ذریعے سے جنت ملے گی۔ ③ اشعار کا مطلب یہ نہیں کہ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ موت سے ڈرتے تھے بلکہ ان اشعار کے ذریعے سے دوسرے مجاہدین میں جوش و جذبہ پیدا کرنا مقصود تھا۔ ④ جن اشعار میں خلاف شریعت امور نہ ہوں ایسے شعر کہنا سننا یا دکرنا اور دوسروں کو سننا ناسب جائز ہے۔



۲۷۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : ۲۷۹۳۔ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے؛
 حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ : حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَنُثُثٍ : اُنْهَوْنَ فِي قُرْبَانِي : فِي نَبِيِّ ﷺ فِي خِدْمَتِهِ فِي حَاضِرِ
 دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ هُوَكَرِ عَرْضَ كَيْلَا : اَللّٰهُ كَرَسُولٍ ! كُونِ سَاجِدًا فَاضِلِ
 حَوْشِبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ : اُنْتُثُتِ هَيْ؟ اَآپ نے فرمایا : ”جس کا خون بہا دیا گیا اور اس کا
 النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! اَيُّ گھوڑا بھی قتل ہو گیا (اس کا جہاد بہترین ہے۔)“
 الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ : «مَنْ اَهْرَيْقَ دَمُهُ،
 وَعَقِرَ جَوَادُهُ».

فائدہ: جان اور مال دونوں کی قربانی، صرف جان کی قربانی سے افضل ہے۔

۲۷۹۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اَدَمَ وَأَحْمَدُ بْنُ ۲۷۹۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے؛
 ثَابِتُ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَا : حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نے فرمایا : ”جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی
 عِيسَى : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَلَانَ عَنْ الْقَعْقَاعِ ہوتا ہے اور یہ بات اللہ ہی جانتا ہے کہ کون اس کی راہ
 ابْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ میں زخمی ہوتا ہے وہ قیامت کے دن اس انداز سے

۲۷۹۴۔ [ص: حیح] وضعفه البوصيري من أجل محمد بن ذكوان الجهضمي لأنه ضعيف كما في التقريب وغيره، وله شواهد كثيرة، منها ما أخرجه أبو داود، ح: ۱۴۴۹ وغيره، وإسناده حسن، وقواه الحافظ المنذري، والعسقلاني.
 ۲۷۹۵۔ [ص: حیح] أخرجه أحمد: ۵۲۰/۲ عن صفوان به، وصححه البوصيري * ابن عمجلان عنن تقدم، ح: ۱۱۶۷، وأدجه مسلم، ح: ۱۸۷۶ وغيره من حديث أبي صالح به، وله طرق كثيرة عند البخاري، ومسلم وغيرهما.

۲۴۔ ابواب الجہاد ... جہاد سے متعلق احکام و مسائل

[قَالَ:] قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ مَجْرُوحٍ يُجْرَحُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجْرَحُ فِي سَبِيلِهِ، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَجُرْحُهُ كَهَيْئَةِ يَوْمٍ جُرِحَ. اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ، وَالرَّيْحُ رِيحُ مَسْلِكٍ».

حاضر ہوگا کہ اس کا زخم ایسا ہی (تازہ) ہوگا جیسے زخمی ہونے کے دن تھا۔ اس کا رنگ خون کا ہوگا اور مہک کستوری کی ہوگی۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① جہاد میں زخمی ہونا بھی بہت بڑی فضیلت کا باعث ہے۔ ② قیامت کے دن جس طرح شہید کی عزت افزائی ہوگی اسی طرح جہاد میں زخمی ہونے والے کی بھی عزت افزائی ہوگی۔ ③ یہ عزت افزائی صرف اس شخص کی ہوگی جس نے ظلوں دل کے ساتھ محض اللہ کی رضا کے لیے جہاد کیا ہوگا۔ ④ نیت کی حقیقت اللہ ہی جانتا ہے۔ ہمیں ظاہری حالات کے مطابق مسلمان کے بارے میں حسن ظن رکھنا چاہیے۔ اگر اس کی نیت درست نہیں تو اللہ تعالیٰ خود ہی اسے سزا دے دے گا۔ شہید یا زخمی کے زخم کا تازہ ہونا اس کا نیک عمل لوگوں پر ظاہر کرنے کے لیے ہوگا اور خون کا خوشبودار ہونا اللہ کی خوشنودی کا مظہر ہوگا اور اس کی قربانی قبول ہونے کی علامت ہوگا۔ واللہ اعلم۔

۲۷۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، إِهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اللَّهُمَّ إِهْزِمْهُمْ وَرَزَلْنَاهُمْ» [اے اللہ! اے کتاب نازل کرنے والے! اے جلد حساب لینے والے! جماعتوں کو شکست دے دے۔ اے اللہ! انھیں شکست دے اور انھیں لٹکھرا دے۔“

۲۷۹۶۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (دشمنوں کی) جماعتوں کے خلاف دعا فرمائی۔ اور فرمایا: «اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، إِهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اللَّهُمَّ إِهْزِمْهُمْ وَرَزَلْنَاهُمْ» [اے اللہ! اے کتاب نازل کرنے والے! اے جلد حساب لینے والے! جماعتوں کو شکست دے دے۔ اے اللہ! انھیں شکست دے اور انھیں لٹکھرا دے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① جماعتوں سے مرا مختلف قبائل کے وہ جنگجو دستے ہیں جو غزوہ احزاب کے موقع پر متحد ہو کر مدینے پر حملہ آور ہوئے تھے لیکن خندق کی وجہ سے شہر میں داخل نہیں ہو سکے تھے۔ ② ہر مشکل کے موقع

۲۷۹۶۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة، ج: ۲، ۲۹۳، ۶۳۹۲، ۷۴۸۹، وسلم، الجهاد، باب استحباب الدعاء بالنصر عند لقاء العدو، ح: ۱۷۴۲/۲۱، ۲۲ من حديث ابن أبي خالده.

۲۴۔ ابواب الجہاد - جہاد سے متعلق احکام و مسائل

پر اللہ ہی سے دعا کرتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ کا طریقہ اور توحید کا تقاضا ہے۔ ⑤ دعا میں موقع محل کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر کرنا مسنون ہے۔

۲۷۹۷۔ حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى

۲۷۹۷۔ حضرت کہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت کی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے شہیدوں کے درجات تک پہنچا دیتا ہے خواہ وہ اپنے بستر ہی پر فوت ہو۔“

وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمَصْرِيَّانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: حَدَّثَنِي أَبُو شَرِيحَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَرِيحَ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي أَمَامَةَ ابْنَ سَهْلٍ بْنُ حَنِيْفٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصَدَقٍ مِنْ قَلْبِهِ، بَلَغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ».

فوائد و مسائل: ① اخلاص کی برکت بہت عظیم ہے۔ ② شہادت کی تمنا رکھنا بہت بڑا نیک عمل ہے۔

باب: ۱۶۔ اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت

(المعجم ۱۶) - بَابُ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (التحفة ۱۶)

۲۷۹۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے

روایت کرتے ہوئے فرمایا: نبی ﷺ کے سامنے شہیدوں کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”زمین سے شہید کا خون خشک بھی نہیں ہوا ہوتا کہ اس کی دونوں بیویاں (حوریں) اتنی تیزی سے اس کے پاس آتی ہیں جیسے دودھ پلانے والی دو دایاں جو بے آب و گیاہ زمین میں اپنے بچے گم کر بیٹھی ہوں (تو وہ ان کی تلاش میں بے قرار ہو کر بھاگتی پھرتی ہیں۔) دونوں حوروں کے ہاتھ میں ایک

۲۷۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي زَيْنَبٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ذُكِرَ الشُّهَدَاءُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «لَا تَجِفُّ الْأَرْضُ مِنْ دَمِ الشَّهِيدِ حَتَّى تَبْتَدِرَهُ رَوْحَتَاهُ. كَأَنَّهُمَا طَيْرَانِ أَضَلَّتَا فَصَبَلَهُمَا فِي بَرَاخٍ مِنَ الْأَرْضِ. وَفِي يَدِ كُلِّ وَاحِدَةٍ

۲۷۹۷۔ أخرجه مسلم، الإمارة، باب استحباب طلب الشهادة في سبيل الله تعالى، ح: ۱۹۰۹ عن حرملة به.

۲۷۹۸۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲۹۷/۲ عن ابن أبي عدي به، وتابعه إسماعيل عنه: ۴۲۷/۲، والحدیث فی مصنف ابن أبي شيبة: ۲۹۰/۵ * هلال بن أبي زينب مجهول (تقريب)، وضعفه البوصيري.



جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۴۔ أبواب الجهاد

[مِنْهُمَا] حُلَّةٌ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا . ایک جوڑا ہوتا ہے جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا ہے۔“

۲۷۹۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ : حَدَّثَنِي بَجِيرُ ابْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دُفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ، وَيُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ، وَيَحُلِّي حُلَّةَ الْإِيمَانِ، وَتَرْوَجُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُسْفَعُ فِي سَبْعِينَ إِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِهِ» .

۲۷۹۹۔ حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے پاس شہید کے لیے چھ انعامات ہیں: خون کے پہلے قطرے کے ساتھ ہی اس کی مغفرت ہو جاتی ہے، اسے جنت میں اس کا ٹھکانا دکھا دیا جاتا ہے، اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھا جاتا ہے، وہ (قیامت کے دن) بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا، اسے ایمان کا لباسِ فاخرہ پہنایا جائے گا، خوبصورت آنکھوں والی حوروں سے اس کی شادی کر دی جائے گی اور اس کے ستر رشتے داروں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔“

173

🌟 نوادہ و مسائل: ① یہ انعامات اس شہید کے لیے ہیں جو صرف اللہ کی رضا کے لیے خلوص قلب کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہوتا ہے۔ ② جنت میں گھر دکھایا جانا اس کے لیے خوش خبری ہے کہ جنت میں داخل ہونے سے پہلے جان نکلنے کے دوران میں ہی اسے جنت کی بشارت مل جاتی ہے۔ ③ گناہ گاروں کے لیے قبر کا عذاب بہت ہی احادیث سے ثابت ہے۔ شہید اس سے محفوظ رہتا ہے۔ ④ قیامت کے دن گناہ گار اپنے اپنے گناہوں کے مطابق پریشان ہوں گے۔ شہید کے گناہ معاف ہو چکے ہوں گے، اس لیے وہ پریشانی سے محفوظ رہے گا۔ ⑤ ایک ہی طرح کے دو کپڑوں کو حُلَّة (جوڑا) کہتے ہیں۔ ایمان کے حُلَّة سے مراد ایسا لباس ہے جو اس کے ایمان کی علامت ہوگا۔ ⑥ حوروں سے مراد وہ جنتی عورتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے نیک بندوں کے لیے اپنی قدرتِ کاملہ سے جنت میں پیدا کی ہیں۔ ہر شہید کو کم از کم دو حوریں ملیں گی۔ ⑦ قیامت کے دن شفاعت اللہ کی طرف سے اجازت ملنے پر ہی کی جاسکے گی۔ یہ گناہ گاروں کے لیے مغفرت کا باعث ہو گی اور شفاعت کرنے والے کے لیے ایک عظیم اعزاز۔ ⑧ کسی مومن کا درجہ جتنا زیادہ بلند ہوگا اسے اتنے ہی زیادہ افراد کے حق میں شفاعت کی اجازت دی جائے گی۔ واللہ اعلم۔

۲۷۹۹۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الجهاد، باب في ثواب الشهيد، ح: ۱۶۶۳ من حديث بجير بن

وقال: "حسن صحيح غريب".

۲۸۰۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ

الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ
الْحِزَامِيُّ الْأَنْصَارِيُّ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ
خِرَاشٍ. سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ:

لَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَرَامٍ، يَوْمَ
أُحُدٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا جَابِرُ! أَلَا
أُخْبِرُكَ مَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِأَيِّكَ؟»

قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: «مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا إِلَّا
مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ. وَكَلَّمَ أَبَاكَ كَيْفَ نَحَا.

فَقَالَ: يَا عَبْدِي! تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ. قَالَ:
يَا رَبِّ! تُحْيِيَنِي فَأُقْتَلَ فِيكَ ثَانِيَةً. قَالَ: إِنَّهُ

سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ إِلَيْهَا لَا يُرْجَعُونَ، قَالَ:
يَا رَبِّ! فَأَبْلُغْ مَنْ وَرَائِي». فَأَنْزَلَ اللَّهُ

عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا﴾ [آل عمران: ۱۶۹] الْآيَةَ كُلَّهَا.



۲۸۰۰- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ جنگ احد کے دن جب (جابر رضی اللہ عنہ کے والد)
حضرت عبد اللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ قتل (شہید) کر
دیے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جابر! کیا میں تجھ

کو بتاؤں کہ اللہ عز و جل نے تیرے والد سے کیا
فرمایا؟“ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ

ہر کسی سے پس پروردہ کر کا م فرماتا ہے لیکن تیرے والد
سے آئے سانسے کلام فرمایا۔ اللہ نے ان سے فرمایا:

”میرے بندے! کوئی خواہش کر میں تجھے دوں گا۔“
انھوں نے (حضرت عبد اللہ بن حرام رضی اللہ عنہ سے) عرض کیا:

اے میرے مالک! مجھے زندہ کر دے تاکہ میں دوبارہ
تیری راہ میں شہید ہو جاؤں۔ اللہ نے فرمایا: ”میرا یہ

فیصلہ پہلے سے جاری ہو چکا ہے کہ ”فوت ہونے والے
دوبارہ دنیا میں نہیں بھیجے جائیں گے۔“ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے

کہا: یا رب! میرے پسماندگان کو میرا پیغام پہنچا دے۔
تو اللہ عز و جل نے یہ ساری آیت نازل فرمائی: ﴿وَلَا

تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا.....﴾

”جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل (شہید) کر دیے جائیں انھیں

مردہ نہ سمجھو۔“

فوائد و مسائل: ① فوت ہونے والے کے پسماندگان کو تسلی و تشفی دینی چاہیے اور ایسی باتیں کہنی چاہئیں

جن سے ان کا غم ہلکا ہو۔ ② وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نیک بندوں سے ہم کلام ہوتا ہے۔ ③ جنت میں اللہ کا

دیدار ممکن ہے اور جنتیوں کو اپنے درجات کے مطابق کم یا زیادہ وقفے سے عیون حاصل ہوگی۔ ④ فوت

ہو جانے والے لوگ یا شہید دوبارہ دنیا میں نہیں آ سکتے لہذا اس قسم کی حکایتوں میں کوئی صداقت نہیں کہ فلاں

مردہ نہ سمجھو۔“

فوائد و مسائل: ① فوت ہونے والے کے پسماندگان کو تسلی و تشفی دینی چاہیے اور ایسی باتیں کہنی چاہئیں

جن سے ان کا غم ہلکا ہو۔ ② وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نیک بندوں سے ہم کلام ہوتا ہے۔ ③ جنت میں اللہ کا

دیدار ممکن ہے اور جنتیوں کو اپنے درجات کے مطابق کم یا زیادہ وقفے سے عیون حاصل ہوگی۔ ④ فوت

ہو جانے والے لوگ یا شہید دوبارہ دنیا میں نہیں آ سکتے لہذا اس قسم کی حکایتوں میں کوئی صداقت نہیں کہ فلاں

۲۸۰۰- [حسن] أخرجه ابن أبي عاصم في الجهاد، ح: ۱۹۶ عن إبراهيم بن المنذر، وحسنه الترمذي،

ح: ۳۰۱۰، والمنذري، وصححه ابن حبان (الإحسان)، ح: ۸۳/۹، ح: ۶۹۸۳، والمحاکم: ۳/۲۰۳، ۲۰۴،

والنظر، ح: ۱۹۰.

۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

صحابی یا شہید یا ولی نے اپنی وفات کے بعد فلاں صاحب سے ملاقات کی اور فلاں معاملے میں اس کی رہنمائی کی۔ ⑤ اس واقعے میں حضرت عبداللہ بن حرام رضی اللہ عنہ کے جنتی اور بلند درجات کا حامل ہونے کی بشارت ہے۔

۲۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، فِي قَوْلِهِ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَعْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزُقُونَ﴾ [آل عمران: ۱۶۹]

قَالَ: أَمَّا إِنَّا سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: أَرْوَاهُمْ كَطَلْبِ خَضِرٍ نَسْرَحَ فِي الْجَنَّةِ فِي أَيَّهَا شَاءَتْ. ثُمَّ تَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ. فَيَبْتَنَا هُمْ كَذَلِكَ. إِذَا أَطْلَعَ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ أَطْلَاعَةً. فَيَقُولُ: سَلُونِي مَا شِئْتُمْ. قَالُوا: رَبَّنَا وَمَاذَا نَسْأَلُكَ، وَنَحْنُ نَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ فِي أَيَّهَا شِئْنَا؟ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَا يُرْزَقُونَ مِنْ أَنْ يَسْأَلُوا، قَالُوا: نَسْأَلُكَ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا إِلَى الدُّنْيَا حَتَّى نَقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ. فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُمْ لَا يَسْأَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ، تَرَكُوا».

۲۸۰۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے اس آیت مبارکہ کے بارے میں فرمایا: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَعْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزُقُونَ﴾ ”جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل (شہید) کر دیے جائیں انھیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں انھیں رزق دیا جاتا ہے۔“ انھوں نے فرمایا: ہم نے اس آیت مبارکہ کے بارے میں دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شہیدوں کی روحمیں سبز پرندوں کی طرح جنت میں جہاں چاہتی ہیں جرتی چلتی پھرتی ہیں پھر عرش سے لٹکی ہوئی قدیلوں میں بسیرا کرتی ہیں۔ اسی حال میں ایک دن اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا: مجھ سے جو چاہو مانگ لو۔ انھوں نے کہا: یا رب! ہم تجھ سے کیا مانگیں؟ ہم تو جنت میں جہاں چاہتے ہیں کھاتے پیتے گھومتے ہیں۔ جب انھوں نے دیکھا کہ انھیں اس وقت تک نہیں چھوڑا جائے گا جب تک کچھ سوال نہ کریں تو انھوں نے کہا: (اے اللہ!) ہم تجھ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ ہماری روحمیں ہمارے جسموں میں ڈال کر ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیج دے تاکہ پھر تیری راہ میں شہید ہو جائیں۔ جب اللہ نے دیکھا کہ ان کا اور کوئی مطالبہ نہیں تو انھیں چھوڑ دیا گیا۔“

🌟 نوادہ و مسائل: ① شہیدوں کو قیامت سے پہلے جنت میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ ② برزخی زندگی میں

۲۴۔ أبواب الجهاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

شہیدوں کو دوسرا جسم ملتا ہے جو سبز پرندوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ ④ قیامت کے بعد وہ دوسرے جنتیوں کی طرح انسانی جسم کے ساتھ جنت کی نعمتوں سے مستفید ہوں گے۔ ⑤ شہیدوں کی رگوں کو دوبارہ دنیا میں نہیں آتیں اور نہ انھیں دوبارہ دنیوی زندگی ہی ملتی ہے۔ ⑥ عرش الہی جنت سے اوپر ہے۔

۲۸۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ،
وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَبِشْرُ بْنُ
آدَمَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى: أُنْبَأَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنِ الْقُقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ،
عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنَ الْقَتْلِ
إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مَسَّ الْقَرْصَةِ».

۲۸۰۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شہید کو قتل ہوتے وقت
صرف اتنی تکلیف ہوتی ہے جتنی کسی کو چیونٹی کے کاٹنے
سے ہوتی ہے۔“

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے حسن قرار دیا ہے
اور الموسوعة الحديثية کے محققین نے اس کی سند کو قوی قرار دیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے:
(الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳/۳۳۳، ۳۳۵، والصحيحة للألباني: رقم: ۹۲۰) بہر حال یہ
بھی شہید پر اللہ کا انعام ہے کہ اس پر جان نکلنے کا عمل آسان کر دیا جاتا ہے اور اس کے لیے یہ تکلیف ناقابل
برداشت نہیں ہوتی۔



(المعجم ۱۷) - بَابُ مَا يُرْجَى فِيهِ

الشَّهَادَةُ (التحفة ۱۷)

باب: ۱۷۔ کون کون سی موت سے

شہادت کا درجہ ملنے کی امید ہے

۲۸۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
۲۸۰۳۔ حضرت جابر بن عتيق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیمار ہوئے تو نبی ﷺ ان کی عیادت کے لیے

۲۸۰۲۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، فضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل المراط، ح: ۱۶۶۸ عن ابن
بشار به، وقال: "حسن غريب صحيح" * ابن عجلان عنمن تقدم، ح: ۱۹۶۷، ولحديثه شاهد ضعيف عند الطبراني
في الأوسط: ۱/۱۹۸، ح: ۲۸۲.

۲۸۰۳۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الجنائز، باب في فضل من مات بالطاعون، ح: ۳۱۱۱ من حديث عبد الله
ابن عبد الله به مطولاً، وصححه ابن حبان، ح: ۱۶۱۶، والحاكم: ۱/۳۵۲، ۳۵۳، والذهبي، وقال النووي: "وهو
صحيح باتفاق، وإن لم يخرج الشيخان".

۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

تشریف لے گئے۔ گھر والوں میں سے کسی نے کہا: ہمیں تو امید تھی کہ وہ اللہ کی راہ میں قتل ہو کر شہادت کی موت پائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(اگر صرف میدان جنگ میں مرنا ہی شہادت ہے) تب تو میری امت کے شہید بہت تھوڑے ہوں گے۔ اللہ کی راہ میں قتل ہونا شہادت ہے۔ طاعون سے مرنا بھی شہادت ہے۔ اور جو عورت حمل کی حالت میں فوت ہو جائے وہ بھی شہید ہے۔ ڈوب کر مرنے والا جل کر مرنے والا اور ذات الحجب کی بیماری سے مرنے والا بھی شہید ہے۔“

ابن عبد اللہ بن جابر بن عتیق، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ مَرَضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ. فَقَالَ قَائِلٌ مِنْ أَهْلِهِ: إِنْ كُنَّا لَنَرْجُو أَنَّ نَكُونَ وَفَاتُهُ قَتْلَ شَهَادَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ شُهِدَاءُ أُمَّتِي إِذَا لَقِيتُ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهَادَةٌ. وَالْمَطْعُونُ شَهَادَةٌ. وَالْمَرَأَةُ تَمُوتُ بِجَمْعِ شَهَادَةٍ - يَغْنِي الْحَامِلُ - وَالْعَرَفُ وَالْحَرْقُ وَالْمَجْنُوبُ - يَغْنِي ذَاتُ الْجَنْبِ - شَهَادَةٌ».

۲۸۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي الشَّوَّازِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَا تَقُولُونَ فِي الشَّهِيدِ فِيكُمْ؟» قَالُوا: أَلْقَتُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. قَالَ: «إِنْ شُهِدَاءُ أُمَّتِي إِذَا لَقِيتُ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَهُوَ شَهِيدٌ. وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَهُوَ شَهِيدٌ. وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ. وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ».

۲۸۰۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ شہید کے بارے میں کیا کہتے ہو (کہ شہید کون ہوتا ہے؟)“ حاضرین نے کہا: اللہ کی راہ میں قتل ہو جانا (شہادت ہے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تب تو میری امت کے شہید تھوڑے ہی ہوں گے۔ جو اللہ کی راہ میں قتل ہو گیا وہ شہید ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں فوت ہو گیا وہ بھی شہید ہے۔ اور پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے۔ طاعون سے مرنے والا شہید ہے۔“

قَالَ سُهَيْلٌ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، وَزَادَ فِيهِ: «وَالْعَرَفُ شَهِيدٌ».

ایک روایت میں ہے: ”اور ڈوب کر مر جانے والا شہید ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہوئے جان دینا اصل شہادت ہے۔ شہید کے عظیم ترین درجات انھی افراد کے لیے ہیں۔ ② جہاد کے سفر کے دوران میں یا جہاد کے دوران میں کسی بھی وجہ سے فوت

۲۴۔ ابواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

ہو جانا بھی شہادت کے برابر ہے تاہم اس شہید کے احکام عام میت کے ہیں۔ اسے غسل اور کفن دے کر دفن کیا جائے گا۔ ⑤ طاعون سے یا پیتھ کی بیماری سے فوت ہونے والا بھی شہادت کا درجہ پاتا ہے۔ کسی ناقابل علاج مرض سے فوت ہو جانے والا بھی اسی ضمن میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ ⑥ ڈوب کر مر جانے والا اور جل کر مر جانے والا بھی شہید ہے۔ دوسری حادثاتی اموات کو بھی اسی حکم میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ ⑦ بچے کی پیدائش کے وقت فوت ہو جانے والی عورت کی موت بھی شہادت کی موت ہے۔ ⑧ جہاد کے دوران میں دشمن کے ہتھیار سے مرنے والے کے علاوہ باقی سب شہادتیں کم درجے کی ہیں۔ ان کے احکام ان شہیدوں کے سے نہیں لہذا انھیں غسل اور کفن کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔

(المعجم ۱۸) - بَابُ السَّلَاحِ (التحفة ۱۸) باب: ۱۸۔ ہتھیاروں کا بیان

۲۸۰۵۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ.

۲۸۰۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا۔



🌞 فوائد و مسائل: ① جنگ میں ہتھیاروں کا استعمال یا دشمن کے ہتھیاروں سے بچاؤ کی اشیاء کا استعمال توکل کے منافی نہیں۔ ② مکہ مکرمہ حرم ہے جہاں جنگ اور قتال منع ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کے دن جہاد کے لیے خاص طور پر اجازت دی تھی۔ جب مکہ فتح ہو گیا تو پابندی دوبارہ نافذ ہو گئی۔ ③ رسول اللہ ﷺ نے اپنے زمانے میں رائج ہتھیار اور دفاعی اشیاء مثلاً: خود اور زرہ استعمال کیں۔ ہمیں جدید اشیاء استعمال کرنی چاہئیں بلکہ خود ایجاد یا تیار کرنی چاہئیں اس لیے جدید ترین ٹینک، آبدوزیں، بکتر بند گاڑیاں اور جنگی لباس مثلاً: ہیلٹ، اندھیرے میں دیکھنے کے لیے چشمے وغیرہ کا حصول، تیاری اور استعمال شریعت کا تقاضا ہے۔

۲۸۰۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۸۰۵۔ أخرجه البخاري، جزاء الصيد، باب دخول الحرم ومكة بغير إحرام، ح: ۱۸۴۶، ۳۰۴۴، ۴۲۸۶، ۵۸۰۸، ومسلم، الحج، باب جواز دخول مكة بغير إحرام، ح: ۱۳۵۷ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۱/ ۴۲۳.

۲۸۰۶۔ [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۸۵۸۳، والترمذي في الشمائل (ب) ۱۴، ح: ۱۰۴ من حديث سفيان به، وله لون آخر عند أبي داود، ح: ۲۵۹۰، والحديث صححه البوصيري على شرط البخاري، وله شاهد عند ۴۴

۲۴۔ ابواب الجہاد

ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے غزوہ احد کے دن دو زر ہیں اوپر نیچے پہنیں۔

حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُصَيْنَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، يَوْمَ أُحُدٍ، أَخَذَ زُرْعَيْنِ، كَأَنَّهُ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا.

۲۸۰۷۔ حضرت سلیمان بن حبیب رحمہ اللہ سے

روایت ہے انھوں نے کہا: ہم لوگ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انھوں نے ہماری تلواروں کو کچھ چاندی سے مزین دیکھا تو ناراض ہوئے اور فرمایا: لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو بڑی بڑی فتوحات حاصل ہوئیں ان کی تلواریں تو سونے چاندی سے مزین نہیں تھیں لیکن (ان پر) سیسہ لوہا اور علابی (لگا ہوتا تھا)۔

۲۸۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي شَلِيمَانُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَبِي أُمَامَةَ. فَرَأَى فِي سُيُوفِنَا شَيْئًا مِنْ جِلْيَةِ فِصَّةٍ. فَعَصَبَ وَقَالَ: لَقَدْ فَتَحَ الْفَتْوحَ قَوْمٌ، مَا كَانَ جِلْيَةُ سُيُوفِهِمُ الذَّهَبَ وَالْفِصَّةَ. وَلَكِنَّ الْأَنْكُ وَالْحَدِيدَ وَالْعَلَابِيَّ.

ابوالحسن قطان نے فرمایا: علابی پٹھے کو کہتے ہیں۔

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ: الْعَلَابِيُّ الْقَصَبُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① جنگ میں ہتھیاروں کا استعمال یا کُرنے کے ہتھیاروں سے بچاؤ کی اشیاء کا استعمال توکل کے منافی نہیں۔ ② کم کرمہ حرم ہے جہاں جنگ اور قتال منع ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کے دن جہاد کے لیے خاص طور پر اجازت دی تھی۔ جب مکہ فتح ہو گیا تو پابندی دوبارہ نافذ ہو گئی۔ ③ رسول اللہ ﷺ نے اپنے زمانے میں رائج ہتھیار اور دفاعی اشیاء مثلاً: خود اور زرہ استعمال کیں۔ ہمیں جدید اشیاء استعمال کرنی چاہئیں بلکہ خود ایجاد یا تیار کرنی چاہئیں اس لیے جدید ترین ٹینک، آبدوزیں، کمزیر بندگاڑیاں اور جنگی لباس مثلاً: ہیلمٹ، اندھیرے میں دیکھنے کے لیے چشمے وغیرہ کا حصول تیاری اور استعمال شریعت کا تقاضا ہے۔

۲۸۰۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

۲۸۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ

الترمذي.

۲۸۰۷۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب ما جاء في حلية السيوف، ح: ۲۹۰۹ من حديث الأوزاعي به.

۲۸۰۸۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، السير، باب في النفل، ح: ۱۵۶۱ (ب) من حديث ابن أبي الزناد به،

وقال: "حسن غريب".

۲۴۔ ابواب الجہاد۔ جہاد سے متعلق احکام و مسائل

الصَّلَاتِ عَنِ ابْنِ أَبِي الزُّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَنَقَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ، يَوْمَ بَدْرٍ.

🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ نے مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ ”اللہ اور اس کے رسول کا“ قرار دیا ہے۔

(سورہ انفال آیت: ۴۱) اسلامی حکومت میں یہ حصہ بیت المال میں داخل ہو کر مسلمانوں کی اجتماعی ضروریات پر خرچ ہوتا ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ اپنے ذاتی اخراجات غنیمت کے پانچویں حصے (خمس) سے پورے کیا کرتے تھے اس لیے جہاد کی ضرورت کے لیے تلوار بھی خمس میں سے لے لی۔ ③ اس تلوار کو ”ذوالفقار“ اس لیے کہتے تھے کہ اس پر کچھ گہرے نشانات تھے جس طرح کمر کی ہڈی کے مہرے ہوتے ہیں۔ دیکھیے: (النہایۃ لابن اثیر

مادہ فتر)



۲۸۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
ابْنِ سَمُرَةَ: أَتَيْنَا وَكَيْعَ عَنْ شُعْبَانَ، عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَلِيٍّ
ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كَانَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ،
إِذَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، حَمَلَ مَعَهُ رُمْحًا. فَإِذَا
رَجَعَ طَرَحَ رُمْحَهُ حَتَّى يُحْمَلَ لَهُ. فَقَالَ لَهُ
عَلِيٌّ: لَا تُذَكِّرَنَّ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ:
«لَا تَفْعَلْ. فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ لَمْ تُرَفَّعْ
صَالَةً».

۲۸۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
ابْنِ سَمُرَةَ: أَتَيْنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ
أَشْعَثَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشِيرٍ،

۲۸۰۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ جب نبی ﷺ کی معیت میں جہاد کے لیے تشریف لے جاتے تو اپنے ساتھ نیزہ بھی اٹھا کر لے جاتے۔ جب واپس ہوتے تو نیزہ وہیں پھینک دیتے، اس خیال سے کہ کوئی اٹھا کر لے آئے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بتاؤں گا۔ نبی ﷺ نے (حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: ”ایسا نہ کرو اگر تم ایسا کرو گے تو واقعاً گمشدہ چیز بھی کوئی نہیں اٹھائے گا۔“

۲۸۰۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱/ ۱۴۸ من حديث شفيان الثوري به * شفيان تقدم، ح: ۱۶۲، وأبو إسحاق تقدم، ح: ۴۶ وقد عنعنا، وفيه علة أخرى، ذكرها البوصيري.
۲۸۱۰۔ [إسناده ضعيف جدًا] وضعفه البوصيري من أجل عبد الله بن بسر الحبراني (لأنه ضعيف كما في التقريب وغيره)، وأشعث بن سعيد الشَّمان متروك، راجع التقريب وغيره.

۲۴۔ ابواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

عَنْ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْسَ عَرَبِيَّةٍ. فَرَأَى [رَجُلًا] يَبْدِيهِ قَوْسَ فَارِسِيَّةٍ. فَقَالَ: «مَا هَذِهِ؟ أَلْقَاهَا. وَعَلَيْكُمْ بِهِذِهِ وَأَشْبَاهَهَا، وَرِمَاحُ الْقَنَا. فَإِنَّهُمَا يَزِيدُ اللَّهُ لَكُمْ بِهِمَا فِي الدِّينِ. وَيُمْكِّنُ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ».

(المعجم ۱۹) - بَابُ الرَّمْيِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

(التحفة ۱۹)

۲۸۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ أَبَا هِشَامَ الدُّسْتَوَائِيَّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَامٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ [زَيْدٍ] الْأَزْرَقِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ لَيَدْخُلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ، الثَّلَاثَةَ، الْجَنَّةَ: صَانِعُهُ، يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ. وَالرَّامِيَ بِهِ. وَالْمُمِدَّ بِهِ» وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ارْمُوا وَارْكَبُوا. وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا. وَكُلُّ مَا يَلْهُو بِهِ النِّمْرُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ، إِلَّا رَمِيَهُ بِقَوْسِهِ، وَتَأْدِيئَهُ قَوْسَهُ، وَمَلَأَ عَبْتَهُ أَمْرًا تَهُ. فَإِنَّهُمْ مِنَ الْحَقِّ».

۲۸۱۱۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، فضائل الجهاد، باب ماجاء في فضل الرمي في سبيل الله، ح: ۱۶۳۷ من حديث يزيد به، وقال: "حسن صحيح" يحيى بن أبي كثير صرح بالسماع عند أحمد: ۱۶۴ / ۴، وسمع أيضًا من رجل عن أبي سلام به، فالطريقان محفوظان، عبدالله (ويقال: خالد) بن زيد الأزرق وثقه ابن حبان، والحاكم: ۹۵ / ۲، والذهبي، والهيتمي: ۳۲۹ / ۴ وغيرهم، وانظر نيل المقصود في التعليق على سنن أبي داود، ح: ۲۵۱۳، وللحديث شواهد.

باب: ۱۹۔ اللہ کی راہ میں تیر چلانا

۲۸۱۱۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمادیتا ہے۔ ایک اسے بنانے والا جب کہ وہ اسے بنانے میں نیکی کا ثواب حاصل ہونے کی امید رکھتا ہو اور (دوسرا) اسے چلانے والا اور (تیسرا) اسے (تیر انداز کو) پکڑنے والا۔" اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تیر چلاؤ اور سواری کرو۔ اور تمہارا تیر اندازی کرنا مجھے تمہاری شہسواری سے زیادہ پسند ہے۔ مسلمان تفریح کے طور پر جو کام بھی کرتا ہے وہ باطل (بے کار) ہے سوائے کمان سے تیر چلانے اور گھوڑوں کو تربیت دینے کے اور بھڑی سے دل لگی کرنے کے اس لیے کہ یہ (تینوں کام) حق ہیں۔"

🌞 فوائد و مسائل: ① مسلمان کو تفریق کے طور پر ایسے کام کرنے چاہئیں جن سے دین یا دنیا کا کوئی فائدہ حاصل ہو سکے۔ ”تفریق برائے تفریق“ کا نظریہ غلط ہے۔ ② تیر اندازی کی مشق سے ذاتی دفاع کا مقصد بھی حاصل ہوتا ہے اور دین کے لیے جنگ کرنے کا بھی اس لیے یہ جائز تفریق ہے۔ ③ جدید دور میں جو اسلحہ کفار کے خلاف جنگ میں استعمال ہو سکتا ہے اس کی تربیت حاصل کرنا ”تیر اندازی کی مشق“ کے حکم میں ہے۔ ④ گھوڑے کو تربیت دینے کا مقصد جنگ میں اس سے کام لینا ہے اس لیے مختلف گاڑیوں، ٹینکوں اور طیاروں وغیرہ کے چلانے اور اڑانے کی تربیت اور ان کی مرمت اور دیکھ بھال کرنا سیکھنا بھی اس میں شامل ہے۔ ⑤ بیوی سے دل لگی کرنا خود کو اور اس کو گناہ سے محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے۔ اور پاک دامنی اسلامی معاشرے کی مطلوب اشیاء میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اخلاق و کردار کی حفاظت بھی اسی طرح اہم ہے جس طرح ملکی سرحدوں کا دفاع۔ اس کے علاوہ بیوی سے نیک اولاد کا حصول اسلامی سلطنت کے دفاع کا اہم ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کافر ممالک مسلمانوں کو آبادی کم کرنے کا سبق دیتے ہیں اور خود اپنی آبادی بڑھانے میں کوشاں ہیں۔



۲۸۱۲- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ رَمَى الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ، قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ سَهْمُهُ الْعَدُوَّ، أَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ، فَيُعْدِلُ رَقَبَةً».

۲۸۱۲- حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جو شخص دشمن کی طرف ایک تیر پھینکے اور وہ دشمن تک پہنچ جائے خواہ دشمن کو لگے یا نہ لگے وہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① تیر چلانے کا اصل مقصد جنگ میں دشمن کو نقصان پہنچانا ہوتا ہے لیکن اگر کسی کا پیچھا ہوا تیر کسی دشمن کو زخمی یا ہلاک نہ کر سکے تو وہ یہ نہ سمجھے کہ مجھے اس کا ثواب نہیں ملے گا۔ ② نیت صحیح ہو تو نا کمل کام بھی ثواب سے خالی نہیں ہوتا۔ ③ میرا کل، ہم اور توپ کے گولے کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر وہ نشانے پر نہ لگے

۲۸۱۲- [صحیح] أخرجه البيهقي: ۱۶۲/۹، والحاكم: ۹۶/۲ من حديث ابن وهب بن عبد الرحمن لم يدرك عمرو بن عبسة فيما أظن، وأخرج الطبراني في الأوسط: ۱۲۰/۴، ح: ۳۱۸۹ من حديث ابن لهيعة عن سليمان بن عبد الرحمن عن القاسم أبي عبد الرحمن عن شرحبيل بن السمط عن عمرو بن عبسة... الخ به، وتابعه سليمان بن عامر عن شرحبيل به، أخرجه الطبراني في مسند الشاميين: ۸۲/۲، ح: ۹۵۷ بإسناد صحيح، والنسائي: ۲۶/۶ وغيرهما عنه، وللحديث طرق كثيرة جداً عند أبي داود، ح: ۳۹۶۵، والترمذي، ح: ۱۶۳۸ وغيرهما.

۲۴۔ أبواب الجهاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

سکے تو ہتھیار چلانے والے کو پھر بھی ثواب ملتا ہے کیونکہ اس کی کوشش اور نیت مارگٹ (نشانے) کو تباہ کرنے کی ہوتی ہے۔

۲۸۱۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَقَبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمُنْبَرِ: ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾ [الأنفال: ۶۰] أَلَا وَإِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيَ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۲۸۱۳۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ آیت تلاوت کرتے سنا: ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾ ”دشمن کے مقابلے کے لیے جتنی زیادہ ہو سکے طاقت تیار رکھو۔“ پھر تین بار فرمایا: ”خبردار! طاقت سے مراد تیر اندازی ہے۔“

183

🌟 فوائد و مسائل: ① مسلمانوں کو کافروں کے مقابلے میں ہر قسم کے اسلحے میں برتر ہونا چاہیے۔ ② [رَفْعِي] کے اصل معنی ”بھینکنے“ کے ہیں۔ دور نبوت میں صرف تیر ہی دور سے پھینک کر استعمال کیا جانے والا ہتھیار تھا اس لیے اس کا ترجمہ ”تیر اندازی“ کیا جاتا ہے تاہم اصل لغوی معنی کے لحاظ سے ہر قسم کی راکٹ، بندوق، کلاشنکوف، توپ اور میزائل وغیرہ اس میں شامل ہیں۔ ③ مسلمانوں کو اپنے دفاع کے لیے اس قسم کے اسلحے پر خاص توجہ دینی چاہیے جسے دور سے پھینکا جاتا ہے اور اسے بھینکنے کے آلات (راکٹ لاچر اور بمبار طیارے وغیرہ) بھی تیار کرنے چاہئیں۔

۲۸۱۴۔ حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْبُصْرِيُّ: أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لُحَيْعَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ نُعَيْمٍ الرُّعَيْنِيِّ، عَنْ الْمُغْبِرَةِ بْنِ نَهْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَقَبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ

۲۸۱۴۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ فرما رہے تھے: ”جس نے تیر اندازی سیکھی پھر چھوڑ دی اس نے میری نافرمانی کی۔“

۲۸۱۳۔ أخرجه مسلم، الإمارة، باب فضل الرمي والحث عليه وذم من علمه ثم نسيه، ح: ۱۹۱۷ من حديث ابن وهب به.

۲۸۱۴۔ [حسن] أخرجه المزي في تهذيب الكمال (ق ۲/ ۹۲۱) من حديث حرملة به * وابن لهيعة صرح بالسماع عنه، عثمان والمغيرة مجهولان كما في التقريب وغيره، وللحديث شواهد عند مسلم، ح: ۱۹۱۹ وغيره.

۲۴- أبواب الجهاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ تَعَلَّمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ، فَقَدْ عَصَانِي».

☀️ فائدہ: اسلمہ کی ٹریننگ لینے کے بعد اس کی مشق کرتے رہنا چاہیے تاکہ اس کے استعمال کی مہارت قائم رہے اور جہاد کے موقع پر مشکل پیش نہ آئے۔

۲۸۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أُنْبَأَنَا سَفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَصَنِ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِتَعْرِ يَرْمُونَ. فَقَالَ: «رَمَيْتِ إِسْمَاعِيلَ. فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا».

۲۸۱۵- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کچھ افراد کے پاس سے گزرے جو تیر اندازی کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”اسماعیل کے بیٹو! تیر چلاؤ تمھارے جد امجد بھی تیر انداز تھے۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① تیر اندازی مستحسن مشغلہ ہے۔ ② جہاد میں کام آنے والے تمام کھیلوں کا یہی حکم ہے۔ ③ بزرگوں کو چاہیے کہ اچھے کام کرنے والے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کریں۔ ④ مہاجرین اور انصار کے قبائل حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے تھے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے انھیں اس نام سے پکارا۔ ⑤ مختلف قبائل اور شاخوں کے افراد کو مشترک نام سے پکارنے کا فائدہ یہ ہے کہ ان میں محبت و اتحاد اتفاق اور یکجہتی پیدا ہوتی ہے۔ ⑥ داد پر داد وغیرہ بزرگوں کو ”والد“ کے نام سے یاد کیا جاسکتا ہے۔ ⑦ جو مسلمان نسلی طور پر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے نہیں روحانی اور اعتقادی طور پر وہ بھی ان کی آل میں شامل ہیں اس لیے حضرت اسماعیل علیہ السلام ایسے مسلمانوں کے بھی باپ ہیں۔

(المعجم ۲۰) - بَابُ الرِّايَاتِ وَالْأَلْوِيَةِ

باب: ۲۰- جھنڈے اور پرچم

(التحفة ۲۰)

۲۸۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۸۱۶- حضرت حارث بن حسان رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۸۱۵- [صحیح] أخرجه أحمد: ۳۶۶/۱ عن عبد الرزاق به، وصححه الحاكم: ۹۴/۲، على شرط مسلم، ووافقه الذهبي ۵ سفيان الثوري تقدم، ح: ۱۶۲، والأعمش تقدم، ح: ۱۷۸، وقد عتقا، وللحديث شاهد عند ابن حبان في صحيحه، ح: ۱۶۴۶، وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وإسناده حسن، وأخرج البخاري في صحيحه، ح: ۲۸۹۹، وغيره من حديث سلمة بن الأكوع نحوه.

۲۸۱۶- [حسن] أخرجه أحمد: ۴۸۱/۳ عن أبي بكر بن عياش به، وصححه البوصيري، وأخرجه الترمذي، التفسير، سورة الذاريات، ح: ۳۲۷۴، والنسائي في الكبرى من طريق سلام بن سليمان النحوي أبي المنذر عن عاصم بن أبي النجود عن أبي وائل عن الحارث البكري به، بزيادة أبي وائل، وإسناده حسن، وهو الراجح.

۲۴۔ أبواب الجهاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ. فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَائِمًا عَلَى الْمِنْبَرِ، وَبِلَالٌ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، مُتَقَلِّدٌ سَيْفًا. وَإِذَا رَأَيْتُ مَوْدَاءَ. فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: هَذَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، قَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ.

ہے انھوں نے فرمایا: میں مدینے آیا تو میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ منبر پر کھڑے ہیں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ گلیے میں تلوار لکائے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہیں۔ مجھے ایک سیاہ جھنڈا نظر آیا۔ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہیں جہاد سے آئے ہیں۔

🌟 فوائد و مسائل: ① خطبے کے لیے منبر پر کھڑا ہونا مسنون ہے۔ ② حفاظتی نقطہ نظر سے کسی بڑے عالم یا قائد کے پاس مسلح شخص کھڑا ہو سکتا ہے۔ ③ جنگی مہم کے لیے جانے والے دستے کا ایک جھنڈا ہونا چاہیے۔ ④ جہاد سے واپس آنے والوں کی حوصلہ افزائی کے لیے ان کا مناسب استقبال کرنا چاہیے۔

۲۸۱۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، وَعَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالََا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ عَمَارِ الدُّهَمِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ، يَوْمَ الْفَتْحِ، وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ.

۲۸۱۷۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کا جھنڈا سفید تھا۔

۲۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْوَاسِطِيُّ النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ: سَمِعْتُ أَبَا بَجَلَةَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَأْيَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ مَوْدَاءَ، وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ.

۲۸۱۸۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا بڑا جھنڈا سیاہ اور چھوٹا جھنڈا سفید تھا۔

۲۸۱۷۔ [حسن] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في الرايات والألوية، ح: ۲۵۹۲ من حديث يحيى بن آدم به * أبو الزبير تقدم، ح: ۳۹۵، وصححه الحاكم: ۱۰۵، ۱۰۴/۲ على شرط مسلم، وقال الترمذي "غريب"، ح: ۱۶۷۹، وانظر الحديث الآتي.

۲۸۱۸۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الجهاد، باب ما جاء في الرايات، ح: ۱۶۸۱ من حديث يحيى بن إسحاق به، وقال: "حسن غريب" * أبو بجلة لا يدلن كما حققه الحافظ في النكت: ۶۳۸/۲، وتلميذه حسن الحديث ووثقه الجمهور، والحديث السابق شاهد له.

۲۴- أبواب الجهاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فوائد و مسائل: ① سیاہ سے مراد خالص سیاہ نہیں بلکہ یہ جھنڈا دھاری دار کپڑے سے بنا ہوا اور چوکور تھا۔ (جامع الترمذی، الجہاد، باب ماجاء فی الرايات، حدیث: ۱۲۸۰) ② جنگ میں مختلف دستوں کے جھنڈے مختلف رنگوں کے ہو سکتے ہیں۔ ③ [راہ] اور [لواء] دونوں کے معنی جھنڈا ہیں۔ اس لحاظ سے یہ ہم معنی الفاظ ہیں تاہم ایک قول کے مطابق [راہ] بڑا جھنڈا ہوتا ہے اور [لواء] چھوٹا جھنڈا (حاشیہ سنن ابن ماجہ از محمد نواد عبدالباقی) ہم نے دوسرے قول کے مطابق ترجمہ کیا ہے۔

(المعجم ۲۱) - بَابُ لِبْسِ الْحَرَبِ
وَالْدِّيَاجِ فِي الْحَرْبِ (التحفة ۲۱)

باب: ۲۱- جنگ میں ریشمی لباس پہننا

۲۸۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے ریشم کے بٹنوں والا ایک جبہ نکالا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ یہ لباس اس وقت پہنتے تھے جب (جنگ میں) دشمن کے مقابل ہوتے۔
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي عُمَرَ، مَوْلَى أَسْمَاءَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْرَجَتْ جُبَةً مَزْرُورَةً بِالْدِّيَاجِ. فَقَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُ هَذِهِ، إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ.

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم صحیح روایت سے ثابت ہے کہ مردوں کے لیے خالص ریشم کا لباس پہننا حرام ہے۔ (صحیح مسلم، اللباس والزینۃ، باب تحریم لبس الحریر و غیر ذلك للرجال، حدیث: ۲۰۶۸) البتہ کپڑوں کے کناروں، مثلاً: دامن اور گریبان وغیرہ پر لگانا جائز ہے اور اس کی زیادہ سے زیادہ حد چار انگلیوں کے برابر ہے جیسا کہ اگلی حدیث میں صراحت موجود ہے۔ واللہ اعلم

۲۸۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ باریک ریشم اور موٹے ریشم سے منع فرماتے تھے مگر جو اتنا سا ہوا اسے جائز فرماتے تھے۔ یہ کہتے ہوئے راوی
حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ

۲۸۱۹- [إسناده ضعيف] فيه حجاج بن أوطاة تقدم، ح: ۴۹۶، وأصل الحديث عند مسلم، اللباس والزينة، باب تحریم لبس الحریر و غیر ذلك للرجال، ح: ۲۰۶۹ من حدیث مولى أسماء به۔
۲۸۲۰- أخرجه البخاري، اللباس، باب لبس الحریر للرجال وقدر ما يجوز منه، ح: ۵۸۲۹ من حدیث عاصم به، ومسلم، اللباس، الباب السابق، ح: ۱۳/۲۰۶۹ من حدیث حفص بن غياث به۔

۲۴۔ أبواب الجهاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

كَانَ يَنْهَى عَنِ الْخُرْبِرِ وَالْدِّيَنَاجِ إِلَّا مَا كَانَ هَكَذَا. ثُمَّ أَشَارَ بِأَصْبَعِهِ ثُمَّ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ، ثُمَّ الرَّابِعَةَ. وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا عَنْهُ.

(ابو عثمان رحمہ اللہ) نے ایک انگلی سے اشارہ کیا پھر دوسری انگلی سے پھر تیسری انگلی سے پھر چوتھی انگلی سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیں اس سے منع فرماتے تھے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① کپڑے کے کناروں مثلاً: دامن کے چاک یا گریبان پر حاشیے کی صورت میں تھوڑا سا ریشم لگا ہوا ہو تو ایسا لباس پہننا جائز ہے۔ ② جائز ریشم کی مقدار زیادہ سے زیادہ چار انگلیوں کے برابر ہو سکتی ہے تاہم کم ہو تو بہتر ہے۔

(المعجم ۲۲) - بَابُ ثَبَسِ الْعَمَامَةِ فِي الْحَرْبِ (النخعة ۲۲)

باب: ۲۲۔ جنگ میں عمامہ پہننا

۲۸۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانِي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ، قَدْ أَرَخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَفَيْهِ.

۲۸۲۱- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: (وہ منظر اب بھی میرے تصور میں ہے) گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ نے سیاہ عمامہ پہن رکھا ہے اور اس کے دونوں کنارے (پشت کی طرف) دونوں کندھوں کے درمیان لٹک رہے ہیں۔

۲۸۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ.

۲۸۲۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ پہن رکھا تھا۔

🌟 فوائد و مسائل: ① پگڑی باندھنا مسنون ہے۔ ② سیاہ پگڑی پہننا جائز ہے۔

(المعجم ۲۳) - بَابُ الشَّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْفَرَزِ (النخعة ۲۳)

باب: ۲۳۔ جنگ کے دوران میں خرید و فروخت

۲۸۲۱- [صحيح] تقدم، ح: ۱۱۰۴.

۲۸۲۲- [صحيح] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في العمامة، ح: ۴۰۷۶ من حديث حماد به، وصححه الترمذي، ح: ۱۷۳۵، والحديث السابق شاهد له.

۲۴- أبواب الجهاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۸۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ: حَدَّثَنَا سُنَيْدُ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ حَيَّانَ الرَّقْمِيِّ: أَنَّكَا عَلِيَّ بْنَ عُرْوَةَ النَّبَارِقِيِّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ أَبِي أَبِي عَنِ الرَّجُلِ يَغْزُو فَيَسْتَرِي وَيَبِيعُ وَيَتَجَرُّ فِي غَزْوَتِهِ؟ فَقَالَ لَهُ أَبِي: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَبُوكَ، نَسْتَرِي وَيَبِيعُ، وَهُوَ يَرَانَا وَلَا يَنْهَانَا.

۲۸۲۳- حضرت خارج بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ میرے والد (حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ) سے پوچھ رہا تھا کہ اگر ایک آدمی جہاد کرے اور غزوے کے دوران میں خرید و فروخت اور تجارت بھی کرے تو کیا حکم ہے؟ میرے والد نے فرمایا: ہم تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم خرید و فروخت کرتے تھے رسول اللہ ﷺ ہمیں دیکھتے تھے اور منع نہیں فرماتے تھے۔

(المعجم ۲۴) - بَابُ تَشْيِيعِ الْغَزَاةِ
وَوَدَاعِهِمْ (التحفة ۲۴)

باب ۲۴- مجاہدین کو الوداع کہنا

۲۸۲۴- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ زَبَّانِ بْنِ فَائِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا كُنْ أَشْيَعَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَكْفَهُ عَلَى رَحْلِهِ، غَدَوَةً أَوْ رَوْحَةً، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

۲۸۲۴- حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے یہ بات دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے کہ ایک صحابہ یا ایک شام اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو الوداع کروں اور اس کے سامان کی دیکھ بھال کروں۔“

۲۸۲۵- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا

۲۸۲۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

۲۸۲۳- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه الطبراني: ۱۳۸، ۱۳۷/۵ من طريق آخر عن خالد بن حيان به، وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف لضعف علي بن عروة وسنيد بن داود" * سنيد توبع، تقدم، ح: ۱۳۳۲، فالعلة من علي بن عروة لأنه متروك كما في التقريب وغيره.

۲۸۲۴- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۴۰/۳ من حديث ابن لهيعة: ثنا زبان به، وصححه المحاكم: ۹۸/۲، والذهبي، وضعفه البوصيري، وانظر، ح: ۱۱۱۶، لعلته.

۲۸۲۵- [صحيح] أخرجه أحمد: ۳۵۸/۲ من حديث ابن لهيعة به، ومن أجله ضعفه البوصيري، ولكن تابعه الليث



۲۴- أبواب الجهاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ
الْحَسَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ،
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَدَّعَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَقَالَ: «أَسْتَوْدِعُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا تَضِيعُ
وَدَائِعُهُ».

نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے رخصت کرتے وقت
فرمایا: [أَسْتَوْدِعُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ]
”میں تجھے اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی
چیزیں ضائع نہیں ہوتیں۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① مسافر کو الوداع کہتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے ② مجاہدین کو اہتمام سے رخصت کرتا
چاہیے اور نمایاں شخصیات کو چاہیے کہ انھیں خود رخصت کریں۔

۲۸۲۶- حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا [أَبُو مُحَمَّدٍ
حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ
نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ إِذَا أَشْخَصَ السَّرَايَا يَقُولُ لِلشَّائِخِصِ:
«أَسْتَوْدِعُكَ اللَّهُ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ
عَمَلِكَ».

۲۸۲۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول اللہ ﷺ جب لشکر روانہ فرماتے تھے تو روانہ
ہونے والے سے فرماتے: [أَسْتَوْدِعُكَ اللَّهُ دِينَكَ وَ
أَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ] ”میں تیرا دین، تیری
امانت اور تیرے کام کے انجام کو اللہ کی حفاظت میں
دیتا ہوں۔“

🕌 فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا
ہے اور اس پر تفصیلی بحث کی ہے۔ محققین کی تفصیلی بحث سے بھیج حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب
معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت
ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۱۹/۸-۱۲۱) والصحيحة
للألباني رقم: ۱۲۰ وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد رقم: ۲۸۲۶

باب: ۲۵- فوجی دستے

(المعجم ۲۵) - بَابُ السَّرَايَا (التحفة ۲۵)

ابن سعد عن الحسن بن ثوبان أراه عن موسى بن وردان به الخ، وللحديث شواهد كثيرة، راجع نيل المصنوع،
ج: ۲، ص: ۲۶۰.

۲۸۲۶- [إسناده ضعيف] ابن أبي ليلى تقدم حاله، ح: ۸۵۴، وتابعه إبراهيم بن عبدالرحمن بن يزيد بن أمية (وهو
مجهول، تقريب) عند الترمذي، ح: ۳۴۴۲، وقال: "غريب"، ولأصل الحديث طرق كثيرة عن ابن عمر وغيره،
انظر الحديث السابق.

۲۸۲۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: ۲۸۲۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اکثم بن جون خزاعی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”اکثم! اپنے قبیلے کے سوا دوسروں کے ساتھ مل کر جہاد کر، تیرا اخلاق بہتر ہو جائے گا اور تیرے ساتھیوں کی نظر میں تیری عزت ہوگی۔ اکثم! بہترین ساتھی چار ہیں، بہترین دستہ چار سو کا ہے اور بہترین لشکر چار ہزار کا ہے۔ اور بارہ ہزار (کی فوج) کو تعداد کم ہونے کی وجہ سے شکست نہیں ہو سکتی۔“

۲۸۲۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: ۲۸۲۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اکثم بن جون خزاعی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”اکثم! اپنے قبیلے کے سوا دوسروں کے ساتھ مل کر جہاد کر، تیرا اخلاق بہتر ہو جائے گا اور تیرے ساتھیوں کی نظر میں تیری عزت ہوگی۔ اکثم! بہترین ساتھی چار ہیں، بہترین دستہ چار سو کا ہے اور بہترین لشکر چار ہزار کا ہے۔ اور بارہ ہزار (کی فوج) کو تعداد کم ہونے کی وجہ سے شکست نہیں ہو سکتی۔“

🌟 قافلہ: مذکورہ روایت ضعیف ہے تاہم دیگر صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ سفر میں اکیلے آدمی کو نہیں جانا چاہیے خاص طور پر جب پیدل سفر ہو یا لمبا سفر ہو۔ ارشاد نبوی ہے: ”ایک سوار ایک شیطان ہے، دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار ایک قافلہ ہے۔“ (سنن أبي داود، الجہاد، باب الرجل يسافر وحده، حدیث: ۲۶۰۷)

۲۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: ۲۸۲۸۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ باتیں کیا کرتے تھے کہ جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھی تین سو دس سے کچھ زیادہ تھے، جتنی تعداد طاووت کے ساتھ نہر پار کرنے والوں کی تھی۔ ان کے ساتھ صرف ایمان رکھنے والے نہر سے پار پہنچے تھے۔

۲۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: ۲۸۲۸۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ باتیں کیا کرتے تھے کہ جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھی تین سو دس سے کچھ زیادہ تھے، جتنی تعداد طاووت کے ساتھ نہر پار کرنے والوں کی تھی۔ ان کے ساتھ صرف ایمان رکھنے والے نہر سے پار پہنچے تھے۔

۲۸۲۷۔ [إسناده ضعيف جدًا] ذكره ابن أبي حاتم في علل الحديث، ح: ۲۳۹۸ من حديث عبد الملك بن معلق، وقال أبو حاتم: 'أبوسلمة العاملي متروك الحديث، كان يكذب، والحديث باطل'، وضعفه البوصيري لضعف أبي سلمة العاملي الأزدي (وهو متروك، ورواه أبو حاتم بالكذب، تقريب)، وعبد الملك بن محمد الصنعاني لين الحديث، تقريب، وله طريق آخر عند البيهقي: ۱۵۷/۹، وإسناده ضعيف مظلم. وأما الشطر الأخير: خير الصحابة أربعة... الخ، فأخرجه أبو داود، ح: ۲۶۱۱، وحسنه الترمذي، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۵۳۸، وابن حبان، ح: ۶۶۳، والحاكم: ۴۴۳/۱، ۱۰۱/۲، والذهبي، وإسناده ضعيف لنعنة الزهري تقدم، ح: ۷۰۷، وفيه علل أخرى.

۲۸۲۸۔ أخرجه البخاري، المغازي، باب عدة أصحاب بدر، ح: ۳۹۵۹ من حديث سفيان الثوري به.

إِلَّا مُؤْمِنٌ .

🌞 **فوائد و مسائل:** ① جنگ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد مشہور قول کے مطابق تین سو تیرہ تھی جس میں سے ۲۳۱ صحابہ انصاری تھے۔ ② قبیلہ اوس سے ۶۶ اور قبیلہ خزرج سے ۱۷۰ صحابہ جہین کی تعداد مشہور قول کے مطابق ۸۲ تھی۔ بعض علماء نے ۸۳ یا ۸۶ بیان کی ہے۔ اس وجہ سے کل لشکر کی تعداد بھی ۳۱۲ یا ۳۱۷ ذکر کی کی گئی ہے۔ دیکھیے: (الرحیق المختوم مولانا صفی الرحمن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ) ③ طالوت اور ان کے ساتھیوں کا واقعہ سورہ بقرہ آیت ۲۴۶ تا ۲۵۱ میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ ④ جس طرح حضرت طالوت کا ساتھ دینے والے بچے مومن تھے اسی طرح غزوہ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کامل مومن تھے۔ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے افضل تھے۔

۲۸۲۹- حضرت ابووردیؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایسا الشکر مت بنو جو جنگ کا موقع آئے تو (میدان چھوڑ کر) بھاگ جائے اور اگر اسے غنیمت ملے تو خائن کرے۔

٢٨٢٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنِ ابْنِ لَهْيَعَةَ.
أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ لَهْيَعَةَ بْنِ
عُقْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْوُرْدِ، صَاحِبَ
السَّيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنِّي أَكْتُمُ وَالسَّرِيَّةَ الَّتِي إِنْ
لَقِيتُ فَرَّتْ، وَإِنْ غَمِمْتُ غَلَّتْ.

باب: ۲۶- غیر مسلموں کے برتنوں
میں کھانا کھانا

(المعجم ٢٦) - بَابُ الْأَكْلِ فِي قُدُورِ
الْمُشْرِكِينَ (التحفة ٢٦)

۲۸۳۰۔ حضرت بلبل طائی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عیسائیوں کا کھانا کھانے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”تیرے دل میں کوئی کھانا کھا کر پیدا نہ کرے جس سے نصرا نیت سے تیری مشابہت ہو جائے۔“

٢٨٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ
سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَبِيصَةَ
ابْنِ هُلُبٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى. فَقَالَ: «لَا

٢٨٢٩- [إسناده ضعيف] * لهيعة مستور (تقريب)، وفيه علة أخرى، وقال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف موقوف".

٢٨٣٠- [مسند حسن] أخرجه أبو داود، الأئمة، باب كراهية التفرغ للطعام، ج: ٣٧٨٤ من حديث سماك به، وحسنه الترمذي، ج: ١٥٦٥.

۲۴- أبواب الجهاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

يَحْتَلِجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ صَارَتْ فِيهِ
نَضْرَائِيَّةٌ.

🌞 فوائد و مسائل: ① یہودیوں اور عیسائیوں کے ہاں اصل شرعی حکم یہی ہے کہ جانور اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے لیکن آج کل عیسائی اس پر عمل نہیں کرتے۔ اگر کوئی یہودی یا عیسائی اللہ کا نام لے کر ذبح کرے تو وہ ذبیحہ حلال ہے۔ ② جس کھانے میں گوشت یا گوشت سے حاصل ہونے والی کوئی چیز (چربی یا جیناٹین وغیرہ) استعمال نہ ہوئی ہو وہ غیر مسلم کے ہاتھ سے تیار ہوا ہو تب بھی جائز ہے۔ اسی طرح مسلمان کے ذبح شدہ جانور کا گوشت اگر غیر مسلم پکائے تو مسلمان کے لیے اس کا کھانا جائز ہے۔

۲۸۳۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت ابو ثعلبہ حشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم مشرکوں کی ہڈیوں میں کھانا پکا کر کھائیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان میں کھانا نہ پکاؤ۔“ میں نے کہا: اگر ہمیں ضرورت پیش آجائے اور ان کو استعمال کیے بغیر چارہ نہ ہو تو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ”انھیں اچھی طرح دھو لو پھر (ان میں کھانا) پکا کر کھاؤ۔“

۲۸۳۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو فَرْوَةَ يَزِيدُ ابْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ رُوَيْمٍ اللَّحْمِيُّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحُسَيْنِيِّ قَالَ وَلَقِيَهُ وَكَلَّمَهُ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللَّهِ! قُدُورُ الْمُشْرِكِينَ نَطْبُخُ فِيهَا؟ قَالَ: «لَا تَطْبُخُوا فِيهَا» قُلْتُ: فَإِنْ اخْتَجْنَا إِلَيْهَا، فَلَمْ نَجِدْ مِنْهَا بَذًا؟ قَالَ: «فَارْحَضُوهَا رَحَضًا حَسَنًا. ثُمَّ اطْبُخُوا وَكُلُوا».

🌞 فوائد و مسائل: ① غیر مسلموں کے برتن استعمال کرنے میں احتیاط کرنی چاہیے ② اس احتیاط کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ اپنے برتنوں میں شراب پیتے اور غیر مذہب یعنی مردار جانوروں کا گوشت پکاتے اور کھاتے ہیں۔ ③ اگر ایسے غیر مسلم کا برتن استعمال کرنا پڑے تو اسے اچھی طرح دھو لینا چاہیے یا مٹی سے مانج کر صاف کر لینا چاہیے پھر اس میں کھانا پینا درست ہوگا۔ ④ اگر کوئی غیر مسلم کسی مسلمان کا ملازم ہے اور مسلمانوں کے گھر سے مسلمانوں کا پکا ہوا کھانا کھاتا ہے تو اس کے برتن بھی دھو کر استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ ⑤ جس برتن میں شراب نہیں رکھی جاتی، صرف پانی رکھا جاتا ہے اس سے پانی پیا جاسکتا ہے خواہ وہ برتن غیر مسلم کا ہو البتہ اسے دھویا جائے۔

۲۸۳۱- [صحیح] وضعه البوصيري من أجل يزيد بن سنان تقدم، ح: ۲۵۸۱، وللحديث شواهد كثيرة عند البخاري، ومسلم وغيرهما، انظر، ح: ۳۲۰۷، وأخرجه أبو داود، ح: ۳۸۳۹ من حديث أبي ثعلبة بن نوح، وإسناده صحيح.

۲۴- أبواب الجهاد - جہاد سے متعلق احکام و مسائل

باب: ۲۷- (جنگ میں) مشرکوں

سے مدد لینا

(المعجم ۲۷) - بَابُ الْإِسْتِعَانَةِ

بِالْمُشْرِكِينَ (التحفة ۲۷)

۲۸۳۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہم مشرک سے مدد نہیں لیتے۔“

۲۸۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ
[عَبْدِ اللَّهِ بْنِ] نِيَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّا لَا
نُسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ».

(امام ابن ماجہ کے استاذ) علی بن محمد نے اپنی حدیث
میں راوی کے بارے میں تردد کا اظہار کیا ہے کہ وہ
عبداللہ بن یزید ہے یا عبداللہ بن زید ہے۔

قَالَ عَلِيُّ: فِي حَدِيثِهِ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَوْ
زَيْدٍ.

فوائد و مسائل: ① مسلمان اپنے عقیدے کے دفاع کے لیے جہاد کرتا ہے۔ مسلمانوں کے ملک کی زمین کا
دفاع بھی اسی لیے اہم ہے کہ یہ دین کے دفاع کا ایک حصہ ہے۔ مشرک چونکہ اس عقیدے کو تسلیم نہیں کرتا اس
لیے وہ غلوں کے ساتھ اس کے دفاع کے لیے جنگ نہیں کر سکتا۔ ② غیر مسلم یا تو مسلمانوں کے کھلے دشمن
ہوتے ہیں یا مسلمانوں کی حفاظت میں ہوتے ہیں۔ پہلی قسم کا مشرک (حربی) اسلامی فوج میں شامل نہیں ہو سکتا
کیونکہ اسلامی فوج اس کے خلاف لڑتی ہے۔ دوسری قسم کا مشرک (ذمی) مسلمانوں کی حفاظت میں ہوتا ہے۔ اور
جس کی حفاظت مسلمان کرتے ہیں اس سے یہ مطالبہ نہیں کیا جا سکتا کہ وہ مسلمانوں کی حفاظت اور دفاع
کرے۔

باب: ۲۸- جنگ میں دھوکا

(المعجم ۲۸) - بَابُ الْخَدِيعَةِ فِي الْحَرْبِ

(التحفة ۲۸)

۲۸۳۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی

۲۸۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۲۸۳۲- أخرجه مسلم، الجهاد، باب كراهة الاستعانة في الغزو بكافر إلا لحاجة... الخ، ح: ۱۸۱۷ من حديث
مالك عن الفضيل بن أبي عبدالله عن عبدالله بن نيار الأسلمي عن عروة به... الخ، وكذا رواه أبو داود،
ح: ۲۷۲۲، والترمذي، ح: ۱۵۵۸، وقال: "حسن غريب" وغيرهما عن مالك به، وهو الصواب، وقال العزي في
سند ابن ماجه: "كذا عنده وهو تخطيط فاحش والصواب ما تقدم" (تحفة الأشراف: ۱۲/۱۳).

۲۸۳۳- [صحيح متواتر] أخرجه البيهقي في الدلائل: ۴۴۷/۳ من حديث ابن إسحاق قال: حدثنا يزيد بن رومان به ۴۴

۲۴۔ أبواب الجهاد - جہاد سے متعلق احکام و مسائل

نُمَيْرٌ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُوَمانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْحَرْبُ خُدْعَةٌ».

🌞 نوائد و مسائل: ① جنگ کا بنیادی مقصد دشمن پر غلبہ حاصل کرنا ہوتا ہے اس لیے اس کی جنگی چالوں کو ناکام بنانا ضروری ہے۔ ② جنگ میں دھوکا دینے کا مطلب یہ ہے کہ ایسی نقل و حرکت کی جائے جس سے دشمن دھوکا کھا جائے اور مسلمانوں کی فوج کے اصل مقصد کو نہ سمجھ سکے، لہذا بروقت مسلمانوں کی چال کا توڑ نہ کر سکے۔ ③ رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ جب کسی طرف جنگی مہم روانہ کرنے کا ارادہ ہوتا تو کسی دوسری طرف کے علاقے کے بارے میں معلومات حاصل کرتے۔ (صحیح البخاری، المغازی، باب حدیث کعب بن مالک، حدیث: ۳۴۱۸) مقصد یہ ہوتا تھا کہ بات اگر دشمن کے کسی جاسوس تک پہنچے تو وہ اس سے صحیح نتیجہ نہ نکال سکے اور اس طرح دشمن اندھیرے میں رہے۔ ④ اس لفظ کو [خُدْعَةٌ] بھی پڑھا گیا ہے، یعنی جنگ دھوکا دینے والی چیز ہے۔ ہر فریق فتح کی امید رکھتے ہوئے لڑتا ہے لیکن ہر ایک کی امید پوری نہیں ہوتی۔



۲۸۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ [مَطَرٍ] بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْحَرْبُ خُدْعَةٌ».

۲۸۳۳۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جنگ دھوکا ہے (یا جنگ دھوکا دینے والی ہے)۔“

(المعجم ۲۹) - بَابُ الْمُبَارَاةِ وَالسَّلْبِ باب: ۲۹۔ (جنگ کے شروع میں) انفرادی مقابلہ اور مقتول کا ذاتی سامان (الحفۃ ۲۹)

۲۸۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ۲۸۳۵۔ حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

﴿مطلولاً، والحديث: الحرب خدعة، متواتر (قطف الأزهار، ص: ۲۵۵، نظم المتناثر، ص: ۱۵۲)، وأخرجه البخاري، ح: ۳۰۲۸-۳۰۳۰، ومسلم، ح: ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، وغيرهما، انظر تخریج السيرة لابن هشام (ق ۱۵۴) يسأل الله لنا طبعه.﴾

۲۸۳۴۔ [صحیح] أخرجه الطبرانی: ۱۱/۳۰۰، ح: ۱۱۷۹۸ من حدیث یونس به، وقال الهیثمی (مجمع: ۳۲۰/۵) "رفیه مطربین میمون وهو ضعیف"، وضعفه البوصیری من أجل مطربین میمون، وانظر الحديث السابق.

۲۸۳۵۔ أخرجه البخاري، المغازی، باب قتل أبي جهل، ح: ۳۹۶۸ من حدیث وکیع، ومسلم، التفسیر، باب فی قوله تعالى: "فأذا خصمنا اجتصموا فی ربهم"، ح: ۳۰۳۳ من حدیث ابن مہدی، من حدیث "شیان الثوری به، واتباه هشیم: أخبرنا أبو ہاشم بہ (البخاری، ح: ۲۹۶۹ وغیرہ).

۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو قسم کھا کر یہ فرماتے سنا: یہ آیت ﴿هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ..... إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ﴾ ”یہ دونوں مخالف اپنے رب کے بارے میں اختلاف کرنے والے ہیں..... اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔“ غزوہ بدر کے دن چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی۔ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب، حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ (ایک طرف) عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ (دوسری طرف) جنگ بدر کے دن یہ لوگ (حق و باطل کے) دلائل (کو) تسلیم کرنے یا نہ کرنے کی وجہ سے ایک دوسرے کے مقابل تھے۔

وَحُصَّصُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: أَبَانَا وَكَيْعٌ قَالَا: حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَانِيِّ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: هُوَ يَحْيَى بْنُ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقْسِمُ: لَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ السَّتَةِ يَوْمَ بَدْرٍ: ﴿هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾ [الحج: ۱۷۹] إِلَى قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ﴾ [الحج: ۱۷۴] فِي حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَعَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ. اخْتَصَمُوا فِي الْحُجَجِ، يَوْمَ بَدْرٍ.

🌞 نوادہ و مسائل: ① عتبہ شیبہ اور ولید کافروں کے سردار تھے۔ عتبہ حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا کا باپ تھا جبکہ حضرت ہندہ، حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ اور ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی والدہ تھیں۔ شیبہ عتبہ کا بھائی تھا اور ولید عتبہ کا بیٹا تھا۔ ② حضرت علی رضی اللہ عنہ ابو طالب بن عبدالمطلب کے بیٹے تھے اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے تھے۔ اس طرح یہ دونوں حضرات رسول اللہ ﷺ کے عم زاد ہوئے جب کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ عبدالمطلب کے بیٹے اور رسول اللہ ﷺ کے چچا تھے۔ ③ جہاں ایمان کا معاملہ ہو وہاں خون کے رشتے بھی اہمیت نہیں رکھتے۔

۲۸۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ وَعِكْرِمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ، عَنْ إِيسَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَنْكَعِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَارَزْتُ رَجُلًا فَقَاتَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَلْبَةً.

۲۸۳۶۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے ایک آدمی کا مقابلہ کیا اور اسے قتل کر دیا تو نبی ﷺ نے اس کا سامان مجھے دلویا۔

۲۴۔ ابواب الجہاد ... جہاد سے متعلق احکام و مسائل

🌞 **فوائد و مسائل:** ① سلب سے مراد مقتول کا ذاتی سامان ہے، مثلاً: لباس، تلوار وغیرہ۔ یہ چیزیں اسی مجاہد کا حق ہیں جو اس کا فرکو قتل کرے۔ ② سلب کے علاوہ باقی مال غنیمت مجاہدین کی اجتماعی ملکیت ہے۔ اس میں سے ہر مجاہد وہی کچھ لے سکتا ہے جو مال غنیمت کی تقسیم کے وقت اس کے حصے میں آئے۔

۲۸۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ،
عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيرٍ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ،
مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، [عَنْ أَبِي قَتَادَةَ] أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ نَفَّلَهُ سَلْبَ قَتِيلٍ، فَتَلَّهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ.

۲۸۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ
الْأَشْجَعِيُّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ
سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ فَلَهُ السَّلْبُ».

(المعجم ۳۰) - بَابُ الْغَارَةِ وَالْبَيَاتِ وَقَتْلِ
النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ (التحفة ۳۰)

۲۸۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت صحب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:
حَدَّثَنَا الصُّعْبُ بْنُ جَثَامَةَ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ
ﷺ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ فَلَهُ السَّلْبُ».

۲۸۳۷۔ أخرجه البخاري، البيهقي، باب بيع السلاح في الفتنة وغيرها، ح: ۲۱۰۰ وغيره، ومسلم، المغازي، باب
استحقاق القاتل سلب القاتل، ح: ۱۷۵۱ من حديث يحيى بن سعيد به.

۲۸۳۸۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۲/۵ عن أبي معاوية به، وتابعه أبو إسحاق (الفراري) عند البيهقي: ۳۰۹/۶
ابن سمره مستور الحال، والحديث السابق شاهد له، وله شواهد أخرى.

۲۸۳۹۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب أهل الدار يبيتون فيصاب الولدان والذراري... الخ، ح: ۳۰۱۲،
ومسلم، الجهاد، باب جواز قتل النساء والصبيان في البيات من غير تعدد، ح: ۱۷۴۵ من حديث سفیان به.

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۴- أبواب الجهاد

عَنْ أَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيِّتُونَ، رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نِيْلًا: "وہ بھی انھی میں سے ہیں۔" نِيْصَابُ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ؟ قَالَ: «هُمْ مِنْهُمْ».

فوائد و مسائل: ① جو بچے یا عورتیں جنگ میں شریک نہ ہوں ان پر حملہ کرنا یا انھیں قتل کرنا جائز نہیں۔ (دیکھیے حدیث: ۲۸۴۱) ② دشمن کی فوج پر حملہ کرتے وقت اگر کوئی عورت یا بچہ زد میں آجائے تو وہ معاف ہے۔ ③ رات کو حملہ کرنا (شب خون مارنا) جائز ہے تاکہ دشمن کو اچھی طرح دفاع کرنے کا موقع نہ ملے اور اسے شکست ہو جائے۔ ④ وہ انھی میں سے ہیں، یعنی وہ بھی مشرک ہیں اس لیے اگر نادانستہ طور پر قتل ہو جائیں تو گناہ نہیں۔

۲۸۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: ۲۸۴۰- حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے أَنبَأَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرَمَةَ بِنِ عَمَّارٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَحْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: غَزَوْنَا، مَعَ أَبِي بَكْرٍ، هَوَازِنَ، عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ. فَأَتَيْنَا مَاءَ لَيْلِي فَرَارَةً فَعَرَّسْنَا. حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ سَنَّاَهَا عَلَيْهِمْ غَارَةً. فَأَتَيْنَا أَهْلَ مَاءٍ فَبَيَّتْنَاهُمْ، فَقَتَلْنَاهُمْ. تِسْعَةً أَوْ سَبْعَةَ أَلْيَاتٍ.

انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے زمانہ مبارک میں ہم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں قبیلہ ہنوزان سے جنگ کی۔ ہم ہنوزارہ کے ایک چشمے پر پہنچے اور رات کا آخری حصہ وہاں ٹھہرے رہے۔ جب صبح ہوئی تو ہم نے ان پر بلہ بول دیا۔ ہم نے چشمے والوں پر شب خون مار کر انھیں قتل کر دیا۔ وہ نو یا سات گھرتھے۔

۲۸۴۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: ۲۸۴۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَنبَأَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى امْرَأَةً مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ. فَتَنَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ.

کہ نبی ﷺ نے ایک راستے میں ایک مقتول عورت دیکھی تو عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرما دیا۔

فوائد و مسائل: ① عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے۔ اسی طرح بوڑھے، راہب اور دوسرے ایسے افراد

۲۸۴۰- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في الرجل ينادي بالشعار، ح: ۲۵۹۶، وحدث: ۲۶۳۸ من حديث عكرمة به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۱۰۷/۲، ووافقه الذهبي.

۲۸۴۱- [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۷۶، ۷۵، ۲۳/۲ من حديث مالك به، وأخرجه البخاري، ح: ۳۰۱۵، ۳۰۱۴، ومسلم، ح: ۱۷۴۴ وغيرهما من حديث نافع به، فهو متفق عليه.

۲۴۔ ابواب الجہاد۔ جہاد سے متعلق احکام و مسائل

جو جنگ میں شریک نہیں ہوتے، انھیں بھی قتل کرنا درست نہیں۔ ① جب کوئی غلط کام سامنے آئے تو اس سے فوراً روک دینا چاہیے تاکہ دوسروں کو بھی معلوم ہو جائے اور وہ اس غلطی کے ارتکاب سے بچیں۔

۲۸۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْمُرْقَعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَأْبِيِّ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَمَرَرْنَا عَلَى امْرَأَةٍ مَقْتُولَةٍ قَدْ اجْتَمَعَ عَلَيْهَا النَّاسُ. فَأَفْرَجُوا لَهُ. فَقَالَ: «مَا كَانَتْ هَذِهِ تُقَاتِلُ فِيهِمْ يُقَاتِلُ» ثُمَّ قَالَ لِرَجُلٍ: «انْطَلِقْ إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، فَقُلْ لَهُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكَ، يَقُولُ: لَا تَقْتُلَنَّ ذُرِّيَّةً وَلَا عَسِيفًا».

۲۸۴۲۔ حضرت حنظلہ کا تب (حنظلہ بن ربیع تمیمی رحمہ اللہ) سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک غزوے میں گئے۔ ہمارا گزر ایک مقتول عورت (کی لاش) کے پاس سے ہوا۔ اس کے پاس لوگ اکٹھے ہو گئے تھے۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے جگہ بنادی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ عورت تو جنگ کرنے والوں کے ساتھ جنگ میں شریک ہونے والی نہ تھی۔“ پھر ایک آدمی سے فرمایا: ”خالد بن ولید رحمہ اللہ کے پاس جاؤ اور اسے کہو: رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ بچوں کو اور مردوروں کو ہرگز قتل نہ کریں۔“

۲۸۴۳۔ (۴) امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ایک دوسری سند سے یہ روایت اسی طرح نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

۲۸۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : [حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ:] حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْمُرْقَعِ عَنْ جَدِّهِ رَبَاحِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: سفیان ثوری نے اس حدیث میں غلطی کی ہے کہ انھوں نے اسے حنظلہ سے روایت کیا ہے۔

۲۸۴۲۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۷۸/۴، عن وكيعة، وصححه البوصيري، وابن حبان (مرارداً)، ح: ۱۶۵۵، وله شاهد عند أبي داود، ح: ۲۶۶۹، وإسناده صحيح، وانظر الحديث الآتي.

۲۸۴۲ (۴)۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۳/۴۸۸، ۴/۳۴۶، من حديث المغيرة بن عبد الرحمن به، وتابعه ابن أبي الزناد (مسند أحمد: ۳/۴۸۸، ۴/۱۷۸)، وصححه ابن حبان، ح: ۱۶۵۶، وانظر الحديث السابق.

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۴- أبواب الجہاد

(المعجم ۳۱) - بَابُ التَّحْرِيقِ بِأَرْضِ

باب: ۳۱- دشمن کے علاقے میں (درختوں

اور مکانوں وغیرہ کو) آگ لگانا

الْعُدُو (التحفة ۳۱)

۲۸۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

۲۸۴۳- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت

ابن سَمُرَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا أُبْنَى. فَقَالَ: «إِثْبِثْ أُبْنَى صَبَاحًا. ثُمَّ حَرِّقْ».

ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے اُبنی نامی بستی کی طرف بھیجا تو فرمایا: ”صبح کے وقت اُبنی جاؤ اور اسے نذر آتش کر دو۔“

🌟 فائدہ: زہیر شاولیش بیان کرتے ہیں: اُبنی ایک جگہ کا نام ہے جو موجودہ ”اردن“ میں واقع ہے۔ (حاشیہ

ضعیف سنن ابن ماجہ از علامہ البانی رحمہ اللہ)

۲۸۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ

۲۸۴۴- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّقَ نَحْلَ [بَنِي] النَّضِيرِ، وَقَطَعَ. وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْسَةٍ أَوْ نَكَبْتُمُوهَا قَائِمَةً﴾ [العنبر: ۵] الْآيَةَ.

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (یہودیوں کے قبیلے) بنونضیر کے کھجوروں کے درختوں کو جلا دیا اور کاٹ دیا۔ یہ مقام (جہاں کھجوروں کے یہ باغ واقع تھے) بوریہ کہلاتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْسَةٍ أَوْ نَكَبْتُمُوهَا قَائِمَةً.....﴾ ”تم نے کھجوروں کے جو درخت کاٹ ڈالے یا جنھیں تم نے ان کی جڑوں پر باقی رہنے دیا (یہ سب اللہ کے فرمان سے تھا اور اس لیے بھی کہ اللہ فاسقوں کو سزا کرے۔“)

فوائد و مسائل: ① یہودیوں نے نبی اکرم ﷺ سے معاہدہ کیا تھا کہ کفار مکہ کے خلاف مسلمانوں کی مدد کریں گے لیکن انھوں نے عہد شکنی کی اور قبیلہ بنونضیر نے نبی اکرم ﷺ کو شہید کرنے کی سازش بھی کی۔ اس

۲۸۴۳- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الجہاد، باب في بلاد العدو، ح: ۲۶۱۶ من حديث صالح به، وانظر، ح: ۱۰۹۸ لحاله، وفيه علة أخرى، انظر، ح: ۷۰۷.

۲۸۴۴- أخرجه البخاري، المغازي، باب حديث بني النضير ۴۰۳۱ من حديث الليث، وسلم، المغازي، باب جواز قطع أشجار الكفار وتحريقها، ح: ۱۷۴۶ عن ابن رُمح به.

۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

عہد شکنی کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان پر لکڑ کشتی کی۔ وہ کچھ عرصہ اپنے قلعوں میں محصور رہے لیکن آخر جان بخشی کی صورت میں جلا وطنی پر آمادہ ہو گئے۔ ① اس محاصرے کے دوران میں مسلمانوں نے بنوفسیر کے کچھ درخت کاٹ ڈالے اور کچھ جلا دیے تاکہ دشمنوں کی آڑ ختم ہو اور وہ اپنے باغوں کو اجڑا دیکھ کر مقابلے کے لیے میدان میں آئیں۔ ② رسول اللہ ﷺ کے افعال اور صحابہ کے وہ افعال جو رسول اللہ ﷺ کی اجازت سے کیے گئے ہوں وہ شرعی طور پر جواز کی دلیل ہیں۔

۲۸۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: ۲۸۴۵۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ کہ نبی ﷺ نے بنوفسیر کے کھجوروں کے درخت جلائے
نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَرَقَ اور کاٹے اور اسی کے بارے میں شاعر نے کہا:
نَحْلُ بَنِي النَّضِيرِ، وَقَطَعَ. وَفِيهِ يَقُولُ
شَاعِرُهُمْ:

فَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ
حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرٌ
”بنو لوی (قریش) کے سرداروں کے لیے آسان
ہو گیا کہ بویرہ میں ہر طرف پھیلتی ہوئی آگ لگی ہو۔“

فَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ
حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرٌ

200

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ شعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ہے۔ (صحیح البخاری، الحرب والمزارعة)
باب قطع الشجر والنخل، حدیث: (۲۳۲۶) ② علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا شعر کا ترجمہ ان الفاظ میں کیا ہے: ”بنی لوی کے علمائے پوہ گیا آسان۔ لگی ہو آگ بویرہ میں ہر طرف سوزاں
③ کسی ضرورت کے موقع پر پھل دار یا سایہ دار درخت کو کاٹنا جائز ہے۔“

(المعجم ۳۲) - بَابُ فِدَاءِ الْأَسَارَى باب: ۳۲۔ قیدیوں کا فدیہ

(التحفة ۳۲)

۲۸۴۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ۲۸۴۶۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں
عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں قبیلہ ہوازن سے جنگ

۲۸۴۵۔ أخرجه مسلم، الجهاد، باب جواز قطع أشجار الكفار وتحريقها، ح: ۱۷۴۶ من حديث عقبة به.

۲۸۴۶۔ أخرجه مسلم، المغازي، باب التفتيل وفداء المسلمين بالأسارى، ح: ۱۷۵۵ من حديث عكرمة به.

۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

کی (اور فتح پائی۔) انھوں نے مجھے ہونوارہ کی ایک لڑکی انعام کے طور پر عطا فرمائی جو عرب کی انتہائی حسین عورتوں میں سے تھی۔ اس نے پرانی پوتین اور بھری رکھی تھی۔ میں نے مدینہ پہنچ جانے تک اس کا کپڑا بھی (اس کے جسم سے) ہٹا کر نہ دیکھا۔ (مدینے میں) مجھے نبی ﷺ بازار میں ملے تو فرمایا: ”تیرا بھلا ہو یہ مجھے بہہ کر دو۔“ میں نے وہ رسول اللہ ﷺ کو بہہ کر دی۔ آپ نے اسے (کے) بھیج کر اس کے بدلے میں ان مسلمان قیدیوں کو چھڑا لیا جو کسے میں قید تھے۔

ابن الأَکثَم، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: عَزَّوَنَّا، مَعَ أَبِي بَكْرٍ، هَوَازَنَ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَتَقَلَّنِي جَارِيَةً مِنْ بَنِي فَرَازَةَ، مِنْ أَجْمَلِ الْعَرَبِ. عَلَيْهَا قِشْعٌ لَهَا. فَمَا كَشَفْتُ لَهَا عَنْ ثَوْبٍ حَتَّى أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ. فَلَقَيْتِي النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّوقِ، فَقَالَ: «إِلَهُ أَبُوكَ هَبَهَا لِي» فَوَهَبْتُهَا لَهُ. فَبَعَثَ بِهَا، فَقَادَى بِهَا أَسَارَى مِنْ أَسَارَى الْمُسْلِمِينَ، كَانُوا بِمَكَّةَ.

🌞 نوادہ و مسائل: ① مال غنیمت تمام مجاہدین میں برابر تقسیم کیا جاتا ہے تاہم بہتر کارکردگی دکھانے والوں کو اس کے علاوہ بھی انعام دیا جاسکتا ہے اسے ”نفل“ کہتے ہیں۔ ② امام (خليفة یا کمانڈر) کسی مجاہد کو دیا ہوا انعام واپس لے سکتا ہے جب اسے واپس لینے میں کوئی بڑی مصلحت ہو۔ ③ مسلمان قیدیوں کو چھڑانے کے لیے کافر قیدیوں کو آزاد کرنا جائز ہے یعنی مسلمانوں اور کافروں کے درمیان قیدیوں کا تبادلہ شرعاً درست ہے۔

(المعجم ۲۳) - بَابُ مَا أَخْرَزَ الْعَدُوَّ ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ (التحفة ۲۳)

باب: ۳۳۔ (مسلمانوں کی) کوئی چیز کافروں کے قبضے میں جانے کے بعد دوبارہ مسلمانوں کے ہاتھ لگ جائے تو کیا حکم ہے

۲۸۲۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میرا ایک گھوڑا بھاگ گیا تو اسے دشمن نے پکڑ لیا، پھر (جنگ کے بعد) اس پر مسلمانوں نے قبضہ کیا تو وہ واپس مجھے (ابن عمر رضی اللہ عنہما کو) دے دیا گیا۔ یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے کا ہے۔

۲۸۴۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَهَبَتْ فَرَسٌ لَهُ. فَأَخَذَهَا الْعَدُوُّ. فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ. فَرَدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

(اس کے علاوہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک غلام

قَالَ: وَأَبَى عَبْدُ لَهُ. فَلَحِقَ بِالرُّومِ. فَظَهَرَ

۲۸۴۷۔ أخرجه البخاري، الجهاد، باب: إذا غنم المشركون مال المسلم، ثم وجده المسلم، ح: ۳۰۶۷ تعليقا، وأبو داود، ح: ۲۶۹۹ من حديث ابن نمير عن عبيد الله به.

۲۴۔ ابواب الجہاد ... جہاد سے متعلق احکام و مسائل

عَلَيْهِمُ الْمُتَسَلِّمُونَ. فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ
الْوَلِيدِ، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.
بھاگ گیا اور رومیوں سے چلا۔ مسلمانوں نے ان پر
فتح پائی تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے وہ غلام دوبارہ
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دے دیا۔ یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ
کی وفات کے بعد کا ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① اگر کسی مسلمان کا کوئی مال کافروں کے قبضے میں چلا جائے اور بعد میں وہ دوبارہ
مسلمانوں کے قبضے میں آجائے تو اسے عام غنیمت میں شمار نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ اسی مسلمان کو ملے گا جس کے
قبضے سے نکلا تھا۔ ② مسلمانوں کی جو چیز کافروں کے قبضے میں چلی جائے تو قانونی طور پر وہ اسی مسلمان کی
ملکیت رہتی ہے۔ جب ممکن ہو اسے دے دی جائے۔

(المعجم ۳۴) - بَابُ الْغُلُولِ (التحفة ۳۴) باب: ۳۴۔ مال غنیمت میں خیانت

۲۸۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَتْبَانَا
اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَبِي عَمْرَةَ،
عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: تُوْفِّي رَجُلٌ
مِنْ أَشْجَعٍ بِخَبِيرٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَلُّوا
عَلَى صَاحِبِكُمْ» فَأَنْكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ،
وَتَغَيَّرَتْ لَهُ [وُجُوهُهُمْ. فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ
قَالَ: «إِنَّ صَاحِبَكُمْ عَلٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ».

۲۸۴۸۔ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: قبیلہ اشجع کا ایک آدمی خبیر میں
(جنگ کے دوران میں) فوت ہو گیا۔ نبی ﷺ نے
فرمایا: ”اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھ لو“ لوگوں کو اس پر تعجب
ہوا اور چہروں پر حیرت کے آثار ظاہر ہوئے۔ نبی ﷺ
نے یہ دیکھا تو فرمایا: ”تمہارے ساتھی نے اللہ کی راہ میں
(جہاد کے دوران میں) غنیمت میں (خیانت کی ہے۔“

قَالَ زَيْدٌ: فَالْتَمَسُوا مَتَاعَهُ، فَإِذَا خَرَزَاتٌ
مِنْ خَرَزِ يَهُودَ، مَا تَسَاوَى دِرْهَمَيْنِ.
حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صحابہ نے اس کے سامان
کی تلاشی کی تو یہودیوں کے چند مسکے ملے جن کی قیمت
دو درہم کے برابر بھی نہیں تھی۔



۲۸۴۸۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الجہاد، باب في تعظيم الغلول، ح: ۲۷۱۰ من حديث يحيى بن،
وصححه ابن الجارود، ح: ۱۰۸۱، وابن حبان (موارد)، ح: ۴۸۳۳، والحاكم على شرط الشيخين: ۱۲۷/۲،
وافقه الذهبي. قلت: أبو عمرة الأنصاري لم يخرج عنه البخاري، ومسلم، ووثقه ابن حبان، والحاكم وغيرهما،
وقال الذهبي: "صدوق"، وأشار المنذري إلى تحسين حديثه فهو ليس بالمجهول، بل حسن الحديث.

۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۸۴۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے سامان کی دیکھ بھال پر ایک آدمی متعین تھا جسے کر کرہ کہتے تھے۔ وہ فوت ہو گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”وہ جہنم میں ہے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیکھنے لگے (کہ اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے) تو انھیں اس کے پاس ایک چادر یا عبا ملی جو اس نے (مال غنیمت میں سے) چرائی تھی۔

۲۸۴۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ عَلَى نَقْلِ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرُهُ فَمَاتَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هُوَ فِي النَّارِ» فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ. فَوَجَدُوا عَلَيْهِ كِسَاءً أَوْ عَبَاءَةً، قَدْ غَلَّهَا.

🌞 نوآمد و مسائل: ① مال غنیمت میں خیانت بہت بڑا جرم ہے۔ ② چرائی ہوئی چیز معمولی ہو تو بھی جرم کی شاعت میں فرق نہیں پڑتا۔ ③ اس حدیث سے ان لوگوں کا بھی رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں کہ مومن جہنم میں نہیں جاسکتا۔ کتاب و سنت کے دلائل پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑے گناہ کی وجہ سے ایک گناہ گار مومن شخص بھی جہنم کا مستحق ہو سکتا ہے تاہم جہنم کا دائمی عذاب صرف کافروں اور شرکوں کے لیے ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۸۵۰۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: غزوہ حنین کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں غنیمت کے ایک اونٹ کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھائی، پھر رسول اللہ ﷺ نے اونٹ کے تھوڑے سے بال لیے انھیں اپنی دو انگلیوں میں پکڑا اور فرمایا: ”اے لوگو! یہ بھی تمہاری غنیمتوں میں سے ہیں۔ سوئی دھاگا اور اس سے کم و بیش چیز بھی ادا کرو۔ (غنیمت میں) خیانت قیامت کے دن خیانت کرنے والے کے لیے عار و عیب اور آگ بن جائے گی۔“

۲۸۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ عِيسَى بْنِ سِنَانٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، إِلَى جَنْبِ بَعِيرٍ مِنَ الْمَقَاسِمِ. ثُمَّ تَنَاولَ شَيْئًا مِنَ الْبَعِيرِ. فَأَخَذَ مِنْهُ قَرْدَةً. يَغْنِي وَبَرَّةً. فَجَعَلَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ هَذَا مِنْ غَنَائِمِكُمْ. أَذُوا الْخَيْطِ وَالْمِخِيطِ، فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ، فَمَا دُونَ ذَلِكَ. فَإِنَّ الْعُلُولَ عَارٌ عَلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَشَتَارٌ وَنَارٌ».

۲۸۴۹۔ أخرجه البخاري، الجهاد، باب القليل من الغلول، ح: ۳۰۷۴ من حديث سفیان به.

۲۸۵۰۔ [حسن] وحسنه البوصيري ؒ وفيه عيسى بن سنان وهو ضعيف، ضعفه الجمهور، ولكن لحديثه شواهد كثيرة عند أبي داود، ح: ۲۶۹۴، وابن حبان، ح: ۱۶۹۳، والحاكم: ۱۳۶، ۱۳۵/۲، وغيرهم.

۲۴- أبواب الجهاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

🕌 **فوائد و مسائل:** ① نماز کے بعد وعظ و نصیحت کرنا مسنون ہے کیونکہ اس وقت سب لوگ جمع ہوتے ہیں۔
 ② وعظ و نصیحت میں حالات کے تقاضوں کو مد نظر رکھنا چاہیے۔ ③ مال غنیمت میں سے کوئی چیز کوئی مجاہد اپنے طور پر اپنے قبضے میں نہیں رکھ سکتا بلکہ معمولی سی چیز بھی امیر لشکر کے پاس جمع کرانی چاہیے پھر تقسیم کے بعد جو چیز کسی کے حصے میں آجائے وہ جائز ہے۔ جو چیز کسی دوسرے مجاہد کے حصے میں آگئی ہے اس سے خریدی جاسکتی ہے۔ ④ قیامت کے دن دنیا میں مکائے ہوئے گناہ بدنامی اور ندامت کا باعث ہوں گے۔ جہنم کی سزا اس کے علاوہ ہے۔ ⑤ مسلمانوں کی مشترکہ ملکیت کا ناجائز استعمال جرم ہے۔

(المعجم ۳۵) - **بَابُ النِّفْلِ** (التحفة ۳۵) باب: ۳۵- (غنیمت کے حصے کے علاوہ)

زائد انعام

۲۸۵۱- حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فہس کے بعد تہائی حصہ بطور انعام دیا۔

۲۸۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ
شُعْبَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ
مُكْحُولٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ حَبِيبِ
ابْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَفَلَ الثُّلُثَ بَعْدَ
الْخُمْسِ.



🕌 **فوائد و مسائل:** ① امیر لشکر کو حق حاصل ہے کہ کوئی خاص کارنامہ انجام دینے والے دے کہ غنیمت میں ان کے حصے کے علاوہ خصوصی انعام بھی دے۔ یہ خصوصی انعام فہس میں سے دیا جاتا ہے۔ ② "فہس کے بعد" کا مطلب یہ ہے کہ غنیمت میں سے بیت المال کا پانچواں حصہ الگ کرنے کے بعد باقی مال غنیمت مجاہدین میں تقسیم کیا اس کے بعد فہس میں سے کچھ حصہ مزید انعام کے طور پر دیا۔ بعض علماء کے نزدیک فہس نکال کر باقی چار حصوں میں سے کچھ خاص انعام دیا پھر سب مجاہدین میں تقسیم کیا۔

۲۸۵۲- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع میں چوتھا حصہ اور اسی میں

۲۸۵۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۲۸۵۱- [صحیح] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب فيمن قال الخمس قبل النفل، ح: ۲۷۴۸ من حديث شفيان الثوري به، وصححه الحاكم: ۱۳۳/۲، ووافقه الذهبي * مكحول صرح بالسماع، انظر، ح: ۲۷۵۰ من نيل المقيود.

۲۸۵۲- [صحیح] أخرجه الترمذي، السير، باب في النفل، ح: ۱۵۶۱ من حديث شفيان الثوري به، وقال: "حسن * مكحول عن، تقدم، ح: ۴۸۱، ولحديثه شاهد حسن عند أبي داود، ح: ۲۷۵۰، انظر الحديث الآتي.

۲۴۔ ابواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

ابْنُ الْحَارِثِ الزُّرْقِيُّ، عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَقَلَ، فِي الْبَدَأَةِ، الرَّبْعَ وَفِي الرَّجْعَةِ، الثَّلَاثَ.

🌟 فائدہ: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر جنگ کے شروع میں کوئی دستہ بہادری کا خاص کارنامہ انجام دے مثلاً: دشمن پر حملہ کرنے میں پہل کرے اور غنیمت حاصل کرے تو انہیں اس میں سے چوتھائی حصہ بطور انعام دیا جائے اور اگر کوئی دستہ اس قسم کا کارنامہ اس وقت انجام دے جب لشکر واپس ہو رہا ہو تو انہیں اس غنیمت میں سے تیسرا حصہ انعام دیا جائے۔

۲۸۵۳۔ حضرت رجاء بن ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی کہ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی زائد انعام نہیں۔ قوی مسلمان ضعیف مسلمانوں کو بھی (غنیمت میں سے) حصہ دیں۔

۲۸۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ: أَنبَأَنَا رَجَاءُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: لَا نَقْلَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. يَرُدُّ الْمُسْلِمُونَ قَوِيَّهُمْ عَلَى ضَعِيفِهِمْ.

۲۸۵۳۔ (ب) رجاء بن ابوسلمہ فرماتے ہیں: میں نے سنا کہ سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ انھیں (عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ کو) کہہ رہے تھے: مجھے مکحول نے حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ نبی ﷺ نے شروع میں چوتھائی اور واپسی میں تہائی انعام عطا فرمایا۔ عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اپنے والد کی اپنے دادا سے روایت

قَالَ [رَجَاءُ]: فَسَمِعْتُ سَلِيمَانَ بْنِ مُوسَى يَقُولُ لَهُ: حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَقَلَ، فِي الْبَدَأَةِ، الرَّبْعَ وَحِينَ نَقَلَ، الثَّلَاثَ. فَقَالَ عَمْرُو: أَحَدُكَ عَنْ أَبِي عَنْ جَدِّي، وَتَحَدَّثَنِي عَنْ مَكْحُولٍ؟

۲۸۵۳۔ [إسناده حسن] أخرجه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۶۷۲ من حديث رجاء به مراسلاً، وحسنه البوصيري.

۲۸۵۳۔ ب۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب فيمن قال الخمس قبل النفل، ح: ۲۷۵۰ من حديث سليمان به موقلاً، وصححه ابن حبان، ح: ۱۶۷۲، والحاكم: ۱۳۳/۲، والذهبي: مكحول ثقة إمام، حديثه صحيح على الراجح، إذا صرح بالسماع، وانظر، ح: ۴۸۱.

۲۴۔ ابواب الجہاد۔ جہاد سے متعلق احکام و مسائل

سنار ہا ہوں اور تم مجھے کھول کی روایت سنار ہے ہو؟

🌞 فوائد و مسائل: ① سند کے لحاظ سے عمرو بن شعیب کی حدیث زیادہ قوی ہے اگرچہ کھول کی روایت بھی صحیح ہے اس لیے عمرو بن شعیب نے حدیث کی قوت کی طرف توجہ دلائی۔ ② عمرو بن شعیب کی حدیث کی سند تو قوی ہے لیکن یہ صحابی (عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ) کا فتویٰ ہے جب کہ کھول کی حدیث مرفوع ہے، یعنی انھوں نے رسول اللہ ﷺ کا عمل پیش کیا ہے۔ اس کے بعد جب تک یہ حکم منسوخ ہونے کی واضح دلیل نہ ہو اس پر عمل کرنا چاہیے۔ ہاں اگر رسول اللہ ﷺ کا خاصہ ہونے کی واضح دلیل مل جائے تو پھر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کیا جاسکتا ہے لیکن یہاں ایسی کوئی دلیل نہیں۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۳۶) - بَابُ قِسْمَةِ الْفَنَائِمِ
(النفحة ۳۶)

۲۸۵۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر سوار کو تین حصے عطا فرمائے، دو حصے گھوڑے کے اور ایک حصہ آدمی کا۔
عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَشْهُمَ، يَوْمَ خَيْبَرٍ، لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةَ أَشْهُمٍ، لِلْفَرَسِ سَهْمَانِ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمٌ.

🌞 فوائد و مسائل: ① جہاد کے لیے گھوڑے پالنے اور ان کی دیکھ بھال کرنے پر کافی سرمایہ خرچ ہوتا ہے اس لیے مال غنیمت میں گھوڑے کا بھی حصہ رکھا گیا ہے ورنہ ممکن تھا کہ مجاہد کا حصہ گھوڑے کی خدمت ہی پر خرچ ہو جاتا اور وہ خود مال غنیمت میں سے اپنی ذاتی ضروریات کے لیے کوئی فائدہ حاصل نہ کر سکتا۔ ② گھوڑے کا حصہ آدمی کے حصے سے دگنا ہے اس لیے گھوڑے والے مجاہد کو تین حصے ملتے ہیں۔

(المعجم ۳۷) - بَابُ الْعَبْدِ وَالنِّسَاءِ
يَشْهَدُونَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ (النفحة ۳۷)

۲۸۵۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت آبی اللحم رضی اللہ عنہ..... کج رضی اللہ عنہ نے

۲۸۵۴- [إسناده صحيح] أخرجه أبوداود، الجهاد، باب في سهمان الخيل، ح: ۲۷۳۳ من حديث أبي معاوية: حدثنا عبيد الله به، وأخرجه البخاري، ح: ۲۸۶۳، ومسلم، ح: ۱۷۶۲ وغيرهما من طرق عن عبيد الله بن عمر نحوه، وقال الترمذي: "حسن صحيح".

۲۸۵۵- [إسناده صحيح] أخرجه أبوداود، الجهاد، باب في المرأة والعبد يحذان من الغنمة، ح: ۲۷۳۰ من

۲۴۔ أبواب الجهاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

فرمایا: (ان کا یہ نام اس لیے مشہور ہوا کہ) وہ گوشت نہیں کھاتے تھے..... کے آزاد کردہ غلام حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غزوہ خیبر کے موقع پر جبکہ میں غلام تھا میں اپنے آقا کے ساتھ جہاد میں شریک ہوا تو مجھے غنیمت میں سے (آزاد مردوں کی طرح) حصہ نہیں ملا۔ مجھے معمولی سامان میں سے ایک تلوار دی گئی۔ جب میں اسے گلے میں لٹکا تو وہ زمین پر گھسٹی تھی۔

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ مَهْجَرٍ بْنِ قُتَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَيْرًا، مَوْلَى أَبِي اللَّحَمِ قَالَ وَكِيعٌ: وَكَانَ لَا يَأْكُلُ اللَّحْمَ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ مَوْلَايَ، يَوْمَ خَيْبَرَ، وَأَنَا مَمْلُوكٌ. فَلَمْ يَغْنَمْ لِي مِنَ الْغَنِيمَةِ. وَأُعْطِيتُ، مِنْ خُرُوبِ السَّاعِ، سَيْفًا. وَكُنْتُ أَجْرُهُ إِذَا تَقَلَّدْتُهُ.

🌟 نوادہ و مسائل: ① ”آبی اللحم“ کا مطلب ہے ”گوشت کھانے سے انکار کرنے والا“۔ ان کا یہ نام اس لیے مشہور ہوا کہ یہ زمانہ اسلام سے پہلے بھی غیر اللہ کے نام پر ذبح کیے ہوئے جانوروں کا گوشت نہیں کھاتے تھے۔ ان کا نام ”خلف“ بیان کیا گیا ہے۔ (تقریب التہذیب) ② جہاد میں نابالغ لڑکے بھی شریک ہو سکتے ہیں اور غلام بھی۔ ③ جن افراد کو مال غنیمت میں سے مقرر حصہ نہیں دیا جاتا انہیں بھی کچھ نہ کچھ انعام ضرور دینا چاہیے۔ ④ تلوار زمین پر اس لیے لگتی تھی کہ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کا قد کم سن ہونے کی وجہ سے چھوٹا تھا۔

207

۲۸۵۶۔ حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں سات جنگوں میں حصہ لیا۔ (صحابہ کے جنگ کے لیے چلے جانے پر) میں خیموں میں رہتی (سامان کی حفاظت کرتی) ان کے لیے کھانا تیار کرتی، زخمیوں کا علاج کرتی اور بیماروں کی دیکھ بھال کرتی۔

۲۸۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ. أَخْلَفْتُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ. وَأَضَعْتُ لَهُمُ الطَّعَامَ. وَأَذَاوِي الْجُرْحَى. وَأَقْرَبُ عَلَى الْمَرْضَى.

🌟 نوادہ و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عورتیں جہاد میں شریک ہوتی رہی ہیں لیکن ایسا زیادہ تر پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے ہوا ہے بعد میں رسول اللہ ﷺ نے جہاد میں عورتوں کے شریک ہونے کی حوصلہ افزائی نہیں فرمائی۔ عورتوں کے لیے غنیمت میں باقاعدہ حصہ مقرر نہ کرنا بھی اسی مقصد کے لیے ہے۔

❖ حدیث محمد بن زید بہ، وقال الترمذي، ح: ۱۵۵۷: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۶۶۶،

والحاكم، ۱/۲، ۱۳۱، والذهبي.

۲۸۵۶۔ آخر جہاد مسلم، الجہاد، باب النساء الغازیات یرضعن لهن ولا یسهم... الخ، ح: ۱۸۱۲ عن ابن أبي شیبہ بہ.

۲۴۔ أبواب الجهاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

⑥ عورتیں جب محاذ پر موجود ہوں تب بھی انھیں جنگ میں براہ راست حصہ نہیں لینا چاہیے کیونکہ یہ ان کے احترام اور حجاب کے تقاضوں کے خلاف ہے۔ انھیں وہ کام کرنے چاہئیں جن کے دوران میں وہ مردوں کے ساتھ اختلاط سے حتی الامکان محفوظ رہیں۔

(المعجم ۳۸) - بَابُ وَصِيَّةِ الْإِمَامِ

(النحفة ۳۸)

باب: ۳۸- امام (خلیفہ) کا (فوج کو روانہ

کرتے وقت) نصیحت کرنا

۲۸۵۷- حضرت صفوان بن عسالؓ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں (ایک جنگی مہم پر) روانہ کیا تو (الوداع کہتے وقت) آپ نے فرمایا: ”اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں چلو۔ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں سے جنگ کرو اور مثلاً نہ کرنا عہد شکنی نہ کرنا مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا اور کسی بچے کو قتل نہ کرنا۔“

۲۸۵۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ ابْنُ الْحَارِثِ أَبُو رَوْحٍ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو الْغَرِيفِ غُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ. فَقَالَ: «سِيرُوا بِسْمِ اللَّهِ، وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ. قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ. وَلَا تَمْنَلُوا، وَلَا تَغْدِرُوا، وَلَا تَغْلُوا، وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا».

208

۲۸۵۸- حضرت سلیمان بن بريدہؓ اپنے والد

(حضرت بريدہ بن حصیب الکلبیؓ) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کو لشکر کا امیر مقرر فرماتے تو اسے خود اپنی ذات کے بارے میں اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتے اور ساتھ والے مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کرتے۔ رسول اللہ ﷺ (مجاہدین کو نصیحت کرتے

۲۸۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْفَرَيَابِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمَرَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ، أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا. فَقَالَ: «أَغْزُوا بِسْمِ اللَّهِ،

۲۸۵۷- [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى: ۵/ ۲۶۰، ح: ۸۸۳۷ من حديث أبي أسامة به، وقال البوصيري: "هذا إسناده حسن".

۲۸۵۸- أخرجه مسلم، الجهاد، باب تأمير الإمام الأمراء على البعوث ووصيته إياهم بآداب الغزو وغيرها، ح: ۱۷۳۱ من حديث سفیان الثوري به.

ہوئے) فرماتے تھے: ”اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں سے جنگ کرو۔ جہاد کرو اور (جہاد کے دوران میں) عہد شکنی نہ کرنا، خیانت نہ کرنا، مثلاً نہ کرنا اور کسی بچے کو قتل نہ کرنا۔“ (اور امیر لشکر کو نصیحت فرماتے: ”جب تیرے مشرک دشمنوں سے تیرا سامنا ہو تو انہیں تین باتوں کی دعوت دے۔ وہ ان میں سے جو بات بھی مان لیں اسے قبول کر کے ان سے ہاتھ روک لے۔ (اور جنگ نہ کر۔) انہیں (پہلے) اسلام کی دعوت دے۔ اگر وہ یہ بات مان لیں (اور مسلمان ہو جائیں) تو ان کا یہ عمل قبول کر لے (انہیں مسلمان تسلیم کر لے) (اور ان سے ہاتھ روک لے) پھر انہیں دعوت دے کہ اپنے علاقے (دارالکفر) سے ہجرت کر کے مہاجرین کے علاقے (دارالاسلام) میں آ جائیں۔ اور انہیں بتا کر اگر وہ ہجرت کریں گے تو ان کو مہاجرین کے حقوق حاصل ہوں گے، اور ان پر مہاجرین کے فرائض عائد ہوں گے۔ اگر وہ (ہجرت سے) انکار کریں تو انہیں بتا دینا کہ انہیں اعرابی (خانہ بدوش) مسلمانوں والے حقوق حاصل ہوں گے۔ ان پر اللہ کا وہ قانون نافذ ہو گا جو (عام) مومنین پر نافذ ہے۔ اور انہیں مال نے اور مالی نعمت میں سے حصہ نہیں ملے گا“ سوائے اس صورت کے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جنگ کریں۔ (لیکن) اگر وہ لوگ اسلام میں داخل ہونے سے انکار کر دیں تو ان سے جزیہ کی ادائیگی کا مطالبہ کر۔ اگر وہ (یہ مطالبہ) تسلیم کر لیں تو ان سے (جزیہ) منظور کر کے ہاتھ روک لے۔ اگر وہ (جزیہ

وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ. قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ. اَغْرُوا وَلَا تُغْزُوا وَلَا تَغْلُوا وَلَا تَمْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيْدًا. وَإِذَا أَنْتَ لَقَيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثٍ خِلَالٍ، أَوْ حِصَالٍ. فَأَيُّتَهُنَّ أَحْبَبُوكَ إِلَيْهَا، فَاقْبَلْ مِنْهُنَّ وَكُفَّ عَنْهُنَّ. اُدْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ. فَإِنْ أَحْبَبُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُنَّ وَكُفَّ عَنْهُنَّ. ثُمَّ اُدْعُهُمْ إِلَى التَّحْوِيلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ. وَأَخْبِرْهُمْ، إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ، أَنَّ لَهُمْ مَا يَلْمُهَا جَرِينَ، وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ، وَإِنْ أَبَوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنََّّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ، يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ. وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيْمَةِ شَيْءٌ. إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ. فَإِنْ هُمْ أَبَوْا أَنْ يَدْخُلُوا فِي الْإِسْلَامِ، فَسَلِّهُمْ إِعْطَاءَ الْجَزِيَّةِ. فَإِنْ فَعَلُوا فَاقْبَلْ مِنْهُنَّ وَكُفَّ عَنْهُنَّ. فَإِنْ هُمْ أَبَوْا، فَاسْتَعِنَ بِاللَّهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ. وَإِنْ حَاصَرْتَ حِصْنًا، فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّكَ، فَلَا تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّكَ. وَلَكِنْ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَبِيكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ. فَإِنَّكُمْ، إِنْ تُخْفِرُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ آبَائِكُمْ، أَقْوُونَ عَلَيْكُمْ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ

رَسُولِهِ . وَإِنْ حَاصِرْتَ حِصْنًا فَأَرَادُوكَ أَنْ
يَنْزِلُوا عَلَىٰ حُكْمِ اللَّهِ ، فَلَا تَنْزِلْهُمْ عَلَىٰ حُكْمِ
اللَّهِ . وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَىٰ حُكْمِكَ . فَإِنَّكَ لَا
تَذَرِي أَتَصِيبُ فِيهِمْ حُكْمَ اللَّهِ أَمْ لَا ۖ .

دینے سے بھی) انکار کریں تو ان کے خلاف اللہ سے مدد
کی دعا کرو اور ان سے جنگ کر۔ اگر تو کسی قلعے کا محاصرہ
کرے اور وہ تجھ سے مطالبہ کریں کہ تو ان کے لیے اللہ کا
اور اپنے نبی کا ذمہ دے (اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ
داری پر امن دے) تو انھیں اللہ کا ذمہ دینا اور اپنے
نبی کا ذمہ دینا، بلکہ اپنا اپنے باپ کا اور اپنے ساتھیوں
کا ذمہ دینا کیونکہ اگر تم اپنا اور اپنے باپوں کا وعدہ توڑ دو
گے تو وہ اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ توڑنے سے ہلکا
گناہ ہوگا۔ اگر تو کسی قلعے کا محاصرہ کرے اور وہ اللہ کا
فیصلہ قبول کرتے ہوئے (قلعے سے) دست بردار ہونے
پر رضا مندی کا اظہار کریں تو انھیں اللہ کے فیصلے پر
دست بردار ہونے کو مت کہہ بلکہ انھیں اپنا فیصلہ قبول
کرنے (کا مطالبہ کرتے ہوئے اسی شرط) پر دست
بردار ہونے کو کہہ کیونکہ تجھے نہیں معلوم کہ تو اللہ کے فیصلے
کے مطابق (فیصلہ) کر سکے گا یا نہیں۔“

حدیث کے راوی حضرت علقمہ بن مرہم کہتے ہیں:
میں نے یہ حدیث مقاتل بن حیان کو بیان کی تو انھوں
نے کہا: مجھے مسلم بن ہشیم نے نعمان بن مقرن کے
واسطے سے نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

قَالَ عَلْقَمَةُ : فَحَدَّثْتُ بِهِ مُقَاتِلَ بْنَ حَيَّانَ ،
فَقَالَ : حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمَ ، عَنِ
الْثَّعْمَانِ بْنِ مَقْرِنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، مِثْلَ ذَلِكَ .

🌞 فوائد و مسائل: ① امیر المؤمنین کو چاہیے کہ جہادی لشکر روانہ کرتے وقت ان سے خطاب کرے اور مناسب

ہدایات دے۔ ② یوں تو تقویٰ اور اخلاص ہر عمل میں ضروری ہے لیکن جہاد میں اس کی اہمیت اور بھی زیادہ ہے
کیونکہ یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں اللہ کے بندوں کی جانیں لی جاتی ہیں اور مال چھتے ہیں۔ اگر دوسروں کے
جان و مال میں تصرف اللہ کی رضا کے لیے نہ ہو تو اس سے بڑھ کر کوئی ظلم نہیں ہو سکتا۔ ③ جہاد میں انسانوں کو قتل
کرنا اصل مقصد نہیں بلکہ اصل مقصد لوگوں کو سچا دین قبول کرنے پر آمادہ کرنا یا اسے قبول کرنے والوں کی راہ
سے رکاوٹیں دور کرنا ہے اس لیے اگر کافر اسلام قبول کر لے تو یہ بھی درست ہے کیونکہ اس طرح وہ دوسروں کو
اسلام قبول کرنے سے روکنے کی طاقت سے محروم ہو جاتا ہے۔ ④ ہجرت کرنے والے مسلمانوں اور ہجرت نہ



۲۴۔ ابواب الجہاد امام کی اطاعت سے متعلق احکام و مسائل

کرنے والے مسلمانوں میں بعض مسائل میں فرق ہے۔ ⑤ ہجرت غیر مسلموں کے علاقے سے مسلمانوں کی سلطنت کی طرف کی جاتی ہے۔ ⑥ مجاہدین غیر مسلموں کو امان دے سکتے ہیں۔ ⑦ امان دیتے وقت اپنی ذاتی ذمہ داری پر امان دینی چاہیے۔ یہ کہنا درست نہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ داری پر امان ہے۔ ⑧ جنگ کے دوران میں دشمن کے قلعے کا محاصرہ کرنا درست ہے۔ ⑨ اگر محصورین مسلمانوں کے امیر لشکر کا فیصلہ قبول کرنے اور ہتھیار ڈالنے پر آمادہ ہوں تو ان کا مطالبہ تسلیم کر کے ان کے ساتھ جنگی قیدی کی حیثیت سے مناسب معاملہ کرنا چاہیے۔ ⑩ حالات کے مطابق جنگی قیدیوں کو فدیہ لے کر یا بلا فدیہ رہا کرنا درست ہے۔

(المعجم ۳۹) - بَابُ طَاعَةِ الْإِمَامِ باب: ۳۹۔ امام کی اطاعت

(الصفحة ۳۹)

۲۸۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَطَاعَنِي، فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ. وَمَنْ عَصَانِي، فَقَدْ عَصَى اللَّهَ. وَمَنْ أَطَاعَ الْإِمَامَ، فَقَدْ أَطَاعَنِي. وَمَنْ عَصَى الْإِمَامَ، فَقَدْ عَصَانِي».

۲۸۵۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی“ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی“ اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے امام کی اطاعت کی“ اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے امام کی نافرمانی کی“ اس نے میری نافرمانی کی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ کی اطاعت فرض ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اصل میں اللہ کی اطاعت ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی مرضی سے حکم نہیں دیتے بلکہ اللہ کی طرف سے نازل ہونے والے احکام کو نافذ کرتے ہیں یا اللہ کی اجازت سے انتظامی احکام جاری کرتے ہیں۔ ② رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی حرام ہے کیونکہ یہ اصل میں اللہ کی نافرمانی ہے۔ ③ امام سے مراد مسلمانوں کا مرکزی حکمران یعنی خلیفہ اور امیر المومنین بھی ہو سکتا ہے اور خلیفہ مقرر کردہ کوئی گورنر، امیر لشکر وغیرہ بھی۔ رسول اللہ ﷺ مرکزی حکمران کی حیثیت سے ان عہدوں پر اہلیت رکھنے والے افراد کو فائز فرماتے تھے۔ ④ مسلمان حکمرانوں کے جو احکام صراحتاً شرعی احکام کے منافی ہوں انہیں تسلیم نہیں کرنا چاہیے بلکہ خلیفہ یا اس کے مقرر کردہ افسر کو شرعی حکم کی طرف توجہ دلانی چاہیے تاکہ وہ اپنے حکم میں تبدیلی کر لے۔

۲۶۔ أبواب الجهاد

۲۸۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَشِيرٍ، يَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي أَبُو الثَّجَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، وَإِنْ اسْتَعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، كَانَ رَأْسُهُ رَيْبَةً».

۲۸۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْخَصَنِ، عَنْ جَدِّهِ أُمِّ الْخَصَنِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ، فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا، مَا قَادَكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ».

۲۸۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الرَّبَذَةِ، وَقَدْ أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ. فَإِذَا عَبْدٌ يُؤْتِيهِمْ. فَقِيلَ: هَذَا أَبُو ذَرٍّ. فَذَهَبَ يَتَأَخَّرُ. فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ أَنْ أَسْمَعَ وَأَطِيعَ، وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا الْأَطْرَافِ.

امام کی اطاعت سے متعلق احکام و مسائل

۲۸۶۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تم پر ایک حبشی غلام کو حاکم بنا دیا جائے جس کا سر متھے جیسا ہو۔“

۲۸۶۱۔ حضرت ام حنین (بنت اسحاق) رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”اگر تم پر ایک ناک کان کٹا حبشی غلام بھی امیر مقرر کیا جائے تو اس کی بات سنو اور تسلیم کرو جب تک وہ تمہیں اللہ کی کتاب کے مطابق لے کر چلے۔“

۲۸۶۲۔ حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ ربذہ تشریف لائے تو نماز کی اقامت ہو چکی تھی اور ایک غلام ان کی امامت کر رہا تھا۔ (اسے) کہا گیا: یہ ابو ذر رضی اللہ عنہ (آگئے) ہیں۔ وہ پیچھے ہٹے گا (تاکہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نماز پڑھ سکیں) تو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل علیہ السلام نے مجھے وصیت کی ہے کہ میں سنوں اور مانوں اگرچہ (حاکم) ناک کان کٹا حبشی غلام ہی ہو۔

۲۸۶۰۔ أخرجه البخاري، الأذان، باب إمامة العبد والمولى، ح: ۶۹۳ عن محمد بن بشار به.

۲۸۶۱۔ أخرجه مسلم، الإمامة، باب وجوب طاعة الأمراء في غير معصية، وتحريمها في المعصية، ح: ۱۸۳۸ عن ابن أبي شيبة به.

۲۸۶۲۔ [صحيح] تقدم، ح: ۱۲۵۶.

۲۴۔ ابواب الجہاد۔ امام کی اطاعت سے متعلق احکام و مسائل

🌟 **فوائد و مسائل:** ① مسلمان حاکم کی اطاعت فرض ہے۔ ② اسلامی حکومت میں عہدہ اہلیت و قابلیت کی بنیاد پر دیا جاتا ہے رنگ و نسل یا ظاہری حسن و جمال کی بنیاد پر نہیں۔ ③ حکمرانوں کا فرض ہے کہ اسلامی سلطنت کا نظم و نسق احکام شریعت کے مطابق چلائیں ورنہ خلاف شریعت حکم تسلیم کرنے سے انکار کیا جاسکتا ہے اور اسے بغاوت قرار نہیں دیا جائے گا۔ ④ عالم کا احترام کرنا چاہیے۔ ⑤ عالم کی اجازت سے کم درجے کا شخص بھی نماز پڑھا اس کی موجودگی میں کم درجے کا عالم نماز نہ پڑھائے۔ ⑥ عالم کی اجازت سے کم درجے کا شخص بھی نماز پڑھا سکتا ہے۔ ⑦ حاکم اپنے عہدے کی بنا پر نماز کا امام بننے کا حق رکھتا ہے۔ ⑧ مسلمانوں میں اجتماعی و پہلن قائم رکھنا بہت ضروری ہے۔

باب: ۴۰۔ اللہ کی نافرمانی کے کام میں کسی کی اطاعت جائز نہیں

(المعجم ۴۰) - بَاب: لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ (التحفة ۴۰)

۲۸۶۳۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علقمہ بن مجرز رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ایک لشکر روانہ فرمایا۔ میں بھی اس میں شامل تھا۔ جب وہ (لشکر) غزوے کے مقام پر پہنچا یا ابھی راستے ہی میں تھا کہ فوج کے ایک حصے نے (دشمن پر حملہ کرنے میں پہل کرنے کے لیے آگے جانے کی) اجازت طلب کی۔ علقمہ رضی اللہ عنہ نے انھیں اجازت دے دی اور حضرت عبداللہ بن حذافہ بن قیس رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کیا۔ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنھوں نے ان (عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ) کے ساتھ مل کر جنگ کی۔ ابھی وہ راستے ہی میں تھے (دشمن سے آسانا سامنا نہیں ہوا تھا) کہ (اس دستے کے) لوگوں نے سردی سے بچاؤ کے لیے یا کسی اور مقصد کے لیے آگ جلائی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کچھ مزاحیہ طبعیت رکھتے تھے۔ انھوں نے (ساتھیوں سے) کہا: کیا میرا حکم سن کر اطاعت کرتا تم پر

۲۸۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ عَلَقَمَةَ بْنَ مُجَزَّرٍ عَلَى بَعْثٍ، وَأَنَا فِيهِمْ. فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى رَأْسِ غَزَايِهِ، أَوْ كَانَ يَبْغِضُ الطَّرِيقَ، اسْتَأْذَنَتْهُ طَائِفَةٌ مِنَ الْجَيْشِ، فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ حِذَافَةَ بْنِ أَقْسِي السَّهْمِيِّ. فَكُنْتُ فِيْمَنْ غَزَا مَعَهُ. فَلَمَّا كَانَ يَبْغِضُ الطَّرِيقَ أَوْ قَدْ الْقَوْمَ نَارًا لِيَصْطَلُّوا أَوْ لِيَصْطَبِعُوا عَلَيْهَا صَنِيعًا. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَكَانَتْ فِيهِ دُعَابَةٌ: أَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ؟ قَالُوا: بَلَى. قَالَ: فَمَا أَنَا بِأَمِيرِكُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا صَعْتُمُوهُ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: فَلْيَايِ أَعْزِمُ

۲۴- أبواب الجهاد

امام کی اطاعت سے متعلق احکام و مسائل

لازم نہیں؟ انھوں نے کہا: لازم ہے۔ فرمایا: میں تمھیں جو بھی حکم دوں کیا تم مانو گے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ فرمایا: میں تمھیں قطعی حکم دیتا ہوں کہ اس آگ میں چھلانگیں لگا دو۔ (یہ حکم سن کر) بعض افراد اٹھ کھڑے ہوئے اور چھلانگیں لگانے کو تیار ہو گئے۔ جب عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ یہ لوگ (آگ میں) کودنے والے ہیں تو فرمایا: رک جاؤ! میں تو تم سے مذاق کر رہا تھا۔

عَلَيْكُمْ إِلَّا تَوَائِبْتُمْ فِي هَذِهِ النَّارِ. فَقَامَ نَاسٌ فَتَحَجَّزُوا. فَلَمَّا ظَنُّوا أَنَّهُمْ وَائِيُونَ، قَالَ: أَمْسِكُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ. فَإِنَّمَا كُنْتُ أَمْرُحَ مَعَكُمْ.

(حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) جب ہم واپس (مدینہ) آئے تو صحابہ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کے گوش گزار کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان (امیروں) میں سے جو کوئی تمھیں اللہ کی نافرمانی کا حکم دے اس کی اطاعت نہ کرو۔“

فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَمَرَكَ مِنْهُمْ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ، فَلَا تُطِيعُوهُ».



فوائد و مسائل: ① فوج کے عمومی کمانڈر کے علاوہ ماتحت افسر بھی مقرر کیے جاسکتے ہیں۔ ② کمانڈر کی اجازت سے فوج کا کوئی دستہ کسی خاص کارروائی کے لیے روانہ ہو سکتا ہے۔ ③ فوجی کارروائیوں میں کمانڈر کو اپنے ماتحت افسروں سے مشورہ کرنا اور اس کے مطابق کارروائی کرنا درست ہے۔ ④ مزاج اس حد تک درست ہے جس سے کسی کو جانی یا مالی نقصان نہ ہو اور کسی کی توجین بھی نہ ہو۔ ⑤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے احکام کی تعمیل میں جان تک دینے کو تیار رہتے تھے۔ جب انھوں نے محسوس کیا کہ اطاعت رسول کا تقاضا یہ ہے کہ آگ میں چھلانگ لگا دی جائے تو وہ فوراً تیار ہو گئے اگرچہ انھیں معلوم تھا کہ اس عمل کا کوئی دینی یا جہادی فائدہ نہیں۔ ⑥ اطاعت امیر غیر محدود نہیں خلاف شریعت حکم کی تعمیل جائز نہیں۔

۲۸۶۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان آدمی پر (امیر کی) اطاعت فرض ہے خواہ دل چاہے یا نہ چاہے سوائے اس کے کہ کسی گناہ کا حکم دیا جائے۔ جب کسی

۲۸۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ النَّبَاَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ وَشُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا

۲۴- ابواب الجہاد

امام کی اطاعت سے متعلق احکام و مسائل

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ الطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ. إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ. فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ، فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ».

🌟 فوائد و مسائل: ① نیک کام میں امیر کی اطاعت سے انکار نہیں کرنا چاہیے خواہ وہ کام طبعی طور پر ناگوار محسوس ہو۔ ② ناجائز حکم کی تعمیل کرنا جائز نہیں۔

۲۸۶۵- حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ. ح: وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ حُثَيْمٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «سَيَلِي أُمُورُكُمْ بَعْدِي رِجَالٌ يُطْفِقُونَ مِنَ الشَّنَةِ وَيَعْمَلُونَ بِالْبِدْعَةِ، وَيُؤْخَرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مَوَاقِبِهَا» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَدْرَكْتَهُمْ، كَيْفَ أَفْعَلُ؟ قَالَ: «تَسْأَلُنِي يَا ابْنَ أُمِّ عَبْدِ كَيْفَ تَفْعَلُ؟ لَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللَّهَ».

۲۸۶۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”میرے بعد کچھ ایسے لوگ بھی تمہارے معاملات کے مگران (اور تمہارے حکمران) ہوں گے جو سنت کی روشنی کو بجھائیں گے بدعت پر عمل پیرا ہوں گے اور نماز کو (افضل) وقت سے دیر کر کے پڑھیں گے۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! اگر میں انھیں پاؤں تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اے ام عبد کے بیٹے! مجھ سے پوچھتے ہو کہ کیا کرو گے؟ جو شخص اللہ کی نافرمانی کرے اس کی کوئی اطاعت نہیں۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① سنت کو چھوڑ کر بدعتوں پر عمل کرنا گمراہی ہے۔ ② اگر حکومتی ارکان بدعتوں کی ترویج کریں تو رعایا کو اس میں تعاون نہیں کرنا چاہیے۔ علماء کو چاہیے کہ بدعت کی تردید کریں اور سنت سے روشناس کرائیں اور عوام کو چاہیے کہ بدعتوں سے بچتے ہوئے سنت پر عمل پیرا رہیں۔ ③ علمائے حق کا ہر دور میں یہی شیوہ

۲۴۔ ابواب الجہاد - بیعت سے متعلق احکام و مسائل

رہا ہے کہ وہ حکومتی گمراہیوں کے مقابلے میں سنت پر عمل کرنے اور اس کی اشاعت کرنے میں ثابت قدم رہتے ہیں اور ہر قسم کی غیبتوں اور ترغیب و تحریم سے متاثر ہوئے بغیر حق کا اعلان کرتے ہیں جیسے امام مالک رحمہ اللہ نے جبری طلاق کے مسئلے میں اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے خلق قرآن کے مسئلے میں استقامت کا مظاہرہ فرمایا۔

(المعجم ۴۱) - بَابُ النَّبِيَّةِ (التحفة ۴۱) باب: ۴۱۔ بیعت کا بیان

۲۸۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت عبادہ بن صامت رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی کہ ہم (ہر حال میں) سیں گے اور قیل کریں گے مشکل میں بھی، آسانی میں بھی، دل کی آمادگی کی حالت میں بھی اور طبعی ناگواری کی حالت میں بھی اور اس وقت بھی جب ہم پر (دوسروں کو) ترجیح دی جائے۔ اور حکومت کے معاملات میں ہم اہل حکومت سے کشمکش نہیں کریں گے۔ اور ہم جہاں بھی ہوں گے سچ کہیں گے۔ اور اللہ (کی رضامندی کے کام) میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

۲۸۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَغَيْثُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَابْنُ عَجَلَانَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ ابْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهُ وَالْأَثَرَةِ عَلَيْنَا. وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ. وَأَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا. لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَّا نَمُ.

216

فوائد و مسائل: ① امیر کی اطاعت ملک و سلطنت کے نظم و ضبط میں نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ ② زندگی میں کئی معاملات ایسے پیش آ سکتے ہیں جب ایک انسان امیر کی اطاعت سے جی چراتا اور اس کی حکم عدولی کی طرف مائل ہو سکتا ہے مثلاً: (۱) مشکل حالات میں انسان قانون شکنی پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ (۲) راحت کے موقع پر آرام چھوڑ کر مشکل حکم کی تعمیل کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ (۳) بعض اوقات کام ایسا ہوتا ہے جس کو طبیعت قدرتی طور پر ناپسند کرتی ہے۔ (۴) بعض اوقات انسان خود کو ایک منصب کا اہل سمجھتا ہے یا کسی انعام کا مستحق سمجھتا ہے لیکن وہ منصب یا انعام کسی اور کو مل جاتا ہے اور انسان محسوس کرتا ہے کہ اس کی حق تلفی یا بے قدری ہوئی ہے اس سے دل برداشتہ ہو کر وہ مسلمانوں کے اجتماعی معاملات یا اپنے فرائض میں دلچسپی کم کر دیتا ہے۔ حدیث میں وضاحت کی گئی ہے کہ ایسے تمام مواقع پر اللہ کی رضا کو سامنے رکھتے ہوئے اطاعت امیر میں سرگرم رہنا

۲۸۶۶۔ أخرجه البخاري، الأحكام، باب كيف يبايع الإمام الناس؟ ح: ۷۱۹۹ من حديث يحيى، ومسلم، الإمامة، باب وجوب طاعة الأمراء في غير معصية... الخ، ح: ۱۷۰۹ من حديث ابن إدريس به.

قرب الہی اور بلندی درجات کا باعث ہے۔ ⑤ حکمران بھی انسان ہوتے ہیں ان سے بھی غلطیاں ہو سکتی ہیں لیکن یہ غلطیاں بغاوت کا جواز نہیں بنتیں کیونکہ بغاوت سے جو بد نظمی پیدا ہوتی ہے اس کا نقصان غلط کار حکمران کی غلطیوں کے نقصان سے بھی زیادہ ہو سکتا ہے۔ ⑥ اطاعت امیر کا یہ مطلب نہیں کہ ہر صحیح اور غلط بات میں اس کی تائید کی جائے۔ اس کی غلطی کو واضح کرنا چاہیے لیکن مقصد مسلمانوں کا اجتماعی مفاد اور امیر سے خیر خواہی ہو نہ کہ اس پر بے جا تنقید کر کے عوام کو اس کے خلاف ابھارنا اور ملک کے امن و امان کو تباہ کرنا۔ ⑦ جس کام پر ضمیر مطمئن ہو کہ یہ صحیح ہے اور وہ خلاف شریعت بھی نہ ہو اور اس سے کوئی بڑی خرابی پیدا ہونے کا خطرہ بھی نہ ہو وہ کر لینا چاہیے اگرچہ لوگ اسے اپنے رسم و رواج یا مفاد کے خلاف سمجھ کر طعن و تشنیع کریں تاہم تنقید کرنے والوں کو دلائل کے ساتھ سمجھانے اور قائل کرنے کی کوشش کرنا مستحسن ہے۔

۲۸۶۷- حضرت ابو مسلم (عبداللہ بن ثوب خولانی)

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: مجھے پیارے دیانتدار صحابی حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی۔ وہ مجھے پیارے تھے اور میری نظر میں دیانت دار تھے۔ انھوں نے فرمایا: ہم سات یا آٹھ یا نو افراد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرو گے؟“ ہم نے ہاتھ بڑھا دیے۔ ایک صاحب نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم آپ کی بیعت کر چکے ہیں۔ (اب) کس بات پر بیعت کریں؟ آپ نے فرمایا: ”اس بات پر کہ اللہ کی عبادت کرو گے اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرو گے پانچوں نمازیں قائم کرو گے اور حکم سن کر مانو گے۔“ پھر آہستہ سے ایک بات فرمائی: ”اور لوگوں سے کچھ نہیں مانگو گے۔“ ابو مسلم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ان میں سے ایک صاحب کو دیکھا کہ (سوار پر بیٹھنے ہوئے) ان کا کوزا (ہاتھ سے چھوٹ کر) گر پڑا تھا تو

۲۸۶۷- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدٍ، عَنْ أَبِي إِفْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَبِيبُ الْأُمِيُّ أَنَّ هُوَ إِلَى، فَحَبِيبٍ. وَأَمَّا هُوَ عِنْدِي، فَأَمِينٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ تِسْعَةً، فَقَالَ: «أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ؟ فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا. فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ. فَعَلَّامٌ تُبَايِعُكَ؟ قَالَ: «أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا. وَتُقِيمُوا الصَّلَاةَ الْخَمْسَ. وَتَسْمَعُوا وَتَطِيعُوا، - وَأَسْرَ كَلِمَةً خُفْيَةً - . وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا» قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أَوْلِيَاكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُهُ فَلَا يَسْأَلُ أَحَدًا يَنْوِلُهُ [إِيَّاهُ].

بیعت سے متعلق احکام و مسائل

کسی کو یہ نہیں کہتے تھے کہ یہ کوڑا پکڑا دیں۔ (خود سواری سے اتر کر اٹھا لیتے تھے۔)

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت ابو مسلم رضی اللہ عنہ کی اپنے استاد کی تعریف کرنے سے سلف صالحین میں استاد کے احترام اور ان کی محبت کے جذبات کا اظہار ہوتا ہے۔ طالب علم کا اپنے استاد سے تعلق ایسا ہی ہونا چاہیے۔ ② بیعت اسلام یا بیعت خلافت کے علاوہ کسی نیک کام کے التزام یا گناہ سے اجتناب کے لیے بھی کسی نیک عالم کے ہاتھ پر بیعت کی جاسکتی ہے۔ اس بیعت کی حیثیت محض ایک وعدے کی ہوتی ہے جس کی وجہ سے وعدہ کرنے والے کے لیے نیکی پر قائم رہنے یا گناہ سے بچنے میں آسانی ہوتی ہے۔ ③ مروجہ خانقاہی نظام میں بہت سی غیر شرعی اشیاء شامل ہو چکی ہیں۔ اس بیعت سے اس مکمل نظام کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔ ④ خودداری ایک مطلوب اسلامی وصف ہے۔

۲۸۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اُنھوں نے فرمایا: ہم نے مع و طاعت (حکم کو توجہ سے سن کر پوری طرح اطاعت کرنے) پر رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے جس قدر ممکن ہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ کا ہر قول و فعل شریعت ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ کی مع و طاعت اسلام کی بنیاد ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا: ”جس قدر تم سے ہو سکے۔“ آپ کی شفقت کا اظہار ہے۔ مقصد یہ تھا کہ ایسا نہ ہو کوئی حکم کسی صحابی کے لیے پورا کرنا مشکل ہو اور وہ مشقت اٹھا کر اسے پورا کرنے کی کوشش کرے اور اگر نہ کر سکے تو وعدے کی خلاف ورزی شمار ہو۔ ③ قائد کو اپنے ساتھیوں کی مشکلات کا احساس کرنا چاہیے اور ہر شخص سے وہی کام لینا چاہیے جس کو انجام دینے کی وہ صلاحیت رکھتا ہو۔

۲۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَاءَ عَبْدُ قَبَايَحَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى

۲۸۶۸۔ [سنادہ حسن] أخرجه أحمد: ۱۲۰/۳، أطراف المسند: ۱/۴۴۴ عن وكيع به، وهو في مسند الطيالسي.

ح: ۲۰۸۳ عن ثعبة به.

۲۸۶۹۔ أخرجه مسلم، المساقاة، باب جواز بيع الحيوان بالحيوان، من جنه، مفاضلاً، ح: ۱۶۰۲ عن ابن رُمح به.

۲۴- ابواب الجہاد

بیعت سے متعلق احکام و مسائل

الْهَجْرَةِ. وَلَمْ يَشْعُرِ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ عَبْدٌ. فَجَاءَ سَيِّدُهُ بِرَبْدِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بِعْنِيهِ» فَاشْتَرَاهُ بَعْدَئِذٍ أَسْوَدَيْنِ. ثُمَّ لَمْ يَبَايِعْ أَحَدًا بَعْدَ ذَلِكَ، حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعْبَدُ هُوَ؟

(بعد میں) اس کا آقا اسے لینے آگیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ (غلام) میرے ہاتھ فروخت کر دو۔“ چنانچہ آپ نے دو سیاہ قام غلاموں کے عوض اسے خرید لیا۔ اس کے بعد آپ یہ پوچھتے بغیر کسی سے بیعت نہیں لینے تھے کہ کیا وہ غلام ہے؟

🌞 فوائد و مسائل: ① غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر ہجرت نہیں کر سکتا کیونکہ اس طرح آقا اس سے خدمت لینے کے حق سے محروم ہو جاتا ہے۔ ② غلاموں اور مومن شیعوں کی خرید و فروخت تعداد میں کمی بیشی کے ساتھ تبادلے کی صورت میں جائز ہے مثلاً: ایک عمدہ بھیڑ کے بدلے میں دو ادنیٰ قسم کی بھیڑیں یا دو مینے لینا یا دینا جائز ہے جب کہ زرعی اشیاء کا تبادلہ کمی بیشی کے ساتھ درست نہیں مثلاً: ایک من عمدہ گندم کا ڈیڑھ من ملکی قسم کی گندم سے تبادلہ درست نہیں۔ (دیکھیے: سنن ابن ماجہ حدیث: ۲۲۵۶) ③ نبی ﷺ عالم الغیب نہیں تھے۔ علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

(المعجم ۴۲) - بَابُ الْوَفَاءِ بِالْبَيْعَةِ

(التحفة ۴۲)

باب: ۳۴- بیعت پر قائم رہنا

۲۸۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا يَكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ عَلَى فَضْلٍ مَاءٍ بِالْقَلَاءِ يَمْنَعُهُ مِنْ ابْنِ السَّبِيلِ. وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا يَسْلَعُهُ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَا أَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا، فَصَدَّقَهُ، وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ. وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا، لَا يَبَايِعُهُ

۲۸۷۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین آدمی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا نہ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا نہ انھیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (ایک) وہ آدمی جو بیابان میں اپنی ضرورت سے زائد پانی پر (قابض) ہے مسافر کو نہیں لینے دیتا۔ (دوسرا) وہ آدمی جس نے عصر کے بعد کسی آدمی کو کوئی چیز بیچی (بھاؤ طے کرتے وقت) اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ اس نے یہ چیز اتنے کی لی تھی گا بک نے اسے سچا سمجھ لیا حالانکہ وہ سچا نہ تھا۔ (تیسرا) وہ آدمی جس نے کسی امام (خلیفہ یا اس کے

۲۴- أبواب الجهاد

بیعت سے متعلق احکام و مسائل

إِلَّا لِدُنْيَا. فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفَى لَهُ، وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفْ لَهُ. (کے لیے کی اگر اس (امام) نے دنیا کا کچھ مال دے دیا تو وہ وفادار رہا اور اگر اسے کچھ نہ دیا تو اس نے بھی وفادہ کی۔)

🌞 فائدہ: یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔ فوائد کے لیے ملاحظہ فرمائیے حدیث: ۲۴۰۷

۲۸۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حَسَنِ بْنِ فَرَاتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا ذَهَبَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ. وَأَنَّهُ لَيْسَ كَاتِبٌ بَعْدِي نَبِيٌّ فَيَكُفُّمْ» قَالُوا: فَمَا يَكُونُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «تَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْفُرُوا» قَالُوا: فَكَيْفَ نَصْنَعُ؟ قَالَ: «أَوْفُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَلَا وَّلَ إِلَّا ذُو الَّذِي عَلَيْكُمْ فَسَيْسَلُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الَّذِي عَلَيْهِمْ».

۲۸۷۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل کے (انتظامی معاشرتی، دینی اور دنیاوی) امور کی دیکھ بھال ان کے انبیائے کرام کرتے تھے۔ جب کوئی نبی فوت ہو جاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہو جاتا۔ (لیکن) میرے بعد تمہارے اندر کوئی نبی آنے والا نہیں۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! پھر (ان معاملات کا) کیا ہو گا؟ آپ نے فرمایا: ”خلفاء ہوں گے اور بہت زیادہ ہوں گے۔“ انھوں نے عرض کیا: پھر ہم کیا کریں؟ فرمایا: ”پہلے خلیفہ کی بیعت پر قائم رہو پھر اس کے بعد جو (بیعت کے لحاظ سے) پہلا ہو۔ تم پر جو فرائض ہیں ادا کرو ان کے فرائض کے بارے میں اللہ تعالیٰ ان سے باز پرس فرمائے گا۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① سیاست کا مطلب ہے: ”کسی چیز (جانور وغیرہ) یا افراد سے متعلق وہ کام انجام دینا جس میں ان کے حالات کی اصلاح (اور ان کی ضروریات کی تکمیل) ہو۔“ (نہایہ ابن اثیر) ② قوم کے اجتماعی معاملات کی اصلاح اور دیکھ بھال، اسلامی سلطنت کا انتظام، رعیت کی رہنمائی بنیادی طور پر انبیاء کا فریضہ ہے۔ ③ رسول اللہ ﷺ چونکہ آخری نبی ہیں اس لیے اب یہ منصب علمائے کرام کا ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق ملک کا انتظام کریں اور عوام کی رہنمائی کریں۔ ④ علمائے کرام کا یہ کام نہیں کہ عوام کے جذبات

۲۴۔ ابواب الجہاد بیعت سے متعلق احکام و مسائل

واحساسات کے مطابق کام کریں بلکہ ان کا اصل فریضہ یہ ہے کہ ان کے جذبات کو صحیح رخ پر ڈال کر ان کے تعاون سے معاشرے کی اصلاح اور دین کی سربلندی کا مقصد حاصل کریں۔ ⑤ ایک خلیفہ کی موجودگی میں دوسرا خلیفہ بنانا درست نہیں۔ پہلے کی وفات کے بعد دوسرا شخص خلیفہ مقرر کیا جائے گا اور اس کی بیعت کی جائے گی۔ ⑥ شرعی امیر کے خلاف بغاوت کرنا جائز نہیں۔ ⑦ اگر امیر سے اس کے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی ہو تو یہ اس بات کا جواز نہیں کہ رعیت بھی اپنے فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی کرنے لگے۔

۲۸۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: ح: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَظَرًا: "هُوَ عَهْدُ شُكْنِ كَيْ لِي قِيَامَتِ كَيْ دُنْ جَهَنَّمَ أَنْصَبَ كَيْ جَاءَ كَيْ أَوْرُ كَيْ جَاءَ كَيْ: يَهْ فَلَائِ كَيْ عَهْدُ شُكْنِ كَيْ: ۲۸۷۲۔ حَضَرَتْ عِبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رِوَايَةِ

نور و مسائل: ① شرعی حکمران اور خلیفہ کی بیعت کرنے کے بعد اسے توڑ دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ ② قیامت کے دن ایسے مجرم کی بہت زیادہ بدنامی اور رسوائی ہوگی۔ ③ جہنم اور سے نظر آ جانے والی چیز ہے اس لیے شرعی خلیفہ کے باغی کی بہت زیادہ تشہیر ہوگی۔ دور سے دیکھ کر لوگ کہیں گے: یہ شخص غدار تھا۔ یہ جہنم اس کی غداری کا اعلان ہے۔ ④ بعض گناہوں کی سزا جہنم میں جانے سے پہلے محشر کے میدان ہی میں مل جائے گی۔

۲۸۷۳۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: أَتَبْنَا عَلِيَّ ابْنَ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "قِيَامَتِ كَيْ دُنْ جَهَنَّمَ أَنْصَبَ كَيْ جَاءَ كَيْ أَوْرُ كَيْ جَاءَ كَيْ: ۲۸۷۳۔ حَضَرَتْ ابُو سَعِيدِ خُدْرِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رِوَايَةِ

۲۸۷۲۔ أخرجه البخاري، الجزية والمواذعة، باب إثم الغادر للبر والفاجر، ح: ۳۱۸۶ من حديث أبي الوليد، وسلم، الجهاد والسير، باب تحريم الغدر، ح: ۱۷۳۶ عن ابن بشار من حديث شعبة به.

۲۸۷۳۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، الفتن، باب ما أخبر النبي ﷺ أصحابه بما هو كائن إلى يوم القيامة، ح: ۲۱۹۱ عن عمران بن موسى به موطأ، وقال: "حسن صحيح"، وضعفه البوصيري لضعف علي بن زيد بن جدعان تقدم، ح: ۱۱۲، ولكن تابعه المستمر بن الريان وغيره عند مسلم، ح: ۱۷۳۸ وغيره ۴۴.

۲۴- أبواب الجهاد بیعت سے متعلق احکام و مسائل

﴿أَلَا إِنَّهُ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ، يَقْدِرُ عَذْرَتُهُ﴾.

(المعجم ۴۳) - بَابُ بَيْعَةِ النِّسَاءِ
(التحفة ۴۳)

۲۸۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُكَدِّرِ قَالَ: سَمِعْتُ أُمِّيمَةَ بِنْتَ رُقَيْقَةَ تَقُولُ: جِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي نِسْوَةِ نُبَايَعُهُ. فَقَالَ لَنَا: «فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ وَأَطَقْتُمْ. إِنِّي لَا أَصَافِحُ النِّسَاءَ».

۲۸۷۴- حضرت امیرہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں کچھ خواتین کے ساتھ بیعت کرنے کے لیے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ”جن کاموں کی تمہیں استطاعت اور طاقت ہو (ان میں میرے حکم کی تعمیل ضروری ہے)۔ میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت امیرہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بھانجی تھیں۔ ان کی والدہ رقیقہ بنت خویلد ام المؤمنین خدیجہ بنت خویلد کی ہمسر تھیں۔ حضرت امیرہ کے والد کا نام عبداللہ بن بجاد تھی تھا۔ (دیکھیے: تقریب التہذیب ۸۲۳۳) ② بیعت عورتوں سے بھی لی جاسکتی ہے۔ ③ مرد کے لیے غیر محرم عورت سے مصافحہ کرنا جائز نہیں۔ ④ عورتوں سے بیعت میں پردے کے شرعی احکام کی پابندی لازمی ہے۔

۲۸۷۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: [قَالَ]: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَتْ الْمُؤْمِنَاتُ، إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يُمْتَحَنْنَ

۲۸۷۵- نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مومن عورتیں جب ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تھیں تو آپ قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ کے مطابق ان سے اقرار لیتے تھے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَسَئِلْنَكَ.....﴾ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے

❖ فائدة: حديث الترمذي بطوله لم يصح عندي كما حققته في تخريج النهاية في الفتن والملاحم، ح: ۳۸.

۲۸۷۴- [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، السير، باب ما جاء في بيعه النساء، ح: ۱۵۹۷ من حديث سفیان به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۴، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۸۲/۲ عن ابن السكندر به.

۲۸۷۵- أخرجه البخاري، الطلاق، باب: إذا أسلمت المشركة أو النصرانية تحت الذمي أو العربي، ح: ۵۲۸۸ من حديث ابن وهب به، ومسلم، الإمارة، باب كيفية بيعه النساء، ح: ۱۸۶۶ عن ابن السرح به.

فرمایا: جس مومن عورت نے ان چیزوں کا اقرار کر لیا اس نے آزماش (میں پورا اترنے) کا اقرار (اور وعدہ) کر لیا۔ جب عورتیں زبان سے بول کر ان کا اقرار کر لیتی تھیں تو رسول اللہ ﷺ انھیں فرماتے: ”جاؤ“ میں نے تم سے بیعت لے لی۔“ قسم ہے اللہ کی! رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ کبھی کسی (اجنبی) عورت کے ہاتھ سے مس نہیں ہوا بلکہ آپ زبانی طور پر ان سے بیعت لیتے تھے۔

يَقُولُ اللَّهُ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُمَإْنِعُنَّكَ﴾ (المحجۃ: ۱۲) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ أَقَرَّ بِهَا مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمُحَنَةِ. فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَقَرَّ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ، قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نُطْلِقَنَّ فَقَدْ بَايَعْتُنَّ» لَا. وَاللَّهُ مَا مَسَّ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ. غَيْرَ أَنَّهُ يَبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: قسم ہے اللہ کی! رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے صرف وہی عہد لیا جس کا اللہ نے حکم دیا تھا۔ آپ کی ہتھیلی کبھی کسی (غیر محرم) عورت کی ہتھیلی سے نہیں چھوئی۔ رسول اللہ ﷺ جب عورتوں سے عہد لیتے تو انھیں زبان سے فرماتے: ”میں نے تم سے بیعت لے لی۔“

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَاللَّهِ مَا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا مَا أَمَرَهُ اللَّهُ. وَلَا مَسَّ كَفَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَفَّ امْرَأَةٍ [قَطُّ]. وَكَانَ يَقُولُ لَهُنَّ، إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ: «قَدْ بَايَعْتُنَّ»، كَلَامًا.

🌟 فوائد و مسائل: ① حدیث میں مذکور آیت کے مکمل الفاظ اس طرح ہیں: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ

الْمُؤْمِنَاتُ يُمَإْنِعُنَّكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكَنَّ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقَنَّ وَلَا يَزْنِيَنَّ وَلَا يَقْتُلَنَّ أَوْ لَا ذَهَبَنَّ وَلَا يَأْتِيَنَّ بِهَيْئَتَيْنِ يَفْتَرِيَهُ بَيْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَأَرْجُلَيْهِنَّ وَلَا يُعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايَعُهُنَّ وَاسْتَفْعِرَ لَهُنَّ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ ”اے نبی! جب مومن عورتیں آپ کے پاس ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، چوری نہ کریں گی، بدکاری نہ کریں گی، اپنی اولاد کو مار نہ ڈالیں گی، کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں بیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیک کام میں آپ کی حکم عدولی نہ کریں گی تو آپ ان سے بیعت لے لیں اور ان کے لیے اللہ سے دعائے مغفرت کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔“ ② آپ عورتوں سے یہ عہد بھی لیتے تھے کہ وہ نوحہ وغیرہ نہیں کریں گی۔ سنن ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جس، نیکی کے بارے میں ہم سے وعدہ لیا

۲۴۔ ابواب الجہاد

گھوڑ دوڑ کی انعامی رقم کا بیان

گیا تھا کہ ہم اس میں نبی ﷺ کی نافرمانی نہیں کریں گی اس میں یہ بھی شامل ہے کہ ہم چہرہ (نوج کر) زخمی نہ کریں، داویلا (اور بین) نہ کریں، گریبان چاک نہ کریں اور بال نہ نکھیریں۔ (سنن أبی داود، الحناظ، باب النوح، حدیث: ۴۳۱)

(المعجم ۴۴) - بَابُ السَّبَبِ وَالرَّهَانِ

(التحفة ۴۴)

باب: ۴۴۔ گھوڑ دوڑ کی انعامی رقم

کا بیان

۲۸۷۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے دو گھوڑوں کی دوڑ میں گھوڑا شامل کیا اور اس کو یقین نہیں کہ وہ آگے بڑھ جائے گا تو یہ (عمل) جو نہیں۔ اور جس نے دو گھوڑوں میں گھوڑا شامل کیا اور اسے یقین ہے کہ وہ آگے بڑھ جائے گا تو یہ جواب ہے۔“

۲۸۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ نَافِعًا سُفْيَانَ بْنَ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ، وَهُوَ لَا يَأْمَنُ أَنْ يَسْبِقَ، فَلَيْسَ بِقِمَارٍ. وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ يَأْمَنُ أَنْ يَسْبِقَ، فَهُوَ قِمَارٌ».

۲۸۷۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کی تفسیر کی۔ آپ تفسیر شدہ گھوڑوں کو حنفیاء سے ثنیۃ الوداع تک دوڑاتے تھے۔ اور غیر تفسیر شدہ گھوڑوں کو ثنیۃ الوداع سے مسجد نبی زریق تک۔

۲۸۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ضَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخَيْلَ. فَكَانَ يُرْسِلُ الَّتِي ضَمَرَتْ، مِنَ الْخَفِيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ. وَالَّتِي لَمْ تَضْمَرْ، مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ.

🌞 فوائد و مسائل: ① تفسیر سے مراد گھوڑوں کی ایک خاص انداز سے تربیت کرنا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کچھ عرصہ گھوڑے کو خوب کھلا پلا کر موٹا کرتے ہیں پھر اس کا چارہ کم کر دیتے ہیں اور اسے ایک کوٹھڑی میں بند کر

۲۸۷۶۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في المحلل، ح: ۲۵۷۹ من حديث سفیان به هـ سفیان بن حسین عن الزهري ضعيف كما في التهذيب وغيره، وهذا جرح مفسر مقدم على التعديل، نعم أنه ثقة في غير الزهري كما هو المقرر في الأصول، وتابعه سعيد بن بشير وهو ضعيف (تقريب) عن الزهري به، أبو داود، ح: ۲۵۸۰. ۲۸۷۷۔ أخرجه مسلم، الإمارة، باب المسابقة بين الخيل وتضميرها، ح: ۱۸۷۰ من حديث ابن نمير به.

۲۴۔ ابواب الجہاد - گھوڑ دوڑ کی انعامی رقم کا بیان

دیتے ہیں۔ اسے وہاں پسینہ آتا ہے اور وہ ہیں خشک ہوتا ہے۔ اس طرح اس کی قوت برداشت زیادہ ہو جاتی ہے اور وہ بغیر تھکے زیادہ دوڑ سکتا ہے۔ ① [حفایاء] اور [ثنیۃ الوداع] دو جگہوں کے نام ہیں جن کے درمیان تین میل کا فاصلہ ہے۔ ② [ثنیۃ الوداع] سے مسجد بنی زریق تک ایک میل کا فاصلہ ہے۔ ③ دوڑ کے مقابلے میں مناسب فاصلے کا تعین ہونا چاہیے۔ ④ بنی زریق ایک قبیلے کا نام ہے۔ وہ لوگ اس مسجد کے قریب رہتے اور اس میں نماز پڑھتے تھے، لہذا مسجد کو کسی قبیلے یا گروہ کی طرف پہچان کے لیے منسوب کرنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ جب مسجدیں اللہ ہی کی ہوتی ہیں۔

۲۸۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : ۲۸۷۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: ”دوڑ صرف اونٹ گھوڑے کی
عَمْرُو، عَنْ أَبِي الْحَكَمِ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ، ہوتی ہے۔“
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
«لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ».

🌞 فوائد و مسائل: ① [حافر] اس کھر کو کہتے ہیں جو آگے سے دھوڑوں میں تقسیم نہیں ہوتا؛ جیسے گھوڑے، گدھے یا فخر کا کھر ہوتا ہے۔ یہاں مراد وہ جانور ہیں جن کا اس طرح کا کھر ہوتا ہے۔ ② گھوڑے جہاد میں استعمال ہوتے ہیں اس لیے ان کی تربیت اور دیکھ بھال کی ترغیب کے لیے ان کی دوڑ کے مقابلے کرائے جاسکتے ہیں۔ دوسری احادیث سے پیدل دوڑ، تیر اندازی اور کشتی کے مقابلوں کا ثبوت بھی ملتا ہے، لہذا ہر اس کھیل کی حوصلہ افزائی کرنے کا جواز ہے جس سے جہاد میں مدد ملے۔ دوسرے کھیلوں میں حصہ لینا اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا وقت، دولت اور صلاحیتوں کا ضیاع ہے اس لیے ان سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ③ فی سبیل اللہ مال خرچ کرنے میں اور علم و تعلیم میں مسابقت شرعاً مستحسن ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۴۲۸۸) اس لیے تعلیمی اداروں میں حفظ قرآن، تجوید، حفظ حدیث، حسن قراءت، نعت رسول اور مختلف دینی موضوعات پر تقریر و تحریر کے مقابلے منعقد کرانا اور ان میں سبقت حاصل کرنے والوں کو انعام دینا درست ہے کیونکہ اس سے دینی علوم کے حصول کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور یہ ایک قسم کا علمی جہاد ہے۔

۲۸۷۸۔ [صحیح] أخرجه النسائي، الخليل والسبق والرمي، باب السبق، ح: ۳۶۱۹ من حديث محمد بن عمرو به
• أبو الحكم مستور الحال، وتابعه نافع بن أبي نافع (أبو داود، ح: ۲۵۷۴)، وحنه الترمذي، ح: ۱۷۰۰، وصححه
ابن حبان، ح: ۱۶۳۸، وللحديث طرق أخرى.

۲۴۔ أبواب الجهاد

(المعجم ۴۵) - بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُسَافَرَ
بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ (التحفة ۴۵)

فحس کی تقسیم کا بیان

باب: ۳۵۔ دشمن کے علاقے میں قرآن
لے کر سفر کرنے کی ممانعت کا بیان

۲۸۷۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول اللہ ﷺ نے دشمن کے علاقے میں قرآن
لے کر سفر کرنے سے منع فرمایا اس خطرے سے کہ وہ
دشمن کے ہاتھ میں آ جائے گا۔

۲۸۷۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ
وَأَبُو عَمْرٍو، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ
إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ، مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ.

۲۸۸۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے قرآن
لے کر سفر کرنے سے منع فرماتے تھے اس
خطرے سے کہ وہ دشمن کے ہاتھ آ جائے گا۔

۲۸۸۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ بَنَّا
اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ
إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ، مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ.

226

🌞 فوائد و مسائل: ① دار الحرب میں قرآن مجید اور مقدس کتابیں لے جائیں تو ان کی حفاظت کا خاص اہتمام
کرنا چاہیے ورنہ ایسے موقع پر قرآن مجید ساتھ نہ لے جائیں۔ ② مسلمان کو قرآن مجید کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور
یاد ہونا چاہیے تاکہ خاص حالات میں تلاوت سے محروم نہ رہے۔ ③ غیر مسلموں کے جن علاقوں میں ایسا خطرہ
نہ ہو وہاں قرآن مجید لے جانا چاہیے تاکہ تلاوت کی جائے اور غیر مسلموں کو تبلیغ کی جائے۔ ④ جس غیر مسلم
سے یہ خطرہ نہ ہو کہ قرآن مجید اور احادیث کی بے حرمتی کرے گا اسے ایسی کتابیں دینے میں حرج نہیں جن میں
آیات و احادیث لکھی ہوئی ہوں تاکہ وہ اسلام سے متعارف ہو اور اسے ہدایت نصیب ہو جائے۔

(المعجم ۴۶) - بَابُ قِسْمَةِ الْخُمْسِ
(التحفة ۴۶)

باب: ۳۶۔ خمس کی تقسیم

۲۸۸۱۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

۲۸۷۹۔ أخرجه البخاري، الجهاد، باب كراهية السفر بالمصحف إلى أرض العدو، ح: ۲۹۹۰، ومسلم،
الإمارة، باب النهي أن يسافر بالمصحف إلى أرض الكفار... الخ، ح: ۱۸۶۹ من حديث مالك به، وهو في
الموطأ (يحيى): ۴۴۶/۲.

۲۸۸۰۔ أخرجه مسلم، الإمارة، باب النهي أن يسافر بالمصحف إلى أرض الكفار إذا خيف وقوعه بأيديهم،
ح: ۱۸۶۹ عن محمد بن رُمح به.

۲۸۸۱۔ أخرجه البخاري، المعازي، باب غزوة حبيب، ح: ۲۲۹ من حديث يونس به.

کہ وہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر خیبر کے فہم میں سے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو ملنے والے حصے کے بارے میں بات چیت کرنے لگے۔ ان دونوں نے کہا: آپ نے ہمارے بھائیوں (یعنی) بنو ہاشم اور بنو مطلب کو حصہ عطا فرمایا (اور ہم بنو عبد شمس کو نہیں دیا) حالانکہ ہماری قرابت ایک ہی (درجے کی) ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں بنو ہاشم اور بنو مطلب کو ایک ہی چیز سمجھتا ہوں۔“

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ جَاءَهُ هُوَ وَعُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَكْلَمَانِيهِ فِيمَا قَسَمَ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ لِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ. فَقَالَا: قَسَمْتَ لِإِخْوَانِنَا بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ. وَقَرَأْنَا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا أَرَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ شَيْئًا وَاحِدًا».

🌞 فوائد و مسائل: ① مال غنیمت کے پانچ حصوں میں سے چار حصے مجاہدین میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔ ایک حصہ بیت المال کا ہوتا ہے۔ بیت المال کا یہ حصہ (فہم) جہاں مفاد عامہ کے معاملات پر خرچ کیا جاتا ہے وہاں اس میں سے ایک حصہ رسول اللہ ﷺ کے رشتے داروں کا ہے جنہیں زکاۃ اور صدقات لینا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِلَّذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾ (الانفال ۴۱: ۸) ”جان لو کہ تم جس قسم کی جو کچھ غنیمت حاصل کرو اس میں پانچواں حصہ اللہ کا، رسول کا (رسول کے) قرابت داروں کا، یتیموں کا، مسکینوں کا اور مسافروں کا ہے۔“ ② ہاشم مطلب عبد شمس اور نوفل سب عبد مناف کے بیٹے تھے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کے قرابت داروں کا حصہ صرف ہاشم اور مطلب کی اولاد کو ملتا ہے۔ انہی پر زکاۃ حرام ہے۔ عبد شمس اور نوفل کی اولاد اس حکم میں شامل نہیں۔ ③ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما نوفل کی اولاد میں سے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما عبد شمس کی اولاد میں سے تھے۔ انہیں فہم میں سے حصہ نہیں ملا۔ بنو ہاشم اور بنو مطلب کے ایک ہونے کی مختلف اندازے و وضاحت کی گئی ہے۔ زیادہ صحیح بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ بنو مطلب نے اسلام سے پہلے بھی بنو ہاشم کا ساتھ دیا تھا۔ اور نبی ﷺ کی بعثت کے بعد جب سب لوگوں نے نبی ﷺ کے قبیلے بنو ہاشم کا بیٹھا کیا، اس وقت بھی بنو مطلب نے بنو ہاشم کا ساتھ دیا تھا اور شعب ابی طالب میں بنو ہاشم کے ساتھ رہے اور تکلیفیں برداشت کیں۔ جب کہ بنو نوفل اور بنو عبد شمس نے بیٹھا کرنے والوں کا ساتھ دیا، اس لیے ان کا بیٹھا نہیں کیا گیا، چنانچہ فہم کے استحقاق میں بھی بنو ہاشم اور بنو مطلب کو برابر رکھا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

حج کی لغوی و اصطلاحی تعریف، مشروعیت اور اہمیت و فضیلت

✽ لغوی معنی: لغت میں حج کے معنی ”قصد کرنا“ ہیں جبکہ امام غزالی فرماتے ہیں: ”حج کے معنی ہیں: جس کی آپ تعظیم کرتے ہوں اس کا بکثرت قصد کرنا۔“ امام جوہری کہتے ہیں: ”پھر بعد میں حج سے مراد عبادت کے لیے مکہ مکرمہ کا قصد کرنا معروف ہو گیا۔“

✽ اصطلاحی تعریف: فقہائے کرام نے حج کی تعریف کچھ اس طرح سے کی ہے:

[هُوَ قَصْدٌ مَوْضِعٍ مَخْصُوصٍ وَهُوَ الْبَيْتُ، بِصِفَةِ مَخْصُوصَةٍ فِي وَقْتٍ مَخْصُوصٍ بِشَرَايِطٍ مَخْصُوصَةٍ] ”حج مخصوص شرائط کے ساتھ خاص وقت میں مخصوص حالت کے ساتھ بیت اللہ کا قصد کرنے کا نام ہے۔“

✽ مشروعیت حج: اللہ تعالیٰ نے صاحب استطاعت مسلمانوں پر اپنے گھر حاضر ہونا اور عبادت کرنا فرض قرار دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ (آل عمران ۹۷: ۳) ”اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پاسکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔“

جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو اسلام کا ایک اہم رکن بتایا ہے۔ آپ نے فرمایا:

۲۵۔ أبواب المناسك حج کی لغوی و اصطلاحی تعریف، مشرعت اور اہمیت و فضیلت

[بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ] (صحیح البخاری)
 'الإيمان' باب: دعائکم ایمانکم.....، حدیث: (۸)

”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔“
 مشرعت حج کی حکمت جاننے کے لیے علمائے کرام نے عقلاً کوشش کی ہے اور اس سلسلے میں مندرجہ ذیل نکات بیان فرمائے ہیں:

① حصولِ عجز و انکسار: اللہ تعالیٰ نے انسانی نفوس کو اپنے ذکر پر ابھارنے اور اپنی عظمت کے سامنے عاجز بنانے کے لیے کچھ عرصے کے لیے ان کو گھروں سے نکال کر ایک مخصوص جگہ پر جمع ہونے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے شعائر کو دیکھ کر اور اس کی مقررہ حدود کے اندر ٹھہر کر ان کے دلوں میں اپنے رب کی عظمت و جلال کا اضافہ ہوتا ہے۔

② قیامت کی یاد دہانی: جس طرح لاکھوں مسلمان اپنے گھروں سے نکل کر ایک کھلے میدان میں جمع ہوتے ہیں اسی طرح روز قیامت ایک کھلے میدان میں جمع ہو کر اپنے اعمال کے جوابدہ ہوں گے۔ اس طرح حج انہیں آخرت کی یاد دہانی کراتا ہے۔

③ رحمتِ الہی کا حصول: جب لاکھوں لوگ یک رنگ اور یک زبان ہو کر اپنے رب کے سامنے گریہ زاری کرتے ہیں تو انہیں رحمتِ ربانی حاصل ہوتی ہے۔

④ سابقہ امتوں کی رہبانیت کے ثواب کا حصول: حاجی ہزاروں میل کا سفر کر کے وطنِ اہل خانہ اور اقرباء کو چھوڑ کر اللہ کے حکم پر مکہ مکرمہ پہنچتا ہے۔ اس طرح اسے عظیم ثواب حاصل ہوتا ہے۔

⑤ انسانیت کے لیے رحمت و شفقت کے جذبات کا پیدا ہونا: اتنے بڑے ہجوم میں لوگوں کے ساتھ چند دن گزارنا انتہائی صبر آزما ہوتا ہے۔ اس طرح دوسروں کی ایذا پر صبر کر کے دوسروں کے ساتھ مل جل کر رہنے کی تعلیم ملتی ہے جس سے باہمی موافقت و محبت پیدا ہوتی ہے۔

* حج کی فضیلت و اہمیت: حج ایک بابرکت عبادت ہے جس سے نہ صرف گزشتہ تمام گناہ معاف



۲۵۔ أبواب المناسك حج کی لغوی واصطلاحی تعریف، مشروعیت اور اہمیت و فضیلت

ہو جاتے ہیں بلکہ جنت کا حصول آسان ہو جاتا ہے۔ پے در پے حج و عمرہ محتاجی اور فقر کا شافی علاج بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات مبارکہ پر ایک نظر ڈالنے سے یہ حقیقت پوری طرح عیاں ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا: [الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْخَيْرُ] (صحیح البخاری، العمرة، باب وجوب العمرة وفضلها، حدیث: ۱۷۷۳) ”عمرہ ان تمام گناہوں کا کفارہ ہے جو موجودہ اور گزشتہ عمرے کے درمیان سرزد ہوئے ہوں اور حج مبرور کا بدلہ تو جنت ہی ہے۔“ نیز فرمایا: [مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ] (صحیح البخاری، الحج، باب فضل الحج المبرور، حدیث: ۱۵۲۱) ”جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے حج کیا اور اس دوران میں کوئی بے ہودہ بات یا گناہ نہ کیا تو وہ حج کر کے اس دن کی طرح (گناہوں سے پاک) لوٹے گا جس طرح اس کی ماں نے اسے (گناہوں سے پاک) جنتا تھا۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کا یہ فرمان مبارک نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”پے در پے حج اور عمرہ کر دے شک یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھنی لوہے کے میل پچیل کو دور کر دیتی ہے۔“ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۲۸۸۷)

سرکارِ دو عالم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرنے والے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ صاحب استطاعت مسلمان کے حج نہ کرنے پر سخت ناراض دکھائی دیتے ہیں، فرماتے ہیں: ”میں نے ارادہ کیا کہ میں کچھ آدمیوں کو شہروں میں بھیجوں وہ تحقیق کریں کہ جن لوگوں نے طاقت ہونے کے باوجود حج نہیں کیا ان پر جزیہ مقرر کر دیں۔ ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں، ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں۔“ (تیل الاوطار، کتاب المناسک، باب وجوب الحج علی الفور: ۳۱۷/۳)

✽ حج کی اقسام: حج کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

- ① حج تمتع: وہ حج جس میں حاجی عمرے کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ میں آتا ہے اور عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول دیتا ہے پھر ۸ ذوالحجہ کو دوبارہ حج کا احرام باندھ کر مناسک حج ادا کرتا ہے۔
- ② حج افراد: میقات سے صرف حج کا احرام باندھنا اور پھر مناسک حج کی ادائیگی تک احرام ہی میں رہنا۔ اس میں قربانی کرنا ضروری نہیں ہوتا۔

۲۵۔ أبواب المناسك حج کی لغوی واصطلاحی تعریف، مشروعیت اور اہمیت و فضیلت

③ حج قرآن: وہ حج جس میں حاجی عمرے اور حج کی نیت سے احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچتا ہے۔ اس میں عمرے کی سعی کر کے حجامت نہیں کروائی جاتی بلکہ مناسک حج تک احرام کی پابندیاں باقی رہتی ہیں۔ ایسا حج کرنے والوں کے لیے قربانی ساتھ لے کر جانا مسنون ہے۔ ان کے لیے قربانی کرنا واجب ہے۔

* میقات حج: رسول اکرم ﷺ نے حج کے لیے مندرجہ ذیل میقات مقرر کیے:

① ذوالحلیفہ: اہل مدینہ اور ان کے راستے سے آنے والوں کے لیے ہے، اسے آج کل آبار علی کہتے ہیں۔ یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً ۴۵ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔
② الجحفہ: شام، مصر، ترکی، یورپ اور امریکہ والوں کے لیے ہے۔ اب یہ بستی موجود نہیں مگر قریب ہی رابع نامی جگہ سے لوگ احرام باندھتے ہیں۔ یہ مکہ سے شمال مغرب میں 187 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

③ قَرْنُ الْمَنَازِل: اہل نجد اور عرفات وغیرہ کی طرف سے آنے والوں کا میقات۔ اسے آج کل السَّیْل کہتے ہیں۔ یہ مکہ سے 94 کلومیٹر دور ہے۔

④ ذَاتُ الْعُرْق: عراق وغیرہ کی طرف سے آنے والوں کا میقات ہے۔ اب یہ بستی موجود نہیں مگر قریب ہی الضریبہ نامی جگہ سے لوگ احرام باندھتے ہیں جسے خریبات بھی کہتے ہیں۔ یہ مکہ سے شمال مشرق میں 94 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

⑤ يَكْمَلُم: بیت اللہ کے جنوب میں ایک مقام ہے جو یمن، چین، بنگلہ دیش، افغانستان، بھارت اور پاکستان وغیرہ کی طرف سے آنے والوں کا میقات ہے۔ یہ مکہ مکرمہ سے 92 کلومیٹر پر واقع ہے۔ اسے آج کل السعدیہ کہتے ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۵) أَبْوَابُ النَّاسِكِ (التحفة ۱۷)

حج و عمرہ کے احکام و مسائل

(المعجم ۱) - بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْحَجِّ

(التحفة ۱)

باب ۱- حج کے لیے روانگی کا بیان

233

۲۸۸۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ وہ آدمی کو نیند سے اور کھانے پینے سے روک دیتا ہے اس لیے جب کوئی اپنے سفر سے مقصود کام پورا کر لے تو اسے چاہیے کہ جلدی گھر لوٹ آئے۔“

۲۸۸۲- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَأَبُو مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ. يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ. فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ سَفَرِهِ، فَلْيُعَجِّلِ الرَّجُوعَ إِلَى أَهْلِهِ».

۲۸۸۲- امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے یقوب بن حمید بن کاسب کے واسطے سے یہ روایت نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کی ہے۔

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنُ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهِيلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ

۲۸۸۲- أخرجه البخاري، العمرة، باب: السفر قطعة من العذاب، ح: ۱۸۰۴، ۳۰۰۱، ۵۴۲۹، ومسلم، الإمامة، باب السفر قطعة من العذاب ... الخ، ح: ۱۹۲۷ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (بهي) ۹۸۰/۲.

۲۸۸۲- م [صحیح] أخرجه الطبراني في الأوسط ۱/۴۲۸، ح: ۷۶۷ عن أحمد بن كثير أبي أيوب الطيالسي قال حدثنا محمد بن جعفر الوركاني قال حدثنا مالك بن أنس عن سهيل به ... الخ.

النَّبِيِّ ﷺ، يَنْحَوِرُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① سفر میں کئی طرح کی تکلیف اور مشقت ہوتی ہے جب کہ گھر کی راحت اور آرام اللہ کا احسان ہے اس لیے کسی معقول سبب کے بغیر خواہ مخواہ ادھر ادھر گھومنا مناسب نہیں۔ ② محض تفریح کے طور پر طویل سفر کرنا ایک فضول مشغلہ ہے جو وقت اور دولت کا ضیاع ہے خاص طور پر غیر مسلم ممالک میں جہاں جاہلی تہذیب تمام قباحتوں کے ساتھ پوری قوت سے اثر انداز ہوتی ہے۔ بلا ضرورت وہاں کا سفر کر کے اپنے ایمان اور عفت کو خطرے میں ڈالنا محض حماقت ہے۔ ③ شرعی طور پر جائز مقاصد کے لیے سفر کرنا جائز ہی نہیں مستحسن بھی ہے بلکہ بعض اوقات فرض بھی ہو جاتا ہے مثلاً: فرض حج و عمرہ کی ادائیگی کے لیے یا ایسے علم کے حصول کے لیے جو وطن میں دست یاب نہیں۔ اس کے علاوہ کسی بھی جائز مقصد کے لیے سفر کرنا درست ہے مثلاً: مسجد حرام، مسجد نبوی یا مسجد اقصیٰ کی زیارت کے لیے اسی طرح کسی نیک آدمی یا رشتے داروں اور دوستوں سے ملاقات کے لیے اور تجارت و ملازمت وغیرہ کے لیے۔



234

۲۸۸۳- حضرت عبداللہ بن عباس یا حضرت فضل

بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ جلدی کرے کیونکہ ممکن ہے آدمی بیمار ہو جائے یا اس کی سواری گم ہو جائے یا کوئی اور ضرورت پیش آ جائے۔ (جس کی وجہ سے وہ حج نہ کر سکے)۔“

۲۸۸۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ أَوْ أَحَدِهِمَا عَنِ الْآخَرِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ. فَإِنَّهُ قَدْ يَمْرَضُ الْمَرِيضُ، وَتَنْصِلُ الصَّلَاةُ، وَتَعْرِضُ الْحَاجَةُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① نیکی کا موقع ملے تو اسے جلد انجام دے لینا بہتر ہے ممکن ہے یہ موقع نکل جانے کے بعد دوبارہ موقع نہ ملے۔ ② حج سال میں ایک ہی بار خاص ایام میں ادا کیا جاسکتا ہے۔ اگر طاقت ہونے کے باوجود اگلے سال پر چھوڑ دیا جائے تو ممکن ہے اگلے سال جانا ممکن نہ ہو۔ یا شاید زندگی میں اگلا حج نہ آئے اور اگر آئے تو آدمی کو استطاعت نہ ہو۔

۲۸۸۳- [حسن] أخرجه أحمد: ۱/ ۳۵۵، ۲۱۶، عن وكيعة * أبو إسرائيل الملائي ضعيف كما في الكاشف للذهبي: ۱/ ۷۶، وغيره، وله طرق أخرى عند أبي داود، ح: ۱۷۳۲، وأحمد: ۱/ ۲۲۵، وغيرهما، وسند أحمد حسن، وصححه الشيخ: ۱/ ۴۴۸، قلت: أبو صفوان حسن الحديث على الأرجح.

(المعجم ۲) - بَابُ فَرَضِ الْحَجِّ (التحفة ۲)

باب: ۲- حج کی فریضت

۲۸۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ ابْنِ وَرْدَانَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ [آل عمران: ۹۷] قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ الْحَجُّ فِي كُلِّ عَامٍ؟ فَسَكَتَ. ثُمَّ قَالُوا: [أ] فِي كُلِّ عَامٍ؟ فَقَالَ: «لَا. وَلَوْ قُلْتُ: نَعَمْ. لَوَجَبَتْ». فَتَزَلَّتْ: ﴿يَكُنَّ أَيَّامُ الْأَيْمَةِ أَمْثَلًا لَا تَسْتَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ بُدِّلَ لَكُمْ تَسْؤُكُمْ﴾ [المائدة: ۱۰۱].

۲۸۸۴- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ ”اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پاسکتے ہوں، اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔“ تو صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ انھوں نے پھر کہا: کیا ہر سال؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔ اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (ہر سال) حج فرض ہو جاتا۔“ تب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَكُنَّ أَيَّامُ الْأَيْمَةِ أَمْثَلًا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ بُدِّلَ لَكُمْ تَسْؤُكُمْ﴾ ”اے ایمان والو! ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① حج صرف اس شخص پر فرض ہے جو طاققت رکھتا ہو، یعنی گھر سے روانہ ہونے سے لے کر واپسی تک کے اخراجات برداشت کر سکتا ہو۔ اس میں کھانے پینے کے اخراجات بھی شامل ہیں اور سواری کا خرچ یعنی کرایہ وغیرہ بھی۔ ② نبی اکرم ﷺ اپنی مرضی سے کسی کام کو فرض یا حرام قرار نہیں دیتے تھے تاہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سوال کرنا ان کے شوق عبادت کو ظاہر کرتا ہے۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ کو صحابہ کی کسی نیکی سے محبت اور اس کا شوق اس قدر پسند آجائے کہ اس کا حکم نازل ہو جائے اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو زیادہ سوالات سے منع فرما دیا گیا تھا تا کہ کوئی ایسا حکم نازل نہ ہو جائے جو بعد والوں کے لیے مشقت کا باعث ہو۔ ③ اسلامی شریعت کے احکام آسان اور قابل عمل ہیں لہذا ان کی ادائیگی میں کوتاہی کرنا محرومی کا باعث ہے۔ ④ حج زندگی میں ایک ہی بار ادا کرنا فرض ہے۔ دوسرا حج نفل ہوگا۔ لیکن اگر کسی نے بالغ ہونے سے پہلے یا غلامی کی حالت

۲۸۸۴- [حسن] أخرجه الترمذي، الحج، باب ما جاء كم فرض الحج، ح: ۸۱۴، ۳۰۵ من حديث منصور به، وقال: "حسن غريب" * عبد الأعلى تقدم، ح: ۱۵۵۴، وأبو البخترى سعيد بن فيروز لم يسمع من علي رضي الله عنه كما قال البزار وغيره، وللحديث شاهد عند مسلم، ح: ۱۳۳۷ وغيره، من غير ذكر الآيات، والله أعلم.

میں حج کیا ہے تو اس کا یہ حج نفل ہوگا۔ بالغ ہونے کے بعد یا آزادی ملنے پر اگر استطاعت ہو تو دوبارہ حج ادا کرنا فرض ہوگا۔

۲۸۸۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا حج ہر سال کرنا فرض ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر“ میں ہاں کہہ دیتا تو وہ فرض ہو جاتا اور اگر وہ فرض ہو جاتا تو تم اسے (پابندی سے) ادا نہ کر سکتے اور اگر تم اسے پابندی سے ادا نہ کرتے تو تمہیں عذاب ہوتا۔“

٢٨٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

نُمِرَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْحَجُّ فِي كُلِّ عَامٍ؟ قَالَ: «وَلَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجِبَتْ، وَلَوْ وَجِبَتْ لَمْ تَقُومُوا بِهَا، وَلَوْ لَمْ تَقُومُوا بِهَا عَذَّبْتُمْ».

فائدہ: فرض کا ترک عذاب کا باعث ہے۔

۲۸۸۲- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے سوال کیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا حج ہر سال (ادا کرنا فرض) ہے یا (زندگی میں) ایک ہی بار؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلکہ ایک ہی بار (فرض ہے)۔“ پھر جسے طاقت ہو تو وہ غلی حج ادا کرے۔“

٢٨٨- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

الدَّورَقِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ [هَارُونَ] أُنْبَتَانِ،
سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَيَّانٍ،
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْأَفْرَءَ بْنَ حَابِسٍ سَأَلَ
النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْحُجُّ فِي كُلِّ
سَنَةٍ، أَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً؟ قَالَ: «بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً،
فَمَنْ اسْتَطَاعَ، فَفَعَّلَ».

باب: ۳- حج اور عمرے کی فضیلت

(المعجم ٣) - بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

(التحفة ٣)

۲۸۸۷- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ

٢٨٨٧- حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

٢٨٨٥- [صحیح] وصححه البوصیری * الأعمش عنن، تقدم، ح: ١٧٨، ولحديثه شواهد صحيحة، انظر حديث السابق.

٢٨٨٦- [مصحح] أخرجه أبو داود، المناسك، باب فرض الحج، ح: ١٧٢١ من حديث يزيد بن * سفيان بن حسين بن عتبة بن عبد الجليل بن حميد وغيرهما، والزهري عن عمن، تقدم، ح: ٧٠٧، وللحديث شواهد كثيرة، انظر الحديثين السابقين.

٢٨٨٧- [صحيح] أخرجه الحميدي، ح: ١٧ عن سفيان بن عيينة به، وضعفه البوصيري لضعف عاصم بن عبيد الله، «

۲۵۔ أبواب المناسك

حج اور عمرے کی فضیلت کا بیان

نے فرمایا: ”حج اور عمرے مسلسل کرتے رہا کرو کیونکہ انھیں پے درپے ادا کرنا مفلسی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح بھی لوہے کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔“

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَابِعُوا ابْنَيْ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ. فَإِنَّ الْمَتَابَةَ بَيْنَهُمَا تَنْفِي الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ».

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے محمد بن بشر کے واسطے سے یہ روایت بھی نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کے ہم معنی بیان کی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

237

🌟 فوائد و مسائل: ① حج و عمرے پے درپے ادا کرنے کا یہ مطلب ہے کہ اگر حج کیا جائے تو اس کے بعد عمرہ بھی کیا جائے۔ اور اگر عمرے کا موقع مل جائے تو کوشش کی جائے کہ حج بھی ادا کر لیا جائے۔ یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ حج اور عمرہ بار بار ادا کیا جائے۔ جب بھی حج کا موقع ملے حج کر لیا جائے اور جب عمرے کا موقع ملے عمرہ کر لیا جائے۔ ② اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے مال میں برکت ہوتی ہے۔ حج و عمرہ کا خرچ بھی اللہ کی راہ میں ہے اس لیے اس سے بھی مال میں اضافہ ہوتا ہے اور فقر و فاقہ سے نجات ملتی ہے۔ ③ حج اسلام کا بنیادی رکن ہے اور عمرہ بھی ایک قسم کا حج ہی ہے اس لیے اسے ”حج اصغر“ (چھوٹا حج) بھی کہتے ہیں۔ ان دونوں کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ اور یہ بہت سے گناہوں سے معافی کا باعث بنتے ہیں۔

۲۸۸۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا

ﷺ نے فرمایا: ”ایک عمرے کے بعد دوسرا عمرہ دونوں کی درمیانی مدت کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ اور

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ،

ح: ۹۰۷، ولكن لحديثه شواهد، منها حديث ابن مسعود، أخرجه الترمذي، ح: ۸۱۰، وقال: ”حسن صحيح غريب“، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۵۱۲، وابن حبان، ح: ۳۶۸۵، وحديث ابن عباس، أخرجه النسائي، ح: ۲۶۳۱ بإسناد حسن.

۲۸۸۸۔ أخرجه البخاري، العمرة، باب وجوب العمرة وفضلها، ح: ۱۷۷۳، ومسلم، الحج، باب فضل الحج والعمرة، ح: ۱۳۹۹ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۳۴۶/۱.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ مَا بَيْنَهُمَا. وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① ”حج مبرور“ سے مراد وہ حج ہے جس میں ہر قسم کی لڑائی جھگڑے اور گناہوں سے پرہیز کی پوری کوشش کی جائے اس لیے اس لفظ کا ترجمہ ”مقبول حج“ بھی کیا جاتا ہے۔ ② عمرے سے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ③ احادیث میں بہت سی نیکیوں کے بارے میں مذکور ہے کہ ان سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ لیکن اس کا دار و مدار نیکیوں کو سنت کے مطابق ادا کرنے اور خلوص قلب پر ہے۔ علاوہ ازیں بعض اوقات نیکی میں ایسی کمی رہ جاتی ہے جس کی وجہ سے اس کے ثواب میں بہت کمی ہو جاتی ہے۔ ایسی نیکی اتنے گناہوں کی معافی کا باعث نہیں بن سکتی جتنے گناہ صحیح نیکی سے معاف ہوتے ہیں۔



۲۸۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۸۸۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اس گھر (کعبہ شریف) کا حج کرے اور (حج کے دوران میں) بے ہودہ گوئی نہ کرے اور گناہ نہ کرے وہ واپس آتا ہے تو اس طرح (گناہوں سے پاک) ہوتا ہے جیسے وہ اپنی ماں سے پیدا ہوئے وقت تھا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① بے ہودہ گوئی سے مراد فحش کلمات یا فحش حرکات ہیں۔ حج کے سفر میں جب خاندان اپنی بیوی سے بے تکلفی والی ایسی کوئی حرکت نہیں کر سکتا جو عام حالات میں اس کے لیے جائز ہے تو اجنبی عورت کی طرف غلط نگاہ سے دیکھنا اس کے لیے کیوں کر جائز ہوگا؟ ② احرام کھولنے کے بعد مرد کے لیے بیوی کے ساتھ اختلاط جائز ہو جاتا ہے۔ ③ انسان گناہوں سے پاک پیدا ہوتا ہے اور بالغ ہونے تک اس کے گناہ نہیں لکھے جاتے۔ یہود و نصاریٰ کا یہ عقیدہ غلط ہے کہ انسان گناہ گار پیدا ہوتا ہے۔

(المعجم ۴) - بَابُ الْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ باب ۴- کجاوے پر سوار ہو کر حج کرنا

(التحفة ۴)

۲۸۸۹- أخرجه البخاري، المحصر وجزاء الصيد، باب قول الله عزوجل: "ولا فسوق ولا جدال في الحج"، ح: ۱۸۲۰ من حديث سفیان، ومسلم، الحج، باب فضل الحج والعمرة، ح: ۱۳۵۰ عن ابن أبي شيبة من حديث منصور به.

۲۵۔ أبواب المناسك

حج اور عمرے کی فضیلت کا بیان

۲۸۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے کجاوے پر اور ایک ایسی (معمولی) چادر اوڑھ کر حج ادا کیا جس کی قیمت چار درہم تھی یا چار درہم کے برابر بھی نہ تھی۔ اور فرمایا: ”اے اللہ! حج (کے فرض کی ادائیگی مقصود) ہے دکھلاؤ اور شہرت (مقصود) نہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① حج کے سفر میں ضروری سامان کا استعمال درست ہے، مثلاً: اونٹ پر کجاوہ رکھ کر سفر کیا جاسکتا ہے اسی طرح بس اور جہاز کا سفر درست ہے کیونکہ یہ ایک ضرورت ہے اس سے عیش و عشرت مقصود نہیں۔ ② رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معمولی قسم کا لباس پہنا اور معمولی سواری پر سفر کیا تاکہ زیب و زینت کا اظہار نہ ہو۔ ③ عیدین اور جمعہ میں زیب و زینت کا اظہار درست ہے لیکن حج و عمرہ کے سفر میں زیادہ سے زیادہ سادگی اختیار کرنا مناسب ہے۔ ④ نیکی کے عمل میں اخلاص کو زیادہ ملحوظ رکھنا چاہیے۔

239

۲۸۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٌ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم مکے اور مدینے کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ ہم ایک وادی سے گزرے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ کون سی وادی ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا: یہ وادی اَزْرَق ہے۔ آپ نے فرمایا: ”گویا میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔“ آپ نے ان کے بالوں کی لمبائی کے بارے میں کچھ فرمایا (جو راوی حدیث) داود (بن ابی ہند) کو یاد نہیں رہا۔ ”انھوں

۲۸۹۰۔ [حسن] أخرجه ابن أبي شيبة: ۱۰۶/۴ عن وكيع به، وضعفه البوصيري من أجل يزيد بن أبان تقدم، ح: ۱۰۸۰ * والربيع بن صبيح صدوق سيء الحفظ، وكان عابداً مجاهداً (تقريب) وضعفه السيوطي في الجامع الصغير (فيض القدير: ۱۸۲/۲، ح: ۱۵۳۴) وله شواهد، منها ما أخرجه ابن خزيمة في صحيحه: ۲۶۲/۴، ح: ۲۸۳۶ * فيه سعيد بن بشير القرظي المصري، وعبد الله بن حكيم الكناني جهلما أبو حاتم، وثقهما ابن خزيمة.

۲۸۹۱۔ أخرجه مسلم، الإيمان، باب الإسراء برسول الله صلی اللہ علیہ وسلم إلى السموات وفرض الصلوات، ح: ۱۶۶ من حديث ابن أبي عدي به.

۲۵۔ ابواب المناسک

حاجی کی دعا کی فضیلت

نے کانوں میں انگلیاں ڈالی ہوئی ہیں وہ اللہ سے بلند
آواز سے فریاد کرتے ہوئے لبیک پکارتے ہوئے اس
وادی سے گزر رہے ہیں۔ صحابی نے فرمایا: پھر ہم نے
سفر جاری رکھا حتیٰ کہ ایک گھائی تک پہنچے تو آپ
نے فرمایا: ”یہ کون سی گھائی ہے؟“ لوگوں نے کہا:
ہرشنی یا لغت کی گھائی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”میں
گویا یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں جو سرخ اونٹنی پر سوار
ہیں۔ اُون کا جبہ اوڑھے ہوئے ہیں۔ ان کی اونٹنی کی
مہار چھوڑ کی ری کی ہے اور وہ لبیک پکارتے ہوئے اس
وادی سے گزر رہے ہیں۔“

بِالتَّلْبِيَةِ . مَا رَأَى بِهَذَا الْوَادِي قَالَ : ثُمَّ سِيرْنَا
حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَبِيَّةٍ . فَقَالَ : «أَيُّ نَبِيَّةٍ هَذِهِ؟»
قَالُوا : نَبِيَّةٌ هَرَشْنِي أَوْ لَغْتٍ . قَالَ : «كَأَنِّي
أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ ، عَلَى نَاقَةٍ حُمْرَاءَ ، عَلَيْهِ
جُبَّةٌ صُوفٍ . وَحِطَامٌ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ ، مَا رَأَى بِهَذَا
الْوَادِي ، مُلَكِّيًّا .

🌞 فوائد ومسائل: ① بنی اسرائیل کے انبیائے کرام علیہم السلام بھی کعبہ شریف کاج کرتے تھے اگرچہ ان کا قبلہ
بیت المقدس تھا۔ ② رسول اللہ ﷺ کی وحی کا ایک انداز یہ بھی تھا کہ گزشتہ واقعات آپ کو اس انداز سے دکھا
دیے جاتے تھے گویا کہ وہ ابھی واقع ہو رہے ہیں اس طرح ماضی کے واقعات یا جنت اور جہنم کے حالات سے
نبی ﷺ اس طرح واقف ہو جاتے تھے جس طرح کوئی شخص چشم دید واقعات کو جانتا اور یاد رکھتا ہے۔ ③ لبیک
بلند آواز سے پکارنا مستحب ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۲۹۲۲ تا ۲۹۲۳) ④ مرد کو احرام کی حالت میں سلا
ہوا لباس پہننا منع ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۲۹۲۹) ممکن ہے حضرت یونس علیہ السلام کی شریعت میں اس کی
اجازت ہو اس لیے انھوں نے اونٹنی کا جبہ پہنا ہوا ہو۔

باب ۵۔ حاجی کی دعا کی فضیلت

(المعجم ۵) - بَابُ فَضْلِ دُعَاءِ الْحَاجِّ

(التحفة ۵)

۲۸۹۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۲۸۹۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حج اور عمرہ کرنے والے اللہ
تعالیٰ کے ملاقاتی (اور مہمان) ہیں۔ اگر وہ اللہ سے دعا

الْحِزَامِيُّ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
صَالِحٍ ، مَوْلَى بَنِي غَامِرٍ : حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ

۲۸۹۲۔ [وصن] أخرجه البيهقي: ۲۶۲/۵ من حديث إبراهيم بن المنذر به، وقال: "صالح بن عبد الله منكر الحديث"، وثنا البوصيري: "هذا إسناد ضعيف" * صالح بن عبد الله قال فيه البخاري: "منكر الحديث"، وله شاهد حسن، انظر الحديث الآتي.

حاجی کی دعا کی فضیلت

کریں تو اللہ ان کی دعا قبول کرتا ہے اور اگر وہ بخشش مانگیں تو انھیں بخش دیتا ہے۔“

۲۵۔ ابواب المناسک ...
ابْنُ يَحْيَى بْنِ عَمَّادٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ،
عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «الْحُجَّاجُ
وَالْعُمَرَاءُ وَقَدْ لَاحَظَهُ اللَّهُ. إِنْ دَعَا أَجَابَهُمْ، وَإِنْ
اسْتَغْفَرُوا غُفِرَ لَهُمْ».

۲۸۹۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والا (مجاہد) حاجی اور عمرہ کرنے والا اللہ کے مہمان ہیں۔ اس نے انھیں بلایا تو انھوں نے تعمیل کی۔ انھوں نے اللہ سے مانگا تو اللہ نے دے دیا۔“

۲۸۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ:
حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ
السَّائِبِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْحَاجُّ وَالْعُمَرَاءُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ، وَقَدْ لَاحَظَهُ اللَّهُ. دَعَاهُمْ
فَأَجَابَهُمْ، وَسَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ».

فائدہ: یہ تین سفر بہت افضل ہیں کیونکہ ان افراد نے اللہ کے حکم کی تعمیل میں سفر کی مشقت برداشت کی ہے
اپنا ذاتی مقصد پیش نظر نہیں اس لیے اللہ بھی ان کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔

۲۸۹۴۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ سے عمرہ کرنے کی اجازت چاہی تو نبی ﷺ نے اجازت دے دی اور فرمایا: ”بھائی! اپنی کسی دعا میں ہمیں بھی شریک کر لینا اور (دعا میں) ہمیں نہ بھلانا۔“

۲۸۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ
عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، [عَنْ
عُمَرَ] أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْعُمْرَةِ.
فَإِذْنٌ لَهُ، وَقَالَ لَهُ: «يَا أَخِي! أَشَرِكُنَا فِي
شَيْءٍ مِنْ دُعَائِكَ، وَلَا تَنْسَنَا».

۲۸۹۳۔ [حسن] أخرجه الطبراني: ۱۳/۴۲۲، ح: ۱۳۵۵۶ من حديث عمران به، وحسنه البوصيري، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۹۶۴، وله شاهد حسن عند النسائي: ۵/۱۱۳، ۱۶/۶، وصححه ابن خزيمة: ۴/۱۳۰، ح: ۲۵۱۱، وابن حبان، ح: ۹۶۵، والحاكم: ۱/۴۴۱، والذهبي.

۲۸۹۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب (۱۰۹)، ح: ۳۵۶۲ من حديث وكيع به، وقال: "حسن صحيح"، وانظر، ح: ۹۰۷ لعلته، وهو في نيل المقيود، ح: ۱۴۹۸ من حديث عاصم به.

۲۸۹۵۔ حضرت صفوان بن عبد اللہ بن صفوان رضی

سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی بیٹی ان (صفوان) کے نکاح میں تھیں۔ وہ ان کے ہاں آئے تو ام درداء رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ (گھر میں) نہ ملے۔ ام درداء رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ کا اس سال حج کا ارادہ ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: تو ہمارے لیے بھی دعا خیر کرنا کیونکہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”آدمی کی اپنے بھائی کے حق میں اس کی عدم موجودگی میں کی ہوئی دعا مقبول ہے۔ دعا کرنے والے کے سر کے قریب ایک فرشتہ اس کی دعا پر آمین کہتا ہے۔ جب بھی وہ اس (غیر موجود بھائی) کے حق میں دعا کرتا ہے فرشتہ کہتا ہے: آمین اور تجھے بھی یہی کچھ نصیب ہو۔“ انھوں نے فرمایا: پھر میں بازار گیا تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی تو انھوں نے بھی مجھے نبی ﷺ کا یہی فرمان سنایا۔

۲۸۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي شَلِيمَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ: وَكَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ أَبِي الدَّرْدَاءِ. فَأَتَاهَا فَوَجَدَتْ أُمَّ الدَّرْدَاءِ، وَلَمْ يَجِدْ أَبَا الدَّرْدَاءِ. فَقَالَتْ لَهُ: تُرِيدُ الْحَجَّ، الْعَامَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَتْ: فَادْعُ اللَّهَ لَنَا بِخَيْرٍ. فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «دَعْوَةُ الْمَرْءِ مُسْتَجَابَةٌ لِأَخِيهِ بَظَهْرِ الْغَيْبِ. عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ يُؤْمِنُ عَلَى دُعَائِهِ. كُلَّمَا دَعَا لَهُ بِخَيْرٍ قَالَ: آمِينَ، وَلَكَ [بِمِثْلِهِ]» قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ. فَحَدَّثَنِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

🌞 فوائد ومسائل: ① حج یا عمرے کے لیے جانے والوں سے دعا کی درخواست کرنی چاہیے۔ ② افضل

مقامات پر دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ ③ کسی کی عدم موجودگی میں اس کے لیے دعا کرنا بہت ثواب کا کام ہے اور اللہ کی رحمت و برکت کا باعث ہے۔ ④ فرشتوں کا دعا کرنا قبولیت کا اشارہ ہے کیونکہ فرشتے اللہ کے حکم ہی سے دعا کرتے ہیں۔ ⑤ افضل شخص اپنے سے کم درجے کے آدمی سے دعا کی درخواست کر سکتا ہے۔ ⑥ اپنے سے افضل آدمی کے حق میں دعا کرنا درست ہے۔ ⑦ جن اوقات و مقامات میں دعا کی قبولیت کی زیادہ امید ہے ان میں اپنے لیے بزرگوں کے لیے دوستوں اور عزیزوں کے لیے دعا کرنا چاہیے اگرچہ انھوں نے دعا کرنے کو نہ بھی کہا ہو۔

باب ۶۔ حج کی ادائیگی کب

واجب ہو جاتی ہے؟

باب مَا يُوجِبُ الْحَجَّ

(التحفة ۶)

۲۵۔ أبواب المناسك حج واجب ہونے کی شرائط کا بیان

۲۸۹۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ : ح : وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ الْمَكِّيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَادٍ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُومِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا يُوجِبُ الْحَجَّ ؟ قَالَ : «الرَّادُّ وَالرَّاحِلَةُ» قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَمَا الْحَجُّ ؟ قَالَ : «السَّعْتُ الثَّقَلُ» وَقَامَ آخَرُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَمَا الْحَجُّ ؟ قَالَ : «الْحَجُّ وَالشَّحُّ» .

۲۸۹۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک شخص اٹھ کر نبی ﷺ کے قریب گیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کس چیز سے حج واجب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”سفر خرچ اور سواری سے۔“ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! حاجی کون ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”پراگندہ بالوں والا سادہ لباس والا۔“ ایک اور شخص نے اٹھ کر کہا: اے اللہ کے رسول! حج کیا ہوتا ہے؟ فرمایا: ”آواز بلند کرنا اور خون بہانا۔“

243

امام وکیع نے فرمایا: آواز سے مراد بلند آواز سے
لیک پکارتا ہے اور خون بہانے سے مراد اونٹ قربان کرنا ہے۔

فائدہ: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ لیک بلند آواز سے بہا، اور قربانی کرنا حج کے اہم اعمال ہیں۔ لیک سے بندے کی عبودیت اور تعمیل حکم کے جذبے کا اظہار ہوتا ہے اور قربانی سے اللہ کی راہ میں تن من و دھن قربان کر دینے کا جذبہ ظاہر ہوتا ہے۔

۲۸۹۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْقُرَشِيُّ عَنْ ابْنِ

۲۸۹۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿مَنْ

۲۸۹۶۔ [ضعیف] أخرجه الترمذي، الحج، باب ما جاء في إيجاب الحج بالزاد والراحلة، ح: ۸۱۳ من حديث وكيع به، وقال: "حسن" إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ الْخَوْزِي تقدم، ح: ۱۵۲۱، فالحديث ضعيف من أجله، وله طرق عن أنس، وعائشة وغيرهما، وأسانيدھا ضعيفة، وانظر الحديث الآتي.

۲۸۹۷۔ [إسناده ضعيف] وحسنه البوصيري، وفيه ثلاث علل ۱: سويد بن سعيد تقدم، ح: ۱۰۳۶، عمر بن عطاء بن راز ضعيف (تقريب)، هشام بن سليمان مقبول (تقريب) ورواه سعيد بن عبد الرحمن المخزومي عن هشام بن سليمان، وعبد المجيد عن ابن جريج: أخبرني عمر بن عطاء عن عكرمة عن ابن عباس به موقوفًا، وإسناده ضعيف موقوف (انظر حق: ۴/ ۲۳۱ وغيره).

۲۵۔ أبواب المناسك عورت کے حج پر جانے سے متعلق احکام و مسائل

جُرُجِج. قَالَ: وَأَخْبَرَنِيهِ أَيْضًا عَنْ ابْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ» يَعْني قَوْلُهُ: «مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا» [ال

عمران: ۹۷].

(المعجم ۷) - بَابُ الْمَرْأَةِ تُحُجُّ بِغَيْرِ وَلِيٍّ (النفحة ۷)

۲۸۹۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ سَفَرًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَصَاعِدًا، إِلَّا مَعَ أَبِيهَا أَوْ أَخِيهَا أَوْ ابْنِهَا أَوْ زَوْجِهَا أَوْ ذِي مَحْرَمٍ».



۲۸۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَيْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَاحِدٍ، لَيْسَ لَهَا ذُو حُرْمَةٍ».

🌞 نوائد و مسائل: ① عورت کو خاندان یا محرم کے بغیر طویل سفر نہیں کرنا چاہیے۔ ② چھوٹا سفر جیسے قریب کے گاؤں میں جانا یا شہر کے ایک محلے سے دوسرے محلے میں جانا بغیر محرم کے جائز ہے بشرطیکہ کسی قسم کے فتنے

۲۸۹۸۔ أخرجه مسلم، الحج، باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، ح: ۱۳۴۰ من حديث وكيع به.

۲۸۹۹۔ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۲۳۶/۲، ومسلم، ح: ۴۲۱/۱۳۳۹ من حديث مالك عن سعيد المقبري به، أخرجه البخاري، ح: ۱۰۸۸، ومسلم، ح: ۱۳۳۹ وغيرهما من حديث ابن أبي ذنب عن سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة به (تحفة الأشراف: ۳۰۹/۱۰).

حج بیدل سے متعلق احکام و مسائل

قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ. عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالٍ فِيهِ: الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ».

☀️ فوائد و مسائل: ① جہاد و قتال عورتوں پر فرض نہیں۔ ② عورتوں کے لیے حج اور عمرے کی اتنی اہمیت ہے جتنی مردوں کے لیے جہاد کی۔ ③ حج و عمرہ کو عورتوں کا جہاد اس لیے قرار دیا گیا ہے کہ اس میں بھی اللہ کی رضا کے لیے سفر کی مشقت برداشت کی جاتی ہے، مال خرچ کیا جاتا ہے اور کوئی طرح کی مشکلات برداشت کرنی پڑتی ہیں۔

۲۹۰۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۹۰۲- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے،
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ
الْحُدَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ
قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْحَجُّ جِهَادُ
كُلِّ ضَعِيفٍ».

🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ نے بعض معذروں کو جہاد میں شریک نہ ہونے کی اجازت دی ہے۔ ارشاد ہے: ﴿لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَى وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ﴾ (التوبة: ۹۱) ”ضعیفوں، بیماروں اور ان (ناداروں) پر کوئی حرج نہیں جن کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں۔“ اسی طرح عورتوں اور بچوں پر بھی جہاد فرض نہیں۔ ② عورتیں بچے اور بوڑھے جو جہاد نہیں کر سکتے، اسی طرح یتیمان اور لنگڑا وغیرہ ان سب کا بھی حکم ہے۔ ③ ایسے معذروں کے لیے قرب الہی اور عظیم ثواب حاصل کرنے کا ذریعہ اور عمرہ ہے۔ ان لوگوں کے لیے یہی شقت جہاد کے برابر ہے۔

(المعجم ۹) - بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ باب: ۹- فوت شدہ کی طرف

(التحفة ۹) سے حج کرنا

۲۹۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ۲۹۰۳- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

٢٩٠٢- [صحيح] أخرجه أحمد: ٦/ ٢٩٤ عن وكيع به، وضعفه البوصيري من أجل الانقطاع بين أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين الباقر، وأم سلمة رضي الله عنهما، وللحديث شواهد، منها ما أخرجه النسائي: ١١٣/ ٥، ١١٤، مناسك الحج، فضل الحج، ح: ٢٦٢٧ بإسناد صحيح عن أبي هريرة بلفظ: "جهاد الكبير والصغير والضعيف والمرأة الحج والعمرة".

٢٩٠٣- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الحج، باب الرجل يحج عن غيره، ح: ١٨١١ من حديث عبدة به،

ج بدل سے متعلق احکام ومسائل

۲۵۔ أبواب المناسك

ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یوں کہتے سنا: شبرمہ کی طرف سے لبیک۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شبرمہ کون ہے؟“ اس نے کہا: میرا قریبی رشتہ دار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے (پہلے) کبھی حج کیا ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ حج اپنی طرف سے کر پھر (بعد میں) شبرمہ کی طرف سے کرنا۔“

نُمِرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ [عُزْرَةَ]، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ شَبْرُمَةٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ شَبْرُمَةُ؟» قَالَ: قَرِيبٌ لِي. قَالَ: «هَلْ حَاجَبَتْ قَطُّ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَاجْعَلْ لَهُدِي عَنْ نَفْسِكَ، ثُمَّ حُجَّ عَنْ شَبْرُمَةٍ».

🌞 نوادہ ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند اضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس کی بابت تفصیلی گفتگو کی ہے۔ محققین کی اس تفصیلی گفتگو سے تصحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (إرواء الغلیل للألبانی، رقم: ۹۹۳، وصحیح ابن حبان (موارد الظمان) بتحقیق حسین سلیم أسد الدارانی، حدیث: ۹۶۲، وسنن ابن ماجہ بتحقیق الدککوری بشار عواد، رقم: ۲۹۰۳) اس سے معلوم ہوا ہے کہ حج بدل جائز ہے۔ ② یوسف ضرورت حج بدل کسی بھی انسان کی طرف سے کیا جاسکتا ہے۔ ہاں! البتہ اگر کوئی شخص حالت شرک میں مراہوتو اس کی طرف سے حج بدل نہیں ہو سکتا۔ واللہ اعلم۔ ③ حج بدل کے لیے یہ شرط ہے کہ حج کرنے والا پہلے اپنا حج کر چکا ہو۔ ④ عمرے کا بھی یہی حکم ہے۔ ⑤ حج بدل میں لبیک کہتے وقت اس شخص کا نام لینا چاہیے جس کی طرف سے حج یا عمرہ کرنا ہے۔

۲۹۰۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

۲۹۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى

ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: کیا میں اپنے والد کی طرف سے حج کر سکتا

الصَّنْعَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أُنْبَأَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ،

❖ وصحہ ابن خزیمہ، ح: ۳۳۹، وابن حبان، ح: ۹۶۲، والبیہقی، ۳۳۶/۴، والسند معلل بعتنہ ابن ابی عروبہ تقدم، ح: ۴۲۹ * وشيخه قتادة تقدم، ح: ۱۷۵.

۲۹۰۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في الكبير: ۲۴۵/۱۲، ح: ۱۳۰۰۹ من حديث عبدالرزاق به، وتفرد به فيما نعلم * وشيخه الثوري تقدم، ح: ۱۶۲ من كبار المدلسين، ولم نجد تصريح سماعه، وقال بعض العلماء في هذا الحديث: لهذا لفظ منكرو لا تشبهه ألفاظ النبي ﷺ أن يأمر بما لا يدرى هل ينفع أم لا ينفع، ومع ذلك صححه البوصيري.

عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: هَوْنٌ؟ نَبِيُّ ﷺ لَمْ يَرَأَ: "ہاں" اپنے والد کی طرف جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَحُجُّ عَنْ أَبِي؟ قَالَ: "نَعَمْ. حُجَّ عَنْ أَبِيكَ. فَإِنْ لَمْ تَزِدْهُ خَيْرًا لَمْ تَزِدْهُ شَرًّا".

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو بھی ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور دلائل کی رو سے صحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا والدین کی طرف سے حج و عمرہ کرنا درست ہے خواہ وہ زندہ ہوں یا صحیح عقیدے پر فوت ہو چکے ہوں۔ ② والدین کے بہت احسانات ہوتے ہیں اس لیے ایسے اعمال کرنے چاہئیں جن سے انھیں فائدہ پہنچے یا کم از کم ایسے اعمال سے ضرور اجتناب کیا جائے جو ان کے ساتھ برائی شمار ہوں۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ دوسرے کے ماں باپ کو گالی دے کر اپنے ماں باپ کے لیے گالی کا سبب بننے والا ایسے ہی ہے گویا اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالی دی۔ (صحیح البخاری 'الأدب' باب لا یسب الرجل والذیہ' حدیث: ۵۹۷۳)



۲۹۰۵۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْعَوْتِ بْنِ حُصَيْنٍ - رَجُلٍ مِنَ الْفُرَجِ - أَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ عَنْ حَجَّةٍ كَانَتْ عَلَى أَبِيهِ. مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "حُجَّ عَنْ أَبِيكَ" وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "وَكَذَلِكَ الصَّيَّامُ فِي النَّذْرِ، يُقْضَى عَنْهُ".

۲۹۰۵۔ حضرت ابو عوث بن حصین رحمہ اللہ جو مقام فرج کے رہنے والے تھے ان سے روایت ہے انھوں نے نبی ﷺ سے فتویٰ پوچھا کہ ان کے والد کے ذمے حج تھا اور وہ حج کیے بغیر فوت ہو گئے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔" اور نبی ﷺ نے فرمایا: "نذر کے روزوں کا بھی یہی حکم ہے کہ اس کی طرف سے ادا کیے جائیں۔"

(المعجم ۱۰)۔ بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْحَيِّ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ (التحفة ۱۰)

باب: ۱۰۔ زندہ آدمی کی طرف سے حج بدل کرنا جب اسے (خود حج کرنے کی) طاقت نہ ہو

۲۹۰۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۳۳۵/۴ من طريق شعيب بن زريق عن عطاء الخراساني به، وقال: "إسناده ضعيف"، وضعفه البوصيري، والمسلاني (تلخيص: ۲۲۵/۲) قلت: عطاء لم يسمع من أبي العوث رضي الله عنه كما في التقريب وغيره.

۲۹۰۶- حضرت ابو زرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے والد بہت بوڑھے ہیں نہ حج اور عمرہ کر سکتے ہیں اور نہ سواری پر سوار ہو سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اپنے والد کی طرف سے حج و عمرہ کرو۔“

۲۹۰۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ أَوْسٍ، عَنْ أَبِي رَزِينَ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ، لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظُّفْنَ. قَالَ: «حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ».

🌞 نوائد و مسائل: ① اگر انتہائی بوڑھے آدمی کے پاس سفر خرچ وغیرہ مہیا ہو تو اس پر بھی حج فرض ہو جاتا ہے۔ ② جو شخص بوڑھاپے کی وجہ سے سفر نہ کر سکتا ہو تو اس کی طرف سے حج بدل کرنا چاہیے۔ ③ عمرے میں بھی نیابت درست ہے۔

۲۹۰۷- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ حثعم کی ایک خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! میرے والد صاحب بوڑھے ہیں۔ وہ انتہائی بوڑھے ہو چکے ہیں اور حج کا جو فرض اللہ کی طرف سے بندوں پر عائد ہوتا ہے وہ ان پر بھی لازم ہو گیا ہے اور وہ (خود) اسے ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اگر میں ان کی طرف سے یہ فرض ادا کر دوں تو کیا ان کی طرف سے کافی ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“

۲۹۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَزْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ عِيَّاسٍ بْنِ أَبِي رِبْعَةَ الْمُخْزُومِيِّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ بْنِ عَبَادٍ بْنِ حَنْتِفٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ حَثْغَمٍ جَاءَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبِي شَيْخٌ

۲۹۰۶- [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الحج، باب منه، ح: ۹۳۰ من حديث وكيع به وقال: "حسن صحيح"، ورواه ابن خزيمة، ح: ۳۰۴۰، وابن حبان، ح: ۹۶۱، والحاكم على شرط الشيخين: ۴۸۱، ووافقه الذهبي، ورواه أحمد بن حنبل رحمه الله.

۲۹۰۷- [صحيح] أخرجه الطبراني ۱۰/۳۷۴، ح: ۱۰۷۴۸ من حديث محمد بن عثمان به، وهو إسناده حسن، وفيه غير غلاة، وأخرجه البخاري، ومسلم وغيرهما من حديث سليمان بن يسار عن ابن عباس به نحوه (تحفة الأشراف: ۴/۴۶۶، ح: ۶۶۶۰).

۲۵- أبواب المناسك

كَبِيرٌ، قَدْ أَفْنَدَ وَأَذْرَكَهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ، وَلَا يَسْتَطِيعُ آدَاءَهَا، فَهَلْ يُجْزَى عَنْهُ أَنْ أُؤْذِيَهَا عَنْهُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَعَمْ».

حج بدل سے متعلق احکام و مسائل

۲۹۰۸- حضرت حصین بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے والد پر حج فرض ہو گیا ہے۔ وہ حج نہیں کر سکتے سوائے اس کے کہ انھیں سواری پر باندھ دیا جائے۔ نبی ﷺ کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا: ”اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔“

۲۹۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَبِي أَذْرَكَهُ الْحَجَّ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَحُجَّ إِلَّا مُعْتَرِضًا. فَصَمَتَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: «حُجَّ عَنْ أَبِيكَ».

۲۹۰۹- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ قربانی بھائی حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے (اونٹنی پر) سوار تھے۔ قبیلہ خثعم کی ایک خاتون نے حاضر ہو کر عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! اللہ نے بندوں پر حج کا جو فریضہ عائد کیا ہے وہ میرے والد پر اس حال میں لازم ہوا ہے کہ وہ بہت بوڑھے ہو گئے ہیں سوار نہیں ہو سکتے۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔ اگر تمہارے والد پر قرض ہوتا تو تم اسے ادا کرتیں (اسی طرح اللہ کا قرض بھی ادا کرو)۔“

۲۹۰۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ يَسَّارٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَخِيهِ الْفَضْلِ أَنَّهُ كَانَ رَدَفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عِدَاةَ الْحَجَرِ: فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ، أَذْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَرْكَبَ. أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ! فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَى أَبِيكَ دَيْنٌ قَضَيْتِيهِ».

۲۹۰۸- [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني: ۲۶/۴، ح: ۳۵۴۹ من حديث أبي خالد الأحمر به، وضعفه البوصيري من أجل محمد بن كريب لأنه ضعيف كما في التريب وغيره.

۲۹۰۹- أخرجه البخاري، جزء الصيد، باب الحج عمن لا يستطيع الثبوت على الراحلة، ح: ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ومسلم، الحج، باب الحج عن العاجز لزمانة وهرم ونحوهما، أول للموت، ح: ۱۳۳۵ من حديث ابن شهاب الزهري به.

بچے کے حج سے متعلق احکام و مسائل

۲۵- أبواب المناسك

باب: بچے کا حج

(المعجم ۱۱) - بَابُ حَجِّ الصَّبِيِّ

(التحفة ۱۱)

۲۹۱۰- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حج (کے سفر) کے دوران میں ایک عورت نے اپنا بچہ بلند کر کے نبی ﷺ کو دکھایا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس (بچے) کا بھی حج ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں! اور تجھے ثواب ہے۔“

۲۹۱۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ، قَالَا: [حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُوْفَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: رَفَعَتْ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةٍ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلِهَذَا حَجٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ. وَلَكَ أَجْرٌ».

🌟 فوائد و مسائل: ① نابالغ بچے کا حج بھی ہو جاتا ہے لیکن وہ نفلی حج ہوتا ہے۔ بالغ ہونے کے بعد اگر طاعت ہو تو دوبارہ حج کرنا فرض ہے۔ ② بچے کے والدین یا سرپرست کو اس لیے ثواب ہوتا ہے کہ وہ بچے کو حج کی تربیت دیتے ہیں اور اسے ساتھ لے جانے کی مشقت برداشت کرتے ہیں نیز اس کی طرف سے رُمی اور قربانی وغیرہ کے اعمال انجام دیتے ہیں اسی طرح طواف اور سعی میں بعض اوقات بچے کو اٹھا کر طواف اور سعی کراتے ہیں تاہم اس صورت میں وہ طواف اور سعی بچے کی طرف سے ہوتی ہے اٹھانے والے کو اپنا طواف اور سعی الگ سے کرنی چاہیے۔

باب: ۱۲- نفاس اور حیض والی عورت

کا احرام حج

(المعجم ۱۲) - بَابُ النِّفَاسِ وَالْحَائِضِ

تُهْلُ بِالْحَجِّ (التحفة ۱۲)

۲۹۱۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مقام شجرہ (ذو الحلیفہ کے مقام) پر حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں ولادت ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ انھیں غسل کرنے

۲۹۱۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: نَفَسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ،

۲۹۱۰- [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء في حج الصبي، ح: ۹۲۴ عن محمد بن طريف به، وقال: "غريب".

۲۹۱۱- أخرجه مسلم، الحج، باب صحة إحرام النساء واستنجاب اغتالها للإحرام، وكذا الحائض، ح: ۱۲۰۹ عن عثمان بن أبي شيبة به.

۲۵۔ أبواب المناسك نفاس اور حیض والی عورت کے احرام سے متعلق احکام و مسائل

بِالشَّجَرَةِ. فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَنْ اور احرام باندھنے کا حکم دیں۔
يَأْمُرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهَلَّ.

🌞 فوائد و مسائل: ① مقام شجرہ سے مراد ذو الحلیفہ ہے جو اہل مدینہ کا میقات ہے۔ اس جگہ کو الشجرہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت وہاں پر ایک درخت تھا۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں اس مقام پر حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تھی۔ ② حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ صغار صحابہ میں سے ہیں۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہونے والا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ بیٹا حضرت اسماء کے، جناب علی رضی اللہ عنہ کے نکاح کرنے کے بعد انھی کے زیر تربیت اور زیر پرورش رہا، بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انھیں مصر کا والی بھی بنایا تھا۔ ③ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا، ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی مادری بہن ہیں۔ پہلے یہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ جنگ موتہ میں ان کی شہادت کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ ان کی وفات کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کیا۔ ④ حیض اور نفاس والی عورت بھی میقات سے احرام باندھے گی، نیز احرام کے موقع پر حیض اور نفاس والی عورت کو بھی غسل کرنا چاہیے۔

252

۲۹۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ :
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ
مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ
خَرَجَ حَاجًّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَمَعَهُ أَسْمَاءُ
بِنْتُ عُمَيْسٍ. فَوَلَدَتْ، بِالشَّجَرَةِ، مُحَمَّدَ
ابْنَ أَبِي بَكْرٍ. فَأَتَى أَبُو بَكْرٍ النَّبِيَّ ﷺ
فَأَخْبَرَهُ. فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْمُرَهَا أَنْ
تَغْتَسِلَ، ثُمَّ تَهَلَّ بِالحَجِّ، وَتَصْنَعَ مَا يَصْنَعُ
النَّاسُ. إِلَّا أَنَّهُ لَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ.

۲۹۱۲۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے لیے روانہ ہوئے تو ان کے ساتھ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ مقام شجرہ (ذو الحلیفہ) پر ان کے ہاں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر خبر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ انھیں (اسماء رضی اللہ عنہا کو) حکم دیں کہ غسل کر کے حج کا احرام باندھ لیں، پھر وہ سب کام کریں جو حاجی کرتا ہے مگر بیت اللہ کا طواف نہ کریں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① حیض و نفاس حج کی ادائیگی سے مانع نہیں۔ ② حیض و نفاس کی صورت میں بیت اللہ کا

۲۹۱۲۔ [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، مناسك الحج، الغسل للإلهلال، ح: ۲۶۶۵ من حديث خالد به، وصححه ابن خزيمة ۴/ ۱۶۷، ۱۶۸، ح: ۲۶۱۰، وللحديث طرق أخرى.

۲۵۔ أبواب المناسك میقات سے متعلق احکام و مسائل

طواف نہیں کرنا چاہیے کیونکہ کعبہ شریف مسجد کے اندر واقع ہے اور حیض و نفاس کے دوران میں مسجد میں داخل ہونا منع ہے۔

۲۹۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَفَسْتُ أَسْمَاءَ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ. فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَسْتَغْفِرَ بِتَوْبٍ وَنَهْلٍ.

۲۹۱۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو انھوں نے (مسئلہ معلوم کرنے کے لیے) نبی ﷺ کو پیغام بھیجا (کہ اب کیا کروں؟) آپ نے انھیں حکم دیا کہ غسل کریں اور ایک کپڑے کو لٹوٹ کی طرح باندھ لیں اور لپیک پکاریں (احرام باندھ لیں۔)

🌞 فائدہ: کپڑا باندھنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کے اندر روئی وغیرہ رکھ لی جائے تاکہ دوسرے کپڑوں کو خون نہ لگے اور پریشانی نہ ہو۔

(المعجم ۱۳) - بَابُ مَوَاقِيتِ أَهْلِ الْأَفَاقِ (التحفة ۱۳)

۲۹۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «يَهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ. وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ. وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ». فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ : أَمَّا هَذِهِ الثَّلَاثَةُ، فَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «وَيَهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَلَمَ».

۲۹۱۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینے والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن المنازل سے۔“ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تین میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنے ہیں اور مجھے خبر ملی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”اور یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔“

۲۹۱۳۔ أخرجه مسلم، الحج، باب صحة إحرام النساء واستحباب اغتسالها للإحرام... الخ، ح: ۱۲۱۰ من حديث جعفر به.

۲۹۱۴۔ أخرجه البخاري، الحج، باب ميقات أهل المدينة ولا يهلون قبل ذي الحليفة، ح: ۱۵۲۵، ومسلم، الحج، باب مواقيت الحج، ح: ۱۱۸۲ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (بحي) ۱/ ۳۳۰.

۲۵۔ أبواب المناسك اہرام باندھنے کے وقت کا بیان

فوائد ومسائل: ① میقات سے مراد وہ حد ہے جہاں سے حج یا عمرے کی نیت سے آنے والا شخص احرام باندھے بغیر آگے نہیں جاسکتا۔ مکہ آنے والے مختلف راستوں پر ان مقامات کا تعین کر دیا گیا ہے۔ ② آفاقی سے مراد وہ لوگ ہیں جو میقات کی حدود سے باہر دنیا میں کسی بھی مقام پر رہتے ہیں۔ وہ میقات پر پہنچتے ہیں تو احرام باندھتے ہیں۔ ان حدود کے اندر رہنے والے اپنے اپنے گھر سے احرام باندھ کر روانہ ہوتے ہیں۔

۲۹۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: ”مدینے والوں کے لیے احرام کی جگہ ذو الحلیفہ ہے۔ شام والوں کے لیے احرام کی جگہ جحفہ ہے۔ یمن والوں کے لیے احرام کی جگہ یلملم ہے۔ نجد والوں کے لیے احرام کی جگہ قرن ہے۔ مشرق (عراق) والوں کے لیے احرام کی جگہ ذات عرق ہے۔“ اس کے بعد آپ نے (مشرق کے) افق کی طرف چہرہ کر کے فرمایا: ”اے اللہ! ان کے دلوں کو (دین کی طرف) متوجہ کر دے۔“

۲۹۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «مَهْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ. وَمَهْلُ أَهْلِ الشَّامِ مِنَ الْجَحْفَةِ. وَمَهْلُ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَلَمَ. وَمَهْلُ أَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ. وَمَهْلُ أَهْلِ الْمَشْرِقِ مِنْ ذَاتِ عَرَفٍ» ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ لِلْأَفْقِ، وَقَالَ: «اللَّهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ».

فوائد ومسائل: ① ذو الحلیفہ کو آج کل بحر علی یا آبار علی کہتے ہیں۔ جحفہ کا موجودہ نام رابغ ہے۔ یلملم کو السعدیہ کہتے ہیں۔ قرن منازل کو ”السیل“ کہتے ہیں جبکہ ذات عرق کا موجودہ نام الضریبہ ہے۔ میقات سے متعلق مزید تفصیلی معلومات کے لیے کتاب الحج کا ابتدائیہ دیکھیے۔ ② عراق کی آبادی اس وقت مسلمان ہی نہیں تھی لیکن ان کے لیے میقات مقرر کر دیا گیا کیونکہ مستقبل میں یہ لوگ اسلام میں داخل ہونے والے تھے۔ ③ نبی اکرم ﷺ نے اہل عراق کے اسلام کے لیے دعا کی تاہم اس علاقے کے فتنوں سے بھی متنبہ فرمایا۔ یہ اس علاقے کے نیک لوگوں کے لیے باعث فخر اور مسند اور گمراہ لوگوں کے لیے باعث عار ہے۔

باب ۱۳۔ احرام کا بیان

(المعجم ۱۴) - بَابُ الْإِحْرَامِ

(التحفة ۱۴)

۲۹۱۵۔ [صحیح] وضعه البوصيري من أجل إبراهيم بن يزيد الخوزي، ح: ۱۵۲۱، ولكن تابعه ابن جريج عن أبي الزبير به عند مسلم، الحج، مواقيت الحج، ح: ۱۸۳، وغيره، ولشطره الأخير: "اللهم أقبل" شواهد عند الترمذي، ح: ۳۹۴۳، وأحمد: ۳۴۲/۳ وغيرهما.

۲۵۔ أبواب المناسك

احرام باندھنے کے وقت کا بیان

۲۹۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَرَّرُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَّازِيُّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ، إِذَا أَذْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْعَزْرِ، وَاسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ، أَهْلًا مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

۲۹۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ: قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُثَيْبٍ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنِّي عِنْدَ ثِقَاتٍ نَافِقَةٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، عِنْدَ الشَّجَرَةِ. فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ قَائِمَةٌ، قَالَ: «لَيْتَكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ مَعًا» وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

۲۹۱۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں درخت کے پاس (ذو الحلیفہ میں) رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے گھٹنوں کے پاس تھا۔ جب وہ آپ کو لے کر پوری طرح کھڑی ہو گئی تو آپ نے فرمایا: ”حج اور عمرہ دونوں کے لیے لبیک۔“ اور یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔

🌞 فوائد ومسائل: ① رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز پڑھ کر مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تھے۔ عصر کی نماز ذو الحلیفہ میں ادا کی پھر صبح تک یہیں قیام فرمایا۔ (سنن أبي داود 'المناسك' باب وقت الاحرام' حديث: ۱۷۷۳) ② رسول اللہ ﷺ نے جب لبیک پکارنا شروع کیا اس کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مختلف اقوال ہیں۔ اس موضوع پر بات کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ حج کے لیے روانہ ہوئے تو جب آپ نے ذو الحلیفہ کی مسجد میں نماز پڑھی اسی مقام پر احرام کی نیت کر لی چنانچہ جب دو رکعتوں سے فارغ ہوئے تو حج کا تلبیہ پکارا۔ کچھ لوگوں نے آپ سے یہ لبیک سنا اور یاد رکھا (کہ

۲۹۱۶۔ أخرجه البخاري، الجهاد، باب الركاب والغرز للداية، ح: ۲۸۶۵، ومسلم، الحج، باب بيان أن الأفضل أن أحرم... الخ، ح: ۲۷/۱۱۸۷ من حديث عبد الله به.

۲۹۱۷۔ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۲۲۵/۳ من حديث الأوزاعي، ب، وصححه الوضيري.

نبی ﷺ نے مسجد میں بلیک کی ابتدا کی۔) پھر آپ سوار ہوئے چنانچہ جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہوئی تو آپ نے بلیک پکارا۔ کچھ لوگوں نے آپ کو اس وقت (بلیک پکارتے) دیکھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ جماعت در جماعت آتے تھے انھوں نے اونٹنی کے کھڑے ہونے پر نبی ﷺ کو بلیک پکارتے سنا تو (بعد میں) کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو اس وقت بلیک پکارنا شروع کیا تھا جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہوئی، پھر رسول اللہ ﷺ روانہ ہو گئے۔ آپ بیداء کی بلند سطح پر چڑھے تو بلیک پکارا۔ کچھ لوگوں نے اس وقت آپ کو (بلیک پکارتے) دیکھا تو انھوں نے (بعد میں روایت کرتے ہوئے) کہا کہ نبی ﷺ نے تو اس وقت بلیک پکارنا شروع کیا تھا جب آپ بیداء کی بلند سطح پر پہنچے۔ قسم ہے اللہ کی! آپ نے اپنی نماز کی جگہ (بلیک پکار کر) نیت کر لی تھی، پھر جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہوئی تو (پھر بلند آواز سے) بلیک پکارا، پھر جب بیداء کی بلند سطح پر پہنچے تب بھی (بلند آواز سے) بلیک پکارا۔ (سنن أبی داود، المناسک، باب فی وقت الإحرام، حدیث: ۱۷۷۰) ⑤ رسول اللہ ﷺ کی نیت حج قرآن کی تھی، اس لیے آپ نے حج و عمرہ دونوں کا نام لے کر تبلیغ شروع کیا۔ جن لوگوں کے ساتھ قربانی نہیں تھی انھیں رسول اللہ ﷺ نے عمرے کے بعد احرام کھولنے کا حکم دے دیا تھا۔



باب: ۱۵- لیک پکارنا

(المعجم ١٥) - بَابُ التَّيْبَةِ (التَّحْفَةُ ١٥)

۲۹۱۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ وَ أَبُو أَسَامَةَ وَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: تَلَقَّضْتُ التَّلْبِيَةَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالتَّعَمُّعَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ» حاضر ہوں! تیرا کوئی شریک نہیں! میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں! تیرا کوئی شریک نہیں! میں حاضر ہوں۔ تعریفیں اور تعین تیری ہیں اور بادشاہی بھی۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ امام نافع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان الفاظ کا اضافہ کرتے تھے: «لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَ

٢٩١٨- أخرجه مسلم، الحج، باب التلبية وصفتها ووقتها، ح: ١١٨٤/٢٠ من حديث عبيد الله بن عمر به، وأصله متفق عليه من حديث مالك عن نافع به، البخاري، ح: ١٥٤٩، ومسلم، ح: ١١٨٤.

تلبیہ سے متعلق احکام و مسائل

سَعْدَيْكَ! وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ۔ لَبَّيْكَ! وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ“ حاضر ہوں! حاضر ہوں! تیری اطاعت کی سعادت سے بہرہ ور ہوں۔ اور ہر قسم کی خیر تیرے ہاتھوں میں ہے۔ میں حاضر ہوں! (دل میں) تیری ہی لگن ہے اور (تیرے ہی لیے) عمل۔“

فوائد و مسائل: ① تلبیہ حج کے عظیم مظاہر میں سے ہے جس سے اللہ کی محبت اس کی لگن اور اس کے لیے ہر قسم کی مشکلات برداشت کرنے کے عزم کا اظہار ہوتا ہے۔ ② نماز کے بعد سواری پر سوار ہوتے وقت اور بلندی پر چڑھتے وقت لبیک کا اہتمام زیادہ ہونا چاہیے۔ ③ تمام مسلمانوں کا بیک وقت لبیک پکارتا یہ ظاہر کرتا ہے کہ اللہ کے سامنے سب برابر ہیں سب اللہ کی رضا کے طالب ہیں رنگ، نسل، زبان اور علاقے کے امتیازات اسلام کے عالمی تعارف کے مقابلے میں سب بیچ ہیں۔ ④ اس میں یہ بھی سبق ہے کہ عام زندگی میں مسلمانوں کو اسی طرح اتحاد و اتفاق سے کام لینا چاہیے اور کسی مسلمان کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔ ⑤ تلبیہ میں توحید کا بار بار اقرار دل میں عقیدہ توحید کو پختہ کرنے کے لیے ہے۔ ⑥ تلبیہ کے مختلف الفاظ مروی ہیں۔ ان میں سے جو الفاظ چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔ اور یہ بھی درست ہے کہ کبھی ایک روایت کے مطابق تلبیہ پڑھا جائے اور کبھی دوسری حدیث کے مطابق۔

۲۹۱۹۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَتْ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ [لَبَّيْكَ] لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ، وَالْمُلْكَ. لَا شَرِيكَ لَكَ.»

۲۹۱۹۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا: [لَبَّيْكَ! اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ! لَبَّيْكَ! لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ! إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ! لَا شَرِيكَ لَكَ] ”حاضر ہوں! اے اللہ حاضر ہوں! میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں! حاضر ہوں! تعریفیں اور نعمتیں تیری ہی ہیں اور بادشاہی بھی تیرا کوئی شریک نہیں۔“

۲۹۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

۲۹۲۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۲۹۱۹۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، المناسك، باب: كيف التلبية، ح: ۱۸۱۳ من حديث جعفر به، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۲۲۶.

۲۹۲۰۔ [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، مناسك الحج، كيف التلبية، ح: ۲۷۵۳ من حديث عبد العزيز به، وصححه ابن خزيمة ۱۷۲/۴، ح: ۲۶۲۳، وابن حبان (مؤرد)، ح: ۹۷۵، والحاكم على شرط الشيخين: ۹۴۹/۱، ۵۰، ۴۴.

تبلیہ سے متعلق احکام و مسائل

وَعَلَيْهِ بُنْ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نے اپنے تیلیے میں فرمایا: [لَبَّيْكَ! إِلَهَ الْحَقِّ، لَبَّيْكَ] "حاضر ہوں! اے سچے معبود! میں حاضر ہوں!"

۲۹۲۱- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ :
 حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ : حَدَّثَنَا عُمَارَةُ
 ابْنُ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ
 سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
 ﷺ قَالَ : «مَا مِنْ مُلْكٍ بُلْبَلِي إِلَّا لَتِي مَا عَنْ
 يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ ، مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ
 مَدَرٍ . حَتَّى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هَهُنَا
 وَهَهُنَا .»

فوائد و مسائل: ① لیک پکارنا بہت بڑی نیکی ہے۔ ② بے جان چیزیں بھی نیک و بد کی تمیز رکھتی ہیں اور نیکی کے کام میں شریک ہوتی ہیں لیکن ان کی تسبیحات اور اذکارِ رحمن و انس کے ادراک سے ماوراء ہیں۔

(المعجم ۱۶) - بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّجَنُّبِ
(التحفة ۱۶)

باب: ۱۶- لیک بلند آواز سے
رکنا چاہیے

۲۹۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۹۲۲- حضرت خلد بن سائب رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (حضرت سائب بن خلد بن سوید رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا

« ووافقهُ الذهبي .

٢٩٢١- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء في فضل التلبية والنحر، ح: ٨٢٨ من حديث إسماعيل بن * وإسماعيل بن قيس، ح: ٧٥، ٢٣٦١ وغيرهما، وتابعه عبيدة بن حميد: حدثني عمارة بن غزيلة به، وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه: ١٧٦/٤، ح: ٢٦٣٤، ورواه الحاكم على شرط الشيخين: ٤٥١/١، ووافقه الذهبي.

٢٩٢٢- [صحیح] أخرجه النسائي، مسانك الحج، رفع الصوت بالإهلال، ح: ٢٧٥٤ من حديث مسنيان به، وقال الترمذي: 'حسن صحيح'، ح: ٩٢٩، وصححه ابن خزيمة، ح: ٢٦٢٦، ٢٦٢٧، وابن حبان، ح: ٩٧٤ وغيرهما.

۲۵۔ ابواب المناسک

تلبیہ سے متعلق احکام ومسائل

کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”حضرت جبریل علیہ السلام نے میرے پاس آ کر مجھے کہا کہ میں اپنے ساتھیوں کو حکم دوں کہ لیک بلند آواز سے پکاریں۔“

أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ: حَدَّثَهُ عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَمَرَ أَصْحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِإِلَهْلَالٍ».

۲۹۲۳۔ حضرت زید بن خالد جعفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد (ﷺ)! اپنے ساتھیوں کو حکم دیجیے کہ لیک بلند آواز سے پکارا کریں کیونکہ یہ حج کے شعار (امیازی اعمال) میں شامل ہے۔“

۲۹۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي لَيْدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَلٍ، عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَقَالَ: بِأَمْحَمْدًا! مَرَّ أَصْحَابَكَ فَلْيَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ. فَإِنَّهَا مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ».

فائدہ: لیک بلند آواز سے پکارنا مسنون ہے۔

۲۹۲۴۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”آواز بلند کرنا (لیک بلند آواز سے کہنا) اور خون بہانا (قربانی کرنا)۔“

۲۹۲۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْدِيرِ الْحِزَامِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ كَامِسٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّكِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَبَّلَ: أَيُّ

۲۹۲۳۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۹۲/۵ عن وكيع به، وصححه الحاكم: ۴۵۰/۱، وله شاهد عند الحاكم، وإسناده حسن.

۲۹۲۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء في فضل التلبية والنحر، ح: ۸۲۷ من حديث ابن أبي فديك به، وقال: "غريب ... ومحمد بن المنكدر لم يسمع من عبد الرحمن بن يربوع"، وصححه ابن خزيمة: ۱۷۵/۴، ح: ۲۶۳۱، والحاكم: ۴۵۰/۱، ۴۵۱، والذهبي، وللحديث شواهد كلها ضعيفة.

۲۵- أبواب المناسك

الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «الْعَجُّ وَالشَّجُّ».

بابُ الظَّلَالِ لِلْمَحْرَمِ

(التحفة ۱۷)

باب: ۱۷- اِحرَامِ والے کا سائے میں آنا

۲۹۲۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَزَامِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُثَيْدٍ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُحْرَمٍ يَصْحَى لِلَّهِ يَوْمَهُ، يُلَبِّي حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ، إِلَّا غَابَتْ بِذُنُوبِهِ، فَعَادَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ».

۲۹۲۵- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو احرام والا اللہ کی رضا کے لیے دن بھر دھوپ میں لپک پکارتا ہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے تو سورج اس کے گناہوں سمیت غروب ہوتا ہے (جس طرح سورج غروب ہو گیا) اس طرح اس کے گناہ ختم ہو گئے۔ (اور وہ اس طرح (گناہوں سے پاک صاف) ہو جاتا ہے جیسے وہ اپنی ماں سے پیدا ہوا تھا۔“

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت محققین کے نزدیک ضعیف ہے اس لیے سایہ ہوتے ہوئے محض اپنے آپ کو تکلیف دینے کے لیے دھوپ میں ٹھہرے رہنا کوئی نیکی نہیں۔ ایک صحابی نے دھوپ میں کھڑے رہنے خاموش رہنے اور روزہ رکھنے کی نیت کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے روزہ پورا کرنے کی اجازت دی کھڑے رہنے اور سائے سے پرہیز کرنے کی اجازت نہ دی۔ (صحیح البخاری، الأیمان والنذور، باب النذر فیما لا یملک وفي معصية، حدیث: ۲۷۰۳) مطلب یہ ہے کہ دھوپ کی بجائے سائے میں ہو جانا احرام کے منافی عمل نہیں۔

بابُ الطَّيْبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

(التحفة ۱۸)

باب: ۱۸- اِحرَامِ باندھتے وقت

خوشبو لگانا

۲۹۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۲۹۲۶- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

۲۹۲۵- [إسناده ضعيف] أخرجه الخطيب في موضع أو هام الجمع والتفريق: ۱/ ۱۵۹ من حديث عاصم بن عمر به، وهو ضعيف كما في التريب، وضعفه البوصري من أجله، وأجل عاصم بن عبيد الله تقدم، ح: ۹۰۷. ۲۹۲۶- أخرجه البخاري، الحج، باب الطيب بعد رمي الجمار والحلق قبل الإفاضة، ح: ۱۷۵۴ من حديث ابن عيينة به.

۲۵- أبواب المناسك

احرام سے متعلق دیگر احکام و مسائل

ہے انھوں نے فرمایا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کے احرام باندھنے کے وقت احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگائی اور احرام کھولنے کے وقت طواف افاضہ کرنے سے پہلے بھی۔“

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ح : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رُمْحٍ : أَنَّ أُنَا الْلَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، جَمِيعاً عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : طَيَّبَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ. وَلِحَلِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ.

سفیان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: (میں نے)

قَالَ سُفْيَانُ: بِدَيِّ هَاتَيْنِ.

اپنے ان دونوں ہاتھوں سے (نبی ﷺ کو خوشبو لگائی۔)

۲۹۲۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ”گو یا میں رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور رسول اللہ ﷺ لبیک پکار رہے ہیں۔“

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ النَّطِيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ يَلْبِي.

🌞 فوائد و مسائل: ① امام بخاری نے ”صحیح“ میں حدیث روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا اور اس سے خوشبو آ رہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ خوشبو کو تین بار دھوئے۔ (صحیح البخاری، الحج، باب غسل الخلق ثلاث مرات ۱۰، باب، حدیث: ۱۵۳۶) اور یہ حدیث بھی روایت کی ہے جو سنن ابن ماجہ کے اس باب کی پہلی حدیث ہے۔ (صحیح البخاری، الحج، باب الطيب عند الإحرام، حدیث: ۱۵۳۹) ان دونوں روایات میں یہ زنجار شمس محسوس ہوتا ہے۔ ان کے درمیان تطبیق یہ دی گئی ہے کہ خوشبو دھونے کا واقعہ پہلے کا ہے اس کے بعد نبی ﷺ کے عمل سے یہ ثابت ہوا کہ احرام باندھتے وقت خوشبو کا استعمال جائز ہے چنانچہ معلوم ہوا کہ دھونے کے حکم والی حدیث ۸ کا واقعہ ہے جو مقام جعرانہ میں پیش آیا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نبی ﷺ کو خوشبو لگانے کا واقعہ حجرۃ الوداع کا ہے جو ۱۷ھ میں ادا کیا گیا۔ علاوہ ازیں جس خوشبو کو دھونے کا حکم دیا گیا، وہ ”خلوق“ تھی جس میں زعفران کی آمیزش ہوتی ہے۔ اور مرد کے لیے زعفران کی خوشبو استعمال کرنا احرام کے علاوہ بھی ممنوع ہے۔ (مشہوم فتح الباری: ۳/۴۹۸) ② دس ذوالحجہ کو روری

۲۹۲۷- أخرجه مسلم، الحج، باب استحباب الطيب قبل الإحرام في البدن واستحباب به بالمسك . . . الخ، ح: ۴۱/۱۱۹۰ من حديث وكيع به.

۲۵۔ آیات المناسک سے متعلق دیگر احکام و مسائل

حجرات اور سر منڈانے یا بال چھوئے کرانے کے بعد احرام کی پابندیاں اٹھ جاتی ہیں۔ صرف ازدواجی تعلقات والی پابندی باقی رہ جاتی ہے اس لیے اس دن طواف کعبہ احرام کی چادروں کے بجائے عام سلعے ہوئے لباس میں کیا جاتا ہے چنانچہ اس طواف سے پہلے خوشبو لگانا بھی جائز ہو جاتا ہے۔

۲۹۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَأَنِّي أَرَى وَيِصَّ الطَّيِّبِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بَعْدَ ثَلَاثَةِ، وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۹۲۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ”گویا میں رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں جب کہ آپ کو احرام باندھے تین دن ہو چکے ہیں۔“

(المعجم ۱۹) - بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ (التحفة ۱۹)

باب: ۱۹۔ احرام والا کون سے کپڑے پہنے؟

۲۹۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَّ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرَاسَ وَلَا الْخِفَافَ. إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ. وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الرَّعْفَرَانُ أَوِ الْوَرُسُ».

۲۹۲۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: محرم کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیص“ پگڑی، شلوار، برنس اور موزے نہ پہننے البتہ اگر کسی کو جوتے دستیاب نہ ہوں تو موزے پہننے لے اور انھیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے (تا کہ جوتوں کی طرح بن جائیں)۔ اور ایسا کوئی کپڑا نہ پہنو جسے زعفران یا ورس لگی ہو۔“

۲۹۲۸۔ [صحیح] أخرجه النسائي، مناسك الحج، موضع الطيب، ح: ۲۷۰۴ من حديث شريك به * أبو إسحاق عن، تقدم، ح: ۴۶ كتلميذه، ولكن تابعه إبراهيم عند النسائي: ۱۴۰ / ۵، ح: ۲۷۰۳ وغيره، وللحديث شواهد.

۲۹۲۹۔ أخرجه البخاري، الحج، باب ما لا يلبس المحرم من الثياب، ح: ۵۸۰۳، ۱۵۴۲، ومسلم، الحج، باب ما يباح للمحرم بحج أو عمره لبسه وما لا يباح وبينان تحريم الطيب عليه، ح: ۱۱۷۷ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (بخي): ۳۲۴ / ۱، ۳۲۵، وأبو مصعب: ۱ / ۱، ۴۱۱، ۴۱۰، ح: ۱۰۳۸ نحو المعنى.

۲۵- أبواب المناسك اِحرام سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۲۹۳۰- حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِوَرَسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ.

۲۹۳۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ نے احرام والے کو ورس یا زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① احرام کی حالت میں مرد کے لیے سلا ہوا کپڑا پہننا منع ہے۔ ② سلعے ہوئے سے مراد وہ کپڑا ہے جو کرجم کے مطابق بنایا گیا ہو مثلاً: قمیص، شلوار بنیان، سویٹر وغیرہ۔ اگر آنر کی چادر چھوٹی ہو اور اس کے ساتھ ویسا ہی دوسرا ٹکڑا سی لیا جائے تاکہ کرجم کی ضرورت کے مطابق بڑی چادر بن جائے تو اسے سلا ہوا کپڑا شمار نہیں کیا جاتا۔ ③ ورس اس کپڑے کو کہتے ہیں جس کے ساتھ سر کو چھپانے والی چیز بھی ہو جیسے برساتی کوٹ میں ہوتا ہے۔ ④ پگڑی اگرچہ سلا ہوا کپڑا نہیں تاہم مرد کے لیے اس کا استعمال بھی ممنوع ہے لہذا ٹوپی کا استعمال بالاولیٰ منع ہوا۔ ⑤ سر پر گٹھڑی وغیرہ اٹھانا پہننا نہیں کہلاتا لہذا وہ منع نہیں ہوگا۔ ⑥ ”ورس“ ایک پودا ہے۔ نواب وحید الزمان خان نے اس کا ترجمہ ”سنگاری ڈنڈیاں“ کیا ہے۔ اس سے کپڑا رنگا جاتا ہے۔ زعفران اور ورس سے رنگے ہوئے کپڑے میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے اس لیے احرام میں ایسے کپڑے کا استعمال منع ہے۔

(المعجم ۲۰) - بَابُ السَّرَاوِيلِ وَالْحَفْنَيْنِ
لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدْ إِزَارًا أَوْ نَعْلَيْنِ
(التحفة ۲۰)

باب: ۲۰- اگر احرام باندھنے والے کو تہبند یا جوتے میسر نہ ہوں تو پا جامہ اور موزے پہن سکتا ہے

۲۹۳۱- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَبِي الشَّعَثَاءِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ قَالَ:

۲۹۳۱- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے سنا آپ نے فرمایا: ”جسے تہبند نہ ملے وہ پا جامہ (یا شلوار) پہن لے۔ اور جسے جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے۔“

۲۹۳۰- أخرجه البخاري، اللباس، باب النعال السنية وغيرها، ح: ۵۸۵۲، ومسلم، الحج، الباب السابق، ح: ۳/۱۱۷۷ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى) ۱/ ۳۲۵ وأبو مصعب ۱/ ۴۱۲ ح: ۱۰۴۰.

۲۹۳۱- أخرجه البخاري، اللباس، باب النعال السنية وغيرها، ح: ۵۸۵۳، ۵۸۰۴، ۱۸۴۱، ۱۸۴۳، ومسلم، الحج، باب ما يباح للمحرم بجمع أو عمرة لبسه وما لا يباح... الخ، ح: ۱۱۷۸ من حديث ابن عيسى به.

۲۵۔ أبواب المناسك

احرام سے متعلق دیگر احکام و مسائل

هَشَامٌ: عَلَى الْمُشْبِرِ فَقَالَ: «مَنْ لَمْ يَجِدْ
إِزَارًا، فَلْيَلْبَسْ سَرَوِيلَ. وَمَنْ لَمْ يَجِدْ
نَعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ».

وَقَالَ هَشَامٌ فِي حَدِيثِهِ: «فَلْيَلْبَسْ
سَرَوِيلَ، إِلَّا أَنْ يَفْقِدَ».

ہشام کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ”کپڑا نہ
ہونے کی صورت میں پاجامہ بھی پہن سکتا ہے۔“

۲۹۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُضْعَبٍ: حَدَّثَنَا
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ: «مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ،
وَلْيَقْطَعْهُمَا أَشْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ».

۲۹۳۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جسے جوتے میسر نہ ہوں وہ
موزے پہن لے اور انھیں ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ
دے (تاکہ جوتے بن جائیں)۔“



264

🌞 فوائد و مسائل: ① مرد کے لیے سلا ہوا کپڑا پہننا منع ہے البتہ مجبوری کی حالت میں شلوار یا پاجامہ پہننا جائز
ہے۔ ② احرام کی حالت میں چڑے کے موزے پہننا بھی جائز نہیں لیکن جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ ہاتھ نہ باندھ
سکتا ہے۔ ③ علامہ البانی رحمہ اللہ اور دیگر سعودی علماء کی رائے یہ ہے کہ اگر جوتے نہ ہونے کی وجہ سے موزے
پہننے پڑیں تو انھیں کاٹنا ضروری نہیں کیونکہ کاٹنے کا حکم مدینے میں دیا گیا تھا بعد میں سفر حج کے دوران میں
نبی ﷺ نے ایسی صورت میں موزے پہننے کی اجازت دی اور کاٹنے کا حکم نہیں دیا حالانکہ اس موقع پر بہت سے
ایسے افراد موجود تھے جنھوں نے مدینے میں رسول اللہ ﷺ سے موزے کاٹنے کا حکم نہیں سنا تھا۔ اگر کاٹنا
ضروری ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس وقت ضرور وضاحت فرما دیتے۔ (فتاویٰ اسلامیہ: ۳۱۱/۲، مطبوعہ دارالسلام)

(المعجم ۲۱) - بَابُ التَّوَقُّفِ فِي الْإِحْرَامِ
(التحفة ۲۱)

باب: ۲۱۔ احرام میں تا مناسک کاموں
سے اجتناب کرنا چاہیے

۲۹۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۹۳۳۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت

۲۹۳۲۔ [صحیح] تقدم، ح: ۲۹۲۹ من حديث نافع، وحديث: ۲۹۳۰ من حديث ابن دينار.

۲۹۳۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، باب المناسك، باب المحرم يذوب، غلامه، ح: ۱۸۱۸ من حديث ابن
إدريس به، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۶۷۹، «الحاكم على شربا مسلم: ۴۵۳/۱، ۴۵۴»، ووافقه الذهبي «ابن
إسحاق عن ابن خزيمة، تقدم، ح: ۱۲۰۹، وبإلفي المسند صحيح.

احرام سے متعلق دیگر احکام و مسائل

ہے، انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب ہم مقام عرج پر پہنچے تو (آرام کرنے کے لیے) ٹھہرے۔ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی ﷺ کے پاس بیٹھی تھیں۔ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھی تھی۔ ہمارا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کا (سامان سفر والا) اونٹ ایک ہی تھا جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے غلام کے پاس تھا۔ وہ غلام آیا تو اس کے پاس اونٹ نہ تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرا اونٹ کہاں ہے؟ اس نے کہا: رات کو گم ہو گیا۔ انھوں نے فرمایا: صرف ایک اونٹ اور وہ بھی تو نے گم کر دیا؟ اور اسے مارنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس محرم کو دیکھیں! کیا کر رہے ہیں؟“

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَادٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعُجْرِ، نَزَلْنَا. فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَعَائِشَةُ إِلَى جَنْبِهِ. وَأَنَا إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ. وَكَانَتْ زِمَانَةُ وَزِمَانَةُ أَبِي بَكْرٍ وَاحِدَةً، مَعَ غَلَامِ أَبِي بَكْرٍ. قَالَ: فَطَلَعَ الْغَلَامُ وَلَيْسَ مَعَهُ بَعِيرُهُ. فَقَالَ لَهُ: أَيْنَ بَعِيرُكَ؟ قَالَ: أَضَلَّتْهُ الْبَارِحَةُ. قَالَ: مَعَكَ بَعِيرٌ وَاحِدٌ، تُضِلُّهُ؟ قَالَ: فَطَفِقَ يَضْرِبُهُ. وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْمُحْرِمِ مَا يَصْنَعُ».

🌞 **نوافل و مسائل:** ① مذکورہ روایت کو بعض محققین نے حسن قرار دیا ہے، لہذا ماتحت غلطی کرے تو اس سے باز پرس کرنا جائز ہے۔ ② بعض اوقات غلطی پر جسمانی سزا بھی دی جاسکتی ہے لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ بہت شدید مارتے ہوئے نہ مارا جائے اور غلطی کرنے والے کو بددعا نہ دی جائے۔ ③ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ تھا کہ اب جانے دیجیے۔ ④ بزرگ شخصیت کو غلطی یا خلاف اولیٰ پر تنبیہ کرتے وقت اس کے ادب و احرام کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

(المعجم ۲۲) - بَابُ الْمُحْرِمِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ
(التحفة ۲۲۲)

۲۹۳۴- حضرت عبد اللہ بن حنین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مقام ابواء پر حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے درمیان (ایک مسئلہ میں)

۲۹۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

۲۹۳۴- أخرجه البخاري، جزء الصيد، باب الاغتسال للمحرم، ح: ۱۸۴۰، ومسلم، الحج، باب جواز غسل المحرم بدنه ورأسه، ح: ۱۲۰۵ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى) ۱/ ۳۲۳، أبو مصعب ۱/ ۴۰۸، ۴۰۹، ح: ۱۰۳۳.

عَبَّاسٍ وَالْمِسُورَ بْنِ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ: يَغْيِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ. وَقَالَ الْمِسُورُ: لَا يَغْيِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ.

فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ. فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ، وَهُوَ يَسْتُرُ بَنُوتَ. فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُنَيْنٍ. أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْيِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ قَالَ: فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ. فَطَاطَاهُ حَتَّى بَدَأَ لِي رَأْسُهُ. ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ: أَصِيبْ. فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ. ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ. فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ. ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُهُ ﷺ يَفْعَلُ.

احرام سے متعلق دیگر احکام و مسائل

اختلاف ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ محرم سر دھو سکتا ہے جبکہ حضرت مسور رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ محرم سر نہیں دھو سکتا۔

(حضرت عبداللہ بن حنین نے کہا:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ مسئلہ معلوم کرنے کے لیے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ میں نے انھیں کنویں کی دو کڑیوں کے درمیان غسل کرتے پایا۔ انھوں نے ایک کپڑے سے پردہ کر رکھا تھا۔ میں نے سلام کیا تو انھوں نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے کہا: میں عبداللہ بن حنین ہوں۔ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کی خدمت میں یہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے کہ رسول اللہ ﷺ احرام کی حالت میں اپنا سر کس طرح دھوتے تھے؟ حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ نے کپڑے پر ہاتھ رکھ کر اسے اتائیچے کر دیا کہ مجھے ان کا سر نظر آنے لگا، پھر اس شخص کو جو (نہانے میں مدد دیتے ہوئے) آپ پر پانی ڈال رہا تھا، فرمایا: پانی ڈالو۔ اس نے آپ کے سر پر پانی ڈالا تو آپ نے دو ٹوٹا ہوا تھوک سے اپنے سر (کے بالوں) کو حرکت دی۔ آپ اپنے ہاتھوں کو آگے کی طرف بھی لائے اور پیچھے بھی لے گئے۔ پھر فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① کسی علمی مسئلے میں اختلاف رائے مذموم نہیں بلکہ اپنی رائے کی غلطی واضح ہو جانے کے

بعد اس پر اصرار کرنا برا ہے۔ ② اختلاف ہو جانے کی صورت میں اپنے سے بڑے عالم کی طرف رجوع کرنا

چاہیے۔ ③ عالم کو چاہیے کہ مسئلے کے ساتھ دلیل بھی ذکر کر دے تاکہ مکمل مطمئن ہو جائے۔ ④ کپڑا پہن کر

نہاتے ہوئے (یعنی دوسروں سے پردہ کرنا بہتر ہے)۔ ⑤ جن اعضاء کو دیکھنا ممنوع ہے ان کے علاوہ باقی جسم دیکھنا

۲۵- أبواب المناسك حج میں شرط لگانے کا بیان

جائز ہے جیسے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کے ساتھ دوسرا آدمی موجود تھا جو انھیں غسل میں مدد دے رہا تھا اور ظاہر ہے کہ صحابی نے نہانے کے لیے اوڑھنے والی چادر اتاری ہوئی ہوگی۔ ① وضو کرنے اور نہانے میں دوسرے آدمی سے مدد لینا جائز ہے۔ ② احرام کی حالت میں نہانا اور سر دھونا جائز ہے لیکن خوشبودار صابن استعمال کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ③ سر دھوتے وقت بالوں کو حرکت دینا جائز ہے تاکہ اچھی طرح صفائی ہو جائے اس طرح اگر کوئی بال ٹوٹ جائے تو وہ بال کاٹنے کے حکم میں نہیں لہذا کوئی فدیہ وغیرہ واجب نہیں ہوگا۔

(المعجم ۲۳) - بَابُ الْمُحْرِمَةِ تَسْدُلُ الثَّوْبَ عَلَى وَجْهِهَا (التحفة ۲۳)
باب: ۲۳- احرام کی حالت میں عورت کا اپنے چہرے پر کپڑا لگانا

۲۹۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْنَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ. فَإِذَا لَقَيْنَا الرَّاكِبَ أَسْدَلْنَا ثِيَابَنَا مِنْ فَوْقِ رُؤُوسِنَا. فَإِذَا جَاوَزْنَا رَفَعْنَاهَا.

۲۹۳۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم نے احرام باندھا ہوا تھا۔ جب ہمیں کوئی سوار نظر آتا تو ہم اپنے سروں سے کپڑے (چہرے پر) لٹکا لیتیں۔ اور جب وہ گزر جاتا، ہم کپڑا اٹھا لیتیں۔“

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْنَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے علی بن محمد کی سند سے یہ روایت بھی نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کے ہم معنی بیان کی ہے۔

(المعجم ۲۴) - بَابُ الشَّرْطِ فِي الْحَجِّ (التحفة ۲۴)
باب: ۲۴- حج میں شرط لگانا

۲۹۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي. ح. وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْنَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ. فَإِذَا لَقَيْنَا الرَّاكِبَ أَسْدَلْنَا ثِيَابَنَا مِنْ فَوْقِ رُؤُوسِنَا. فَإِذَا جَاوَزْنَا رَفَعْنَاهَا.

۲۹۳۶- حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) بن عبد اللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہ) اپنی دادی حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا اپنی نانی

۲۹۳۵- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، المناسك، باب في المحرمة تغطي وجهها، ح: ۱۸۳۳ من حديث يزيد بن زبير، وهو ضعيف كما تقدم، ح: ۵۰۴.

۲۹۳۶- [صحيح] أخرجه الطبراني: ۳۰۴/۲۴ من حديث عثمان بن حكيم به أبو بكر بن عبد الله مستور، ولم يفرده، ولحديثه شواهد صحيحة، انظر الحديث الآتي.

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: لَا أُدْرِي أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ، أَوْ شُعْذَى بِنْتُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. فَقَالَ: «مَا يَمْنَعُكَ، يَا عَمَّتَاهُ مِنَ الْحَجِّ؟» فَقَالَتْ: أَنَا أَمْرَأَةٌ سَقِيمَةٌ. وَأَنَا أَخَافُ الْحَبْسَ. قَالَ: «فَأَحْرِمِي وَاسْتَرِطِي أَنْ مَحِلَّكَ حَيْثُ حُبْسَتْ».

حضرت سعدی بنت عوف رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ضباعہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: ”پھوپھی جان! آپ کو حج کرنے میں کیا رکاوٹ درپیش ہے؟“ انھوں نے کہا: میں بیمار عورت ہوں اور راستے میں رک جانے (اور سفر جاری نہ رکھ سکنے) سے ڈرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”احرام باندھ لیجیے اور شرط کر لیجیے کہ آپ وہیں احرام کھول دیں گی جہاں آپ کو رکاوٹ پیش آجائے۔“

۲۹۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ وَوَيْعٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ غُرُورَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ضُبَاعَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا شَاكِيَةٌ. فَقَالَ: «أَمَا تُرِيدِينَ الْحَجَّ، الْعَامَ؟» قُلْتُ: إِنِّي لَعَلِيلَةٌ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «حُجِّي وَفُؤُلِي: مَحَلِّي حَيْثُ تَحْبُسِي».

۲۹۳۷۔ حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں بیمار تھی۔ آپ نے فرمایا: ”کیا اس سال تمھارا حج کا ارادہ نہیں ہے؟“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں بیمار ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”حج کرو اور کہہ دو: (اے اللہ!) میں وہاں احرام کھول دوں گی جہاں تو مجھے روک دے۔“

۲۹۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا وَعَكْرِمَةَ يُحَدِّثَانِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَتْ ضُبَاعَةُ بِنْتُ

۲۹۳۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حضرت ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں بھاری جسم کی (یا بیمار) عورت

۲۹۳۷۔ [صحیح] أخرجه الطبراني: ۳۳۷، ۳۳۶/۲۴ من حديث ابن أبي شيبة به، وإسناده قوي، وأخرجه البخاري، ح: ۵۰۸۹، ومسلم، ح: ۱۲۰۷ وغيرهما من طريق هشام عن أبيه عن عائشة به، وللحديث طرق كثيرة عند مسلم وغيره، انظر الحديث الآتي.

۲۹۳۸۔ أخرجه مسلم، الحج، باب جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض ونحوه، ح: ۱۲۰۸ من حديث أبي عاصم به.



۲۵۔ أبواب المناسك۔ حرم شریف اور مکہ مکرمہ میں داخلے سے متعلق احکام و مسائل

الرَّبِيعُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ هُوں اور میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں۔ میں کیسے احرام باندھوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”احرام باندھ لو اور شرط لگا لو کہ میں وہیں احرام کھول دوں گی جہاں (اے مجلیٰ حیث حبستنی)“

🌞 فوائد و مسائل: ① بیمار آدمی حج یا عمرے کی نیت سے سفر کر سکتا ہے اگرچہ بیماری میں اضافے کا خوف ہو۔ ② اگر مرض کی وجہ سے یہ خطرہ ہو کہ سفر میں رکاوٹ پیش آجائے گی تو احرام باندھتے وقت مشروط احرام باندھا جائے یعنی یہ کہا جائے کہ اے اللہ! اگر رکاوٹ پیش آگئی تو میں وہیں احرام کھول دوں گا۔ ③ مشروط احرام باندھ کر کیا ہواج یا عمرہ اگر پورا ہو جائے تو یہ عام حج اور عمرے کی طرح ہے اس کے ثواب میں کمی نہیں آئے گی۔ ④ مشروط احرام کے بعد اگر حج یا عمرہ مکمل کیے بغیر احرام کھول کر ارادہ ختم کرنا پڑ جائے تو کوئی کفارہ لازم نہیں آئے گا نہ دم لازم ہوگا نہ صدقہ وغیرہ۔

(المعجم ۲۵) - بَابُ دُخُولِ الْحَرَمِ
(التحفة ۲۵)

۲۹۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ صَبِيحٍ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ حَسَّانَ أَبُو عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ الْأَنْبِيَاءُ تَدْخُلُ الْحَرَمَ مُشَاءَ حُفَاةٍ. وَيَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ. وَيَقْضُونَ الْمَنَاسِكَ حُفَاةً مُشَاءَ.

۲۹۳۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: انھوں نے فرمایا: انبیائے کرام چلتے ہوئے (سواری کے بغیر) اور ننگے پاؤں حرم میں داخل ہوا کرتے تھے اور (اسی طرح) بیت اللہ کا طواف کرتے تھے۔ وہ تمام مناسک (اور اعمال) پیدل اور ننگے پاؤں ادا کرتے تھے۔

(المعجم ۲۶) - بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ
(التحفة ۲۶)

۲۹۴۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۲۹۴۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

۲۹۳۹۔ [إسناده ضعيف] وتكلم فيه البوصيري من أجل مبارك بن حسان، وتقدم حاله، ح: ۲۷۱۰.

۲۹۴۰۔ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۴/۲ عن أبي معاوية به، وأخرجه البخاري، ح: ۱۵۷۶، ومسلم، ح: ۱۲۵۷، وغيرهما من حديث يحيى القطان عن عبيد الله بن عمر به نحو المعنى، وتابعه مالك عن نافع به عند البخاري وغيره.

۲۵۔ ابواب الناسک . مکہ مکرمہ میں داخلے سے متعلق احکام و مسائل

أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ
نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ
يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا. وَإِذَا خَرَجَ،
خَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى.

کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں ثنیہ علیا سے داخل ہوتے
تھے۔ اور جب (مکہ شریف سے) باہر نکلتے تو ثنیہ
سفلی سے نکلتے تھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ثنیہ پہاڑوں کے درمیان گھاٹی یا راستے کو کہتے ہیں۔ ② ثنیہ علیا (اوپر والی گھاٹی)
سے مراد وہ بلند گھاٹی ہے جو مکہ کی شمالی سمت جنت المعلیٰ کی طرف ہے۔ اس کا نام کداء اور حجوں ہے۔
③ ثنیہ سفلی (نیچے والی گھاٹی) سے مراد وہ پہاڑی راستہ ہے جو جبل قعیقان کی طرف ہے۔ اسے کدای بھی
کہتے ہیں۔ (فتح الباری، الحج، باب ۴۱) یہ باب بنی شیبہ کی طرف ہے۔

۲۹۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا.

۲۹۴۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ نبی ﷺ مکہ میں دن کے وقت داخل ہوئے۔

🌞 فائدہ: رسول اللہ ﷺ رات کو ذی طویٰ کے مقام پر ٹھہرے تھے۔ صبح کے وقت مکہ شریف میں داخل
ہوئے۔ (صحیح البخاری، الحج، باب دخول مکة نهرا، أولیلاً، حدیث: ۱۵۴۷)

۲۹۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى:
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عُمَرَ
ابْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيْنَ تَنْزُلُ غَدَا؟ وَذَلِكَ فِي
حَجَّتِهِ. قَالَ: «وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْزِلًا؟»
ثُمَّ قَالَ: «نَحْنُ نَأْزِلُونَ غَدَاً بِحَنِيبِ بَنِي كِنَانَةَ
- يَعْنِي الْمُحَصَّبَ - حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشُ
عَلَى الْكُفْرِ».

۲۹۴۲۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
انہوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول!
کل آپ کہاں قیام فرمائیں گے؟ یہ رسول اللہ ﷺ کے
حج کے دوران کا واقعہ ہے۔ رسول ﷺ نے فرمایا: ”کیا
عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے؟“ پھر فرمایا:
”ہم کل بنو کنانہ کے خیف (وادی محصب) میں ٹھہریں
گے جہاں قریش نے کفر پر قائم رہنے کے لیے آپس
میں قسمیں کھائی تھیں۔“

۲۹۴۱۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء في دخول النبي ﷺ مكة نهرا، ح: ۸۵۴ من حديث
وكيع، به، وقال: "هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ"، وانظر، ح: ۱۲۹۹، ۳۶۶، للحال العمري عن نافع.

۲۹۴۲۔ تقدم من حديث ابن وهب عن يونس عن الزهري به، ح: ۲۷۳۰.



۲۵- أبواب المناسك

حجر اسود کو بوسہ دینے سے متعلق احکام و مسائل

وَذَلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ خَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنَّ لَا يَنَاحِيَهُمْ وَلَا يَنَاحِيَهُمْ .
یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جب بنو کنانہ نے قریش سے قسمیں کھا کر بنو ہاشم کے خلاف معاہدہ کیا تھا کہ بنو ہاشم سے رشتہ ناتانہیں کریں گے اور ان سے خرید و فروخت بھی نہیں کریں گے۔

قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالْخَيْفُ الْوَادِي .
امام زہری رحمہ اللہ نے فرمایا: ”خیف“ وادی کو کہتے ہیں۔

فوائد و مسائل: ① اس واقعہ میں قبائل کے جس معاہدے کا ذکر ہے اسی کی وجہ سے بنو ہاشم کو تین سال تک شعب بنی ہاشم میں رہنا پڑا تھا جسے شعب ابی طالب بھی کہتے ہیں۔ ② مزید فوائد کے لیے ملاحظہ کیجیے
حدیث: ۲۵۳۰-

(المعجم ۲۷) - بَابُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ

باب: ۲۷- حجر اسود کو بوسہ دینا

(التحفة ۲۷)

۲۹۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرْجَسَ قَالَ: رَأَيْتُ الْأَصْبَلِيعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقْبَلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ: إِنِّي لَأَقْبَلُكَ، وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ. وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْبَلُكَ، مَا قَبَّلْتُكَ .
۲۹۴۳- حضرت عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے کم ہالوں والے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو بوسہ دیتے اور فرماتے تھے: میں تجھے چوم رہا ہوں، حالانکہ میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے چومتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے نہ چومتا۔

فوائد و مسائل: ① طواف کعبہ کے دوران میں حجر اسود کو بوسہ دینا درست ہے لیکن اس مقصد کے لیے حکم پیل کرنا جائز نہیں۔ اگر آسانی سے بوسہ دینا ممکن ہو تو بہتر ہے ورنہ چھڑی یا ہاتھ حجر اسود کو لگا کر اسے بوسہ دیا جائے۔ اگر چھڑی یا ہاتھ بھی حجر اسود کو لگانا مشکل ہو تو حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے آگے گزر جانا چاہیے۔ اس صورت میں اپنے ہاتھ کو بوسہ نہ دیا جائے۔ ② حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مذکورہ بات اس لیے فرمائی کہ توحید اور اتباع کا مسئلہ واضح ہو جائے۔ مشرکین بتوں کو یا بزرگوں سے منسوب چیزوں کو حصول برکت کے لیے چھوتے تھے

۲۹۴۳- أخرجه مسلم، الحج، باب استحباب تقبيل الحجر الأسود في الطواف، ح: ۱۲۷۰ عن ابن أبي شيبه .

۲۵۔ ابواب المناسک

حجر اسود کو بوسہ دینے سے متعلق احکام و مسائل

اور سمجھتے تھے کہ انھیں چھونے سے حاجتیں پوری ہو سکتی ہیں۔ مسلمانوں کے حجر اسود کے چھونے سے یہ شہ نہیں ہونا چاہیے کہ پتھری پوجا کرتے ہیں بلکہ یہ تو صرف اتباع سنت کے طور پر کرتے ہیں۔ ⑤ حجر اسود کے سوا کعبہ کا کوئی اور حصہ چومنا سنت نہیں اس لیے کعبہ کی دیواروں کو یا کعبہ شریف کے دروازے کی چوکت کو یا مقام ابراہیم کی جالی کو چومنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ⑥ رکن یمانی کو بھی چومنا مناسب نہیں صرف ہاتھ لگانا سنت ہے۔ طواف کے دوران میں آسانی سے ہو سکے تو رکن یمانی کو ہاتھ لگا لیا جائے ورنہ اشارہ وغیرہ کرنے کی ضرورت نہیں ایسے ہی آگے گزر جائیں۔

۲۹۴۴۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ :

۲۹۴۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن یہ پتھر (حجر اسود) ضرور اس حال میں حاضر ہوگا کہ اس کی د آ نکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگا جس سے وہ بولے گا۔ جس نے اسے حق کے ساتھ چو بہما، وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهَا، يَشْهَدُ عَلَى مَنْ يَسْتَلِمُهُ بِحَقٍّ“۔



🌞 فوائد و مسائل: ① حجر اسود کو بوسہ دینے میں بہت ثواب ہے اس لیے اگر بوسہ دینا ممکن ہو تو ضرور بوسہ دینا چاہیے۔ ② قیامت کے حالات دنیا کے حالات سے مختلف ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اشارہ دنیا میں فائدہ دینے کے بارے میں ہے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اشارہ آخرت کے بارے میں ہے جب بے جان چیزیں بھی نیکیوں کے حق میں اور بدکاروں کے خلاف گواہی دیں گی۔ ③ حق کے ساتھ بوسہ دینا یعنی عقیدہ توحید پر قائم رہتے ہوئے اور شرک سے اجتناب کرتے ہوئے بوسہ دینا مراد ہے کیونکہ کفر اور شرک اکبر کی موجودگی میں بڑی سے بڑی نیکی کا عدم ہو جاتی ہے۔

۲۹۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ :

۲۹۴۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

۲۹۴۴۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء في الحجر الأسود، ح: ۹۶۱ من حديث ابن خثيم به وقال: "هذا حديث حسن"، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۷۳۵، ۲۷۳۶، وابن حبان، ح: ۱۰۰۵، والحاكم، ۴۵۷/۱، والذهبي.

۲۹۴۵۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن عدي: ۲۲۴۸/۶ من حديث يعلى بن عبيد، وصححه الحاكم: ۴۵۴/۱، والذهبي، وقال البوصيري: هذا إسناده ضعيف، محمد بن عون ضعفه ابن معين، وأبو حاتم، وأبو زرعة، والبخاري والنسائي وغيرهم، وقال الذهبي في الكاشف: "ضعفه"، وقال الحافظ في التقریب: "متروك".

۲۵- أبواب المناسك - حجرا سود کو بوسہ دینے سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا خَالِي يَنْعَلِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَجَرَ، ثُمَّ وَضَعَ شَفَتَيْهِ عَلَيْهِ يَبْكِي طَوِيلًا. ثُمَّ انْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ يَبْكِي. فَقَالَ: «بَا عُمَرُ! هَهُنَا تُسَكَّبُ الْعَبْرَاتُ».

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حجرا سود کی طرف آئے پھر اس پر اپنے ہونٹ مبارک رکھ کر دیر تک روتے رہے پھر مڑ کر دیکھا تو حضرت عمر بن خطابؓ روتے نظر آئے۔ تب آپ نے فرمایا: ”عمر! اس مقام پر آنسو بہائے جاتے ہیں۔“

۲۹۴۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّوْحِ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ، وَالَّذِي يَلِيهِ مِنْ نَحْوِ دُورِ الْجَمْعَيْنِ.

۲۹۴۶- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے کونوں میں سے صرف حجرا سود کا اور بنو نج کے گھروں کی طرف واقع حجرا سود سے متصل کونے (رکن یمانی) کا استلام کرتے تھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① بیت اللہ کے چار کونے ہیں۔ حجرا سود والا کونہ رکن یمانی، رکن شامی اور رکن عراقی۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں حجرا سود اور رکن یمانی تو اسی مقام پر تھے جہاں ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ تعمیر کرتے وقت بنائے تھے، البتہ رکن شامی اور رکن عراقی ابراہیمی تعمیر پر قائم نہیں تھے کیونکہ اہل مکہ نے کعبہ شریف تعمیر کرتے وقت اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیا تھا۔ یہ چھوڑا ہوا حصہ عظیم یا حجر کہلاتا ہے۔ موجودہ تعمیر بھی اسی انداز سے ہے کہ عظیم کعبہ شریف کی عمارت سے باہر ہے۔ ② حجرا سود کا استلام بوسہ دینا یا ہاتھ لگانا یا اشارہ کرنا ہے۔ رکن یمانی کا استلام صرف ہاتھ لگانا ہے۔ ③ حجرا سود کے سوا کعبہ شریف کے کسی حصے کو چومنا خلاف سنت ہے۔ ملزم کو بھی بوسہ نہیں دیا جاتا۔ اسی طرح کعبہ شریف کے علاوہ کسی اور عمارت، مزار یا یادگار وغیرہ کو بوسہ دینا بھی جائز نہیں۔

(المعجم ۲۸) - بَابُ مَنْ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ يَمِينًا
بِمَحْجَتِهِ (التحفة ۲۸)

باب: ۲۸- چھری کے ساتھ حجرا سود کا استلام کرنا

۲۹۴۶- أخرجه مسلم، الحج، باب استحباب استلام الركنين اليمانيين في الطواف، دون الركنين الآخرين، ح: ۱۳۶۷ عن أحمد بن عمرو أبي الطاهر.

۲۹۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: لَمَّا أَطْمَأَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، طَافَ عَلَى بَعِيرِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِخْنٍ بِيَدِهِ. ثُمَّ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَوَجَدَ فِيهَا حِمَامَةً عَبْدًا، فَكَسَرَهَا. ثُمَّ قَامَ عَلَى بَابِ الْكَعْبَةِ، فَرَمَى بِهَا. وَأَنَا أَنْظُرُهُ.

حجر اسود کو بوسہ دینے سے متعلق احکام و مسائل
۲۹۴۷- حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: فتح مکہ کے سال جب رسول اللہ ﷺ کو (فتح سے متعلق معاملات نپٹا کر) الطینان حاصل ہوا تو آپ نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا۔ (اس دوران میں) نبی ﷺ اپنے ہاتھ میں موجود چھڑی کے ساتھ استلام کرتے تھے پھر آپ کعبہ شریف کے اندر داخل ہوئے تو اس کے اندر چھڑی لٹری سے بنی ہوئی ایک کبوتری نظر آئی۔ آپ نے اسے توڑ دیا پھر کعبہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر اسے (کعبہ سے باہر) پھینک دیا۔ اور میں رسول اللہ ﷺ کو (کبوتری کا بت کعبہ سے باہر پھینکتے) دیکھ رہی تھی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① سواری پر سوار ہو کر طواف کرنا درست ہے لہذا اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے ڈولی پر یا پہیوں والی کرسی پر طواف کرے تو اس کا طواف درست ہے۔ ② طواف کے دوران میں اگر حجر اسود کو ہاتھ لگانا مشکل ہو تو چھڑی وغیرہ لگا کر اسے بوسہ دے دیا جائے تو درست ہے ورنہ اشارہ کر لینا کافی ہے۔ ③ میخچن اس عصا یا چھڑی کو کہتے ہیں جس کا ایک سراٹھا ہوا ہوتا ہے۔ ④ جاندار چیز کا بت توڑ کر پھینک دینا چاہیے اور تصویر مٹا دینی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کی دیواروں پر نقش تصاویر کو مٹانے کا حکم دیا تھا۔

۲۹۴۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ: أَنَّ بَنَانًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ، يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِخْنٍ.

۲۹۴۸- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے دوران میں نبی ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور چھڑی سے حجر اسود کا استلام کرتے رہے۔

۲۹۴۷- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، المناسك، باب الطواف الواجب، ح: ۱۸۷۸ من حديث يونس به، وحسنه العزي.

۲۹۴۸- أخرجه البخاري، الحج، باب استلام الركن بالمخجن، ح: ۱۶۰۷، ومسلم، الحج، باب جواز الطواف على بعير وغيره... الخ، ح: ۱۲۷۲ من حديث ابن وهب به.

۲۵۔ أبواب المناسك - طواف کعبہ کے دوران میں رمل کرنے سے متعلق احکام و مسائل

۲۹۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ. ح: وَحَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ خَرْبُودَ الْمَكِّيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ عَامِرَ بْنَ وَائِلَةَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَلَى رَاجِلَيْهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِجْحَنِهِ، وَيَقْبِلُ الْمُحْجَنَ.

۲۹۴۹۔ حضرت ابو طفیل عامر بن وائلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ سواری پر بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ آپ چھڑی کے ساتھ حجر اسود کا استلام کرتے اور چھڑی کو بوسہ دیتے تھے۔

(المعجم ۲۹) - بَابُ الرَّمْلِ حَوْلَ الْبَيْتِ (التحفة ۲۹)

باب: ۲۹۔ طواف کعبہ کے دوران میں رمل کرنا

۲۹۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْدٍ: قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ، وَمَلَ ثَلَاثَةً، وَمَشَى أَرْبَعَةً، مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

۲۹۵۰۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب پہلی بار بیت اللہ کا طواف کرتے تو تین چکروں میں رمل کرتے اور چار چکروں میں (عام رفتار سے) چلتے حجر سے حجر تک۔ (نافع نے فرمایا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۲۹۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْعُكْلِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ،

۲۹۵۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے تین چکروں میں حجر سے حجر تک رمل کیا اور چار چکروں میں (عام رفتار سے) چلے۔

۲۹۴۹۔ أخرجه مسلم، الحج، الباب السابق، ح: ۱۲۷۵ من حديث معروف به.

۲۹۵۰۔ [إسناده صحيح] أخرجه البخاري، الحج، باب من طاف بالبيت إذا قدم مكة قبل أن يرجع إلى بيته ... الخ، ح: ۱۶۱۷، ۱۶۴۴، ومسلم، الحج، باب استحباب الرمل في الطواف في العمرة، وفي الطواف الأول في الحج، ح: ۱۲۶۱ وغيرهما من طرق عن عبيد الله بن عمرو المصنف.

۲۹۵۱۔ أخرجه مسلم، الحج، الباب السابق، ح: ۱۲۶۳ من حديث مالك به.

۲۵۔ ابواب المناسک طواف کعبہ کے دوران میں رمل کرنے سے متعلق احکام و مسائل

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا، وَمَشَى أَرْبَعًا.

🌞 فوائد و مسائل: ① حجر سے مراد حجر اسود ہے کیونکہ طواف اس سے شروع ہوتا ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب مکہ تشریف لاتے تو سب سے پہلے طواف میں رکن اسود (حجر اسود) کا استلام فرماتے اور (اس طواف میں) سات میں سے تین پکڑوں میں تیز چلتے۔ (صحیح البخاری الحج) باب استلام الحجر الأسود حين يقدم مكة..... حدیث: ۱۶۰۳) ② ”حجر (اسود) سے حجر (اسود) تک“ کا مطلب یہ ہے کہ طواف کا پکڑ حجر اسود سے شروع ہو کر حجر اسود پر ختم ہوتا ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ تین پکڑوں میں کعبہ کے چاروں طرف بھاگ کر چلتے تھے جیسے کہ حدیث ۲۹۵۳ میں وضاحت ہے۔ ③ رمل کا مطلب چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے تیز چلنا ہے۔ یہ مردوں کے لیے پہلے طواف کے تین پکڑوں میں شروع ہے۔

۲۹۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: فِيهِمُ الرَّمْلَانِ الْآنَ؟ وَقَدْ أَطَّأَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ، وَنَفَى الْكُفْرَ وَأَهْلَهُ. وَإِنَّمُ اللَّهُ مَا نَدَّعُ شَيْئًا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۲۹۵۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: اب رمل کا کیا فائدہ ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو مستحکم کر دیا ہے اور کفر و اہل کفر کو ملک (عرب) سے نکال دیا ہے؟ اور قسم ہے اللہ کی! ہم وہ کام نہیں چھوڑیں گے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کیا کرتے تھے۔



🌞 فوائد و مسائل: ① رمل کی مشروعیت کی حکمت کافروں پر مسلمانوں کا رعب طاری کرنا اور انھیں یہ احساس دلانا ہے کہ مسلمان کمزور نہیں۔ ② فتح مکہ کے بعد حدود حرم میں غیر مسلموں کا داخلہ ممنوع قرار دیا گیا۔ اب وہ مسلمانوں کو رمل کرتے نہیں دیکھ سکتے۔ قیاس کا تقاضا ہے کہ اب رمل نہ کیا جائے لیکن قیاس کے ذریعے سے کوئی شرعی حکم منسوخ نہیں ہو سکتا۔ ③ اگر رمل منسوخ ہوتا تو فتح مکہ کے بعد اللہ تعالیٰ اسے منسوخ کر دیتا۔ اگر اس وقت منسوخ نہیں ہوا تو نبی ﷺ کی وفات کے بعد اسے موقوف نہیں کیا جاسکتا۔ ④ بعض اوقات ایک شرعی حکم کی حکمت واضح نہیں ہوتی لیکن اس وجہ سے اس حکم پر عمل کو ترک نہیں کیا جاسکتا۔ ⑤ ممکن ہے اس کے منسوخ نہ ہونے میں یہ حکمت ہو کہ حج کے اعمال ایک لحاظ سے جہاد کی تربیت پر مشتمل ہیں اور جہاد قیامت تک جاری رہے گا لہذا اس کی تربیت کے کسی عمل کو منسوخ کرنے کی ضرورت نہیں۔ ⑥ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سنت نبوی پر اس حد

۲۵۔ ابواب المناسک..... طواف کعبہ کے دوران میں رمل کرنے سے متعلق احکام و مسائل

تک عمل کرنے والے تھے کہ جس حکم کی بظاہر کوئی حکمت نظر نہیں آتی اسے بھی ترک نہیں کیا تا کہ عام لوگوں کی نظر میں سنت کی اہمیت واضح ہو۔

۲۹۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ
خُنَيْمٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ، حِينَ
أَرَادُوا دُخُولَ مَكَّةَ، فِي غُمَرَاتِهِ بَعْدَ
الْحُدْيَةِ: «إِنَّ قَوْمَكُمْ عَدَا [سَيَرَوْكُمْ].
فَلْيَرَوْكُمْ جُلْدًا»۔

فَلَمَّا دَخَلُوا الْمَسْجِدَ اسْتَلَمُوا الرُّكْنَ
وَرَمَلُوا. وَالنَّبِيُّ ﷺ مَعَهُمْ. حَتَّى إِذَا بَلَغُوا
الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ مَشَوْا إِلَى الرُّكْنِ الْأَسْوَدِ. ثُمَّ
رَمَلُوا حَتَّى بَلَغُوا الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ. ثُمَّ مَشَوْا
إِلَى الرُّكْنِ الْأَسْوَدِ. فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَشَى الرَّابِعَ۔

چنانچہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد حرام میں داخل ہوئے تو انھوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور رمل کیا، نبی ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے۔ جب وہ حضرات رکن یمانی پر پہنچے تو حجر اسود تک (عام چال سے) چل کر گئے۔ پھر رمل کیا حتیٰ کہ رکن یمانی تک پہنچ گئے۔ پھر حجر اسود تک چل کر گئے۔ نبی ﷺ نے بھی تین بار اسی طرح (رمل) کیا، پھر چار بار (دوڑے بغیر) چل کر طواف کیا۔

فوائد و مسائل: ① صلح حدیبیہ ذوالقعدہ ۶ھ میں ہوئی۔ اس میں یہ شرط تھی کہ مسلمان اس سال مکہ میں داخل نہ ہوں بلکہ واپس چلے جائیں۔ اگلے سال مسلمان عمرہ کرنے کے لیے آئیں اور تین دن سے زیادہ کے میں نہ ٹھہریں۔ ② اس شرط کے مطابق دو ہزار مرد اور ان کے علاوہ کچھ عورتیں اور بچے بھی ذوالقعدہ ۷ھ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عمرہ کے لیے مکہ پہنچے۔ (فتح الباری: ۲/۶۱۷) ③ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے طواف کے دوران میں بیت اللہ کے تین طرف رمل کیا اور چوتھی طرف عام رفتار سے چلے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مشرکین مکہ گھروں سے نکل کر کعبہ کے شمال میں واقع جبل قعیقہ ان پر جا بیٹھے تھے۔ مسلمان کعبہ کے تین طرف انھیں پھرتی سے دوڑتے بھاگتے نظر آتے تھے۔ چوتھی طرف مسلمان کعبہ شریف کی اوٹ میں ہو جانے کی وجہ سے نظر نہیں آتے تھے۔ ④ مسلمانوں کو چاہیے کہ کافروں پر ہر لحاظ سے اپنا رعب قائم رکھیں تاکہ کافران پر ظلم کرنے

۲۵- أبواب المناسك ... اضطباع سے متعلق احکام و مسائل کے بارے میں سوچ بھی نہ کیں۔

(المعجم ۳۰) - بَابُ الاَضْبَاعِ
(التحفة ۳۰)

۲۹۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ وَقَبِيصَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ ابْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ يَعْلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ مُضْطَبِعًا.
۲۹۵۳- حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا۔
قَالَ قَبِيصَةُ: وَعَلَيْهِ بُرْدٌ.
(راوی حدیث) قبیصہ نے کہا: آپ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی۔



🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند اضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ سنن ترمذی کی روایت اس سے کفایت کرتی ہے۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے بھی اسے صحیح، حسن اور قوی قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سند اضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۲۹/۳۷۳، وصحيح سنن ابن ماجه للألباني، رقم: ۲۳۰۹ وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد، حديث: ۲۹۵۳) ② اضطباع کا مطلب یہ ہے کہ چادر اس انداز سے اوڑھی جائے کہ دائیں بازو کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالی جائے۔ ③ اضطباع صرف طواف قدم میں مسنون ہے۔ طواف مکمل کرنے کے بعد دو رکعتیں پڑھتے وقت دونوں کندھے ڈھانک لینے چاہئیں۔ ④ رمل اور اضطباع صرف مردوں کے لیے مشروع ہیں عورتوں کے لیے نہیں۔

(المعجم ۳۱) - بَابُ الطَّوَافِ بِالْحَجَرِ
(التحفة ۳۱)

۲۹۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں

۲۹۵۴- [سناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء أن النبي ﷺ طاف مضطبعًا، ح: ۸۵۹ عن قبيصة به، وقال: "حسن صحيح" # الثوري تقدم، ح: ۱۶۲، وشيخه تقدم، ح: ۷۲۸ وقد عتقنا، وحديث البيهقي: (۷۹/۵) يعني عنه.

۲۹۵۵- أخرجه البخاري، الحج، باب فضل مكة وبنائها ... الخ، ح: ۷۲۴۳، ۱۵۸۴ من حديث أشعث به، ومسلم، الحج، باب جدر الكعبة وبابها، ح: ۴۰۶/۱۳۳۳ عن ابن أبي شيبه به.

حطیم کے طواف سے متعلق احکام و مسائل

نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے حجر (حطیم) کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ”وہ بھی کعبہ میں شامل ہے۔“ میں نے کہا: پھر انھوں نے کس رکاوٹ کی وجہ سے اسے کعبہ (کی عمارت) میں شامل نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا: ”ان کے پاس (حلال مال سے) خرچ ختم ہو گیا تھا۔“ میں نے کہا: اس کا دروازہ بلند کیوں ہے کہ سیڑھی کے بغیر چڑھائیں جاسکتا؟ آپ نے فرمایا: ”یہ تیری قوم کا کام ہے۔ (ان کا مقصد یہ تھا) کہ جسے چاہیں کعبہ میں داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روک دیں۔ اگر تیری قوم کا کفر کا زمانہ قریب نہ ہوتا اور یہ خوف نہ ہوتا کہ ان کے دل متفر ہو جائیں گے تو میں غور کرتا کہ آیا اسے تبدیل کر کے اس کا وہ حصہ بھی اس میں شامل کر دوں جو کم کر دیا گیا ہے اور میں اس کا دروازہ زمین پر (سطح کے برابر) بناتا۔“

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْحِجْرِ. فَقَالَ: «هُوَ مِنَ الْبَيْتِ» قُلْتُ: مَا مَنَعَهُمْ أَنْ يُدْخِلُوهُ فِيهِ؟ قَالَ: «عَجَزَتْ بِهِمُ الْفَقْفُ» قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا، لَا يُصْعَدُ إِلَيْهِ إِلَّا بِسُلْمٍ؟ قَالَ: «ذَلِكَ فِعْلُ قَوْمٍ لِكُفْرِهِمْ. لِيُدْخِلُوهُ مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوهُ مَنْ شَاءُوا. وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِكُفْرٍ، مَخَافَةَ أَنْ تَنْفِرَ قُلُوبُهُمْ، لَنَظَرْتُ هَلْ أُغَيِّرُهُ، فَأَذْجَلُ فِيهِ مَا انْتَقَصَ مِنْهُ، وَجَعَلْتُ بَابَهُ بِالْأَرْضِ».

فوائد و مسائل: ① خانہ کعبہ کی نئے سرے سے تعمیر رسول اللہ ﷺ کے منصب نبوت پر فائز ہونے سے پانچ سال پہلے کا واقعہ ہے۔ ② قریش میں زمانہ جاہلیت میں بھی حلال اور حرام کی تمیز موجود تھی لیکن عملی طور پر اس کا خیال بہت کم رکھا جاتا تھا۔ خانہ کعبہ کی تعمیر نو کے لیے قریش نے حلال مال خرچ کرنے کی شرط لگائی تھی لیکن حلال مال مکمل خانہ کعبہ کی تعمیر کے لیے کافی نہ ہوا تو انھوں نے حطیم والا حصہ تعمیر کے بغیر چھوڑ دیا۔ ③ مسجد کی تعمیر میں حلال کمائی سے حاصل کیا ہوا مال ہی خرچ کرنا چاہیے۔ ④ حطیم چونکہ کعبہ کا حصہ ہے اس لیے طواف اس کے باہر سے کرنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص غلطی سے اس کے اندر سے گزر جائے تو وہ چکر شمار نہ کرے ورنہ طواف ناقص رہے گا۔ ⑤ خانہ کعبہ کی عمارت کے بارے میں مولانا ماضی الرحمن مبارک پوری رحمہ اللہ نے جو تفصیلات بیان کی ہیں ان میں سے بعض درج ذیل ہیں: خانہ کعبہ کی موجودہ بلندی پندرہ میٹر ہے۔ حجر اسود والی دیوار اور اس کے سامنے کی دیوار یعنی جنوبی اور شمالی دیواریں دس دس میٹر لمبی ہیں۔ حجر اسود مٹاف کی زمین سے ڈیڑھ میٹر کی بلندی پر ہے۔ دروازے والی دیوار اور اس کے مقابل کی دیوار یعنی مشرقی اور مغربی دیواریں بارہ بارہ میٹر لمبی ہیں۔ دروازہ زمین سے دو میٹر بلند ہے۔ چاروں طرف دیواروں کے ساتھ ساتھ ایک بڑھے ہوئے کرسی نما خلیعہ کا گھیرا ہے۔ اسے شاذ روان کہتے ہیں۔ اس کی اوسط اونچائی ۲۵ سنی میٹر اور اوسط چوڑائی ۳۰ سنی

میٹر ہے۔ یہ بھی بیت اللہ کا حصہ ہے جسے قریش نے چھوڑ دیا تھا۔ (الریق المختوم ص: ۹۳) ① بعض اوقات مصلحت کا خیال کرتے ہوئے افضل کام چھوڑ کر غیر افضل جائز کام کر لینا بہتر ہے۔ جب یہ خطرہ ہو کہ افضل کام کرنے سے کچھ نامطلوب نتائج سامنے آئیں گے جن کی تلافی مشکل ہوگی تو افضل کو ترک کیا جاسکتا ہے۔ ② حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور حکومت میں کعبہ شریف کی تعمیر اس انداز سے کر دی تھی جو رسول اللہ ﷺ کی خواہش تھی لیکن ان کی شہادت کے بعد کعبہ شریف کو دوبارہ پہلے انداز سے بنا دیا گیا۔ ③ اگر کوئی شخص کعبہ کے اندر نماز پڑھنا چاہے تو اسے چاہیے کہ حطیم میں نماز پڑھ لے کیونکہ یہ خانہ کعبہ کا ایک حصہ ہے۔

(المعجم ۳۲) - بَابُ فَضْلِ الطَّوَافِ باب: ۳۲۔ طواف کعبہ کی فضیلت

(التحفة ۳۲)

۲۹۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، كَانَ كَعَتَقِ رَقَبَةٍ».

۲۹۵۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان سنا: ”جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے اور دو رکعت نماز پڑھے (اس کا) یہ (عمل) ایک انسان آزاد کرنے کی طرح ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① کعبہ شریف کا طواف ایک مستقل عبادت ہے۔ یہ ایسی عبادت ہے جو دنیا میں کسی اور مقام پر ادا نہیں کی جاسکتی لہذا جسے کہ شریف جانے کا موقع ملے اسے چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ طواف کرنے کی کوشش کرے۔ ② بعض لوگ کہہ کر مد جا کر بار بار عمرہ کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسے نہیں کیا بلکہ جعرانہ والے عمرے کے سوا باقی عمروں کے لیے مدینہ منورہ سے سفر فرمایا اس لیے بار بار عمرہ کرنے کی بجائے بار بار طواف کرنا چاہیے۔ ③ نفلی طواف کا طریقہ بھی وہی ہے جو حج و عمرہ کے طواف کا ہے۔ اس میں احرام باندھنے کی ضرورت نہیں۔ کعبہ شریف کے گرد سات چکر لگائے۔ طواف حجر اسود سے شروع کر کے حجر اسود پر ختم کرے۔ اس کے بعد مقام ابراہیم کے قریب دو رکعت نماز ادا کرے۔ اگر یہاں جگہ نہ ملے تو مسجد میں کسی بھی مقام پر دو رکعتیں پڑھ لے۔ یہ ایک طواف ہو جائے گا۔ اس طرح جس قدر طواف کر سکے کر لے۔

۲۹۵۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حضرت حمید بن ابوسویہ رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۹۵۶۔ [إسناده حسن] وقال البوصيري: 'هذا إسناد رجاله ثقات' وأشار المنذري إلى أنه حسن، وقال: رواه ابن ماجه، وكذا ابن خزيمة في صحيحه.

۲۹۵۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن عدي: ۶۹۰/۲ من حديث هشام بن عمار به، وقال البوصيري: "هذا إسناد

طواف کعبہ کی فضیلت کا بیان

ہے انھوں نے کہا: میں نے ابن ہشام رحمۃ اللہ علیہ کو سنا کہ وہ حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے رکن یمانی کے بارے میں سوال کر رہے تھے جب کہ وہ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے۔ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس پر ستر فرشتے مقرر ہیں جو شخص یہ دعا پڑھتا ہے فرشتے (اس کی دعا پر) آمین کہتے ہیں: (دعا یہ ہے:) [اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ] اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے ہمارے مالک! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما۔ اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔“

جب وہ حجر اسود پر پہنچے تو کہا: ابو محمد! آپ کو اس حجر اسود کے بارے میں کیا حدیث پہنچی ہے؟ عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد سنا: ”جو شخص اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے وہ رحمن کے ہاتھ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔“

ابن ہشام رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ابو محمد! اور طواف؟ عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: ”جو شخص کعبہ کے سات چکر لگاتا ہے اور (اس دوران میں) صرف یہی کہتا ہے: [سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَبِي سَوِيَّةٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ هِشَامٍ يَسْأَلُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رِبَاحٍ عَنِ الرَّكْنِ الْيَمَانِيِّ، وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ. فَقَالَ عَطَاءُ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «وَكُلُّ بِهِ سَبْعُونَ مَلَكًا. فَمَنْ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، قَالُوا: آمِينَ».

فَلَمَّا بَلَغَ الرَّكْنَ الْأَسْوَدَ قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! مَا بَلَغَكَ فِي هَذَا الرَّكْنِ الْأَسْوَدِ؟ فَقَالَ عَطَاءُ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: [«مَنْ قَاوَضَهُ فَإِنَّمَا يُعَاوِضُ يَدَ الرَّحْمَنِ»].

قَالَ لَهُ ابْنُ هِشَامٍ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَالطَّوْفُ؟ قَالَ عَطَاءُ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: [«مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ»].

۲۵- أبواب المناسك

بِاللَّهِ، مُحِيتٌ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ بِهَا عَشْرَةُ دَرَجَاتٍ. وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ [وَهُوَ] فِي تِلْكَ الْحَالِ، خَاصَّ فِي الرَّحْمَةِ بِرَجُلَيْهِ، كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرَجُلَيْهِ.

..... طواف کعبہ کے بعد دو رکعت پڑھنے کا بیان

إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ” اللہ پاک ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کی توفیق کے بغیر کوئی بچاؤ اور طاقت نہیں۔“ اس کے دس گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور اس کی وجہ سے اس کے دس درجے بلند ہو جاتے ہیں۔ اور جو شخص طواف کرتا ہے اور اس حال میں بات چیت کرتا ہے وہ رحمت میں اپنے قدم ہی داخل کرتا ہے جیسے کوئی (پایاب) پانی میں پاؤں داخل کرے۔“

باب: ۳۳- طواف کعبہ کے

بعد دو رکعت نماز ادا کرنا

(المعجم ۳۳) - بَابُ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ

الطَّوَّافِ (التحفة ۳۳)

282

۲۹۵۸- حضرت مُطَّلِبُ بْنُ الْوُدِّ داعی الہدیٰ سے

روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ سات پکروں سے فارغ ہوئے تو تشریف لے آئے حتیٰ کہ حجر اسود کے برابر آ گئے۔ پھر آپ نے مطاف (طواف کی جگہ) کے کنارے پر دو رکعتیں پڑھیں جب کہ آپ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی (سترہ) نہ تھا۔

۲۹۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ [سَبْعِهِ] جَاءَ حَتَّى يُحَازِي بِالرُّكْنِ. فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي حَاشِيَةِ الْمَطَافِ. وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَّافِ أَحَدٌ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حکم (لوگوں کے نمازی کے آگے سے گزرتے رہنے کے باوجود نماز پڑھتے رہنا) صرف مکہ کے ساتھ خاص ہے۔ (مسجد

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ: هَذَا بِمَكَّةَ، خَاصَّةً.

۲۹۵۸- [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، مناسك الحج، ابن بصلي ركني الطواف، ح: ۲۹۶۲ من حديث أبي

أسامة به، وأشار البخاري إلى ضعفه * كثير لم يسمع من أبيه بدليل رواية ابن عيينة: (أبو داود، ح: ۲۰۱۶) بينهما مجهول، وأبو له لم يوثقه غير ابن حبان، فهو مستور.

طواف کعبہ کے بعد دو رکعت پڑھنے کا بیان

۲۵۔ ابواب المناسک

حرام میں یہ اجازت ہے اور کہیں نہیں۔)

فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے اس لیے امام ابن ماجہ کا اس سے استدلال کرتے ہوئے یہ کہنا کہ مکے میں نماز کے آگے سے گزرنا جائز ہے صحیح نہیں ہے بلکہ نماز کے آگے سے گزرنا ہر جگہ ہی ممنوع ہے۔ لوگ حرم کی (خانہ کعبہ) اور مسجد نبوی میں اس کا خیال نہیں رکھتے تو یہ ایک کوتاہی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ وہاں ایسا کرنا جائز ہے وہاں بھی اس سے بچنا چاہیے۔

۲۹۵۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کے گرد سات چکر لگائے پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ (امام) وکیع نے فرمایا: مقام ابراہیم کے پاس۔ پھر (مسجد سے) نکل کر صفا کی طرف تشریف لے گئے۔

۲۹۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ

وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتِ الْعُدَيْيِّ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدَّمَ قَطَافَ بَابِئِيتٍ سَبْعًا. ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ. قَالَ وَكِيعٌ: يَعْنِي عِنْدَ الْمَقَامِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا.

فوائد و مسائل: ① طواف کعبہ سات چکروں سے پورا ہوتا ہے۔ ② طواف کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنی چاہیے۔ ③ طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے قریب ادا کرنا سنت ہے۔ اگر وہاں جگہ نہ ہو تو مسجد حرام میں کسی اور مناسب جگہ پر بھی ادا کی جاسکتی ہے۔ ④ بعض لوگ لاعلمی کی وجہ سے مقام ابراہیم کی طرف منہ کرتے ہیں اگرچہ کعبہ کی طرف رخ نہ رہے۔ یہ غلط ہے۔ نماز کے لیے کعبہ کی طرف منہ کرنا چاہیے۔ مقام ابراہیم سامنے ہو یا نہ ہو۔ ⑤ صفا اور مروہ کے درمیان سعی طواف کعبہ کے بعد کی جاتی ہے۔

۲۹۶۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب بیت اللہ شریف کے طواف سے فارغ ہوئے تو مقام ابراہیم پر تشریف لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا مقام ہے جس کے

۲۹۶۰۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ

الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ طَوَافِ الْبَيْتِ، أَتَى مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ. فَقَالَ

۲۹۵۹۔ أخرجه البخاري، المعجم، باب من صلى ركعتي الطواف خلف المقام، ح: ۱۶۲۷ وغيره، ومسلم، المعجم، باب بيان أن المحرم بعمره لا يتحلل بالطواف قبل العمي... الخ، ح: ۱۲۳۴ من حديث عمرو بن دينار به.

۲۹۶۰۔ [صحيح] تقدم، ح: ۱۰۰۸.

۲۵۔ أبواب المناسك سواہر پر طواف کرنے سے متعلق احکام و مسائل

عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا مَقَامُ آيِنَا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِهِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ [البقرة: ۱۲۵]۔
بارے میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ ”ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کی جگہ بناؤ۔“

قَالَ الْوَلِيدُ: فَقُلْتُ لِمَالِكٍ: هَكَذَا قَرَأَهَا: ﴿وَاتَّخِذُوا﴾ قَالَ: نَعَمْ۔
حضرت ولید بن مسلم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک رحمہ اللہ سے دریافت کیا: کیا (آپ کے استاد حضرت جعفر بن محمد نے) یہ آیت اسی طرح پڑھی تھی: ﴿وَاتَّخِذُوا﴾ انھوں نے فرمایا: ہاں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ”مقام ابراہیم“ سے مراد وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف کو تعمیر کیا تھا۔ ② ولید بن مسلم نے امام مالک سے آیت کی قراءت کے متعلق دریافت فرمایا کیونکہ اس آیت کی دوسری قراءت بھی ہے جو اسی طرح ہے: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ (صیغہ امر کی بجائے صیغہ ماضی کے ساتھ) اس صورت میں آیت کا ترجمہ اس طرح ہوگا: ”اور لوگوں نے (اللہ کے حکم سے) ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کی جگہ بنالیا۔“ یعنی سابقہ شریعت میں بھی یہ حکم موجود تھا۔

(المعجم ۳۴) - بَابُ الْمَرِيضِ يَطُوفُ رَاكِبًا (التحفة ۳۴)
باب ۳۴۔ بیمار سوار ہو کر طواف کر سکتا ہے

۲۹۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنصُورٍ. ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنصُورٍ، وَ أَحْمَدُ بْنُ سَيَّانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ غُرُورَةَ، عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا مَرَضَتْ. فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَطُوفَ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ،
۲۹۶۱۔ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ بیمار ہو گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ وہ سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کر لیں۔ انھوں نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کر رہے تھے اور یہ آیات تلاوت فرما رہے تھے: ﴿وَالتَّوْبَةُ﴾ وَكِتَابٌ مُسْتُطَوِّرٌ ”قسم ہے طوہر کی اور لکھی ہوئی کتاب کی۔“

۲۹۶۱۔ أخرجه البخاري، الحج، باب طواف النساء مع الرجال، ح: ۱۶۱۹، وغيره، وصار ”الحج، باب جواز الطواف على بعير وغيره، ح: ۱۲۷۶ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (بهي) ۱/ ۳۷۰، ۳۷۱ نحو المعنى.

وَهِيَ رَاكِبَةٌ. قَالَتْ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يُصَلِّي إِلَى النَّبِيِّ وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿وَالطُّورِ
رُكْنٍ مَسْطُورٍ﴾ [الطور: ۱، ۲].

قَالَ ابْنُ مَاجَهَ: هَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ.
امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ ابوبکر بن شیبہ کی
حدیث ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① کسی معقول عذر کی بنا پر طواف سواری پر کیا جاسکتا ہے۔ ② آج کل بعض معمر افراد جو چل
کر طواف نہیں کر سکتے، ڈولی وغیرہ پر طواف کر لیتے ہیں۔ اس حدیث کی روشنی میں ان کا یہ عمل درست ہے۔ اسی
طرح زیادہ شورش اور ہجوم کی صورت میں طواف کا دو گنا نہ بھی مسجد کے باہر ادا کیا جاسکتا ہے۔ (صحیح البخاری،
الحج، باب من صلی رکعتی الطواف خارجاً من المسجد، حدیث: ۱۶۲۶) ③ حدیث میں جس نماز کا
ذکر ہے وہ فجر کی نماز تھی۔ (صحیح البخاری، حوالہ مذکورہ بالا) ④ رسول اللہ ﷺ نے خود بھی ایک بار اونٹنی پر
سوار ہو کر طواف کیا تھا۔ (صحیح البخاری، الحج، باب المریض یطوف راکباً، حدیث: ۱۶۳۲) و سنن
ابن ماجہ، المناسک، باب ۲۸، حدیث: ۲۹۴۷-۲۹۴۹

باب: ۳۵- ملتزم کا بیان

(المعجم ۳۵) - بَابُ الْمُلْتَزِمِ (التحفة ۳۵)

۲۹۶۲- حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد (حضرت
شعیب بن محمد) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے
اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) کے بارے میں
بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں نے اپنے دادا حضرت
عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے ساتھ طواف کیا۔ جب ہم سات
چکروں سے فارغ ہوئے تو ہم نے کعبہ کے پیچھے نماز ادا
کی۔ میں نے کہا: کیا آپ آگ سے اللہ کی پناہ نہیں
مانگتے؟ انھوں نے کہا: میں (جہنم کی) آگ سے اللہ کی
پناہ مانگتا ہوں۔ پھر وہ (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما) چلے اور

۲۹۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى:
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُثَنَّى بْنَ
الصَّبَّاحِ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ
أَبِيهِ، قَالَ: طُفْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.
فَلَمَّا فَرَعْنَا مِنَ السَّبْعِ رَكْعَتَا فِي ذُبْرِ الْكُعْبَةِ.
فَقُلْتُ: أَلَا تَتَعَوَّدُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ قَالَ: أَعُوذُ
بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ. قَالَ ثُمَّ مَضَى فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ.
ثُمَّ قَامَ بَيْنَ الْحَجَرِ وَالْبَابِ. فَأَلْصَقَ صَدْرَهُ
وَيَدَيْهِ وَخَذَهُ إِلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ

۲۹۶۲- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، المناسك، باب الملتزم، ح: ۱۸۹۹ من حديث المثني: (۲۴۰۱) به،
وتابعه ابن جريج تقدم، ح: ۷۲۸ عند البيهقي: ۹۲/۵، ۹۳، وهو لم يسمع من عمرو بن شعيب.

۲۵۔ ابواب المناسک حیض والی عورت کے طواف سے متعلق احکام ومسائل
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ . جبر اسود کو بوسہ دیا۔ پھر جبر اسود اور (کعبہ کے)

دروازے کے درمیان کھڑے ہو کر اپنا سینہ اپنے
ہاتھ اور اپنا رخسار کعبہ سے لگا دیا۔ پھر فرمایا: میں نے
رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

🌞 فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے مگر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عروہ بن زبیر اور دیگر
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے صحیح ثابت ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے غالباً اسی وجہ سے مذکورہ روایت کو حسن قرار
دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحیحۃ رقم: ۲۱۳۸، و مناسک الحج والعمرة للأنبانی ص: ۲۲)
② طواف کی دو رکعتیں پڑھ کر اپنے لیے اور عزیمتوں کے لیے کوئی مناسب دعا مانگی جاسکتی ہے، جیسے
حضرت شعیب بن محمد رحمہ اللہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے جہنم سے محفوظ رہنے کی دعا مانگی۔ ③ جبر اسود اور
کعبہ کے دروازے کے درمیان کی جگہ ملترزم کہلاتی ہے۔ اس جگہ کعبہ شریف کی عمارت سے سینہ اور چہرہ لگانا
مسنون ہے تاہم بھیڑ کے وقت دھکم پیل سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ④ کعبہ شریف کی عمارت سے اس طرح پلٹنا
صرف ملترزم کے مقام پر مسنون ہے۔ کعبہ کے دوسرے حصوں سے اس طرح پلٹنا مسنون نہیں۔



(المعجم ۳۶) - بَابُ الْحَائِضِ تَقْضِي
الْمَنَاسِكَ إِلَّا الطَّوْفَ (التحفة ۳۶)

باب: ۳۶۔ حیض والی عورت طواف
کے سوا تمام اعمال حج ادا کر سکتی ہے

۲۹۶۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ
عُسَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ
أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ. فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفٍ أَوْ
قَرِيبًا مِنْ سَرِفٍ حَضَّتْ. فَدَخَلَ عَلَيَّ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي. فَقَالَ: «مَا لَكَ؟
أَنْفُسَتِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «إِنَّ هَذَا أَمْرٌ

۲۹۶۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں
نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ
ہوئے تو ہمارا ارادہ صرف حج کا تھا۔ جب ہم سرف کے
مقام پر یا سرف کے قریب پہنچے تو مجھے حیض آ گیا۔
رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی
تھی۔ آپ نے فرمایا: ”تجھے کیا ہوا؟ کیا حیض آ گیا؟“
میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ تو ایسی چیز
ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر لکھی ہے۔ تو

۲۹۶۳۔ أخرجه البخاري، الحيض، باب الأمر بالنفساء إذا نفسن، ح: ۲۹۴ وغيره من حديث سفیان بن عیینہ به،
ومسلم، الحج، باب بيان وجوه الاحرام، وأنه يجوز إفراد الحج والتمتع والقران ... الخ، ح: ۱۱۹/۱۲۱۱ من
حديث أبي بكر بن أبي شيبة به.

حج مفروضے متعلق احکام ومسائل

۲۵۔ أبواب المناسك

كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ. فَأَقْضِي الْمَنَاسِكَ حَجَّكَ سَارَةَ أَعْمَالُهَا كَمَنْ بَيْتَ اللَّهِ طَافَ لَهَا كَلِّهَا، غَيْرَ أَنَّ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ. كَرْنَا.

قَالَتْ: وَصَحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ ام المؤمنين ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے ذبح کی۔

فوائد ومسائل: ① حج کے اعمال بنیادی طور پر مختلف مقامات پر (منیٰ، مزدلفہ، عرفات میں) ٹھہرنے اور ذکر و دعا پر مشتمل ہیں اور حیض و نفاس ان میں رکاوٹ نہیں۔ ② طواف کعبہ میں حیض و نفاس رکاوٹ بنتا ہے لیکن ان میں وقت کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ ③ اسلام ایک مکمل دین ہے جس میں انسانی ضرورتوں اور کمزوریوں کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔ ④ قربانی میں جتنے زیادہ جانور ممکن ہوں قربان کرنا جائز ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے سواذنوں کی قربانی دی تھی۔

باب: ۳۷۔ حج مفروضہ ادا کرنا

(المعجم ۳۷) - بَابُ الْإِفْرَادِ بِالْحَجِّ

(التحفة ۳۷)

۲۹۶۴ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ۲۹۶۳ - حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ
وَأَبُو مُضْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: اللَّهُكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نے حج مفروضہ ادا کیا۔
حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ.

فوائد ومسائل: ① حج کی تین قسمیں ہیں، ان میں سے جس طریقے سے بھی حج ادا کیا جائے درست ہے۔
(۱) حج افراد: اس میں حج کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے۔ مکہ شریف پہنچ کر جو طواف کرتے ہیں وہ طواف قدوم کہلاتا ہے پھر احرام کھولے بغیر مکہ میں رہتے ہیں۔ یوم الترویہ (۸ ذوالحجہ) کو اس احرام کے ساتھ منیٰ کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔ وہاں ظہر سے لے کر اگلے دن (۹ ذوالحجہ) کی فجر تک پانچ نمازیں ادا کرتے ہیں۔ سورج نکلنے کے بعد عرفات کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ وہاں ظہر کے وقت ظہر اور عصر کی نمازیں جمع اور قصر کر کے ادا کرتے ہیں پھر سورج غروب ہونے تک ذکر الہی اور دعا و مناجات میں مشغول رہتے ہیں۔ یہ وقت عرفات میں ٹھہرنا حج کا سب سے اہم رکن ہے۔ سورج غروب ہونے پر مزدلفہ کی طرف روانہ ہوتے

۲۹۶۴۔ آخر حجہ سلم، الحج، الباب السابق، ح: ۱۲۱۱/۱۲۲ من حدیث مالک بہ، وهو فی الموطأ (یحیی): ۳۳۵،

ابو مصعب: ۱/ ۴۲۵، ۴۲۶، ح: ۱۰۷۶۔

ہیں۔ وہاں پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع اور قصر کر کے ادا کرتے ہیں۔ رات مزدلفہ میں گزرا کر صبح (دس ذوالحجہ کو) فجر کی نماز ادا کر کے وہاں ٹھہرے رہتے ہیں۔ کافی روشنی ہو جانے پر سورج نکلنے سے پہلے منیٰ کی طرف چلتے ہیں۔ منیٰ پہنچ کر سورج نکلنے کے بعد بڑے جمرے کو سات کنکریاں مارتے ہیں قربانی کرتے ہیں اور سر کے بال اترا کر احرام کھول دیتے ہیں اور اسی دن سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے طواف کعبہ کرتے اور رات منیٰ میں واپس آ کر گزارتے ہیں۔ گیارہ بارہ اور تیرہ ذوالحجہ کو منیٰ میں ٹھہرتے ہیں۔ ان تین دنوں میں روزانہ زوال کے بعد تینوں جمرات کو سات سات کنکریاں مارتے ہیں۔ اگر کوئی شخص گیارہ اور بارہ تاریخ کو کنکریاں مار کر وہیں آنا چاہے تو آسکتا ہے۔ حج افراد میں قربانی کرنا ضروری نہیں، ثواب کا باعث ہے۔ (ب) حج قرآن کا طریقہ یہ ہے کہ میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھتے ہیں۔ مکہ پہنچ کر طواف اور سعی کرتے ہیں۔ یہ عمرہ بن جاتا ہے لیکن اس کے بعد بال اترا کر احرام نہیں کھولتے بلکہ احرام ہی میں رہتے ہیں۔ اسی طرح آٹھ ذوالحجہ کو منیٰ کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں اور وہ تمام کام کرتے ہیں جو حج افراد میں بیان ہوئے۔ حج قرآن کرنے والے میقات سے یا وطن سے قربانی کے جانور ساتھ لے کر آتے ہیں۔ (ج) حج تمتع کا طریقہ یہ ہے کہ میقات سے صرف عمرے کا احرام باندھتے ہیں مکہ شریف پہنچ کر طواف اور سعی کر کے بال چھوٹے کرا کے احرام کھول دیتے ہیں پھر آٹھ ذوالحجہ کو مکہ ہی سے احرام باندھ کر حج کے تمام ارکان ادا کرتے ہیں۔ اور دس ذوالحجہ کو قربانی دیتے ہیں۔ جو قربانی کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ دس روزے رکھ لے جن میں سے تین روزے ایام حج میں رکھنے ضروری ہیں۔ ① مدینہ منورہ سے روانہ ہوتے وقت رسول اللہ ﷺ کا ارادہ حج مفرد کا تھا۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ نے ارادہ بدل دیا۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے ارشاد کا بھی مطلب ہے۔



۲۹۶۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج مفرد ادا کیا۔

۲۹۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ تَوْقَلٍ، وَكَانَ يَتِيمًا فِي حَجْرٍ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ.

۲۹۶۵۔ أخرجه البخاري، الحج، باب التمتع والقرآن والأفراد بالحج ... الخ، ح: ۱۵۶۲، وغيره، ومسلم، الحج، باب بيان وجه الإحرام، وأنه يجوز إفراد الحج والتمتع والقرآن ... الخ، ح: ۱۱۸/۱۲۱۱ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (بهي) ۱/۳۳۵، أبو مصعب: ۱/۳۱۶، ح: ۱۰۷۷.

۲۵۔ أبواب المناسك

حج قرآن سے متعلق احکام و مسائل

۲۹۶۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: ۲۹۶۶- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَزِيُّ وَ حَاتِمُ بْنُ
 إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ،
 عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ.

۲۹۶۷- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا
 الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
 الْمُشْكَبَرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا
 بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ أَفْرَدُوا الْحَجَّ.

۲۹۶۷- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت
 عثمان رضی اللہ عنہ نے حج مفرد ادا کیا۔

باب: ۳۸- حج اور عمرے کو مل کر
 (ایک احرام کے ساتھ) ادا کرنا

(المعجم ۳۸) - بَابُ مَنْ قَرَنَ الْحَجَّ
 وَالْعُمْرَةَ (التحفة ۳۸)

۲۹۶۸- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ
 الْجَهْضَبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ
 عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ
 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
 ﷺ إِلَى مَكَّةَ. فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَبَيْكَ عُمْرَةٌ
 وَحَجَّةٌ».

۲۹۶۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ
 مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو
 فرماتے سنا: «لَبَيْكَ عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ» [عمرہ اور حج
 کے لیے حاضر ہوں۔]

۲۹۶۹- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا
 ۲۹۶۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ

۲۹۶۶- [إسناده صحيح] وقال البوصيري: "هذا إسناده صحيح، ورجالها ثقات"، وأصله في صحيح مسلم،
 ح: ۱۲۱۸.

۲۹۶۷- [صحيح] وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف، القاسم بن عبدالله متروك وكذبه أحمد ونسبه إلى
 الوضع"، ولم يفرده به، أخرجه ابن أبي شيبة، كتاب الحج، من كان يرى الأفراد ولا يقرن، ح: ۱۴۳۰۲، بإسناد
 صحيح عن الأسود قال: "أن أبا بكر وعمر وعثمان) جرأ" أي أفردا، وكذا نقله محمد بن سيرين وشعبة وغيرهما،
 وثبت التمتع والقران فالكل صحيح.

۲۹۶۸- أخرجه مسلم، الحج، باب إهلاك النبي ﷺ وهديه، ح: ۱۲۵۱ من حديث يحيى به.

۲۹۶۹- [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۸۲/۳ عن يحيى القطان عن حميد قال سمعت أبا عبد الله، وأخرجه مسلم، ۱۱۰

۲۵۔ أبواب المناسك ————— حج قرآن سے متعلق احکام و مسائل

عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ».
عمرہ اور حج کی لبیک کہتے ہوں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مدینہ منورہ سے روانگی کے بعد رسول اللہ ﷺ کا ارادہ حج مفرد کا تھا۔ ذو الحلیفہ میں جب احرام باندھا تو حج قرآن کی نیت کر لی۔ ② عبادات کی نیت دل سے ہوتی ہے، لیکن حج اور عمرے میں دل کی نیت کا زبان سے اظہار مستحسن ہے۔ نماز اور روزہ وغیرہ میں زبان سے نیت کا اظہار سنت سے ثابت نہیں۔

۲۹۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
وَهْشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ
عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ: سَمِعْتُ
أَبَا وَائِلَ، شَقِيقَ بْنِ سَلَمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ
الصَّبِيَّ بْنَ مَعْبُدٍ يَقُولُ: كُنْتُ رَجُلًا
نَصْرَانِيًّا. فَأَسْلَمْتُ. فَأَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ
وَالْعُمْرَةِ. فَسَمِعَنِي سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ،
وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَأَنَا أَهْلُ بَيْتِهِمَا جَمِيعًا،
بِالْقَادِسِيَّةِ. فَقَالَا: لَهَذَا أَضَلُّ مِنْ بَعِيرِهِ.
فَكَانَمَا حَمَلًا عَلَيَّ جَبَلًا يَكْلِمُهُمَا.
فَقَدِمْتُ عَلَى عَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ. فَذَكَرْتُ
ذَلِكَ لَهُ. فَأَقْبَلَ عَلَيَّهِمَا، فَلَا مَهْمَا. ثُمَّ
أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: هَدَيْتَ لِسُنَّةِ النَّبِيِّ ﷺ.
هُدَيْتَ لِسُنَّةِ النَّبِيِّ ﷺ.

۲۹۷۰۔ حضرت ضحیٰ بن معبد رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک عیسائی آدمی تھا پھر میں مسلمان ہو گیا۔ میں نے حج اور عمرے کے لیے لبیک کہا۔ قادیسیہ میں مجھے حضرت سلمان بن ربیعہ رحمہ اللہ اور زید بن صوحان رحمہ اللہ نے حج و عمرہ کے لیے لبیک پکارتے سنا تو کہا: یہ شخص تو اپنے اونٹ سے بھی زیادہ کم عقل ہے۔ انھوں نے یہ بات کہہ کر مجھ پر گویا ایک پہاڑ کا بوجھ لا دیا۔ (ان کی بات سے مجھے بے انتہا پریشانی ہوئی۔) میں نے حضرت عمر رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ بات بتائی۔ حضرت عمر رحمہ اللہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور سخت تنبیہ فرمائی، پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تیری رہنمائی (اللہ کی طرف سے) نبی ﷺ کی سنت کی طرف کی گئی۔ تجھے نبی ﷺ کی سنت کی راہ مل گئی۔

ہشام نے اپنی حدیث میں کہا: راوی حدیث شقیق نے کہا کہ میں اور مسروق رحمہ اللہ اکثر (صبی بن معبد

ح: ۱۲۵۱ من طریق آخر عن حمید وغیرہ بہ۔

۲۹۷۰۔ [إسناده صحيح] أخرجه الحميدي (ح: ۱۸ بتحقيق) عن سفیان بن عیینة: ثنا عبدة به، وهو في جزء ابن عیینة (۶)، وصححه ابن حبان، ح: ۳۸۹۹، ۳۹۰۰، والدارقطني وغيرهما، وأخرجه أبو داود، ح: ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، وغيره من حديث منصور وغيره عن أبي وائل به.

۲۵۔ أبواب المناسك حج قرآن سے متعلق احکام و مسائل
(سے) ان کے اس واقعے کے بارے میں سوال کرنے
کے لیے جاتے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ
وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَ خَالِي يَغْلَى قَالُوا: حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنِ الصَّبِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ
قَالَ: كُنْتُ حَدِيثَ عَهْدٍ بِنَصْرَانِيَّةٍ.
فَأَسْلَمْتُ. فَلَمْ أَلْ أَنْ أَجْتَهَذَا. فَأَهْلَلْتُ
بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں تھوڑی دیر پہلے
ہی عیسائی مذہب چھوڑ کر مسلمان ہوا تھا۔ میں نے
(زیادہ سے زیادہ اور بہتر عبادت کی) پوری پوری کوشش
کی چنانچہ میں نے حج اور عمرے کا احرام باندھا..... پھر
مذکورہ بالا (حدیث) کی طرح بیان کیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① غلطی کرنے والے کو اچھے طریقے سے اس کی غلطی پر متنبہ کرنا چاہیے ورنہ اسے پریشانی
ہوتی ہے۔ ② حضرت عمر رضی اللہ عنہ صمی بن معبد رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں دونوں حضرات کو سخت لہجے میں تنبیہ فرمائی
تاکہ حضرت صمی رضی اللہ عنہ کی جودل آزاری ہوئی ہے اس کی تلافی ہو جائے اور وہ دونوں بزرگ بھی آئندہ فتویٰ
دینے میں احتیاط سے کام لیں۔ ③ حج قرآن مسنون ہے۔ ④ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ہی سفر میں حج اور عمرے کی
ادائیگی جائز سمجھتے تھے البتہ ان کی نظر میں دونوں کو الگ الگ سفر کے ساتھ ادا کرنا بہتر تھا اس لیے ان کا قرآن
سے منع کرنا افضل کی ترغیب کے لیے تھا اس لیے نہیں کہ قرآن یا تمتع ان کی رائے میں شرعاً ممنوع تھا۔

۲۹۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ
سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ.

۲۹۷۱۔ حضرت ابو طلحہ (زید بن سہل انصاری) رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج و عمرہ کو ملا کر
(حج قرآن) کیا۔

باب: ۳۹۔ حج قرآن کرنے

والے کا طواف

(المعجم ۳۹) - بَابُ طَوَافِ الْقَارِنِ

(التحفة ۳۹)

۲۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
۲۹۷۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ حضرت عبد اللہ

۲۹۷۱۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۲۸/۴ عن أبي معاوية به، وضعفه البوصيري من أجل ضعف ابن أرمطة، وتدليسه
تقدم، ح: ۲۵۸۷، ۱۱۲۹، ۴۹۶: ولم ينفرد بالخبر، وبنحوه رواه أنس بن مالك وغيره، انظر، ح: ۲۹۶۸، ۲۹۶۹
وغيرهما، وأحاديث الأفراد أصح، انظر السنن الكبرى للبيهقي: ۱۶/۹-۱۷، والرد عليه، والله أعلم.

۲۹۷۲۔ [صحیح] وضعفه البوصيري من أجل ليث بن أبي سليم تقدم، ح: ۲۰۸، وله شواهد عند مسلم،
ح: ۱۲۱۵ وغيره، وانظر الحديث الآتي.

۲۵۔ أبواب المناسك

حج قرآن سے متعلق احکام و مسائل

بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم جب (کدہ مکرمہ) تشریف لائے تو انہوں نے اپنے حج اور عمرے (دونوں) کے لیے صرف ایک ہی طواف کیا تھا۔

ثُمَّرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ حَارِثٍ الْمُحَارِبِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَامِعٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ وَمُجَاهِدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَطْفُ هُوَ وَأَصْحَابُهُ لِعُمْرَتِهِمْ وَحَجَّتِهِمْ، حِينَ قَدِمُوا، إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا.

🌞 فائدہ: اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ قارن (اور اسی طرح مفرد) کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کافی ہے جو وہ قدم (آنے) کے وقت کرتا ہے اس کے بعد ۱۰ اذوالحجہ کو اس کے لیے طواف افاضہ کرنا ضروری نہیں جیسے اس روز اس کے لیے سعی ضروری نہیں کیونکہ وہ سعی بھی پہلے طواف کے ساتھ کر چکا ہوتا ہے۔ لیکن شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ دیگر دلائل کی روشنی صحیح ترین قول یہ ہے کہ طواف افاضہ سب کے لیے ضروری ہے چاہے وہ متمتع ہو یا قارن یا مفرد البتہ دوبارہ سعی صرف متمتع کے لیے ہے۔ قارن اور مفرد کے لیے ایک ہی سعی کافی ہے جو کہ طواف قدم کے وقت ہی کر لی جاتی ہے۔



۲۹۷۳۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ طَوَافًا وَاحِدًا.

۲۹۷۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

ﷺ نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

۲۹۷۴۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدِ الرَّزَّازِيِّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ

۲۹۷۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ وہ حج قرآن کی نیت سے تشریف لائے تو بیت اللہ

کے طواف کے سات چکر لگائے اور صفا اور مروہ کے

۲۹۷۳۔ أخرجه مسلم، الحج، باب بيان وجوه الإحرام، وأنه يجوز إفراد الحج والتمتع والقرآن... الخ، ح: ۱۲۱۳، ۱۲۱۵ من طرق عن أبي الزبير به نحو المعنى، وحديث ابن ماجه مختصر جداً * أشعث هو ابن سوار، ح: ۲۵۹.

۲۹۷۴۔ [صحیح] وقال البوصيري: "هذا إسناده حسن، مسلم بن خالد مختلف فيه" قلت: ضعفه راجع، ولكن لحديثه شواهد، انظر، ح: ۲۹۵۰، ۲۹۵۱، ۲۹۵۹ وغيرها.

أَنَّهُ قَدِيمٌ قَارِنًا. فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا. وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

درمیان سعی کی پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا تھا۔

۲۹۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، كَفَى لَهُمَا طَوَافٌ وَاحِدٌ. وَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ، وَيَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا».

(المعجم ۴۰) - بَابُ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ (التحفة ۴۰)

۲۹۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ. ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ يَعْني ذُحَيْمًا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، [قَالَ]: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي عِكْرَمَةُ: قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: وَهُوَ بِالْعَقِيقِ: «أَنَا نَبِي آتٍ مِنْ رَبِّي. فَقَالَ: صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ. وَقُلْ: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ». وَاللَّفْظُ لِدُحَيْمٍ.

۲۹۷۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھا، اسے ان دونوں کے لیے ایک طواف کافی ہے۔ اور وہ احرام نہیں کھولے گا حتیٰ کہ حج پورا کر لے اور دونوں سے اکٹھا احرام کھولے۔“

باب: ۴۰- عمرے کے بعد حج تک احرام کھول دینا

۲۹۷۶- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مقام عقیق پر یہ فرماتے سنا: ”میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا: اس مبارک وادی میں نماز ادا کیجیے اور کہیے: عمرہ حج میں داخل ہے۔“ اس روایت کے الفاظ امام ابن ماجہ کے استاذ دحیم (عبدالرحمن بن ابراہیم دمشقی) کے ہیں۔

۲۹۷۵- [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء أن القارن يطوف طوافًا واحدًا، ح: ۹۴۸ من حديث عبدالعزیز الدراوردي به، وقال: "حسن غريب صحيح... الخ"، وله علة غير قاذحة.

۲۹۷۶- أخرجه البخاري، الحج، باب قول النبي ﷺ 'العقيق واد مبارك'، ح: ۱۵۳۴ من حديث الوليد به.

۲۵۔ أبواب المناسك - حج تمتع سے متعلق احکام و مسائل

☀️ فوائد و مسائل: ① آنے والے سے مراد فرشتہ ہے جس نے آکر بتایا کہ حج کے ساتھ عمرے کی نیت بھی کر لیجیے۔ ② حج میں عمرہ داخل ہونے کا ایک مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ ادا کرنا جائز ہے جب کہ اہل عرب اس کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ حج قرآن میں حج اور عمرے کے لیے ایک ہی احرام ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے یعنی حج کے اعمال ادا کرنے سے عمرے کے اعمال خود بخود ادا شدہ سمجھے جائیں گے۔ واللہ اعلم۔ ③ وادی مہینہ کے قریب چار میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

۲۹۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ
مُسْعِرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ
طَاوُسٍ، عَنْ سُرَّاقَةَ بْنِ جُعْشَمٍ، قَالَ: قَامَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَظِييًّا فِي هَذَا الْوَادِي، فَقَالَ:
«أَلَا إِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ».

۲۹۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
أَبُو أَسَامَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ
يَزِيدَ بْنِ الشَّخِيرِ، عَنْ أَخِيهِ مُطَرِّفِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ، قَالَ: قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ
الْحُصَيْنِ: إِنِّي أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ
يَنْفَعَكَ بِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ. إَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَدِ اعْتَمَرَ طَائِفَةً مِنْ أَهْلِهِ فِي الْعَشْرِ مِنْ ذِي
الْحِجَّةِ. وَلَمْ يَنْتَهِ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَلَمْ
يَنْزَلْ نَسْحُهُ. قَالَ فِي ذَلِكَ، بَعْدُ، رَجُلٌ بِرَأْيِهِ
مَا شَاءَ أَنْ يَقُولَ.

۲۹۷۷۔ [صحیح] أخرجه النسائي، مناسك الحج، إباحة فسخ الحج بعمرة لمن لم يسق الهدي، ح: ۲۸۰۸ من حديث عبد الملك به، وقال البوصيري: "هذا إسناد صحيح، ورجاله ثقات إن سلم من الانقطاع" أي بين طاووس وسراقه، وتابعه جابر بن عبد الله الأنصاري عن سراقه به عند الطبراني: ۱۹۹/۷، وأصله في صحيح مسلم، ح: ۲۶۴۸، وانظر الحديث السابق.

۲۹۷۸۔ أخرجه مسلم، الحج، باب جواز التمتع، ح: ۱۲۲۶ من حديث الجريري به.



🌞 نوائد و مسائل: ① ”شاید آئندہ زندگی میں فائدہ ہو۔“ یہ اس لیے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج تمتع پسند نہیں کرتے اس لیے ابھی مناسب نہیں کہ ان کی مخالفت کی جائے کیونکہ حج قرآن بھی جائز ہے البتہ بعد میں آپ حج تمتع کریں اور دوسروں کو بھی مسئلہ بتائیں کہ یہ جائز ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ کے گھر کے افراد سے مراد ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”جب ہم لوگ (مکہ) آئے ہم نے کعبہ کا طواف کیا (اور سعی کی) تب نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ جو شخص قربانی لے کر نہیں آیا وہ احرام کھول دے۔ تو جو لوگ قربانی نہیں لائے تھے انھوں نے احرام کھول دیا۔ اور رسول اللہ ﷺ کی بیویاں قربانی نہیں لائی تھیں اس لیے انھوں نے احرام کھول دیا۔“ (صحیح البخاری، الحج، باب التمتع والقرآن والإفراد بالحج.....) حدیث: (۱۵۶۱) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی حج تمتع کیا تھا۔ (صحیح البخاری، العمرة، باب متى يحل المعتمر، حدیث: ۱۷۹۶) ③ حج تمتع سے اجتناب کا فتویٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تھا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی موقف تھا۔ (صحیح مسلم، الحج، باب في المتعة بالحج، حدیث: ۳۱۷۷) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک روایت ہے کہ وہ منع کرتے تھے۔ (موطأ امام مالک، الحج، باب القرآن في الحج، ۳۰۲/۱) لیکن یہ حدیث ضعیف ہے۔ حج قرآن یا تمتع کو ناجائز نہیں سمجھتے تھے بلکہ وہ کہتے تھے کہ عمرؓ کے لیے الگ سفر ہونا چاہیے تاکہ ایسا نہ ہو کہ سب لوگ حج کے ساتھ عمرہ کر کے چل جائیں اور سال کے باقی میں سے کعبہ شریف کی رونق قائم نہ رہے۔

۲۹۷۹۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حج تمتع کے جواز کا فتویٰ دیا کرتے تھے۔ انھیں ایک آدمی نے کہا: ابھی اپنے کچھ فتوے دینے سے اجتناب کیجیے۔ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کی غیر موجودگی میں امیر المؤمنین نے حج کے بارے میں کیا فرمایا ہے۔ (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) میں بعد میں ان سے ملا اور دریافت کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ (تمتع) کیا ہے لیکن مجھے یہ بات اچھی نہ لگی کہ لوگ رات کو درختوں تلے عورتوں سے خلوت کریں، پھر صبح کو حج

۲۹۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ. ح. وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنِي [أَبِي] قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقْنِي بِالْمُتَعَةِ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: رُؤْيَاكَ بَعْضُ قُبَيْكٍ. فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَحَدَتْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، فِي النَّسْكِ، بَعْدَكَ. حَتَّى لَقَيْتُهُ، بَعْدُ، فَسَأَلْتُهُ. فَقَالَ

۲۵- أبواب المناسك

ج کی نیت فتح کرنے سے متعلق احکام و مسائل

عُمَرُ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَهُ وَأَصْحَابُهُ. وَلَكِنِّي كَرِهْتُ أَنْ يَظْلُوا بِهِنَّ مُعْرِسِينَ تَحْتَ الْأَرَاكِ. ثُمَّ يَرَوْحُونَ بِالْحَجِّ تَقْطُرُ رُؤُوسَهُمْ.

کے لیے روانہ ہو جائیں جب کہ ان کے سروں سے (نہانے کی وجہ سے پانی کے) قطرے ٹپک رہے ہوں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① اس روایت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج تمتع کو شرعاً ممنوع نہیں سمجھتے تھے

① رسول اللہ ﷺ نے حج قرآن ادا کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج تمتع کیا ہے۔ اس سے تمتع کا لغوی معنی مراد ہے یعنی ایک سفر میں حج اور عمرہ دونوں کا فائدہ حاصل کرنا۔ یا یہ مطلب ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم ﷺ کے حکم سے حج کیا۔ آپ کے حکم کو عمل کے برابر قرار دیتے ہوئے یہ جملہ فرمایا۔

باب: ۳۱- حج کی نیت فتح

(المعجم ۴۱) - بَابُ فَسْخِ الْحَجِّ

(کر کے عمرے کی نیت) کرنا

(التحفة ۴۱)

۲۹۸۰- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محض حج کی نیت سے (احرام باندھ کر) لبیک پکارا ہمارا ارادہ اس کے ساتھ عمرہ ملانے کا نہ تھا چنانچہ ہم ذوالحجہ کی چار راتیں گزرنے پر (چارتاریخ کو) مکہ پہنچے۔ جب ہم نے بیت اللہ کا طواف کر کے صفا و مروہ کی سعی کر لی تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس (طواف اور سعی) کو عمرہ بنا دیں اور (احرام کھول کر) عورتوں سے خلوت کریں۔ ہم نے آپس میں کہا: عرفہ جانے میں صرف پانچ راتیں باقی ہیں۔ تو کیا ہم اس حال میں عرفہ جائیں گے کہ ہمارے مخصوص اعضاء سے منی کے قطرے ٹپک رہے ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تم

۲۹۸۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ. قَالَ: أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ خَالِصًا، لَا نَخْلِطُهُ بِعُمْرَةٍ. فَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ. فَلَمَّا طُفْنَا بِالْبَيْتِ، وَسَعَيْنَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً، وَأَنْ نَحْجِلَ إِلَى النَّسَاءِ. فَقُلْنَا مَا بَيْنَنَا: لَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ. فَخَرَجُوهَا إِلَيْهَا وَمَذَاكِيرُنَا تَقْطُرُ مَيِّتًا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَا بَرُّكُمْ



۲۹۸۰- أخرجه البخاري، الشركة، باب الاشتراك في الهدى والبدن... الخ، ح: ۲۵۰۶، ۲۵۰۵، ومسلم، الحج، باب بيان وجوه الإحرام، وأنه يجوز أفراد الحج والتمتع والقرآن... الخ، ح: ۱۲۱۶ من حديث ابن جريج به، ومنه سمعه الأوزاعي (أبو داود، ح: ۱۷۸۷).

۲۵۔ أبواب المناسك — حج کی نیت صحیح کرنے سے متعلق احکام و مسائل

وَأَصْدَقُكُمْ. وَلَوْلَا الْهُدْيُ لَآخَلَلْتُ» فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ: أُمْتَعَنْتُنَا هَذِهِ لِعَامِنَا هَذَا، أَمْ لَا يَبِيدُ؟ فَقَالَ: «لَا بَلَّ لَا يَبِيدُ الْآبِدُ».

سب سے بڑھ کر نیک اور سچا ہوں۔ اگر (میرے ساتھ) قربانی کے جانور نہ ہوتے تو میں بھی احرام کھول دیتا۔“ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا یہ تمتع (کی اجازت) صرف اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اگر احرام باندھتے وقت صرف حج کی نیت کی گئی ہو تو بعد میں نیت تبدیل کر کے عمرے کی نیت کی جاسکتی ہے۔ ② جس کام کی شریعت نے اجازت دی ہے اسے نامناسب سمجھنا کوئی نیکی نہیں۔ ③ جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو وہ حج تمتع نہیں کر سکتا۔

۲۹۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِخُمْسِ بَيْتَيْنِ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ. [حَتَّى] إِذَا قَدِمْنَا وَدَنَوْنَا، أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يَجْلُ. فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ. إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ. فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ، دُخِلَ عَلَيْنَا بِلَحْمِ بَقَرٍ. فَقِيلَ: ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَزْوَاجِهِ.

۲۹۸۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ذوالقعدہ کی پانچ راتیں باقی تھیں جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (مدینے سے) روانہ ہوئے۔ ہمارا ارادہ صرف حج کا تھا۔ جب ہم چلے اور (مکہ شریف کے) قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم دے دیا جن کے ساتھ قربانی کے جانور نہیں تھے۔ سب لوگوں نے احرام کھول دیا سوائے اس کے جس کے پاس قربانی تھی۔ جب قربانی کا دن آیا تو ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا اور بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے (گائے کی) قربانی کی ہے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① حدیث: ۲۳۴۵ میں صراحت ہے کہ اس موقع پر امہات المؤمنین کی طرف سے مشترکہ طور پر ایک گائے کی قربانی دی گئی تھی۔ ② ایک گھروالوں کی طرف سے ایک گائے یا اونٹ کی قربانی کافی ہے اگرچہ ان کی تعداد سات سے زیادہ ہو۔

۲۹۸۱۔ أخرجه البخاري، الحج، باب ذبح الرجل البقر عن نسائه من غير أمرهن، ح: ۱۷۰۹، وغيره، ومسلم، الحج، باب بيان وجوه الإحرام... الخ، ح: ۱۲۱۱/۱۲۵ من حديث يحيى بن سعيد الأنصاري به.

۲۹۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَرَجَ [عَلَيْنَا] رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ. فَأَحْرَمْنَا بِالْحَجِّ. فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ: «اجْعَلُوا حَجَّتَكُمْ عُمْرَةً» فَقَالَ النَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ أَحْرَمْنَا بِالْحَجِّ. فَكَيْفَ نَجْعَلُهَا عُمْرَةً. قَالَ: «انْظُرُوا مَا أَمَرَكُمْ بِهِ، فَافْعَلُوا» فَرَدُّوا عَلَيْهِ الْقَوْلَ. فَغَضِبَ. فَأَنْطَلَقَ. ثُمَّ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ غَضَبًا. فَرَأَتْ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَتْ: مَنْ أَغْضَبَكَ؟ أَغْضَبَهُ اللَّهُ قَالَ: «وَمَا لِي لَا أَغْضَبُ وَأَنَا أَمْرُ أَمْرًا فَلَا أُتْبَعُ؟».



ج کی نیت فتح کرنے سے متعلق احکام و مسائل

۲۹۸۲- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم باہر ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے حج کا احرام باندھا۔ جب ہم مکہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے حج کو عمرہ بنا دو۔“ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے حج کا احرام باندھا ہے اسے عمرہ کس طرح بنائیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دیکھو! میں تمہیں جو حکم دیتا ہوں اس پر عمل کرو۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم دوبارہ وہی بات عرض کی تو رسول اللہ ﷺ ناراض ہو کر چل دیے۔ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو (ابھی تک) غصے کی حالت میں تھے۔ انھوں نے نبی ﷺ کے چہرہ اقدس پر ناراضی کے آثار دیکھے تو عرض کیا: آپ کو کس نے ناراض کیا؟ اللہ اسے غصے میں مبتلا کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں کیوں ناراض نہ ہوں؟ میں ایک حکم دیتا ہوں تو میرے حکم کی تعمیل نہیں کی جاتی۔“

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت محققین کے نزدیک ضعیف ہے تاہم اگر کسی دوسری سند سے یہ حدیث صحیح ثابت ہو جائے تو اشکال پیدا ہوگا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے براہ راست حکم سن کر بھی تعمیل کیوں نہ کی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کو احرام کی حالت میں دیکھا تو ان کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرح احرام میں رہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ اتباع ہو سکے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دوبارہ وہی بات اس لیے عرض کی کہ شاید رسول اللہ ﷺ انھیں احرام نہ کھولنے کی اجازت دے دیں ورنہ ان سے حکم عدولی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

۲۹۸۳- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ: ۲۹۸۳- حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت

۲۹۸۲- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲۸۶/۴ عن أبي بكر بن عياش به، وهو في السنن الكبرى للنسائي: ۵۶/۶، ح: ۱۰۱۷ عنه، وابن عياش ضعيف كما تقدم، ح: ۲۳۴۳ وانظر، ح: ۱۰۳۹۰ لتدليس شيخه واختلاطه.

۲۹۸۳- أخرجه مسلم، الحج، باب بيان أن المحرم بعمره لا يتحلل بالطواف قبل السعي... الخ، ح: ۱۲۳۶ من ۴۴

حج کی نیت فسخ کرنے سے متعلق احکام و مسائل

ہے، انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام باندھ کر روانہ ہوئے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس کے پاس قربانی کا جانور ہے وہ احرام باندھ رہے اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہیں وہ حلال ہو جائے (احرام کھول دے)۔“ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میرے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا، اس لیے میں نے احرام کھول دیا۔ اور (میرے شوہر) حضرت زبیر کے پاس قربانی کا جانور تھا، اس لیے انھوں نے احرام نہ کھولا۔ میں نے اپنے (عام) کپڑے پہن لیے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس چل گئی۔ انھوں نے کہا: میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ میں نے کہا: کیا آپ کو یہ خطرہ ہے کہ میں آپ پر کود پڑوں گی؟

باب: ۳۲- کیا حج فسخ کرنے کا حکم صرف صحابہ کے لیے تھا؟

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَنَّ أَبَا إِبْنٍ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مَنصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُحْرِمِينَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي فَلْيَقِمْ عَلَى إِحْرَامِهِ. وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي، فَلْيَخْلُلْ» قَالَتْ: وَلَمْ يَكُنْ مَعِيَ هَذِي فَأَخْلَلْتُ. وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَذِي، فَلَمْ يَحِلَّ. فَلَبِسْتُ ثِيَابِي وَجِئْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ: قَوْمِي عَنِّي. فَقُلْتُ: أَتَحْشَى أَنْ آئِبَ عَلَيْكَ؟

(المعجم ۴۲) - بَابُ مَنْ قَالَ كَانَ فَسَخَ الْحَجَّ لَهُمْ خَاصَّةً (التحفة ۴۲)

۲۹۸۴- حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا حج (کی نیت) کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینا صرف ہمارے لیے خاص حکم ہے یا سب لوگوں کے لیے عام حکم ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلکہ خاص طور پر ہمارے لیے ہے۔“

۲۹۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالٍ ابْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ فَسَخَ الْحَجِّ فِي الْعُمْرَةِ، لَنَا خَاصَّةً؟ أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَلْ لَنَا خَاصَّةً».

حدیث ابن جریر ج ۱۰

۲۹۸۴- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، المناسك، باب الرجل يهل بالحج ثم يجعلها عمره، ح: ۱۸۰۸ من حديث الدراوردي به، والحديث ضعفه أحمد وغيره * الحارث بن بلال مستور.

۲۵۔ أبواب المناسك

۲۹۸۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

صفا اور مروہ کے درمیان سعی سے متعلق احکام و مسائل

۲۹۸۵۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

نے فرمایا: حج میں تمتع کرنا صرف حضرت محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے تھا۔

أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: كَانَتْ الْمُنْتَعَةُ فِي الْحَجِّ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ خَاصَّةً.

🌞 فائدہ: یہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی رائے ہے جو درست نہیں کیونکہ حدیث ۲۹۸۰ میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد

بیان ہو چکا ہے کہ یہ حکم ہمیشہ کے لیے ہے۔ ممکن ہے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمان رسول اللہ ﷺ سے نہ سنا ہو نہ کسی صحابی سے سنا ہو۔ یا اگر کسی صحابی سے سنا ہے تو ممکن ہے کسی وجہ سے اس پر اطمینان نہ ہوا ہو۔ واللہ اعلم.

باب: ۴۳۔ صفا اور مروہ کے

(المعجم ۴۳) - بَابُ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا

درمیان سعی کرنے کا بیان

وَالْمَرْوَةِ (التحفة ۴۳)

۲۹۸۶۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

۲۹۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

نے فرمایا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں اس بات کو گناہ نہیں سمجھتا کہ صفا اور مروہ کے درمیان چکر نہ لگاؤں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (تو یہ) فرماتا ہے: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ ”بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں اس لیے بیت اللہ کا حج یا عمرہ

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا أَرَى عَلَيَّ جُنَاحًا أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. قَالَتْ: إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ (البقرة: ۱۵۸)

کرنے والے پر ان کا چکر لگانے (سعی کرنے) میں کوئی حرج نہیں۔“ اگر وہ بات درست ہوتی جو تم کہتے ہو تو (اللہ کا ارشاد) اس طرح ہوتا: ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ

وَلَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ، لَكَانَ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، إِنَّمَا أُنْزِلَ هَذَا فِي نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ. كَانُوا إِذَا أَهْلُوا، أَهْلُوا لِمَنَاةَ. فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ أَنْ يَطَّوَّفُوا بَيْنَ

۲۹۸۵۔ أخرجه مسلم، الحج، باب جواز التمتع، ح: ۱۲۲۴ من حديث أبي معاوية به.

۲۹۸۶۔ أخرجه مسلم، الحج، باب بيان أن السعي بين الصفا والمروة ركن لا يصح الحج إلا به، ح: ۱۲۷۷ عن

ابن أبي شيبه به.



۲۵۔ ابواب المناسک

صفا اور مروہ کے درمیان سچی سے متعلق احکام و مسائل

الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ. فَلَمَّا قَدِمُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَجِّ، ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ. فَأَنْزَلَهَا اللَّهُ. فَلَعَنَ مَنِيَّ مَا أَتَمَّ اللَّهُ، عَزَّ وَجَلَّ، [حَجَّ] مَنْ لَمْ يَطْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

اَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا "ان کا چکر نہ لگائے" میں کوئی حرج نہیں۔" یہ آیت تو انصار کے بعض لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ وہ جب بیک پکارتے تھے تو مناة (بت) کے نام سے بیک پکارتے تھے پھر (ان کے خیال میں) صفا اور مروہ کے درمیان سچی کرنا ان کے لیے جائز نہیں ہوتا تھا۔ جب وہ نبی ﷺ کے ساتھ حج کے لیے (مکہ شریف) آئے تو انھوں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے عرض کی تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ میری عمر کی قسم! اللہ تعالیٰ اس شخص کا حج مکمل تسلیم نہیں کرتا جو صفا اور مروہ کے درمیان چکر نہ لگائے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① قرآن مجید کا صحیح مفہوم سمجھنے کے لیے اسباب نزول کا بھی علم ہونا چاہیے۔ ② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن مجید کا صحیح فہم رکھتے تھے خاص طور پر ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تفسیر میں بلند مقام حاصل ہے۔ ③ عربوں نے دور جاہلیت میں بہت سی بدعات ایجاد کر لی تھیں۔ رسول اکرم ﷺ نے عبادت کے صحیح طریقے بتادیے۔ ④ عبادت میں بدعت سے اجتناب ضروری ہے۔ ⑤ صفا و مروہ کے درمیان سچی کرنا حج اور عمرے کا رکن ہے۔

۲۹۸۷۔ حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا نے حضرت

شیبہ (بن عثمان) رضی اللہ عنہ کی ام ولد رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو صفا اور مروہ کے درمیان سچی کرتے دیکھا جبکہ آپ فرما رہے تھے: "سنگریزوں والی زمین صرف دوڑ کر ہی طے کی جائے۔"

۲۹۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّثَنَوِيُّ عَنْ بُذَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ أُمِّ وَلَدِ لَيْشِيَةَ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَهُوَ يَقُولُ: «لَا يَطْفَعُ الْأَبْطَحُ إِلَّا شَدًّا».

۲۹۸۷۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۴۰۴/۶ من حديث حماد بن زيد، والنسائي، المناسك الحج: ۱۷۷، ح: ۲۹۸۳ عن بذيل عن المغيرة بن حكيم عن صفية عن امرأة (صحابية) به، وإسناده صحيح.

۲۵۔ أبواب المناسك - عمرے سے متعلق احکام و مسائل

🌅 فوائد و مسائل: ① أَبْطَحَ (سنگریزوں والی زمین) سے مراد صفا اور مروہ کے درمیان کی وادی ہے۔
 ② سہمی کی جگہ صفا اور مروہ دونوں پہاڑیوں کے درمیان ہے۔ پہاڑیوں پر چڑھتے یا ان سے اترتے وقت دوڑنا مسنون نہیں۔ ③ آج کل سہمی کی جگہ کو ہموار کر کے پختہ راستہ بنا دیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں جتنی جگہ ہموار تھی اس کی حد بندی سبزنشانون سے کر دی گئی ہے۔ یہ نشان مِیْلَکِن اَخْضَرُیْن کہلاتے ہیں۔ ان کے درمیان دوڑنا چاہیے۔ باقی فاصلہ عام رفتار سے طے کرنا چاہیے۔ ④ موجودہ عمارت میں اوپر کی منزل میں بھی سہمی کی جگہ کا پتہ ہے۔ وہاں بھی سبز رنگ سے دوڑنے کی جگہ کا تعین کر دیا گیا ہے۔

۲۹۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ كَثِيرِ ابْنِ جُمُهَانَ، عَنْ ابْنِ عَمَرَ قَالَ: إِنْ أَسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقَدْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي. وَإِنْ أَمْشَ، فَقَدْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي. وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ.

۲۹۸۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: اگر میں صفا اور مروہ کے درمیان دوڑوں تو (یہ درست ہے کیونکہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو (اس مقام پر) دوڑتے دیکھا ہے۔ اور اگر (عام رفتار سے) چلوں تو (یہ بھی درست ہے کیونکہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو چلتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ اور میں بڑی عمر کا بوڑھا آدمی ہوں (اس لیے دوڑنا مشکل محسوس ہوتا ہے۔)

🌅 فوائد و مسائل: ① صفا اور مروہ کے درمیان سہمی کے دوران میں وادی میں (سبزنشانون کے درمیان) دوڑنا سنت ہے۔ ② اگر کوئی شخص بڑھاپے یا بیماری یا کمزوری کی وجہ سے دوڑ نہ سکے تو عام رفتار سے بھی سہمی کا فرض ادا کر سکتا ہے۔ ③ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بڑھاپے کا ذکر کر کے اپنا عند واقعہ کیا ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ عذر نہ ہو تو دوڑنا ہی چاہیے۔

(المعجم ۴۴) - بَابُ الْمُعْمَرَةِ (التحفة ۴۴) باب ۳۳۔ عمرے کا بیان

۲۹۸۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا ۲۹۸۹۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۹۸۸۔ [حسن] أخرجه أبو داود، المناسك، باب أمر الصفا والمروة، ح: ۱۹۰۴ من حديث عطاء به، وقال الترمذي، ح: ۸۶۴ 'حسن صحيح' قلت: رواه جماعة عن ابن السائب به، منهم سفیان الثوري، (السنائي) وكثير ابن جهمان وثقه الجمهور.

۲۹۸۹۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۳۷۰/۷، ح: ۶۷۱۹ من حديث هشام به، وقال: 'نشهد به هشام بن عمار'، وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف، عمر بن قيس المعروف بسندل وضعفه أحمد، وابن معين، والفلاس، وأبوزرعة، والبخاري، وأبو جاتم، وأبو داود، والسنائي وغيرهم، والحسن، ۴۴"

۲۵- أبواب المناسك

عمر سے متعلق احکام و مسائل

ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے: ”حج جہاد ہے اور عمرہ فطری عبادت ہے۔“

الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْخُسَيْبِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ. أَخْبَرَنِي طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمِّهِ إِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْحَجُّ جِهَادٌ وَالْعُمْرَةُ تَطَوُّعٌ».

۲۹۹۰- حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا تو ہم لوگ آپ ﷺ کے ساتھ تھے چنانچہ آپ نے طواف کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ طواف کیا۔ آپ نے نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ ہم مکہ والوں سے آپ ﷺ کی (حفاظت کے لیے) آڑ بنتے تھے تاکہ کوئی آپ کو کسی قسم کی گزند نہ پہنچائے۔

۲۹۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَغْلَى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ اعْتَمَرَ. فَطَافَ وَطَفْنَا مَعَهُ. وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، لَا يُصِيبُهُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ.

🌞 نوادہ و مسائل: ① ذوالقعدہ ۶ھ میں طے پانے والے صلح کے معاہدے (صلح حدیبیہ) میں یہ طے پایا تھا کہ مسلمان اس سال عمرہ نہیں کریں گے تاہم اگلے سال وہ عمرہ کرنے کے لیے آسکیں گے۔ اس شرط کے مطابق ذوالقعدہ ۷ھ میں رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ عمرہ ادا فرمایا۔ اس سفر میں دو ہزار مرد اور ان کے علاوہ کچھ عورتیں اور بچے بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ اس عمرے کو عمرۃ القضاء کہتے ہیں۔ (فتح الباری: ۲/۴۷۷) ② اس موقع پر مشرکین اپنے گھروں سے نکل کر جبل قعیقان پر جمع ہو گئے تھے تاہم خطرہ تھا کہ کوئی مشرک دھوکے سے رسول اللہ ﷺ کو گزند پہنچانے کی کوشش نہ کرے۔ ③ ظاہری اسباب اختیار کرنا اللہ پر توکل کے منافی نہیں۔ ④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ سے اس قدر محبت رکھتے تھے کہ آپ کی حفاظت کے لیے اپنی جانیں قربان کرنے پر تیار رہتے تھے۔

باب: ۳۵- ماہ رمضان میں عمرہ کرنا

(المعجم ۴۵) - بَابُ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ

(التحفة ۴۵)

۲۹۹۱- حضرت وجہ بن حنبل رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۹۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

الراوي عنه: ضعيف.

۲۹۹۰- أخرجه البخاري، المغازي، باب غزوة الحديبية، ح: ۴۱۸۸ عن ابن نمير به.

۲۹۹۱- [صحيح] أخرجه أحمد: ۱۷۷/۴، ۱۸۶ عن وكيع به، وصححه البوصيري * الثوري عن، تقدم،

۲۵۔ ابواب الناسک

عمرے سے متعلق احکام و مسائل

وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَے فرمایا: ”رمضان میں ایک عمرہ اُیک حج کے برابر ہے۔“
عَنْ وَهْبِ بْنِ خُبَيْشٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً».

🌞 نوادہ و مسائل: ① ماہ رمضان میں ہر عمل کا ثواب زیادہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح عمرے کا ثواب بھی بڑھ کر حج کے برابر ہو جاتا ہے۔ ② ماہ رمضان میں موقع ملے تو ضرور عمرہ کرنا چاہیے۔ ③ یہ عمرہ ثواب میں حج کے برابر ہے تاہم یہ فرض حج کا متبادل نہیں۔ جس شخص پر حج فرض ہو اسے حج ہی کرنا ضروری ہے رمضان کے عمرے سے حج کا فرض ادا نہیں ہو جاتا۔

۲۹۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، جَمِيعاً عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الزُّعَافِرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ هَرَمٍ بْنِ خُبَيْشٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً».

۲۹۹۳۔ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلَّسِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً».

۲۹۹۲۔ حضرت ہرم بن خبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان میں ایک عمرہ اُیک حج کے برابر ہے۔“

۲۹۹۲۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۷۷/۴ من حديث داود به، وقال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف لضعف داود ابن يزيد بن عبد الرحمن الزعافري"، والحديث السابق شاهد له.

۲۹۹۳۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، الحج، باب ما جاء في عمرة رمضان، ح: ۹۳۹ من طريق آخر عن أبي إسحاق به، وقال: "حسن غريب" * جارة تقدم، ح: ۷۴۰، وإبراهيم تقدم، ح: ۱۴۹۵، ولم ينفردا به، وأبو إسحاق عنن، تقدم، ح: ۴۶، وح: ۲۹۹۱ شاهد له.



۲۵۔ أبواب المناسك عمر سے متعلق احکام و مسائل

۲۹۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان میں ایک عمرہ ایک حج کے برابر ہے۔“
عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً.

۲۹۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”رمضان میں ایک عمرہ ایک حج کے برابر ہے۔“
عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً.

(المعجم ۴۶) - بَابُ الْعُمْرَةِ فِي ذِي

الْقَعْدَةِ (التحفة ۴۶)

۲۹۹۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ذوالقعدہ کے سوا (کسی اور مہینے میں) عمرہ نہیں کیا۔
قَالَ: لَمْ يَغْتَمِرْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا فِي ذِي الْقَعْدَةِ.

۲۹۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ذوالقعدہ کے سوا (کسی اور مہینے میں) عمرہ ادا نہیں فرمایا۔
عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ يَغْتَمِرْ

۲۹۹۴۔ [صحیح] أخرجه الطبراني: ۱/۱۴۲، ح: ۱۱۲۹۹ من حديث أبي معاوية (وغیره) به * وابن أوطاة تقدم، ح: ۲۵۸۷، ۱۱۲۹، ۴۹۶.

۲۹۹۵۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۳/۳۹۷ عن أحمد بن عبد الملك به، وعلقه البخاري، ح: ۱۸۶۳ (جزاء الصيد).

۲۹۹۶۔ [صحیح] * ابن أبي ليلى تقدم، ح: ۸۵۴، والحديث الآتي شاهد له.

۲۹۹۷۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۲/۱۴۳ عن ابن نمير به إلا أنه قال: "في ذي الحجة" بدل "ذي القعدة"، وله شواهد عند مسلم، ح: ۱۲۵۳، والبخاري، ح: ۱۷۷۸ وغیرهما.

۲۵۔ أبواب المناسك۔ عمرے سے متعلق احکام و مسائل

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُمْرَةً إِلَّا فِي ذِي الْقَعْدَةِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① اہل عرب زمانہ جاہلیت میں ذوالقعدہ میں عمرہ کرنا گناہ سمجھتے تھے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے بار بار ذوالقعدہ میں عمرہ کیا تا کہ لوگوں کے ذہنوں سے دور جاہلیت کا اثر اچھی طرح ختم ہو جائے۔ ② رسول اللہ ﷺ نے آخری حج کے ساتھ جو عمرہ ادا فرمایا وہ بروز اتوار ۳ ذوالحجہ ۱۰ کو ادا فرمایا۔ (الریق المختوم ص ۱۱۵) معنی الرحمن مبارک پوری رحمۃً: اسے ذوالقعدہ میں اس لیے شمار کر لیا گیا کہ مدینہ منورہ سے رسول اللہ ﷺ ذوالقعدہ کے مہینے میں روانہ ہوئے تھے جب کہ اس مہینے کے چار دن باقی تھے۔ (الریق المختوم ص ۱۱۳)

(المعجم ۴۷) - بَابُ الْعُمْرَةِ فِي رَجَبٍ
(التحفة ۴۷)

۲۹۹۸۔ حضرت عروہ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان

کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا: رسول اللہ ﷺ نے کس مہینے میں عمرہ کیا؟ انھوں نے فرمایا: رجب میں۔ حضرت عائشہ رحمہ اللہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے کبھی رجب میں عمرہ نہیں کیا۔ اور جب بھی عمرہ کیا حضرت ابن عمر رحمہ اللہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔

۲۹۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ تَعْنِي ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: سُمِلَ ابْنُ عُمَرَ: فِي أَيِّ شَهْرٍ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: فِي رَجَبٍ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي رَجَبٍ قَطُّ. وَمَا اعْتَمَرَ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ [تَعْنِي ابْنُ عُمَرَ].



🌞 فائدہ: حضرت عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ سے اس معاملے میں بھول ہو گئی اس لیے انھوں نے یہ بات یقین کے انداز سے بیان نہیں فرمائی۔ مذکورہ بالا سوال خود حضرت عروہ رحمہ اللہ نے کیا تھا جب کہ حضرت عروہ رحمہ اللہ اور حضرت ابن عمر رحمہ اللہ دونوں حضرت عائشہ رحمہ اللہ کے حجرے کے قریب تشریف فرما تھے اور ام المومنین نے ان کا سوال اور جواب سنا۔ اس پر عروہ رحمہ اللہ نے ام المومنین سے تصدیق چاہی تو انھوں نے حجرے کے اندر سے مذکورہ بالا جواب دیا۔ حضرت ابن عمر رحمہ اللہ ام المومنین کی یہ بات سن کر خاموش رہے نہ انکار کیا نہ اقرار۔ (صحیح مسلم، الحج، باب بیان عدد عمر النبی ﷺ و زمانہن، حدیث: ۱۵۳۳)

۲۹۹۸۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء في عمرة رجب، ح: ۹۳۶ عن أبي كريب به، وقال: "غريب" * حبيب لم يسمع من عروة، أخرجه مسلم، ح: ۱۲۵۵ من طريق آخر عن عروة بن الزبير به، وبه صحيح الحديث.

۲۵- ابواب المناسک

(المعجم ۴۸) - بَابُ الْعُمْرَةِ مِنَ التَّعْمِيمِ

(التحفة ۴۸)

۲۹۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
وَأَبُو إِسْحَاقَ الشَّافِعِيُّ، إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ
ابْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ شَافِعٍ، قَالَا:
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ
دِينَارٍ. أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ أَوْسٍ: حَدَّثَنِي
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ
يُرِدَفَ عَائِشَةَ، فَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّعْمِيمِ.

۳۰۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ
عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:
خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ
الْوَدَاعِ. نَوَافِي هَلَالٍ ذِي الْحِجَّةِ. فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَهْلِلَ
بِعُمْرَةٍ، فَلْيَهْلِلْ. فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ
لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ».

قَالَتْ: فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ أَهَلَ
بِعُمْرَةٍ. وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَ بِحَجٍّ. فَكُنْتُ
أَنَا وَمَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ.

عمرے سے متعلق احکام و مسائل

باب: ۳۸- تعمیم سے (احرام باندھ کر)

عمرہ کرنا

۲۹۹۹- حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے، نبی ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو
اپنے پیچھے سواری پر بٹھا کر تعمیم سے عمرہ کرا دیں۔

۳۰۰۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں
نے فرمایا: ہم لوگ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ
ﷺ کے ساتھ (مدینہ سے) روانہ ہوئے اور ذوالحجہ کا
چاند چڑھنے ہی والا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم
میں سے جو شخص عمرے کا احرام باندھنا چاہے باندھ
لے۔ اگر میں قربانی نہ لایا ہوتا تو میں بھی عمرے کی نیت
سے لبیک پکارتا۔“

ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تو لوگوں میں سے کسی نے
عمرے کا احرام باندھا اور کسی نے حج کا احرام باندھا۔
میں عمرے کا احرام باندھنے والوں میں شامل تھی۔

۲۹۹۹- أخرجه البخاري، العمرة، باب عمرة التعميم، ح: ۱۷۸۴ من حديث سفیان بن عيينة به، ومسلم، الحج،
باب بيان وجوه الإحرام، وأنه يجوز إفراد الحج والتمتع والقران... الخ، ح: ۱۲۱۲ عن ابن أبي شيبة وغيره به.

۳۰۰۰- أخرجه البخاري، العمرة، باب العمرة ليلة الحصة وغيرها، ح: ۱۷۸۳ من حديث هشام به، ومسلم،
الحج، باب بيان وجوه الإحرام، وأنه يجوز إفراد الحج والتمتع والقران... الخ، ح: ۱۱۹/۱۲۱۱ عن ابن أبي
شيبه به.

قَالَتْ: فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ. فَأَذْرَكَنِي يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ، لَمْ أَجَلِّ مِنْ عُمْرَتِي. فَسَكُوتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: «دَعِي عُمْرَتَكَ، وَانْقُضِي رَأْسَكَ، وَامْتَشِطِي، وَأَهْلِي بِالْحَجِّ».

انہوں نے فرمایا: ہم لوگ روانہ ہوئے حتیٰ کہ مکہ شریف پہنچ گئے۔ ابھی میں حیض سے تھی کہ عرفے کا دن آ پہنچا۔ اور میں نے ابھی عمرے کا احرام نہیں کھولا تھا۔ میں نے نبی ﷺ سے صورت حال عرض کی تو آپ نے فرمایا: ”اپنا عمرہ رہنے دو، سر کے بال کھول کر کٹھی کر لو اور حج کا احرام باندھ لو۔“

قَالَتْ: فَقَعَلْتُ. فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَضِيَّةِ. وَقَدْ قَضَى اللَّهُ حَجَّنَا، أَرْسَلَ مَعِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، فَأَرْدَفَنِي وَخَرَجَ إِلَى التَّنْمِيمِ. فَأَهْلُكْتُ بِعُمْرَةٍ. فَقَضَى اللَّهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا، وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ هَذْيٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صَوْمٌ.

انہوں نے فرمایا: میں نے ایسے ہی کیا۔ جب حصہ کی رات آئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمارا حج مکمل کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ وہ مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھا کر تنیم لے گئے۔ (اور میں نے وہاں سے احرام باندھ کر عمرہ کیا۔) چنانچہ میں نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا۔ اس طرح اللہ نے ہمارا حج اور ہمارا عمرہ دونوں پورے کر دیے اور اس میں نہ قربانی تھی نہ صدقہ اور نہ روزے۔



🌞 فوائد و مسائل: ① تعمیم ایک مقام ہے جو مکہ سے قریب ترین ہے۔ آج کل اسے مسجد عائشہ کہتے ہیں۔

② نبی اکرم ﷺ تیرہ ذوالحجہ کو رمی جمرات سے فارغ ہو کر مٹی سے روانہ ہوئے اور وادی الطح، یعنی خیف بنی کنانہ میں ٹھہرے۔ اسی کو وادی ٹھب بھی کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس دن ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں اسی مقام پر ادا کیں۔ اور عشاء کے بعد کچھ آرام فرما کر مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور طواف واداع ادا فرمایا۔ (الرحیق المختوم، ص: ۲۴۰) ③ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرے کا احرام باندھا تھا لیکن عذر حیض کی وجہ سے عمرہ کیے بغیر حج کا احرام باندھنا پڑا۔ اس طرح کی صورت حال میں عمرے کے اعمال ادا کیے بغیر حج اور عمرہ دونوں ادا سمجھے جاتے ہیں۔ ④ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خواہش تھی کہ وہ باقاعدہ عمرہ بھی ادا کریں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ان کے بھائی کے ساتھ عمرے کے لیے بھیج دیا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کا اپنی زوجہ محترمہ سے حسن سلوک کا اظہار تھا۔ ⑤ تعمیم یا مسجد عائشہ کوئی میقات نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی دل جوئی کے لیے ان کو وہاں سے احرام باندھ کر آ کر عمرہ کرنے کی اجازت دی تھی۔ اس سے زیادہ سے زیادہ ایسی ہی (حائضہ) عورتوں کے لیے عمرے کی اجازت ثابت ہوتی ہے نہ کہ مطلقاً ہر شخص کے لیے وہاں

۲۵۔ ابواب المناسک - عمرے سے متعلق احکام و مسائل

سے احرام باندھ کر بار بار عمرہ کرنے کی جیسا کہ بہت سے لوگ وہاں ایسا کرتے ہیں اور اسے ”چھوٹا عمرہ“ قرار دیتے ہیں۔ یہ رواج یا استدلال بے بنیاد ہے۔ ① حج کے بعد عمرہ کرنے سے حج تمتع نہیں بنتا بلکہ حج سے پہلے عمرہ کرنے سے حج تمتع بنتا ہے۔ پہلے عمرے کی وجہ سے قربانی دی گئی۔ اس دوسرے عمرے کی وجہ سے کوئی قربانی نہیں دی گئی۔ نہ اس کا تبادلہ فیروزوں کی صورت میں ادا کیا گیا۔

(المعجم ۴۹) - بَابُ مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ مِنْ
بَيْتِ الْمُقَدَّسِ (التحفة ۴۹)
باب: ۳۹۔ بیت المقدس سے
عمرے کا احرام باندھنا

۳۰۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ أُمِّيَّةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ، غُفِرَ لَهُ».

۳۰۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجُمَيْصِيُّ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقِبَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ أُمِّيَّةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ، كَانَتْ لَهُ كَفَّارَةٌ لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ».

قَالَتْ: فَخَرَجَتْ أُمِّي مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ بِعُمْرَةٍ.
ام المؤمنین نے فرمایا: چنانچہ میں (بیت المقدس سے) عمرے کے لیے روانہ ہوئی۔

۳۰۰۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير: ۱/۱۶۱ عن أبي شيبة به، وصححه ابن حبان (موارد): ح: ۱۰۲۱، والمندري، الترغيب: ۲/۱۹۰، وضعفه البخاري وغيره من الحفاظ، والمقول قولهم، والله أعلم * أم حكيم حكيمة بنت أمية بن الأخنس وثقها ابن حبان وحده.

۳۰۰۲۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، المناسك، باب في المواقيت، ح: ۱۷۴۱ من طريق آخر عن يحيى

۲۵- أبواب المناسك

وقوف عرفات سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۵۰) - بَاب: حَمِ اعْتَمَر

النَّبِيُّ ﷺ (التحفة ۵۰)

باب: ۵۰- نبی اکرم ﷺ نے کتنے

عمرے کیے؟

۳۰۰۳- حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّافِعِيُّ

إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَ

عُمَرِ عُمْرَةِ الْحُدَيْبِيَّةِ، وَعُمْرَةِ الْقُضَاءِ مِنْ

قَابِلٍ، وَالثَّالِثَةِ مِنَ الْجِعْرَانَةِ، وَالرَّابِعَةَ الَّتِي

مَعَ حَجَّتِهِ.

۳۰۰۳- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے

کیے: حدیبیہ کا عمرہ، اگلے سال عمرہ القضاء تیسرا جعرانہ

سے اور چوتھا وہ جو آپ نے حج کے ساتھ کیا۔



310

🌞 فوائد و مسائل: ① صلح حدیبیہ ذوالقعدہ ۶ھ میں ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ چودہ سو صحابہ کے ساتھ کیم ذوالقعدہ

کو مدینہ سے روانہ ہوئے۔ مکہ شریف کے قریب حدیبیہ کے مقام پر مشرکین نے آپ کو روک دیا۔ جب فریقین

میں مذاکرات کے بعد یہ طے ہوا کہ مسلمان اگلے سال عمرے کے لیے آسکتے ہیں چنانچہ وہیں احرام کھول کر

قربانیاں کر کے مسلمان واپس آ گئے۔ اس سفر میں اگرچہ عملی طور پر عمرہ ادا نہیں ہو سکا تاہم اس کا ثواب مل گیا اس

لیے اسے عمرہ شمار کیا جاتا ہے۔ ② عمرہ القضاء سے مراد وہ عمرہ ہے جو حدیبیہ میں طے پانے والے معاہدے کے

مطابق ادا کیا گیا۔ صلح حدیبیہ کے سفر میں شریک صحابہ میں سے جتنے زندہ تھے سب اس عمرے میں شریک تھے ان

کے علاوہ اور مسلمان بھی شریک ہو گئے۔ اس طرح دو ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ذوالقعدہ

۷ھ میں عمرہ کیا۔ ۳ شوال ۸ھ میں غزوہ حنین پیش آیا جس کی تکمیل غزوہ طائف سے ہوئی۔ اس سے واپسی پر

رسول اللہ ﷺ جعرانہ کے مقام پر ٹھہرے اور مال غنیمت مجاہدین میں تقسیم کیا۔ اس سے فارغ ہو کر جعرانہ

ہی سے احرام باندھ کر عمرہ کیا۔ یہ عمرہ ذوالقعدہ ۸ھ میں کیا گیا۔ ③ چوتھا عمرہ رسول اللہ ﷺ نے حج کے ساتھ

کیا۔ اس کے لیے سفر کا آغاز ذوالقعدہ ۱۰ھ کے آخری ایام میں ہوا جبکہ عمرہ کی ادا جنگی ۲ ذوالحجہ کو ہوئی۔

باب: ۵۱- منیٰ کی طرف روانگی

(المعجم ۵۱) - بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى مَنَى

(التحفة ۵۱)

❖ الأختني به، وانظر الحديث السابق.

۳۰۰۳- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الحج، باب العمرة، ح: ۱۹۹۳ من حديث داود به، وقال الترمذي،

ح: ۸۱۶ "حسن غريب".

۲۵۔ ابواب المناسک منیٰ میں قیام سے متعلق احکام و مسائل

۳۰۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِمِنَى، يَوْمَ التَّرْوِيَةِ، الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ. ثُمَّ عَدَا إِلَى عَرَفَةَ.

۳۰۰۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ترویہ کے دن (۸ ذوالحجہ کو) ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر (۹ ذوالحجہ کو) منیٰ میں ادا کیں، پھر عرفہ کی طرف روانہ ہوئے۔

🕌 فائدہ: رسول اللہ ﷺ منیٰ سے عرفات کی طرف سورج نکلنے کے بعد روانہ ہوئے اور مقام نمرہ پر جا کر ٹھہر گئے۔ سورج ڈھلنے پر نمرہ سے روانہ ہو کر عرفات تشریف لے گئے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۰۷۳)

۳۰۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الصَّلَاةَ الْخَمْسَ بِمِنَى. ثُمَّ يُخْبِرُهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

۳۰۰۵۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھتے تھے، پھر لوگوں کو بتاتے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔



(المعجم ۵۲) - بَابُ التَّزْوِيلِ بِمِنَى باب: ۵۲۔ منیٰ میں ٹھہرنا

(التحفة ۵۲)

۳۰۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!

۳۰۰۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے لیے منیٰ میں ایک گھر نہ بنادیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں“ منیٰ اس شخص کے لیے اونٹ

۳۰۰۴۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء في الخروج إلى منى والمقام بها، ح: ۸۷۹ من حديث إسماعيل بن مسلم، تقدم، ح: ۳۰۱، وقال: "إسماعيل بن مسلم قد تكلموا فيه من قبل حفظه"، وله شواهد، منها الحديث الآتي.

۳۰۰۵۔ [إسناده حسن] * عبد الله العمري عن نافع قوي كما تقدم، ح: ۱۲۹۹، ۳۶۶، وخالفه مالك فرواه موقوفًا، ولحديثه شواهد عند مسلم، ح: ۱۲۱۸ وغيره.

۳۰۰۶۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء أن منى مناخ من سبق، ح: ۸۸۱ من حديث وكيعة، وقال: "حسن صحيح"، وصححه الحاكم على شرط مسلم ۱/ ۴۶۷، ۴۶۸، ووافقه الذهبي * مسيكة أم يوسف، ۴۴

۲۵۔ ابواب المناسک

منیٰ سے روانگی سے متعلق احکام و مسائل

أَلَا تَبْنِي لَكَ بَيْتًا يَبْنِي قَالَ: «لَا. مِنِّي مُنَاحٌ مِّنْ سَبَقٍ».

بٹھانے (اور قیام کرنے) کی جگہ ہے جو پہلے (وہاں) پہنچ جائے۔

۳۰۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ،

۳۰۰۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں

وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ أُمِّهِ مُسَيِّكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا تَبْنِي لَكَ بَيْتًا يَبْنِي لَكَ؟ قَالَ: «لَا. مِنِّي مُنَاحٌ مِّنْ سَبَقٍ».

نے فرمایا: ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے لیے منیٰ میں ایک گھر نہ بنادیں؟ جہاں آپ کو سایہ حاصل ہو؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں“ منیٰ اس شخص کے لیے ادھ بٹھانے (اور قیام کرنے) کی جگہ ہے جو پہلے (وہاں) پہنچ جائے۔“

(المعجم ۵۳) - بَابُ الْغَدْوِ مِنْ مَنَى إِلَى

باب: ۵۳۔ منیٰ سے عرفات

عَرَفَاتٍ (التحفة ۵۳)

کی طرف روانگی

۳۰۰۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

۳۰۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عُقْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا الْيَوْمِ، مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَةَ. فَمِنَّا مَنْ يَكْبُرُ. وَمِنَّا مَنْ يَهْلُ. فَلَمْ يَعْْبَ هَذَا عَلَى هَذَا. وَلَا هَذَا عَلَى هَذَا. وَرَبَّمَا قَالَ: هُوَ لَا عَلَى هُوَ لَا. وَلَا هُوَ لَا عَلَى هُوَ لَا.

نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اس دن (۹ ذوالحجہ کو) منیٰ سے عرف کی طرف روانہ ہوئے۔ ہم میں سے کوئی تکبیرات کہہ رہا تھا اور کوئی لبیک پکار رہا تھا۔ نہ یہ اس پر تنقید کرتا تھا نہ وہ اس پر۔ یا یہ فرمایا: نہ یہ ان پر تنقید کرتے تھے نہ وہ ان پر۔

﴿لم يعرفها ابن خزيمة وغيره، وثقها الترمذي، والحاكم وغيرهما بتصحيح حديثها فحديثها حسن، وفيه إبراهيم بن مهاجر بن جابر، وهو حسن الحديث، راجع نيل المقصود، ح: ۲۰۱۹، وأخرجه أبو داود، ح: ۲۰۱۹ من حديث إسرائيل به.﴾

۳۰۰۷۔ [إسناده حسن] انظر الحديث السابق.

۳۰۰۸۔ أخرجه البخاري، الصحيح، باب التلبية والتكبير إذا غدا من منى إلى عرفة، ح: ۱۶۵۹، ومسلم، الصحيح، باب التلبية والتكبير في الذهاب من منى إلى عرفات في يوم عرفة، ح: ۱۲۸۵ من حديث محمد بن أبي بكر به.

وقوف عرفات سے متعلق احکام و مسائل

۲۵۔ أبواب المناسك

🌞 فوائد و مسائل: ① منیٰ سے عرفات جاتے وقت لبیک پکارنا بھی جائز ہے اور تکبیرات کہنا بھی۔ ② یہ بھی درست ہے کہ آدمی کچھ دیر لبیک پڑھے اور کچھ دیر تکبیرات کہے۔

باب: ۵۴۔ عرفات میں ٹھہرنا

(المعجم ۵۴) - بَابُ الْمَنْزِلِ بِعَرَفَةَ

(النحفة ۵۴)

۳۰۰۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفات میں وادی نمرہ میں ٹھہرتے تھے۔

۳۰۰۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: بَنَانُ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِعَرَفَةَ فِي وَادِي نَمْرَةٍ.

حضرت سعید بن حسان بیان کرتے ہیں: جب حجاج نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو شہید کر دیا تو (اس کے بعد حج کے دوران میں) اس نے آدمی بھیج کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: نبی ﷺ اس دن کس وقت (عرفات کے میدان میں) جاتے تھے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب وہ وقت آئے گا ہم روانہ ہو جائیں گے (اور تمہیں معلوم ہو جائے گا)۔ حجاج نے ایک آدمی بھیجا کہ دیکھے وہ کس وقت روانہ ہوتے ہیں۔

قَالَ: فَلَمَّا قَتَلَ الْحَجَّاجُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ: أَيَّ سَاعَةٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرُوحُ فِي هَذَا الْيَوْمِ؟ قَالَ: إِذَا كَانَ ذَلِكَ رَحْنَا. فَأَرْسَلَ الْحَجَّاجُ رَجُلًا يَنْظُرُ أَيَّ سَاعَةٍ يَرْتَحِلُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جب (نمرہ سے) روانہ ہونے کا ارادہ کیا تو فرمایا: کیا سورج ڈھل گیا ہے؟ لوگوں نے کہا: ابھی نہیں ڈھلا۔ آپ بیٹھ گئے۔ (کچھ دیر بعد) پھر کہا: کیا سورج ڈھل گیا ہے؟ لوگوں نے کہا: ابھی نہیں ڈھلا۔ آپ بیٹھ گئے۔ (کچھ دیر بعد) پھر کہا: کیا سورج ڈھل گیا ہے؟ لوگوں نے کہا: ابھی نہیں

فَلَمَّا أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ أَنْ يَرْتَحِلَ قَالَ: أَرَاغَبَ الشَّمْسُ؟ قَالُوا: لَمْ تَرُغْ بَعْدُ. فَجَلَسَ. ثُمَّ قَالَ: أَرَاغَبَ الشَّمْسُ؟ قَالُوا: لَمْ تَرُغْ بَعْدُ. فَجَلَسَ. ثُمَّ قَالَ: أَرَاغَبَ الشَّمْسُ؟ قَالُوا: لَمْ تَرُغْ بَعْدُ. فَجَلَسَ. ثُمَّ قَالَ: أَرَاغَبَ الشَّمْسُ؟ قَالُوا: نَعَمْ. فَلَمَّا

۳۰۰۹۔ [مسندہ ضعیف] أخرجه أبو داود، الحج، باب الرواح إلى عرفة، ح: ۱۹۱۴ من حديث وكيع به * سعيد ابن حسان وثقه ابن حبان وحده، وأصل الحديث شواهد، منها حديث مسلم، ح: ۱۲۱۸ وغيره.

۲۵- أبواب المناسك

وقوف عرفات سے متعلق احکام و مسائل

قَالُوا: قَدْ زَاغَتْ، إِذْ سَحَلَ.
قَالَ وَيَكِبُ: يَعْنِي رَاحَ.
ڈھلا۔ آپ بیٹھ گئے۔ (کچھ دیر بعد) پھر کہا: کیا سورج ڈھل گیا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ جب انھوں نے کہا: ڈھل گیا ہے تب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روانہ ہوئے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ہمارے فاضل محقق نے مذکورہ روایت کو سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ اس کی اصل صحیح مسلم (۱۲۱۸) میں ہے نیز سنن ابوداؤد (اردو حدیث: ۱۹۱۴۰) طبع دارالسلام) کی تحقیق میں لکھتے ہیں کہ صحیح مسلم کی روایت اس سے کفایت کرتی ہے۔ علاوہ ازیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے نیز مسند احمد کے محققین اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے لیکن دیگر صحیح روایات سے حدیث میں مذکور مسئلے کی تائید ہوتی ہے کہ سورج ڈھلنے کے بعد عرفات کی حدود میں داخل ہونا چاہیے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل جہت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۹۹/۸، وصحیح أبي داود (مفصل) حدیث: ۱۶۷۲) ② نو ذوالحجہ کو سورج ڈھلنے سے پہلے وادی نمرہ میں ٹھہرنا چاہیے۔ یہ جگہ حرم کی حدود میں ہے اور عرفات سے مشرق میں ہے۔ ③ سورج ڈھلنے کے بعد عرفات کی حدود میں داخل ہونا چاہیے۔ میدان عرفات حرم کی حدود سے باہر ہے۔ ④ خلیفہ عبدالملک نے حجاج بن یوسف کو تحریری حکم جاری کیا تھا کہ حج کے مسائل میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے فتویٰ کے مطابق عمل کیا جائے اس لیے اس نے ان سے پوچھ پوچھ کر عمل کیا۔ (صحیح البخاری، الحج، باب التهجیر بالرواح یوم عرفة، حدیث: ۱۶۶۰) ⑤ احکام کو چاہیے کہ علماء سے رہنمائی حاصل کریں اور لوگوں سے شریعت کے احکام کے مطابق عمل کرائیں۔



(المعجم ۵۵) - بَابُ الْمَوْقِفِ بِعَرَفَاتٍ باب: ۵۵- عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ

(التحفة ۵۵)

۳۰۱۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيَّاشٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ،
عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ
قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعَرَفَةَ. فَقَالَ:

۳۰۱۰- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ عرفات میں ٹھہرے تو فرمایا: ”یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ اور عرفات سب ٹھہرنے کی جگہ ہے۔“

۳۰۱۰- [سناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الحج، باب الصلاة بجمع، ح: ۱۹۳۵ من حديث يحيى بن آدم به، وقال الترمذي، ح: ۸۸۵: "حسن صحيح" * سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ تابعه المغيرة بن عبد الرحمن بن الحارث المخزومي عند أحمد: ۷۶/۱.

وقوف عرفات سے متعلق احکام و مسائل

۲۵- أبواب المناسك

هَذَا الْمَوْقِفُ . وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ .

۳۰۱۱- حضرت یزید بن شیبان رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم ایک جگہ ٹھہرے ہوئے تھے جسے آپ ٹھہرنے کی جگہ سے دوری قرار دے سکتے ہیں۔ حضرت ابن مریج رحمہ اللہ ہمارے پاس آئے اور کہا: میں تمہارے پاس اللہ کے رسول ﷺ کا پیغام لایا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ”اپنے اپنے مقام پر ٹھہرے رہو۔ آج تم ابراہیم علیہ السلام کی ایک وراثت کے حامل ہو۔“

۳۰۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ يَزِيدِ ابْنِ شَيْبَانَ قَالَ: كُنَّا وَقُوفًا فِي مَكَانٍ تَبَاعَدُهُ مِنَ الْمَوْقِفِ. فَأَتَانَا ابْنُ مَرْبُوعٍ فَقَالَ: إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيْكُمْ. يَقُولُ: «كُونُوا عَلَى مَسَافِرِكُمْ. فَإِنَّكُمْ الْيَوْمَ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ إِبْرَاهِيمَ».

نوائذ و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ پہاڑ کے دامن میں چٹانوں کے پاس ٹھہرے تھے۔ ② حاجی کے لیے ضروری نہیں کہ عرفات میں اسی جگہ ٹھہرے جہاں رسول اللہ ﷺ ٹھہرے تھے بلکہ وادیِ عرہ کو چھوڑ کر پورے میدانِ عرفات میں جہاں بھی جگہ ملے ٹھہر جائے۔ ③ ہماری شریعت میں حج کے احکام و مسائل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت کے مطابق ہیں۔ اہل عرب نے ان میں جو تبدیلیاں کر لی تھیں یا جو بدعات ایجاد کر لی تھیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے عمل سے ان کی اصلاح کر کے صحیح طریقہ سکھا دیا۔

۳۰۱۲- حضرت جابر بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عرفات سب کا سب ٹھہرنے کی جگہ ہے البتہ عرہ کے نشیبی حصے سے اوپر رہو۔ مزدلفہ سب کا سب ٹھہرنے کی جگہ ہے البتہ وادیِ حمر کی نشیب سے اوپر رہو۔ منیٰ سب کا سب قربانی کی جگہ ہے“ سوائے اس کے جو گھاٹی کے پیچھے ہے۔“

۳۰۱۲- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ. وَارْفَعُوا عَنْ بَطْنِ عُرَّةٍ وَكُلِّ الْمَزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ. وَارْفَعُوا عَنْ بَطْنِ مُحْصِرٍ. وَكُلِّ بَنِي مُنَحَّرٍ. إِلَّا [مَا] وَرَاءَ الْعَقْبَةِ».

۳۰۱۱- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الحج، باب موضع الوقوف بعرفة، ح: ۱۹۱۹ من حديث سفیان به، وقال الترمذي، ح: ۸۸۳ حسن صحيح، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۸۱۸، والحاكم، ۴/۶۲۶، والذهبي.

۳۰۱۲- [إسناده ضعيف جدًا] وضعفه البوصيري من أجل القاسم بن عبدالله، تقدم، ح: ۲۹۶۷، وأصل الحديث صحيح إلا ما وراء العقبة، وأخرجه مسلم، ح: ۱۲۱۸، وأبو داود، ح: ۱۹۰۷، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، وغيرهما.

۲۵۔ ابواب المناسک وقوف عرفات سے متعلق احکام و مسائل

🌞 **فوائد و مسائل:** ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ [إِلَّا مَا وَرَاءَ الْعُقَبَةِ] جملے کے علاوہ باقی روایت کی اصل صحیح مسلم (۱۲۸) اور سنن ابی داود (۱۹۰۷) ۱۹۳۶ (۱۹۳۷) میں ہے نیز دیگر محققین کی بھی اس روایت کی بابت یہی رائے ہے لہذا مذکورہ روایت [إِلَّا مَا وَرَاءَ الْعُقَبَةِ] جملے کے علاوہ قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (صحیح ابی داود (مفصل) للآلبانی، رقم: ۱۶۶۵، ۱۶۹۳، ۱۶۹۳، وضعیف سنن ابن ماجہ للآلبانی، رقم: ۲۵۰) و سنن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۰۱۳) ① وادیِ عرۃ عرفات کے قریب ہے عرفات میں شامل نہیں۔ نوذوالحجہ کو وہاں نہیں ٹھہرنا چاہیے ورنہ وقوف عرفات کا فرض ادا نہیں ہوگا اور حج فوت ہو جائے گا۔ ② حج کی ادائیگی کے لیے عرفات میں ٹھہرنا ضروری ہے اگرچہ تھوڑی دیر ہی ٹھہرا جائے۔ ③ سنت یہ ہے کہ ظہر اور عصر کی نمازیں ظہر کے وقت جمع اور قصر کر کے ادا کریں اور پھر عرفات میں دعا اور ذکر الہی میں مشغول رہیں حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔ ④ نوذوالحجہ کو سورج غروب ہونے کے بعد عرفات سے مزدلفہ کی طرف روانہ ہونا چاہیے اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کرنی چاہئیں۔ ⑤ وادیِ محسر وہ وادی ہے جہاں ابرہہ کی فوجیں تباہ ہوئی تھیں اس لیے مزدلفہ میں ٹھہرتے وقت احتیاط کرنی چاہیے کہ غلطی سے وادیِ محسر میں رات نہ گزاریں۔ ⑥ قربانی مٹی میں کرنی چاہیے۔ (صحیح البخاری، المحج، باب النحر فی منحر النبی ﷺ، یعنی، حدیث: ۱۷۱۱) البتہ اگر کوئی شخص مکہ میں (حدود حرم کے اندر) قربانی کر لے تو بھی جائز ہے۔ (سنن ابی داود، المناسک، باب الصلاة بجمع، حدیث: ۱۹۳۷ و سنن ابن ماجہ، المناسک، باب الذبیح، حدیث: ۳۰۲۸)



باب ۵۶۔ عرفات میں دعا مانگنا (المعجم ۵۶) - بَابُ الدَّعَاءِ بِعَرَفَةَ (التحفة ۵۶)

۳۰۱۳۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ ۳۰۱۳۔ حضرت عباس بن مرداس سلمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفات کے دن (وقوف کے دوران میں) انجی امت کی بخشش کے لیے دعا فرمائی۔ (اللہ کی طرف سے) آپ کو جواب دیا گیا: میں نے انھیں بخش دیا، سوائے ظالم کے، کہ میں اس

أَبْنِ مِرْدَاسٍ الشَّلْمِيَّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَعَا لِأُمَّتِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ

۳۰۱۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في الرجل يقول للرجل أضحك الله سنك، ح: ۵۲۳۴ من حديث عبد القاهر به مختصراً، والحافظ الضياء المقدسي في الأحاديث المختارة مما ليس في الصحيحين، وذكره ابن الجوزي في الموضوعات: ۲/ ۲۱۴ * عبد الله بن كنانة وأبوه مجهولان كما في التفریب وغيره.

سے مظلوم کا حق وصول کروں گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یا رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت سے (اس کی مظلومیت کے بدلے میں نعمتیں) دے دے اور ظالم کو معاف کر دے۔“ اس دن آپ کی دعا قبول نہ ہوئی۔ صبح کو جب نبی ﷺ مزدلفہ میں تھے آپ نے دوبارہ دعا کی تو آپ کی دعا قبول ہو گئی۔ راوی بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یا مسکرا دیے۔ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! ایسے وقت آپ ہنسنا نہیں کرتے تھے تو (آج) آپ کس لیے ہنسے ہیں؟ اللہ آپ کے دانتوں کو ہنستا رکھے! نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے دشمن ابلیس کو جب معلوم ہوا کہ اللہ نے میری دعا قبول فرمائی ہے اور میری امت کو معاف کر دیا ہے تو اس نے خاک لے کر اپنے سر پر ڈالنا شروع کر دی اور چلانے لگا: ہائے تباہی! ہائے خرابی! اس کی پریشانی (اور رونا پیٹنا) دیکھ کر مجھے بھی آگئی۔“

بِالْمَغْفِرَةِ. فَأَجِيبَ: إِنِّي قَدْ عَفَرْتُ لَهُمْ، مَا خَلَا الظَّالِمَ. فَإِنِّي أَخَذُ لِلْمَظْلُومِ مِنْهُ. قَالَ: «أَيُّ رَبِّ إِنْ شِئْتَ أُعْطِيتَ الْمَظْلُومُ مِنَ الْجَنَّةِ. وَعَفَرْتُ لِلظَّالِمِ» فَلَمْ يُجِبْ [عَشِيَّتَهُ]. فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَغَادَ الدُّعَاءَ. فَأَجِيبَ إِلَى مَا سَأَلَ. قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، أَوْ قَالَ: تَبَسَّمَ. فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ: يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنْ هَذِهِ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيهَا. فَمَا الَّذِي أَضْحَكَكَ؟ أَضْحَكَكَ اللَّهُ سِتْكَ قَالَ: «إِنَّ عَدُوَّ اللَّهِ إِبْلِيسَ، لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ، عَزَّ وَجَلَّ، قَدْ اسْتَجَابَ دُعَائِي، وَغَفَرَ لِأُمِّي، أَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَخْثُوهُ عَلَى رَأْسِهِ وَيَذْغُو بِالْوَيْلِ وَالْتِبُورِ. فَأَضْحَكَنِي مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزَعِهِ».

۳۰۱۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل عرفہ کے دن سے زیادہ کسی اور دن بندوں کو آگ سے آزاد نہیں کرتا۔ اللہ عزوجل (بندوں سے) قریب ہوتا ہے پھر اور قریب ہوتا ہے پھر ان کی وجہ سے فرشتوں کے سامنے اظہارِ فخر فرماتا ہے اور کہتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟“

۳۰۱۴- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْمِصْرِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ: أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بَكْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يُونُسَ يَقُولُ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ [مِنْ] أَنْ يُعْتِقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ، مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ. وَإِنَّهُ لَيَكُونُ ثُمَّ يَذْنُو عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ يَبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ يَقُولُونَ: مَا أَرَادَهُمْ لَاءٍ؟».

۲۵۔ أبواب المناسك وقوف عرفات سے متعلق احکام ومسائل

🌞 فوائد ومسائل: ① عرفے کا دن اللہ کی رحمت کا دن ہے اس لیے اس دن روزہ رکھنا مسنون ہے تاہم حاجیوں کے لیے یہ روزہ رکھنا منع ہے کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے عرفات میں یہ روزہ نہیں رکھا تھا۔ (صحیح البخاری، الصوم، باب صوم يوم عرفۃ، حدیث: ۱۹۸۸) ② اللہ کا قریب ہونا اور کلام کرنا اس کی صفت ہے جس کی کیفیت بندوں کو معلوم نہیں۔ صفات الہی پر ایمان رکھنا چاہیے لیکن ان صفات کو بندوں کی صفات سے مشابہ نہیں سمجھنا چاہیے۔ ③ حج میں بندے اللہ کی رضا اور رحمت کے حصول کے لیے عرفات میں جمع ہوتے ہیں اس لیے انھیں یہ رحمت و مغفرت حاصل ہو جاتی ہے۔

(المعجم ۵۷) - بَابُ مَنْ أَتَى عَرَفَةَ قَبْلَ
الْفَجْرِ لَيْلَةَ جَمْعٍ (التحفة ۵۷)

باب: ۵۷۔ جو شخص مزدلفہ کی رات فجر سے پہلے عرفات پہنچ جائے (اس کا بھی حج ہو جاتا ہے)

۳۰۱۵۔ حضرت عبدالرحمن بن عمر دہلی رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ آپ کی خدمت میں نجد کے کچھ افراد حاضر ہوئے اور انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! حج کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ”حج تو عرفہ ہی (کانام) ہے۔ جو شخص مزدلفہ کی رات کو فجر کی نماز سے پہلے آگیا، اس کا حج پورا ہو گیا۔ مئی کے دن تین ہیں، پھر جو شخص دو دنوں میں جلدی سے (واپس) چلا جائے اس پر گناہ نہیں اور جو تاخیر کرے (تیسرا دن بھی وقوف کرے) اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیچھے ایک آدمی کو (سواری پر) بٹھالیا اور اس نے ان مسائل کا اعلان کرنا شروع کر دیا۔

۳۰۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ. سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَعْمَرَ الدَّيْلِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ واقِفٌ بِعَرَفَةَ. وَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ الْحَجُّ؟ قَالَ: «الْحَجُّ عَرَفَةُ. فَمَنْ جَاءَ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ لَيْلَةَ جَمْعٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ. أَيَّامٌ مِثْلُ ثَلَاثَةٍ. «فَمَنْ سَعَلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ» [البقرة: ۲۰۳] ثُمَّ أَرْدَفَ رَجُلًا خَلْفَهُ فَجَعَلَ يُنَادِي بِهِنَّ.



حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا

۳۰۱۵۔ [صحیح] أخرجه النسائي، مناسك الحج، فرض الوقوف بعرفة، ح: ۳۰۱۹ من حديث وكيع به، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۸۲۲، والحاكم: ۱/ ۲۷۸، ۴۶۳، ۴۶۴، والذهبي * سفیان صرح بالسماع عند أبي داود، ح: ۱۹۴۹ وغيره.

۲۵۔ أبواب المناسك

وقوف عرفات سے متعلق احکام و مسائل

بھی یہ روایت سائقہ حدیث کے ہم معنی ذکر کی ہے لیکن اس میں [شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ] وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ وَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ [أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، بِعَرَفَةَ فَجَاءَهُ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ] کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔ (مفہوم دونوں عبارتوں کا ایک ہی ہے۔)

عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمُرٍ الدَّيْلِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، بِعَرَفَةَ. فَجَاءَهُ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

راوی حدیث محمد بن یحییٰ نے کہا: میرے نزدیک سفیان ثوری کی اس سے بہتر اور کوئی حدیث نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: مَا أَرَى لِلثَّوْرِيِّ حَدِيثًا أَشْرَفَ مِنْهُ.

🌟 فوائد و مسائل: ① وقوف عرفات حج کا اہم ترین رکن ہے۔ جس کو یہ رکن بروقت ادا کرنے کا موقع مل گیا اس کا حج فوت نہیں ہوگا۔ اور جو شخص اتالیق ہو گیا کہ وہ وقت پر وقوف عرفات نہیں کر سکا تو اس کا حج فوت ہو گیا۔ اگر استطاعت ہو تو دوبارہ حج کرے۔ ② وقوف عرفات کا اصل وقت نو ذوالحجہ کو زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک ہے۔ اس عرصے میں اگر کسی شخص نے چند منٹ بھی عرفات میں گزار لیے تو اس کا یہ رکن ادا ہو گیا۔ ③ جو شخص سورج غروب ہونے تک عرفات میں نہ پہنچ سکے وہ رات کو صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے عرفات میں حاضر ہو جائے تو اس کا بھی حج ہو جائے گا۔ اس کو چاہیے کہ عرفات میں تھوڑی دیر ٹھہر کر مزدلفہ آجائے اور باقی رات وہاں گزارے۔

۳۰۱۶۔ حضرت عروہ بن مضرس طائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں حج کیا۔ وہ (عام) لوگوں تک اس وقت پہنچے جب لوگ مزدلفہ میں تھے۔ وہ کہتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنی سواری کو (طویل سفر کر کے) دہلا کر دیا اور اپنی جان کو تھکا دیا۔ قسم ہے اللہ کی! میں نے کوئی ٹیلا نہیں

۳۰۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرِ، يَمْنِيِّ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مِصْرَسٍ الطَّائِيِّ أَنَّهُ حَجَّ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَلَمْ يَذَرِكِ النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ يَجْمَعُ. قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!

۳۰۱۶۔ [صحیح] أخرجه أبوداود، المناسك، باب من لم يذرك عرفه، ح: ۱۹۵۰ من حديث إسماعيل به، وقال الترمذي، ح: ۸۹۱: "حسن صحيح"، وصححه ابن خزيمة: ۲۵۶/۴، وابن حبان، ح: ۳۸۳۹، ۳۸۴۰، والذهبي.

۲۵- أبواب المناسك

وقوف عرفات سے متعلق احکام و مسائل

چھوڑا جس پر بٹھرا نہ ہوں۔ تو کیا میرا حج ہو گیا؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ہمارے ساتھ (مزدلفہ میں فجر کی) نماز میں ملا اور وہ اس سے پہلے رات کو یا دن کو عرفات سے ہو آیا ہے اس نے اپنا میل پکیل دور کر لیا اور اس کا حج پورا ہو گیا۔“

إِنِّي أَنْصِيْتُ رَاحِلَتِي. وَأَنْعَبْتُ نَفْسِي. وَاللَّهِ! إِنْ تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ. فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ شَهِدَ مَعَنَا الصَّلَاةَ، وَأَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ، لَيْلًا أَوْ نَهَارًا، فَقَدْ قُضِيَ تَفَنُّهُ، وَتَمَّ حَجُّهُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① ”اس نے میل پکیل دور کر لیا۔“ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ طواف وغیرہ کے احرام کھول سکتا ہے اور حجامت بنوا کر نہا دھو کر کپڑے پہن سکتا ہے۔ ② حج کی ادائیگی کے لیے مقرر وقت میں عرفات کی حاضری ضروری ہے۔

باب: ۵۸- عرفات سے روانگی

(المعجم ۵۸) - بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةِ

(التحفة ۵۸)

۳۰۱۷- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان سے سوال کیا گیا: رسول اللہ ﷺ جب عرفات سے روانہ ہوتے تھے تو کس طرح چلتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: درمیانی رفتار سے چلتے تھے۔ جب کھلی جگہ ملتی؟ رفتار تیز کر دیتے۔

۳۰۱۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَأَلَ: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسِيرُ حِينَ دَفَعَ عَنْ عَرَفَةَ؟ قَالَ: كَانَ يَسِيرُ الْعَتَقَ. فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً، نَصَّ.

راوی حدیث و کعب رضی اللہ عنہما نے کہا: یعنی آپ درمیانی رفتار سے تھوڑا سا تیز چلتے۔

قَالَ وَكِيعٌ: يَعْنِي فَوْقَ الْعَتَقِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① عَتَقُ اس درمیانی رفتار کو کہتے ہیں جو بہت آہستہ بھی نہ ہو اور زیادہ تیز بھی نہ ہو۔ ② نَصَّ اونٹ کی تیز رفتار کو کہتے ہیں۔ ③ بھیڑ بھاڑ کے مقامات پر تیز رفتاری مناسب نہیں کیونکہ اس سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے اور حادثے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ④ جانور سے اس کی طاقت کے مطابق ضرورت کے مطابق زیادہ کام بھی لیا جاسکتا ہے لیکن یہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہمیشہ زیادہ سے زیادہ کام لینے کی کوشش کی جائے

وقوف مزدلفہ اور مزدلفہ سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۲۵- أبواب المناسك

بلکہ اس کے آرام کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔

۳۰۱۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: قریش کہتے تھے: ہم بیت اللہ کے پاس رہنے والے ہیں۔ ہم حرم (کی حدود) سے آگے نہیں جائیں گے اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ ”پھر وہاں سے واپس آؤ جہاں سے (دوسرے) لوگ واپس آئیں۔“

۳۰۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أُنْبَأَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَتْ قُرَيْشٌ: نَحْنُ قَوَاطِنُ الْبَيْتِ. لَا تَجَاوِزُ الْحَرَمَ. فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾

[البقرة: ۱۹۹]

فوائد و مسائل: ① حج کے لیے عرفات جانا ضروری ہے۔ ② شریعت میں اپنی طرف سے مسائل بالینا درست نہیں۔ ③ حرم کے رہنے والوں کے لیے جو احکام دوسروں سے الگ ہیں وہ واضح کر دیے گئے ہیں مثلاً: حج تمتع کی قربانی یا اس کے متبادل کے طور پر دس روزے رکھنے کا حکم اہل حرم کے لیے نہیں۔ (البقرة: ۱۹۲)

باب: ۵۹- جس شخص کو کوئی ضرورت پیش آجائے وہ عرفات اور مزدلفہ کے درمیان رک سکتا ہے

(المعجم ۵۹) - بَابُ التَّزْوِيلِ بَيْنَ عَرَفَاتٍ وَجَمْعٍ لِمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ (التحفة ۵۹)

۳۰۱۹- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (عرفات سے) واپس ہوا۔ جب رسول اللہ ﷺ اس گھاٹی کے پاس پہنچے جس کے پاس امیر قیام کرتے ہیں آپ سواری سے اترے اور پیشاب کیا پھر آپ نے وضو کیا۔ میں نے کہا: نماز افرمایا: ”نماز آگے ہوگی۔“ جب رسول اللہ ﷺ مزدلفہ پہنچے تو اذان اور اقامت کہلوائی پھر مغرب

۳۰۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: أَفْضْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَلَمَّا بَلَغَ الشَّعْبَ الَّذِي يَنْزِلُ عِنْدَهُ الْأَمْرَاءُ، نَزَلَ فَبَالَ فِتْوَضًا. قُلْتُ: الصَّلَاةُ قَالَ: «الصَّلَاةُ أَمَامَكَ»

۳۰۱۸- [صحیح] أخرجه الترمذي، الحج، باب ما جاء في الوقوف بعرفات والدعاء فيها، ح: ۸۸۴ من طريق آخر عن هشام به، وقال: * حسن صحيح *.

۳۰۱۹- أخرجه مسلم، الحج، باب الإفاضة من عرفات إلى المزدلفة، واستحباب صلاتي المغرب والعشاء جميعًا بالمزدلفة في هذه الليلة، ح: ۲۷۹، ۲۷۸، ۱۲۸۰ من حديث إبراهيم بن عتبة به باختلاف يسير.

۲۵۔ أبواب المناسك

وقوف مزدلفہ اور مزدلفہ سے متعلق دیگر احکام و مسائل

فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى جَمْعٍ أَذَّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى
الْمَغْرِبَ، ثُمَّ لَمْ يَجْلُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ،
حَتَّى قَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ.

کی نماز پڑھائی، پھر کسی نے بھی اونٹوں سے سامان
نہیں اتارا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور
عشاء کی نماز پڑھائی۔

☀️ فوائد و مسائل: ① عرفات سے واپسی پر مغرب اور عشاء کی نمازیں مزدلفہ میں ادا کی جاتی ہیں۔ ② یہ
نمازیں ایک اذان سے ادا کی جاتی ہیں البتہ اقامت دونوں کے لیے الگ الگ ہوتی ہے۔ ③ اس موقع پر
مغرب اور عشاء کے درمیان تھوڑا سا وقفہ کر لینا درست ہے۔ ④ مزدلفہ میں ٹھہرنا حج کا کرکن ہے۔

(المعجم ۶۰) - بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ

باب: ۶۰۔ مزدلفہ میں دو نمازیں

الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ (التحفة ۶۰)

جمع کر کے پڑھنا

۳۰۲۰۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: میں نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ
ﷺ کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں مزدلفہ میں
ادا کیں۔

۳۰۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ بَنَّا

اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ
عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ
الْخَطَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ
يَقُولُ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَغْرِبَ
وَالْعِشَاءَ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، بِالْمُزْدَلِفَةِ.

۳۰۲۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

کہ نبی ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب کی نماز ادا کی۔ جب
ہم نے اپنے اونٹ بٹھائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”نماز اقامت کے ساتھ ہوتی ہے۔“

۳۰۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ

الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
صَلَّى الْمَغْرِبَ بِالْمُزْدَلِفَةِ. فَلَمَّا أُنْخَنَّا قَالَ:
«الصَّلَاةُ بِإِقَامَةٍ».

باب: ۶۱۔ مزدلفہ میں ٹھہرنا

(المعجم ۶۱) - بَابُ الْوُقُوفِ بِجَمْعٍ

(التحفة ۶۱)

۳۰۲۰۔ أخرجه البخاري، الحج، باب من جمع بينهما ولم يتطوع، ح: ۱۶۷۴، ۴۴۱۴ من حديث يحيى به،
ومسلم، الحج، باب الإفاضة من عرفات إلى المزدلفة... الخ، ح: ۱۲۸۷ عن محمد بن رُمح به.

۳۰۲۱۔ [إسناده صحيح] وله طريق آخر عن سالم عند البخاري، الحج، باب من جمع بينهما ولم يتطوع،
ح: ۱۶۷۳ وغيره.

وقوف مزدلفہ اور مزدلفہ سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۲۵۔ أبواب المناسك

۳۰۲۲۔ حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: ہم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا۔ جب ہم مزدلفہ سے واپس ہونے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مشرکین کہا کرتے تھے: اے شبیر پہاڑ! روشن ہو جاتا کہ ہم (واپس منیٰ کی طرف) بھاگیں۔ وہ اس وقت تک واپس نہیں لوٹتے تھے جب تک کہ سورج طلوع نہ ہو جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے خلاف عمل کیا کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے واپس چل دیے۔

۳۰۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَفِضَ مِنَ الْمَزْدَلِفَةِ، قَالَ: إِنَّ الْمُسْرِكِينَ كَانُوا يَقُولُونَ: أَشْرَقَ ثَبِيرُ. كَيْبَمَا نَغِيرُ. وَكَانُوا لَا يَفِضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. فَخَالَفَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَفَاضَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① مزدلفہ سے سورج طلوع ہونے سے پہلے روانہ ہونا چاہیے مگر اس وقت جب کافی روشنی ہو جائے۔ ② مسلمانوں کی عبادتیں غیر مسلموں سے مختلف ہیں حتیٰ کہ جو عبادتیں مشترک ہیں ان میں طریق کار میں فرق کر دیا گیا ہے۔ ③ جب مشترک عبادتیں بھی مختلف کر دی گئی ہیں تو ان تہواروں میں مسلمانوں کا شریک ہونا کیسے جائز ہو سکتا ہے جو خالص غیر مسلم رسمیں اور تہوار ہیں مثلاً: کرسمس، نیا عیسوی سال، نوروز، ہینسٹ، دیوالی، میلے، ٹھیلے وغیرہ نیز شادی بیاہی کی وہ رسمیں جو غیر مسلموں میں رائج ہیں مثلاً: ساگرہ بری، کسی کی وفات پر سیاہ لباس پہننا، چراغاں، منگنی اور شادی وغیرہ کے موقع پر مردوں اور عورتوں کا اختلاط اور آپس میں ہنسی مذاق، مہندی لے کر اس پر شمعیں جلانا اور عورتوں کا راستوں میں ناچتے گاتے ہوئے مہندی لے کر چلنا۔ یہ سب کافروں بالخصوص ہندوؤں کی رسمیں ہیں جن کے متعلق دینی غیرت و حمیت رکھنے والا کوئی مسلمان سوچ بھی نہیں سکتا۔ ہاں اگر دینی غیرت ہی ختم ہو جائے تو پھر اور بات ہے۔ بنا بریں ایسی خرافات سے تمام مسلمانوں کو مکمل طور پر پرہیز کرنا چاہیے۔

۳۰۲۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حجۃ الوداع میں نبی ﷺ (مزدلفہ سے) واپس لوٹے تو آپ پر اطمینان و سکون کی کیفیت تھی۔ آپ

۳۰۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْأَنْكَلِيُّ عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو الزَّيْبَرِ: قَالَ جَابِرٌ: أَفَاضَ

۳۰۲۲۔ أخرجه البخاري، الحج، باب: متى يدفع من جمع، ح: ۱۶۸۴، ۳۸۸ من حديث شعبة عن أبي إسحاق به.

۳۰۲۳۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، المناسك، باب التعجيل من جمع، ح: ۱۹۴۴ من حديث الثوري به، وأخرجه مسلم، ح: ۱۲۹۹ من حديث أبي الزبير أنه سمع جابر بن عبد الله به مختصراً جداً.

۲۵۔ ابواب المناسک

وقوف مزدلفہ اور مزدلفہ سے متعلق دیگر احکام و مسائل

النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ. وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ. وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَزْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ. وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسَّرٍ. وَقَالَ: «لِنَأْخُذَ أُمْتِي نُسْكَهَا فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَلْقَاهُمْ بَعْدَ عَامِي هَذَا».

نے لوگوں کو بھی سکون کا حکم دیا۔ اور انھیں ایسی (چھوٹی) کنکریوں کے ساتھ رمی کرنے کا حکم دیا جو انگلیوں میں پکڑ کر پھینکی جا سکیں۔ آپ نے وادی محسر میں سواری کو تیز کیا اور فرمایا: ”میری امت کو چاہیے کہ اپنے عبادت کے طریقے سیکھ لے۔ مجھے معلوم نہیں شاید میں اس سال کے بعد ان سے (حج میں) ملاقات نہ کر سکوں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① حج کے دوران میں ایک مقام سے دوسرے مقام تک جاتے ہوئے تیز رفتاری سے پرہیز کرنا چاہیے بلکہ درمیانی رفتار سے چلنا چاہیے۔ ② وادی محسر وہ مقام ہے جہاں ابرہہ کا لشکر تباہ ہوا تھا اس لیے رسول اللہ ﷺ وہاں سے تیزی سے گزرے۔ ③ قدیم تباہ شدہ بستیوں کو سیرگاہ نہیں بنانا چاہیے۔ پاکستان میں جڑپ اور موکن جو درود وغیرہ کے کھنڈرات پائے جاتے ہیں دوسرے ممالک میں بھی ایسے مقامات موجود ہیں۔ ممکن ہے یہاں کے لوگ اللہ کے عذاب کی وجہ سے تباہ ہوئے ہوں۔ اللہ کی عذاب یافتہ قوموں کے آثار باعث عبرت ہیں تماشا گاہ نہیں۔ ④ شریعت کے مسائل میں اصل مرجع رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارک ہے کسی اور کا عمل حجت نہیں۔ علمائے کرام سے رسول اللہ ﷺ کا عمل اور فرمان ہی دریافت کرنا چاہیے۔ ⑤ رسول اللہ ﷺ اگلے حج تک زندہ نہیں رہے جیسے آخری حج کے موقع پر فرما دیا تھا۔ نبی ﷺ کی اور بھی بہت سی پیش گوئیاں حرف بحرف پوری ہوئیں۔ یہ رسول اکرم ﷺ کی صداقت اور نبوت کی دلیل ہے۔



۳۰۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الْجُمَيْصِيِّ، عَنْ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: «غَدَاةَ جَمْعٍ: «يَا بِلَالُ! أَسْكَبْتَ النَّاسَ» أَوْ «أَنْصَبْتَ النَّاسَ» ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ

۳۰۲۳۔ حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے مزدلفہ کی صبح ان سے فرمایا: ”بلال! لوگوں کو خاموش کرو۔“ پھر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس مزدلفہ میں تم پر احسان فرمایا ہے کہ تمہارے نیکو کاروں کی وجہ سے تمہارے گناہ گاروں کو بھی بخش دیا ہے اور تمہارے نیکو کاروں نے جو کچھ مانگا انھیں دے دیا۔ اللہ

۳۰۲۴۔ [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "لهذا إسناده ضعيف، أبو سلمة هذا لا يعرف اسمه وهو مجهول"، وله شواهد كلها ضعيفة، منها حديث شبوية بن عبد الرحيم أبي أحمد المروزي عن ابن المبارك عن سفيان الثوري عن الزبير بن عدي عن أنس به ۹۹ شبوية مجهول، وهو غير أحمد بن محمد بن ثابت الخزاعي، وقال العقبلي ۱۹۶/۲: "حديثه منكر غير محفوظ" ومن طريقه أخرجه السمعاني في أدب الإملاء والاستملاء، ص: ۹۷، وابن عبد البر في التمهيد ۱/۱۲۸ على تصحيف فيه، وفيه علة أخرى، ح: ۱۶۲.

۲۵۔ أبواب المناسك - ری حرات سے متعلق احکام ومسائل

تَقُولَ عَلَيْنَكُمْ فِي جَمْعِكُمْ هَذَا قَوَّهَبَ كَانَام لے کر روانہ ہو جاؤ۔
مُسَيِّتَكُمْ لِمُحْسِنِكُمْ. وَأَعْطَى مُحْسِنَكُمْ مَا
سَأَلَ. إِذْفَعُوا بِأَسْمِ اللَّهِ.

🌞 فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ بعض دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحیحة للألبانی، رقم: ۱۶۲۳) بنابرین اگر مجمع ہوا ہو تو بات شروع کرنے سے پہلے سامعین کو توجہ دلائی جاسکتی ہے کہ خاموشی سے بات سُنیں۔ ② مزدلفہ میں اللہ کی طرف سے حاجیوں کو مغفرت کا انعام ملتا ہے۔

(المعجم ۶۲) - بَابُ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ جَمْعٍ
[إِلَى مَيْتَى] لِرَمْيِ الْجِمَارِ (التحفة ۶۲)
باب: ۶۲۔ حرات کی رمی کے لیے لوگوں
سے پہلے مزدلفہ سے مئی چلے جانا

۳۰۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ:
حَدَّثَنَا وَسْعَرٌ وَسُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ،
عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَيْنِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:
قَدِمْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، أَعْيِلِمَةَ بَنِي
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَلَى حُمْرَاتٍ لَنَا مِنْ جَمْعٍ.
فَجَعَلَ يُلْطَحُ أَفْخَادَنَا وَيَقُولُ: «أَبْسِنِي لَا
تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ».

زَادَ سُفْيَانُ فِيهِ: «وَلَا إِخَالَ أَحَدًا يَرْمِيهَا
حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ».
(راوی حدیث) سفیان نے مذکورہ روایت میں ان
الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ”میرے خیال میں کوئی بھی سورج
طلوع ہونے سے پہلے اسے رمی نہیں کرے گا۔“

🌞 فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے

۳۰۲۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، المناسك باب التعجيل من جمع، ح: ۱۹۴۰ من حديث سفیان به *
الحسن العرني ثقة، أرسل عن ابن عباس كما في التفریب، وأصل الحديث شواهد كثيرة عند الطحاوي: (مشكل
الآثار: ۳۸۴/۴ وغیره).

۲۵۔ أبواب المناسك رمی نحرًا سے متعلق احکام و مسائل

اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس پر تفصیلی بحث کی ہے۔ محققین کی تفصیلی بحث سے صحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت سنو! ضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد بن حنبل: ۵۰۳/۳، ۵۰۵، والإرواء للآلبانی: ۲۷۱/۳) ① رسول اللہ ﷺ نے دس ذوالحجہ کو فجر کی نماز مزدلفہ میں ادا کی تھی۔ اس کے بعد کافی روشنی ہو جانے تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہے پھر سورج طلوع ہونے سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہوئے۔ (مسند ابن ماجہ، حدیث: ۳۰۷۳) اور سورج طلوع ہونے کے بعد بڑے حجرے پر کنکریاں ماریں (مسند ابن ماجہ، حدیث: ۳۰۷۳) بچوں پر شفقت کرنی چاہیے نیز انھیں دین کے مسائل نرمی سے سمجھانے چاہئیں۔ ② بچے اور عورتیں صبح صادق ہونے سے پہلے مزدلفہ سے روانہ ہو سکتے ہیں اور فجر کی نماز منیٰ میں پڑھ سکتے ہیں۔ (مسند النسائي، الحج، باب تقديم النساء والصبيان إلى منازلهم بمزدلفة، حدیث: ۳۰۳۵)

۳۰۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر کے جو کمزور افراد (عورتیں اور بچے) قوت والے لوگوں (سے) پہلے (مزدلفہ سے منیٰ) بھیجے تھے میں بھی ان میں شامل تھا۔

۳۰۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ كَانَتْ امْرَأَةً بَطِيئَةً. فَاسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَدْفَعَ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ دَفْعَةِ النَّاسِ. فَأَذِنَ لَهَا.

۳۰۲۷۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بھاری بدن والی خاتون تھیں۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی کہ مزدلفہ سے لوگوں کے روانہ ہونے سے پہلے روانہ ہو جائیں تو آپ ﷺ نے انھیں اجازت دے دی۔

۳۰۲۶۔ أخرجه مسلم، الحج، باب استحباب تقديم دفع الضعفة من النساء وغيرهن من مزدلفة إلى منى . . . الخ، ح: ۱۲۹۳ عن ابن أبي شيبة به.

۳۰۲۷۔ أخرجه البخاري، الحج، باب من قدم ضعفة أهله بليل . . . الخ، ح: ۱۶۸۰ من حديث سفيان الثوري به، ومسلم، الحج، باب استحباب تقديم دفع الضعفة من النساء وغيرهن . . . الخ، ح: ۲۹۶۰/۱۲۹۰ من حديث وكيع به، وللحديث طرق أخرى.



(المعجم ۶۳) - بَابُ قَدْرِ حَصَى الرَّمِي

باب: ۶۳- حرات کو کتنی بڑی کنکریاں

(التحفة ۶۳)

ماری جائیں؟

۳۰۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت سليمان بن عمرو بن احوص رض اپنی والدہ (حضرت ام جندب ازویہ رض) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا: میں نے قربانی کے دن نبی ﷺ کو حجرہ عقبہ (بڑے حجرے) کے پاس دیکھا جب کہ آپ حجر پر سوار تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! جب تم حجرے پر کنکریاں مارو تو چھوٹی کنکریاں مارو۔“

۳۰۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَوْمَ النَّحْرِ، عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ. وَهُوَ رَاكِبٌ عَلَى بَعْلَةٍ. فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ، فَأَرْمُوا بِبِئْسَلِ حَصَى الْخَذْفِ.

🌟 نوادہ و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور اس کے شواہد کا ذکر کیا ہے لیکن ان شواہد کی صحت و ضعف کی طرف اشارہ نہیں کیا جبکہ دیگر محققین نے اسے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے اور اس کی بابت سیر حاصل بحث کی ہے۔ محققین کی اس بحث سے تحسین حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۹۵/۳۹۶، وصحيح أبي داود (مفصل) للألباني، رقم: ۱۷۱۵) ② عالم کو چاہیے کہ ہر مقام پر موقع کی مناسبت سے مسائل بیان کرے۔ ③ حج کے دوران میں وعظ و نصیحت کرنا اور مسائل بیان کرنا درست ہے۔ ④ وعظ یا مسائل بیان کرنے کے دوران میں بلند مقام یا بلند چیز پر کھڑا ہونا مناسب ہے خاص طور پر جب کہ حاضرین کی تعداد زیادہ ہو تو منبر وغیرہ پر خطبہ دینا چاہیے۔ منبر نہ ہو تو زمین پر کھڑے ہو کر یا سواری پر بھی خطاب کیا جاسکتا ہے۔ ⑤ منیٰ میں تین ستون بنے ہوئے ہیں جنہیں کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ ہر ستون حجرہ کہلاتا ہے۔ بڑے حجرے کا نام ”جمرۃ العقبہ“ ہے۔ مسجد خیف کی طرف سے آئیں تو یہ سب سے آخر میں پڑتا ہے اور اگر طریق المشاء پر چلتے ہوئے مکہ سے منیٰ پہنچیں تو یہ سب سے پہلے آتا ہے۔ دس ذوالحجہ کو صرف اسی کی ری کی جاتی ہے نیز اس کی ری کے بعد وعانہ کرنا سنت ہے۔ درمیانی حجرے کو ”الجمرۃ الوسطیٰ“ اور چھوٹے حجرے کو ”الجمرۃ الأولى“ کہتے ہیں۔ مسجد خیف سے حرات کی طرف آئیں تو سب سے پہلے یہی آتا ہے نیز

دس ذوالحجہ کے سوا باقی ایام میں سب سے پہلے اس کی ری کی جاتی ہے۔ ⑤ عام لوگ حرات کو ”شیطان“ کہتے ہیں۔ یہ درست نہیں۔ یہاں کنکریاں مارنا حج کی عبادت کا ایک حصہ ہے اور عبادت کی جگہ کو شیطان کہنا انتہائی نامناسب ہے۔ ⑥ حرات پر بڑی بڑی کنکریاں پتھریا جوتے مارنا سنت کے خلاف اور غلو ہے جس سے عمل کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔ ⑦ کنکریوں کی مقدار کے لیے حدیث میں [حَصَى الْخَذْفِ] کے الفاظ ہیں، یعنی ایسی کنکریاں جنہیں دو انگلیوں میں پکڑ کر دو رو پیچیکا جاسکے اس لیے ترجمہ ”چھوٹی کنکریاں“ کیا گیا ہے۔

۳۰۲۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۰۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا

ہے کہ حجرہ عقبہ کو رمی کرنے کے دن صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے تب آپ نے فرمایا: ”مجھے کنکریاں چن دو۔“ میں نے آپ کو سات کنکریاں چن دیں جو انگلیوں میں پکڑ کر پھینکنے کے قابل تھیں۔ رسول اللہ ﷺ انھیں اپنے ہاتھ میں لے کر حرکت دینے لگے اور فرمایا: ”ان جیسی کنکریاں مارو۔“ پھر فرمایا: ”لوگو! دین میں غلو (اور حد سے بڑھنے) سے پرہیز کرو۔ تم سے پہلے لوگوں کو دین میں غلو ہی نے تباہ کیا ہے۔“

أَبُو سَامَةَ عَنْ عَوْفٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَصَنِ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: غَدَاةُ الْعَقَبَةِ. وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ: «الْقَطُ لِي حَصَى» فَلَقَطْتُ لَهُ سَبْعَ حَصَيَاتٍ، هُنَّ حَصَى الْخَذْفِ. فَجَعَلَ يَنْفُضُهُنَّ فِي كَفِّهِ وَيَقُولُ: «أَمْتَالُ هَؤُلَاءِ فَأَرْمُوا» ثُمَّ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي كُنْتُ وَالْغُلُوِّ فِي الدِّينِ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① ری کرنے کے لیے کنکریاں کسی بھی جگہ سے لی جاسکتی ہیں اگرچہ منی ہی سے لے لی جائیں۔ صرف وہ کنکریاں لینا منع ہیں جو پہلے حرات پر ماری جا چکی ہوں۔ ② عوام میں مشہور ہے کہ ری کے لیے کنکریاں مزدلفہ سے چن کر لانی چاہئیں۔ یہ درست نہیں۔ نبی ﷺ نے منی ہی سے سات کنکریاں لی تھیں۔ چار دن کی کنکریاں اکٹھی نہیں لیں۔ ③ ری کے لیے چنی ہوئی کنکریوں کو دھونا ایک بے اصل مسئلہ ہے جس کی کوئی اہمیت نہیں۔ ④ دین کے کسی کام میں بھی سنت کی مقرر کی ہوئی حد سے بڑھنا شیطان کو خوش کرنے والا کام ہے۔ سنت کے مطابق چھوٹی کنکریاں مارنے سے شیطان کو تکلیف ہوتی ہے کیونکہ اس سے مومن کو ثواب ملتا ہے۔

ری: ہجرات سے متعلق احکام ومسائل

۲۵۔ أبواب المناسك

باب ۶۳۔ بڑے حجرے پر کنکریاں

(المعجم ۶۴) - باب: مِنْ أَيْنَ تُرْمَى جَمْرَةٌ

کہاں کھڑے ہو کر ماری جائیں؟

الْعَقَبَةِ (الحفۃ ۶۴)

۳۰۳۰۔ حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۰۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

ہے انھوں نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب حجرہ عقبہ کے پاس آئے تو وادی کے نشیبی حصے میں چلے گئے کعبہ کی طرف منہ کیا، حجرے کو اپنے دائیں ابرو کے مقابل رکھا اور سات کنکریاں ماریں۔ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! اسی جگہ کھڑے ہو کر کنکریاں ماری تھیں اس شخصیت نے جن پر سورہ بقرہ نازل ہوئی۔

وَكَيْعَ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ: لَمَّا أَلْفَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، اسْتَبْطَنَ الْوَادِيَّ، وَاسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ. وَجَعَلَ الْجَمْرَةَ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ. ثُمَّ رَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ. يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ. ثُمَّ قَالَ: مِنْ هُنَا، وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ رَمَى الَّذِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

329

فوائد ومسائل: ① ”ابرو کے مقابل“ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ بالکل سامنے کھڑے ہوئے بلکہ تھوڑا

ساہٹ کر کھڑے ہوئے۔ ② ری کرتے وقت کنکریاں ایک ایک کر کے ماری چاہئیں۔ ③ ہر کنکری مارتے

وقت اللہ اکبر کہنا چاہیے۔ ④ اس حدیث میں ہے کہ کعبہ کی طرف منہ کیا جب کہ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کو بائیں طرف اور منیٰ کو دائیں طرف رکھا۔ (صحیح البخاری، الحج، باب من

رمى جمرة العقبة فجعل البيت عن يساره، حدیث: ۱۷۴۹) حافظ ابن جریر رضی اللہ عنہ نے صحیح بخاری کی روایت کو

ترجیح دی ہے لیکن یہ بھی فرمایا ہے: ”اس بات پر اجماع ہے کہ جہاں بھی کھڑے ہو کر ری کرے جائز ہے“ خواہ

اس کی طرف منہ کرے یا اسے دائیں یا بائیں رکھے اس کی اوپر کی سمت سے یا نیچے کی سمت سے یا درمیان

سے۔“ (فتح الباری ۴/۴۳۳) ⑤ سورہ بقرہ کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ اس میں حج کے بہت سے مسائل مذکور

ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ قرآن کے احکام کا مطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہتر طور پر سمجھتے تھے اس لیے جس طرح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا ہے ہمیں بھی اسی طرح کرنا چاہیے۔

۳۰۳۰۔ أخرجه البخاري، الحج، باب رمي الجمار من بطن الوادي، ح: ۱۷۴۷-۱۷۵۰، ومسلم، الحج، باب

رمي جمرة العقبة من بطن الوادي، وتكون مكة عن يساره، ويكبر مع كل حصاة، ح: ۱۲۹۶ من حديث عبدالرحمن

ابن يزيد، وأخرجه الترمذي، ح: ۹۰۱ من حديث وكيع به، وقال: "حسن صحيح".

۲۵۔ ابواب المناسک

۳۰۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْنَادٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَوْمَ النَّحْرِ، عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ. اسْتَبْطَنَ الْوَادِي، فَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ. يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ. ثُمَّ انْصَرَفَ.

ری ہجرات سے متعلق احکام و مسائل

۳۰۳۱۔ حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص رضی اللہ عنہما اپنی والدہ (حضرت ام جندب رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا: میں نے قربانی کے دن نبی ﷺ کو جمرہ عقبہ (بڑے جمرے) کے پاس دیکھا۔ آپ وادی کے نشیبی حصے میں چلے گئے اور جمرے کو سات کنکریاں ماریں۔ ہر کنکری کے ساتھ تکبیر (اللہ اکبر) کہتے تھے پھر واپس تشریف لے گئے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْنَادٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ، عَنْ أُمِّ جَنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ایک دوسری سند سے بھی یہ روایت نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کے ہم معنی بیان کی ہے۔



باب: ۶۵۔ بڑے جمرے کو ری کر کے اس کے پاس نہ ٹھہرنا

(المعجم ۶۵) - بَاب: إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَقِفْ عِنْدَهَا (التحفة ۶۵)

۳۰۳۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں اور اس کے پاس نہ رکے اور بتایا کہ نبی ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

۳۰۳۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ عَمْرٍ أَنَّهُ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَلَمْ يَقِفْ عِنْدَهَا. وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ.

۳۰۳۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۰۳۳۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ:

۳۰۳۱۔ [ضعیف] تقدم، ح: ۳۰۲۸.

۳۰۳۲۔ أخرجه البخاري، الحج، باب إذا رمى الجمرتين يقوم مستقبل القبلة ويسهل، ح: ۱۷۵۱ عن عثمان به.

۳۰۳۳۔ [صحیح] وفيه علل * سويد بن سعيد تقدم، ح: ۱۰۳۶، الحجاج بن أرقطه تقدم، ح: ۴۹۶، ۱۱۲۹، ۲۵۸۷، وتوبعا، والحكم بن عتيبة تقدم، ح: ۱۱۹۲، وحسنه البوصيري، والحديث السابق شاهده.

۲۵۔ ابواب المناسک رمی جمرات سے متعلق احکام ومسائل

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ
الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا رَمَى جَمْرَةَ
الْعَقَبَةِ، مَضَى وَلَمْ يَقِفْ.

🌞 نوائد ومسائل: ① دس ذوالحجہ کو صرف بڑے جمرے کو رمی کی جاتی ہے اور یہ رمی صبح کے وقت سورج نکلنے کے بعد ہوتی ہے۔ ② گیارہ بارہ اور تیرہ ذوالحجہ کو تینوں جمرات کو سورج ڈھلنے کے بعد رمی کی جاتی ہے۔ ③ تینوں جمرات کو رمی کرتے وقت پہلے چھوٹے جمرے کو پھر درمیان والے کو اور پھر بڑے جمرے کو رمی کی جاتی ہے۔ ④ چھوٹے اور درمیانی جمرے کو کنکریاں مارنے کے بعد قبلے کی طرف منہ کر کے دعا کرنی چاہیے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ”وہ جمرہ دنیا (چھوٹے جمرے) کو سات کنکریاں مارتے تھے، ہر کنکری کے بعد تکبیر کہتے تھے پھر آگے بڑھ کر (ہموار) میدان میں چلے جاتے اور قبلے کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاتے“ دیر تک کھڑے رہ کر دعا کرتے اور ہاتھ اٹھائے رکھتے۔ پھر درمیانی جمرے کو رمی کرتے، پھر بائیں طرف ہو کر میدان میں چلے جاتے اور قبلہ رخ ہو کر دیر تک کھڑے ہو کر دعا کرتے اور ہاتھ اٹھا کر دیر تک کھڑے رہتے۔ پھر عقبہ والے جمرے کو وادی کے نشیبی حصے میں کھڑے ہو کر رمی کرتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے اور فرماتے تھے: میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔“ (صحیح البخاری، الحج، باب إذا رمى الجمرتين يقوم مستقبل القبلة ويسهل، حدیث: ۱۷۵۱)

باب ۶۶۔ بَابُ رَمَى الْجَمَارِ رَاكِبًا (المعجم ۶۶) (التحفة ۶۶)

باب ۶۶۔ سوار ہو کر جمرات کو رمی کرنا

۳۰۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۰۳۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی سواری پر (سوار ہو کر) جمرے کو کنکریاں ماریں۔
حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ
الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

۳۰۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۰۳۵۔ حضرت قدامہ بن عبداللہ عامری رضی اللہ عنہ سے

۳۰۳۴۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء في رمي الجمار راکباً و ماشياً، ح: ۸۹۹ من حديث الحجاج ابن أرفطاه، ح: ۴۹۶، ۱۱۲۹، ۲۵۸۷، وقال: "حسن"، والحديث الآتي شاهدا له.

۳۰۳۵۔ [إسناده حسن] أخرجه النسائي، مناسك الحج، الركوب إلى الجمار واستغلال المحرم، ح: ۳۰۶۳ من ۴۴

۲۵۔ أبواب المناسك

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَيُّمَنْ بْنِ نَابِلٍ، عَنْ قُدَّامَةَ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَامِرِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ
ﷺ رَمَى الْجُمُرَةَ، يَوْمَ النَّحْرِ، عَلَى نَاقَةٍ لَهُ
صَهْبَاءٌ. لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ. وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ.

روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے قربانی کے دن
نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے جرے کو ری کی۔ آپ
اپنی ایک سرخ و سفید رنگ کی اونٹنی پر سوار تھے۔ نہ کسی
کو مارا جاتا تھا نہ دور ہٹایا جاتا تھا اور نہ ہنوبھو کی
آوازیں تھیں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① سواری پر سوار ہو کر ری کرنا جائز ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ دنیا کے بادشاہوں کی طرح نہ
تھے جن کے درباری عوام کو قریب نہیں آنے دیتے۔

(المعجم ۶۷) - بَابُ تَأْخِيرِ رَمَى الْجُمَارِ
مِنْ عُذْرٍ (التحفة ۶۷)

باب: ۶۷۔ عذر کی وجہ سے ری
کو مؤخر کیا جاسکتا ہے

۳۰۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ،
عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ رَخَّصَ لِلرَّعَاءِ أَنْ يَوْمُوا يَوْمًا وَيَدْعُوا
يَوْمًا.

۳۰۳۶۔ حضرت ابو بداح عدی بن عاصم رضی اللہ عنہ اپنے
والد (حضرت عاصم بن عدی بن جد رضی اللہ عنہ) سے روایت
کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چرواہوں کو اجازت دی کہ
وہ ایک دن ری کریں اور ایک دن چھوڑ دیں۔

۳۰۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى:
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ.
ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ:

۳۰۳۷۔ حضرت ابو بداح عدی بن عاصم رضی اللہ عنہ اپنے
والد (حضرت عاصم بن عدی بن جد رضی اللہ عنہ) سے روایت
کرتے ہیں انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے
اونٹوں کے چرواہوں کو رات گزارنے کے بارے میں

«حَدِيثٌ وَكِيعٌ بِهِ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ، ح: ۹۰۳: "حَسَنٌ صَحِيحٌ"، وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ: ۲۷۸/۴، ح: ۲۸۷۸.

۳۰۳۶۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء في الرخصة للرعاة أن يروا يومًا ويدعوا يومًا، ح: ۹۵۴
من حديث سفيان به، وذكر كلامًا، وقال الحميدي، ح: ۸۵۶ (بتحقيق): "ثنا سفيان ثنا عبدالله بن أبي بكر به".

۳۰۳۷۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء في الرخصة للرعاة أن يروا يومًا ويدعوا يومًا، ح: ۹۵۵
من حديث عبد الرزاق به، وقال: "حسن صحيح"، ورجحه على الرواية السابقة، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۹۷۵، وابن
حبان، ح: ۱۰۱۵، وابن الجارود، ح: ۴۷۸، والحاكم: ۴۷۸/۱، ۴۲۰/۳، والذهبي، وهو في نيل المقصود،
ح: ۱۹۷۵ من طريق مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۴۰۸/۱، وتابعه ابن جريج (هق ۱۵۰/۵، ۱۵۱).

۲۵۔ ابواب المناسک - ری حجرات سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ، أَنْ يَزُمُوا يَوْمَ النَّحْرِ. ثُمَّ يَجْمَعُوا رَمِيَّ يَوْمَيْنِ بَعْدَ النَّحْرِ، فَيَرْمُونَهُ فِي أَحَدِهِمَا قَالَ مَالِكٌ: ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَالَ: فِي الْأَوَّلِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَزُمُونَ يَوْمَ النَّحْرِ.

رعایت دی کہ وہ قربانی کے دن رمی کریں پھر قربانی کے بعد کے دو دن کی رمی اکٹھی کسی ایک دن (گیارہ یا بارہ تاریخ کو) کر لیں۔ امام مالک نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ راوی نے یہ کہا تھا: دو دنوں میں سے پہلے دن (گیارہ ذوالحجہ کو) رمی کر لیں۔ اس کے بعد واپسی کے دن (تیرہ ذوالحجہ کو) رمی کر لیں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ذوالحجہ کی گیارہ بارہ اور تیرہ تاریخ کو ایام تشریق کہتے ہیں۔ ان تین دنوں میں حاجی صرف حجرات کی رمی کرتے ہیں۔ اور جس نے دس تاریخ کو قربانی نہ کی ہو وہ ان دنوں میں قربانی کر سکتا ہے۔ ② عذر کی وجہ سے دو دن کی رمی ایک دن کرنا جائز ہے خواہ گیارہ تاریخ کو گیارہ اور بارہ کی رمی کر لی جائے پھر اس کے بعد تیرہ تاریخ کو رمی کی جائے خواہ بارہ تاریخ کو گیارہ اور بارہ کی رمی کر کے پھر اگلے دن رمی کر لی جائے۔

(المعجم ۶۸) - بَابُ الرَّمْيِ عَنِ الصَّبْيَانِ (التحفة ۶۸)

باب: ۶۸۔ بچوں کی طرف سے رمی کرنا

۳۰۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَنَا النِّسَاءُ وَالصَّبْيَانُ. فَلَقِينَا عَنِ الصَّبْيَانِ وَرَمَيْنَا عَنْهُنَّ.

۳۰۳۸ - حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا اور ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے۔ ہم نے بچوں کی طرف سے لپیک کہا اور ان کی طرف سے رمی بھی کی۔

(المعجم ۶۹) - بَابُ مَتَى يَقْطَعُ الْحَاجُّ التَّلْبِيَةَ (التحفة ۶۹)

باب: ۶۹۔ حاجی لپیک پکارنا کب بند کرے؟

۳۰۳۹ - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ح ۹۲۷ من

۳۰۳۸ - [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الحج، باب التلبية عن النساء والرمي عن الصبيان، ح: ۹۲۷ من حديث ابن نمير به، وقال: "غريب" * أشعث بن سوار تقدم، ح: ۲۵۹، ضعيف، وأبو الزبير تقدم، ح: ۳۹۵.

۳۰۳۹ - [إسناده حسن] وصححه البوصيري، وله شواهد عند البخاري، ح: ۱۶۸۵، ومسلم، ح: ۱۱۲۸۱

حَدَّثَنَا حَمْرَةُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ،
عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبَّى حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ
الْعَقَبَةِ.

۳۰۴۰۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ:
حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ
مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ الْفَضْلُ
ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ رَدَفَ النَّبِيِّ ﷺ. فَمَا زِلْتُ
أَسْمَعُهُ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. فَلَمَّا
رَمَاهَا قَطَعَ التَّلِيَةَ.

۳۰۴۰۔ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: میں سواری پر نبی ﷺ کے پیچھے
سوار تھا چنانچہ میں آپ کو لبیک پکارتے سنتا رہا حتیٰ کہ
آپ نے جمرہ عقبہ (بڑے جمرے) کو کنکریاں ماریں۔
جب آپ نے اس کی رمی کر لی تو لبیک پکارنا بند کر دیا۔

باب: ۷۰۔ جمرہ عقبہ پر رمی کے بعد
آدمی کے لیے کیا حلال ہو جاتا ہے؟

(المعجم ۷۰) - بَابُ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ إِذَا
رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ (النسفة ۷۰)

۳۰۴۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: جب تم جمرہ عقبہ پر کنکریاں مار لو تو
تمھارے لیے عورتوں کے سوا ہر چیز حلال ہو گئی۔ ایک
آدمی نے کہا: اے ابن عباس! خوشبو بھی؟ انھوں نے
فرمایا: میں نے (اس موقع پر) رسول اللہ ﷺ کو دیکھا
تھا کہ اپنے سر مبارک کو کستوری لگاتے تھے۔ تو کیا وہ
خوشبو ہے یا نہیں؟

۳۰۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ
عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ. ح:
وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَوَكِيْعٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ مَهْدِيٍّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
سَلَمَةَ بْنِ كُثَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَيْبِيِّ، عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَقَدْ

«وغيرهما».

۳۰۴۰۔ [صحیح] أخرجه النسائي، مناسك الحج، قطع المحرم التلية إذا رمى جمره العقبة، ح: ۳۰۸۲ عن هناد
به * خفيف تقدم، ح: ۱۱۷۳، ولم يفرغ به، رواه سعيد بن جبير عن ابن عباس عن الفضل به، والنسائي،
ح: ۳۰۸۴، وإسناده صحيح، وله شواهد.

۳۰۴۱۔ [صحیح] أخرجه النسائي، مناسك الحج، باب ما يحل للمحرم بعد رمي الجمار، ح: ۳۰۸۶ من حديث
يحيى بن سعيد به، وإسناده ضعيف كما تقدم، ح: ۳۰۲۵، وللحديث شواهد، منها الحديث الآتي.



سرمنڈوانے سے متعلق احکام ومسائل

۲۵- أبواب المناسك

حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ، إِلَّا النِّسَاءَ. فَقَالَ لَهُ
رَجُلٌ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَالطَّيِّبُ؟ فَقَالَ: أَمَّا
أَنَا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَمِّحُ رَأْسَهُ
بِالْمَسْنِكَ. أَطَّيَّبَ ذَلِكَ أَمْ لَا؟

🌟 فوائد ومسائل: ① دس ذوالحجہ کو چار کام ہوتے ہیں: (۱) بڑے حجرے کو رمی کرنا۔ (ب) قربانی کرنا۔
(ج) سرمنڈوانا۔ (د) طواف افاضہ کرنا۔ ان چار کاموں کی یہ ترتیب مسنون ہے تاہم اگر ان کی یہ ترتیب قائم نہ
رہے تب بھی حج درست ہے، کوئی فدیہ وغیرہ لازم نہیں آتا۔ ② حجرے کو رمی کرنا پہلا کام ہے اس کی ادائیگی
سے احرام مکمل جاتا ہے اس لیے طواف افاضہ عام کپڑوں میں کیا جاتا ہے۔ ③ طواف افاضہ کیے بغیر ازدواجی
تعلقات جائز نہیں ہوتے۔ ④ اگر دس تاریخ کو مغرب سے پہلے طواف افاضہ نہ کیا جاسکے تو بعد میں کیا جاسکتا
ہے لیکن اس کے لیے دس تاریخ کو مغرب سے پہلے دوبارہ احرام باندھنا ضروری ہوگا۔ (سنن أبی داود)
حدیث: (۱۹۹۹) تاہم اس طواف کی ادائیگی تک ازدواجی تعلقات پر پابندی قائم رہے گی۔ ⑤ مرد کسی بھی قسم کی
خوشبو استعمال کر سکتا ہے بشرطیکہ احرام کھول چکا ہو۔

۳۰۴۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں
نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام کے لیے
خوشبو لگائی جب آپ نے احرام باندھا اور احرام
کھولنے پر خوشبو لگائی جب آپ نے احرام کھولا۔

۳۰۴۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
خَالِي مُحَمَّدٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ: طَبَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ حِينَ
أَحْرَمَ، وَلَا إِخْلَالِهِ حِينَ أَحَلَّ.

🌟 فائدہ: دیکھیے فوائد حدیث: ۲۹۲۷

باب: ۱- سرمنڈوانا

(المعجم ۷۱) - بَابُ الْحُلُقِ (التحفة ۷۱)

۳۰۴۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۰۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

۳۰۴۲- أخرجه مسلم، الحج، باب استحباب الطيب قبل الإحرام في البدن... الخ، ح: ۱۱۸۹ من حديث
عبد الله بن عمر به.

۳۰۴۳- أخرجه البخاري، الحج، باب الحلق والتقصير عند الإحلال، ح: ۱۷۲۸ من حديث ابن فضيل به،
ومسلم، الحج، باب تفضيل الحلق على التقصير وجواز التقصير، ح: ۱۳۰۲ عن ابن أبي شيبة به.

۲۵- أبواب المناسك

وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فَضِيلٍ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالْمُقَصِّرِينَ؟ قَالَ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ» ثَلَاثًا. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالْمُقَصِّرِينَ؟ قَالَ: «وَالْمُقَصِّرِينَ».

۳۰۴۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْخَوَارِيزْمِيِّ: قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَمِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «وَالْمُقَصِّرِينَ».



سرمنڈوانے سے متعلق احکام ومسائل
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! سرمنڈوانے والوں کی بخشش فرما۔“ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بال کٹوانے والوں کی بھی۔ آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! سرمنڈوانے والوں کی بخشش فرما۔“ تین بار اسی طرح دعا فرمائی۔ (تیسری بار بھی) صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بال کٹوانے والوں کی بھی (بخشش کی دعا فرمائیے۔) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اور بال کٹوانے والوں کی بھی (بخشش فرما۔“)

۳۰۴۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سرمنڈوانے والوں پر رحمت فرمائے۔“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! بال کٹوانے والوں پر بھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سرمنڈوانے والوں پر رحمت فرمائے۔“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! بال کٹوانے والوں پر بھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سرمنڈوانے والوں پر رحمت فرمائے۔“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! بال کٹوانے والوں پر بھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سرمنڈوانے والوں پر بھی۔“

🌞 فوائد ومسائل: ① حج کے موقع پر سر کے بال منڈوانا افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی سر کے سارے

بال اتروائے تھے۔ (صحیح البخاری، الحج، باب الحلق والتقصير عند الإحلال، حدیث: ۱۷۲۲) ② عورتوں کے لیے سر کے بال منڈوانا جائز نہیں۔ (جامع الترمذی، الحج، باب ماجاء فی کراہیة الحلق للنساء حدیث: ۹۱۳/۹۱۵، وسنن أبی داود، المناسک، باب الحلق والتقصير، حدیث: ۱۹۸۳/۱۹۸۵) انھیں بالوں کے سرے سے کچھ بال کاٹ لینا کافی ہے۔

۳۰۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَضْرَتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَعِيدٌ عَنْ

۳۰۴۴- أخرجه مسلم، الحج، باب تفضيل الحلق على التقصير وجواز التقصير، ح: ۱۳۰۱ من حديث ابن نمير به.

۳۰۴۵- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي شيبة: ۴۵۳/۱۴ من حديث ابن إسحاق به، وصححه البوصيري: ۴۴

۲۵۔ أبواب المناسك — سر کے بالوں کو گوند وغیرہ سے جھالینے کا بیان

ثُمَيْرٌ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لِمَ ظَاهَرْتَ لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا، وَلِلْمُقَصِّرِينَ وَاحِدَةً؟ قَالَ: «إِنَّهُمْ لَمْ يَشْكُوا».

ہے کہ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے سر کے بال منڈوانے والوں کی تین بار تائید فرمائی اور کٹوانے والوں کی ایک بار؟ آپ نے فرمایا: ”انھوں نے شک نہیں کیا۔“

فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح اور حسن قرار دیا ہے اور اس پر سیر حاصل بحث کی ہے جس سے صحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود خواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۵/۳۲۷، ۳۲۸، وإرواء الغلیل للکلبانی: ۳/۲۸۵، ۲۸۶، ومن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۰۳۵) بنا بریں بال منڈوانے میں چونکہ حکم کی تعمیل کا اظہار زیادہ واضح اور کامل ہے، اس لیے ان کے لیے تین بار دعا کی گئی۔ ② حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے امام خطابی رحمہ اللہ سے یہ توجیہ نقل کی ہے کہ عربوں میں بال رکھنے کا رواج تھا اور وہ بال منڈوانے کو عجیوں کا طریقہ سمجھتے تھے اس لیے سر منڈوانے کو ان کا جی نہیں چاہتا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ اس کے باوجود سر منڈوانا تعمیل حکم کا بلند درجہ ہے۔ ③ شک سے مراد مذہب اور نیچکچاٹ کا اظہار ہے۔

(المعجم ۷۲) - بَابُ مَنْ لَبَّدَ رَأْسَهُ باب: ۷۲۔ سر کے بال جمانا

(التحفة ۷۲)

۳۰۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا شَأْنُ النَّاسِ، حَلُّوا وَلَمْ تَحُلْ أَنْتَ مِنْ عُمَرَتِكَ؟ قَالَ: «إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَذِي،

۳۰۳۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے کہ لوگوں نے احرام کھول دیا اور آپ نے عمرہ کر کے احرام نہیں کھولا؟ آپ نے فرمایا: ”میں نے سر کے بالوں کو جھالیا ہوا ہے اور قربانی کے جانور کو قلا دے پہنائے

﴿أبي نجيح مدلس، ح: ۲۷۸، ولم أجد تصريحاً بسماعه.﴾

۳۰۴۶۔ أخرجه البخاري، الحج، باب التمتع والقران والافراد بالحج وفسخ الحج لمن لم يكن معه هدي، ح: ۱۶۶۶، ۱۶۶۷ من حديث عبيدة بن جراح، ومسلم، الحج، باب بيان أن القارن لا يتحلل إلا في وقت تحلل الحاج المفرد، ح: ۱۲۲۹ عن ابن أبي شيبه به.

ہوئے ہیں اس لیے میں قربانی کرنے تک احرام نہیں کھولوں گا۔“

فَلَا أُحِلُّ حَتَّى أَتَحَرَّ.

🌞 فوائد و مسائل: ① تلبید کا مطلب یہ ہے کہ احرام باندھتے وقت گوند وغیرہ کے ذریعے سے بالوں کو جمایا جائے تاکہ تیل نہ لگانے کی وجہ سے منتشر نہ ہوں اور طویل عرصے تک احرام میں رہنے کی وجہ سے جوکھ نہ پڑ جائیں نیز بالوں میں گرد وغبار داخل نہ ہو۔ ② رسول اللہ ﷺ قربانی کے جانور ساتھ لے کر آئے تھے اس لیے عمرہ کر کے احرام نہیں کھولا۔ ③ جس کے ساتھ قربانی کے جانور نہ ہوں اسے عمرہ کر کے احرام کھول دینا چاہیے اور حج تمتع کرنا چاہیے۔

۳۰۴۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ [الْمُضَرِّي]: أَنَّنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَنَّنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُهْلُ مُلَبِّدًا.

۳۰۴۷- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سر کے بال جمائے لیک پکارتے سنا۔



(المعجم ۷۳) - بَابُ الذَّبْحِ (التحفة ۷۳)

۳۰۴۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَلَّهَا مَنَحَرٍّ، وَكُلَّ فِجَاجٍ مَكَّةَ طَرِيقٌ وَمَنَحَرٍّ. وَكُلَّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ. وَكُلَّ الْمُرْدَلِفَةَ مَوْقِفٌ».

۳۰۴۸- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مَنْ مَنَى سَبَّكَ سَبَّ قَرْبَانِي كِي جَلَّهٖ هٗ۔ اور مكه كا براسته (يهاا آنے كى) راهه هٖ اور قربانى كى جلكه هٖ۔ اور پورا عرفات طهرنے كى جلكه هٗ۔ اور پورا مزدلفه طهرنے كى جلكه هٗ۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① قربانی کے جانوروں کو منی میں قربان کرنا افضل ہے اور مکہ میں (حدود حرم کے اندر) بھی جائز ہے۔ ② فجاج کھلے راستوں کو کہتے ہیں۔ مطلب ہے کہ مکے میں ہر راستے سے داخل ہوا جاسکتا ہے۔ ③ آج کل منی میں باقاعدہ ایک قربان گاہ موجود ہے۔ اگر آسانی سے وہاں پہنچنا ممکن ہو تو قربانی کا جانور وہیں ذبح کرنا چاہیے۔ اس سے صفائی کا مسئلہ بھی پیدا نہیں ہوتا اور حاجی کی ضرورت سے زائد گوشت بھی ضائع نہیں

۳۰۴۷- أخرجه البخاري، الحج، باب من أهل ملبدا، ح: ۱۵۴۰ وغيره، ومسلم، الحج، باب التلبية وصفتها ووقتها، ح: ۲۱/۱۱۸۴ من حديث ابن وهب به، وأخرجه النسائي، ح: ۲۶۸۴ عن ابن السرح به.

۳۰۴۸- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، المناسك، باب الصلاة بجمع، ح: ۱۹۳۷ من حديث أسامة به.

۲۵۔ ابواب المناسلک حج کے اعمال میں تقدیم و تاخیر سے متعلق احکام و مسائل

ہوتا بلکہ اسے سنبھال لیا جاتا ہے جو بعد میں دور دراز کے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں غذائی قلت ہو۔ ⑤ منیٰ عرفات اور مزدلفہ میں کسی خاص جگہ خیمہ لگانے یا ٹھہرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے بلکہ جہاں جگہ ملے وہاں ٹھہرنا چاہیے۔ بلا وجہ دوسروں کو تنگ کرنا جائز نہیں۔

(المعجم ۷۴) - بَابُ مَنْ قَدَّمَ نُسْكَأَ قَبْلَ
نُسْكَهِ (التحفة ۷۴)

باب ۷۴۔ (دس ذوالحجہ کو) حج
کے اعمال میں تقدیم و تاخیر

۳۰۴۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے جس شخص کے بارے میں بھی سوال کیا گیا کہ اس نے ایک کام سے پہلے دوسرا کام کر لیا ہے (تو اس کے جواب میں) رسول اللہ ﷺ نے دونوں باتھوں سے اشارہ کر کے یہی فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“

۳۰۴۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَبْلَ شَيْءٍ إِلَّا يُلْقَى بِيَدَيْهِ كَلْتَيْهِمَا: «لَا حَرَجَ».

۳۰۵۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ منیٰ کے دن رسول اللہ ﷺ سے سوالات کیے جاتے تھے تو آپ فرماتے تھے: ”کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔“ ایک شخص نے آ کر کہا: میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“ کسی نے عرض کیا: میں نے شام ہونے پر رمی کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“

۳۰۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٌ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسْأَلُ يَوْمَ مَنْى، فَيَقُولُ: «لَا حَرَجَ. لَا حَرَجَ» فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أُذْبَحَ. قَالَ: «لَا حَرَجَ» قَالَ: رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ. قَالَ: «لَا حَرَجَ».

۳۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۰۴۹۔ أخرجه البخاري، العلم، باب من أجاب الفتيا بإشارة اليد والرأس، ح: ۸۴ من حديث أيوب به.
۳۰۵۰۔ أخرجه البخاري، الحج، باب: إذا رمى بعد ما أسمى أو حلق قبل أن يذبح ناسيا أو جاهلا، ح: ۱۷۳۵ من حديث يزيد بن زريع به.

۳۰۵۱۔ أخرجه البخاري، العلم، باب الفتيا وهو واقف على الذابة وغيرها، ح: ۸۳ وغيره من حديث الزهري به، ومسلم، الحج، باب جواز تقديم الذبح على الرمي، والحلق على الذبح وعلى الرمي، وتقديم الطواف عليها كلها، ح: ۳۳۱/۱۳۰۶ من حديث ابن عيينة به.

۲۵- أبواب المناسك

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سِئِلَ عَمَّنْ دَبِحَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ أَوْ خَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ، قَالَ: «لَا حَرَجَ».

۳۰۵۲- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ. أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: قَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِمْسَى، يَوْمَ النَّحْرِ، لِلنَّاسِ. فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي خَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ. قَالَ: «لَا حَرَجَ» ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ. قَالَ: «لَا حَرَجَ» فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ قَبْلَ شَيْءٍ، إِلَّا قَالَ: «لَا حَرَجَ».



(المعجم ۷۵) - بَابُ رَمِي الْجِمَارِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ (التحفة ۷۵)

۳۰۵۳- حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ضَحَى. وَأَمَّا بَعْدُ ذَلِكَ، فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ.

ایام تشریق میں رمی جمرات سے متعلق احکام و مسائل ہے نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ کسی نے سرمندہ والیا تو پہلے ذبح کر لیا یا ذبح کرنے سے پہلے سرمندہ والیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“

۳۰۵۲- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قربانی کے دن منیٰ میں لوگوں (کو مسائل بتانے) کے لیے بیٹھ گئے۔ ایک آدمی نے آ کر کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے ذبح کرنے سے پہلے سرمندہ والیا۔ آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“ پھر ایک اور آدمی آیا اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے رمی (کنکر مارنے) سے پہلے جانور کی قربانی دے دی۔ آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“ اس دن رسول اللہ ﷺ سے جس کام کے بارے میں بھی سوال کیا گیا جسے دوسرے کام سے پہلے کر لیا گیا تھا آپ نے یہی فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“

باب: ۷۵- ایام تشریق میں جمرات کو رمی کرنا

۳۰۵۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے (دس تاریخ کو) بڑے جمرے کو چاشت کے وقت (دھوپ چڑھے) رمی کی۔ اس کے بعد کے دنوں میں سورج ڈھلنے کے بعد رمی کی۔

۳۰۵۲- [صحیح] وصححه البوصيري: * أسامة حسن الحديث، وتابعه قيس بن سعد (النسائي، الكبرى، ح: ۴۱۰۵، وفي سنده تصحيح، وإسناده حسن) علقه البخاري، ح: ۱۷۲۲، وصححه ابن حبان، ح: ۱۰۱۲. ۳۰۵۳- أخرجه مسلم، الحج، باب بيان وقت استحباب الرمي، ح: ۱۲۹۹ من حديث ابن جريج به.

قربانی کے دن خطبہ دینے کا بیان

۳۰۵۴- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلَّسِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو شَيْبَةَ: عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُرْمِي الْجِمَارَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، قَدَرًا مَا إِذَا فَرَّغَ مِنْ رَمِيهِ، صَلَّى الظُّهْرَ.

۳۰۵۴- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سورج ڈھلنے سے اتنی دیر بعد جمرات پر نکل کر یاں مارتے تھے کہ جب رمی سے فارغ ہوتے تو ظہر کی نماز پڑھ لیتے۔

(المعجم ۷۶) - بَابُ الْخُطْبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

(النحفة ۷۶)

باب: ۷۶- قربانی کے دن خطبہ دینا

۳۰۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهَذَا بْنُ السَّرِيِّ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ شَيْبِ بْنِ عَرْقَدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَلَا أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمٌ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالُوا: يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ. قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِيهِ شَهْرُكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا. أَلَا لَا يَجْنِي جَانٌ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ. وَلَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى

۳۰۵۵- حضرت عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے حجۃ الوداع میں نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”اے لوگو! کون سا دن زیادہ حرمت (اور احترام) والا ہے؟“ تین بار فرمایا: حاضرین نے کہا: حج اکبر کا دن۔ آپ نے فرمایا: ”تمہارے خون تمہارے مال تمہاری عزتیں ایک دوسرے کے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح تمہارے اس شہر (مکہ مکرمہ) میں تمہارے اس مہینے (ذوالحجہ) کا یہ دن قابل احترام ہے۔ سنو! جرم کے جرم کی ذمہ داری صرف اسی پر ہے۔ باپ کے جرم کی ذمہ داری اس کے بیٹے پر نہیں اور بیٹے کے جرم کی ذمہ داری

۳۰۵۴- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الحج، باب ما جاء في الرمي بعد زوال الشمس، ح: ۸۹۸ من حديث حجاج بن أرطاة: (۹۶، ۱۱۲۹، ۲۵۸۷) عن الحكم به مختصراً، وقال: 'هذا حديث حسن' * جبارة، ح: ۷۴۰، وإبراهيم، ح: ۱۴۹۵، وتقدماً، والحديث صحيح بدون "قَدَرًا مَا إِذَا فَرَّغَ مِنْ رَمِيهِ، صَلَّى الظُّهْرَ"، والله أعلم.

۳۰۵۵- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، البيوع، باب في وضع الرءاء، ح: ۳۳۳۴ من حديث أبي الأحوص به، وصححه الترمذي، ح: ۳۰۸۷.

قربانی کے دن خطبہ دینے کا بیان

وَلَدِهِ، وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ. أَلَا إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيْسَ أَنْ يُعْبَدَ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَبَدًا. وَلَكِنْ سَيَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فِي بَعْضِ مَا تَحْتَفِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ، فَيَرْضَى بِهَا. أَلَا وَكُلُّ دَمٍ مِنْ دِمَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ. وَأَوَّلُ مَا أَضْعُ مِنْهَا دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرَضِعًا فِي بَنِي لَيْثٍ، فَقَتَلَتْهُ هَذِيلٌ أَلَا وَإِنَّ كُلَّ رَبٍّ مِنَ رَبِّاءِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ. لَكُمْ رُؤُوسُ أَمْوَالِكُمْ. لَا تَطْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ. أَلَا يَا أُمَّتَاهُ هَلْ بَلَغْتُ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ»



اس کے باپ پر نہیں۔ سنو! شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہارے اس شہر میں کبھی اس کی پوجا کی جائے۔ لیکن بعض ایسے کاموں میں اس کی اطاعت ہوتی رہے گی جنہیں تم معمولی سمجھتے ہو اور وہ اس پر راضی ہو جائے گا۔ سنو! جاہلیت میں کیا جانے والا ہر خون کا عدم ہے۔ سب سے پہلے میں حارث بن عبدالمطلب کا خون معاف کرتا ہوں۔ یہ (شیر خوار پچر) قبیلہ بنو لیت میں پرورش پا رہا تھا۔ بنو ہذیل نے اسے قتل کر دیا۔ سنو! جاہلیت کا ہر سودا کا عدم ہے صرف اصل زر تمہارا حق ہے نہ تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ سنو میری امت! کیا میں نے (اللہ کے احکام) پہنچا دیئے؟“ تین بار فرمایا: سب نے کہا: جی ہاں۔ تب آپ نے تین بار فرمایا: ”اے اللہ! گواہ رہ۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① حج کا دن قابل احترام ہے۔ ② بعض دن دوسروں سے افضل ہیں مثلاً: عید کا دن اور حج کے ایام خاص طور پر عرفہ کا دن۔ ہفتے کے دنوں میں جمعہ کا دن مہینوں میں ماہ رمضان کے ایام۔ ان دنوں میں نیکی اور عبادت کی طرف زیادہ توجہ دینا اور گناہوں سے بچنے کی زیادہ کوشش کرنا ان کے مقام و احترام کا تقاضا ہے۔ ③ اہم مواقع پر عوام کی رہنمائی کے لیے متعلقہ مسائل بیان کرنے چاہئیں۔ دوسرے اہم مسائل کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ ④ مومن کے لیے مومن کی جان لینا ناجائز طور پر اس کا مال لے لینا یا اس کی بے عزتی کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ ⑤ کسی مجرم کے جرم کی سزا اس کے بے گناہ رشتے داروں کو نہیں دی جاسکتی۔ ⑥ بعض اوقات پولیس کسی مفروضہ مجرم کو گرفتار نہیں کر سکتی تو اس کے گھر والوں پر تشدد کرتی ہے تاکہ مجرم انہیں بچانے کے لیے اپنی گرفتاری دے دے شرعاً یہ ظلم ہے۔ ⑦ چھوٹے گناہوں سے بھی پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ ان سے بھی شیطان خوش ہوتا ہے اور ان کی وجہ سے بڑے گناہوں تک نوبت پہنچ سکتی ہے۔ ⑧ عالم کو وعظ و نصیحت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنا عملی نمونہ بھی پیش کرنا چاہیے۔ ⑨ ہر قسم کا سود حرام ہے کیونکہ یہ ظلم ہے خواہ باہمی رضامندی سے لیا دیا جائے۔ ⑩ نبی اکرم ﷺ نے دین کے احکام پوری طرح پہنچا دیے ہیں۔ زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس میں شریعت کی رہنمائی موجود نہ ہو۔

۳۰۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْخَيْفِ مِنْ مَنَى. فَقَالَ: «نَصَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مَقَالِي فَبَلَّغَهَا. فَرُبَّ حَامِلٍ فِيهِ غَيْرُ فِقْهِهِ. وَرُبَّ حَامِلٍ فِيهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ. ثَلَاثٌ لَا يَغْلُ عَلَيْهِمْ قَلْبُ مُؤْمِنٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ، وَالنَّصِيحَةُ لِرِوَاةِ الْمُسْلِمِينَ، وَلَزُومُ جَمَاعَتِهِمْ. فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ».

۳۰۵۶- حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ منیٰ میں مقام خیف پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جو میری بات سنے اور اسے (دوسروں تک) پہنچا دے۔ بعض لوگوں کے پاس فقہ کی بات ہوتی ہے اور وہ خود فقیہ نہیں ہوتے۔ بعض لوگ فقہ کی بات اپنے سے زیادہ فقیہ تک پہنچا دیتے ہیں۔ تین کاموں میں مومن کا دل خیانت نہیں کرتا: عمل کو اللہ کے لیے خلوص کے ساتھ ادا کرنا، مسلمان حکمرانوں کی خیر خواہی کرنا اور ان کی اجتماعیت میں شامل رہنا کیونکہ ان کی دعا دوسروں کو بھی شامل ہوتی ہے۔“

☆ فوائد و مسائل: ① فقہ کی بنیاد حدیث نبوی پر ہے۔ جس اجتہاد کی بنیاد قرآن و حدیث پر نہیں وہ اجتہاد قابل اعتماد نہیں۔ ② علمی مسائل دوسروں تک پہنچانے چاہئیں۔ ③ دین کا علم اس شخص سے بھی حاصل کر لیا چاہیے جو بظاہر علم، عمر یا مرتبے میں کم تر ہو۔ بعض اوقات اس سے ایسا علمی نکتہ مل جاتا ہے جو بڑے علماء سے نہیں ملتا۔ ④ علم و تفقہ کی کوئی حد نہیں۔ ممکن ہے بعد میں آنے والے کسی شخص کو وہ اجتہاد اور علمی نکتہ سمجھ میں آ جائے جس کی طرف پہلے گزر جانے والے بڑے علماء کی توجہ مبذول نہیں ہوئی۔ ⑤ مومن کا دل خیانت نہیں کرتا اس کا مطلب یہ ہے کہ مومن ان تین کاموں کو بہتر سے بہتر انداز سے انجام دینے کی کوشش کرتا ہے اور کوتاہی نہیں کرتا۔ ⑥ مومن کی مومن سے خیر خواہی کا تقاضا ہے کہ صرف اپنے لیے دعا نہ کرے بلکہ دوسروں کے لیے بھی دعا کی جائے خواہ وہ دوست یا رشتہ دار ہوں یا اچھی خواہ ہم وطن ہوں یا دوسرے علاقوں میں رہائش پذیر ہوں۔ ⑦ جو شخص دوسروں کے لیے دعا کرتا ہے اسے بھی دوسروں کی دعائیں پہنچتی ہیں۔ (مزید دیکھیے فوائد و مسائل حدیث: ۲۳۰)

۳۰۵۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَعِيدُ بْنُ سَنَانِ الشَّيْبَانِي

۳۰۵۶- [حسن] تقدم، ح: ۲۳۱.

۳۰۵۷- [صحیح] وصححه البوصيري * زافر صدوق كثير الأوهام (تقريب)، وشيخه سعيد بن سنان الشيباني حسن الحديث، وله شاهد صحيح عند النسائي في الكبرى: ۲/ ۴۴۴ ح: ۴۰۹۹ باختلاف يسير، وله شواهد أخرى، وبها صح الحديث والمحمد لله.

قربانی کے دن خطبہ دینے کا بیان

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ عرفات میں اپنی کان کٹی اونٹنی پر سوار تھے۔ اس وقت آپ نے فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کون سا دن؟ کون سا مہینہ اور کون سا شہر ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا: یہ حرمت والا شہر، حرمت والا مہینہ اور حرمت والا دن ہے۔ آپ نے فرمایا: ”سنو! حقیقت یہ ہے کہ تمہارے مال اور تمہارے خون تمہارے لیے (ایک دوسرے کے لیے) اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح تمہارے اس شہر (مکہ) میں تمہارے اس (حج کے) دن میں تمہارا مہینہ قابل احترام ہے۔ سنو! میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور تمہاری کثرت تعداد کی وجہ سے دوسری قوموں پر فخر کروں گا تو مجھے (قیامت کے دن) رسوا نہ کر دینا۔ سنو! میں کچھ افراد کو (جہنم سے) چھڑاؤں گا اور کچھ لوگ مجھ سے چھین لیے جائیں گے (اور جہنم میں بھیج دیے جائیں گے)۔ میں کہوں گا: میرے رب! میرے ساتھی؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آپ کو نہیں معلوم انھوں نے آپ کے بعد کیا نئے کام کیے۔“

حَدَّثَنَا زَاوِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي سَيَّانٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْمُخَضَّرَةِ بِعَرَفَاتٍ، فَقَالَ: «أَتَذَرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا، وَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا، وَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟» قَالُوا: هَذَا بَلَدٌ حَرَامٌ، وَشَهْرٌ حَرَامٌ، وَيَوْمٌ حَرَامٌ. قَالَ: «أَلَا وَإِنَّ أَمْوَالَكُمْ وَدِمَاءَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي يَوْمِكُمْ هَذَا. أَلَا وَإِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ. وَأَتَاكُم بِكُمْ الْأَمَمَ. فَلَا تُسَوِّدُوا وَجْهِي. أَلَا وَإِنِّي مُسْتَنْقِذُ أَنْاسٍ، وَمُسْتَنْقِذُ مَنِي أَنْاسٍ. فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أَصِيحَابِي؟ فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَحَدُثُوا بَعْدَكَ».



🌞 فوائد و مسائل: ① جس طرح مکہ مکرمہ کا شہر قابل احترام ہے اسی طرح وہ تمام علاقے جن کا تعلق حج کی ادائیگی سے ہے قابل احترام ہیں۔ ② اللہ کے حکم سے چند مہینے بھی قابل احترام ہیں اس لیے انھیں حرمت والے مہینے (أشهُر الحُرُم) کہا جاتا ہے۔ وہ چار مہینے ہیں: ذوالقعدہ ذوالحجہ محرم اور ربیعہ بالخصوص حج کا دن یوم عرفہ (نو ذوالحجہ) بہت زیادہ احترام کا حامل ہے۔ ③ جو چیز سامعین کو پہلے سے معلوم ہو اس کی اہمیت ذہن نشین کرانے کے لیے سوال کی صورت میں دریافت کی جاسکتی ہے۔ ④ تنبیہ اور تمییز سے علمی مسائل کو اچھی طرح سمجھایا اور ذہن نشین کرایا جاسکتا ہے۔ ⑤ قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ کو حوض کوثر ملے گا جس سے آپ کے وہ امتی پانی پئیں گے جنھوں نے زندگی میں سنت نبوی پر عمل کیا ہوگا۔ ⑥ بدعتوں کو ایجاد کرنا اور ان پر عمل کرنا حوض کوثر کے پانی سے محرومی کا باعث ہے۔ ⑦ امت کی کثرت تعداد شرعاً مطلوب ہے لیکن یہ بھی ضروری

ہے کہ اسلامی تعلیمات و ہدایات کے مطابق بچوں کی بہتر تربیت کر کے انھیں ایسے مسلمان بنایا جائے جنہیں دیکھ کر قیامت کو رسول اللہ ﷺ کو خوشی حاصل ہو۔ ⑤ رسول اللہ ﷺ امت کے گناہ گاروں کی سفارش کریں گے اور انھیں جہنم سے نکال لیں گے۔ ⑥ رسول اللہ ﷺ کو بعض لوگوں کی شفاعت سے منع کر دیا جائے گا۔ ایسے لوگ جہنم میں طویل عرصے تک پڑے رہیں گے۔ اگر انھوں نے شرک اکبر یا کفر اکبر کا ارتکاب کیا ہوگا تو وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہیں گے۔ اُعَاذُنَا اللّٰهُ۔ ⑦ جس طرح مسلمان قتل کرنا اور اس کا مال ناجائز طریقے سے حاصل کرنا حرام ہے اسی طرح اس کی بے عزتی کرنا اور اسے ذلیل کرنے کی کوشش کرنا بھی حرام ہے۔ ⑧ رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کو مکافہ ادا فرمادیا۔ اب اگر کوئی شخص گمراہی اختیار کرتا ہے تو خود ذمہ دار ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی اوٹنی کا نام اعضاء تھا۔ ویسے اس کے کان کٹے ہوئے نہیں تھے۔

۳۰۵۸- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو حج ادا فرمایا اس حج کے موقع پر قربانی کے دن حجرات کے درمیان کھڑے ہوئے۔ (اس وقت) نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ کون سادن ہے؟“ لوگوں نے کہا: قربانی کا دن ہے۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کون سا شہر ہے؟“ انھوں نے کہا: یہ اللہ کا حرمت والا شہر ہے۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کون سا مہینہ ہے؟“ انھوں نے کہا: یہ اللہ کا حرمت والا مہینہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ”یہ حج اکبر کا دن ہے اور تمہاری جانیں تمہارے مال تمہاری عزتیں ایک دوسرے کے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح اس مہینے کے اس دن میں اس شہر کا احترام ہے۔“ پھر فرمایا: ”کیا میں نے پہنچا دیا؟“ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! گواہ رہ۔“ پھر لوگوں کو الوداع کہا۔ صحابہ نے کہا: یہ حجۃ الوداع یعنی الوداعی حج ہے۔

۳۰۵۸- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْعَازِ قَالَ : سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ، يَوْمَ النَّحْرِ، بَيْنَ الْجَمَرَاتِ، فِي الْحَجَّةِ النَّبِيِّ حَجَّ فِيهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟» قَالُوا: يَوْمُ النَّحْرِ. قَالَ: «فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟» قَالُوا: هَذَا بَلَدُ اللَّهِ الْحَرَامِ. قَالَ: «فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟» قَالُوا: شَهْرُ اللَّهِ الْحَرَامِ. قَالَ: «هَذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ. وَدِمَاؤُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ وَأَعْرَاضُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ هَذَا الْبَلَدِ، [فِي هَذَا الشَّهْرِ،] فِي هَذَا الْيَوْمِ» ثُمَّ قَالَ: «هَلْ بَلَغْتُ؟» قَالُوا: نَعَمْ. فَطَفِقَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ اشْهَدْ» ثُمَّ وَدَعَ النَّاسَ، فَقَالُوا: هَذِهِ حَجَّةُ الْوَدَاعِ.

۲۵۔ أبواب المناسك طواف زیارت کا بیان

(المعجم ۷۷) - بَابُ زِيَارَةِ النَّبِيِّ

(التحفة ۷۷)

۳۰۵۹۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ :
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنِي
مُحَمَّدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ طَاوُسٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ
عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَّرَ طَوَافَ
الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ .

۳۰۵۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف زیارت رات تک مؤخر فرمایا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو شاذ قرار دیا ہے۔ شاذ کا مطلب ہے کہ یہ حدیث زیادہ قوی حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے قابل ترک ہے۔ ② امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو تعلیقا ان الفاظ سے روایت کیا ہے: ”نبی اکرم ﷺ نے زیارت کو رات تک مؤخر فرمایا۔“ (صحیح البخاری، الحج، باب الزيارة يوم النحر، قبل حديث: ۱۴۳۲) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی یہ توجیہ کی ہے کہ اس سے مراد ایام تشریق کی راتوں میں کعبہ کی زیارت ہے، دس ذوالحجہ کا طواف نہیں۔ وہ دن ہی میں ہوا۔ (فتح الباری: ۴/۱۶۷۱۷)

۳۰۶۰۔ حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى :
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ : أَتْبَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ
عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
لَمْ يَزُمْلُ فِي السَّعَةِ الَّذِي أَفَاضَ فِيهِ .

۳۰۶۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے طوافِ افاضہ کے سات پکروں میں رمل نہیں کیا۔

قَالَ عَطَاءٌ : وَلَا رَمَلَ فِيهِ .
جناب عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اس (طواف) میں رمل نہیں ہوتا۔

(المعجم ۷۸) - بَابُ الشُّرْبِ مِنْ زَمْزَمَ

(التحفة ۷۸)

۳۰۵۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الحافظ ابن حجر في تليق التعليق ۹۸/۳ من حديث يحيى به . فائدة : حديث محمد بن طارق عن طائوس مرسل (تحفة الأشراف: ۲۳۹/۱۳)، وحديث أبي الزبير مستدل لكنه عنعن، ح: ۳۹۵، وعلقه البخاري في صحيحه (قبل، ح: ۱۷۳۲)، وقال الحافظ ابن حجر: فيحمل حديث ابن عمر (البخاري: أيضا)، وجابر (مسلم، ح: ۱۲۱۸) على اليوم الأول ويحمل حديث ابن عباس على باقي الأيام، والله أعلم .

۳۰۶۰۔ [صحیح] أخرجه أبوداود، المناسك، باب الإفاضة في الحج، ح: ۲۰۰۱ من حديث ابن وهب به .

۳۰۶۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَالِسًا . فَجَاءَهُ رَجُلٌ . فَقَالَ : مِنْ أَيْنَ جِئْتَ ؟ قَالَ : مِنْ زَمْزَمَ . قَالَ : فَشَرِبْتَ مِنْهَا كَمَا يَنْبَغِي ؟ قَالَ : وَكَيْفَ ؟ قَالَ : إِذَا شَرِبْتَ مِنْهَا فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ وَتَمْسَسْ ثَلَاثًا . وَتَضْلَعُ مِنْهَا . فَإِذَا قَرَعْتَ فَاحْمَدِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ . فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «إِنَّ آيَةَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُتَأَقِّقِينَ، إِنَّهُمْ لَا يَتَضَلَّعُونَ مِنْ زَمْزَمَ» .

۳۰۶۱- حضرت محمد بن عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا۔ انھوں نے پوچھا: کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا: زم زم سے۔ فرمایا: کیا تم نے اس میں سے اس طرح پیا ہے جس طرح پینا چاہیے؟ اس نے کہا: وہ کس طرح ہے؟ فرمایا: جب تو اس (چاہ زم زم) سے پانی پیے تو قبلے کی طرف منہ کر اللہ کا نام لے تین سانس لے اور سیر ہو کر پی۔ جب تو پی چکے تو اللہ عزوجل کا شکر ادا کر کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”ہمارے اور منافقوں کے درمیان (پہچان کے لیے) یہ علامت ہے کہ وہ زم زم سیر ہو کر نہیں پیتے۔“

۳۰۶۲- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُؤَمِّلِ : إِنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ يَقُولُ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شَرِبَ لَهُ» .

۳۰۶۲- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زم زم کا پانی اس (مقصد) کے لیے ہے جس کے لیے وہ پیا جائے۔“

۳۰۶۱- [حسن] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير: ۱/ ۱۵۸ عن عبيد الله بن مخصرًا، وتابعه مكِّي بن إبراهيم، وعبد الله بن المبارك، قال البوصيري: "هذا إسناد صحيح، ورجاله ثقات"، وأورده الضياء المقدسي في المختارة * محمد بن عبد الرحمن وثقه ابن حبان والبوصيري، وقال عثمان بن الأسود: "كنا نجالس محمد بن عبد الرحمن بن أبي بكر ولا نقوم من عنده إلا وقد يعني إن شاء الله أفزنا علمًا حسنًا" (مسائل ابن أبي شيبه: ۱ بتحقيق) روى عنه عمرو بن دينار وغيره، فحديثه لا ينزل عن درجة الحسن، وللحديث شواهد كثيرة، منها ما في أخبار مكة: ۲/ ۲۸، ح: ۱۰۷۹ قال الفاكهي: "وحدثنا حسين بن حسن (ابن حرب السلمى المروزي) قال: أنا الفضل بن موسى قال حدثنا عثمان بن الأسود عن ابن أبي مليكة عن ابن عباس به، المرفوع فقط، وهذه متابعة جيدة لابن عبد الرحمن".

۳۰۶۲- [حسن] أخرجه أحمد: ۳/ ۳۵۷، ۳۷۲ وغيره من طرق عن ابن المؤمل به، ضعفه البوصيري لضعف عبد الله بن المؤمل، وتابعه إبراهيم بن طهمان عند البيهقي: ۵/ ۲۰۲ وفي السند إليه: أبو محمد أحمد بن إسحاق بن شيان البغدادي، ولم نجد له ترجمة، وللحديث شواهد كثيرة جدًا، ومن أجلها صححه بعض العلماء، وحسنه بعضهم.

۲۵۔ أبواب المناسك

کعبہ شریف میں داخل ہونے کا بیان

🌞 فوائد و مسائل: ① زمزم کا پانی برکت والا ہے۔ حصول برکت کے لیے پینا چاہیے۔ ② زمزم پیتے وقت کسی

نیک مقصد کو دل میں رکھا جائے بلکہ زبان سے بھی دعا کر لی جائے۔ ③ زمزم کو اپنے وطن بھی ساتھ لے جانا

چاہیے۔ (جامع الترمذی، الحج، باب ماجاء فی حمل ماء زمزم، حدیث: ۹۶۳)

(المعجم ۷۹) - بَابُ دُخُولِ الْكَعْبَةِ

باب: ۷۹۔ کعبہ شریف میں داخل ہونا

(الشفعة ۷۹)

۳۰۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبرَاهِيمَ

الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ

الْأَوْزَاعِيِّ: حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ: حَدَّثَنِي

نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ،

يَوْمَ الْفَتْحِ، الْكَعْبَةَ. وَمَعَهُ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ

شَيْبَةَ. فَأَغْلَقُوهَا عَلَيْهِمْ مِنْ دَاخِلٍ. فَلَمَّا

خَرَجُوا سَأَلَتْ بِلَالٌ: أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ؟ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ صَلَّى عَلَى وَجْهِهِ، حِينَ

دَخَلَ، بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ، عَنْ يَمِينِهِ.

۳۰۶۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ

کعبہ شریف میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت

بلال اور حضرت عثمان بن شیبہ رضی اللہ عنہما تھے۔ انھوں نے اندر

سے کعبے کا دروازہ بند کر لیا۔ جب وہ باہر نکلے تو میں نے

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کہاں

نماز پڑھی تھی؟ انھوں نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ

نے داخل ہونے کے بعد سامنے کے رخ دائیں طرف

کے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی تھی۔

ثُمَّ لُمْتُ نَفْسِي أَنْ لَا أَكُونَ سَأَلْتُهُ:

كَمْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟

بعد میں میں نے خود کو ملامت کی کہ میں نے یہ کیوں

نہ پوچھ لیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنی نماز پڑھی تھی؟

🌞 فوائد و مسائل: ① کعبہ میں داخل ہونا اور نماز پڑھنا درست ہے۔ ② کعبہ میں داخل ہونا حج یا عمرے کا

حصہ نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کعبہ شریف میں اس وقت داخل ہوئے تھے جب مکہ فتح ہوا تھا۔ (فتح الباری:

۵۹۲/۳، حدیث: ۱۶۰۱) ③ اس وقت کعبہ شریف میں چھ ستون تھے۔ تین ایک قطار میں اور تین دوسری قطار

میں۔ رسول اللہ ﷺ دروازے میں سے داخل ہو کر آگے چلے گئے اور دو ستونوں کے درمیان نماز ادا کی۔

④ صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت بلال، حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما جو کعبہ کے کنجی بردار

تھے اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بھی کعبہ شریف میں داخل ہوئے تھے۔ (صحیح البخاری، الحج، باب

إغلاق البيت ويصلي في أي نواحي البيت شاء، حدیث: ۱۵۹۸) سنن نسائی کی ایک روایت میں حضرت فضل

۳۰۶۳۔ أخرجه البخاري، الصلاة، باب الأبواب والغلق للكهبة والمساجد، ح: ۶۸، وغيره، ومسلم، الحج،

باب استحباب دخول الكعبة للحاج وغيره، والصلاة فيها والدعاء في نواحيها كلها، ح: ۱۳۲۹ من حديث نافع به.

۲۵۔ ابواب المناسک

بن عباس رضی اللہ عنہما کا بھی ذکر ہے۔ (سنن النسائي، مناسک الحج، باب دخول البيت، حدیث: ۳۹۰۹) ②
رسول اللہ ﷺ نے کعبہ شریف کے اندر دو رکعت نماز ادا کی تھی۔ اور باہر تشریف لانے کے بعد بھی دو رکعتیں
پڑھی تھیں۔ (صحیح البخاری، الصلاة، باب قوله تعالى: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾
حدیث: ۳۹۵)

۳۰۶۴۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ میرے پاس سے باہر
تشریف لے گئے تو آپ مطمئن اور خوش تھے۔ پھر
میرے پاس واپس آئے تو غمگین تھے۔ میں نے عرض
کیا: اے اللہ کے رسول! آپ میرے پاس سے تشریف
لے گئے تو آپ مطمئن اور خوش تھے اور واپس آئے تو
آپ غمگین (اور پریشان) ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟)
آپ نے فرمایا: ”میں کعبے کے اندر گیا تھا۔ اب میرا جی
چاہتا ہے کہ (کاش) میں نے ایسے نہ کیا ہوتا۔ مجھے
خدا ہے کہ (اپنے اس عمل کی وجہ سے) اپنے بعد اپنی
امت کو مشقت میں مبتلا نہ کروں۔“

باب: ۸۰۔ منیٰ کی راتیں مکہ میں گزارنا

۳۰۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ
ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجَ
النَّبِيُّ ﷺ مِنْ عِنْدِي وَهُوَ قَرِيرُ الْعَيْنِ، طَيِّبُ
النَّفْسِ. ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ وَهُوَ حَزِينٌ. فَقُلْتُ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ! خَرَجْتَ مِنْ عِنْدِي وَأَنْتَ قَرِيرُ
الْعَيْنِ، وَرَجَعْتَ وَأَنْتَ حَزِينٌ؟ فَقَالَ: «إِنِّي
دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ. وَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ
فَعَلْتُ. إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَكُونَ أَتَعَبْتُ أُمَّتِي مِنْ
بَعْدِي».

(المعجم ۸۰) - بَابُ الْبَيْتُوتَةِ بِمَكَّةَ لَيْلَالِي

مَنَى (التحفة ۸۰)

۳۰۶۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ پانی پلانے
کے فریضہ کی ادائیگی کے لیے رسول اللہ ﷺ سے

۳۰۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ،
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ

۳۰۶۶۔ [استادہ ضعیف] أخرجه أبو داود، المناسک، باب في دخول الكعبة، ح: ۲۰۲۹ من حديث إسماعيل به،
والترمذي، ح: ۸۷۳، وقال الترمذي: "حسن صحيح" قلت: إسماعيل بن عبد الملك ضعيف، ضعفه الجمهور،
وقال ابن حبان: "وكان ردي، الحفظ، رديء الفهم، يقلب ما روى".

۳۰۶۵۔ أخرجه البخاري، الحج، باب هل يبيت أصحاب السقاية أو غيرهم بمكة ليالي منى، ح: ۱۷۴۵، ومسلم،
الحج، باب وجوب المبيت بمنى ليالي أيام التشريق، والترخيص في تركه لأهل السقاية، ح: ۱۳۱۵ من حديث ابن
نعمير به.

۲۵۔ ابواب المناسک

وادئی محصب میں ٹھہرنے کا بیان

عَبْدُ الْمُطَّلِبِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ أَجَازَتِ چاہی کہ منیٰ کے ایام میں رات کو مکہ میں رہیں
أَيَّامَ مِنًى . مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ . فَأَذِنَ لَهُ . چنانچہ آپ ﷺ نے انھیں اجازت دے دی۔

☀️ فوائد و مسائل: ① کہ مکرمہ میں قریش کی مختلف شاخوں کو مختلف مناصب حاصل تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے
اجداد میں سے قحطی بن کلاب کو جو مناصب حاصل تھے وہ انھوں نے اپنے بیٹوں میں تقسیم کیے پھر وہ منصب ان
کی اولاد میں تقسیم ہوئے تو سقایت (حاجیوں کو پانی پلانے کا منصب) بنو عبد مناف کو اور حجابت (کعبہ کی خدمت
اور کلید برداری) بنو عبد الدار کو ملی۔ رسول اللہ ﷺ کے حج کے موقع پر سقایت کا یہ منصب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو
حاصل تھا۔ (الرحیق المختوم، ص: ۵۳) ② منیٰ کے ایام سے مراد ذوالحجہ کی گیارہ بارہ اور تیرہ تاریخ ہے جن
میں حاجی منیٰ میں رہتے ہیں۔ ان ایام کی راتیں بھی منیٰ میں گزارنی چاہئیں البتہ حاجیوں کی خدمت کے سلسلے
میں خدام مکہ مکرمہ میں بھی رہ سکتے ہیں۔ ③ حاجیوں کی خدمت ایک بڑا شرف ہے۔

۳۰۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَهَذَا
ابْنُ السَّرِيِّ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ: لَمْ يُرْخَصْ النَّبِيُّ ﷺ لِأَحَدٍ يَبِيتُ
بِمَكَّةَ، إِلَّا لِلْعَبَّاسِ، مِنْ أَجْلِ السَّقَايَةِ .
۳۰۶۷۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے کسی (حاجی) کو مکہ میں
رات گزارنے کی اجازت نہیں دی سوائے حضرت
عباس رضی اللہ عنہ کے (جنہیں) ان کے منصب سقایت کی وجہ
سے (رات کو مکہ میں رہنے کی اجازت دی)۔

باب: ۸۱۔ وادئ محصب میں ٹھہرنا

(المعجم ۸۱) - بَابُ نَزُولِ الْمُحَصَّبِ

(التحفة ۸۱)

۳۰۶۷۔ حَدَّثَنَا هَذَا ابْنُ السَّرِيِّ:
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، وَعَبْدُهُ، وَوَكَيْعٌ،
وَأَبُو مُعَاوِيَةَ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:
حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ. ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ
ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ:
۳۰۶۷۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: میدانِ اُحّ میں ٹھہرنا کوئی سنت
(اور شرعی حکم) نہیں۔ رسول اللہ ﷺ وہاں صرف اس
لیے ٹھہرے تھے کہ (وہاں سے) روانگی میں آپ کے
لیے آسانی تھی۔

۳۰۶۶۔ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل إسماعيل بن مسلم، تقدم، ح: ۳۰۶۱، ونقل عن ابن
المديني: "أجمع أصحابنا على ترك حديثه"، والحديث السابق شاهد له.

۳۰۶۷۔ أخرجه مسلم، الحج، باب استحباب نزول المحصب يوم النفر، وصلاة الظهر وما بعدها به، ح: ۱۳۱۱
عن ابن أبي شيبة به.

۲۵۔ أبواب المناسك وادی مہب میں ٹھہرنے کا بیان

كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ نَزْلَ الْأَيْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ. إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَكُونَ أَسْمَحَ لِحُرُوجِهِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① اُیطح یا بطحاء کے لفظی معنی ہموار اور وسیع قطعہ زمین کے ہیں۔ یہاں اس سے مراد مکہ اور مئیں کے درمیان کا میدان ہے۔ اس کو محصب کہتے ہیں۔ (فتح الباری: ۷۳۵/۳) ② رسول اللہ ﷺ نے یہاں ٹھہر کر ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر پانچ نمازیں ادا کیں۔ اسی رات کو مکہ جا کر طواف واداع کیا اور واپس آ گئے۔ ③ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمرے کے لیے تشریف لے گئی تھیں۔ جب وہ واپس آئیں تو رسول اللہ ﷺ یہیں سے مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔ (صحیح البخاری، العمرة، باب الاعتمار بعد الحج بغیر ہدی، حدیث: ۱۷۸۲)

351

۳۰۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَمَارِ بْنِ رَزِيٍّ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَدْلَجَ النَّبِيُّ ﷺ، لَيْلَةَ النَّفَرِ، مِنَ الْبَطْحَاءِ أَذْلًا جَا.

۳۰۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَنْزِلُونَ بِالْأَيْطَحِ.

۳۰۶۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم اُیطح کے مقام پر قیام فرماتے تھے۔

۳۰۶۸۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۷۸/۶ من حديث عمار به، وصححه البوصيري، وأخرجه البخاري، ح: ۱۷۷۲ وغيره من حديث الأعمش به مطولاً باختلاف يسير، والحديث الآتي شاهد له.

۳۰۶۹۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الحج، باب ما جاء في نزول الأيطح، ح: ۹۲۱ من حديث عبد الرزاق به، وقال: "حسن صحيح غريب"، وأخرجه البخاري، ح: ۱۷۶۷، ومسلم، ح: ۱۳۱۰ وغيرهما من طرق أخرى عن نافع به مطولاً ومختصراً.

۲۵۔ أبواب المناسك ... طواف وداع سے متعلق احکام ومسائل

🌞 فائدہ: مذکورہ بالا حضرات نے مستحب سمجھ کر یہاں قیام کیا تھا لازمی عمل کے طور پر نہیں۔ (فتح الباری: ۴/۳۶۶)

(المعجم ۸۲) - بَابُ طَوَافِ الْوُدَاعِ باب: ۸۲۔ طواف وداع (رخصت)

(التحفة ۸۲) ہوتے وقت آخری طواف

۳۰۷۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: لوگ (حج کے اعمال سے فارغ ہو کر مٹی ہی سے) ہر طرف واپس (اپنے اپنے وطن کو) چلے جاتے تھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص کوچ نہ کرے جب تک وہ (رواگی سے پہلے) آخری وقت بیت اللہ کے پاس (طواف میں) نہ گزرا رہے۔“

۳۰۷۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ كُلَّ وَجْهِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالنَّبِيِّتِ » .

۳۰۷۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے آخری وقت طواف بیت اللہ کے بغیر (واپس) کوچ کرنے سے منع فرمایا۔

۳۰۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا

وَكَيْعٌ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْفِرَ الرَّجُلُ حَتَّى يَكُونَ آخِرَ عَهْدِهِ بِالنَّبِيِّتِ .

🌞 فوائد ومسائل: ① حج اور عمرے میں بنیادی اہمیت بیت اللہ شریف کو حاصل ہے اس لیے واپسی کے وقت

بھی طواف وداع کا حکم دیا گیا ہے۔ ② کوشش کرنی چاہیے کہ طواف وداع اس وقت کیا جائے جب رواگی کے تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہوں اور اب صرف مدینہ جانے کے لیے بس یا ٹیکسی سٹینڈ پر جانا ہو یا اپنے وطن روانہ ہونے کے لیے ایئر پورٹ یا بندرگاہ جانے کے لیے بالکل تیار ہوں۔ ③ طواف وداع کے بعد مسجد سے باہر آتے وقت الٹے پاؤں چلنا سست سے ثابت نہیں۔

باب: ۸۳۔ حیض والی عورت طواف وداع

(المعجم ۸۳) - بَابُ الْحَائِضِ تَنْفِرَ قَبْلَ أَنْ

تُودَعَ (التحفة ۸۳) کے بغیر روانہ ہو سکتی ہے

۳۰۷۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں

۳۰۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :

۳۰۷۰۔ أخرجه مسلم، الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، ح: ۱۳۲۷ من حديث سفیان به.

۳۰۷۱۔ [صحيح] أخرجه الطبراني: ۳۹۶/۱۲ من طريق آخر عن إبراهيم بن زيد به، وضعه البوصيري من أجل إبراهيم بن يزيد الخوزي، ح: ۱۵۲۱، والحديث السابق شاهد له.

۳۰۷۲۔ أخرجه البخاري، المغازي، باب حجة الوداع، ح: ۴۴۰۱ من حديث الزهري به، ومسلم، الحج، باب ۹

طواف وداع سے متعلق احکام و مسائل

۲۵۔ أبواب المناسك

نے فرمایا: حضرت صفیہ بنت حبیبیہؓ کو طواف افاضہ کے بعد حیض شروع ہو گیا۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں: میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے عرض کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا وہ ہمیں (رواگی سے) روک دے گی؟“ میں نے کہا: اس نے طواف افاضہ کر لیا تھا اس کے بعد حیض شروع ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھر وہ روانہ ہو سکتی ہے۔“

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّكَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حَبِيبٍ بَعْدَمَا أَفَاضَتْ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: «أَحَابِسْتَنَا هِيَ؟» قُلْتُ: إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ ذَلِكَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَلْتَنْفِرْ».

353

۳۰۷۳۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہؓ کو یاد فرمایا۔ ہم نے عرض کیا: وہ ایام سے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”باجھ ہو! سر مونڈا جائے! میں سمجھتا ہوں وہ ہمیں (کوچ کرنے سے) روک لے گی۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس نے قربانی کے دن طواف (افاضہ) کر لیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تب (کوئی رکاوٹ) نہیں! اسے حکم دو کہ کوچ کرے۔“

۳۰۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَفِيَّةَ فَقُلْنَا: قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ: «عَفَرَى خَلْفِي مَا أَرَاهَا إِلَّا أَحَابَسْتَنَا» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهَا قَدْ طَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ. قَالَ: «فَلَا، إِذَنْ. مُرُّوْهَا فَلْتَنْفِرْ».

🌟 فوائد و مسائل: ① طواف افاضہ حج کا رکن ہے جو دس ذوالحجہ کو ادا کیا جاتا ہے۔ ② اگر کوئی عورت حیض کی وجہ سے طواف افاضہ دس ذوالحجہ کو نہ کر سکے تو جب پاک ہو تب پاکی کر لے۔ ③ جس عورت نے طواف افاضہ کر لیا ہو وہ اگر مکہ سے واپسی کے دن حیض سے ہو تو اسے طواف وداع معاف ہے۔ ④ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا: ”باجھ ہو! سر مونڈا جائے!“ بدو کا طے کرنا نہیں بلکہ عربوں کے عام محاورے کے مطابق پریشانی کا اظہار ہے۔

❖ وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، ح: ۱۲۱۱ بعد، ح: ۱۳۲۸ عن رمح به.

۳۰۷۳۔ أخرجه البخاري، الحج، باب الإدلاج من المحصب، ح: ۱۷۷۱ من حديث الأعمش به، ومسلم، الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، ح: ۱۲۱۱/۳۸۷ بعد حديث: ۱۳۲۸ عن ابن أبي شيبة به.

... رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل کا بیان

باب ۸۴- رسول اللہ ﷺ کے

حج کی تفصیل

۳۰۷۴- حضرت جعفر (صادق) رضی اللہ عنہ اپنے والد محمد

(باقر) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا: ہم

لوگ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر

ہوئے۔ جب ہم آپ کے پاس پہنچے تو آپ نے تمام

افراد کے بارے میں پوچھا (کہ آپ لوگ کون کون

ہیں؟) حتیٰ کہ میری باری آگئی۔ میں نے کہا: میں محمد بن

علی بن حسین ہوں۔ انھوں نے میرے سر کی طرف ہاتھ

بڑھا کر میرا اوپر والا مٹن کھولا پھر (اس سے) نیچے والا

مٹن کھولا پھر اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھ دیا۔ اس وقت

میں ایک جوان لڑکا تھا۔ آپ نے فرمایا: تمہیں خوش

آمدید! جو چاہو پوچھو چنانچہ میں نے آپ سے سوالات

کیے (انھوں نے جواب دیے۔) آپ اس وقت نابینا

ہو چکے تھے۔ (اتنے میں) نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ

ایک کپڑا اوڑھے ہوئے تھے جو اتنا چھوٹا تھا کہ جب

اسے کندھوں پر ڈالنے تو اس کے دونوں کنارے آگے

آ جاتے (یکل مارنا شکل تھا)۔ اور ان کی بڑی چادر ان

کے قریب تپائی پر پڑی ہوئی تھی۔ آپ نے ہمیں نماز

پڑھائی۔ (نماز کے بعد) میں نے کہا: ہمیں رسول اللہ

ﷺ کے حج کے بارے میں بتائیے۔ آپ نے ہاتھ

سے ٹوکا اشارہ کر کے فرمایا: رسول اللہ ﷺ (ہجرت کے

بعد مدینے میں) نو سال اقامت پذیر رہے اور حج نہیں

کیا۔ دسویں سال آپ نے لوگوں میں اعلان کروا دیا

۳۰۷۴- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا

حَارِثُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ

عَنْ أَبِيهِ قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ .

فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهِ سَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ . حَتَّى انْتَهَى

إِلَيَّ . فَقُلْتُ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ

الْحُسَيْنِ . فَأَهْوَى يَدَهُ إِلَى رَأْسِي فَحَلَّ زُرِّي

الْأَعْلَى . ثُمَّ حَلَّ زُرِّي الْأَسْفَلَ . ثُمَّ وَضَعَ

كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيْ . وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌ .

فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ . سَلْ عَمَّا شِئْتَ . فَسَأَلْتُهُ ،

وَهُوَ أَعْمَى . فَجَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ . فَقَامَ فِي

نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا . كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى مَنْكَبَيْهِ

رَجَعَ طَرَفَاهَا إِلَيْهِ ، مِنْ صِغَرِهَا . وَرَدَّاهُ إِلَى

جَانِبِهِ عَلَى الْمِشْجَبِ . فَصَلَّى بِنَا . فَقُلْتُ :

أَخْبَرْنَا عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . فَقَالَ بَيْنَهُ ،

فَعَقَدَ نِسْعًا وَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَكَثَ

تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحْجَّ . فَأَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي

الْعَاشِرَةِ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَاجٌّ . فَقَدِمَ

الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ . كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتِمَ

بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَيَعْمَلَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ . فَخَرَجَ

وَوَحَرَجَنَا مَعَهُ . فَأَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ . فَوَلَدَتْ

أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ .

رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل کا بیان

کہ رسول اللہ ﷺ حج کرنے والے ہیں چنانچہ مدینہ میں بہت سے لوگ (اطراف و اکناف سے) آگئے۔ ہر ایک کی یہی خواہش تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی اقتدا (میں حج) کرے اور وہی کام کرے جو رسول اللہ ﷺ کریں۔ آپ ﷺ روانہ ہوئے۔ ہم ذوالحلیفہ پہنچے تو حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کی ولادت ہو گئی۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف آدمی بھیج کر دریافت کیا: میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”غسل کر کے ایک کپڑا لٹکھو کی طرح باندھ لے اور احرام باندھ لے۔“ (ذوالحلیفہ کی) مسجد میں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی پھر قصواء (اوثنی) پر سوار ہوئے۔ جب اوثنی رسول ﷺ کو لے کر بیداء (میدان) میں پہنچی تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ کے آگے جہاں تک میری نظر کام کرتی تھی سوار اور پیدل افراد نظر آئے اسی طرح نبی ﷺ کے دائیں طرف (بے شمار لوگ تھے) اور اسی طرح بائیں طرف اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے پیچھے (حد نظر تک لوگ تھے)۔ اللہ کے رسول ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے آپ پر قرآن مجید نازل ہوتا تھا اور آپ اس کا مطلب جانتے تھے۔ جو کام بھی آپ ﷺ کرتے تھے ہم بھی کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے توحید کی آواز بلند کی: **لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ** لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالْبَعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ [”حاضر ہوں اے اللہ! حاضر ہوں۔

فَأَرْسَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ أَصْنَعُ؟ قَالَ: «اغْتَسِلِي وَاسْتَنْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَخْرِمِي» فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ. حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى السَّبَاءِ قَالَ جَابِرٌ: نَظَرْتُ إِلَى مَدْبَرِي مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ، بَيْنَ رَاكِبٍ وَمَاشٍ. وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلُ ذَلِكَ. وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلُ ذَلِكَ. وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلُ ذَلِكَ. وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ. وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ. مَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ. فَأَهْلُ بِالْتَّوْحِيدِ: **لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ. لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ** لَبَّيْكَ. إِنَّ الْحَمْدَ وَالْبَعْمَةَ لَكَ، وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ». وَأَهْلُ النَّاسِ بِهَذَا الَّذِي يُهْلُونَ بِهِ. فَلَمْ يَزِدْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْهُ. وَلَزِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَلْبِيَّتَهُ. قَالَ جَابِرٌ: لَسْنَا نَتَوَي إِلَّا الْحَجَّ. لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ. حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ. فَرَمَلَ ثَلَاثًا. وَمَشَى أَرْبَعًا. ثُمَّ قَامَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ. فَقَالَ: «وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِي إِبْرَاهِيمَ مُمَسِّلًا» (البقرة: ۱۲۵) فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ. فَكَانَ أَبِي يَقُولُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا ذِكْرَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ: **«قُلْ بَاتَّأْتِ الْكَافِرُونَ»** (الکافرون) **وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ**. ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ. ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا.

رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل کا بیان

حَتَّىٰ إِذَا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ: ﴿إِنَّ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ (البقرة: ۱۵۸) بُدْأُ بِمَا
بَدَأَ اللَّهُ بِهِ. فَبَدَأَ بِالصَّفَا، فَرَفَعِي عَلَيْهِ حَتَّى
رَأَى النَّبِيَّتَ، فَكَبَّرَ اللَّهُ وَهَلَّلَهُ وَحَمِدَهُ وَقَالَ:
«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
أَنْجَزَ وَعَدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ. وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ
وَحْدَهُ» ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ وَقَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ. ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ يَمْشِي حَتَّى إِذَا
انْصَبَتْ قَدَمَاهُ، رَمَلَ فِي بَطْنِ الْوَادِي. حَتَّى
إِذَا صَعِدْنَا يَغْنِي قَدَمَاهُ مَشَى حَتَّى أَتَى
الْمَرْوَةَ. فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى
الصَّفَا. فَلَمَّا كَانَ آخِرُ طَوَافِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ
قَالَ: «لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا
اسْتَنْدَبْتُ لَمْ أَشْقِ الْهَدْيَ، وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً.
فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ
وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً» فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ
وَقَصَّروا، إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ
الْهَدْيُ.



حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں۔ حاضر ہوں، تفریق
اور نعمتیں تیری ہیں اور بادشاہی بھی تیرا کوئی شریک
نہیں۔“ لوگوں نے بھی ان الفاظ میں لبیک پکارا جن
الفاظ میں (آج کل) پکارتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ
نے اس میں سے کسی لفظ سے منع نہیں کیا، البتہ خود
رسول اللہ ﷺ اپنا (مذکورہ بالا) تلمیذ ہی پکارتے رہے۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہماری نیت صرف حج کی تھی
ہمیں عمرے کا علم ہی نہ تھا (کہ حج کے ساتھ ہی عمرہ بھی
کیا جاسکتا ہے) حتیٰ کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے
ساتھ کعبہ کے پاس پہنچے تو نبی ﷺ نے حجر اسود کا استلام
کیا۔ (طواف کے) تین پھروں میں دل کیا اور چار
پھروں میں (عام رفتار سے) چلے پھر مقام ابراہیم پر
تشریف لے گئے اور فرمایا: [وَاتَّجِدُوا مِنْ مَّقَامِ
إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى] ”مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ“
آپ نے مقام ابراہیم کو اپنے اور کعبہ کے درمیان کیا
(اور دو رکعتیں پڑھیں۔ امام جعفر فرماتے ہیں:)
میرے والد (محمد بن علی) کا بیان ہے اور یقیناً نبی ﷺ
ہی سے انھوں نے بیان کیا ہوگا کہ آپ نے دو رکعتوں
میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ
أَحَدٌ﴾ پڑھیں۔ پھر دوبارہ بیت اللہ کی طرف تشریف
لے گئے اور حجر اسود کا استلام کیا، پھر دروازے سے نکل
کر صفا کی طرف چلے۔ جب صفا کے قریب پہنچے تو یہ
آیت پڑھی ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾
”صفا اور مرہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔“ (اور
فرمایا: ”ہم اسی سے شروع کرتے ہیں جس کا نام اللہ

رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل کا بیان

نے پہلے لیا ہے۔“ چنانچہ آپ نے صفا سے ابتدا کی۔ آپ اس (صفا) پر چڑھے حتیٰ کہ بیت اللہ پر نظر پڑی۔ اللہ کی تکبیر و تہلیل اور حمد فرمائی [اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اَلْحَمْدُ لِلَّهِ] پھر فرمایا: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اَنْحَزْ وَعْدَهُ وَ نَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ] ”اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی تعریفیں ہیں، وہ زندہ کرتا اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔ اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور اسی ایک (معبودِ حقیقی) نے (دشمنوں کی سب) جماعتوں کو شکست دی۔“ پھر ان (الفاظ کو پہلی بار اور دوسری بار پڑھنے) کے درمیان دعا مانگی۔ تین بار ایسے ہی کیا۔ پھر اتر کر مروہ کی طرف چلے حتیٰ کہ جب آپ کے قدم نشیب میں پہنچے تو وادی کے نشیبی حصے میں دوڑے پھر جب (آپ کے قدم) بلند جگہ پہنچے تو آپ (عام رفتار سے) چل کر مروہ پر پہنچے۔ مروہ پر بھی اسی طرح کیا (تکبیر و تہلیل اور تہلیل کے بعد لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ..... پڑھا) جس طرح صفا پر کیا تھا۔ (اسی طرح سعی پوری کی۔) جب مروہ پر آپ کے پکڑ پورے ہوئے تو فرمایا: ”اگر مجھے اپنے معاملے کے بارے میں پہلے وہ بات معلوم ہوتی جو بعد میں معلوم ہوئی تو میں قربانی کے جانور ساتھ

رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل کا بیان

نہ لانا اور اس (طواف و سعی) کو عمرہ بنا دینا لہذا تم میں سے جس کے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) نہیں، اسے چاہیے کہ احرام کھول دے اور اسے عمرہ بنا لے۔ چنانچہ سب لوگوں نے احرام کھول دیے اور بال کنوا لیے سوائے نبی ﷺ کے اور ان لوگوں کے جن کے ساتھ قربانی کے جانور تھے۔

حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ حکم اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور دوبار فرمایا: ”عمرہ حج میں اس طرح داخل ہو گیا ہے۔“ (صرف اس سال کے لیے) نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔“ حضرت علی رضی اللہ عنہ (بمیں سے) نبی ﷺ کے اونٹ (قربانی کے لیے) لے کر حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ان افراد میں شامل ہیں جنہوں نے احرام کھول دیا ہے اور انہوں نے رنگ دار کپڑے پہن رکھے ہیں اور سرمہ لگایا ہوا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے اس کام پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے ابا جان نے یہ حکم دیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ عراق میں (یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا کرتے تھے: میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اس عمل کی شکایت کرنے اور انہوں نے جو بات بتائی تھی اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھنے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان کے اس کام پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ رسول اللہ

فَقَامَ سَرَّاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنِ جُعْشَمٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَعَمْرُؤُا هَذَا أَمْ لَا يَدُ أَبَدٍ؟ قَالَ: فَشَبَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصَابِعَهُ فِي الْأُخْرَى وَقَالَ: «دَخَلْتَ الْعُمْرَةَ فِي الْحَجِّ هَكَذَا» مَرَّتَيْنِ «لَا. بَلْ لَا يَدُ أَبَدٍ» قَالَ: وَقَدِمَ عَلَيَّ بَدْنُ النَّبِيِّ ﷺ. فَوَجَدَ فَاطِمَةَ مِمَّنْ حَلَّ. وَلَبَسَتْ ثِيَابًا صَبِغًا. وَاکْتَحَلَتْ. فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا عَلِيٌّ. فَقَالَتْ: أَمَرَنِي أَبِي بِهَذَا. فَكَانَ عَلَيٌّ يَقُولُ، بِالْعِرَاقِ: فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُحَرِّشًا عَلَى فَاطِمَةَ فِي الَّذِي صَنَعْتَهُ. مُسْتَفْتِيًا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الَّذِي ذَكَرْتُ عَنْهُ، وَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا. فَقَالَ: «صَدَقْتَ. صَدَقْتَ. مَاذَا قُلْتَ جِئْتَ فَرَضْتَ الْحَجَّ؟» قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَهْلُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُكَ ﷺ. [قَالَ:] «فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ، فَلَا تَحْلُلْ» قَالَ: فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي جَاءَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ، وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ، مِائَةً. ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّروا. إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ

رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل کا بیان

ﷺ نے فرمایا: ”وہ سچ کہتی ہے، وہ سچ کہتی ہے۔ تم نے جب حج کا احرام باندھا تھا تو کیا کہا تھا؟“ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کہا تھا: اے اللہ! میں اسی چیز کا احرام باندھتا ہوں جس کا احرام تیرے رسول ﷺ نے باندھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے ساتھ تو قربانی ہے لہذا تم بھی احرام نہ کھولو۔“ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: قربانی کے وہ جانور جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لائے تھے اور وہ جانور جو نبی ﷺ مدینہ سے لائے تھے ان کی مجموعی تعداد سو تھی۔ پھر نبی ﷺ کے سوا اور جن کے ساتھ قربانی کے جانور تھے ان کے سوا سب لوگوں نے احرام کھول دیا اور بال کٹوا لیے۔ پھر جب تردی کا دن (۸ ذوالحجہ) آیا اور لوگ منیٰ کی طرف چلے تب انھوں نے حج کا احرام باندھا۔ رسول اللہ ﷺ بھی سوار ہوئے (اور منیٰ جا پہنچے) اور آپ نے منیٰ میں ظہر عصر مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں پھر (فجر کی نماز کے بعد) کچھ دیر ٹھہرے رہے حتیٰ کہ سورج نکل آیا۔ اور آپ کے حکم سے نمرہ مقام میں آپ کے لیے بالوں کا (بکریوں کے بالوں سے بنا ہوا) ایک خیمہ لگا دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ (منیٰ سے) روانہ ہوئے تو قریش کو یقین تھا کہ آپ مشر حرام یا مزدلفہ میں رک جائیں گے جیسے زمانہ جاہلیت میں قریش کیا کرتے تھے لیکن رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے حتیٰ کہ عرفات میں پہنچ گئے۔ آپ کو نمرہ میں خیمہ لگا ہوا ملا۔ آپ وہاں تشریف فرما ہوئے۔ جب سورج ڈھل گیا تو آپ کے حکم سے (آپ کی اونٹنی) قصوا پر کچا وہ کسا گیا۔ رسول اللہ ﷺ

كَانَ مَعَهُ هَدًى. فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مَنًى، أَهْلُوا بِالْحَجِّ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَصَلَّى، بِمَنًى، الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ. ثُمَّ مَكَتَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ. وَأَمَرَ بِقَبْضَةِ مَنًى شَعْرٍ فَضَرِبَتْ لَهُ بَنِمْرَةٍ. فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَشْكُ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَقَفَ عِنْدَ الْمُشْعَرِ الْحَرَامِ أَوِ الْمُزْدَلِفَةِ، كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَأَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ. فَوَجَدَ الْقَبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بَنِمْرَةٍ. فَزَلَّ بِهَا. حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ، أَمَرَ بِالْقُصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ. فَرَكِبَ حَتَّى أَتَى بَطْنَ الْوَادِي. فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: «إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا. أَلَا وَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ تَحْتَ قَدَمِي هَذِهِ. وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ. وَأَوَّلُ دَمٍ أَصَعُهُ دَمُ رِبْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ؛ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدِ، فَتَنَنَّهُ هَذِلًا. وَرَبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ. وَأَوَّلُ [رَبَا أَصَعُهُ] رَبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ. فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النَّسَاءِ. فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللَّهِ. وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ. وَإِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئَنَّ فُرُشَكُمْ أَحَدًا

رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل کا بیان

اس پر سوار ہو کر وادی کے نشیب میں تشریف لے آئے۔ (وہاں) لوگوں سے خطاب فرمایا۔ (اس میں) فرمایا: ”تمہارے خون اور تمہارے مال ایک دوسرے کے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح تمہارے اس شہر (مکہ) میں اس مہینے (ذوالحجہ) کا یہ (حج کا) دن۔ سنو! جاہلی رواج کی ہر چیز میرے ان قدموں تلے روندی گئی۔ دور جاہلیت میں ہو جانے والے قتل سب معاف ہیں۔ (ان کا بدلہ نہیں لیا جائے گا)۔ اور سب سے پہلے میں ربیعہ بن حارث کا خون معاف کرتا ہوں۔ یہ (دودھ پیتا بچہ) قبیلہ بنی سعد میں پرورش پا رہا تھا اور قبیلہ بنی ہذیل نے اسے قتل کر دیا تھا۔ زمانہ جاہلیت کے سب سود معاف ہیں۔ اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا، یعنی عباس بن عبدالمطلب کا سود معاف کرتا ہوں۔ وہ سب کا سب معاف ہے۔ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ تم نے انھیں اللہ کی ذمہ داری پر حاصل کیا ہے اور اللہ کے نام پر ان کی عصمت کو اپنے لیے حلال کیا ہے۔ ان پر تمہارا یہ حق ہے کہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ بیٹھیں جس کو تمہیں ناپسند ہے۔ اگر وہ یہ حرکت کریں تو انھیں مارو لیکن سخت مار نہ ہو۔ اور تم پر ان کا یہ حق ہے کہ مناسب انداز سے انھیں خوراک اور لباس مہیا کرو۔ اور میں نے تمہارے اندر وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر اسے مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ اللہ کی کتاب ہے۔ اور تم سے (قیامت کے دن) میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟“ حاضرین نے عرض کیا: ہم گواہی دیں گے کہ

تَكْرَهُنَّ. فَإِنْ فَعَلْنَا ذَلِكَ فَاصِرُ بُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرَّحٍ. وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ. وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَمْ تَضِلُّوا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ. يَكْتَابَ اللَّهُ. وَأَنْتُمْ مَسْئُولُونَ عَنِّي. فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟ قَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ وَأَذَيْتَ وَنَصَحْتَ. فَقَالَ بِأَضْبَعِهِ السَّبَابَةَ إِلَى السَّمَاءِ، وَيَنْكُبُهَا إِلَى النَّاسِ: «اللَّهُمَّ اشْهَدْ. اللَّهُمَّ اشْهَدْ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ أَدْنَى يَدًا. ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الطُّهْرَ. ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ. وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ. فَجَعَلَ بَطْنَ رَأْسِهِ إِلَى الصَّخَرَاتِ. وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ. وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الضُّفْرَةُ قَلِيلًا. حِينَ غَابَ الْقُرْصُ. وَأَرْدَفَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ خَلْفَهُ. فَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ شَقَّ لِلْقَصْوَاءِ الزَّمَامَ. حَتَّى إِنْ رَأَسَهَا لَيَصِيبُ مَوْزِكَ رَحْلِهِ. وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى: «أَيُّهَا النَّاسُ! السَّكِينَةُ. السَّكِينَةُ» حَتَّى إِذَا أَتَى حَبْلًا مِنَ الْجِبَالِ أَرَاخَى لَهَا قَلِيلًا حَتَّى تَضَعَهُ. ثُمَّ أَتَى الْمَرْدَلَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ. وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ. فَصَلَّى الْفَجْرَ، حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ، بِأَذَانٍ



رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل کا بیان

آپ نے (پورا دین) پہنچا دیا (اپنا فرض پوری طرح) ادا کر دیا اور (امت کی) خیر خواہی کی۔ نبی ﷺ نے انگشت شہادت آسمان کی طرف بلند کی اور لوگوں کی طرف جھکا کر اور تین بار فرمایا: ”اے اللہ! گواہ رہ! اے اللہ! گواہ رہ!“ اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی، پھر اقامت کہی تو نبی ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی (پھر بلال رضی اللہ عنہ نے) اقامت کہی تو نبی ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی۔ دونوں نمازوں کے درمیان آپ ﷺ نے کوئی (سنت یا نفل) نماز ادا نہیں فرمائی۔ اس کے بعد اللہ کے رسول ﷺ سوار ہو کر (عرفات میں) وقوف کے مقام پر تشریف لے گئے۔ آپ نے چٹانوں کی طرف اپنی اونٹنی کا پیٹ (اور پیلو) کیا اور جل مشاة (نیل) کو اپنے سامنے کیا اور قبلے کی طرف منہ کیا۔ (اور ذکر و دعا میں مشغول ہو گئے)۔ آپ برابر وہاں ٹھہرے رہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا اور تھوڑی سی سرخی بھی کم ہو گئی۔ جب سورج کی نکلیا نظروں سے بالکل اوجھل ہو گئی تو آپ نے سواری پر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ (عرفات سے) روانہ ہوئے تو آپ نے قصواء کی مہار بہت زیادہ کھینچ رکھی تھی حتیٰ کہ اس کا سر آپ کے کپڑوں کی اگلی لکڑی سے جا لگا۔ آپ دائیں ہاتھ سے اشارہ کر کے فرما رہے تھے: ”اے لوگو! آرام سے چلو۔ آرام سے چلو۔“ جب راستے میں کوئی ٹیلا آتا تو رسول ﷺ اونٹنی کی مہار ڈھیلی چھوڑ دیتے تاکہ وہ (ٹیلے پر آسانی سے) چڑھ جائے۔ پھر آپ مزدلفہ تشریف لائے۔ وہاں ایک اذان اور

وَأَقَامَةٍ. ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ. حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ. فَرَفِيَ عَلَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ. فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَشْفَرَ جِدًّا. ثُمَّ دَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ. وَأَزْدَفَ الْفُضْلَ بَيْنَ الْعَبَاسِ. وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ، أَبْيَضَ، وَسِيمًا. فَلَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، مَرَّ الطُّعْنُ بِجَرِينٍ. فَطَفِقَ الْفُضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ. فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ مِنَ الشَّقِّ الْآخَرِ. فَصَرَفَ الْفُضْلُ وَجْهَهُ مِنَ الشَّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ. حَتَّى أَتَى مُحَسَّرًا. حَرَكٌ قَلِيلًا. ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُشْطَى الَّتِي تَخْرُجُ إِلَى الْجُمُرَةِ الْكُبْرَى. حَتَّى أَتَى الْجُمُرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ. فَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ. يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا. مِثْلَ حَصَى الْحَذَفِ. وَرَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي. ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ. فَتَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بَدَنَةً بِيَدِهِ. وَأَعْطَى عَلِيًّا. فَتَحَرَ مَا غَبَرَ. وَأَشْرَكَهُ فِي هَذِيهِ. ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ. فَجَعَلَتْ فِي قَدَرٍ. فَطَبَخَتْ. فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرَبَا مِنْ مَرَقِهَا. ثُمَّ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى النَّبْتِ. فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ. فَأَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُمْ يَنْقُونَ عَلَى زَمَزَمَ. فَقَالَ: «انْزِعُوا. بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمْ النَّاسُ عَلَى سِفَائِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ» فَنَازَلُوهُ

رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل کا بیان

دو اقامتوں کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیں۔ اور ان کے درمیان کوئی (سنت یا نفل) نماز نہیں پڑھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ لیٹ گئے حتیٰ کہ صبح صادق ہو گئی۔ جب واضح طور پر صبح طلوع ہو گئی تو آپ نے اذان اور اقامت کہلوا کر فجر کی نماز ادا کی، پھر (نماز کے بعد) رسول اللہ ﷺ قصواء پر سوار ہو کر مشعر حرام تشریف لے گئے۔ آپ اس کے اوپر تشریف لے گئے اور اللہ کی حمد اور تکبیر و تہلیل میں مشغول ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ یہاں ٹھہرے رہے حتیٰ کہ خوب روشنی ہو گئی، پھر سورج طلوع ہونے سے پہلے یہاں سے روانہ ہو گئے۔ آپ نے اپنے پیچھے (اونٹنی پر) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو سوار کیا۔ وہ خوبصورت بالوں والے، گورے چنے اور خوش شکل آدمی تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے تو کچھ عورتیں (اونٹنوں پر سوار) تیزی کے ساتھ پاس سے گزریں، حضرت فضل رضی اللہ عنہ انہیں دیکھنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے (ان کا چہرہ) دوسری طرف کر دیا تو فضل رضی اللہ عنہ نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر کر عورتوں کو دیکھنا شروع کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ وادی محسر میں پہنچے تو سواری کو قدرے تیز کیا، پھر اس درمیانی راستے پر چل پڑے جو بڑے جمرے پر پہنچتا ہے حتیٰ کہ آپ اس جمرے پر جا پہنچے جو درخت کے قریب ہے۔ آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے۔ وہ کنکریاں اتنی چھوٹی تھیں کہ انگوٹھے اور انگلی سے پکڑ کر پھینکی جاسکیں۔ آپ نے وادی کے نشیب میں کھڑے ہو کر کنکریاں

رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل کا بیان

ماریں۔ پھر آپ قربان گاہ تشریف لے گئے اور اپنے ہاتھ سے تریہ ٹھ (۶۳) اونٹوں کو نحر فرمایا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (نیزہ) دیا تو باقی اونٹ انھوں نے نحر کیے۔ نبی ﷺ نے انھیں اپنے قربانی کے جانوروں میں شریک کر لیا تھا۔ پھر آپ کے حکم سے ہر اونٹ کی ایک بوٹی لے کر ہندیا میں ڈالی گئی اور پکائی گئی۔ دونوں نے یہ گوشت کھایا اور اس کا شور بہ پیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ طوافِ افاضہ کے لیے کعبہ کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ نے ظہر کی نماز مکہ مکرمہ میں ادا کی۔ عبدالمطلب کی اولاد کے افراد زمزم پر پانی پلا رہے تھے چنانچہ آپ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: ”عبدالمطلب کے بیٹو! (کنوئیں سے) پانی نکالو اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ پانی پلانے کے معاملے میں تم پر غالب آ جائیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی نکالتا۔“ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک ڈول دیا۔ آپ نے اس سے پانی پیا۔

فوائد و مسائل: ① بزرگ آدمی کو چاہیے کہ نوجوانوں سے شفقت کا سلوک کرے۔ ② ناپید ہونا حصولِ علم یا تعلیم و تبلیغ میں رکاوٹ نہیں۔ ③ بڑا کپڑا ہوتے ہوئے کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ ④ مرد کے لیے نماز میں سر ڈھانکنا ضروری نہیں اگرچہ سر ڈھانکنے کے لیے کپڑا موجود ہوتا ہم ننگے سر رہنے کو اور اسی طرح ننگے سر نماز پڑھنے کو معمول بنالینا نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسوہ اور عمل کے خلاف ہے۔ عورت کے لیے سر چھپانا ضروری ہے اگرچہ گھر میں ایکلی نماز پڑھ رہی ہو۔ ⑤ رسول اللہ ﷺ کا مکمل قرآن کی تشریح ہے۔ قرآن مجید میں حج کا حکم ہے۔ اس کی ادائیگی کا طریقہ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات اور عمل سے معلوم ہوا۔ ⑥ مدینہ والوں کا میتات ذوالخلفہ ہے۔ اسے آج کل ”آبار علی“ یا ”بئر علی“ کہتے ہیں۔ مدینہ سے حج یا عمرے کے لیے مکہ جانے والوں کو یہاں سے احرام باندھنا چاہیے۔ ⑦ حیض و نفاس حج سے رکاوٹ کا باعث نہیں۔ ⑧ کپڑا باندھنے کا حکم اس لیے دیا کہ اس کے اندر روئی وغیرہ رکھ لی جائے تاکہ خون اس میں جذب ہوتا رہے اور دوسرے کپڑے خراب نہ ہوں۔ ⑨ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا مشہور صحابی خاتون ہیں۔ پہلے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ان کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت بھی کی۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے ان

کے ہاں تین بیٹے محمد عبداللہ اور عون (رحمۃ اللہ علیہما) پیدا ہوئے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ ۸ھ میں غزوہ موتہ میں شہید ہو گئے تو حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا۔ ان سے حجۃ الوداع کے موقع پر محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ ۱۳ھ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آ گئیں۔ ان سے ان کے ہاں بیٹے طلحہ پیدا ہوئے۔ آپ ام المومنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی ماں شریک بہن تھیں اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ام الفضل رضی اللہ عنہا کی سگی بہن تھیں۔ ۱۰ھ لیک پکارتے وقت بہتر یہ ہے کہ وہی الفاظ پڑھے جائیں جو رسول اللہ ﷺ نے پڑھے، تاہم دوسرے الفاظ بھی درست ہیں جن میں اللہ کی توحید اور اس کی طرف رغبت کا اظہار ہو۔ ۱۱ طواف کی دو رکعتوں میں سورۃ الکافرون اور سورۃ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔ ۱۲ صفا اور مروہ پر ہر چکر میں کعبہ رخ ہو کر دعا مانگنا مسنون ہے۔ ۱۳ حج مفرد کی نیت کو عمرے کی نیت میں تبدیل کر کے حج تمتع کرنا درست ہے۔ ۱۴ جو شخص میقات سے قربانی کا جانور لے کر نہ آیا ہو اسے حج تمتع ادا کرنا چاہیے۔ ۱۵ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا جائز ہے۔ ۱۶ ایک راوی سے حدیث سن کر مزید تاکید کے لیے دوسرے راوی یا استاد سے دریافت کرنا جائز ہے، جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے احرام کھولنے کا مسئلہ سن کر نبی اکرم ﷺ سے تصدیق چاہی۔ ۱۷ حج تمتع کرنے والے کو عمرہ کر کے احرام کھولنا اور دوبارہ آٹھ ذوالحجہ کو احرام باندھنا چاہیے۔ ۱۸ یہ احرام مکہ میں اپنی رہائش گاہ ہی سے باندھنا چاہیے اس کے لیے میقات پر جانے کی ضرورت نہیں۔ ۱۹ منیٰ میں آٹھ ذوالحجہ کی ظہر سے نو ذوالحجہ کی فجر تک پانچ نمازیں ادا کرنی ہیں۔ ۲۰ نو ذوالحجہ کو زوال سے پہلے نمروہ میں ٹھہرنا چاہیے زوال کے بعد میدان عرفات میں داخل ہونا چاہیے۔ ۲۱ زوال سے غروب آفتاب تک کا وقت عرفات میں ٹھہرنے کا ہے۔ یہ حج کا اہم ترین رکن ہے۔ اس کے رہ جانے سے حج فوت ہو جاتا ہے۔ ۲۲ جو شخص بروقت عرفات نہ پہنچ سکے وہ رات کو کسی وقت صبح صادق ہونے سے پہلے عرفات میں حاضر ہو جائے اس کا بھی حج ہو جائے گا۔ دیکھیے: (مسند ابن ماجہ، حدیث: ۳۱۵۵) عرفات میں قبلہ رو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر دعائیں مانگنا اور ذکر الہی میں مشغول رہنا چاہیے۔ ۲۳ عرفات سے سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر روانہ ہونا چاہیے۔ ۲۴ مغرب کی نماز عشاء کے ساتھ ملا کر مزدلفہ میں ادا کرنا مسنون ہے۔ راستے میں مغرب کی نماز ادا کرنا سنت کے خلاف ہے۔ ۲۵ بعض لوگ مزدلفہ کی رات جاگتے اور نوافل پڑھتے ہیں، اس رات سونا ہی سنت کا اتباع ہے۔ اور اصل ثواب سنت کی پیروی میں ہے، خلاف سنت محنت کرنے میں نہیں۔ ۲۶ مزدلفہ میں فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے کافی روشنی ہو جانے تک ذکر و دعا میں مشغول رہنا چاہیے۔ ۲۷ غلطی کرنے والے کو نرمی سے سمجھایا اور اس غلطی سے روکا جاسکتا ہے ڈانٹ ڈپٹ سے ممکن حد تک اجتناب کرنا چاہیے۔ ۲۸ جن مقامات میں کسی قوم پر اللہ کا عذاب نازل ہوا ہو وہاں جانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ایسے مقامات کو تفریح گاہیں سمجھ لینا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ ۲۹ دس ذوالحجہ کو صرف بڑے حجرے کو رومی کرنی ہوتی ہے۔ ۳۰ حجرے پر صرف سات کنکریاں مارنی چاہئیں۔ ۳۱ بڑی بڑی کنکریاں



۲۵۔ أبواب المناسك رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل کا بیان

مارنا، پتھر اور جوئے مارنا غلو ہے جس سے شیطان خوش ہوتا ہے۔ ⑤ دس ذوالحجہ کے اعمال کی ترتیب یہ ہے: رئی قربانی، حجامت اور طواف کعبہ۔ اگر یہ ترتیب قائم نہ رہ سکے تو کوئی دم یا نذیرہ وغیرہ لازم نہیں آتا۔ ⑥ قربانی کی واجب مقدار ایک بھیڑ بکری نہ ہو یا مادہ یا گائے اور اونٹ کا ایک حصہ ہے۔ اس سے زیادہ، جتنی طاقت ہو جانور قربانی کیے جاسکتے ہیں۔ ⑦ قربانی کا گوشت غریب مسکین لوگوں کا حق ہے، تاہم خود بھی کھانا مسنون ہے۔ ⑧ زمزم کا پانی پینا سنت اور ثواب ہے۔

۳۰۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِلْحَجِّ عَلَى أَنْوَاعٍ ثَلَاثَةٍ. فَمِمَّا مِنْ أَهْلِ بَحْجٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا. وَمِمَّا مِنْ أَهْلِ بَحْجٍ مُفْرَدٍ. وَمِمَّا مِنْ أَهْلِ بَحْجٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا، لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ مِمَّا حَرَّمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ مَنَاسِكَ الْحَجِّ. وَمِنْ أَهْلِ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ مِمَّا حَرَّمَ مِنْهُ، حَتَّى يَقْضِيَ مَنَاسِكَ الْحَجِّ. وَمِنْ أَهْلِ بِعُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، حَلَّ مَا حَرَّمَ عَنْهُ حَتَّى يَسْتَقْبِلَ حَجًّا.

۳۰۷۶۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ ۳۰۷۵۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حج کے لیے تین قسم کے حج کی نیت سے روانہ ہوئے۔ کسی نے حج اور عمرے دونوں کے لیے احرام باندھا تھا، کسی نے صرف حج کی نیت سے احرام باندھا تھا، کسی نے صرف عمرے کی نیت سے احرام باندھا تھا، کسی نے حج اور عمرے دونوں کی نیت سے احرام باندھا تھا، اس پر حج کے اعمال ادا کرنے تک کوئی (احرام کی وجہ سے) حرام ہونے والی چیز حلال نہ ہوئی۔ جس نے صرف حج کا احرام باندھا تھا، اس پر بھی حج کے اعمال ادا کر چکنے تک کوئی حرام ہونے والی چیز حلال نہ ہوئی۔ اور جس نے صرف عمرے کی نیت کی تھی اس نے کعبہ کا طواف کیا، صفا و مروہ کی سعی کی اور اس پر (احرام کی وجہ سے) حرام ہونے والی سب چیزیں (احرام کھولنے کی وجہ سے) حلال ہو گئیں حتیٰ کہ وہ حج کے لیے احرام باندھے۔

نوافل و مسائل: ① حج کی ان تین صورتوں میں سے پہلی صورت کو حج قرآن، دوسری صورت کو حج افراد یا حج مفرد اور تیسری صورت کو حج تمتع کہتے ہیں۔ ② حالات کے مطابق جس طریقے سے بھی حج کیا جائے درست ہے۔

۳۰۷۶۔ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۰۷۵۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد ۱۴۱/۶ من حديث محمد بن عمرو به .

۳۰۷۶۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذی، الحج، باب ما جاء كم حج النبي ﷺ؟، ج ۸۱۵: من حديث سفیان عن ۴۴

۲۵۔ ابواب المناسک

رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل کا بیان

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تین حج ادا فرمائے۔ دو حج ہجرت سے پہلے اور ایک حج ہجرت کے بعد مدینہ سے آ کر ادا کیا۔ اور (اس) حج کے ساتھ عمرہ بھی ملا کر (حج قرآن) ادا کیا۔ نبی ﷺ قربانی کے لیے جو (اونٹ) لائے تھے اور جو (اونٹ) حضرت علی رضی اللہ عنہ لے کر آئے تھے وہ سب ملا کر سواونٹ تھے۔ ان میں سے ایک اونٹ ابو جہل کا تھا (جو مسلمانوں کو مال غنیمت میں حاصل ہوا تھا) اس کی ناک میں چاندی کا حلقہ تھا۔ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے تریسٹھ اونٹ نحر کیے جبکہ باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نحر کیے۔

عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ حَجَّاتٍ: حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَهَاجِرَ، وَحَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ مِنَ الْمَدِينَةِ. وَقَرَنَ مَعَ حَجَّتِهِ عُمَرَةَ، وَاجْتَمَعَ مَا جَاءَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، وَمَا جَاءَ بِهِ عَلِيُّ مِائَةَ بَدَنَةٍ. مِنْهَا جَمَلٌ لِأَبِي جَهْلٍ، فِي أَنْفِهِ بُرَّةٌ مِنْ فِضَّةٍ. فَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ. وَنَحَرَ عَلِيُّ مَا عَبَّرَ.



سفیان ثوری رحمہ اللہ سے کہا گیا: انھیں یہ روایت کس نے بیان کی ہے؟ تو انھوں نے کہا: جعفر نے اپنے باپ سے انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے۔ اور (دوسری سند) ابن ابی لیلیٰ نے حکم سے انھوں نے مقسم سے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔

قِيلَ لَهُ: مَنْ ذَكَرَهُ؟ قَالَ: جَعْفَرُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ. وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

☀ فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ اس روایت کی بابت لکھتے ہیں: ہجرت سے پہلے دو حج اور ابو جہل کے اونٹ کے تذکرے کے سوا باقی روایت صحیح ہے۔ علاوہ ازیں صحیح مسلم میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی حیات مبارکہ میں ۱۹ غزوات میں شریک ہوئے اور آپ نے صرف ایک ہی حج کیا اور وہ بھی ہجرت کے بعد یعنی حجۃ الوداع۔ (صحیح مسلم، الحج، باب بیان عدد عمر النبی ﷺ وزمانہ) حدیث: (۱۲۵۳) معلوم ہوا کہ نبی ﷺ نے صرف ایک ہی حج کیا ہے اور وہ بھی دس ہجری میں۔ ہجرت سے قبل دو حج کرنے کا ذکر کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (حجۃ النبی ﷺ للالبانی، ص: ۷۶۔ ۸۳، ومن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۰۷۶)

«جعفر عن أبيه عن جابر به، وقال: "غريب"، وصححه ابن خزيمة، ح: ۳۰۵۶، الثوري تقدم، ح: ۱۶۲، وفي حديث ابن عباس عنتان، ح: ۸۵۴، ح: ۱۱۹۲، وله شاهد مرسل عند البيهقي: ۳۴۲/۴، وإسناده ضعيف مع إرساله.

جج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

باب: ۸۵۔ جس حاجی کو راستے

میں رکاوٹ پیش آ جائے

۳۰۷۷۔ حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا 'آپ فرما رہے تھے: "جس شخص کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے وہ احرام کھول دے۔ اور اس پر ایک اور جج کرنا لازم ہے۔"

(المعجم ۸۵) - بَابُ الْمُحْضَرِ

(الصفحة ۸۵)

۳۰۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَجَّاجٍ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ: حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ: حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ ابْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ. قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ، وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى». فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَا: صَدَقَ.

(حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انھوں نے کہا: اس (حجاج بن عمرو) نے سچ کہا۔

۳۰۷۸۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام حضرت عبداللہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت حجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احرام والے کو رکاوٹ پیش آنے کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کی ہڈی ٹوٹ جائے یا بیمار ہو جائے یا لنگڑا ہو جائے وہ احرام کھول دے اور اس پر اگلے سال جج کرنا لازم ہے۔"

۳۰۷۸ - حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ، مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ قَال: سَأَلْتُ الْحَجَّاجَ ابْنَ عَمْرٍو عَنْ حَبْسِ الْمُحْرَمِ؟ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كُسِرَ أَوْ مَرِضَ أَوْ عَرِجَ، فَقَدْ حَلَّ. وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ».

۳۰۷۷۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، المناسك، باب الإحصار، ح: ۱۸۶۲ من حديث يحيى بن سعيد به، وقال الترمذي، "حسن صحيح"، ح: ۹۴۰، وصححه الحاكم على شرط البخاري ۱/ ۴۷۰، ۴۸۳، ووافقه الذهبي، وأعل به لا يقدح.

۳۰۷۸۔ [صحيح] أخرجه أبو داود، المناسك، باب الإحصار، ح: ۱۸۶۳ من حديث عبد الرزاق به، وانظر الحديث السابق.

۲۵۔ أبواب المناسك

جج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فَوَحَّدْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابَاهُ زَيْدَةً فَقَالَ: صَدَقَ.
حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس اور ابو ہریرہ رحمہ اللہ سے بیان کی تو انھوں نے کہا: اس (حجاج بن عمرو) نے سچ کہا۔

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فَوَحَّدْتُ فِي جُزْءِ هِشَامٍ صَاحِبِ الدِّسْتَوَانِي. فَأَثْبِتُ بِهِ مَعْمَرًا. فَقَرَأَ عَلَيَّ أَوْ قَرَأْتُ عَلَيْهِ.
امام عبدالرزاق نے کہا: میں نے اس روایت کو ہشام صاحب دستوانی کی کتاب میں پایا چنانچہ اسے میں معمر کے پاس لایا تو انھوں نے میرے سامنے اس کی قراءت کی یا میں نے اس کے سامنے اس کی قراءت کی۔

فوائد و مسائل: ① احرام باندھنے کے بعد حج یا عمرہ کرنے والے کو راستے میں کوئی رکاوٹ پیش آ جائے تو اسے ٹھہر کہتے ہیں۔ ② ایسے شخص کو جب یقین ہو جائے کہ سفر جاری رکھنا ناممکن ہے تو اسے چاہیے کہ وہیں احرام کھول دے۔ اگر اس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو تو اسے وہیں ذبح کر دے جیسے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رحمہ اللہ نے صلح حدیبیہ کے سفر میں کیا تھا۔ ③ عذر کی وجہ سے نامکمل رہ جانے والا حج، مکمل حج کے حکم میں نہیں اس لیے اگر بعد میں حج کی طاقت ہو تو حج کرنا ضروری ہوگا۔



(المعجم ۸۶) - بَابُ فِذْيَةِ الْمُحْضَرِ باب: ۸۶۔ رکاوٹ والے کا فدیہ

(التحفة ۸۶)

۳۰۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: قَعَدْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ. فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ [البقرة: ۱۹۶] قَالَ كَعْبٌ: فِي أَنْزَلْتُ.
۳۰۷۹۔ حضرت عبداللہ بن معقل رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں مسجد میں حضرت کعب بن عجرہ رحمہ اللہ کے پاس جا بیٹھا اور ان سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا: ﴿فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ ”تو فدیہ ہے روزوں سے یا صدقے سے یا قربانی سے۔“ حضرت کعب رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۳۰۷۹۔ أخرجه البخاري، المحصر، باب الإطعام في الفدية نصف صاع، ح: ۱۸۱۶، ۴۰۱۷ من حديث شعبة به، ومسلم، الحج، باب جواز حلق الرأس للمحرم إذا كان به أذى، ووجوب الفدية لحلقه، وبيان قدرها، ح: ۸۵/۱۲۰۱ عن محمد بن بشار به.

ج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

مجھے سر میں (جوؤں کی وجہ سے) تکلیف تھی۔ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا گیا جبکہ جوئیں (سر کے بالوں سے) جھڑ جھڑ کر میرے چہرے پر گر رہی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرا یہ خیال نہیں تھا کہ تمہیں اس حد تک تکلیف ہوگی حتیٰ میں (اب) دیکھ رہا ہوں۔ کیا تمہیں ایک بکری مل سکتی ہے؟“ میں نے کہا: جی نہیں۔ تب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صَيَّامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ ”تو فدیہ ہے روزوں سے یا صدقے سے یا قربانی سے۔“

كَانَ يَبِي أَدَى مِنْ رَأْسِي. فَحُمِلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَالْقَمَلُ يَتَنَاثَرُ عَلَيَّ وَجْهِي. فَقَالَ: «مَا كُنْتُ أَرَى الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى. أَتَجِدُ شَاةً؟» قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَتَرَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صَيَّامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ [البقرة: ۱۹۶].

صحابی نے فرمایا: روزے تو تین دن کے ہیں اور صدقہ چھ مسکینوں کو دیا جائے، ہر مسکین کو آدھا صاع غلہ دیا جائے۔ اور قربانی (کی مقدار) ایک بکری ہے۔

قَالَ: فَالْصَّوْمُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ. وَالصَّدَقَةُ عَلَى سِتَّةٍ مَسَاكِينَ، لِكُلِّ مَسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ. وَالنُّسُكُ شَاةٌ.

۳۰۸۰- حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: مجھے جب جوؤں سے تکلیف پہنچی تو نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں سر منڈا دوں اور تین دن روزے رکھوں یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دوں۔ رسول اللہ ﷺ کو معلوم تھا کہ میرے پاس قربانی دینے کی گنجائش نہیں۔

۳۰۸۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: [أَمَرَنِي] النَّبِيُّ ﷺ، حِينَ أَذَانِي الْقَمَلُ، أَنْ أَخْلِقَ رَأْسِي، وَأَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعَمَ سِتَّةَ مَسَاكِينَ. وَقَدْ عَلِمَ أَنْ لَيْسَ عِنْدِي مَا أَنْسُكُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① احرام کی حالت میں سر منڈانا اور بال کاٹنا منع ہے۔ ② اگر کسی عذر کی وجہ سے وہ کام کرنا پڑے جو احرام کی حالت میں جائز نہیں تو فدیہ دینا ہوگا۔ ③ فدیہ ایک بکری ہے اگر یہ ممکن نہ ہو تو تین روزے رکھ لے جائیں یا چھ مسکینوں کو آدھا آدھا صاع غلہ دے دیا جائے۔

۲۵- أبواب المناسك

جے متعلق دیگر احکام و مسائل

(المعجم ۸۷) - بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

باب: ۸۷- احرام کی حالت میں

(النحفة ۸۷)

سیگی لگوانا جائز ہے

۳۰۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ:

۳۰۸۱- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

أَبْنَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اخْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ.

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روزے اور احرام کی حالت میں سیگی لگوائی۔

۳۰۸۲- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ:

۳۰۸۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الصُّفَيْفِ عَنِ ابْنِ حُنَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، عَنْ رَهْصَةَ أَخَذَتْهُ.

نبی ﷺ نے احرام کی حالت میں سیگی لگوائی کیونکہ آپ کو درد ہو گیا تھا۔



🌞 فوائد و مسائل: ① احرام کی حالت میں سیگی لگوانا جائز ہے۔ ② اگر سیگی لگوانے میں بال اتروانے پڑیں تو

فدیہ دے دیا جائے۔

(المعجم ۸۸) - بَابُ مَا يَدَّهْنُ بِهِ الْمُحْرِمُ

باب: ۸۸- احرام والا کون سا

(النحفة ۸۸)

تیل لگا سکتا ہے؟

۳۰۸۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:

۳۰۸۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ فَرْقَدِ السَّبَّخِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدَّهْنُ رَأْسَهُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ، غَيْرَ الْمُقَتَّتِ.

ہے کہ رسول اللہ ﷺ احرام کی حالت میں اپنے سر میں ایسا تیل ڈال لیتے تھے جس میں خوشبو نہ ہوتی۔

۳۰۸۱- [صحیح] تقدم، ح: ۱۶۸۲.

۳۰۸۲- [صحیح] محمد بن أبي الصفييف مستور (تقریب)، والحديث السابق شاهد له.

۳۰۸۳- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الحج، باب ادھان المحرم بالزيت، ح: ۹۶۲ من حديث وکیع به، وقال: "غريب... الخ" فرقد تقدم حاله، ح: ۱۷۸۱، وأخرجه البخاري، ح: ۱۵۳۷ عن ابن عمر نحوه مختصراً موقوفاً.

۲۵۔ أبواب المناسك حج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

فائدہ: مذکورہ روایت اکثر محققین کے نزدیک سنداً ضعیف ہے، تاہم یہی بات صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً ثابت ہے۔ (صحیح البخاری، الحج، باب الطیب عند الإحرام،، حدیث: ۱۵۳۷) چنانچہ احرام کی حالت میں ایسا تیل استعمال کیا جاسکتا ہے جس میں خوشبو وغیرہ کی ملاوٹ نہ ہو جبکہ حالت احرام میں خوشبو یا خوشبو والا تیل لگانا منع ہے، تاہم احرام باندھنے سے پہلے خوشبو وغیرہ بھی استعمال کی جاسکتی ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے قبل خوشبو لگائی تھی۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۸/۳۰۰/۳۰۲)

(المعجم ۸۹) - بَابُ الْمُحْرَمِ يَمُوتُ باب: ۸۹- احرام والا فوت ہو جائے تو؟

(التحفة ۸۹)

۳۰۸۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی کے سواری کے جانور نے اس کی گردن توڑ دی جبکہ وہ شخص احرام کی حالت میں تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے پانی اور پیر کی پتوں سے غسل دو۔ اور اسے اس کے (احرام کے) دو کپڑوں میں کفنا دو۔ اس کا سر اور چہرہ نہ ڈھانپنا کیونکہ وہ قیامت کے دن لبیک پکارتا اٹھے گا۔“

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَجُلًا أَوْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اغْمِلُوهُ بِمَاءٍ وَيَسْذِرْ. وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ. وَلَا تُحْمَرُوا وَجْهَهُ وَلَا رَأْسَهُ. فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا».

ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس کی سواری نے اس کی گردن موڑ دی۔ اس روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے خوشبو کے قریب نہ لے جانا (خوشبو نہ لگانا)“ وہ قیامت کے دن لبیک پکارتا ہوا اٹھایا جائے گا۔“

فائدہ و مسائل: ① [أَوْقَصَتْ] ”گردن توڑ دی“ کا مطلب یہ ہے کہ وہ اونٹ پر سے سر کے بل گرا جس سے اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ دوسری روایت میں [أَعْقَصَتْ] کا لفظ ہے جس کے معنی ”موڑ دینا“ ہیں۔

۳۰۸۴- أخرجه البخاري، الجنائز، باب كيف يكفن المحرم؟ ح: ۱۲۶۸، ۱۸۴۹ من حديث عمرو بن دينار به، ومسلم، الحج، باب ما يفعل بالمحرم إذا مات، ح: ۹۸/۱۲۰۶ من حديث وكيع به، وأخرجه البخاري أيضاً، ح: ۱۲۶۷، ومسلم، ح: ۱۰۱/۱۲۰۶ من حديث شعبة عن أبي بشر به.

۲۰۔ أبواب المناسك

جج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

کیونکہ سر کے بل گرنے سے بڑی بل کھا جاتی اور نوٹ جاتی ہے اور اس سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ ① احرام کی حالت میں فوت ہونے والے شخص کو بھی غسل اور کفن دے کر جنازہ پڑھ کر دفن کرنا چاہیے۔ ② احرام کی حالت میں فوت ہونے والے کو احرام کی چادروں ہی میں دفنایا جائے۔ اور احرام کی پابندیوں کے مطابق اس کا سر نہ ڈھانپا جائے نہ اسے خوشبو لگائی جائے۔ ③ جو شخص نیکی کے کام میں مشغول ہونے کی حالت میں فوت ہوا وہ قیامت کے دن اسی حال میں قبر سے اٹھے گا جس سے لوگوں کو اس کی نیکی کا علم ہو جائے گا۔ یہ اللہ کی طرف سے اس کی عزت افزائی ہوگی۔

(المعجم ۹۰) - بَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ يُصَيِّئُهُ
الْمُحْرِمُ (التحفة ۹۰)

باب: ۹۰۔ احرام کی حالت میں
شکار کرنے کا جرمانہ

۳۰۸۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَارِثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الضَّيْعِ، يُصَيِّئُهُ الْمُحْرِمُ، كَبْشًا. وَجَعَلَهُ مِنَ الصَّيْدِ.

۳۰۸۵ - حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: اگر احرام والا آدمی لگڑ بھگا (بھیڑ پے جیسا ایک خوشخوار جانور) مار دے تو رسول اللہ ﷺ نے اس پر ایک مینڈھے کی قربانی دینا لازم کیا ہے اور اس جانور کو شکار قرار دیا ہے۔



🌞 فوائد و مسائل: ① احرام کی حالت میں جنگلی جانور کا شکار کرنا حرام ہے جب کہ حرم کی حد میں ہر شخص کے لیے شکار حرام ہے خواہ احرام باندھا ہو یا نہ باندھا ہو۔ ② اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَ مِنْكُمْ مَتَعَمَّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَذَا يُلْغَى الْكَفَّارَةُ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ صِيَامًا﴾ (المائدہ: ۹۵) ”اے ایمان والو! شکار کو قتل مت کرو جب کہ تم حالت احرام میں ہو۔ اور جو شخص تم میں سے اس کو جان بوجھ کر قتل کرے گا تو اس پر وہ فدیہ واجب ہوگا جو مساوی ہوگا اس جانور کے جس کو اس نے قتل کیا ہے۔ جس کا فیصلہ تم میں سے دو معتمد شخص کر دیں۔ یہ (فدیہ) چوپایوں میں سے ہو جو (نیاز کے طور پر) کعبہ تک پہنچایا جائے یا اس کا کفارہ مساکین کو دے دیا جائے یا اس کے برابر روزے رکھ لیے جائیں۔“ ③ لگڑ بھگے کے برابر

۳۰۸۵ - [صحیح] أخرجه أبو داود، الأظمعة، باب في أكل الضيغ، ح: ۳۸۰۱ من حديث جرير به، وقال الترمذي، "هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ"، ح: ۸۵۱، وصححه البخاري، وابن خزيمة، ح: ۲۶۴۶، ۲۶۴۷، وابن حبان، ح: ۱۰۶۸، ۹۷۹، وابن الجارود، ح: ۴۳۸، ۴۳۹، والحاكم على شرط الشيخين ۴۵۲/۱، وقال جرير: سمعت عبد الله بن عبيد عند ابن حبان وغيره، وتابعه إسماعيل بن أمية وغيره.

۲۵- أبواب المناسك حج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

قربانی کے جانوروں میں سے مینڈھا ہے۔ ﴿قرآن مجید میں شکار کیے ہوئے جانور کے مثل (مساوی) جانور قربان کرنے کا حکم ہے۔ اس سے مراد قد و قامت میں مساوی ہونا ہے مثلاً: ہرن کے بدلے بکری اور گائے کے بدلے گائے مکہ پہنچائی جائے۔ (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: تفسیر احسن البیان از حافظ صلاح الدین یوسف۔ سورہ مائدہ آیت: ۹۵)

۳۰۸۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَرَارِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ، عَنْ أَبِي الْمُهِزَمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ، فِي يَبِضِ النَّعَامِ يُصْبِيهِ الْمُحْرِمُ ثَمَنُهُ.

۳۰۸۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر احرام والا شتر مرغ کا انڈا توڑ دے تو اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”اس کی قیمت ادا کرے۔“

(المعجم ۹۱) - بَابُ مَا يُقْتَلُ الْمُحْرِمُ (التحفة ۹۱)

باب: ۹۱- احرام والا کس جانور کو قتل کر سکتا ہے؟

۳۰۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: الْحَيَّةُ وَالْفَرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْجَذَاءُ».

۳۰۸۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”پانچ جانور فاسق ہیں انھیں حرم سے باہر اور حرم کے اندر (ہر جگہ) قتل کیا جاسکتا ہے: سانپ، چنگبر اکو، چوہا، کائنٹے والا کتا اور جھیل۔“

۳۰۸۶- [ضعیف] أخرجه الدارقطني: ۲/ ۲۵۰ من حديث مروان بن معاوية به، وضعفه البوصيري * علي بن عبد العزيز (غراب) تقدم، ح: ۲۴۷۴، وأبو المهزم يزيد متروك (تقريب)، وله شواهد ضعيفة.

۳۰۸۷- أخرجه مسلم، الحج، باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم، ح: ۶۷/ ۱۱۹۸ عن أبي شيبه، وابن المثنى به.

۲۵۔ ابواب المناسک

حج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۳۰۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۳۰۸۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَمْسٌ
مِنَ الدَّوَابِّ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ أَوْ
قَالَ: فِي قَتْلِهِنَّ وَهُوَ حَرَامٌ: الْعَقْرَبُ
وَالْعُرَابُ وَالْحَدْيَاةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ
الْعَقُورُ».ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ جانور ہیں جن کے
قتل کرنے والے پر (یا فرمایا: جن کے قتل کرنے میں)
کوئی گناہ نہیں اور وہ حرام ہیں: بھجھو، کوا، چوہا اور
کائٹے والا کتا۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اہرام کی حالت میں موذی جانوروں کو قتل کرنا جائز ہے۔ ② ان جانوروں کو حرم کی حد
میں بھی قتل کرنا جائز ہے۔ ③ کوء سے مراد وہ کوا ہے جس کا کچھ حصہ (پیٹ وغیرہ) سفید ہوتا ہے۔ ④ کائٹے
والے کتے سے مراد وہ کتا ہے جو ہڑکایا ہوا اور باؤلا ہو۔ ⑤ شیر، چیتے وغیرہ درندوں کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ ان
سے بھی مسافروں کو جان کا خطرہ ہوتا ہے۔



۳۰۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا

۳۰۸۹۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

مُحَمَّدُ بْنُ قُضَيْلٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ،
عَنِ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْحَيَّةَ
وَالْعَقْرَبَ وَالسَّبُعَ الْعَادِيَّ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ
وَالْفَارَةَ الْفُؤَيْسِقَةَ».ﷺ نے فرمایا: ”اہرام والا شخص ان جانوروں کو قتل کر
سکتا ہے: سانپ، بھجھو، حملہ کرنے والا درندہ، کائٹے والا
کتا اور فاسق چوہا۔“

فَقِيلَ لَهُ: لِمَ قِيلَ لَهَا الْفُؤَيْسِقَةُ؟ قَالَ: لِأَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَيْقَطَ لَهَا، وَقَدْ أَخَذَتْ
الْفَيْيَلَةَ لِتُحْرِقَ بِهَا النَّبْتُ.

کسی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا: اسے
فاسق کیوں کہا گیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: اس لیے کہ
(ایک رات) رسول اللہ ﷺ کی آنکھ کھلی تو اس نے
(چراغ کی جلتی ہوئی) بتی پکڑ رکھی تھی (اور ممکن تھا) کہ
گھر کو آگ لگا دے۔

۳۰۸۸۔ أخرجه مسلم، الحج، باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم، ح: ۱۱۹۹/۷۷
من حديث ابن نمير به.

۳۰۸۹۔ [استاده ضعیف] أخرجه أبو داود، الحج، باب ما يقتل المحرم من الدواب، ح: ۱۸۴۸ من حديث يزيد
به، وحسنه الترمذي، ح: ۸۳۸، وضعفه البوصيري من أجل يزيد بن أبي زياد تقدم، ح: ۵۰۴.

٢٥- أبواب المناسك

(المعجم ٩٢) - بَابُ مَا يَنْهَى عَنْهُ الْمُحْرَمُ

مِنْ الصَّيْدِ (التحفة ٩٢)

باب: ۹۲- احرام والے کو

کون سا شکار کرنا منع ہے؟

٣٠٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ
عُيَيْنَةَ. ح. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ
اللِّثَّ بْنَ سَعْدٍ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ شِهَابِ
الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَنَا بِالْأَبْوَاءِ
أَوْ بِوَدَّانَ. فَأَهْدَيْتُ لَهُ جِمَارَ وَحْشٍ. فَرَدَّهُ
عَلَيَّ. فَلَمَّا رَأَى فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَ:
«إِنَّ لِسَ بَنَارَ دَّ عَلَيْكَ. وَلَكِنَّا حُرْمٌ».

۳۰۹۰- حضرت صحب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں البواء یا وِزان کے مقام پر تھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے۔ میں نے آپ کی خدمت میں گور خر (کا گوشت) خفے کے طور پر پیش کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ مجھے واپس دے دیا (قبول نہ کیا)۔ جب آپ نے میرے چہرے پر انفسوس کے آثار دیکھے تو فرمایا: ”ہم آپ کو (یہ تیفہ) واپس تو نہ کرتے لیکن ہم احرام کی حالت میں ہیں۔“

🌞 **فوائد و مسائل:** ① گور خرا یک جنگلی جانور ہوتا ہے جو گدھے سے کچھ مشابہت رکھتا ہے اس لیے اسے ”عمار وحشی“، یعنی جنگلی گدھا کہتے ہیں۔ یہ طلال جانور ہے۔ ② تحفہ دینا اور تحفہ قبول کرنا منسوں ہے۔ اس سے محبت کا اظہار ہوتا ہے اور محبت بڑھتی ہے تاہم تحفہ دیتے وقت یہ خواہش نہیں ہونی چاہیے کہ جواب میں بھی کوئی تحفہ پیش کیا جائے گا۔ ③ اگر مجبوراً کسی سے ایسا معاملہ کرنا پڑے جو اسے ناگوار گزرے تو عذر بیان کر دینا چاہیے تاکہ دل صاف ہو جائے۔ ④ احرام والا اس جانور کا گوشت نہیں کھا سکتا جو اس کے لیے شکار کیا گیا ہو۔ ⑤ احرام میں بالٹو جانور کا گوشت کھانا منع نہیں۔

۳۰۹۱- حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی

٣٠٩٠- أخرجه البخاري، جزاء الصيد، باب إذا أهدى للمحرم حمامًا وحشياً لم يقبل، ح: ٢٥٧٣، ٢٥٩٦، من حديث الزهري به، ومسلم، الحج، باب تحريم الصيد المأكول البري ... الخ، ح: ٥٢٠٥١/١١٩٣، عن ابن رمح وعن ابن أبي شبة به.

٣٠٩١- [صحیح] أخرجه عبدالله بن أحمد في زوائد المسند: ١/١٥٠ عن عثمان بن أبي شيبة به، وضعفه البوصيري من أجل عبد الكريم بن أبي المخارق تقدم، ح: ٤٢٩، وابن أبي ليلى، تقدم، ح: ٨٥٤، والحديث السابق شاهد له.

۲۵۔ أبواب المناسك

ج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

أَبُو، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِلَحْمٍ صَيْدٍ، وَهُوَ مُحَرَّمٌ، فَلَمْ يَأْكُلْهُ.

خدمت میں شکار کا گوشت پیش کیا گیا جب کہ آپ احرام میں تھے تو آپ نے وہ نہ کھایا۔

(المعجم ۹۳) - بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ إِذَا لَمْ يُصَدِّ لَهُ (التحفة ۹۳)

باب: ۹۳۔ محرم شکار کا گوشت تب کھا سکتا ہے جب اس کے لیے شکار نہ کیا گیا ہو

۳۰۹۲ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ جِمَارًا وَحْشٍ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَفْرُقَهُ فِي الرِّفَاقِ، وَهُمْ مُحَرَّمُونَ.

۳۰۹۲ - حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انھیں گورخر (کا گوشت) دیا اور حکم دیا کہ اسے ساتھیوں میں تقسیم کر دیں جب کہ وہ سب احرام باندھے ہوئے تھے۔



فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے جبکہ معنا صحیح ہے جیسا کہ سنن نسائی کی روایت سے ثابت ہے کہ آپ نے اس سے گوشت کھایا تھا۔ (سنن النسائي) مناسك الحج باب ما يجوز للمحرم أكله من الصيد، حدیث: (۲۸۱۹) لہذا جو شکار کسی نے اپنے لیے کیا ہو پھر وہ احرام والے کو دے دے تو احرام کی حالت میں اس کا گوشت کھانا جائز ہے جیسا کہ درج ذیل روایت سے بھی یہ مسئلہ ثابت ہے۔ ② یہ حدیث پیش کرنے والے حضرت بنوری رحمہ اللہ تھے۔ (سنن النسائي) مناسك الحج باب ما يجوز للمحرم أكله من الصيد، حدیث: (۲۸۲۰) ایک قول کے مطابق ان کا نام حضرت زید بن کعب رحمہ اللہ تھا۔ (تقریب التہذیب) باب الأنساب ⑤ یہ واقعہ مقام روجاء پر پیش آیا۔ (سنن نسائی حوالہ مذکورہ بالا)

۳۰۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حضرت ابو قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے

۳۰۹۲ - [إسناده ضعيف] ⑧ ابن عيينة عن عمن، تقدم، ح: ۲۱۱۳، وقال الدارقطني: "وهم فيه" العلل: ۲۰۹/۴، وقال يعقوب بن شيبة: "فاخطأ فيه" والثابت عن رسول الله ﷺ أنه أكل منه، والصحیح ما رواه النسائي: ۱۸۳/۵ من حدیث عیسی بن طلحہ عن عمیر بن سلمة الضمري عن البهزي به . . . الخ.

۳۰۹۳ - أخرجه البخاري، جزاء الصيد، باب إذا صاد الحلال فأهدى للمحرم الصيد أكله، ح: ۱۸۲۱، ۱۸۲۲

جس سے متعلق دیگر احکام و مسائل

انھوں نے فرمایا: حدیبیہ (کے واقعہ) کے دنوں میں میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوا۔ آپ کے ساتھیوں نے احرام باندھا جبکہ میں نے احرام نہ باندھا۔ مجھے ایک (جنگلی) گدھا نظر آیا تو میں نے اس پر حملہ کر کے اسے شکار کر لیا، پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی کیفیت عرض کی اور یہ بھی ذکر کیا کہ میں احرام میں نہیں تھا اور میں نے آپ (کو تفتہ دینے) کے لیے اسے شکار کیا ہے۔ نبی ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ اسے کھالیں اور خود اس میں سے (کچھ) نہ کھایا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا تھا کہ میں نے اسے آپ (ﷺ) کے لیے شکار کیا ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ. فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرَم. فَرَأَيْتُ حِمَارًا. فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَاصْطَدْتُهُ. فَذَكَرْتُ شَأْنَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَذَكَرْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَحْرَمْتُ، وَأَنِّي إِنَّمَا اصْطَدْتُهُ لَكَ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ أَنْ يَأْكُلُوهُ. وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ، حِينَ أَخْبَرْتُهُ أَنِّي اصْطَدْتُهُ لَهُ.

باب ۹۴- قربانی کے اونٹوں کو

قلا دے پہنانا

۳۰۹۴- نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مدینہ سے ہدی (قربانی کے جانور) بھیجتے تھے۔ میں آپ کی ہدی کے جانوروں کے قلا دے بٹ کر تیار کرتی تھی، پھر رسول اللہ ﷺ کسی ایسے کام سے پرہیز نہیں کرتے تھے جس سے احرام والا پرہیز کرتا ہے۔

(المعجم ۹۴) - بَابُ تَقْلِيدِ الْبُذْنِ

(التحفة ۹۴)

۳۰۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ. فَأَقْبِلُ قَلَانِدَ هَدْيِهِ. ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ.

۳۰۹۵- نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۰۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۴۴ وغیرہما، ومسلم، الحج، باب تحريم الصيد المأكول البري... الخ، ح: ۵۹/۱۱۹۶ من حديث يحيى به. ۳۰۹۴- أخرجه البخاري، الحج، باب قتل القلانيد للبدن والبقر، ح: ۱۶۹۸ من حديث الليث به، ومسلم، الحج، باب استحباب بعث الهدي إلى الحرم... الخ، ح: ۳۵۹/۱۳۲۱ عن ابن رمح به.

۳۰۹۵- أخرجه البخاري، الحج، باب تقليد الغنم، ح: ۱۷۰۲ من حديث الأعمش به، ومسلم، الحج، باب ۴۴

۲۵ ابواب المناسک

جس سے متعلق دیگر احکام و مسائل

سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کی ہدی (قربانی کے جانوروں) کے لیے قلاوے بٹی تھی تو آپ اپنی ہدی کو قلاوے پہناتے تھے۔ پھر ان (جانوروں) کو (مکہ شریف) بھیج دیتے۔ پھر آپ (مدینہ شریف میں) قیام پذیر رہتے اور کسی ایسی چیز سے پرہیز نہ کرتے جس سے احرام والا پرہیز کیا کرتا ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كُنْتُ أَقْتُلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ النَّبِيِّ ﷺ. فَيُقْلَدُ هَدْيُهُ. ثُمَّ يَبْعَثُ بِهِ. ثُمَّ يَقِيمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِيهِ الْمُحْرِمُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① ہدی اس جانور کو کہتے ہیں جو حرم کی حدود میں قربان کیا جاتا ہے۔ ② جس طرح حاجی ہدی کی قربانی دیتا ہے اس طرح دوسرا آدمی بھی ہدی کا جانور مکہ میں بھیج سکتا ہے۔ ③ یہ جانور منی میں قربان کیے جاتے ہیں تاہم مکہ شریف کے اندر بھی قربان کیے جاسکتے ہیں۔ ④ قلاوے سے مراد وہ رسی ہے جو ہدی کے گلے میں ڈالی جاتی ہے اور علامت کے طور پر جوڑوں کا جوڑا اس رسی کے ذریعے سے جانور کے گلے میں لٹکا دیا جاتا ہے۔ ⑤ قربانی کا جانور (اونٹ) گائے، بکری اور بھیڑ وغیرہ (مکہ بھیجنے والے پر احرام کی پابندیاں عائد نہیں ہوتیں)۔



باب: ۹۵- بکریوں کے گلے

(المعجم ۹۵) - بَابُ تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

(التحفة ۹۵)

میں قلاوہ ڈالنا

۳۰۹۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک بار رسول اللہ ﷺ نے کچھ بکریاں ہدی کے طور پر بیت اللہ بھیجیں تو انھیں قلاوے پہناتے۔

۳۰۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّةً، غَنَمًا إِلَى الْبَيْتِ. فَقَلَدَهَا.

باب: ۹۶- اونٹوں کی کوہان پر

(المعجم ۹۶) - بَابُ إِشْعَارِ الْبُذْنِ

(التحفة ۹۶)

زخم کر کے ہدی کا نشان لگانا

۳۰۹۷- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۰۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

استحباب بعث الہدی إلى الحرم . . . الخ، ح: ۳۶۶/۱۳۲۱ عن ابن أبي شيبه به.

۳۰۹۶- أخرجه البخاري، الحج، باب تقليد الغنم، ح: ۱۷۰۱ من حديث الأعمش به وسلم، الحج، باب استحباب بعث الہدی إلى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه . . . الخ، ح: ۳۶۶/۱۳۳۱ عن ابن أبي شيبه به.

۳۰۹۷- أخرجه مسلم، الحج، باب تقليد الہدی وإشعاره عند الإحرام، ح: ۲۰۵/۱۲۴۳ من حديث قتاده به.

ج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

وَعَلَيْهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ
هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ
الْأَعْرَجِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَشْعَرَ
الْهُدْيَ فِي السَّامِ الْأَيْمَنِ، وَأَمَّا طَعْنُهُ الدَّمَ.

قَالَ عَلِيُّ، فِي حَدِيثِهِ: بِذِي الْحُلَيْفَةِ،
وَقَلَّدَ نَعْلَيْنِ.

(راوی حدیث) علی بن محمد اپنی حدیث میں بیان
کرتے ہیں: ذوالحلیفہ میں (اشعار کیا) اور (جانور
کے) گلے میں دو جوتیاں ڈالیں۔

🌟 فائدہ: اشعار کا مطلب یہ ہے کہ اونٹ کی کوہان پر ایک طرف اتنا زخم کیا جائے کہ خون بہہ پڑے۔ یہ اس
بات کی علامت ہوتی ہے کہ یہ ہدی کا جانور ہے۔

۳۰۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَفْلَحَ، عَنْ
الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَلَّدَ
وَأَشْعَرَ وَأَرْسَلَ بِهَا. وَلَمْ يَجْتَنِبْ مَا
يَجْتَنِبُ الْمُحَرَّمُ.

۳۰۹۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی
ﷺ نے (ہدی کے جانوروں کو) قلاوہ پہنایا، اشعار کیا
اور انھیں (مکہ) بھیج دیا۔ آپ نے ان چیزوں سے پرہیز
نہیں کیا جن سے احرام باندھنے والا پرہیز کیا کرتا ہے۔

(المعجم ۹۷) - بَابُ مَنْ جَلَّلَ الْبُدْنَةَ
(التحفة ۹۷)

۳۰۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ:
أَبَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ،
عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ
ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۳۰۹۹- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے حکم دیا
کہ آپ کے اونٹوں (کو ذبح وغیرہ کرنے) کا بندوبست
کروں اور ان کی جھولیں اور کھالیں تقسیم کر دوں اور

۳۰۹۸- أخرجه البخاري، الحج، باب من أشعر وقلد بذی الحلیفۃ ثم أحرم، ح: ۱۶۹۶ وغیرہ، ومسلم، الحج،
باب استحباب بعث الهدی إلى الحرم لمن لا یرید الذهاب بنفسه ... الخ، ح: ۳۶۲/۱۳۲۱ من حدیث أفلح بن
حمید به.

۳۰۹۹- أخرجه البخاري، الحج، باب يتصدق بجلود الهدی، ح: ۱۷۱۷ من حدیث عبد الکرم الجزري به،
ومسلم، الحج، باب الصدقة بلحوم الهدایا وجلودها وجلالها ... الخ، ح: ۳۴۸/۱۳۱۷ من حدیث سفیان به.

۲۵۔ ابواب المناسک

جج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

أَنْ أَقَوْمَ عَلَى بُدْنِهِ . وَأَنْ أَقْسِمَ جَلَالُهَا قِصَابُ كَوَانِ مِثْلَ سَهْمٍ مِنْ سَهْمٍ . وَجُلُودَهَا . وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَازِرَ مِنْهَا فَرَمَا: اس (قِصَابُ) کو ہم (اپنے پاس سے) دیتے ہیں۔ شَيْئًا . وَقَالَ : «لَنْحُنَّ نَعُطِيهِ» .

🌞 فوائد و مسائل: ① جانوروں کو سردی وغیرہ سے بچانے کے لیے ان پر جھول ڈالنی درست ہے۔ ② قربانی کے جانوروں کی کھالیں اور جھولیں صدقہ کر دینی چاہئیں۔ ③ قربانی کے جانور کا گوشت قِصَاب کو اجرت کے طور پر دینا جائز نہیں۔ ④ قربانی کا جانور قِصَاب سے اجرت دے کر ذبح کروانا جائز ہے جبکہ خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے۔

(المعجم ۹۸) - بَابُ الْهَذْيِ مِنَ الْإِنَاثِ باب: ۹۸۔ قربانی کا جانور مادہ یانر
(الدُّكُورِ) (التَّحْفَةُ ۹۸) (دونوں طرح کا) جائز ہے

۳۱۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهْدَى، فِي بُدْنِهِ جَمَلًا لِأَبِي جَهْلٍ، بَرْتُهُ مِنْ فَضَّةٍ .

۳۱۰۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے اونٹوں میں ہدی کے طور پر ابو جہل کا اونٹ بھی شامل کیا، اس (کی ٹکیل) کا حلقہ چاندی کا تھا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① اونٹوں کے ریوڑ میں زیادہ تر اونٹیاں ہوتی ہیں لہذا ہدی اور قربانی میں بھی زیادہ تر وہی قربان ہوتی ہیں۔ اس حدیث میں تراویٹ کا ذکر ہے لہذا مذکور اونٹ دونوں کی قربانی کا جواز ثابت ہو گیا۔ ② ابو جہل کا اونٹ غنیمت میں حاصل ہوا، اس لیے کفر پر غلبے کے شکر کے طور پر کافروں کے سردار سے حاصل ہونے والا اونٹ ذبح کیا گیا۔ ③ اونٹ کو چاندی کے حلقے والی ٹکیل غالباً ابو جہل نے ڈالی ہوگی۔ جس سے فخر کا اظہار ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس اونٹ کو اللہ کی راہ میں قربان کر کے اپنی عبودیت کا اظہار فرمایا۔

۳۱۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۱۰۱۔ حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى: أَنْبَأَنَا مُوسَى (حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ نبی ﷺ

۳۱۰۰۔ [حسن] فیہ علل * سفیان تقدم، ح: ۱۶۲، وابن أبي ليلى تقدم، ح: ۸۵۴، والحكم تقدم، ح: ۱۱۹۲، وله شواهد، منها ما أخرجه أبو داود، ح: ۱۷۴۹ بإسناد حسن عن مجاهد عن ابن عباس به ... الخ، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۸۹۷، ۲۸۹۸، والحاكم على شرط مسلم: ۴۶۷/۱، ووافقه الذهبي .

۳۱۰۱۔ [حسن] وضعه البوصيري من أجل موسى بن عبيدة تقدم، ح: ۲۵۱، والحدیث السابق شاهد له .



۲۵۔ أبواب المناسك ج سے متعلق دیگر احکام و مسائل
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِيَّاسَ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي بُذْنِهِ جَمَلٌ.

(المعجم ۹۹) - بَابُ الْهَدْيِ يُسَاقُ مِنْ دُونِ
الْمِيقَاتِ (التحفة ۹۹)

۳۱۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ عَنْ سُفْيَانَ،
عَنْ عُيَيْنَةَ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى هَدْيَهُ مِنْ قُدَيْدٍ.

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خود اپنا
قربانی کا جانور مقام قدید سے خریدا تھا۔ دیکھیے: (صحیح البخاری، الحج، باب من اشترى الهدي من
الطريق، حدیث: ۱۶۹۳) جبکہ رسول اللہ ﷺ اپنے ہدی کے جانور ذوالحلیفہ سے ساتھ لائے تھے۔ ② قدید
ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان میقات کی حدود سے اندر کی طرف واقع ہے۔ (محمد فواد
عبدالباقی، حاشیہ سنن ابن ماجہ)

(المعجم ۱۰۰) - بَابُ رُكُوبِ الْبُذْنِ
(التحفة ۱۰۰)

۳۱۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي
الزُّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً. فَقَالَ: «إِرْكَبْهَا»
قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ: «إِرْكَبْهَا. وَنَحْلُكَ».

۳۱۰۳ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو ہدی کا جانور (اونٹ یا
اونٹنی) ہانکے لیے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اس پر
سوار ہو جاؤ۔“ اس نے کہا: یہ تو ہدی کا جانور ہے۔ نبی
ﷺ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جا۔ تیرا بھلا ہو۔“

۳۱۰۲ - [متناہ ضعیف] أخرجه الترمذي، الحج، باب اشتراء الهدي، ح: ۹۰۷ من حديث يحيى بن يمان به،
وقال: "غريب"، وفيه علان # يحيى بن يمان صدوق عابد يخطئ كثيراً، وقد تغير (تقريب)، وخالف الثقات في
حليته، والثوري تقدم، ح: ۱۶۲، وأخرجه البخاري في صحيحه، ح: ۱۶۹۳ من حديث ابن عمر به موقوفاً، وهو
الصحيح.

۳۱۰۳ - أخرجه البخاري، الحج، باب ركوب البدن، ح: ۱۶۸۹ وغيره، ومسلم، الحج، باب جواز ركوب البدنة
المهداة لمن احتاج إليها، ح: ۳۷۱/۱۳۲۲ من حديث مالك عن أبي الزناد به، وهو في الموطأ (يحيى): ۳۷۷/۱.

۲۵- ابواب المناصك

ج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۳۱۰۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک آدمی ہدی کا جانور لے کر گزرا۔ آپ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جا۔“ اس نے کہا: یہ ہدی کا جانور ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جا۔“

۳۱۰۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدُّسْتَوَائِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ بِبَدَنَةٍ. فَقَالَ: «إِزْكِبْهَا» قَالَ: إِنَّهَا بِدَنَةٌ. قَالَ: «إِزْكِبْهَا».

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اسے نبی ﷺ کی معیت میں اس پر سوار (ہو کر سفر کرتے) دیکھا جب کہ اس (جانور) کے گلے میں (ہدی کے نشان کے طور پر) جوتی بھی موجود تھی۔

قَالَ: فَرَأَيْتُهُ رَاكِبَهَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فِي عُنُقِهَا نَعْلٌ.

🌞 فوائد و مسائل: ① ”ہدی“ اس جانور کو کہتے ہیں جو حاجی اپنے ساتھ لے کر جاتا ہے تاکہ قربانی کے دن مکہ یا مٹی میں ذبح کرے۔ ② قربانی کے جانور پر سواری کرنا اس وقت جائز ہے جب سواری کا اور جانور موجود نہ ہو اور آدمی تھک گیا ہو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر اچھے طریقے سے سواری کر جب تو اس (پر سواری کرنے) پر مجبور ہو جائے حتیٰ کہ تجھے سواری کا (اور) جانور مل جائے۔“ (صحیح مسلم، الحج، باب جواز ركوب البدنة المهداة لمن احتاج إليها، حدیث: ۱۳۲۳)

(المعجم ۱۰۱) - باب: فِي الْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ (التحفة ۱۰۱)

باب: ۱۰۱- اگر قربانی کا جانور تھک جائے (اور حرم تک سفر کے قابل نہ رہے)

۳۱۰۵- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ذؤیب خزاعی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی ﷺ ان کے ساتھ قربانی کے جانور (حرم میں) بھیجا کرتے تھے۔ اور فرما دیا کرتے تھے: ”جب ان میں سے کوئی جانور تھک جائے اور تجھے اس کے مرنے کا خطرہ محسوس ہو تو اسے ٹھکر دے پھر اس کی جوتی اس کے خون میں ڈبو کر اس کے پہلو پر مار۔ تو خود بھی اس (کے

۳۱۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الْعُبَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ذُوئِبَا الْخَزَاعِي حَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبَدَنِ. ثُمَّ يَقُولُ: «إِذَا عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَحَشِشْتَ عَلَيْهِ مَوْتًا فَانْحَرْهَا. ثُمَّ

۳۱۰۴- أخرجه البخاري، الحج، باب ركوب البدن، ح: ۱۶۹۰ من حديث هشام وغيره به.

۳۱۰۵- أخرجه مسلم، الحج، باب ما يفعل بالهدي إذا عطب في الطريق، ح: ۳۷۸/۱۳۲۶ من حديث سعيد به.

۲۵- أبواب المناسك

ج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

اَعْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا. ثُمَّ اضْرِبْ (گوشت) میں سے کچھ نہ کھانا اور تیرے ساتھیوں میں صَفَحَتَهَا. وَلَا تَطْعَمْ مِنْهَا، أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ سے بھی کوئی نہ کھائے۔“
مِنْ أَهْلِ رُقَّتِكَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① اپنے وطن میں رہتے ہوئے کسی کے ہاتھ قربانی کے جانور مکہ بھیج دینا درست ہے۔ اس کا بھی بہت زیادہ ثواب ہے۔ ② ہدی کا جانور راستے میں تھک جائے یا بیمار ہو جائے اور مزید سفر نہ کر سکے تو اسے راستے ہی میں قربان کر دیا جائے۔ ③ نحر سے مراد اونٹ کو قربان کرنے کا معروف طریقہ ہے۔ اونٹ کو ذبح کرنے کا قرآن و سنت سے ثابت شدہ طریقہ یہ ہے کہ اسے کھڑا کر کے ذبح کیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ﴿وَالَّذِينَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ﴾ (الحج ۳۶:۳۷) ”اور قربانی کے اونٹ جنھیں ہم نے تمھارے لیے اللہ کی (عظمت کی) نشانیوں میں سے بنایا ہے تمھارے لیے ان میں بہت بھلائی ہے لہذا (نحر کے وقت جب) وہ گھٹنا بندھے کھڑے ہوں تو اس حالت میں تم ان پر اللہ کا نام لو“۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [صَوَافَّ] کی تفسیر میں فرماتے کہ اس کے معنی [صِيَامًا] کے ہیں یعنی کھڑے ہونے کی حالت میں اونٹ کو نحر کیا جائے۔ (صحیح البخاری، الحج، باب (۱۱۹) نحر البدن قائمة) علاوہ ازیں اونٹ کی بائیں ٹانگ کو باندھ لیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قربانی کے موقع پر اونٹوں کو اسی طرح ذبح کرتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اونٹ کو اسی حالت میں ذبح کرتے تھے کہ اس کا بایاں پاؤں بندھا ہوتا اور وہ باقی ماندہ تین پاؤں پر کھڑا ہوتا۔ (سنن أبي داود، المناسك، باب كيف تنحر البدن، حدیث: ۱۷۶۷) حضرت زیاد بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کے پاس تشریف لائے جس نے ذبح کرنے کے لیے اپنی اونٹنی کو بٹھایا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اسے کھڑا کر کے باندھ لو، یہی حضرت محمد ﷺ کی سنت ہے۔“ (صحیح البخاری، الحج، باب نحر الإبل مقيدة، حدیث: ۱۷۱۳) اونٹ کے علاوہ دیگر جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے، یعنی ان کا حلق اور ساتھ کی رگیں کاٹی جاتی ہیں۔ ④ جوتی سے نشان لگانے کا مقصد یہ ہے کہ آنے جانے والوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ ہدی کا جانور تھا جو عذر کی وجہ سے راستے میں ذبح کر دیا گیا ہے اور وہ اس کا گوشت کھالیں۔ ⑤ راستے میں ذبح ہونے والی ہدی کا گوشت قربانی کرنے والا نہیں کھا سکتا، نہ اس کے ساتھی کھا سکتے ہیں جبکہ دوسرے عازمین حج یا اس علاقے کے باشندے اس کا گوشت استعمال کر سکتے ہیں۔

۳۱۰۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، - ۳۱۰۶- حضرت ناجیہ (بن کعب بن جندب) خزاعی

۳۱۰۶- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، المناسك، باب في الهدي إذا عطب قبل أن يبلغ، ح: ۱۷۶۲ من حديث هشام به، وقال الترمذي، "حسن صحيح"، ح: ۹۱۰، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۵۷۷، وابن حبان، ح: ۹۷۶، ۹۷۷،

ﷺ جو نبی ﷺ کے انہوں نے گران تھے ان سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہدی کا جو جانور تھک جائے اس کا کیا کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے ذبح کر دو اور اس کی جوتی اس کے خون میں ڈبو کر اس کے پہلو پر مارو۔ پھر اسے لوگوں کے لیے چھوڑ دو وہ اسے کھالیں۔“

وَعَلَيْهِ بَنُ مُحَمَّدٍ، وَ عَمَرُو بَنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَاجِيَةَ الْخَزَاعِيِّ قَالَ عَمَرُو فِي حَدِيثِهِ: وَكَانَ صَاحِبَ بُذْنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطَبَ مِنَ الْبُذْنِ؟ قَالَ: «إِنْ حَرَّهٗ. وَأَغْمَسَ نَعْلَهُ فِي دَمِهِ. ثُمَّ أَضْرِبْ صَفْحَتَهُ. وَخَلَّ يَتْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ، فَلْيَأْكُلُوهُ».

www.KitaboSunnat.com

(المعجم ۱۰۲) - بَابُ [أَجْرٍ] بَيُوتِ مَكَّةَ

(التحفة ۱۰۲)

۳۱۰۷۔ حضرت علقمہ بن نضلة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے پھر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی فوت ہو گئے اور (ان سب کے زمانے میں یہ کیفیت تھی کہ) مکہ کے مکانات وقف کہلاتے تھے۔ جس کو ضرورت ہوتی ان میں ٹھہرتا اور جس کو ضرورت نہ ہوتی کسی اور کو (ان میں) ٹھہرا دیتا۔

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ: تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَمَا تَدْعَى رِبَاعَ مَكَّةَ إِلَّا السَّوَابِبَ. مَنِ اخْتِاجَ سَكَنَ. وَمَنِ اسْتَغْنَى أَسْكَنَ.

باب: ۱۰۳۔ مکہ مکرمہ کی فضیلت

(المعجم ۱۰۳) - بَابُ فَضْلِ مَكَّةَ

(التحفة ۱۰۳)

۳۱۰۸۔ حضرت عبداللہ بن عری بن حمراء رضی اللہ عنہ سے

۳۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ

والحاكم على شرط الشيخين: ٤٤٧/١، ووافقه الذهبي.

۳۱۰۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الطحاوي في معاني الآثار: ٤٨/٤، ٤٩ من حديث عمر بن سعيد به، وصححه البوصيري على شرط مسلم، وضعفه الذهبي، وقال: «علقمة بن نضلة لا يصح له صحة»، وقوله هو الصواب.

۳۱۰۸۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، المناقب، باب في فضل مكة، ح: ٣٩٢٥ من حديث الليث به، وقال: «حسن غريب صحيح»، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ٧/٣، ووافقه الذهبي، وللحديث طرق أخرى.

روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اپنی اونٹنی پر حزوہ کے مقام پر کھڑے تھے اور فرما رہے تھے: ”قسم ہے اللہ کی! تو اللہ کی زمین میں سب سے بہترین (اور افضل مقام) ہے۔ اور اللہ کی (ساری) زمین میں سے تو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ قسم ہے اللہ کی! اگر مجھے تیرے اندر سے نکالا نہ جاتا تو میں (کبھی) نہ نکلتا۔“

المصبري: أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: أَخْبَرَنِي عُقَيْلٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَهُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ، وَقَافٌ بِالْحَزْوَرَةِ يَقُولُ: «وَاللَّهِ إِنَّكَ لَخَيْرُ أَرْضِ اللَّهِ، وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَيَّ. وَاللَّهُ لَوْ لَا أَنِّي أَخْرَجْتُ مِنْكَ، مَا خَرَجْتُ».

فوائد ومسائل: ① مکہ مکرمہ دنیا میں سب سے افضل شہر ہے۔ ② مکہ مکرمہ مدینہ منورہ سے بھی افضل ہے کیونکہ وہاں بیت اللہ شریف واقع ہے جو مسجد نبوی سے افضل مقام ہے۔ ③ مقدس مقامات سے محبت رکھنی چاہیے۔ ④ تاکید کے طور پر اللہ کی قسم کھانا جائز ہے اگرچہ مخاطب کو کلام کی صحت میں شک نہ ہو تاہم ہر بات میں بلا ضرورت قسم کھانا مکروہ ہے۔

۳۱۰۹- حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے حج مکہ کے سال نبی ﷺ کو خطبہ ارشاد فرماتے سنا آپ نے فرمایا: ”اے لوگو! اللہ نے مکہ کو اسی دن حرم (محترم مقام) قرار دے دیا تھا جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ وہ قیامت کے دن تک قابل احترام رہے گا“ (اس لیے) اس کا درخت نہ کاٹا جائے نہ اس میں شکار کو بھگایا جائے اور وہاں گری پڑی چیز صرف وہی اٹھا سکتا ہے جو اعلان کرنا چاہتا ہو۔“

۳۱۰۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بَكْيَرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ بِنَاقٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَامَ الْفَتْحِ، فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ. فَهِيَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. لَا يُفْتَضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يُنْقَرُ صَيْدُهَا، وَلَا يَأْخُذُ لِقَطْعَتِهَا إِلَّا مُنْثِدًا».

۳۱۰۹- [إسناده حسن] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير: ۴۵۱/۱ من حديث يونس بن بكير به مختصراً، وعلقه في صحيحه، الجناز، باب الإذخر والحشيش في القبر، ح: ۱۳۴۹ * أبان وثقه الجمهور وهو الراجح، ولحديثه شواهد كثيرة جداً.

۲۵- أبواب المناسك

مدینہ طیبہ کی فضیلت کا بیان

فَقَالَ الْعَبَّاسُ: إِلَّا الْإِذْخِرَ، فَإِنَّهُ لِلْبُيُوتِ وَالتُّقُورِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ».

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: سوائے اذخر کے۔ وہ مکانوں اور قبروں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سوائے اذخر کے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مکہ ہمیشہ سے حرم ہے اور ہمیشہ حرم رہے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کے حرم ہونے کا اعلان فرمایا۔ ② بعض احکام ایسے بھی ہیں جو تمام شریعتوں میں برابر قائم رہے ہیں۔ ان میں سے ایک کعبہ شریف کاج اور حرم مکہ کی حرمت بھی ہے۔ ③ حرم مکہ میں درخت کاٹنا منع ہے۔ ④ حرم کی حدود میں شکار کرنا منع ہے۔ ⑤ اگر جانور حرم کی حد میں داخل ہو جائے تو شکاری کے لیے جائز نہیں کہ اسے حرم کی حد سے نکالنے کی کوشش کرے۔ ⑥ اذخر ایک خاص قسم کی گھاس ہے جو اس علاقے میں کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ ⑦ اذخر گھاس حرم کی حد میں بھی کاٹنا جائز ہے۔ ⑧ رسول اللہ ﷺ سے اذخر کی اجازت طلب کی گئی اور آپ نے اجازت دے دی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ رسول مقبول ﷺ شرعی احکام میں ترمیم کرنے کا حق رکھتے ہیں بلکہ یہ استثنا بھی وحی کے ذریعے سے تھا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا يَنْطَلِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ (النجم: ۵۳-۵۴) ”پیغمبر اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے“ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر نازل ہوتی ہے۔“



۳۱۱۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: رَوَيْتُ عَنْ أَبِي زَيْنَادٍ: أَنَّ أَبَانَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رِبْعَةَ [الْمَخْزُومِيِّ] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَزَالُ هَذِهِ الْأُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوا هَذِهِ الْحُرْمَةَ حَتَّى تَعْظِيمُهَا. فَإِذَا صَيَّعُوا ذَلِكَ، هَلَكُوا».

۳۱۱۰- حضرت عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ امت اس وقت تک خیر پر رہے گی جب تک (حرمین کی) اس حرمت کی عظمت کا کما حقہ خیال رکھے گی۔ جب وہ اس فریضے (تعظیم حرمین) کو ضائع کریں گے تو تباہ ہو جائیں گے۔“

باب: ۱۰۴- مدینہ طیبہ کی فضیلت

باب فضل المَدِينَةِ (المعجم ۱۰۴)

(التحفة ۱۰۴)

۳۱۱۰- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۴۷/۴ من حديث يزيد به، وضعفه البوصيري من أجل ابن أبي زياد، انظر، ج: ۵۰۴.

۳۱۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : ۳۱۱۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَيَّرٍ وَ أَبُو أَسَامَةَ، عَنْ عَنِ
 عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حُبَيْبِ بْنِ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ
 الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ، كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ
 إِلَى جُحْرِهَا».

www.KitaboSunnat.com

فوائد ومسائل: ① مدینے سے محبت کی وجہ سے مومن ہر دور میں اس کی زیارت کا شوق رکھتے ہیں۔
 ② قیامت کے قریب جب ساری دنیا میں کفر پھیل جائے گا تو مدینہ میں اس وقت بھی مومن موجود رہیں گے۔

۳۱۱۲- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ : حَدَّثَنَا ۳۱۱۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
 مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ
 نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 «مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ،
 فَلْيَفْعَلْ. فَإِنِّي أَشْهَدُ لِمَنْ مَاتَ بِهَا».

فوائد ومسائل: ① کسی خاص جگہ پر وفات پانا انسان کے بس میں نہیں لیکن وہ تمنا اور کوشش کر سکتا ہے
 کہ زندگی کا آخری حصہ مدینے میں گزارے۔ ② مدینے میں فوت ہونا باعث شرف ہے کیونکہ اس کے حق میں
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کریں گے۔ ③ یہ شرف اس شخص کے لیے ہے جس کی موت ایمان کی حالت میں واقع
 ہو ورنہ منافق اور مشرک کے حق میں سفارش کرنے کی اجازت نہیں ملے گی اور ان کے حق میں کی گئی شفاعت
 قبول نہیں ہوگی جیسے عبداللہ بن ابی کے حق میں کی ہوئی شفاعت قبول نہیں ہوئی۔

۳۱۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ ۳۱۱۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

۳۱۱۱- أخرجه البخاري، فضائل المدينة، باب الإيمان بأرز إلى المدينة، ح: ۱۸۷۶ من حديث عبد الله بن عمر
 به، ومسلم، الإيمان، باب بيان أن الإسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً، وإنه يأرز بين المسجدين، ح: ۱۴۷ عن ابن أبي
 شيبة به.

۳۱۱۲- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، المناقب، باب ماجاء في فضل المدينة، ح: ۳۹۱۷ من حديث معاذ به،
 وقال: "حسن صحيح غريب"، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۰۳۱، وللحديث شواهد.

۳۱۱۳- [صحيح] وقال البوصيري: "هذا إسناده حسن"، وللحديث شواهد كثيرة جداً عند البخاري، فضائل

۲۵۔ ابواب المناسک

مدینہ طیبہ کی فضیلت کا بیان

ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! ابراہیم (علیہ السلام) تیرا غلیل اور تیرا نبی تھا۔ اور تو نے ابراہیم کی زبان پر مکہ کو حرم قرار دیا۔ اے اللہ! میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔ اور میں اس (مدینے) کے (دونوں طرف کے) سیاہ پتھروں والے قطعات کی درمیانی زمین کو حرم قرار دیتا ہوں۔“

عُثْمَانُ الدُّثَمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَكَ وَنَبِيَّكَ. وَإِنَّكَ حَرَّمْتَ مَكَّةَ عَلَى لِسَانِ إِبْرَاهِيمَ. اللَّهُمَّ وَأَنَا عَبْدُكَ وَنَبِيَّكَ. وَإِنِّي أَحْرَمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا».

ابو مروان (حدیث کے راوی) نے کہا: سیاہ پتھروں والے دونوں قطعات سے مراد مدینے کے مذکورہ دونوں قطعات ہیں۔

قَالَ أَبُو مَرْوَانَ: لَا بَتَيْهَا، حَرَّتِي الْمَدِينَةَ.

🌞 فوائد و مسائل: ① لَابَتَہ یا حَرَّہ سے مراد زمین کا ایک ایسا قطعہ ہے جس میں سیاہ رنگ کے پتھر پائے جاتے ہیں۔ ② مدینہ شریف کے مشرق اور مغرب میں اس قسم کے دو قطعات پائے جاتے ہیں جو مشرقی حرہ اور مغربی حرہ کے نام سے معروف ہیں۔ مشرقی حرہ کا نام ”حرہ واُتم“ اور مغربی حرہ کا نام ”حرہ وُبرہ“ ہے۔ (حاشیہ صحیح مسلم از محمد فواد عبدالباقی، الحج، باب فضل المدینة ویان حدود حرما) مشرق اور مغرب میں یہ حرم مدینہ کی حد ہیں۔ احد کے شمال میں جبل ثور اور مدینہ کے جنوب میں جبل عیر حرم مدینہ کی حد ہیں جبکہ احد پہاڑ حرم میں شامل ہے۔

۳۱۱۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مدینے والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس طرح ٹھکڑا دے گا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔“

۳۱۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ شَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① جس طرح کئی حرم کا احترام فرض ہے، اسی طرح مدنی حرم کا احترام بھی فرض ہے۔ ② حرم کی بے حرمتی کرنے والے پر دنیا ہی میں عذاب آجائے گا۔

﴿المدینة، ومسلم، ح: ۱۳۷۴ وغیرہما۔

۳۱۱۴۔ [مسندہ حسن] ولہ شواہد کثیرہ عند مسلم، ح: ۱۳۸۷ وغیرہ۔



۳۱۱۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ایسا پہاڑ ہے جسے ہم سے محبت ہے اور میں اس سے محبت ہے اور وہ جنت کے ایک ٹیلے پر ہے۔ اور عمر (پہاڑ) جہنم کے ایک ٹیلے پر ہے۔“

۳۱۱۵- حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ:

حَدَّثَنَا عَبْدُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَكْنَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَحَدًا جَبَلٍ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ وَهُوَ عَلَى ثُرْعَةٍ مِنْ ثُرْعِ الْجَنَّةِ. وَغَيْرُ عَلَى ثُرْعَةٍ مِنْ ثُرْعِ النَّارِ».

🌟 فوائد و مسائل: ① علامہ زہیر شاولیش نے فرمایا: عمر ایک بہت چھوٹا سا پہاڑ ہے جو مدینہ انیم پورٹ کے قریب واقع ہے۔ ② صحیح مسلم میں ہے کہ نبی ﷺ کی نظر احد پر پڑی تو فرمایا: ”یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔“ (صحیح مسلم، الحج، باب فضل المدینہ..... و بیان حدود حرمہا)

(حدیث: ۱۳۲۵)

باب: ۱۰۵- کعبہ کے مال کا بیان

(المعجم ۱۰۵) - بَابُ مَالِ الْكَعْبَةِ

(التحفة ۱۰۵)

۳۱۱۶- حضرت شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

نے کہا: ایک شخص نے بیت اللہ کو ہدیہ کرنے کے لیے میرے ہاتھ کچھ درہم بھیجے۔ میں کعبہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضرت شبہ رضی اللہ عنہ کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے انھیں وہ (درہم) دے دیے۔ انھوں نے کہا: کیا یہ تمھارے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں، اگر میرے ہوتے تو میں آپ کے پاس نہ لاتا۔ انھوں نے کہا: تم نے یہ بات کہی ہے (تو مجھے بھی ایک بات یاد آ گئی۔) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (ایک دن) اسی جگہ بیٹھے تھے جہاں تم

۳۱۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ وَاصِلِ الْأَحْذَبِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: بَعَثَ رَجُلٌ مَعِيَ بَدْرَاهِمَ، هَدِيَّةً إِلَى النَّبِيِّ. قَالَ: فَذَخَلْتُ النَّبِيَّ وَشَيْبَةُ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيِّ. فَقَاوَلْتُهُ إِنَّا هَا. فَقَالَ [لَهُ]: أَلَاكَ هَلْهُ؟ قُلْتُ: لَا. وَلَوْ كَانَتْ لِي، لَمْ آتِكَ بِهَا. قَالَ: أَمَا لَنْ قُلْتُ ذَلِكَ، لَقَدْ جَلَسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَجْلِسَكَ الَّذِي جَلَسْتَ

۳۱۱۵- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن عدي: ۱۵۳۹/۴ من حديث هناد به، وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف

لتدليس ابن إسحاق وشيخه عبدالله بن مكنف" وهو واه كما في الكاشف، قلت: وشطره الأول: "إن أحداً جبل يحبنا ونحبه" صحيح متفق عليه، البخاري، ح: ۴۰۸۳، ۴۰۸۴، ومسلم، ح: ۱۳۹۳.

۳۱۱۶- [إسناده ضعيف] «المحاربى عن عمر، وحديث البخاري ۱۵۹۴، ۷۲۷۵ يعني عنه.

۲۵۔ ابواب المناسک۔

کعبے کے مال کا بیان

(اب) بیٹھے ہو انھوں نے فرمایا: میں (کعبے سے) باہر نہیں جاؤں گا جب تک کعبے کا مال نکال کر غریب مسلمانوں میں تقسیم نہ کر دوں۔ میں نے کہا: آپ یہ کام نہیں کر سکتے۔ انھوں نے فرمایا: میں یہ کام ضرور کروں گا۔ لیکن تم نے یہ بات کیوں کہی ہے؟ میں نے کہا: اس لیے کہ نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما نے یہ مال یہاں دیکھا تھا اور ان کو اس مال کی آپ سے زیادہ ضرورت تھی ان دونوں نے تو اسے ہلایا بھی نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی طرح کھڑے ہو گئے اور (کعبے سے) باہر تشریف لے گئے۔

فِيهِ . قَالَ : لَا أَخْرُجُ حَتَّى أَقْسِمَ مَالِ الْكَعْبَةِ بَيْنَ فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ . قُلْتُ : مَا أَنْتَ فَاعِلٌ . قَالَ : لِأَفْعَلَنَّ . قَالَ : وَلِمَ ذَلِكَ ؟ قُلْتُ : لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ رَأَى مَكَانَهُ . وَأَبُو بَكْرٍ . وَهُمَا أَخْرُجُ مِنْكَ إِلَى الْمَالِ . فَلَمْ يُحَرِّكَا . فَقَامَ كَمَا هُوَ ، فَخَرَجَ .



390

نواکد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ صحیح بخاری کی روایت اس سے کفایت کرتی ہے۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کے بنا پر قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۰۳/۱۰۲/۲۳ و سنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد: حديث: ۳۱۱۶) ② اسلام سے پہلے لوگ اللہ کی رضا کے لیے کعبے میں سونا چاندی اور نقد رقم بھیجتے تھے۔ اسلام کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس سے کعبہ شریف کے متعلق اخراجات پورے ہوتے تھے اور ضرورت سے زائد مال جمع رہتا تھا۔ (نبیل الاوطار: ۳۶/۲) ③ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تیری قوم تیری نفی سے نہ لگی ہوتی تو میں کعبے کا خزانہ اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا“ اس کا دروازہ زمین پر بناتا اور اس میں حطیم کا حصہ شامل کر دیتا۔ (صحیح مسلم، الحج، باب نفقۃ الکعبۃ وبنائھا: حدیث: ۱۳۳۳) اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے صحیح ہے۔ ممکن ہے انھیں یہ حدیث نہ پہنچی ہو اس لیے حضرت شیبہ رضی اللہ عنہ کی رائے کو قبول کر لیا۔ ④ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غریب مسلمانوں کا بہت احساس تھا، مسلمان حکمرانوں کو ایسا ہی ہونا چاہیے۔ ⑤ حضرت شیبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تجویز کی سختی سے مخالفت کی کیونکہ وہ دلیور اور سچے لوگ تھے اور امیر المومنین تنقید برداشت کرنے والے تھے۔ ⑥ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سیرت کا ایک روشن پہلو یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد و عمل سے ذرا بھی ادھر ادھر نہیں ہوتے تھے۔ علاوہ ازیں اگر محسوس کرتے کہ ان کی رائے غلط ہے تو فوراً رجوع فرما کر صحیح بات تسلیم کر لیتے تھے۔

۲۵۔ أبواب المناسك ... مکہ مکرمہ میں رمضان کے روزے رکھنے اور بارش میں طواف کرنے کا بیان

(المعجم ۱۰۶) - بَابُ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ
بَاب: ۱۰۶۔ مکہ مکرمہ میں رمضان کے روزے رکھنا
(بِمَكَّةَ (التحفة ۱۰۶)

۳۱۱۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو مکہ مکرمہ میں رمضان کا مہینہ آ گیا اور اس نے حسب استطاعت اس کے روزے رکھے اور قیام کیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے کسی دوسری جگہ گزارے ہوئے ایک لاکھ رمضان کے مہینوں کا ثواب لکھ دے گا۔ اور اس کے لیے ہر دن کے بدلے میں ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اور ہر رات کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھے گا اور ہر دن کے بدلے میں اللہ کی راہ میں ایک سواری کا گھوڑا دینے کا ثواب لکھے گا۔ اور ہر دن کی ایک نیکی اور ہر رات کی ایک نیکی لکھے گا۔“

🌞 فائدہ: یہ روایت سخت ضعیف ہے۔ مکہ میں یعنی خانہ کعبہ میں صرف نماز کی فضیلت ثابت ہے کہ ایک نماز کا ثواب (دیگر مقامات پر پڑھی ہوئی) ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

(المعجم ۱۰۷) - بَابُ الطَّوَافِ فِي مَطَرٍ
بَاب: ۱۰۷۔ بارش میں طواف کرنا
(التحفة ۱۰۷)

۳۱۱۸۔ داؤد بن عقیل ان سے روایت ہے انھوں نے کہا: ہم نے ابو عقیل کے ساتھ بارش میں طواف کیا۔ جب ہم نے طواف مکمل کر لیا تو ہم مقام ابراہیم کے پیچھے آ گئے۔ ابو عقیل نے کہا: میں نے حضرت انس بن طوائف، اُتینا خلف المقام۔ فقال: طُفْتُ طَوَافًا مَعَ أَبِي عِقَالٍ فِي مَطَرٍ. فَلَمَّا قَضَيْنَا طَوَافَنَا، اُتَيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ. فَقَالَ: طُفْتُ

۳۱۱۷۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه أبو نعيم في أخبار أبوهان: ۱۹۶/۲ من حديث عبد الرحيم بن زيد به مختصراً، وانظر، ح: ۲۷۰۳ لعلته، وضعفه البوصري.

۳۱۱۸۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن عدي: ۹۶۰/۳ من حديث داود به، وهو ضعيف كما في التقريب وغيره، وضعفه البوصري * أبو عقال هلال بن زيد مترك كما في التقريب.

مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي مَطَرٍ. فَلَمَّا قَضَيْنَا الطَّوْفَ، أَتَيْنَا الْمَقَامَ فَصَلَّيْنَا رَكَعَتَيْنِ. فَقَالَ لَنَا أَنَسٌ: اتَّبِعُوا الْعَمَلَ. فَقَدْ غُفِرَ لَكُمْ. هَكَذَا قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَطُفْنَا مَعَهُ فِي مَطَرٍ.

مالک بن مالکؓ کے ہمراہ بارش میں طواف کیا۔ جب ہم نے طواف مکمل کر لیا تو مقام ابراہیم پر دو رکعتیں پڑھیں۔ تب حضرت انسؓ نے ہم سے کہا: اب نئے سرے سے اپنے عمل کا حساب سمجھو۔ تمہاری بخشش ہوگئی (پہلے گناہ سب معاف ہو گئے۔) ہمیں بھی رسول اللہ ﷺ نے یہی ارشاد فرمایا تھا جب ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بارش میں طواف کیا تھا۔

(المعجم ۱۰۸) - بَابُ الْحَجِّ مَا شِئَا

(النحفة ۱۰۸)

۳۱۱۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ [الْبُلْبُلِيُّ]: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حَبِيبٍ الزَّيَّاتِ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَغْنَيْنَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ مُشَاةً. مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ. وَقَالَ: «ارْطَبُوا أَوْسَاطَكُمْ بِأُزْرِكُمْ» وَمَشَى خِلْفَ النَّهْرِ وَلَئِي.

۳۱۱۹- حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے مدینہ سے مکہ تک پیدل چل کر حج کیا۔ آپ نے فرمایا: ”اپنی کمریوں پر تہبند اچھی طرح باندھ لو۔ (کمریں کس لو۔)“ اور رسول اللہ ﷺ ایسی رفتار سے چلے جس میں کچھ دوڑنا بھی شامل تھا (تنی تیزی سے چلے کہ دوڑنے کے قریب ہو گئے)۔



🌞 فائدہ: مذکورہ روایت ضعیف ہے جبکہ گزشتہ ابواب میں صحیح احادیث میں یہ صراحت موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ حج کے سفر میں اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔ اور صحابہ کرامؓ نے بھی اپنی اونٹنیوں پر سفر کیا تھا۔



۳۱۱۹- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن خزيمة في صحيحه: ۱۳۹/۴، ح: ۲۵۳۵ عن إسماعيل بن حفص، وصححه الحاكم: ۴۴۲/۱، والذهبي، وضعفه البوصيري، وقال: "حمزان بن أعيان الكوفي قال فيه ابن معين: ليس بشيء، وقال أبو داود: رافضي، وقال النسائي: ليس بثقة"، والصبواب مع البوصيري.

قربانی کی لغوی و اصطلاحی تعریف، اس کی مشروعیت اور بعض اہم احکام و مسائل

* لغوی معنی: الْأُضْحِيَّةُ، لغت میں اس سے مراد وہ جانور ہے جسے ایام عید میں ذبح کیا جاتا ہے۔
 * اصطلاحی تعریف: [هِيَ ذَبْحُ حَيَوَانٍ مَخْصُوصٍ بِنَبِيَّةِ الْقُرْبَةِ فِي وَقْتٍ مَخْصُوصٍ] (الفقه الإسلامي وأدلته ۵۹۴/۳) ”قربانی سے مراد قرب الہی کے حصول کے لیے ایک خاص وقت پر ایک مخصوص جانور کو ذبح کرنا ہے۔“

* قربانی کی مشروعیت: قربانی کا حکم ۲ ہجری میں نازل ہوا۔ اس کی مشروعیت قرآن و سنت اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحِرْ﴾ (الکوثر ۱۰۸:۲)

”اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اکرم ﷺ کا اسوۂ حسنہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

[صَحَّحَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَيْنِ] (صحيح البخاري، الأضاحي، باب

التكبير عند الذبح، حديث: ۵۵۲۵، وصحيح مسلم، الأضاحي، باب استحباب استحسان

الضحية.....، حديث: ۱۹۶۶)

۲۶۔ ابواب الاضاحی

قربانی کی لغوی و اصطلاحی تعریف اس کی شروعات اور بعض اہم احکام و مسائل

”نبی اکرم ﷺ نے دو چٹکیرے سینگوں والے مینڈھے ذبح کیے۔“

* مشروعیت قربانی کی حکمت: ① قربانی سے قرب الہی حاصل ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ

ہے: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحَرْ﴾ (الکوثر ۱۰۸: ۲) ”اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔“

② قربانی ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سنت کا احیا ہے۔

③ قربانی سے فقراء اور مساکین کی مدد ہو جاتی ہے۔

④ اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو ہمارے تابع کر دیا ہے۔ اس نعمت کا شکر ادا کرنے کیلئے قربانی کی جانی چاہیے۔

* قربانی کے بعض اہم احکام: ① قربانی کے لیے جانور کا (مُسِنَّہ) (دودانتا) ہونا افضل ہے یعنی

جس کے دودھ کے دانت گر کر نئے دودانت آ گئے ہوں۔ (صحیح مسلم، الاضاحی، باب سنّ

الأضحیۃ، حدیث: ۱۹۶۳)

② قربانی میں عیب دار مثلاً: کاناً، پیار، لنگڑا، نہایت لاغر اور کان میں نقص والے جانور کو ذبح نہیں

کرنا چاہیے۔ (سنن أبی داود، الاضاحی، ما یکرہ من الضحایا، حدیث: ۲۸۰۲، وإرواء

الغلیل: ۳۶۱/۴، ۳۶۲)

③ قربانی کا جانور نماز عید کے بعد ذبح کرنا چاہیے ورنہ قربانی نہیں ہوگی۔

④ جانور کو ذبح کرتے وقت اسے قبلہ رخ کرنا چاہیے۔

⑤ قربانی کے جانور کو خود ذبح کرنا افضل ہے۔

⑥ قربانی کا گوشت خود کھانا، غرباء میں تقسیم کرنا اور اقرباء کو ہدیہ کرنا مستحب ہے۔

⑦ قصاب کو گوشت اور کھال وغیرہ کی شکل میں اجرت نہیں دی جاسکتی۔

⑧ ایک بکرا یا دنبہ پورے گھر والوں کی طرف سے کافی ہوتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، الاضاحی، باب

من ضحی بشاة عن اہله، حدیث: ۳۱۴۷) البتہ حصول ثواب کے لیے مزید جانور ذبح کرنا

افضل ہے۔

⑨ قربانی کی نیت کرنے والا ذبح کا چاند نظر آنے کے بعد بال اور ناخن نہ اتروائے بلکہ قربانی والے

دن جانور ذبح کرنے کے بعد اتروائے۔ (صحیح مسلم، الاضاحی، باب نہی من دخل علیہ



۲۶۔ أبواب الأضاحي قربانی کی لغوی و اصطلاحی تعریف اس کی مشروعیت اور بعض اہم احکام و مسائل

عشر ذی الحجۃ.....، حدیث: (۱۹۷۷)

⑩ ذبح کرتے وقت درج ذیل دعا پڑھنی چاہیے: [إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ أُمَّتِهِ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ] (مسند أحمد: ۳/۳۷۵ و سنن أبي داود: الضحايا، باب ما يستحب من الضحايا، حدیث: ۲۷۹۵) واللفظ له) دعا میں مذکور الفاظ [عَنْ مُحَمَّدٍ وَ أُمَّتِهِ] کے بجائے اپنا اور اہل و عیال کا نام لے لیا جس کی طرف سے ذبح کر رہا ہے اس کا نام لے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۶) أَبْوَابُ الْأَضَاحِيِّ (التحفة ۱۸)

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) - بَابُ أَضَاحِيِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
(التحفة ۱)

باب ۱- اللہ کے رسول ﷺ کی قربانی کا بیان

۳۱۲۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو چترے اور سیٹگوں والے مینڈھوں کی قربانی دیا کرتے تھے اور (ذبح کرتے وقت) بسم اللہ اور تکبیر پڑھتے تھے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کی گردن پر قدم مبارک رکھ کر اپنے ہاتھ سے انھیں ذبح کرتے دیکھا۔

۳۱۲۰- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَفْرَتَيْنِ. وَيُسَمِّي وَيُكَبِّرُ. وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبَحُ بِيَدِهِ، وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا.

🌞 فوائد و مسائل: ① عید الاضحیٰ کے موقع پر صاحب استطاعت کو کم از کم ایک بکری مینڈھا گائے یا اونٹ کے ایک حصے کی قربانی کرنا ضروری ہے۔ ② ایک سے زیادہ جانوروں کی قربانی بھی جائز بلکہ افضل ہے۔ ③ گھر کے فرد کو اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کرنا چاہئے تاہم کوئی دوسرا شخص بھی ذبح کر سکتا ہے۔ ④ قربانی کا جانور عمدہ اور خوبصورت ہونا چاہیے۔ ⑤ قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت درج ذیل حدیث میں مذکور دعا پڑھنا مسنون ہے جس کی تفصیل ابتدا میں گزر چکی ہے۔ ⑥ ذبح کرتے وقت جانور کے جسم پر پاؤں رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ جانور قابو میں رہے اور بھاگنے کی کوشش نہ کرے۔

۳۱۲۰- أخرجه البخاري، الأضاحي، باب من ذبح الأضاحي بيده، ح: ۵۵۵۸، ومسلم، الأضاحي، باب استحباب استحسان الضحية، وذبحها مباشرة بلا توكيل والتسمية والتكبير، ح: ۱۸/۱۹۶۶ من حديث شعبة به.

۳۱۲۱- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، يَوْمَ عِيدٍ، يَكْبَشِينَ، فَقَالَ: حِينَ وَجَّهَهُمَا: «إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ. إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ. اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمِّهِ».

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

۳۱۲۱- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن دو مینڈھے قربان کیے۔ جب انھیں قبلہ رخ کیا تو فرمایا: إِبْرَاهِيمَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ، اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمِّهِ [میں نے کسکو ہو کر اپنا چہرہ اس اللہ کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکین میں سے نہیں۔ بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا مالک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا فرماں بردار ہوں۔ اے اللہ! یہ جانور تجھی سے ملا اور تیرے ہی لیے قربان کیا۔ محمد (ﷺ) اور ان کی امت کی طرف سے۔“

۳۱۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يُصْحِيَ، اشْتَرَى كَبْشَيْنِ

۳۱۲۲- حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب قربانی کرنا چاہتے تو دو بڑے بڑے موٹے تازے سیٹگوں والے چشتکرے اور فحشی مینڈھے خریدتے۔ ایک اپنی امت کی طرف سے زوج فرماتے، یعنی امت کے ہر اس فرو کی طرف سے جو

۳۱۲۱- [حسن] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب ما يستحب من الضحايا، ح: ۲۷۹۵ من حديث ابن إسحاق به، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۸۹۹ * ابن إسحاق صرح بالسماع، يزيد سمعه من خالد بن أبي عمران عن أبي عياش الزرقى، والزرقى حسن الحديث على الراجح.

۳۱۲۲- [حسن] أخرجه أحمد: ۲۲۵/۶ عن عبد الرزاق به، وحسنه البوصيري * الثوري عنمن، تقدم، ح: ۱۶۲، وله شاهد عند أحمد: ۳۹۱/۶، ۳۹۲، وإسناده حسن، وكذا رواه وكيع عن سفیان، أحمد: ۳۶/۶.

۲۶۔ ابواب الاضاحی

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

عَظِيمَيْنِ سَمِيعَيْنِ أَقْرَبَيْنِ أَمْلَحَيْنِ اللہ کی توحید کی گواہی دیتا ہو اور نبی ﷺ کے پیغام
مَوْجُوءَيْنِ. فَلَذَبَحَ أَحَدُهُمَا عَنْ أَمِيهِ، لِمَنْ شَهِدَ لِلَّهِ بِالتَّوْحِيدِ وَشَهِدَ لَهُ بِالتَّبْلَاغِ. وَذَبَحَ
الْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ. سے ذبح کرتے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① قربانی کے جانور عمدہ ہونے چاہئیں۔ ② جانور ظاہری شکل و صورت میں بھی اچھا ہونا
چاہیے اور موٹا تازہ اور صحت مند بھی۔ ③ خسی جانور کی قربانی درست ہے۔ اسے عیب شمار نہیں کیا جاتا۔ ④ گھر
کے تمام افراد کی طرف سے ایک جانور کی قربانی کافی ہے۔ ⑤ کسی اور کی طرف سے قربانی کرنا درست ہے۔
⑥ میت کی طرف سے قربانی کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ نبی ﷺ کے عمومی عمل سے استدلال اس لیے
صحیح نہیں کہ بعض علماء کے نزدیک وہ آپ کا خاصہ ہے جس میں امت کے لیے آپ کی اقتدا جائز نہیں۔ دیکھیے:
(ارواء الغلیل: ۳۵۳/۴) علاوہ ازیں خیر القرون (صحابہ و تابعین کے بہترین ادوار) میں بھی میت کی طرف سے
قربانی کرنے کا ثبوت نہیں ملتا۔ صرف ایک نقطہ نظر سے اس کا جواز ہو سکتا ہے کہ میت کی طرف سے صدق کرنا
جائز ہے، یعنی ایصالِ ثواب کے طور پر اس کا انکار کرنا ممکن نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔



398

(المعجم ۲) - بَابُ الْأَضَاحِيِّ وَاجِبَةٌ هِيَ
أَمْ لَا؟ (التحفة ۲)

۳۱۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے پاس (قربانی
عِيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ کرنے کی) گنجائش ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو اسے
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ چاہیے کہ ہماری عید گاہ کے قریب بھی نہ آئے۔“
لَهُ سَعَةٌ، وَلَمْ يَضَحَّ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَضَلَّنَا».

🌞 فوائد و مسائل: ① اس حدیث سے بظاہر قربانی کا وجوب ثابت ہوتا ہے لیکن دوسرے دلائل سے اس کا
استحباب و استئذان معلوم ہوتا ہے اس لیے محدثین نے ان سارے دلائل کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلہ کیا ہے
کہ قربانی سنت مؤکدہ ہے، یعنی ایک اہم اور مؤکد حکم ہے فرض نہیں، تاہم استطاعت کے باوجود اس سنت
مؤکدہ سے گریز کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ ② قربانی مسلمانوں کی اجتماعیت کا مظہر ہے اور اس سے آپس کے
تعلقات بہتر ہوتے ہیں۔ ③ قربانی نہ کرنے والا مسلمانوں کی خوشیوں میں شریک ہونے کا حق نہیں رکھتا تاہم

اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسے نماز عید پڑھنے کی ضرورت نہیں بلکہ مقصد اسے تنبیہ کرنا ہے تاکہ وہ قربانی ترک نہ کرے۔

۳۱۲۴- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الضَّحَايَا. أَوْاجِبَةٌ هِيَ؟ قَالَ: صَحِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَالْمُسْلِمُونَ مِنْ بَعْدِهِ، وَجَرَتْ بِهِ الشُّنَّةُ.

۳۱۲۳- حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کیا قربانی واجب ہے؟ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے قربانی کی اور رسول اللہ ﷺ کے بعد مسلمان قربانی دیتے رہے اور یہی طریقہ جاری ہے۔

۳۱۲۴- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عِيَّاشٍ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاءَ: حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ. فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

۳۱۲۳- (م) حضرت جبلة بن سحيم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہی سوال کیا اور انھوں نے یہی جواب دیا۔

۳۱۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ. قَالَ: أَتَيْنَا أَبَا رَمْلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: كُنَّا وَقُوفًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ، فِي كُلِّ عَامٍ،

۳۱۲۵- حضرت مخنف بن سليم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم عرفہ میں نبی ﷺ کے قریب ٹھہرے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”لوگو! ہر گھر والوں پر ہر سال قربانی اور عترہ (واجب) ہے۔“

۳۱۲۴- [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۱۴۷/۷، ۱۴۸، ح: ۶۶۶۴ من حديث إسماعيل به، وقال: "لم يرو هذا الحديث عن ابن عون إلا إسماعيل بن عياش"، وانظر، ح: ۷۵، ۵۹۵، ۱۳۶۱ لعلته * إسماعيل ابن عياش ضعيف في غير رواية الشاميين ولهذا منها .

۳۱۲۴- م - [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأضاحي، باب ماجاء في إيجاب الأضحية سنة، ح: ۱۵۰۶ من حديث الحجاج به، وقال: "حسن صحيح"، وانظر، ح: ۴۹۶، ۲۵۸۷، لعلته * حجاج بن أرتاء ضعيف مدلس وليس شامياً .

۳۱۲۵- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب ماجاء في إيجاب الأضاحي، ح: ۲۷۸۸ من حديث عبدالله بن عون به، وحسنه الترمذي، ح: ۱۵۱۸، وضعفه عبدالحق الاشيلي، والخطابي وغيرهما * وأبورملة مجهول الحال، جهله ابن القطان وغيره، ويغني عنه حديث النسائي، ح: ۴۲۳۶، وأبي داود، ح: ۲۸۳۰ .

۲۶۔ ابواب الأضاحی

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

أَصْحِيَّةٌ وَعَتِيرَةٌ.

أَتَذَرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ؟ هِيَ الَّتِي يُسَمِّيَهَا
كِيَا تَحْمِيحُ مَعْلُومُ هِيَ كَهْ عَتِيرَه كِيَا هِيَ؟ وَهِيَ جِئِ
النَّاسُ الرَّجِيَّةُ. لَوْ كَرَجِيَّةُ كَتَبَتْ هِيَ۔

🌞 فوائد و مسائل: ① کتاب الذبائح کے دوسرے باب میں وارد احادیث میں عتیرہ کی مشروعیت کی نفی کی گئی ہے۔ بعض علماء نے ان دونوں کو اس انداز سے جمع کیا ہے کہ عید کی قربانی واجب ہے اور جب کی قربانی نفل یعنی [لَا عَتِيرَةَ] ”کوئی عتیرہ نہیں“ کا مطلب یہ ہے کہ عتیرہ واجب نہیں۔ اور زیر مطالعہ حدیث کا مطلب ہو گا کہ عتیرہ مشروع ہے۔ بہت سے علماء نے عتیرہ کو منسوخ قرار دیا ہے۔ ② مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ سنن النسائي اور سنن أبي داود کی احادیث اس سے کفایت کرتی ہیں، دیکھیے تحقیق و تخریج حدیث ہذا۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے اسے حسن قرار دیا ہے، لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۲۹/۲۹، ۳۲۰، وصحيح سنن أبي داود (مفصل) للالباني) (حدیث: ۲۲۸۷)

باب ۳۔ قربانی کا ثواب

(المعجم ۳) - بَابُ ثَوَابِ الْأَصْحِيَّةِ

(التحفة ۳)

۳۱۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ [الدَّمَشْقِيُّ]: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
نَافِعٍ: حَدَّثَنِي أَبُو الْمُثَنَّى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ،
عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا
عَمِلَ ابْنُ آدَمَ يَوْمَ النَّحْرِ عَمَلًا أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هِرَاقَةٍ ذِمٍّ. وَإِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ
الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَطْلَافِهَا وَأَشْعَارِهَا. وَإِنَّ
الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَكَانٍ، قَبْلَ أَنْ
يَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ. فَطَيَّبُوا بِهَا نَفْسًا».

۳۱۲۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”قربانی کے دن آدم کا بیٹا کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو اللہ کو خون بہانے (جانور کی قربانی کرنے) سے زیادہ محبوب ہو۔ وہ (جانور) قیامت کے دن اپنے سینکڑوں کھروں اور ہاتھوں سمیت آئے گا (اور نیکی کے پلڑے میں رکھا جائے گا۔ قربانی کے جانور کا) خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے ہاں (قبولیت کا) مقام حاصل کر لیتا ہے اس لیے خوش دلی سے قربانی کیا کرو۔“

۳۱۲۶۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأضاحي، باب ما جاء في فضل الأضحية، ح: ۱۴۹۳ من حديث عبدالله بن نافع به، وقال: "حسن غريب" * أبو المثنى سليمان بن يزيد الكعبي ضعيف كما في التفریب وغيره.

۲۶- ابواب الاضاحی

قربانی سے متعلق احکام ومسائل

۳۱۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْفَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ مُسْكِينٍ: حَدَّثَنَا عَائِدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا هَذِهِ الْأَضَاحِي؟ قَالَ: «سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ» قَالُوا: فَمَا لَنَا فِيهَا؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٍ» قَالُوا: فَالْصُّوفُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةٌ».

۳۱۲۷- حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہیں۔“ انھوں نے کہا: اس میں ہمارے لیے کیا (ثواب) ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہر بال کے بدلے نیکی ہے۔“ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اور اون؟ فرمایا: ”اون کے بھی ہر بال کے بدلے نیکی ہے۔“

(المعجم ۴) - بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ

باب ۴- کون سی قربانی مستحب ہے؟

الْأَضَاحِي (التحفة ۴)

۳۱۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحَبِلَ، يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ، وَيَمْسِي فِي سَوَادٍ، وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ.

۳۱۲۸- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سینگوں والے زمینڈھے کی قربانی دی۔ وہ سیاہی میں کھاتا، سیاہی میں چلنا اور سیاہی میں دیکھتا تھا۔

🌟 فوائد ومسائل: ① قربانی کا جانور دیکھنے میں بھی خوبصورت ہونا چاہیے۔ ② ”ز“ (فحیل) سے مراد یہ ہے کہ وہ خسی نہ تھا۔ ③ ز اور خسی دونوں قسم کا جانور قربانی میں دینا جائز ہے۔ ④ سیاہی میں کھانے، چلنے اور

۳۱۲۷- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه البيهقي: ۲۶۱/۹ من حديث سلام به، وانظر، ح: ۱۴۸۵ لحال أبي داود نفع بن الحارث الأعمى، وتلميذه المجاشعي ضعيف (تقريب).

۳۱۲۸- [حسن] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب ما يستحب من الضحايا، ح: ۲۷۹۶ من حديث حفص به، وقال الترمذي، لا نعرفه إلا من حديث حفص، ح: ۱۴۹۶ "حسن صحيح غريب"، ولم أجد تصريح سماعه تقدم، ح: ۱۱۱۴، ولحديثه شاهد عند مسلم، ح: ۱۹۶۷ وغيره.

۲۶- ابواب الاضاحی

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

دیکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا منہ بھی سیاہ تھا اس کے پاؤں بھی کالے تھے اور اس کی آنکھوں کے ارد گرد کی جگہ بھی سیاہ تھی۔ اس طرح کا مینڈھا خوبصورت سمجھا جاتا ہے، نیز دیکھنے میں بھی خوبصورت اور بھلا لگتا ہے۔

۳۱۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ ابْنِ حَلْبَسٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ أَبِي سَعِيدٍ [الرَّزَقِيِّ]، صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى شِرَاءِ الضَّحَايَا.

۳۱۲۹- حضرت یونس بن میسرہ بن حلبس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اللہ کے رسول ﷺ کے صحابی حضرت ابوسعید زرقی رضی اللہ عنہ کے ساتھ قربانی کے جانور خریدنے گیا۔

قَالَ يُونُسُ: فَأَشَارَ أَبُو سَعِيدٍ إِلَى كَبْشٍ أَدْعَمَ، لَيْسَ بِالْمُرْتَفِعِ وَلَا الْمُنْتَضِعِ فِي جِسْمِهِ. فَقَالَ لِي: اشْتَرِ لِي هَذَا. كَأَنَّهُ شَبَّهُهُ بِكَبْشِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

یونس بن میسرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے مینڈھے کی طرف اشارہ کیا جس کے کانوں اور گلے کا کچھ حصہ سیاہ تھا۔ وہ جسمانی طور پر نہ زیادہ اونچا تھا نہ زیادہ پست تھا۔ انھوں نے فرمایا: میرے لیے یہ خرید لو۔ گویا انھوں نے اسے رسول اللہ ﷺ کے مینڈھے کے مشابہ قرار دیا۔



🌞 فوائد و مسائل: ① بزرگ آدمی کے ساتھ اس کی ضروریات کے سلسلے میں جانا اس کی خدمت اور احترام میں شامل اور باعثِ ثواب ہے۔ ② قربانی کا جانور بالکل کھانا نہیں ہونا چاہیے ہاں البتہ بہت زیادہ قیمتی اور نمایاں نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ ③ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ کوشش کرتے تھے کہ ان کا ہر عمل رسول اللہ ﷺ کے عمل سے ممکن حد تک مشابہ ہو اسی لیے امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے باب کے عنوان میں اسے مستحب قرار دیا ہے۔

۳۱۳۰- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَائِذٍ أَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ

۳۱۳۰- حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین کفن وہ ہے جو ایک رنگ کی دو چادروں پر مشتمل ہو اور بہترین قربانی سیگنوں

۳۱۲۹- [إسناده حسن] أخرجه ابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني: ۴/ ۲۲۴، ح: ۲۲۰۹ عن عبد الرحمن بن إبراهيم دحيم به، وقال البوصيري: "إسناده صحيح ورجاله ثقات".

۳۱۳۰- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأضاحي، باب خير الأضحية الكبش، ح: ۱۵۱۷ من حديث أبي عائذ عفير به، وقال: "غريب"، وانظر، ح: ۲۷۷۸ لعلته.

۲۶۔ ابواب الاضاحی قربانی سے متعلق احکام و مسائل

عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ: «خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ. وَخَيْرُ الضَّحَايَا
الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ».

(المعجم ۵) - باب: عَنْ كَمْ تُجْزَى
الْبِدَنَةُ وَالْبَقَرَةُ (التحفة ۵)

باب: ۵۔ اونٹ اور گائے (کی قربانی) کتنے
افراد کی طرف سے کفایت کر سکتی ہے؟

۳۱۳۱۔ حَدَّثَنَا هَدِيبَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ:
أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى: أَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ
وَاقِدٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَحْمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي
سَفَرٍ، فَحَضَرَ الْأَضْحَى. فَاشْتَرَكْنَا فِي
الْجُزُورِ عَنْ عَشْرَةٍ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

۳۱۳۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ ایک سفر میں رسول اللہ
ﷺ کے ہمراہ تھے کہ عید الاضحیٰ آگئی چنانچہ ہم نے دس
دس آدمیوں کی طرف سے ایک ایک اونٹ اور سات
سات آدمیوں کی طرف سے ایک ایک گائے مشترکہ طور
پر ذبح کی۔

۳۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى:
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ،
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: تَحَرَّنا
بِالْحَدِيثِ، مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، الْبِدَنَةَ عَنْ
سَبْعَةٍ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

۳۱۳۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں
نے فرمایا: ہم نے حدیبیہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ ایک
اونٹ سات افراد کی طرف سے اور ایک گائے سات
افراد کی طرف سے ذبح کی۔

🌟 فائدہ: پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اونٹ میں دس آدمی شریک ہو سکتے ہیں اور دوسری حدیث سے
معلوم ہوتا ہے کہ اونٹ میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے متعدد
احادیث روایت کی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج میں بھی اور عمرے میں بھی سات آدمیوں کو ایک اونٹ میں
شریک کیا۔ (صحیح مسلم، الحج، باب جواز الاشتراك في الهدي، وإجزاء البدنة والبقرة كل واحدة
منهما عن سبعة، حدیث: ۱۳۱۸) لیکن ان دونوں احادیث میں باہم کوئی تعارض نہیں کیونکہ اونٹ میں دس

۳۱۳۱۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأضاحي، باب ما جاء في الاشتراك في البدنة والبقرة، ح: ۹۰۵،
وحدیث: ۱۵۰۶ من حدیث الحسين به، وقال: "حسن غريب".

۳۱۳۲۔ [صحیح] أخرجه مسلم، الحج، باب جواز الاشتراك في الهدي، وإجزاء البدنة والبقرة كل واحدة منهما
عن سبعة، ح: ۱۳۱۸ من حدیث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۴۸۶/۲.

۲۶۔ ابواب الأضاحی

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

آدمیوں کی شرکت کا واقعہ عام قربانی کے موقع کا ہے جب کہ سات آدمیوں کی شرکت کا تعلق حج و عمرہ سے ہے۔ بنا بریں حج و عمرہ میں گائے اور اونٹ دونوں میں صرف سات سات افراد ہی شریک ہوں گے جب کہ عام قربانی میں گائے میں سات اور اونٹ میں دس (۱۰) افراد شریک ہو سکتے ہیں۔ یہ فرق حدیث سے ثابت ہے۔

۳۱۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَمَنَ اعْتَمَرَ مِنْ نِسَائِهِ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، بَقَرَةً يَنْتَهُنَّ.

۳۱۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنی ان ازواج کی طرف سے جنہوں نے عمرہ ادا کیا تھا مشترکہ طور پر ایک گائے ذبح کی۔

فائدہ: مذکورہ روایت کو سندا ضعیف قرار دیتے ہوئے ہمارے فاضل محقق نے کہا ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت اس سے کفایت کرتی ہے۔ دیکھیے: تحقیق و تخریج حدیث ذبا۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سندا ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (ضعیف سنن أبي داود (مفصل) للألبانی رقم: ۵۳۷۷ و سنن ابن ماجہ بتحقیق الذکور بشار عواد، رقم: ۲۱۲۲)

۳۱۳۴- حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي حَاضِرٍ الْأَزْدِيِّ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَلَّتِ الْإِبِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَنْحَرُوا الْبَقَر.

۳۱۳۴- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں (ایک بار) اونٹوں کی قلت ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے گایوں کو قربان کرنے کا حکم دے دیا۔

فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سندا ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور انھیں کی رائے اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ لہذا مذکورہ روایت سندا ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد اور متابعت کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (ضعیف

۳۱۳۳- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، المناسك، باب في هدي البقر، ح: ۱۷۵۱ من حديث الوليد بن وصححه ابن حبان، ح: ۹۷۷، والحاكم ۶/۱: ۴۶۷ على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي * يحيى بن أبي كثير عن عمن، وحديث البخاري رقم: ۱۷۰۹، ومسلم: ۱۲۵۰/۱۲۱۱، ۱۳۱۹، يعني عنه.

۳۱۳۴- [إسناده ضعيف] وصححه البوصيري، وانظر، ح: ۸۵۵ لحال أبي بكر بن عباس.

۲۶۔ ابواب الأضاحی - قربانی سے متعلق احکام و مسائل

مسند أبي داود (مفصل) للألباني تحت الحديث: ۳۲۵، وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور عواد رقم: ۳۱۳۳

۳۱۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمَصْرِيُّ، أَبُو طَاهِرٍ: [أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ]: أَنْبَأَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ [عَمْرَةَ]، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحَرَ عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، بَقْرَةً وَاحِدَةً.

۳۱۳۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں آل محمد ﷺ کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

(المعجم ۶) - باب: كَمْ يُجْزَى مِنَ الْغَنَمِ عَنْ الْبَدَنَةِ (التحفة ۶)

باب: ۶۔ کتنی بکریاں اونٹ کے برابر ہیں؟

۳۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءُ الْخُرَّاسَانِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَنَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ عَلَيَّ بَدَنَةً. وَأَنَا مُوسِرٌ بِهَا. وَلَا أَجِدُهَا فَأَشْتَرِيهَا. فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَنَاعَ سَبْعَ شِيَاهٍ فَيَذْبَحَهُنَّ.

۳۱۳۶۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میرے ذمے ایک اونٹ ہے (میں نے اسے ذبح کرنے کی نذر مانی ہے) اور میں (مالی طور پر) اس کی طاقت بھی رکھتا ہوں لیکن مجھے وہ ملتا نہیں کہ خرید لوں۔ نبی ﷺ نے اسے حکم دیا کہ سات بکریاں خرید کر ذبح کر دے۔

۳۱۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو ثَوْرٍ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ،

۳۱۳۷۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

۳۱۳۵۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، المناسك، باب في هدي البقر، ح: ۱۷۵۰ عن ابن السرح المصري به، وله شاهد عند النسائي في الكبرى، ح: ۴۱۲۹، وإسناده حسن.

۳۱۳۶۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۱۲/۱ عن محمد بن بكر به، وله طريق آخر عند البيهقي: ۱۶۹/۵ عن عطاء به، ولم يصح عنه * وعطاء يدلس كما تقدم، ح: ۶۰۲، وفيه علة أخرى.

۳۱۳۷۔ أخرجه البخاري، الشركة، باب من عدل عشرة من الغنم بجوزر في القسم، ح: ۵۵۰۷، ۵۵۰۶، ۵۵۰۹، ومسلم، الأضاحي، باب جواز الذبح بكل ما أنهر الدم إلا السن وسائر العظام، ح: ۱۹۶۸ من حديث سفیان الثوري به.

۲۶- ابواب الأضاحی

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

تہامہ کے علاقے میں ذوالحلیفہ کے مقام پر تھے۔ ہمیں (غنیمت میں) اونٹ اور بکریاں ملیں۔ لوگوں نے جلدی کی۔ (یعنی) ہم نے (غنیمت) تقسیم ہونے سے پہلے (جانور ذبح کر کے) دیکھیں پکالیں۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے حکم سے ان (دیگوں) کو الٹا دیا گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ دس بکریوں کے برابر قرار دیا (اور اس کے مطابق مال غنیمت کے جانور تقسیم کیے۔)

عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ . وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ يَهَامَةَ . فَأَصْبَحْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا . فَعَجَلُ الْقَوْمِ . فَأَغْلَيْنَا الْقُدُورَ قَبْلَ أَنْ يَقْسَمَ . فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ . فَأَمَرَ بِهَا . فَأُكْمِئَتْ . ثُمَّ عَدَلَ الْجَزُورُ بِعَشْرَةٍ مِنَ الْغَنَمِ .

🌞 نوامد و مسائل: ① اس حدیث سے یہ دلیل لی گئی ہے کہ چونکہ اونٹ دس بکریوں کے برابر ہے، لہذا اونٹ میں دس آدمی شریک ہو کر قربانی کر سکتے ہیں، لیکن یہ دلیل واضح نہیں کیونکہ ممکن ہے اس وقت اونٹ کم اور بکریاں زیادہ ہونے کی وجہ سے ایک اونٹ کی قیمت دس بکریوں کے برابر شمار کی گئی ہو۔ یا اونٹ عمدہ اور بکریاں دبی ہونے کی وجہ سے یہ شرح رکھی گئی ہو۔ دیکھیے: (فتح الباری ۵/۹: ۷۷۵) اور غنیمت تقسیم کرتے وقت حصوں کی قیمت برابر ہونے کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ ② غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے کوئی عبادہ غنیمت کی کسی چیز پر قبضہ نہیں کر سکتا۔ ③ بعض اوقات کسی غلطی پر مالی سزا بھی دی جاسکتی ہے۔ ④ اس حدیث میں ذوالحلیفہ سے مراد وہ مشہور مقام نہیں جو اہل مدینہ کا میقات ہے بلکہ یہ یمن کے علاقے میں ہے۔ (محمد فواد عبدالباقی حاشیہ سنن ابن ماجہ)



(المعجم ۷) - باب: مَا يُجْزَى مِنْ

الأضاحي (النحفة ۷)

باب: ۷- کس عمر کے جانور کی قربانی درست ہے؟

۳۱۳۸- حضرت عقبہ بن عامر جنتی رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں کچھ بکریاں دیں جو انھوں نے قربانی کے لیے (رسول اللہ ﷺ کے حکم سے) صحابہ کرام میں تقسیم کر دیں۔ (ان کے پاس) بکری کا ایک سالہ بچہ (باقی) رہ گیا۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو خبر دی تو آپ نے فرمایا: ”اس کی قربانی تم دے دو۔“

۳۱۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ : أَنبَأَنَا

اللَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْحَخِيرِ ، عَنْ عُثْبَةَ بْنِ غَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا . فَقَسَمَهَا عَلَى أَصْحَابِهِ صَحَابًا . فَبَقِيَ عَتُودٌ . فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ : « صَحِّحْ بِهِ أَنْتَ » .

۳۱۳۸- أخرجه البخاری، الوکالة، باب وكالة الشريك في القسمة وغيرها، ح: ۲۳۰۰ من حديث الليث

به، ومسلم، الأضاحي، باب سن الأضحية، ح: ۱۹۶۵ عن ابن رمح به.

۲۶- أبواب الأضاحی

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

فائدہ: ① حدیث میں عتود کا لفظ ہے جس کا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے: ”جو بچہ خود چرنے پگھلنے کے قابل ہو جائے اور ماں کا محتاج نہ رہے۔“ ② نواب وحید الزمان خان رحمۃ اللہ علیہ نے عتود کے معنی ایک سال کا بکری کا بچہ کیے ہیں۔ (ترجمہ حدیث زیر مطالعہ) ہم نے اپنے ترجمہ میں اسی کو اختیار کیا ہے۔

۳۱۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، مَوْلَى الْأَسْلَمِيِّينَ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: حَدَّثَنِي أُمُّ بِلَالٍ بِنْتُ هِلَالٍ، عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَجُوزُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ أَضْحِيَّةً».

۳۱۳۹- حضرت ام ہلال بنت ہلال رضی اللہ عنہا نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بھینڑ کے جذع کی قربانی جائز ہے۔“

فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند اضعیف قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ آئندہ آنے والی حدیث اس سے کفایت کرتی ہے۔ دیکھیے تحقیق و تخریج حدیث ہذا۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے اسے حسن الخیرہ قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سند اضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد اور متابعات کی بنا پر قابل حجت اور قابل عمل ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۶۳۲/۴، ۶۳۳)

۳۱۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَتْبَانَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُثَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُقَالُ لَهُ مُحَاشِيعٌ، مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ. فَعَزَبَتِ الْعَنَمُ. فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «إِنَّ الْجَذَعُ يُؤْفِي بِمِمَّا تُؤْفِي مِنْهُ النَّبِيَّةُ».

۳۱۴۰- حضرت عاصم بن کلیب رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (حضرت کلیب بن شہاب رضی اللہ عنہ) سے روایت کی انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی کے ساتھ تھے جن کا نام حضرت مجاشع (بن مسعود) رضی اللہ عنہ تھا جو کہ قبیلہ بنو سلیم میں سے تھے۔ (قربانی کے لیے) بکریاں (تقسیم کی گئیں تو) کم پڑ گئیں چنانچہ انھوں نے ایک شخص کو حکم دیا تو اس نے اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”بلاشبہ جذعہ (ایک سالہ) ٹہنیہ (دو دانے) کی جگہ کفایت کر جاتا ہے۔“

۳۱۳۹- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۶/۳۶۸ عن أنس بن عياض به * أم محمد والدة محمد بن أبي يحيى مقبولة (أي مستورة، مجهولة الحال) كما في التقریب، والحديث الآتي يغني عنه.

۳۱۴۰- [صحیح] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب ما يجوز في الضحايا، ح: ۲۷۹۹ من حديث عبد الرزاق به، وصححه الحاكم: ۴/۲۲۶، وابن حزم وغيرهما.

۲۶۔ ابواب الاضاحی ... قربانی سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فوائد و مسائل: ① تَبَيَّنَ يَأْمُسِنَهُ اس جانور کو کہتے ہیں جس کے دودھ کے دانت ٹوٹ کر دو نئے دانت آ جائیں ② جَذْعُ اس جانور کو کہتے ہیں جس کے دودھ کے دانت نہ ٹوٹے ہوں۔ ③ مذکورہ بالا حدیث اور ام بلال رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث: ”بھیڑ کے جذع کی قربانی کرو اس لیے کہ اس کی قربانی جائز ہے۔“ (مسند أحمد: ۳۶۸/۶) سے معلوم ہوتا ہے کہ عام حالات میں بھی بھیڑ کا جذع قربانی کیا جاسکتا ہے البتہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت، جو کہ صحیح مسلم (۱۹۶۳) میں ہے، کی رو سے مُسِنَهُ (دودانتا) جانور قربانی کرنا افضل ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کی بابت فتح الباری میں لکھتے ہیں: ”امام نووی رحمہ اللہ نے جمہور علماء سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے اس حدیث کو افضلیت پر محمول کیا ہے۔“ دیکھیے: (فتح الباری: ۲۰/۱) نیز راجح قول کے مطابق جَذْعُ صرف بھیڑ میں جائز ہے یعنی ذبہ اور چھترا، دیگر جانوروں کے اس عمر کے بچوں کی قربانی کرنا جائز نہیں۔ اس مسئلے کی تفصیل کے لیے اگلی حدیث کے فوائد میں بحث دیکھی جاسکتی ہے۔ ④ شیخ زہیر شاولیش لکھتے ہیں: ”بھیڑ بکری اور گائے تیل میں مسنہ وہ ہوتا ہے جو تیسرے سال میں لگ جائے اور اونیوں میں جو چھٹے سال میں لگ جائے۔ بھیڑ کے جذع کے متعلق علمائے لغت اور اکثر علماء کا مشہور اور راجح قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ (بھیڑ کا بچہ) ہے جو پورے سال کا ہو جائے۔ امام شوکانی، امام نووی، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اور دیگر علماء نے یہی فرمایا ہے۔ (حاشیہ ضعیف سنن ابن ماجہ) لیکن یہ بات حتمی نہیں، الگ الگ ملکوں کی الگ الگ آب و ہوا کی وجہ سے اس میں فرق بھی ہو سکتا ہے اس لیے اصل اعتبار بکرے، گائے تیل اور اونٹ میں دودانتا ہونا ہے اور دینے چھترے کا ایک سالہ ہونا۔



۳۱۴۱- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ حَيَّانَ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دودانتے کے سوا کوئی جانور (قربانی میں) ذبح نہ کرو سوائے اس کے کہ تمھارے لیے (دودانتا جانور تلاش کرنا) مشکل ہو جائے تو بھیڑ کا جذع ذبح کر دو۔“

۳۱۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ : أَتَيْنَا زُهَيْرَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً . إِلَّا أَنْ يَعْسَرَ عَلَيْكُمْ ، فَتَذْبَحُوا جَذْعَةً مِنَ الضَّأْنِ » .

🌞 فائدہ: علامہ البانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جذع سے مراد بھیڑ کا جذع ہے بکری کا جذع نہیں۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ گوشت کی بکری ہے۔ (قربانی کی نہیں)۔“ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک بکری کا جذع ہے۔ (کیا میں اس کی قربانی دے دوں؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قربان کر دو لیکن تمھارے سوا کسی

۲۶۔ ابواب الأضاحی

اور کے لیے درست نہیں۔“ (صحیح البخاری، الأضاحی، باب قول النبی ﷺ لابی بردہ ((ضح بالجدع من المعز، ولن تحزی عن أحد بعدك)) حدیث: ۵۵۵۶) علامہ البانی نے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کی روشنی میں بکری کا جذع ذبح کرنے کی اجازت نہیں البتہ حضرت مجاشع رضی اللہ عنہ کی حدیث کی روشنی میں بھیڑ کا جذع (ایک سال کا بچہ جس کے دانت نہ ٹوٹے ہوں) جائز ہے۔ اور یہ جواز اس شرط کے ساتھ مشروط نہیں کہ دو دانتا (مسہ) دستیاب نہ ہو، بلکہ مطلق جائز ہے۔ واللہ اعلم۔ (دیکھیے: حاشیہ ضعیف سنن ابن ماجہ حدیث زیر مطالعہ نیز حدیث: ۳۱۵۴ کا فائدہ)۔

باب: ۸۔ جس جانور کی قربانی

(المعجم ۸) - بَابُ مَا يُكْرَهُ أَنْ يُضْحَى بِهِ

دینا مکروہ ہے

(التحفة ۸)

۳۱۴۲- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اس جانور کو ذبح کرنے سے منع فرمایا ہے جس کا کان آگے سے کٹا ہوا ہو یا جس کا کان پیچھے سے کٹا ہوا ہو یا جس کا کان چڑا ہوا ہو یا جس کے کان میں (گول) سوراخ ہو یا اس کا ہونٹ کٹا ہوا ہو۔

۳۱۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُضْحَى بِمُقَابِلَةٍ أَوْ مُدَابِرَةٍ أَوْ شَرْقَاءَ أَوْ خَرْقَاءَ أَوْ جَذْعَاءَ.

۳۱۴۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم (قربانی کے جانور کی) آنکھیں اور کان اچھی طرح دیکھ لیا کریں۔

۳۱۴۳- حَدَّثَنَا [عُثْمَانُ] بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا شَفِيَّانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجَّيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَنْتَشِرَ الْعَيْنَ وَالْأَذْنَ.

🌟 فوائد و مسائل: ① اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جانور کے کان سلامت ہونے چاہئیں۔ ② آنکھیں دیکھ لینے کا مقصد یہ ہے کہ جانور کی دونوں آنکھیں سلامت ہوں۔ جس کو ایک آنکھ سے نظر نہ آتا ہو اس کی قربانی

۳۱۴۲- [حسن] أخرجه أبو داود، الضحایا، باب ما يكره من الضحایا، ح: ۲۸۰۴ من حديث أبي إسحاق به، وقال الترمذي، "حسن صحيح"، ح: ۱۴۹۸ وصححه الحاكم: ۲۲۴/۴، والذهبي، وللحديث شاهد حسن، انظر الحديث الآتي.

۳۱۴۳- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأضاحي، باب في الضحية بعضاء القرن والأذن، ح: ۱۵۰۳ من حديث سلمة به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه الحاكم.

۲۶- أبواب الأضاحي

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

درست نہیں۔ ⑤ قربانی کا اصل مقصد اللہ کے لیے اچھی چیز قربان کرنا ہے اس لیے بے عیب جانور ذبح کرنا چاہیے۔ گوشت کھانا یا غریبوں کو کھانا ایک اضافی فائدہ ہے، اصل مقصد نہیں۔ ورنہ آنکھ یا کان کا عیب گوشت کھانے کے مقصد میں رکاوٹ نہیں بنتا۔

۳۱۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا

۳۱۴۴- حضرت عید بن فیروز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے بتائیے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے کس جانور کو ناپسند کیا ہے یا اس سے منع فرمایا ہے؟ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا۔ اور میرا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ سے کوتاہ ہے۔ (اور فرمایا:) ”قربانی میں چار جانور جائز نہیں: وہ کانا جانور جس کا کان اپن واضح ہو یا جانور جس کی بیماری واضح ہو، لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو اور دہلا جانور جس کی ہڈیوں میں گوداندہ ہو۔“

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَأَبُو الْوَلِيدِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوزٍ قَالَ: قُلْتُ لِبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: حَدَّثَنِي بِمَا كَرِهَ أَوْ نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْأَضَاحِيِّ. فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، هَكَذَا بِيَدِهِ. وَيَدِي أَقْصَرُ عَنْ يَدِهِ: «أَرْبَعٌ لَا تُجْزَى فِي الْأَضَاحِيِّ: الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوْرُهَا. وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا. وَالْعُرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا. وَالْكَسِيرَةُ الَّتِي لَا تُنْفِي».

قال: فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ نَقْصٌ فِي الْأُذُنِ. قَالَ: فَمَا كَرِهَتْ مِنْهُ، فَدَعَاهُ. وَلَا تُحَرِّمُهُ عَلَى أَحَدٍ.

فوائد و مسائل: ① معمولی عیب جو گہری نظر سے دیکھے بغیر محسوس نہ ہو قربانی میں رکاوٹ نہیں۔ ② [الکسيرة] کی تشریح محمد فواد عبدالباقی نے یوں کی ہے: ”جس کی ٹانگ ٹوٹی ہو اور وہ چلنے سے عاجز ہو۔“ (حاشیہ سنن ابن ماجہ) لیکن یہ صورت لنگڑا ہونے میں شامل ہے۔ نواب وحید الزمان خان نے اس کا ترجمہ ”دلی“ کیا ہے۔ وہ زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ علامہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اگرچہ [الکسيرة البينة الكسرة] کا وہی مطلب



۳۱۴۴- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب ما يكره من الضحايا، ح: ۲۸۰۲ من حديث شعبة به، وصححه الترمذي، ح: ۱۴۹۷، وابن خزيمة، ح: ۲۹۱۲، وابن حبان، ح: ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، والنووي، والحاكم، ۱/ ۴۶۷، ۴۶۸، والذهبي، وابن الجارود، ح: ۴۸۱، ۹۰۷، وغيرهم.

۲۶۔ أبواب الأضاحی قربانی سے متعلق احکام و مسائل

بیان کیا ہے جو محمدؐ نوادے لکھا ہے۔ لیکن اس روایت میں [الْكَسْبَةُ الَّتِي لَا تُنْفِي] کے الفاظ ہیں یہاں یہ معنی درست معلوم نہیں ہوتے۔ ابن اثیرؒ نے کُسْر کا ایک مطلب یہ بھی بیان کیا ہے ”وہ ہڈی جس پر زیادہ گوشت نہ ہو“ (النهاية، مادہ کسر) اس مناسبت سے [كُسْبَةُ] کا مطلب ”ٹولی پٹی (کری)“ زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ ⑤ حضرت براء بن عازبؓ کی رائے میں کان کٹا یا پھٹا ہوا ہونا ایسا عیب نہیں جو قربانی سے مانع ہو۔

۳۱۴۵۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ جُرَيْجَ بْنَ كَلْبٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُضْحَى بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ.

۳۱۳۵۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس جانور کی قربانی دینے سے منع فرمایا جس کا سینگ ٹوٹا ہو یا کان کٹا ہو یا ہوا۔

(المعجم ۹) - بَابُ مَنْ اشْتَرَى أَضْحِيَّةً صَحِيحَةً فَأَصَابَهَا عِنْدَهُ شَيْءٌ (التحفة ۹)

باب ۹۔ اگر قربانی کا جانور صحیح سلامت خریدنے کے بعد اس میں عیب پیدا ہو جائے تو؟

۳۱۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، أَبُو بَكْرِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَرْظَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: ابْتَعْنَا كَبْشًا نَضَحِي بِهِ. فَأَصَابَ الذُّبُّ مِنْ أَلْبَتِهِ وَأُذُنِهِ. فَسَأَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ. فَأَمَرَنَا أَنْ نَضَحِي بِهِ.

۳۱۳۶۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے قربانی کے لیے ایک مینڈھا خریدا۔ پھر اس کے سرینوں (چوڑوں) اور کان سے کچھ حصہ کاٹ کر لے گیا۔ ہم نے نبی ﷺ سے (مسئلہ) دریافت کیا تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ اس کی قربانی کریں۔

۳۱۴۵۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب ما يكره من الضحايا، ح: ۲۸۰۵ من حديث قتادة به، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، ح: ۱۵۰۴.

۳۱۴۶۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳/ ۳۲ عن الثوري به، وتابعه شعبة عند أحمد: ۸۶، ۷۸، ۸۶، وفيه: "سمعه من أبي سعيد محمد؟ قال: لا" وضعفه البوصيري من أجل جابر الجعفي تقدم، ح: ۳۵۶.

۲۶۔ ابواب الاضاحی

(المعجم ۱۰) - بَابُ مَنْ ضَعَى بِشَاةَ عَنْ أَهْلِهِ (التحفة ۱۰)

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

باب: ۱۰۔ گھروالوں کی طرف سے ایک بکری کی قربانی کرنا

۳۱۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ صَيَّادٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ: كَيْفَ كَانَتْ الضَّحَايَا فِيكُمْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ، فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، يُضْحِي بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، فَيَأْكُلُونَ وَيُطْعَمُونَ. ثُمَّ تَبَاهَى النَّاسُ، فَصَارَ كَمَا تَرَى.

۳۱۴۷- حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں تم لوگوں میں قربانیاں کس طرح ہوتی تھیں؟ انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے زمانہ مبارک میں آدمی اپنی طرف سے اور اپنے گھروالوں کی طرف سے ایک بکری کی قربانی کر دیا کرتا تھا۔ (اس میں سے) وہ خود بھی کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے۔ بعد میں لوگ فخر (کے طور پر) زیادہ جانور ذبح کرنے لگے تو وہ حال ہو گیا جو آپ (آج کل) دیکھ رہے ہیں۔



🌞 فوائد و مسائل: ① جن لوگوں کا کھانا پینا اور خرچ وغیرہ مشترک ہو وہ ایک گھر کے افراد ہیں۔ ان کی طرف سے ایک بکری کی قربانی دینا یا گائے یا اونٹ کا ایک حصہ قربانی دینا کافی ہے۔ ② ایک سے زیادہ قربانیاں کرنا جائز ہیں لیکن تفاخر اور مقابلہ بازی کے انداز سے زیادہ جانور یا قیمتی جانور قربان کرنا قربانی کے اصل مقصد کو ختم کر دیتا ہے اس صورت میں کوئی ثواب نہیں ہوتا۔ ③ کسی بھی نیکی میں نیت کا صحیح ہونا اور دل کا خلوص لازمی شرط ہے۔

۳۱۴۸- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَرِيحَةَ (حذیفہ بن اسید غفاری) أَنبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى: حَدَّثَنَا

۳۱۴۸- حضرت ابوسریحہ (حذیفہ بن اسید غفاری) سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میرے گھروالوں نے مجھے غلط کام پر مجبور کر دیا جبکہ مجھے سنت طریقہ معلوم

۳۱۴۷- [صحیح] أخرجه الترمذي، الأضاحي، باب ماجاء أن الشاة الواحدة تجزئ عن أهل البيت، ح: ۱۵۰۵ من حديث الضحاک به، وقال: "حسن صحيح"، ورواه مالك عن عمارة بن صياد به، الموطأ، النسخة الباكستانية، ص: ۴۹۷، والسنن الكبرى للبيهقي: ۲۶۸/۹ وغيرهما.

۳۱۴۸- [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي: ۲۶۹/۹ من حديث سفيان الثوري به، وتابعه زائدة، وصححه البوصيري، والحاكم: ۲۲۸/۴، والذهبي.

۲۶- أبواب الأضاحي

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ،
عَنْ يَحْيَى، عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ
قَالَ: حَمَلَنِي أَهْلِي عَلَى الْجَفَاءِ، بَعْدَمَا
عَلِمْتُ مِنَ السُّنَّةِ. كَانَ أَهْلُ الْبَيْتِ يَضْحَكُونَ
بِالشَّأَةِ وَالشَّائِنِ. وَالْآنَ يَحْكُلُنَا جِيرَانُنَا.

(المعجم ۱۱) - بَابُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَضْحِيَ
فَلَا يَأْخُذْ فِي الْعَشْرِ مِنْ شَعْرِهِ وَأَطْفَارِهِ
(التحفة ۱۱)

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

ہے۔ ایک گھر والے ایک بکری یا دو بکریاں ذبح کیا
کرتے تھے۔ اب تو (اگر ہم ایک بکری کی قربانی دیں
تو) ہمارے ہمسائے ہمیں بخیل کہنے لگتے ہیں۔

باب: II- جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اسے
(ذوالحجہ کے پہلے) دس دنوں میں بال اور
ناخن نہیں اتارنے چاہئیں

۳۱۳۹- ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب ذوالحجہ کا (پہلا) عشرہ
شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی قربانی کرنے کا ارادہ
رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنے بالوں یا اپنی جلد سے کسی
چیز کو ہاتھ نہ لگائے۔“

۳۱۴۹- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الْحَمَلِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَأَرَادَ
أَحَدُكُمْ أَنْ يَضْحِيَ، فَلَا يَمَسْ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا
بَشَرِهِ شَيْئًا».

فائدہ: ہاتھ نہ لگانے کا مطلب یہ ہے کہ بال نہ کاٹے اور جلد سے بال صاف نہ کرے۔ یہ پابندی ذوالحجہ کا
مہینہ شروع ہونے سے عید کے دن قربانی کرنے تک ہے۔

۳۱۵۰- ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ذوالحجہ کا چاند
دیکھ لے اور اس کا ارادہ قربانی کرنے کا ہو تو وہ اپنے
بالوں اور ناخنوں (کو کاٹنے) کے قریب بھی نہ جائے۔“

۳۱۵۰- حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ بَكْرِ الضَّبِّي،
أَبُو عَمْرٍو: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ
الْبُرْسَانِيُّ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ
ابْنِ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ

۳۱۴۹- أخرجه مسلم، الأضاحي، باب نهي من دخل عليه عشر ذي الحجة، وهو يريد التضحية... الخ،
ح: ۳۹/۱۹۷۷ من حديث ابن عينة به.

۳۱۵۰- أخرجه مسلم، الأضاحي، الباب السابق، ح: ۴۱/۱۹۷۷ من حديث يحيى بن كثير به.

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۔ ابواب الاضاحی

وَيَحْيَىٰ بْنُ كَثِيرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ رَأَى مِنْكُمْ هَلَالَ
ذِي الْحِجَّةِ، فَأَرَادَ أَنْ يُضْحِيَ، فَلَا يَقْرَبَنَّ
لَهُ شَعْرًا وَلَا ظَفْرًا».

باب ۱۳۔ نماز عید سے پہلے قربانی کا
جانور ذبح کرنے کی ممانعت کا بیان

(المعجم ۱۲) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ
الْأَضْحِيَّةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ (التحفة ۱۲)

۳۱۵۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

ہے کہ ایک آدمی نے قربانی کے دن نماز سے پہلے
(قربانی کا جانور) ذبح کر دیا۔ نبی ﷺ نے اسے حکم دیا
کہ وہ دوبارہ (قربانی) کرے۔

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
رَجُلًا ذَبَحَ، يَوْمَ النَّحْرِ، [يَعْنِي] قَبْلَ
الصَّلَاةِ. فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيدَ.



🌞 فوائد و مسائل: ① نماز سے مراد عید کی نماز ہے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا:

عید الاضحیٰ کے دن نبی ﷺ باہر (عید گاہ میں) تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز عید ادا فرمائی، پھر ہماری طرف
موجود ہو کر فرمایا: ”اس دن ہماری پہلی عبادت یہ ہے کہ پہلے نماز پڑھیں، پھر (عید گاہ سے) واپس جا کر جانور ذبح
کریں.....“ (صحیح البخاری، العیدین، باب استقبال الإمام الناس في خطبة العيد، حدیث: ۹۵۲)
② عید کی نماز سے پہلے کی گئی قربانی کی حیثیت عام گوشت کی ہے۔ ایسے شخص کو قربانی کا ثواب نہیں ملے گا۔
③ ثواب کا دار و مدار عمل کے سنت کے مطابق ہونے پر ہے۔ ④ کوئی شخص غلطی سے نماز سے پہلے قربانی کر
لے تو دوسرا جانور میسر ہونے کی صورت میں اسے نماز عید کے بعد دوسرا جانور قربان کرنا چاہیے۔

۳۱۵۲۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا ۳۱۵۲۔ حضرت جندب (بن عبد اللہ) رضی اللہ عنہ سے

۳۱۵۱۔ أخرجه البخاري، العیدین، باب الأكل يوم النحر، ح: ۹۵۴، ۵۵۴۶، ۵۵۴۹، ۵۵۶۱، ومسلم،
الأضاحی، باب وقتها، ح: ۱۹۶۲ من حدیث إسماعیل ابن علیة به.

۳۱۵۲۔ أخرجه البخاري، الأضاحی، باب من ذبح قبل الصلاة أعاد، ح: ۵۵۶۲ وغيره من حدیث الأسود به،
ومسلم، الأضاحی، باب وقتها، ح: ۱۹۶۰/۲ من حدیث ابن عیینة به.

۲۶- أبواب الأضاحي - قربانی سے متعلق احکام و مسائل

روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز عید الاضحیٰ میں حاضر ہوا۔ کچھ لوگوں نے نماز سے پہلے (جانور) ذبح کر لیے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جس نے نماز سے پہلے (جانور) ذبح کیا وہ دوبارہ قربانی کرے۔ اور جس نے (پہلے ذبح) نہیں کیا وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔“

شُعْبَانُ بْنُ عُثَيْنَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدُبِ الْجَلْبَلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَذَبَحَ أَنَسٌ قَبْلَ الصَّلَاةِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ كَانَ ذَبَحَ مِنْكُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَلْيُعِدْ أَضْحِيَّتَهُ. وَمَنْ لَا، فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ».

۳۱۵۳- حضرت عویمر بن اشقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نماز سے پہلے (قربانی کا جانور) ذبح کر لیا، پھر نبی ﷺ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: ”دوبارہ قربانی دو۔“

۳۱۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عُوَيْمِرِ بْنِ أَشْفَرَ أَنَّهُ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ. فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: «أَعِدْ أَضْحِيَّتَكَ».

۳۱۵۴- حضرت ابو زید (عمرو بن الخطاب) انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ انصار کے ایک گھر کے پاس سے گزرے تو آپ کو گوشت پکنے (یا بھننے) کی خوشبو محسوس ہوئی۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کون ہے جس نے (پہلے ہی) ذبح کر لیا ہے؟“ ہمارا ایک (انصاری) آدمی آپ کی طرف باہر نکلا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں ہوں! میں نے نماز (عید) سے پہلے (قربانی کا جانور) ذبح کر لیا تھا تاکہ اپنے گھر والوں اور ہمسایوں کو کھلاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے دوبارہ ذبح کرنے کا حکم دیا تو اس نے کہا:

۳۱۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَقَالَ غَيْرُ عَبْدِ الْأَعْلَى: عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، أَبُو مُوسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِدَارٍ مِنْ دُورٍ

۳۱۵۳- [صحیح] أخرجه أحمد: ۳/ ۴۵۴، ۴/ ۳۴۱ من حديث يحيى به، وسنده منقطع، عباد لم يسمع من عويمر، ولكن لحديثه شواهد، انظر الحديث السابق.

۳۱۵۴- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۵/ ۷۷ من حديث عبد الوارث به، وحسنه البوصيري * عمرو بن بُجْدَانَ جَهِلَ ابْنُ الْقَطَانِ، وَالْذَّهَبِيُّ، وَوَقَّهَ ابْنُ حَبَانَ، وَقَالَ الْعَجَلِيُّ وَهُوَ مُعْتَدِلٌ: "بَصْرِي تَابِعِي ثِقَةٌ"، فَتَعْدِيلُهُ رَاجِحٌ.

۲۶۔ ابواب الأضاحی

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

الْأَنْصَارِ. فَوَجَدَ رِيحَ قُتَارٍ. فَقَالَ: «مَنْ هَذَا الَّذِي ذَبَحَ؟» فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنَّا. فَقَالَ: أَنَا. يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَصْلِيَ لِأُطْعِمَ أَهْلِي وَجِيرَانِي. فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ. فَقَالَ: لَا. وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ. مَا عِنْدِي إِلَّا جَذَعٌ أَوْ حَمَلٌ مِنَ الضَّانِ. قَالَ: «إِذْ ذَبَحَهَا، وَلَنْ يُجْزِيَ جَذَعَةٌ عَنْ أَخِي بَعْدَكَ».

قسم ہے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! میرے پاس تو صرف بھیڑ کا ایک مینا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اسی کو ذبح کر دے“ تیرے بعد کسی کی طرف سے جذعہ (قربان کرنا) کافی نہیں ہوگا۔“

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت کو شیخ البانی رحمہ اللہ نے مطلق صحیح اور شیخ زبیر رحمہ اللہ نے بھی مطلق سنداً حسن کہا ہے، لیکن درست بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس روایت میں [أَوْ حَمَلٌ مِنَ الضَّانِ] کے الفاظ صحیح نہیں ہیں کیونکہ صحیح بخاری وغیرہ میں مذکورہ جملے کی بجائے [مِنَ الْمَعْزِ] کے الفاظ ہیں۔ علاوہ ازیں مسند احمد کے محققین نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۳۴/۳۳۴) لہذا بھیڑ کا جذعہ (ایک سالہ دنبہ چھتر) مطلق جائز ہے جیسا کہ حدیث ہے: [إِنَّ الْجَذْعَ يُوفِي مِمَّا تُوفِي مِنْهُ الْفَتْنَةُ] (سنن ابن ماجہ، الأضاحی، باب ما یجزئ من الأضاحی، حدیث: ۳۱۴۰) ”جذعہ جانور دو دانے کی جگہ کفایت کر جاتا ہے۔“ تاہم افضلیت دو دانہ جانور قربانی کرنے میں ہے جیسا کہ تفصیل حدیث نمبر: ۳۱۴۰ کے فوائد میں گزر چکی ہے نیز جذعہ (ایک سالہ دنبہ چھتر) صرف بھیڑ کی قسم سے جائز ہے، بکری کا جذعہ (ایک سالہ) جائز نہیں۔ واللہ اعلم.



(المعجم ۱۳) - بَابُ مَنْ ذَبَحَ أَضْحِيَّتَهُ
بَاب: ۱۳- اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کرنا

۳۱۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْبَحُ أَضْحِيَّتَهُ يَبْدِهِ، وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهَا.

۳۱۵۵- حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہے تھے اور اپنا قدم مبارک اس کی گردن پر رکھا ہوا تھا۔

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

۲۶- أبواب الأضاحی

فائدہ: قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے لیکن دوسرا شخص بھی ذبح کر سکتا ہے جیسے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ نے ازواج مطہرات کی طرف سے قربانی دی۔ انھیں تب معلوم ہوا جب گوشت ان کے پاس پہنچا۔ (دیکھیے حدیث: ۳۹۸۱)

۳۱۵۶- رسول اللہ ﷺ کے مؤذن حضرت سعد

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو زریق کے محلے کی طرف جانے والے راستے پر گلی کے کنارے اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے چھری کے ساتھ ذبح کی۔

۳۱۵۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ،
مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ،
عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَبَحَ أَضْحِيَّتَهُ عِنْدَ
طَرَفِ الزُّقَاقِ، طَرِيقِ بَنِي زُرَيْقٍ، بِيَدِهِ، بِشَفْرَةٍ.

(المعجم ۱۴) - بَابُ جُلُودِ الْأَضَاحِي

(التحفة ۱۴)

باب: ۱۴- قربانی کی کھالیں

۳۱۵۷- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ وہ آپ کے (قربانی کے) تمام اونٹوں کا گوشت ان کی کھالیں اور جھولیں غریبوں میں تقسیم کر دیں۔

۳۱۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ: أَتَيْنَا ابْنَ
جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ
مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى
أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بُذْنَهُ كُلَّهَا،
لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجَلَالَهَا لِلْمَسَاكِينِ.

فائدہ: قربانی کا گوشت کھانا اور کھالیں اپنے استعمال میں لانا اگرچہ جائز ہے تاہم بہتر یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ غریبوں اور مسکینوں کو دیا جائے۔

باب: ۱۵- قربانیوں کا گوشت کھانا

(المعجم ۱۵) - بَابُ الْأَكْلِ مِنَ لُحُومِ

الضَّحَايَا (التحفة ۱۵)

۳۱۵۸- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۱۵۸- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

۳۱۵۶- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري، انظر، ح: ۱۱۰۱ لعلته.

۳۱۵۷- [صحيح] تقدم، ح: ۳۰۹۹.

۳۱۵۸- [حسن] أخرجه أحمد: ۳/۳۲۱ عن محمد بن ميمون أبي النضر الزعفراني به، وقال البوصيري: «هذا»

۲۶۔ ابواب الاضاحی

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ہراونٹ کی ایک ایک بوٹی لے کر ہڈیاں میں ڈال دی گئی (اور پکائی گئی)۔ تب انھوں نے (رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں نے) کچھ گوشت کھایا اور کچھ شوربہ پیا۔

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ مِنْ كُلِّ جَزْءٍ بِبَضْعَةٍ، فَجَعَلَتْ فِي قَدِيرٍ، فَأَكَلُوا مِنَ اللَّحْمِ، وَحَسَوُا مِنَ الْمَرَقِ.

باب ۱۶۔ قربانیوں کا گوشت رکھ چھوڑنا

(المعجم ۱۶) - بَابُ ادِّخَارِ لُحُومِ

الْأَضَاحِيِّ (التحفة ۱۶)

۳۱۵۹۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت سنبھال رکھنے سے لوگوں کے فقر و فاقہ کی وجہ سے منع فرمایا تھا پھر اجازت دے دی۔

۳۱۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَاسِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ لِيَجْهَدَ النَّاسُ. ثُمَّ رَخَّصَ فِيهَا.

۳۱۶۰۔ حضرت نبیشہ (بن عبد اللہ ہذلی) رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تم کو قربانی کے گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا۔ اب کھاؤ اور ذخیرہ کرو۔“

۳۱۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمَلِيعِ، عَنْ نُبَيْشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. فَكُلُوا وَادَّخِرُوا».

🌞 فوائد و مسائل: ① قربانی کا گوشت استعمال کرتے وقت دوسروں کے حالات کا لحاظ رکھا جائے۔ اگر زیادہ

﴿إِسْنَادٌ صَحِيحٌ﴾.

۳۱۵۹۔ أخرجه البخاري، الأطعمة، باب ما كان السلف يدخرون في بيوتهم وأسفارهم من الطعام واللحم وغيره، ح: ۵۴۲۳ وغيره، ومسلم، الزهد والرقائق، باب "الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر"، ح: ۲۳/۲۹۷۰ من حديث سفيان به بالفاظ مختلفة، مطولاً ومختصراً.

۳۱۶۰۔ [صحيح] أخرجه ابوداود، الضحايا، باب حبس لحوم الأضاحي، ح: ۲۸۱۳ من حديث خالد به، وأصله عند مسلم، ح: ۱۱۴۱ وغيره * خالد الحداء سمعه من أبي قلابة كما في صحيح مسلم وغيره.

۲۶۔ أبواب الأضاحیٰ - قربانی سے متعلق احکام و مسائل

لوگ ضرورت مند ہوں تو ان میں تقسیم کر دیا جائے۔ اپنے لیے معمولی مقدار میں رکھا جائے۔ اگر عام لوگ خوش حال ہوں تو حسب خواہش رکھ لیا جائے۔ ① شریعت میں مختلف حالات کے لیے رہنمائی موجود ہے۔ امام کو چاہیے کہ جیسے حالات ہوں ان کے مطابق شرعی احکام بیان کرے۔ ② عوام میں مشہور ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرنے چاہئیں، ایک گھروالوں کے لیے، ایک رشتہ داروں کے لیے، ایک غریبوں اور مسکینوں کے لیے۔ بعض لوگ بالکل برابر تین حصوں میں تقسیم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ درست نہیں بلکہ گھر میں حسب ضرورت تھوڑا بہت رکھ کر باقی دوسروں میں تقسیم کیا جائے۔ اس میں غریب رشتہ داروں کو یا اڑوس پڑوس کے غریب لوگوں کو زیادہ اہمیت دی جائے۔

(المعجم ۱۷) - بَابُ الذَّبْحِ بِالْمُضَلَّى

(التحفة ۱۷)

۳۱۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: ۳۱۶۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَقِيقِيُّ: حَدَّثَنَا أَسَامَةُ بْنُ کہ نبی ﷺ (قربانی) عید گاہ میں ذبح کیا کرتے تھے۔
زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
أَنَّهُ كَانَ يَذْبَحُ بِالْمُضَلَّى.

فوائد و مسائل: ① مُضَلَّى سے مراد وہ میدان ہے جہاں عیدین اور استسقا وغیرہ کی نمازیں ادا کی جاتی تھیں۔ ② عید گاہ میں ذبح کرنے میں یہ حکمت ہے کہ وہاں امیر غریب سب جمع ہوتے ہیں لہذا تقسیم کرنے میں سہولت ہوتی ہے تاہم عید گاہ میں ذبح کرنا ضروری نہیں، گھر میں بھی ذبح کیا جاسکتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ذبح کی لغوی و اصطلاحی تعریف، اس کی حکمت اور چند ضروری احکام و مسائل

* لغوی معنی: ذبح کے لغوی معنی کاٹنا اور جانور کی روح نکالنا ہیں۔

* اصطلاحی تعریف: [ذَبَحَ حَيَّوَانٌ مَّقْدُورٌ عَلَيْهِ مَبَاحُ أَكْلِهِ بِقَطْعِ الْحُلُقُومِ وَالْمَرِيّ] (الفقه الإسلامي و أدلته: ۳/۶۳۸) ”جو جانور انسان کی دسترس میں ہیں اور جن کا کھانا حلال ہے ان کا حلق اور رگیں کاٹنا ذبح کہلاتا ہے۔“

* ذبح اور نحر میں فرق: ذبح سے مراد حلق اور نحرے کی رگیں کاٹنا ہے جبکہ نحر سینے کے بالائی حصے لبہ میں چھرا گھونپنے کو کہتے ہیں۔ اونٹ کو نحر اور دوسرے جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے۔ نحر اور ذبح کا شرعی طریقہ تفصیلاً آگے آرہا ہے۔

* ذبح کی حکمت: انسانی صحت کی حفاظت کے لیے ذبح کو مشروع کیا گیا ہے۔ چونکہ خون کے اندر بے شمار مضر صحت جراثیم ہوتے ہیں اس لیے اس خون کو ذبح کے ذریعے سے بہا دیا جاتا ہے تاکہ یہ مضر صحت جراثیم گوشت کے ساتھ مل کر نقصان نہ پہنچائیں۔

* مشینی ذبیحہ: یہی وجہ ہے کہ مشینی ذبیحہ جائز نہیں ہے جس میں جھکے سے جانور کو ہلاک کر دیا جاتا ہے اس میں اس کا خون اندر ہی رہتا ہے باہر نہیں نکلتا۔ بنا بریں ذبح کا یہ طریقہ ناجائز اور اس قسم کے ذبیحہ کا

۲۷۔ أبواب الذبائح ذبح کی لغوی واصطلاحی تعریف اس کی حکمت اور چند ضروری احکام و مسائل

گوشت کھانا بھی حرام ہے۔

* ذبح کرنے کا شرعی طریقہ: کوئی بھی جانور ذبح کرنے کے لیے حسب ذیل شرائط مد نظر رکھنا ضروری ہیں: ① ذبح کرنے والے کی اہلیت، یعنی وہ عاقل (باشعور) مسلم ہو یا کتابی، یعنی اس کے والدین اہل کتاب میں سے ہوں۔ ② دوسری شرط آلہ ہے کہ اس آلے کے ساتھ جانور کو ذبح کرنا جائز ہے جو اپنی دھار کے ساتھ خون بہا دے لیکن دانت اور ناخن کے ساتھ ذبح کرنا جائز نہیں۔ ③ تیسری شرط گلا کاٹنا ہے، گلے سے مراد سانس اور کھانے کی رگیں ہیں، نیز ذبح کرنے کی جگہ حلق اور لبہ ہے۔ لبہ سے مراد وہ گڑھا ہے جو گروں کی جڑ اور سینے کے درمیان ہوتا ہے، اس کے علاوہ کسی اور جگہ سے ذبح کرنا جائز نہیں۔ ④ چوتھی شرط اللہ کا نام لینا ہے، یعنی ذبح کرنے والا ذبح کرنے کے لیے جب اپنے ہاتھ کو حرکت دے تو وہ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے۔

* نحر کرنے کا شرعی طریقہ: اونٹ ذبح کرنے کا قرآن و سنت سے ثابت شدہ طریقہ یہ ہے کہ اسے کھڑا کر کے ذبح کیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا السَّمَ اللّٰهَ عَلَيْهَا صَوَافً﴾ (الحج ۳۲: ۳۶) ”اور قربانی کے اونٹ جنہیں ہم نے تمہارے لیے اللہ کی (عظمت کی) نشانیوں میں سے بنایا ہے تمہارے لیے ان میں بہت بھلائی ہے لہذا (نحر کے وقت جب) وہ گھٹنا بندھے کھڑے ہوں تو اس حالت میں تم ان پر اللہ کا نام لو۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما صَوَافً کی تفسیر میں فرماتے کہ اس کے معنی [قِيَامًا] کے ہیں، یعنی کھڑے ہونے کی حالت میں اونٹ کو نحر کیا جائے۔ (صحیح البخاری، الحج باب نحر البدن قائمہ) علاوہ ازیں اونٹ کی بائیں ٹانگ کو باندھ لیا جائے۔ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قربانی کے موقع پر اونٹوں کو اسی طرح ذبح کرتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اونٹ کو اس حالت میں ذبح کرتے تھے کہ اس کا بایاں پاؤں بندھا ہوتا اور وہ باقی ماندہ تین پاؤں پر کھڑا ہوتا۔ (سنن أبي داود، المناسك، باب: كيف تنحر البدن، حدیث: ۱۷۶۷) حضرت زیاد بن جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کے

ذبح کی لغوی و اصطلاحی تعریف اس کی صکت اور چند ضروری احکام و مسائل

پاس تشریف لائے جس نے ذبح کرنے کے لیے اپنی اونٹنی کو بٹھایا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اسے کھڑا کر کے باندھ لو ایسی حضرت محمد ﷺ کی سنت ہے۔“ (صحیح البخاری، الحج، باب نحر الإبل مقیدہ، حدیث: ۱۷۱۳)

* ذبح کے متعلق چند ضروری احکام: ① اگر مادہ جانور کے پیٹ سے ایسا بچہ نمودار ہو جس کی خلقت مکمل ہو چکی تھی تو اس کی ماں کو ذبح کرنے سے وہ بھی حلال ہو جائے گا۔

② اگر ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو ایسا جانور کھانا حلال ہے کیونکہ امت محمدیہ کو بھول چوک معاف ہے۔

③ اگر چھری کی تیزی کی وجہ سے جانور کی گردن علیحدہ ہو جائے تو کچھ حرج نہیں۔

④ ایسا جانور جو چوٹ لگنے، پہاڑ سے گرنے، گلا گھسنے یا بیماری کی حالت میں مل جائے اور اسے ذبح کر لیا جائے تو اسے کھانا حلال ہے لیکن اگر اس کی روح نکل چکی ہو تو پھر حرام ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۷) أَبْوَابُ الذَّبَائِحِ (التحفة ۱۹)

ذبیحہ سے متعلق احکام و مسائل

باب ۱: عقیقہ کا بیان

(المعجم ۱) - بَابُ الْعُقَيْقَةِ (التحفة ۱)

۳۱۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ [عُبَيْدِ] اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سِبَاعِ بْنِ نَابِتٍ، عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «عَنِ الْعُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَتَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ».

۳۱۶۲- حضرت ام کرزہؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”لڑکے کی طرف سے دو ایک جیسی بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری (عقیقہ کے طور پر ذبح کی جائے۔“)



🌞 فوائد و مسائل: ① بچے یا بچی کی ولادت پر عقیقہ کرنا سنت ہے۔ یہ اولاد کی نعمت پر اللہ کے شکر کا اظہار ہے تاہم یہ فرض یا واجب نہیں کیونکہ ارشاد نبوی ہے: ”جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اگر وہ اپنے بچے کا عقیقہ کرنا چاہے تو کر لے۔“ (موطأ امام مالک، العقیقہ، ما جاء في العقیقہ، حدیث: ۱، وصحیح سنن أبی داود للآلبانی، ج: ۲، ۲۸۴۲) ② [مُكَافَتَتَانِ] کی تشریح میں مختلف اقوال ہیں: (۱) ہم عمر اور ہم جنس۔ (۲) ذبح ہونے میں برابر یعنی دونوں اکٹھی ذبح کی جائیں۔ (مثلاً یہ نہ ہو کہ ایک صبح کو ذبح کی جائے اور دوسری شام کو) (۳) قربانی کے جانور کے برابر۔ حافظ ابن حجرؒ نے دوسرے قول کو ”اچھا“ قرار دیا ہے۔ (فتح الباری: ۴۳۹/۴)

۳۱۶۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۱۶۳- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انھوں

۳۱۶۲- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب في العقیقہ، ح: ۲۸۳۵ من حدیث سفیان به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۰۵۹، والحاكم، والذهبي.

۳۱۶۳- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأضاحي، باب ما جاء في العقیقہ، ح: ۱۵۱۳ من حدیث ابن خثیم به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۰۵۸.

۲۷- ابواب الذبائح۔ عقیقہ سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حُثَيْمٍ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَعُقَّ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً.

۳۱۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنْ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ، فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا، وَأَمِطُوا عَنْهُ الْأَذَى».

۳۱۶۴- حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”بچے کے ساتھ عقیقہ ہے چنانچہ اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس کا میل کچیل دو کرو۔“

🌟 نوادہ و مسائل: ① وہ جانور جو مولود کی طرف سے ذبح کیا جاتا ہے اسے ”عقیقہ“ کہتے ہیں۔ لغت میں اس کے معنی: کاٹنا اور شق کرنا ہیں۔ یہ لفظ ہر نوزائیدہ بچے کے ان بالوں پر بھی بولا جاتا ہے جو شکم مادر میں اگے ہوں اور اسی مناسبت سے اس ذبیحہ کو عقیقہ کہتے ہیں۔ ② خون بہانے کا مطلب جانور ذبح کرنا ہے۔ ③ میل کچیل دو کرنے کا مطلب سر کے بال اتارنا ہے۔

۳۱۶۵- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنِ أَبِي عُرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «كُلُّ غُلَامٍ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ. تَذْبِیحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ،

۳۱۶۵- حضرت سرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہر لڑکا اپنے عقیقہ کے بدلے گروی ہے۔ ساتویں دن اس کی طرف سے (عقیقہ کا جانور) ذبح کیا جائے اور اس کے سر کے بال اتارے جائیں اور اس کا نام رکھا جائے۔“

۳۱۶۴- [صحیح] أخرجه أبوداود، الضحايا، باب في العقيقة، ح: ۲۸۳۹ من حديث هشام به، وعلقه البخاري، ح: ۵۴۷۱.

۳۱۶۵- [حسن] أخرجه أبوداود، الضحايا، باب في العقيقة، ح: ۲۸۳۸ من حديث سعيد به، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، ح: ۱۵۲۲ وصححه ابن الجارود، ح: ۹۱۰، والحاكم: ۲۳۷/۴، والذهبي، وعبدالحق الإشبيلي وغيرهم، ورواه شعبة بن الحجاج عن قتادة به عند أحمد وغيره، وحديث الحسن عن سمرة صحيح كما تقدم، ح: ۲۱۸۳.

۲۷۔ أبواب الذبائح

وَيُحْلِقُ رَأْسَهُ، وَيُسَمِّي.

عقیدہ سے متعلق احکام و مسائل

☀️ فوائد و مسائل: ① گروی کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح گروی چیز حاصل کرنے کے لیے قرض ادا کرنا ضروری ہوتا ہے اسی طرح بچے سے پوری طرح برکت اور فائدے کا حصول اسی وقت ہوتا ہے جب اس کا عقیدہ کر دیا گیا ہو۔ ② عقیدہ ساتویں دن کیا جاتا ہے۔ اگر ساتویں دن ممکن نہ ہو تو چودھویں یا اکیسویں دن بھی کیا جاسکتا ہے۔ سنن ترمذی کی ایک روایت میں یہ مسئلہ مذکور ہے۔ دیکھیے: (السنن الکبریٰ للبیہقی، الضحایا، باب ما جاء في وقت العقیقة: ۳۰۳/۹) یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس کی تائید امام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک فتوے سے ہوتی ہے۔ (مسند درک الحاکم، الذبائح، حدیث: ۷۵۹۵) غالباً اسی وجہ سے شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح الجامع الصغیر میں درج کیا ہے اس لیے کسی مجبوری کی صورت میں اس کے مطابق عمل کیا جاسکتا ہے تاہم افضل یہی ہے کہ ساتویں دن عقیدہ کیا جائے۔ ③ بچے کے سر کے بال مونڈ کر ان کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرنی چاہیے یا اتنی چاندی کی قیمت صدقہ کر دی جائے۔ جامع ترمذی میں ایک حدیث میں مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت کے موقع پر حکم دیا تھا کہ ان کے سر کے بال اتار کر ان کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کریں۔ (جامع الترمذی، الأضاحی، باب العقیقة بشاة، حدیث: ۱۵۱۹) اس کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن متعدد اسانید سے روایت ہونے کی وجہ سے اسے حسن (قابل اعتماد) قرار دیا گیا ہے۔ (دیکھیے إرواء الغلیل، ۳۰۶/۳۰۶) ④ نام ساتویں دن رکھنا چاہیے تاہم اس سے پہلے بھی رکھا جاسکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بعض بچوں کا نام پہلے دن بھی تجویز فرمایا ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کی گٹھی دی۔ (صحیح البخاری، العقیقة، باب تسمیة المولود غداة یولد لمن لم یعق عنه، وتحنیکه، حدیث: ۵۴۶۷) و صحیح مسلم، الآداب، باب استحباب تحنیک المولود عند ولادته وجواز تسمیته یوم ولادته حدیث: ۲۱۳۳) ظاہر ہے گٹھی پہلے دن ہی دی جاتی ہے۔

۳۱۶۶۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بَنِي كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ

۳۱۶۶۔ حضرت یزید بن عبد مزنی سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”لو کہے کی طرف سے عقیدہ کیا جائے“ اور اس کے سر کو خون نہ لگایا جائے۔“

۳۱۶۶۔ [حسن] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۲۲۳/۱، ح: ۳۳۵ من حديث ابن وهب به، وفيه: يزيد بن عبد الله العزني عن أبيه، وهو الصواب، وسنده ضعيف من أجل جهالة يزيد، ولحديثه شاهد عند ابن حبان، ح: ۱۰۵۷، وإسناده صحيح، وله شواهد أخرى عند أبي داود وغيره.

فرع اور عتیرہ سے متعلق احکام و مسائل

۲۷- أبواب الذبائح

مُوسَى أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ الْمُزْنِيِّ:
حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَعْقُ عَنْ
الْعَلَامِ، وَلَا يَمَسُّ رَأْسُهُ يَدَم».

🌞 فوائد و مسائل: ① جاہلیت میں بھی بچے کی طرف سے قربانی کی جاتی تھی اور جانور کا خون بچے کے سر پر لگایا جاتا تھا۔ اسلام نے جتنا کام صحیح تھا اسے قائم رکھا اور جو غلط تھا اس سے منع فرما دیا۔ (صحیح ابن حبان، العقیقۃ، باب ذکر الأمر لمن عق عن ولده.....، حدیث: ۵۲۸۳) ② غیر مسلموں کی رسوم پر عمل کرنا جائز نہیں البتہ کسی چیز کی تائید قرآن و حدیث سے ہو جائے تو اتنا کام کرنا درست ہوگا۔

(المعجم ۲) - بَابُ الْفَرَعَةِ وَالْعَتِيرَةِ

باب ۲- فرع اور عتیرہ کی قربانی

(التحفة ۲)

۳۱۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ: نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا نَعْتِزُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ. فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «اذْبَحُوا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فِي أَيِّ شَهْرٍ كَانَ. وَبَرُّوا لِلَّهِ، وَأَطِيعُوا» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا نَفْرَعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَمَا تَأْمُرُنَا بِهِ؟ قَالَ: «كُلُّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ تَعْدُوهُ مَا شِئْتُمْ. حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَتْ ذَبْحَتَهُ، فَصَدَقَتْ بِلَحْمِهِ - أَرَاهُ قَالَ - عَلَى ابْنِ السَّبِيلِ. فَإِنَّ ذَلِكَ هُوَ خَيْرٌ».

۳۱۶۷- حضرت نبیشہ (بن عبد اللہ ہذلی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو آواز دے کر (اپنی طرف متوجہ کیا اور) کہا: اے اللہ کے رسول! ہم زمانہ جاہلیت میں رجب کے مہینے میں عتیرہ ذبح کیا کرتے تھے۔ اب آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے نام پر ذبح کرو چاہے کسی مہینے میں ہو۔ اور اللہ (کی رضا) کے لیے نیکی کرو اور کھانا کھاؤ۔“ حاضرین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم جاہلیت میں فرع کے نام سے جانور ذبح کرتے تھے۔ اب ہمیں آپ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: ”ہر چرنے والے جانوروں (کے ریوڑ) میں فرع (مشروع) ہے جو تیرے مویشی سے پیدا ہو جاتی کہ جب وہ بوجھ اٹھانے (یا جفتی) کے قابل ہو جائے تو تو اسے ذبح کر

فرد اور عتیرہ سے متعلق احکام و مسائل

کے اس کا گوشت مسافروں پر صدقہ کر دے یہی بات بہتر ہے۔“

۳۱۶۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

ﷺ نے فرمایا: ”کوئی فرد نہیں اور کوئی عتیرہ نہیں۔“

۳۱۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

قَالَ: «لَا فَرَعَةَ وَلَا عَتِيرَةَ».

(امام ابن ماجہ کے استاد) حضرت ہشام بن عمار

رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فرد (جانور کا) پہلا بچہ ہوتا تھا اور

عتیرہ اس بکری کو کہتے تھے جو گھر والے رجب میں ذبح

کرتے تھے۔

قَالَ هَشَامٌ، فِي حَدِيثِهِ: وَالْفَرَعَةُ أَوَّلُ

الْتَّاجِ. وَالْعَتِيرَةُ الشَّاءُ يَذْبَحُهَا أَهْلُ

الْبَيْتِ فِي رَجَبٍ.

فوائد و مسائل: ① جاہلیت میں بتوں کے نام کی مختلف قربانیاں دی جاتی تھیں۔ ان میں سے ایک فرد بھی

ہے۔ لیکن جب قربانی کا حکم ہوا تو اس خاص صفت کا اہتمام کرتے ہوئے قربانی دینا منسوخ ہو گیا البتہ اللہ کے

نام پر حسب توفیق جانور ذبح کر کے مسکینوں کو کھانا ایک نیکی ہے جو منسوخ نہیں یہ بات یاد رہے کہ شریعت میں

ثابت قربانی (عید الاضحیٰ اور عقیقہ) کے علاوہ کسی اور دن کو خاص کر کے قربانی یا صدقہ دینا درست نہیں۔ ② عتیرہ

کی قربانی رجب کے مہینے میں دی جاتی تھی۔ اب وہ بھی منسوخ ہے لیکن ان اور جگہ کی تعین کے بغیر اللہ کے نام پر

حسب توفیق جانور ذبح کرنا منسوخ نہیں بلکہ مستحب ہے صرف وجوب منسوخ ہے۔ مزید دیکھیے حدیث: ۳۱۶۵

کے فوائد و مسائل۔

۳۱۶۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

نبی ﷺ نے فرمایا: ”کوئی فرد نہیں اور کوئی عتیرہ نہیں۔“

۳۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي [عُمَرَ]

الْعَدَنِيِّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ

ابْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا فَرَعَةَ وَلَا عَتِيرَةَ».

۲۷۔ أبواب الذبائح۔ ذبح کرنے سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ ابْنُ مَاجَهَ : هَذَا مِنْ فَرَائِدِ الْعَدَنِيِّ . امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث عدنی کی نادر

حدیثوں میں سے ہے۔

فائدہ: امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے فرمان کا یہ مطلب ہے کہ صرف اس سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ باقی علماء اسے اپنی اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن ابوعمر عدنی رحمہ اللہ امام ابن ماجہ کے استاد ہیں۔

(المعجم ۳) - بَاب : إِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا
الذَّبْحُ (التحفة ۳)
باب: ۳- جب ذبح کرو تو اچھے انداز
سے ذبح کرو

۳۱۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ : حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ . فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ . وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ . وَلْيُجِدْ أَعْدُكُمْ شَفَرَتُهُ ، وَلْيُخَيَّرْ ذَبِيحَتُهُ» .

۳۱۷۰- حضرت شداد بن اوس (بن ثابت) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل نے ہر چیز پر احسان کرنا فرض کیا ہے لہذا جب تم قتل کرو تو اچھے انداز سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھے انداز سے ذبح کرو۔“ آدمی کو چاہیے کہ اپنی چھری تیز کرے اور ذبح ہونے والے جانور کو آرام پہنچائے۔“

فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ نے موذی جانور اور بعض جرائم کا ارتکاب کرنے والے انسان کو قتل کرنے کی اجازت دی ہے اور بعض جانوروں کا گوشت کھانے کی اجازت دی ہے اس میں بہت سی حکمتیں ہیں۔ ② قتل اور ذبح میں بھی رحم کو پیش نظر رکھا جاسکتا ہے اور رکھا جانا چاہیے۔ ③ اچھے طریقے سے قتل یہ ہے کہ ایک ضرب سے قتل کیا جائے یا اگر ایک ضرب سے ممکن نہ ہو تو ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس سے جلد روح پرواز کر جائے۔ ④ سزائے موت کے مستحق کے لیے بہترین طریقہ تلوار سے قتل کرنا ہے۔ ⑤ موذی جانور کو قتل کرنے کے لیے پانی میں ڈبوئے یا آگ میں ڈالنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ⑥ اچھے طریقے سے ذبح کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ذبح کرنے سے پہلے زخمی نہ کیا جائے اور کند چھری سے ذبح نہ کیا جائے نیز پوری طرح روح پرواز کرنے سے پہلے کھال اتارنا شروع نہ کی جائے۔ ⑦ جانور کو آرام پہنچانے کا مطلب کم سے کم تکلیف پہنچانا ہے۔

۳۱۷۰۔ أخرجه مسلم، الصيد والذبائح، باب الأمر بإحسان الذبح والقتل وتحديد الشفرة، ح: ۱۹۵۵/۵۷ من

حديث عبدالوهاب به .

۲۷- أبواب الذبائح

ذبح کرنے سے متعلق احکام و مسائل

⑤ ذبح کرنے کا شرعی طریقہ کتاب الذبائح کی ابتدا میں ملاحظہ فرمائیں۔

۳۱۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۱۷۱- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِي: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
 الْحُدْرِيِّ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ، وَهُوَ يَجْرُ شَاةً بِأُذُنِهَا. فَقَالَ: «دَعْ أُذُنَهَا، وَخُذْ بِسَائِلَتِهَا».

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت ضعیف ہے تاہم جانوروں پر رحم کرنے کے احکام کے تحت اس کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے کہ اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لیے ایسا طریقہ اختیار نہ کیا جائے جس سے اس کو اذیت ہو؛ مثلاً: بعض لوگ زندہ مرغیوں کو ناگوں سے پکڑ کر الٹا لٹکا لیتے ہیں اس طرح لے جانے میں انھیں تکلیف ہوتی ہے۔ ایک جانور کے سامنے دوسرا جانور ذبح کرنا بھی رحم کے منافی ہے البتہ جہاں یہ احتیاط ممکن نہ ہو وہاں کیا جاسکتا ہے۔

۳۱۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ الْجُعْفِيُّ: ۳۱۷۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
 حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ: حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَذِّ الشَّقَارِ، وَأَنْ تُوَارَى عَنِ الْبَهَائِمِ. وَقَالَ: «إِذَا ذَبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجْهِزْ».

۳۱۷۱- [إسناده ضعيف جدًا] وضعفه البوصيري من أجل موسى بن محمد بن إبراهيم، وتقدم، ج: ۱، ۱۴۳۸، وذكره ابن أبي حاتم في العلل ۲/ ۲۴۱، ج: ۲۲۱۴ من حديث عقبة به، وقال أبو حاتم: "هذه أحاديث منكورة كأنها موضوعة، موسى ضعيف الحديث جدًا، وأبوه لم يسمع من جابر ولا أبي سعيد".

۳۱۷۲- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري * ابن لهيعة تقدم، ج: ۳۳۰، وفيه علة أخرى، والحديث ضعيف من طريقه.

ذبح کرنے سے متعلق احکام و مسائل

۲۷۔ أبواب الذبائح

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے مذکورہ روایت ایک دوسری سند سے بھی نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کی ہے۔

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

باب: ۴۔ ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا

(المعجم ۴) - بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الذَّبْحِ (التحفة ۴)

۳۱۷۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (انہوں نے یہ آیت پڑھی): ﴿وَإِذَا الشَّيَاطِينُ لَبِؤُحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَٰهِمْ﴾ ”بے شک شیطان اپنے دوستوں کی طرف الہام کرتے ہیں۔“ (پھر اس کی وضاحت کرتے ہوئے) فرمایا: (مشرک) لوگ کہتے تھے: جس چیز پر اللہ کا نام لیا جائے وہ نہ کھاؤ اور جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے وہ کھالیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے (ان کی تردید میں) یہ آیت نازل فرمادی: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذَكِّرْ اللَّهُ عَلَيْهِ﴾ ”جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اس میں سے (کچھ) نہ کھاؤ۔“

۳۱۷۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿وَإِذَا الشَّيَاطِينُ لَبِؤُحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَٰهِمْ﴾ [الأنعام: ۱۲۱] قَالَ: كَانُوا يَقُولُونَ: مَا ذَكَرَ عَلَيْهِ اسْمُ اللَّهِ فَلَا تَأْكُلُوا. وَمَا لَمْ يُذَكِّرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ. فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذَكِّرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ﴾ [الأنعام: ۱۲۱]

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ بھی دورِ جاہلیت کے غلط رواجوں میں سے ایک رواج تھا کہ غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ کھاتے تھے۔ اور اس جانور کا گوشت بھی کھالیتے تھے جس پر اللہ کا نام جان بوجھ کر نہ لیا گیا ہو۔ اور اسے شرعی مسئلہ سمجھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَأَنْعَامٌ لَا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءٌ عَلَيْهِ﴾ [الأنعام: ۱۳۸] ”اور کچھ جانوروں پر اللہ کا نام نہیں لیتے اللہ کے ذمے بھوٹی بات لگاتے ہوئے۔“ ② آیت مبارکہ کی شانِ نزول میں یہ بھی روایت ہے کہ مشرکین کہتے تھے: مسلمان اپنا مارا ہوا (ذبح شدہ) جانور تو کھالیتے ہیں اللہ کا مارا ہوا (مردار) جانور نہیں کھاتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی۔ اور مسلمانوں کو ان (مشرکین) کے پیدا کردہ شبہات سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا: ﴿وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ

۳۱۷۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب في ذبائح أهل الكتاب، ح: ۲۸۱۸ من حديث إسرائيل، و صححه ابن كثير: ۱۷۷/۲، الأنعام، الآية: ۲۲۱، وله شاهد ضعيف عند الطبراني في الكبير، ح: ۱۱۶۱۴.

۲۷۔ أبواب الذبائح

ذبح کرنے سے متعلق احکام و مسائل

لَمْ شَرِّ كُونُ ﴿۱﴾ (الأنعام: ۱۲۱) ”اگر تم ان کی بات مانو گے تو تم لوگ بھی مشرک ہو جاؤ گے۔“ (جامع الترمذی، التفسیر، [باب] ومن سورة الأنعام، حدیث: ۳۰۶۹) ⑤ ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا ضروری ہے۔ ⑥ مسلمان کے بارے میں ظاہری طور پر یہی یقین ہوتا ہے کہ اس نے اللہ کا نام لے کر ذبح کیا ہوگا لہذا خواہ خواہ شک کرنا مناسب نہیں۔ اہل کتاب کے بارے میں اگر یقین ہو کہ اس نے اللہ کا نام لے کر ذبح کیا ہے مثلاً: خود ذبح کرتے دیکھا ہو یا کسی قابل اعتماد مسلمان نے دیکھا ہو تو اہل کتاب کے اس شخص کا ذبح کیا ہوا بھی درست ہے۔ دوسرے غیر مسلموں (ہندو بدھ پارسی وغیرہ) کا ذبح کیا ہوا جائز نہیں۔ ⑦ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند ضعیف قرار دیا ہے جبکہ بعض دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھیے:

(صحیح سنن أبي داود، (مفصل) للألبانی، حدیث: ۲۵۰۹)

۳۱۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۱۷۴- ام المؤمنين سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بعض افراد نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ (ذبح کرتے وقت) اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں (تو ہم کیا کریں؟) آپ نے فرمایا: ”تم اللہ کا نام لے لو اور کھا لو۔“ یہ لوگ نئے نئے کفر سے اسلام میں داخل ہوئے تھے۔

۳۱۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۱۷۴- ام المؤمنين سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بعض افراد نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ (ذبح کرتے وقت) اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں (تو ہم کیا کریں؟) آپ نے فرمایا: ”تم اللہ کا نام لے لو اور کھا لو۔“ یہ لوگ نئے نئے کفر سے اسلام میں داخل ہوئے تھے۔



🌞 فائدہ: شہد کی وجہ یہ تھی کہ یہ نو مسلم افراد شاید یہ مسئلہ نہ جانتے ہوں کہ اللہ کے نام سے ذبح کرنا چاہیے۔ تو بتایا گیا کہ شہدہ کرو بلکہ بسم اللہ پڑھ کر کھا لو۔

(المعجم ۵) - بَابُ مَا يَذْلَحِي بِهِ (التحفة ۵) باب: ۵- کس چیز سے ذبح کیا جائے؟

۳۱۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۱۷۵- حضرت محمد بن صفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے دو گروش پتھر سے ذبح کیے اور انھیں لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو آپ نے مجھے ان کو کھالینے کا حکم دیا۔

۳۱۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ قَالَ: ذَبَحْتُ أَرْنَبَيْنِ بِمَرْوَةٍ. فَأَتَيْتُ بِهِمَا النَّبِيَّ ﷺ.

۳۱۷۴- [إسناده صحيح] أخرجه الدارمي: ۸۳/۲، ح: ۱۹۸۲ من حديث عبد الرحيم به.

۳۱۷۵- [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، الضحايا، باب الذبيحة بالمروة، ح: ۲۸۲۲ من حديث عاصم به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۰۶۹، والحاكم، والذهبي.

ذبح کرنے سے متعلق احکام و مسائل

۲۷- أبواب الذبائح

فَأَمْرِي بِأَكْلِهِمَا .

🌟 **فوائد و مسائل:** ① تیز کنارے والا پتھر جس سے جانور کی کھال کاٹی جائے اس سے ذبح کرنا جائز ہے۔
② ذبح کرنے کے لیے لوہے کی چھری یا چاقو ہونا ضروری نہیں۔ ③ عوام میں مشہور ہے کہ ذبح صرف اس چھری سے کرنا چاہیے جس کا دستہ لکڑی کا ہو اور اس میں تین کیل گئے ہوئے ہوں وغیرہ وغیرہ یہ سب باتیں بے بنیاد ہیں۔ ④ خرگوش حلال ہے اس کا گوشت کھانا مکروہ نہیں۔

۳۱۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ : حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، سَمِعْتُ حَاضِرَ
ابْنَ مَهْجَرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ،
عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ ذُبَابًا نَبَبَ فِي شَاوٍ ،
فَلَبَّحُوهَا بِمَرْوَةٍ . فَرَحَّصَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ فِي أَكْلِهَا .
ہے کہ کسی بھیڑیے نے ایک بکری میں دانت گاڑ دیے
(اور اسے زخمی کر دیا) تو مالکوں نے اسے پتھر سے ذبح
کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں اسے کھانے کی
اجازت دے دی۔

🌟 **فائدہ:** جو جانور درندے سے زندہ چھڑا لیا جائے اسے تکمیر کہہ کر ذبح کر لینا چاہیے۔

۳۱۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حضرت حماد بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ : حَدَّثَنَا
شَفِيَّانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ مُرِّيِّ بْنِ
قَطْرِئٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ : قُلْتُ :
يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّا نَصِيدُ الصَّيْدَ فَلَا نَجِدُ سَبْكَينَا
إِلَّا الظَّرَاذَةَ وَشِقَّةَ الْعَصَا . قَالَ : «أَمَرِ الدَّمَ
بِمَا شِئْتَ ، وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ» .
ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے
رسول! ہم لوگ شکار کرتے ہیں (بعض اوقات) ہمیں
(ذبح کرنے کے لیے) تیز پتھریاؤں کے کی کچھگی کے سوا
کچھ نہیں ملتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس چیز کے
ساتھ چاہو خون بہاؤ اور اس پر (ذبح کرتے وقت) اللہ
کا نام لے لو۔“

۳۱۷۶- [إسناده حسن] أخرجه النسائي، الضحايا، باب إباحة الذبح بالمرءة، ح: ٤٤٠٥، ٤٤١٢ من حديث غندر
به، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ١٠٧٦، والحاكم: ١١٣/٤، ١١٤، والذهبي * حاضر حسن الحديث على
الراجح، وتابعه زيد بن أبي عتاب، سنن البيهقي: ٢٥٠/٩.

۳۱۷۷- [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، الضحايا، باب الذبيحة بالمرءة، ح: ٢٨٢٤ من حديث سماك به،
وصححه ابن حبان، والحاكم على شرط مسلم: ٢٤٠/٤، ووافقه الذهبي، ورواه شعبه، والثوري عن سماك به *
ومر ي بن قطري وثقه ابن حبان، والحاكم واختلف قول الذهبي فيه، وتعديله راجح.

۲۷ أبواب الذبائح

جانور کی کھال اتارنے کا بیان

☀ فائدہ: ذبح کی کچھی سے مرا ہلکڑی کا باریک دھار دار کوٹنے والا ٹکڑا ہے جسے چھری کی طرح استعمال کر کے ذبح کرنا ممکن ہوتا ہے۔ اگر کوٹ کر خون بہنا شرط ہے تاکہ وہ ذبح ہو کسی چیز کے دباؤ سے گٹھا ہونے سے گٹھا ہونے میں شمار نہ ہو۔

۳۱۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الطَّنَافِيسِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَكُونُ فِي الْمَغَازِي، فَلَا يَكُونُ مَعَنَا مَذْيٌ. فَقَالَ: «مَا أَنْهَرَ الدَّمَ، وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ، فَكُلْ. غَيْرَ السِّنِّ وَالظُّفْرِ. فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ، وَالظُّفْرَ مَذْيُ الْحَبَشَةِ».

۳۱۷۸ - حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم جنگوں میں جاتے ہیں اور (مال غنیمت میں) ملے والے جانور ذبح کرنے کے لیے ہمارے پاس چھریاں نہیں ہوتیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس چیز کے ساتھ خون جاری ہو جائے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو (اس طرح ذبح کے ہوئے جانور کا گوشت) کھا لے سوائے دانت اور ناخن کے کیونکہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔“



☀ فوائد و مسائل: ① لوہے کی چھری کے علاوہ نیزے، تلوار اور شمشیر کے ٹکڑے وغیرہ سے ذبح کرنا بھی جائز ہے۔ ② اگر ہڈی کا ٹکڑا ٹوٹ کر تیز دھار کی طرح بن گیا ہو اور اس سے ذبح کرنا ممکن ہو تب بھی اس سے ذبح نہیں کرنا چاہیے۔ ③ کسی چھوٹے جانور یا پرندے کو دانت سے گٹھا کاٹ کر ذبح کر لیا جائے تو یہ ذبح نہیں ہوگا کیونکہ یہ ممنوع ہے۔ ④ اسی طرح ناخن سے خون نکال کر جانور کو بے جان کرنا بھی جائز نہیں۔ ⑤ حبشیوں سے مراد غیر مسلم حبشی ہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ان لوگوں کی غالب اکثریت غیر مسلموں پر مشتمل تھی۔ ⑥ غیر مسلموں کے رسم و رواج اور طور طریقوں سے زیادہ سے زیادہ پرہیز کرنا ضروری ہے کیونکہ نبی ﷺ نے ناخن سے ذبح کرنے کی ممانعت کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ یہ غیر مسلم حبشیوں کا طریقہ ہے۔

(المعجم ۶) - بَابُ السَّلَخِ (التحفة ۶) باب ۶ - کھال اتارنا

۳۱۷۹ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ۳۱۷۹ - حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۱۷۸ - تقدم، ح: ۳۱۳۷ من حديث الثوري (وغیره) عن سعيد بن مسروق به.

۳۱۷۹ - [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الطهارة، باب الوضوء من مس اللحم الني، وغسله، ح: ۱۸۵ عن أبي كريب به.

دودھ والا جانور ذبح کرنے کی ممانعت کا بیان

۲۷- أبواب الذبائح

ہے رسول اللہ ﷺ ایک لڑکے کے پاس سے گزرے جو ایک بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”ایک طرف ہو جا میں تجھے (کھال اتارنا) سکھاتا ہوں۔“ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھال اور گوشت کے درمیان رکھا اور اسے زور سے داخل فرمایا حتیٰ کہ بغل تک بازو چھپ گیا۔ فرمایا: ”لڑکے! اس طرح کھال اتار۔“ پھر آپ چل دیے اور (جا کر) لوگوں کو نماز پڑھائی اور (نماز کے لیے نیا) وضو نہیں کیا۔

مَرَوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُونٍ الْجُهَنِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، قَالَ عَطَاءٌ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِغُلَامٍ يَسْلُخُ شَاةً. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَنَحَّ حَتَّى أُرِيكَ» فَأَدْخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ، فَدَحَسَ بِهَا حَتَّى تَوَارَتْ إِلَى الْإِبطِ. وَقَالَ: «يَا غُلَامُ! هَلْ كَذَا فَاسْلُخْ» ثُمَّ مَضَى وَصَلَّى لِلنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

فوائد ومسائل: ① کوئی کام کھانے کے لیے عملی نمونہ پیش کرنا بہترین طریقہ ہے۔ ② اگر کوئی نوآموذ کسی کام کو اچھی طرح انجام نہ دے رہا ہو تو بزرگوں کو چاہیے کہ اسے ڈانٹنے بھڑکنے کے بجائے خود وہ کام کر کے دکھائیں اور مناسب رہنمائی کریں۔ ③ کھال اتارنے یا گوشت بنانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ ④ نماز کے لیے جاتے ہوئے راستے میں اگر چھوٹا موٹا کام کر دیا جائے جس سے نماز میں تاخیر نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

باب: ۷- دودھ والا جانور ذبح

(المعجم ۷) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ ذَوَاتِ

کرنے کی ممانعت کا بیان

الدَّرِّ (التحفة ۷)

۳۱۸۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک انصاری صحابی کے ہاں تشریف لے گئے۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کے لیے جانور ذبح کرنے کے ارادے سے چھری پکڑی تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”دودھ دینے والا جانور ذبح کرنے سے اجتناب کرنا۔“

۳۱۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ خَلِيفَةَ، ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَنْبَأَنَا مَرَوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، جَبِيعًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ. فَأَخَذَ الشُّقْرَةَ لِيَذْبَحَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِيَّاكَ وَالْحُلُوبَ».

☀️ **فوائد ومسائل:** ① مہمان کی مناسب خدمت کرنا مسلمان کی خوبی ہے۔ ② جو گائے بھینس یا بکری وغیرہ دودھ دیتی ہو اسے ذبح کرنے سے یہ فائدہ ختم ہو جاتا ہے جب کہ گوشت دوسرے جانور سے بھی حاصل ہو سکتا ہے اس لیے بہتر یہی ہے کہ دودھ نہ دینے والا جانور ذبح کیا جائے۔

۳۱۸۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت ابو بکر بن ابوقافہ رضی اللہ عنہ (خليفة رسول ﷺ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”چلو (ہری بن عبد اللہ بن رفاعہ) واقعی (انصاری رضی اللہ عنہ) کے ہاں چلیں۔“ ہم چاند کی چاندنی میں چل کر (ان کے) باغ میں پہنچے۔ انھوں نے خوش آمدید کہا، پھر چھری لے کر بکریوں میں چکر لگایا (تاکہ مناسب بکری دیکھ کر ذبح کی جائے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دودھ دینے والی (کو ذبح کرنے) سے پرہیز کرنا۔“

۳۱۸۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ [عُبَيْدِ اللَّهِ]، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ وَرِعْمَرُ: «انْطَلِقَا بِنَا إِلَى الْوَاقِعِيِّ» قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فِي الْقَمَرِ حَتَّى أَتَيْنَا الْحَائِطَ. فَقَالَ: مَرَحَبًا وَأَهْلًا. ثُمَّ أَخَذَ الشَّفْرَةَ. ثُمَّ جَالَ فِي الْعَنَمِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِيَّاكَ وَالْحُلُوبَ» أَوْ قَالَ: «ذَاتِ الدَّرَّةِ».

باب: ۸- عورت کا ذبح کیا ہوا جانور (المعجم ۸) - بَابُ ذَبِيحَةِ الْمَرْأَةِ

(کھانے میں کوئی حرج نہیں) (التحفة ۸)

۳۱۸۲- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ لِكَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ. فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَلَمْ يَرَهُ بِأَسَاءً.

۳۱۸۲- حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پتھر کے ساتھ بکری ذبح کر لی۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

☀️ **فوائد ومسائل:** ① عورت کا ذبح کرنا مکروہ نہیں۔ ② تیز نوک یا دھار والے پتھر سے ذبح کرنا درست ہے۔

باب: ۹- بھاگ نکلتے والے جانور (المعجم ۹) - بَابُ ذَكَاةِ النَّاذِ مِنَ الْبَهَائِمِ

کوز ذبح کرنے کا طریقہ (التحفة ۹)

۳۱۸۱- [إسناده ضعيف] انظر، ح: ۱۶۰۹ لحال يحيى بن عبيد الله، وفيه علة أخرى.

۳۱۸۲- أخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب ذبيحة المرأة والأمة، ح: ۵۵۰۴ من حديث عبدة به.

۳۱۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ. فَتَذَّ بَعِيرٌ. فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ لَهَا أَوَايِدَ أَحْسِبُهُ قَالَ كَأَوَايِدِ الْوُحْشِيِّ. فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْطُوا بِهِ هَكَذَا».

۳۱۸۳- حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک سفر میں ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ تھے کہ ایک اونٹ بھاگ نکلا۔ ایک آدمی نے اس پر تیر چلا دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ان (مویٹیوں) میں کچھ بھاگ نکلنے والے ہوتے ہیں جس طرح جنگلی جانور (انسان سے دور) بھاگتے ہیں لہذا ان میں سے جو تم پر غالب آجائے (قابو نہ آئے) اس کے ساتھ اسی طرح کیا کرو۔“

🌞 فوائد ومسائل: ① بھاگنے سے مراد مالک سے چھوٹ کر بھاگ جانا ہے کہ اس پر قابو پانا مشکل ہو۔ ② بھاگے ہوئے بے قابو جانور کو دور سے تیر یا نیزہ وغیرہ (نگبیر کہہ کر) مارا جائے تو اس کا حکم شکار کا ہو جاتا ہے یعنی اگر اس تک لوگوں کے پہنچنے سے پہلے اس کی جان نکل جائے تو وہ ذبیحہ کے حکم میں ہے۔ اور اگر لوگوں کے پہنچنے تک زندہ ہو تو باقاعدہ نگبیر پڑھ کر ذبح یا نحر کیا جائے۔

۳۱۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الْعَشْرَاءِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَكُونُ الذُّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّيَّةِ؟ قَالَ: «الْوُ طَعْنَتْ فِي فَخِذِهَا لِأَجْزَأُكَ».

۳۱۸۴- حضرت ابو العشاء (اسامہ بن مالک) رضی اللہ عنہ اپنے والد (مالک بن قیس) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: اے اللہ کے رسول! کیا ذبح صرف حلق اور گردن ہی سے ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اگر تو اس کی ران میں نیزہ مار دے تب بھی کافی ہوگا۔“

(المعجم ۱۰) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبُهَاتِمِ وَعَنِ الْمُثَلَّةِ (التحفة ۱۰)

باب: ۱۰- جانور کو باندھ کر قتل کرنے اور ان کی شکل بگاڑنے کی ممانعت کا بیان

۳۱۸۳- تقدم، ح: ۳۱۳۷ من حديث الثوري (وغیره) عن سعيد بن مسروق به.

۳۱۸۴- [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الضحيا، باب في ذبيحة المتردية، ح: ۲۸۲۵ من حديث حماد به، وقال الترمذي: "غريب"، ح: ۱۴۸۱، وصححه ابن الجارود، ح: ۹۰۷ أبو العشاء حسن الحديث، ولكن قال البخاري: "في حديثه واسمه وسماعه من أبيه نظر"، وله شاهد ضعيف عند الهيثمي: ۳۴/۴.

۲۷ أبواب الذبائح جانور کو باندھ کر قتل کرنے اور ان کی شکل بگاڑنے کی ممانعت کا بیان

۳۱۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُمَثَّلَ بِالْبَهَائِمِ.

۳۱۸۵- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جانوروں کا مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۱۸۶- [حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ].

۳۱۸۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے (نشانہ بازی کے لیے) جانور کو باندھنے سے منع فرمایا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① منع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ جانوروں کو بلا و ظلم و ستم کا نشانہ بنانے کے مترادف ہے جو ایک مسلمان کی رحم دلی کے منافی ہے۔ ② ذبح کرنے کے بجائے قتل کرنے سے جانور مردار میں شامل ہو جاتا ہے جو غذا کو ضائع کرنے کا ایک برا طریقہ ہے۔ اور غذا کو ضائع کرنا گناہ ہے۔ ③ تیر اندازی کی مشق کے نتیجے میں اس جانور کی کھال بھی ناقابل استعمال ہو جاتی ہے۔ یہ بھی مال کو ضائع کرنا ہے جو بہت بڑا گناہ ہے۔

۳۱۸۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ. ح. وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَالِدٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا».

۳۱۸۷- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس چیز میں روح موجود ہو اسے (مشق کے لیے تیروں وغیرہ کا) نشانہ نہ بناؤ۔“

۳۱۸۵- [إسناده ضعيف جدًا] وضعفه البوصيري، وانظر، ح: ۳۱۷۱ للكلام عليه.

۳۱۸۶- أخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب ما يكره من المثلة والمصورة والمجتمعة، ح: ۵۵۱۳، ومسلم، الصيد والذبائح، باب النهي عن صبر البهائم، ح: ۱۹۵۶ من حديث شعبة به.

۳۱۸۷- [صحيح] أخرجه الترمذي، الصيد، باب ما جاء في كراهية أكل المصورة، ح: ۱۴۷۵ من حديث سفیان الثوري به، وقال: "حسن صحيح"، وفيه علقان، ح: ۱۶۲، ۱۷۱، وله شاهد عند مسلم، ح: ۱۹۵۷، وغيره، وبه صح الحديث.

۳۱۸۸- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: أَنَّبَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا.

۳۱۸۸- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: انھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کسی جانور کو باندھ کر قتل کیا جائے۔

🌞 فائدہ: اس کا مفہوم بھی مذکورہ بالا حدیث کے مطابق ہے۔ ذبح کرنے کے لیے اس کی ٹانگیں باندھنا تاکہ بے قابو نہ ہو جائے اس ممانعت میں شامل نہیں۔

(المعجم (۱۱) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُحُومِ الْجَلَالَةِ (التحفة ۱۱)

باب: ۱۱- نجاست خور جانور کا گوشت کھانے کی ممانعت کا بیان

۳۱۸۹- حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْجَلَالَةِ وَالْأَبْنَاهَا.

۳۱۸۹- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے نجاست کھانے والے جانور کے گوشت اور دودھ سے منع فرمایا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① جلالہ اس جانور کو کہتے ہیں جو گندگی کا اس حد تک عادی ہو جائے کہ اس کا گوشت اور دودھ اس سے متاثر ہو جائے۔ ② بعض علماء کے نزدیک اگر ایسے جانور کو باندھ کر رکھا جائے اور پاک صاف غذا کھائی جائے حتیٰ کہ نجاست کا اثر ختم ہو جائے تو یہ جانور جلالہ کی صفت سے نکل جاتا ہے لہذا اس کا گوشت کھانا اور دودھ پینا جائز ہو جاتا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سنن ابوداؤد (أردو طبع دارالاسلام) حدیث: ۳۷۸۷ کے فوائد)

(المعجم (۱۲) - بَابُ لُحُومِ الْخَيْلِ (التحفة ۱۲)

باب: ۱۲- گھوڑوں کا گوشت

۳۱۸۸- أخرجه مسلم، الصيد والذبائح، باب النهي عن صبر البهائم، ح: ۱۹۵۹ من حديث ابن جريج به. ۳۱۸۹- [حسن] أخرجه أبوداود، الأطعمة، باب النهي عن أكل الجلالة وأبناها، ح: ۳۷۸۵ من حديث ابن إسحاق به، ولم أجد تصريح سماعه، ولا سماع ابن أبي نجیح من مجاهد، وللحديث شواهد، منها ما أخرجه أبوداود، ح: ۳۷۸۷ وغيره.

۲۷۔ ابواب الذبائح

۳۱۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: نَحَرْنَا فَرَسَنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

گھوڑے کے گوشت کا بیان

۳۱۹۰۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم نے اپنا گھوڑا ذبح کر کے اس کا گوشت کھایا۔

۳۱۹۱۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ،

أَبُو بَشِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: أَكَلْنَا، زَمَنَ خَيْبَرَ، الْحَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ.

۳۱۹۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے غزوہ خیبر کے زمانے میں گھوڑوں اور جنگلی گدھوں کا گوشت کھایا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① جنگلی گدھے کو گور خر بھی کہتے ہیں۔ (اس کی وضاحت کے لیے دیکھیے: حدیث: ۳۰۹۰ کا فائدہ نمبر: ۱) ② عام گدھا حمار اُھلی (پالتو گدھا) کہلاتا ہے۔ یہ حرام ہے جیسے کہ اگلی احادیث میں آ رہا ہے۔ ③ بعض علماء نے گھوڑے کو حرام قرار دیا ہے کیونکہ قرآن مجید میں ہے: ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً﴾ (النحل: ۱۲) ”اور (اللہ نے تمھارے لیے) گھوڑے، خچر اور گدھے (پیدا کیے) تاکہ تم ان پر سواری کرو اور (وہ تمھاری) زینت (ہوں)۔“ یہاں کھانے کا ذکر نہیں۔ لیکن یہ استدلال درست نہیں کیونکہ ایک فائدے کے ذکر سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس کا دوسرا کوئی فائدہ نہیں۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سنن ابوداؤد) (أردو طبع دارالسلام) حدیث: ۳۷۹۰ کے فوائد

(المعجم ۱۳) - بَابُ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ
(التحفة ۱۳)

۳۱۹۲۔ حضرت ابواسحاق (سلیمان بن ابی سلیمان)

۳۱۹۲۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

۳۱۹۰۔ أخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب النحر والذبح، ح: ۵۵۱۰-۵۵۱۲، وحديث: ۵۵۱۹ من حديث هشام به، ومسلم، الصيد والذبائح، باب إباحة أكل لحم الخيل، ح: ۱۹۴۲ من حديث وكيع به.

۳۱۹۱۔ أخرجه مسلم، الصيد والذبائح، باب إباحة أكل لحم الخيل، ح: ۳۷/۱۹۴۱ من حديث أبي عاصم به.

۳۱۹۲۔ أخرجه البخاري، فرض الخمس، باب ما يصب من الطعام في أرض الحرب، ح: ۳۱۵۵، وحديث: ۴۲۲۰ من حديث الشيباني به، ومسلم، الصيد والذبائح، باب تحريم أكل لحم الحمر الإنسية، ح: ۱۹۳۷ من حديث علي بن مسهر به.

... پالتو گدھوں کے گوشت سے متعلق احکام و مسائل

عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ، فَقَالَ: أَصَابَتْنا مَجَاعَةٌ، يَوْمَ خَيْبَرَ، وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَدْ أَصَابَ الْقَوْمَ حُمُرٌ أَخَارِجاً مِنَ الْمَدِينَةِ، فَتَحَرَّزْنَا هَا. وَإِنْ قُدُورُنَا لَتَغْلِي، إِذْ نَأْدِي مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ أَنْ أَكْفَمُوا الْقُدُورَ وَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمْرِ شَيْئًا. فَأَخْفَأْنَا هَا.

شیبانی رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رحمہ اللہ سے پالتو گدھوں کے گوشت کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: جنگ خیبر کے موقع پر جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے ہمیں (خوراک کی قلت کی وجہ سے) بھوک کا سامنا کرنا پڑا۔ ساتھیوں کو شہر سے باہر کچھ گدھے ہاتھ لگ گئے۔ ہم نے انھیں ذبح کر لیا۔ ہماری دیکھیں اہل ربی تھیں کہ نبی ﷺ کے منادی نے اعلان کر دیا: دیکھیں الٹا دو اور گدھوں کا گوشت بالکل نہ کھاؤ چنانچہ ہم نے وہ (دیکھیں) الٹ دیں۔

فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى: حَرَّهَا تَحْرِيمًا؟ قَالَ: تَحَدَّثْنَا أَنَّهَا حَرَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَتَّةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا تَأْكُلُ الْعَذْرَةَ.

ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے انھیں بالکل حرام کر دیا؟ انھوں نے فرمایا: ہم لوگ (صحابہ کرام) یہ باتیں کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں قطعی طور پر حرام کر دیا کیونکہ وہ نجاست کھاتے ہیں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① گدھے کا گوشت حرام ہے۔ ② خیبر میں ان سے ممانعت کی ایک وجہ وہ بھی ہو سکتی ہے جو اس حدیث میں مذکور ہے، ③ ہم اگلی حدیث میں اشارہ ہے کہ یہ حرمت وقتی نہیں، قطعی ہے۔ ④ اگر غلطی سے حرام گوشت پکا لیا جائے تو معلوم ہونے پر اسے ضائع کر دینا چاہیے۔ واللہ اعلم.

۳۱۹۳۔ حضرت مقدم بن معدی کرب کندی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے متعدد اشیاء کی حرمت بیان فرمائی حتیٰ کہ پالتو گدھوں کا بھی ذکر فرمایا۔

۳۱۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ الْكِنْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّمَ أَشْيَاءَ. حَتَّى ذَكَرَ الْحُمْرَ الْإِنْسِيَّةَ.

🌞 فائدہ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح دوسری ممنوع اشیاء ہمیشہ کے لیے حرام ہیں اسی طرح گدھا بھی حرام ہے جیسے کہ حدیث: ۳۱۹۰ میں اسے ”ناپاک“ قرار دیا گیا ہے۔

۳۱۹۴- حَدَّثَنَا سُؤْيُدُ بْنُ مَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُلْقَى لَحْمُ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ نِيَّةً وَتَضِيْعَةً، ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِهِ بَعْدُ.

۳۱۹۳- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پالتو گدھوں کا کچا اور پکا ہوا (دونوں طرح کا) گوشت پھینک دینے کا حکم دیا، پھر اس کے بعد (کبھی) اس (کو کھانے) کا حکم نہیں دیا۔

۳۱۹۵- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ كَنَسِي: حَدَّثَنَا الْمُعْبِرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ خَيْبَرَ. فَأَمَسَى النَّاسُ قَدْ أَوْقَدُوا النَّيرانَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَامَ تَوْقَدُونَ؟» قَالُوا: عَلَى لَحْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. فَقَالَ: «أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا وَاكْسِرُوهَا» فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَوْ نَهْرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْ ذَاكَ».

۳۱۹۵- حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں خیبر کی جنگ لڑی۔ شام کو لوگوں نے (جگہ جگہ) آگ روشن کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم کس چیز (کو پکانے) کے لیے آگ جلا رہے ہو؟“ صحابہ نے عرض کیا: پالتو گدھوں کے گوشت کے لیے۔ آپ نے فرمایا: ”ان (برتنوں) میں جو کچھ ہے گرا دو اور ان (برتنوں) کو توڑ دو۔“ ایک آدمی نے کہا: یا (اگر آپ اجازت دیں تو) ہم ان کے اندر جو کچھ ہے گرا دیں اور ان برتنوں کو دھو لیں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”یا ایسے کرلو۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① غلام کام کی اطلاع ملنے ہی سختی سے روک تھام کرنی چاہیے۔ ② امام اور قائد یا عالم کو اپنے متبعین کے حالات سے باخبر رہنا چاہیے۔ ③ حرام چیز برتن میں ڈالنے یا پکانے سے برتن ناپاک ہو جاتا ہے۔ ④ ناپاک برتن دھونے سے پاک ہو جاتا ہے۔

۳۱۹۴- أخرجه البخاري، المغازي، باب غزوة خيبر، ح: ۴۲۲۶، ومسلم، الصيد والذبائح، باب تحريم أكل لحم الحمر الإنسية، ح: ۳۱/۱۹۳۸ من حديث عاصم به.

۳۱۹۵- أخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب آتية المجوس والميتة، ح: ۵۴۹۷ وغيره، ومسلم، الجهاد، باب غزوة خيبر، ح: ۱۸۰۲، بعد، حديث: ۱۳۶۵ من حديث يزيد به.

۲۷- أبواب الذبائح - خچر کا گوشت کھانے کی ممانعت کا بیان

۳۱۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَتَيْنَا مَعْمَرَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ نَادَى: إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولُهُ يَنْهَيَانِيكُمُ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. فَإِنَّهَا رِجْسٌ.

۳۱۹۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے اعلان کرنے والے نے اعلان کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ تمہیں پالتو گدھوں کے گوشت (کے کھانے) سے منع کرتے ہیں کیونکہ وہ ناپاک ہے۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ لُحُومِ الْبَيْتَالِ

(التحفة ۱۴)

باب ۱۴- خچر کا گوشت

۳۱۹۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ وَمَعْمَرٌ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا نَأْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ. قُلْتُ: فَأَلْبَيْتَالُ؟ قَالَ: لَا.

۳۱۹۷- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم گھوڑوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ (عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) میں نے کہا: خچروں کا (کیا حکم ہے؟) انھوں نے فرمایا: نہیں (ہم ان کا گوشت نہیں کھاتے تھے۔)

🌞 نوادہ وسائل: ① خچر کا گوشت کھانا منع ہے۔ ② خچر کی پیدائش گدھے اور گھوڑی کے اختلاط سے ہوتی ہے۔ گدھا حرام ہے اور گھوڑی حلال ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ایک چیز میں حلت کا پہلو بھی موجود ہو اور حرمت کا بھی تو حرمت کے پہلو کو ترجیح حاصل ہوگی اور وہ چیز حرام ہوگی۔

۳۱۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ وَلِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رُوَيْتِ

۳۱۹۶- أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب التكبير عند الحرب، ح: ۲۹۹۱ من حديث أيوب به.

۳۱۹۷- [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، الصيد والذبائح، تحريم أكل لحوم الخيل، ح: ۴۳۳۸ من حديث سفیان به.

۳۱۹۸- [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الأطعمة، باب في أكل لحوم الخيل، ح: ۳۷۹۰ من حديث بقية به 8 صالح بن يحيى لين (تقريب)، وقال البخاري: فيه نظر، ويحيى بن المقدماء مستور، والحديث ضعفه موسى بن هارون الحافظ، والبيهقي وغيرهما.



۲۷- ابواب الذبائح

حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ: حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ
صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمُقْدَامِ بْنِ
مَعْدِيكَرِبَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ
خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَنْ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ.

(المعجم ۱۵) - بَاب: ذَكَاةُ الْجَنِينِ
ذَكَاةُ أُمِّهِ (التحفة ۱۵)

۳۱۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَأَبُو خَالِدٍ
الْأَحْمَرُ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَالِدٍ،
عَنْ أَبِي الْوَدَّاءِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: سَأَلْنَا
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجَنِينِ. فَقَالَ: «كُلُّوهُ إِنْ
شِئْتُمْ. فَإِنْ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ».

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: سَمِعْتُ الْكَوَسَجَ
إِسْحَاقَ بْنَ مَنْصُورٍ يَقُولُ: فِي قَوْلِهِمْ: فِي
الذَّكَاءِ لَا يُقْضَى بِهَا مَذْمَةٌ. قَالَ: مَذْمَةٌ
يَكْثُرُ الذَّالِ مِنَ الذَّمَامِ. وَيَفْتَحِ الذَّالِ مِنَ
الذَّمِّ.

پیٹ کے بچے کو ذبح کرنے سے متعلق احکام و مسائل

انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں، فچروں
اور گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

باب: ۱۵- پیٹ کے بچے کا ذبح ہونا
اس کی ماں کا ذبح ہونا ہی ہے

۳۱۹۹- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں
نے فرمایا: ”ہم نے رسول اللہ ﷺ سے (ذبح ہونے
والے مادہ جانور کے) پیٹ کے بچے کے بارے میں
سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر چاہو تو اسے
کھا لو کیونکہ اس کا ذبح اس کی ماں کا ذبح ہونا ہی ہے۔“

امام ابو عبد اللہ (ابن ماجہ) کہتے ہیں: میں نے کونج
اسحاق بن منصور کو ذبح کے متعلق کہتے ہوئے سنا: (جو ماں
کے ذبح کرنے سے پیٹ کے بچے کے ذبح ہونے کے
قائل نہیں ہیں ان کا کہنا ہے) ماں کے ذبح ہونے سے
جنین کے ذبح ہونے کا حق ادا نہیں ہوتا۔ (اسحاق نے)
کہا مَذْمَةٌ ذال کے کسرہ کے ساتھ ذمام (حق و حرمت)
سے اور ذال کے فتح کے ساتھ ذَمّ (محرمت) سے ماخوذ
ہے یعنی مذکورہ عبارت میں لفظ مَذْمَةٌ حق و حرمت کے
معنی میں ہے نہ کہ مذمت کے معنی میں۔

۳۱۹۹- [صحیح] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب ماجاء في ذكاة الجنين، ح: ۲۸۲۷ من حديث مجالد به،
وحسنه الترمذي، ح: ۱۴۷۶، والبيهقي * مجالد تقدم، ح: ۱۱، وتابعه يونس بن أبي إسحاق عند أحمد وغيره،
وصححه ابن حبان، ح: ۱۰۷۷، وله طرق أخرى.

۲۷۔ ابواب الذبائح ----- پیٹ کے بچے کو ذبح کرنے سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فوائد و مسائل: ① پیدائش سے پہلے بچے کی زندگی اور موت ماں کی زندگی اور موت کے تابع ہوتی ہے اس لیے ماں کو ذبح کرنا گویا بچے کو بھی ذبح کرنا ہے۔ ② بعض علماء نے اس کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اس بچے کو بھی اس کی ماں کی طرح ذبح کیا جائے لیکن اس قول پر دل مطمئن نہیں ہوتا کیونکہ بچہ اگر زندہ برآمد ہو تو اس کے بارے میں شک نہیں ہو سکتا کہ اسے ذبح کرنا ہی چاہیے۔ شک تو اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ماں کے ذبح کرنے سے وہ بھی جان دے دے۔ اسی کے بارے میں سوال کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے کھانے کی اجازت دے دی۔ واللہ اعلم۔



www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

صيد (شکار) کی لغوی واصطلاحی تعریف اور اس کی مشروعیت

* لغوی معنی: [الصَّيْدُ] صَادَ يَصِيدُ سے مصدر ہے۔ صَادَ کا مطلب ہے: پکڑنا، حاصل کرنا۔
 * اصطلاحی تعریف: [هُوَ أَخْذُ مَبَاحٍ أَكْلُهُ غَيْرُ مَقْدُورٍ عَلَيْهِ مِنْ وَحْشٍ أَوْ طَيْرٍ أَوْ حَيَوَانٍ بَرٍّ أَوْ بَحْرٍ بِقَصْدٍ] ”خفگی یا سندر کے ایسے وحشی جانور یا پرندے کو اراداً پکڑنا یا شکار کرنا جو انسانوں کے دسترس میں نہ ہو اور جس کا کھانا حلال ہو۔“

* شکار کی مشروعیت: شکار کرنا قرآن و سنت کے دلائل سے ثابت ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا﴾ (المائدة: ۲)

”اور جب احرام سے حلال ہو جاؤ (احرام کھول دو) تو شکار کر سکتے ہو۔“

رسول اکرم ﷺ شکار کی حلت کے بارے میں فرماتے ہیں:

[وَمَا صِدَّتْ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمُ، فَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، ثُمَّ كُلْ] (صحیح البخاری،

الذبايح والصيد، باب ماجاء في التَّصِيدِ، حدیث: ۵۲۸۸)

”اور جو تو سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرے اس پر اللہ کا نام ذکر کر، پھر کھالے۔“

(المعجم ۲۸) أَبْوَابُ الصَّيْدِ (التحفة ۲۰)

شکار سے متعلق احکام و مسائل

باب ۱: شکار یا کھیتی (کی رکھوالی)
کے کتے کے سوا تمام کتے قتل کرنا

(المعجم ۱) - بَابُ قَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ
صَيْدٍ أَوْ زُرْعٍ (التحفة ۱)

۳۲۰۰- حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا، پھر فرمایا: ”ان لوگوں کو کتوں سے کیا تعلق؟“ پھر (بعد میں) شکاری کتا رکھنے کی اجازت دے دی۔

۳۲۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُغْفَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ. ثُمَّ قَالَ: «مَا لَهُمْ وَلِلْكِالِبِ؟» ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ.



۳۲۰۱- حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ پھر فرمایا: ”ان لوگوں کو کتوں سے کیا تعلق؟“ پھر انھیں کھیتی اور باغ (کی رکھوالی) کے کتے کی اجازت دے دی۔

۳۲۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُغْفَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ. ثُمَّ قَالَ: «مَا لَهُمْ وَلِلْكِالِبِ؟» ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ

۳۲۰۰- [صحیح] تقدم، ح: ۳۶۵، انظر الحديث الآتي.

۳۲۰۱- [صحیح] انظر الحديث السابق.

فِي كَلْبِ الزَّرْعِ وَكَلْبِ الْعَيْنِ .

قَالَ بُنْدَارٌ: أَلْعَيْنُ حَيْطَانُ الْمَدِينَةِ .

(امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے استاد محمد بن بشار) بشار

نے فرمایا: ”عین“ سے مراد مدینہ کے باغات ہیں۔

۳۲۰۲۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: أَنَّ أَبَا

۳۲۰۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ كَلْبٍ لَمْ يَكُنْ

أَمْرًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْتُلُ الْكِلَابَ .

۳۲۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ

۳۲۰۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ

ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو بلند

سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

آواز کے ساتھ کتوں کے قتل کرنے کا حکم دیتے سنا

ﷺ، رَافِعًا صَوْتَهُ، يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ .

چنانچہ شکار یا موشیوں کے کتے کے سوا تمام کتے قتل کر

وَكَاثِبَ الْكِلَابِ تُقْتَلُ . إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ

دیے جاتے تھے۔

مَا شِيَةٍ .

🌞 فوائد و مسائل: ① حلال جانوروں کا شکار کرنا جائز ہے۔ ② شکار میں کتوں سے مدد لینا جائز ہے۔ ③ جائز مقصد کے لیے کتے پالنا جائز ہے۔ ④ احادیث میں دو جائز مقصد مذکور ہیں: شکار کرنا، کھیت یا موشیوں کی حفاظت۔ بعد میں کتوں کے جائز استعمال کی اور بھی صورتیں سامنے آئی ہیں مثلاً: بھرموں کا کھوج لگانا یا ٹائپا آدی کی رہنمائی کرنا وغیرہ۔ اگر مستقبل میں جائز مقصد کے لیے کوئی اور فائدہ بھی سامنے آیا تو اس مقصد کے لیے بھی کتا پالنا شرعاً جائز ہوگا۔ ⑤ محض دل لگی کے لیے شوق کے طور پر کتے پالنا اور گھروں میں رکھنا شرعاً ممنوع ہے جیسے اگلے باب میں مذکور ہے۔

باب: ۲۔ شکار کھیتی یا موشیوں کے

(المعجم ۲) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ اقْتِنَاءِ

کتے کے سوا کوئی کتا رکھنا منع ہے

الْكَلْبِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ حَرْبٍ أَوْ مَا شِيَةٍ

(التحفة ۲)

۳۲۰۲۔ أخرجه البخاري، بدء الخلق، باب: إذا وقع الذباب في شراب أحلكم فليغمسه... الخ، ح: ۳۳۲۳، ومسلم، المساقاة، باب الأمر بقتل الكلاب، وبيان نسخه، وبيان تحريم اقتنائها... الخ، ح: ۴۳/۱۵۷۰ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۶۹/۲.

۳۲۰۳۔ [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، الصيد والذباح، الأمر بقتل الكلاب، ح: ۴۲۸۳ من حديث ابن وهب به.

۳۲۰۴- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ : حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ افْتَنَى كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ ، كُلَّ يَوْمٍ ، قِيرَاطٌ . إِلَّا كَلَبَ حَرْثٌ أَوْ مَا شِئَ .»

۳۲۰۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کتا رکھا، اس کے عملوں سے روزانہ ایک قیراط (ثواب) کم ہو جائے گا۔ سوائے اس کے کہ کھیتی یا مویشیوں (کی حفاظت) کا کتا ہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ممنوع کام کے ارتکاب کی سزا یہ بھی ہو سکتی ہے کہ پہلے سے کیے ہوئے نیک کاموں کا ثواب ضائع ہو جائے۔ ② قیراط ایک چھوٹا سا وزن ہے جو ایک ماشہ یا اس سے کم ہوتا ہے جبکہ نبی ﷺ نے جنازے میں شرکت کی ترغیب میں اس کی مقدار اُحد پہاڑ کے برابر بیان فرمائی ہے۔ اس حدیث میں مذکور قیراط سے کیا مراد ہے، اس کی بابت رسول اللہ ﷺ سے وضاحت نہیں ملتی لہذا اس سے کوئی سا بھی وزن مراد لے لیا جائے ایک مسلمان کے لیے باعث حسرت و ندامت ہے کہ روزانہ اس کے اجر و ثواب سے اُحد پہاڑ کے برابر یا ایک قیراط معروف وزن کے برابر ثواب کم کر دیا جائے۔ واللہ اعلم۔



۳۲۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي شِهَابٍ : حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْقَلٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَوْ لَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ ، لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا . فَاقْتُلُوا مِنْهَا الْأَسْوَدَ الْبَيْهِيمَ . وَمَا مِنْ قَوْمٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا ، إِلَّا كَلَبَ مَا شِئَ أَوْ كَلَبَ صَيْدٍ أَوْ كَلَبَ حَرْثٍ ، إِلَّا نَقَصَ مِنْ أَجُورِهِمْ ، كُلَّ يَوْمٍ ، قِيرَاطَانِ .»

۳۲۰۵- حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ بات نہ ہوتی کہ کتا بھی (اللہ کی مخلوق اور) امتوں میں سے ایک امت ہے تو میں انھیں قتل کرنے (اور سب کتوں کو ختم کر دینے) کا حکم دے دیتا۔ (بہر حال) تم بالکل سیاہ کتے کو قتل کر دیا کرو۔ جو لوگ مویشیوں، حکار یا کھیتی کے کتے رکھتے ہیں ان کے ثواب میں سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔“

۳۲۰۴- [صحیح] أخرجه مسلم، المساقاة، باب الأمر بقتل الكلاب، وبيان نسخه... الخ، ح: ۱۰۷۵/۵۹ من حديث الأوزاعي به.

۳۲۰۵- [حسن] أخرجه أبو داود، الصيد، باب اتخاذ الكلب للصيد وغيره، ح: ۲۷۴۵ من حديث يونس به، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، ح: ۱۴۸۶، ۱۴۸۹ * الحسن عن، وله شواهد ذكرتها في نيل المقصود.

حَدَّثَنَا النُّصْحَاكُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا حَيَوَةُ بْنُ شَرِيحٍ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ. أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي نَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ، نَأْكُلُ فِي أَنْتِهِمْ، وَبِأَرْضِ صَيْدٍ، أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعْلَمِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنْتُمْ فِي أَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ، فَلَا تَأْكُلُوا فِي أَنْتِهِمْ. إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا مِنْهَا بُدًّا، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مِنْهَا بُدًّا فَاعْسِلُوهَا وَكُلُّوا فِيهَا. وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَمْرِ الصَّيْدِ، فَمَا أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَكُلْ. وَمَا صَدَّتْ بِكَلْبِكَ الْمُعْلَمِ، فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَكُلْ. وَمَا صَدَّتْ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعْلَمٍ، فَادْكُرْ ذِكَاثَهُ، فَكُلْ».

ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں ان کے برتنوں میں کھا لیتے ہیں۔ اور شکار کے علاقے میں رہتے ہیں (ہمارے ہاں شکار زیادہ کیا جاتا ہے) میں تیر کمان سے بھی شکار کرتا ہوں اپنے سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ بھی شکار کرتا ہوں اور اپنے اس کتے کے ساتھ بھی شکار کر لیتا ہوں جو سکھایا (اور سدھایا) ہوا نہیں۔ (کیا یہ کام جائز ہیں؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے جو بیان کیا ہے کہ تم لوگ اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہو تو (جواب یہ ہے کہ) ان کے برتنوں میں نہ کھایا کرو سوائے اس کے کہ اس کے بغیر چارہ نہ ہو۔ اگر ایسی مجبوری ہو تو ان (برتنوں) کو دھو کر ان میں کھالیا کرو۔ اور جو تو نے شکار کی بات کی ہے تو جس جانور کو تو اپنی کمان سے شکار کرے اس پر اللہ کا نام لے کر کھالے اور جو تو اپنے سدھائے ہوئے کتے سے شکار کرے اس پر اللہ کا نام لے کر کھالے اور جو تو اپنے دن سدھائے کتے سے شکار کرے پھر اسے ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو اسے (ذبح کر کے) کھالے۔“

فوائد و مسائل: ① اہل کتاب (عیسائی) اللہ کا نام لیے بغیر ذبح کرتے ہیں جو مردار کے حکم میں ہے۔ اور جس برتن میں مردار گوشت پکایا جائے وہ بھی ناپاک ہے۔ ایسا برتن دھوئے بغیر استعمال کرنا منع ہے۔ ② یہودیوں اور عیسائیوں کے جو فرقے اللہ کا نام لیے بغیر ذبح نہیں کرتے ان کا ذبح شدہ حلال ہے۔ ③ ہمارے ملک میں بعض عیسائی جب گوشت کھانا چاہتے ہیں تو مسلمان قصاب کے ہاں سے خریدتے ہیں یا کسی مسلمان سے ذبح کروا لیتے ہیں۔ جس عیسائی کی یہ عادت معلوم ہو اس کے برتن پاک ہیں۔ ان میں پکا ہوا کھانا حلال ہے۔ ④ کتا شکار پر چھوڑتے وقت تکبیر پڑھ کر چھوڑنا چاہیے۔ اس کے بعد اگر کتا اسے مالک کے پاس زندہ نہ لائے تب بھی وہ مذبح کے حکم میں ہے۔ اگر مالک کے پاس جانور زندہ پہنچ جائے تو اسے تکبیر

کتے کے کیے ہوئے شکار سے متعلق احکام ومسائل

۳۲۰۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ : حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بُشَيْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ. قَالَ: «إِذَا أُرْسِلَتْ كِلَابُكَ الْمُعَلَّمَةُ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا، فَكُلْ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ وَإِنْ قَتَلْنَ. إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ. فَإِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ. فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ. وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ أُخَرُ، فَلَا تَأْكُلْ».

۳۲۰۸- حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور کہا: ہم لوگ ان کتوں کے ذریعے سے شکار کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو اپنے سدھائے ہوئے کتے چھوڑے اور ان پر اللہ کا نام لے تو اگر وہ (شکار کو) قتل کر دیں تو جس (شکار کیے ہوئے جانور) کو وہ تمہارے لیے بچا رکھیں اسے تو کھا سکتا ہے سوائے اس کے کہ کتے (اس میں سے کچھ) کھایا ہو۔ اگر کتے نے کھایا ہو تب تو نہ کھا کیونکہ مجھے یہ خطرہ ہے کہ اس نے اپنے لیے پکڑا ہوگا۔ اور اگر اس کے ساتھ دوسرے کتے بھی شریک ہوں تو پھر تو نہ کھا۔“

قَالَ ابْنُ مَاجَةٍ: سَمِعْتُهُ، يَعْنِي عَلِيَّ ابْنَ الْمُنْذِرِ يَقُولُ: حَجَّجْتُ ثَمَانِيَّةَ وَخَمْسِينَ حَجَّةً. أَكْثَرُهَا رَاجِلٌ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد علی بن منذر سے سنا انھوں نے فرمایا: میں نے اٹھاون حج کیے ہیں جن میں سے اکثر میں پیدل سفر کیا ہے۔

فوائد ومسائل: ① سدھایا ہوا کتا جب تکبیر پڑھ کر چھوڑا جائے تو اس کا مارا ہوا جانور حلال ہے۔ ② اگر کتا شکار میں سے خود بھی کچھ کھالے تو اس جانور کا باقی حصہ حرام ہے وہ بھی کتے ہی کو کھلا دینا چاہیے۔ ③ اگر جانور کے شکار میں دو کتے شریک ہیں ایک پر تکبیر پڑھی گئی ہے دوسرے پر نہیں پڑھی گئی تب بھی وہ شکار حرام ہے کیونکہ ممکن ہے اسے دوسرے کتے نے مارا ہو۔

باب: ۴- مجوس کے کتے کا کیا ہوا شکار اور بالکل سیاہ کتے کا حکم

(المعجم ۴) - بَابُ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ [وَالْكَلْبِ الْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ] (التحفة ۴)

۳۲۰۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَرَّةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: نَهَيْتَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِهِمْ وَطَائِرِهِمْ. يَعْنِي الْمَجُوسَ.

۳۲۰۹- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہمیں ان یعنی مجوسیوں کے کتے اور پرندے کے کیے ہوئے شکار سے منع کیا گیا ہے۔

۳۲۱۰- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ. فَقَالَ: «شَيْطَانٌ».

۳۲۱۰- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے کالے سیاہ کتے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”وہ شیطان ہے۔“



فائدہ: اس میں اشارہ ہے کہ ایسا کتا نہیں رکھنا چاہیے جس کا پورا جسم سیاہ ہو۔ ایسا کتا رکھنا منع ہے تو شکار کے لیے پالتا یا استعمال کرنا بھی منع ہوگا۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۵) - بَابُ صَيْدِ الْقَوْسِ (التحفة ۵)

باب: ۵- کمان (اور تیر) سے شکار کرنا

۳۲۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ النَّخَّاسُ، وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ الرَّمْلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا صَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدٍ

۳۲۱۱- حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شکار کمان کے ذریعے سے حاصل ہو وہ کھالے۔“

۳۲۰۹- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الصيد، باب ما جاء في صيد كلب المجوسي، ح: ۱۴۶۶ من حديث وكيع به، وقال: "غريب"، وضعفه البوصيري لندليس حجاج بن أرتاة، تقدم، ح: ۱۱۲۹.

۳۲۱۰- [صحیح] تقدم، ح: ۹۵۲.

۳۲۱۱- [إسناده صحيح] وله شواهد عند أبي داود، ح: ۲۸۵۶، ۲۸۵۷ وغيره.

ابن المسيَّب، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «كُلُّ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ».

۳۲۱۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حضرت عدی بن حاتم (طائی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم لوگ تیر چلاتے ہیں (شکار کے عادی ہیں)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو تیر چلا کر پھاڑ ڈالے تو جسے تو نے پھاڑا ہے اسے کھالے۔“

🌞 نوآمد مسائل: ① جب تیر شکار کے جسم میں گھس کر اسے زخمی کر دے تو تکبیر پڑھ کر چھوڑے ہوئے اس تیر سے کیا ہوا شکار حلال ہے۔ ② رائفل کی گولی یا چھرے کا عمل بھی اس کی تیزی کی وجہ سے تیر سے مشابہ ہے لہذا اس کا شکار بھی حلال ہے۔ واللہ اعلم.

(المعجم ۶) - بَابُ الصَّيْدِ يَغِيبُ لَيْلَةً

باب ۶- اگر شکار رات بھر لاپتہ رہے

(النفحة ۶)

۳۲۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں شکار پر تیر چلاتا ہوں، وہ رات بھر مجھ سے غائب رہتا ہے۔ (اگلے دن ملتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تجھے اس میں اپنا تیر لگا ہوا ملے اور اس میں تجھے اس کے سوا کچھ اور نہ ملے تو کھالے۔“

🌞 نوآمد مسائل: ① بے جان شکار میں اپنا تیر موجود ہونے سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اسی تیر سے مرا ہے۔ چونکہ تیر چلاتے وقت تکبیر پڑھی گئی تھی لہذا وہ ذبح شدہ کے حکم میں ہے۔ ② تیر کے سوا کچھ اور نہ ملنے کا مطلب یہ ہے کہ یقین ہو کہ اس کی موت کی کوئی اور وجہ نہیں مثلاً: وہ پانی میں ڈوبا ہوا ہے تو ممکن ہے تیر سے نہ مرا ہو۔

۳۲۱۲- [صحیح] ضعفه البوصيري من أجل مجالده، وتقدم، ح: ۱۱، وله شواهد عند البخاري، ح: ۷۳۹۷، ومسلم، الصيد، ح: ۱۹۲۹، وغيرهما.

۳۲۱۳- أخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب الصيد إذا غاب عنه يومين أو ثلاثة، ح: ۵۴۸۴، ومسلم، الصيد والذبائح، باب الصيد بالكلاب المعلمة والرمي، ح: ۶/۱۹۲۹، ۷، من حديث عاصم به مطولاً.

ڈوبنے سے مرا ہو۔ اسی طرح اگر کسی درندے کے کھانے کے اثرات ہیں تو ممکن ہے شکار اس درندے سے مرا ہو، تیر سے نہ مرا ہو، اس لیے ایسے مشکوک شکار سے پرہیز کیا جائے۔

(المعجم ۷) - بَابُ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

باب: ۷۔ معراض سے شکار کرنا

(التحفة ۷)

۳۲۱۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ:

۳۲۱۴- حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ:

انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے معراض

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا

سے کیے ہوئے شکار کے بارے میں دریافت کیا تو

ابْنُ [أَبِي] زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ

آپ نے فرمایا: ”جو اس کی نوک سے مرے وہ کھا

حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ

لے۔ اور جو اس کے چوڑائی کے رخ لگنے سے مرے

بِالْمِعْرَاضِ. قَالَ: «مَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ، فَكُلْ.

اسے نہ کھا کیونکہ وہ چوٹ سے مرا ہوا جانور ہے۔“

وَمَا أَصَبْتَ بِعَرَضِهِ، فَهُوَ وَفِيدٌ».

۳۲۱۵- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ:

۳۲۱۵- حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ

انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے معراض

إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ النَّخَعِيِّ،

کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”نہ کھا“

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ

سوائے اس کے کہ وہ پھاڑ دے۔“

ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ؟ فَقَالَ: «لَا تَأْكُلُ إِلَّا أَنْ

يَعْرِقَ».



فوائد ومسائل: ① معراض ایک قسم کا تیر ہوتا تھا جو صرف کٹڑی کے ایک نوک دار ٹکڑے پر مشتمل ہوتا تھا

اس میں لوہے کا پھل وغیرہ نہیں لگا ہوتا تھا۔ ② اگر معراض شکار کو نوک کی طرف سے لگے تو وہ بدن میں گھس کر

رخی کرتا ہے اس صورت میں وہ عام تیر کا کام کرتا ہے اس لیے اس صورت میں وہ شکار حلال ہے لیکن چوڑائی

کے رخ لگنے پر وہ لٹھی کی طرح چوٹ لگاتا ہے اس سے اگر جانور مر جائے تو وہ حرام ہے۔

۳۲۱۴۔ أخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب التسمية على الصيد، ح: ۵۴۷۵، ومسلم، الصيد والذبائح، باب

الصيد بالكلاب المعلمة والرمي، ح: ۱۹۲۹/ ۴ من حديث زكريا به.

۳۲۱۵۔ أخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب ما أصاب المعراض بعرضه، ح: ۵۴۷۷، ۷۳۹۷، ومسلم،

الصيد والذبائح، باب الصيد بالكلاب المعلمة والرمي، ح: ۱۹۲۹ من حديث منصور به.

(المعجم ۸) - بَابُ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَيْمَةِ

باب: ۸- زندہ جانور کے جسم سے

وَهِيَ حَيَّةٌ (النحفة ۸)

کاٹے ہوئے گوشت کا حکم

۳۲۱۶- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ

۳۲۱۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ هِشَامِ بْنِ

نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر جانور سے کچھ کاٹ لیا جائے

سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ

جب کہ وہ زندہ ہو تو جو کچھ اس سے کاٹا گیا، وہ

النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «مَا قُطِعَ مِنَ الْبَيْمَةِ وَهِيَ

مردار ہے۔"

حَيَّةٌ، فَمَا قُطِعَ مِنْهَا فَهُوَ مَيْتَةٌ».

🌞 فوائد و مسائل: ① زندہ جانور سے اس کے جسم کا کوئی حصہ کاٹنا حرام ہے۔ ② اس طرح کاٹا ہوا گوشت

حرام ہے اگرچہ بگیر پڑھ کر ہی کاٹا جائے۔

۳۲۱۷- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا

۳۲۱۷- حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْهَذَلِيُّ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آخری زمانے میں کچھ لوگ

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ

ہوں گے جو اونٹوں کے کوبان کاٹ لیا کریں گے اور

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكُونُ فِي آخِرِ

بھیڑ بکریوں کی میں (مثلاً دہنے کی پچلی) کاٹ لیا

الزَّمَانِ قَوْمٌ يُجْبُونَ أَسِنَّةَ الْإِبِلِ، وَيَقْطَعُونَ

کریں گے۔ سنو! زندہ کا جو حصہ کاٹا جائے وہ مردار

أَذْنَابَ الْعَنْمِ. أَلَا، فَمَا قُطِعَ مِنْ حَيٍّ، فَهُوَ

(کے حکم میں) ہے۔"

مَيْتٌ».

(المعجم ۹) - بَابُ صَيْدِ الْجَيْتَانِ وَالْجَرَادِ

باب: ۹- مچھلیوں اور ٹڈی دل کا شکار

(النحفة ۹)

۳۲۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا

۳۲۱۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

۳۲۱۶- [إسناده حسن] أخرجه الحاكم: ۱۲۴/۴ من حديث معن بن عيسى، وله شاهد عند أبي داود، ح: ۲۸۵۸ وغيره.

۳۲۱۷- [إسناده ضعيف جدًا] وضعفه البوصيري لضعف الهذلي، تقدم، ح: ۹۲۱، وفيه علة أخرى.

۳۲۱۸- [صحيح] أخرجه أحمد: ۹۷/۲ من حديث عبد الرحمن بن عوف، وهو ضعيف كما تقدم، ح: ۲۳۸، وتابعه

أخواه أسامة، وعبد الله (هق: ۲۵۴/۱)، وأخرج البيهقي بإسناد صحيح عن عبد الله بن عمر قال: "أحلت لنا ميتتان

ودمان: الجراد والحيتان، والكبد والطحال"، وقال: "هذا إسناد صحيح"، وهذا الأثر له حكم الرفع.

مچھلی اور مڈی کے شکار سے متعلق احکام و مسائل

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «
أَحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ: الْحَوْتُ وَالْجَرَادُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مچھلی پانی سے نکلنے کے بعد زیادہ دیر زندہ نہیں رہ سکتی لہذا اللہ تعالیٰ نے بندوں پر رحمت کرتے ہوئے اسے ذبح کرنے کی شرط نہیں لگائی اس لیے یہ بغیر ذبح ہی کے حلال ہے۔ ② ہر قسم کی مچھلی حلال ہے خواہ وہ ندیوں، نہروں اور دریاؤں کی مچھلی ہو یا سمندر کی عظیم الجثہ مچھلی۔ ③ ”مڈی“ سے مراد حشرات کی وہ قسم ہے جو بعض اوقات جھنڈ کی صورت میں اکٹھی اڑتی ہوئی آتی ہیں اور جس کھیت یا فصل پر بیٹھ جائیں اسے چٹ کر جاتی ہیں و رختوں کے پتے کھا جاتی ہیں۔ اسے پنجابی میں مڈی کہتے ہیں۔ اردو میں اس کا عظیم جھنڈ ”مڈی دل“ کہلاتا ہے۔ اہل عرب اسے ہون کر کھاتے ہیں۔



۳۲۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَشْرِ بْنُ خَلْفٍ،
وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ
يَحْيَى بْنُ عَمَارَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ عَنْ
أَبِي عُمَانَ التَّهْدِي، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: سَأَلَ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجَرَادِ؟ فَقَالَ: «أَكْثَرُ
جُنُودِ اللَّهِ. لَا أَكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ».

۳۲۲۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي [سَعْدِ] الْبَقَالِ،
سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كُنْ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ
ﷺ يَتَهَادَيْنِ الْجَرَادَ عَلَى الْأُطْبَاقِ.

۳۲۱۹- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأ طعمه، باب في أكل الجراد، ح: ۳۸۱۴ من حديث زكريا به *
أبو العوام فائدہ لم يوثقه غير ابن حبان، ولعله دلسه منه سليمان التيمي، والله أعلم، وروي مرسلًا.

۳۲۲۰- [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي ۲۵۸/۹، وابن عدي ۱۲۲/۳ من حديث أبي سعد البقال به، وضعفه
البوصيري لضعف البقال سعيد بن المرزبان، وقال الحافظ في التقریب: "ضعيف مدلس"، وفي مصنف
عبد الرزاق ۵۳۳/۴، ح: ۸۷۶۳ عن ابن عيينة عن أبي يعفور (أو أبي يعقوب) عن أنس نحوه، ولعله تصحيف، وفيه
علة أخرى.

۳۲۲۱- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ وَأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ، إِذَا دَعَا عَلَى الْجَرَادِ، قَالَ: «اللَّهُمَّ أَهْلِكَ كِبَارَهُ. وَاقْتُلْ صِغَارَهُ. وَأَفْسِدْ بَيْضَهُ. وَاقْطَعْ ذَائِرَهُ. وَخُذْ بِأَفْوَاهِهَا عَنْ مَعَايِشِنَا وَأَرْزَاقِنَا. إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَدْعُو عَلَى جُنْدٍ مِنْ أَجْنَادِ اللَّهِ يَقْطَعُ ذَائِرَهُ؟ قَالَ: «إِنَّ الْجَرَادَ نَشْرَةُ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ».

قَالَ هَاشِمٌ: قَالَ زِيَادٌ: فَحَدَّثَنِي مَنْ رَأَى الْحُوتَ يَنْشُرُهُ.

۳۲۲۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَزَّمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ. فَاسْتَقْبَلَنَا رَجُلٌ مِنْ جَرَادٍ، أَوْ ضَرَبَ مِنْ جَرَادٍ.

۳۲۲۱- حضرت جابر اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب مڈی دل کے خلاف بددعا فرماتے تو یوں کہتے: ”اے اللہ! بڑی مڈیوں کو تباہ کر دے اور چھوٹی مڈیوں کو مار ڈال ان کے انڈے خراب کر دے ان کی جڑ کاٹ دے ان کے منہ ہماری روزی اور ہمارا رزق کھانے سے بند کر دے بے شک تو دعا سننے والا ہے۔“ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کس طرح اللہ کے ایک لشکر کی جڑ کاٹنے کی دعا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”مڈی دل سمندر میں ایک بڑی مچھلی کی چھینک سے پیدا ہوتا ہے۔“

(حدیث کے راوی) ہاشم بیان کرتے ہیں کہ زیاد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے ایک آدمی نے بتایا کہ اس نے مچھلی کی چھینک سے مڈی کو نکھرتے دیکھا ہے۔

۳۲۲۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ حج یا عمرے کے لیے روانہ ہوئے۔ (راستے میں) مڈی کی ایک ٹکڑی سامنے سے آگئی۔ ہم انھیں اپنے کوزوں اور جوتوں سے مارنے لگے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے کھاؤ یہ بھی

۳۲۲۱- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه الترمذي، الأطلعة، باب ما جاء في الدعاء على الجراد، ح: ۱۸۲۳ من حديث هاشم به، وقال: 'غريب'، وضعفه البوصيري لضعف موسى بن إبراهيم، ح: ۱۴۳۸، وانظر، ح: ۳۱۷۱.

۳۲۲۲- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه الترمذي، الحج، باب ما جاء في صيد البحر للمحرم، ح: ۸۵۰ من حديث وكيع، وأبو داود، ح: ۱۸۵۴ من حديث أبي المهزم به، وقال الترمذي: 'غريب'، وانظر، ح: ۳۰۸۶ لحال أبي المهزم.

مخصوص جانوروں کو قتل کرنے کی ممانعت کا بیان

فَجَعَلْنَا نَصْرَهُنَّ بِأَسْوَاطِنَا وَنِعَالِنَا. فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ: «كُلُوهُ». فَإِنَّهُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ.

(المعجم ۱۰) - بَابُ مَا يَنْهَى عَنْ قَتْلِهِ

(التحفة ۱۰)

۳۲۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ،
وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، قَالَ:
حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
الْفَضْلِ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ الصَّرَدِ
وَالضَّفْدَعِ وَالنَّمْلَةِ وَالْهَذُودِ.

۳۲۲۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مولاً مینڈک
چیونٹی اور بد بد کے مارنے سے منع فرمایا ہے۔

🌞 نوآمد مسائل: ① مولاً ایک چھوٹا سا پرندہ ہے جس کا سر بڑا پیٹ سفید اور پیٹ پر سیاہ ہوتی ہے۔ چھوٹے پرندوں
اور حشرات وغیرہ کا شکار کرتا ہے۔ (حاشیہ ابن ماجہ از محمد بن ابی عبد الباقی بحوالہ النجد) ابن اشیر رحمہ اللہ نے فرمایا: ”یہ بڑے
سر اور بڑی چوٹی والا ایک پرندہ ہے۔ اس کے پر آدھے سفید اور آدھے سیاہ ہوتے ہیں۔“ (النبہایہ: مادہ سر)
② مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے شواہد کی بنا پر صحیح
قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت قابل جہت ہے تاہم قتل نہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ ان چیزوں کو خوراک کے
طور پر استعمال کرنا منع ہے۔ واللہ اعلم، مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الإرواء: ۸/۱۳۳)



۳۲۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى:
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرُ عَنِ
الرُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ،
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ
قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ: النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ
وَالْهَذُودِ وَالصَّرَدِ.

۳۲۲۴- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے چار جانوروں کو
قتل کرنے سے منع فرمایا: چیونٹی، شہد کی مکھی، بد بد اور مولاً۔

۳۲۲۳- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري لضعف إبراهيم بن الفضل، وتقدم، ح: ۲۵۴۵، والحديث الآتي شاهد له.
۳۲۲۴- [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الأدب، باب في قتل الذر، ح: ۵۲۶۷ من حديث عبد الرزاق به،
وصححه ابن حبان، ح: ۱۰۷۸ الزهري عن ابن عباس، تقدم، ح: ۷۰۷، وللحديث شواهد كثيرة، كلها ضعيفة.

۳۲۲۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ، وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيَّانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَرَصَتْهُ نَمْلَةٌ. فَأَمَرَ بِقَرِيَةِ النَّمْلِ فَأَحْرِقَتْ. فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ: فِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ، أَهْلَكَتْ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تَسْبُحُ؟».

۳۲۲۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ”انبیاء میں سے ایک نبی کو چوٹی نے کاٹ لیا۔ ان کے حکم سے چوٹیوں کی بستی کو جلا دیا گیا۔ اللہ عزوجل نے ان کی طرف وحی کی: تجھے ایک چوٹی نے کاٹا، اس کی وجہ سے تو نے تسبیح کرنے والی ایک قوم کو تباہ کر دیا۔“

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ، نَحْوَهُ. وَقَالَ: قَرَصَتْ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ایک دوسری سند سے نبی ﷺ سے یہ روایت اسی طرح بیان کی۔ اور (راوی حدیث نے) قَرَصَتْ کی جگہ قَرَصَتْ کے الفاظ بیان کیے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① حشرات کو قتل کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے البتہ وہ حشرات جن سے انسانوں کو زیادہ نقصان پہنچتا ہے اور بظاہر کوئی فائدہ نہیں پہنچتا انھیں قتل کرنا جائز ہے جیسے چوہا وغیرہ۔ ② اللہ کی ہر مخلوق اللہ کی تسبیح اور عبادت کرتی ہے۔

(المعجم ۱۱) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّحْفِ (التحفة ۱۱)

باب: ۱۱- کنکری پھینکنے کی ممانعت

۳۲۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ قَرِيبًا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ

۳۲۲۶- حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے ایک عزیز نے کنکری پھینکی۔ انھوں نے منع کیا اور فرمایا: نبی ﷺ نے کنکری

۳۲۲۵- أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب: ۱۵۳، ح: ۳۰۱۹، ومسلم، السلام، باب النهي عن قتل النمل، ح: ۱۴۸/۲۲۴۱ عن ابن السرح به من حديث يونس به.

۳۲۲۶- [صحيح] تقدم، ح: ۱۷.

خَذَفَ. فَتَهَا، وَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَذَفِ. وَقَالَ: «إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَنْكُحُ عَدُوًّا. وَلَكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَقْفَأُ الْعَيْنَ» قَالَ: فَعَادَ. فَقَالَ: أُحَدِّثُكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْهُ ثُمَّ عُدْتُ؟ لَا أَكَلِمَتِكَ أَبَدًا.

پھینکنے سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے: ”یہ (نکری) نہ شکار مارتی ہے نہ دشمن کو زخمی کرتی ہے لیکن دانت توڑ دیتی ہے اور آنکھ پھوڑ دیتی ہے۔“ اس نے دوبارہ یہی حرکت کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھے حدیث سنارہا ہوں کہ نبی ﷺ نے نکری پھینکنے سے منع کیا ہے اس کے باوجود تو نے پھر وہی حرکت کی۔ میں تجھ سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔

🌞 فوائد ومسائل: ① خذف کا مطلب غلیل وغیرہ سے نکری پھینکنا، یا انگلیوں میں پکڑ کر نکری دور پھینکنا ہے۔ ② ایسی تفریح سے اجتناب کرنا چاہیے جس سے کسی کو غیر ارادی طور پر نقصان پہنچ سکتا ہو۔ ③ ایسی چیزوں کے استعمال کی مشق کرنا بہتر ہے جن سے جہاد میں کام لیا جاسکے تاہم اس مشق میں بھی یہ احتیاط ضروری ہے کہ کسی کو نقصان نہ پہنچے۔ ④ مسئلہ بتاتے وقت ساتھ دلیل ذکر کرنا بہتر ہے اس سے سائل کو طمینان حاصل ہوتا ہے اور عمل کرنے والے کو عمل کی ترغیب ہوتی ہے۔ ⑤ کسی کو برائی سے منع کرنے کے لیے اس سے بات چیت بند کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس سے منفی اثرات ظاہر ہونے کا خطرہ نہ ہو۔ ⑥ اس سے حدیث نبوی کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ صحابی نے حدیث پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے اپنے عزیز کو زبردستی کی اور اس سے بات چیت بند کر دی۔ ⑦ امرونبی بیان کرتے وقت اس کی حکمت بھی ذکر کرنا مفید ہے۔



۳۲۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُثَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُثَيْبِ بْنِ صُهَبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْفَلٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْخَذَفِ، وَقَالَ: «إِنَّهَا لَا تَقْتُلُ صَيْدًا وَلَا تَنْكِي الْعَدُوَّ. وَلَكِنَّهَا تَقْفَأُ

۳۲۲۷- حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے نکری پھینکنے سے منع کیا اور فرمایا: ”یہ نہ شکار مارتی ہے نہ دشمن کو زخمی کرتی ہے لیکن آنکھ پھوڑ دیتی ہے اور دانت توڑ دیتی ہے۔“

گرگٹ یا چھکی کو مارنے سے متعلق احکام و مسائل

۲۸- أبواب الصيد

الْعَيْنَ وَتَكْسِيرُ السِّنِّ» .

(المعجم ۱۲) - بَابُ قَتْلِ الْوَزَغِ

(التحفة ۱۲)

باب: ۱۲- گرگٹ (یا چھکی) کو مارنا

۳۲۲۸- حضرت ام شریک انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں چھکیوں کو مارنے کا حکم دیا۔

۳۲۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ

جُبَيْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاعِ.

🌟 فائدہ: وزغ کا ترجمہ بعض علماء نے گرگٹ اور بعض نے چھکی کیا ہے۔ دوسرا ترجمہ زیادہ صحیح ہے۔

۳۲۲۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے پہلی ضرب میں چھکی (یا گرگٹ) کو مارا اسے اتنی نیکیاں ملیں گی اور جس نے اسے دوسری ضرب میں مارا اسے اتنی اتنی (پہلی سے کم) نیکیاں ملیں گی اور جس نے اسے تیسری ضرب میں مارا اسے اتنی اتنی (دوسری سے کم) نیکیاں ملیں گی۔“

۳۲۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ

ابْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ

وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ، فَلَهُ كَذَا وَكَذَا

حَسَنَةً. وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الثَّانِيَةِ، فَلَهُ كَذَا

وَكَذَا أَذْنَى مِنَ الْأُولَى وَمَنْ قَتَلَهَا فِي

الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ، فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً أَذْنَى

مِنَ الَّذِي ذَكَرَهُ فِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ» .

🌟 فائدہ: پہلی ضرب میں مار ڈالنے کا ثواب اس لیے زیادہ ہے کہ قتل کرنے میں بھی بہتر طریقہ اختیار کرنے کا

حکم ہے جس سے جانور کی جان جلد نکل جائے۔ یہ قتل میں رحم دلی کا اظہار ہے اور اس لیے بھی کہ ایک ضرب سے مارنے سے حکم کی تعمیل کا جذبہ اور قوت ظاہر ہوتی ہے جو مستحسن ہے۔

۳۲۲۸- أخرجه البخاري، بدء الخلق، باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال، ح: ۳۳۰۷ من حديث

سفيان به، ومسلم، السلام، باب استحباب قتل الوزغ، ح: ۱۴۲/۲۲۳۷ عن ابن أبي شيبة به .

۳۲۲۹- أخرجه مسلم، السلام، باب استحباب قتل الوزغ، ح: ۱۴۶/۲۲۴۰، ۱۴۷ من حديث سهيل به .

۳۲۳۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِلْوَزَغِ: «الْفَوْسِقَةُ».

... گرجٹ یا چھکی کو مارنے سے متعلق احکام و مسائل

۳۲۳۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھکی کو فاسق (نافرمان) فرمایا۔

۳۲۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَائِبَةَ، مَوْلَاةِ الْفَارِسِيِّ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَرَأَتْ فِي بَيْتِهَا رُمْحًا مَوْضُوعًا. فَقَالَتْ: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ مَا تَصْنَعِينَ بِهَذَا؟ قَالَتْ: تَقْتُلُ بِهِ هَذِهِ الْأَوْزَاعَ. فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَنَا أَنَّ إِبْرَاهِيمَ، [لَمَّا] أُلْقِيَ فِي النَّارِ لَمْ تَكُنْ فِي الْأَرْضِ دَابَّةً إِلَّا أَطْفَأَتْ النَّارَ. غَيْرَ الْوَزَغِ. فَإِنَّهَا كَانَتْ تَنْفَعُ عَلَيْهِ. فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِهِ.

۳۲۳۱- حضرت فاکہ بن مغیرہ کی آزاد کردہ لونڈی سائبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں تو ان کے گھر میں ایک نیزہ پڑا ہوا دیکھا۔ انھوں نے کہا: ام المؤمنین! آپ اس (نیزے) کا کیا کرتی ہیں؟ انھوں نے فرمایا: ہم اس کے ساتھ چھکیاں مارتے ہیں کیونکہ ہمیں اللہ کے نبی ﷺ نے بتایا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو زمین میں جو بھی جانور تھا اس نے آگ بجھائی، سوائے چھکی کے۔ وہ تو (آگ تیز کرنے کے لیے) پھونکیں مارتی تھی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔



🌞 فوائد و مسائل: ① چھکی کو مار دینا چاہیے۔ ② جس چھکی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے جلائی ہوئی آگ میں پھونکیں ماریں وہ تو صدیوں پہلے مر گئی لیکن اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ یہ جانور بطعاً شریعہ ہے۔ جس طرح گدھا اپنی طبیعت کے لحاظ سے شیطان سے مناسبت رکھتا ہے۔ ③ چھکی نقصان دہ جانور ہے اور ایسے جانور کو قتل کرنے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ اس سے واقعی نقصان پہنچے جیسے سانپ اور بچھو وغیرہ کو قتل کیا جاتا ہے خواہ انھوں نے کسی کو نہ کاٹا ہو اور نہ ڈنگ مارا ہو۔

۳۲۳۰- أخرجه البخاري، بدء الخلق، باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال، ح: ۳۳۰۶ من حديث ابن وهب به، ومسلم، السلام، باب استحباب قتل الوزغ، ح: ۱۴۵/۲۲۳۹ عن ابن السرح به.

۳۲۳۱- [مسند حسن] أخرجه أحمد: ۸۳/۶، ۱۰۹ من حديث جرير به، وصححه البوصيري، وابن حبان (موارد)، ح: ۱۰۸۲ * ابن حازم صرح بالسماح، وتابعه أبووب، وسأبته وثقها البوصيري، وابن حبان، ولها متابعة عند النسائي، وللحديث شواهد عند البخاري وغيره.

کچلی والے درندے کو کھانے کی حرمت کا بیان

۲۸۔ أبواب الصيد

باب ۱۳۔ ہر کچلی والے درندے کا

(المعجم ۱۳) - بَابُ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنْ

کھانا حرام ہے

السَّبَاعِ (التحفة ۱۳)

۳۲۳۲۔ حضرت ابو ثعلبہ حشنی رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۲۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ :

ہے کہ نبی ﷺ نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا۔

أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ . أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنْ السَّبَاعِ .

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے شام میں داخل ہونے تک یہ حدیث نہیں سنی تھی۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ : وَلَمْ أَسْمَعْ بِهَذَا حَتَّى دَخَلْتُ الشَّامَ .



🌞 فوائد و مسائل: ① کچلی نوکیلے تیز دانت کو کہتے ہیں۔ انسانوں میں یہ دانت سامنے کے چار دانتوں کے بعد اور ڈاڑھوں سے پہلے ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف ہوتا ہے اور پر بھی اور نیچے بھی۔ چرندوں میں یہ دانت نہیں ہوتے۔ ② درندوں میں یہ دانت دوسرے دانتوں کی نسبت واضح طور پر بڑے اور لمبے ہوتے ہیں جیسے کتے اور بلی وغیرہ میں۔ ③ ان دانتوں (کچلیوں) کا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ یہ جانور درندوں کے گروہ سے تعلق رکھتا ہے خواہ وہ عملی طور پر شکار نہ کرتا ہو یا بہت کم کرتا ہو۔ ④ ممکن ہے کہ کوئی حدیث صحیح ہونے کے باوجود ایک امام کو معلوم نہ ہو اس صورت میں اس کے لیے اجتہاد کرنا درست ہے۔ بعد میں اگر معلوم ہو جائے کہ یہ اجتہاد درست نہ تھا تو امام کو قصور وار نہیں ٹھہرایا جاسکتا، تاہم بعد والوں کے لیے اس اجتہاد پر عمل کرنا جائز نہیں ہوگا۔

۳۲۳۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

۳۲۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :

ﷺ نے فرمایا: ”ہر کچلی والے درندے کا کھانا حرام ہے۔“

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ . ح . وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ

ابْنُ سِنَانٍ وَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، [قَالَ :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا

۳۲۳۲۔ أخرجه البخاري، الطب، باب ألبن الآن، ح: ۵۷۸۰، ومسلم، الصيد والذبائح، باب تحريم أكل كل ذي ناب من السباع وكل ذي مخلب من الطير، ح: ۱۲/۱۹۳۲ من حديث سفیان به .

۳۲۳۳۔ أخرجه مسلم، الصيد والذبائح، الباب السابق، ح: ۱۵/۱۹۳۳ من حديث عبد الرحمن به، وهو في الموطأ (بحی): ۴۹۶/۲ .

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ،
عَنْ عَمِيْدَةَ بْنِ شَفِيَّانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ
السَّبَاعِ حَرَامٌ».

۳۲۳۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ خیبر کے موقع پر ہر کھلی
والے درندے اور ہر ناخن دار پنچے (سے شکار کرنے)
والے پرندے کو کھانے سے منع فرمادیا۔

۳۲۳۴۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ
الْحَكَمِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ
جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ، يَوْمَ خَيْبَرَ، عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ
السَّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیتے ہوئے کہا کہ سابقہ
روایت اس سے کفایت کرتی ہے۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً
ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الإرواء، رقم: ۲۳۸۸)
⑤ مِخْلَب شکاری پرندے کے پنچے کے ناخنوں کو کہتے ہیں جن سے وہ اپنے شکار کو پکڑتا اور چیرتا پھاڑتا ہے۔
⑥ شکاری پرندوں میں باز، چیل، گدھ اور شاہین وغیرہ شامل ہیں۔ ان سب کا گوشت حرام ہے جب کہ دانہ و ناکا
کھانے والے سب پرندے حلال ہیں مگر کوا حرام ہے۔ (دیکھیے حدیث: ۳۲۳۸)

(المعجم ۱۴) - بَابُ الذَّنْبِ وَالتَّغْلِبِ باب: ۱۴۔ بھیڑیے اور لومڑی کا بیان

(التحفة ۱۴)

۳۲۳۵۔ حضرت خزیمہ بن جزیلؓ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے
رسول! میں آپ سے زمین کے (جنگلی) جانوروں کے

۳۲۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ،

۳۲۳۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأئمة، باب ماجاء في أكل السباع، ح: ۳۸۰۵ من حديث ابن أبي
عدي به، وفيه علة، والحديث السابق يغني عنه.

۳۲۳۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأئمة، باب ماجاء في أكل الضبع، ح: ۱۷۹۲ من حديث
عبدالكريم به، وتقدم، ح: ۴۲۹، وقال: "ليس إسناده بالقوي"، وضعفه البوصيري.

بارے میں سوال کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ آپ لومڑی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”لومڑی کون کھاتا ہے؟“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ بھیڑیے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”کیا بھیڑیے کو کوئی ایسا شخص کھا سکتا ہے جس میں بھلائی موجود ہو؟“

عَنْ جَبَّانِ بْنِ جَزَاءٍ، عَنْ أَخِيهِ حُزَيْمَةَ بْنِ جَزَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! جِئْتُكَ لِأَسْأَلَكَ عَنْ أَحْنَاشِ الْأَرْضِ، مَا تَقُولُ فِي الثَّغْلَبِ؟ قَالَ: «وَمَنْ يَأْكُلُ الثَّغْلَبَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَقُولُ فِي الذُّبِّ؟ قَالَ: «وَيَأْكُلُ الذُّبُّ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ؟».

🌞 فائدہ: مذکور روایت سنداً ضعیف ہے تاہم دیگر دلائل کی رو سے لومڑی اور بھیڑیہ یا گوشت خور جانور ہونے کی وجہ سے حرام ہیں۔

(المعجم ۱۵) - بَابُ الصَّيْعِ (التحفة ۱۵)

باب: ۱۵- لکڑ بھجکے کا بیان

۳۲۳۶- حضرت عبدالرحمن بن ابوعمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے لکڑ بھجکے کے بارے میں پوچھا: کیا وہ شکار ہے؟ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: میں اسے کھا سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: کیا یہ مسئلہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ فرمایا: ہاں۔

۳۲۳۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الصَّيْعِ، أَصِيدُ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: أَكَلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: أَشَيْءٌ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

🌞 فوائد و مسائل: ① لکڑ بھجکا ایک جنگلی جانور ہے جسے لکڑ بگڑ بھی کہتے ہیں۔ یہ حلال ہے۔ ② بعض حضرات نے صیغ کا ترجمہ بجو کیا ہے جو درست نہیں۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سنن ابوداؤد (اردو) طبع دار السلام

حدیث: ۳۸۰۱)

۳۲۳۷- حضرت خزیمہ بن جزیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے

۳۲۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ،

رسول! آپ گلوگز کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟
نبی ﷺ نے فرمایا: ”گلوگز کو کون کھاتا ہے؟“

عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ، عَنْ جَبَانَ
ابْنِ جَزْءٍ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ:
قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَقُولُ فِي الضَّيْعِ؟
قَالَ: «وَمَنْ يَأْكُلُ الضَّيْعَ؟».

باب ۱۶- سانڈے کا بیان

(المعجم ۱۶) - بَابُ الضَّبِّ (التحفة ۱۶)

۳۲۳۸- حضرت ثابت بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ (سفر میں) تھے۔ لوگوں نے سانڈے پکڑے اور انھیں بھون کر کھانے لگے۔ مجھے بھی ایک سانڈا ملا میں نے اسے بھونا اور اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ ﷺ نے ایک چھتری لی اور اس کے ذریعے سے اس (سانڈے) کی انگلیاں گنتے لگے پھر فرمایا: ”بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو کر زمین میں ریٹکنے والے جانوروں کی صورت میں تبدیل ہو گیا تھا۔ مجھے معلوم نہیں شاید یہ وہی قوم ہو۔“ میں نے کہا: لوگ تو انھیں بھون کر کھا بھی گئے۔ تو نبی ﷺ نے نہ کھایا نہ منع فرمایا۔

۳۲۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ
زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ
قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. فَأَصَابَ النَّاسُ
ضَبًّا. فَأَشْتَوْوَهَا فَأَكَلُوا مِنْهَا. فَأَصَبْتُ مِنْهَا
ضَبًّا فَشَوَيْتُهُ. ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ. فَأَخَذَ
جَرِيدَةً فَجَعَلَ يَعْدُو بِهَا أَصَابِعَهُ. فَقَالَ: «إِنَّ
أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسَخَّتْ ذَوَابِّ فِي
الْأَرْضِ. وَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلَّهَا هِيَ» فَقُلْتُ:
إِنَّ النَّاسَ قَدْ أَشْتَوْوَهَا فَأَكَلُواهَا. فَلَمْ يَأْكُلْ
وَلَمْ يَنْهَ.

🌞 فوائد و مسائل: ① [ضب] کا ترجمہ سانڈا بھی کیا گیا ہے اور گوہ بھی۔ ضب کے بارے میں علماء نے جو کچھ بیان کیا ہے اس میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی دم بہت گرہ دار ہوتی ہے۔ (حاشیہ سنن ابن ماجہ۔ محمود عبدالباقی) اور یہ جانور پانی نہیں پیتا اس لیے عرب میں اگر کوئی شخص یہ کہنا چاہے کہ میں فلاں کام کبھی نہیں کروں گا تو وہ یہ محاورہ بولتا ہے: لَا أَفْعَلُ كَذَا حَتَّى يَرِدَ الضَّبُّ ”میں یہ کام نہیں کروں گا حتیٰ کہ ضب پانی پیئے آئے۔“ کیونکہ ضب پانی نہیں پیتا بلکہ اسے ٹھنڈی ہوا کی نمی کافی ہوتی ہے۔ (فتح الباری: ۸۲۰/۹) اس وضاحت کی روشنی میں ضب کا ترجمہ ”سانڈا“ زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ ② نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ”اللہ تعالیٰ نے مسخ شدہ لوگوں کی نسل نہیں چلائی۔“ (صحیح مسلم القدر، باب بیان أن الأحيال والأزراق

وغیرہا لا تزید ولا تنقص عما سبق به القدر، حدیث: ۲۶۲۳) ممکن ہے زیر مطالعہ حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا سانڈے کے بارے میں اظہار خیال وحی کے ذریعے سے یہ قانون معلوم ہونے سے پہلے کا ہو۔ ⑤ اس سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ نبی ﷺ نے گواہی طبعی کراہت کی وجہ سے اسے کھانا پسند نہیں فرمایا لیکن آپ نے صحابہ کو اس کے کھانے سے منع بھی نہیں فرمایا چنانچہ جسے پسند ہو وہ کھالے، جیسے کہ آپ ﷺ کے دسترخوان پر اسے کھایا گیا ہے اور جسے پسند نہ ہو وہ نہ کھائے۔

۳۲۳۹- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے سانڈے کو حرام قرار نہیں دیا لیکن اسے ناپسند فرمایا۔ اور یہ اکثر چرواہوں کی خوراک ہے۔ اللہ عز وجل اس کے ذریعے سے کئی لوگوں کو فائدہ دیتا ہے۔ اگر میرے پاس (سانڈہ) ہوتا تو میں اسے کھالیتا۔

۳۲۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ

إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَحْرَمْ الصَّبَّ. وَلَكِنْ قَذَرَهُ. وَإِنَّهُ لَطَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ. وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاجِدٍ. وَلَوْ كَانَ عِنْدِي لَأَكَلْتُهُ.

(م) امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ایک دوسری سند سے

بھی مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی یہ روایت بھی نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

۳۲۴۰- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی نے نبی ﷺ کو

۳۲۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي نَصْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

۳۲۳۹- [صحیح] انظر الحديث الآتي.

۳۲۳۹- م - [صحیح] أخرجه أحمد: ۱/ ۲۹ من حديث سعيد به، وتقدم، ح: ۴۲۹، وفيه علتان، إحداهما عن قَتَادَةَ، وقد تقدم، ح: ۱۷۵، وأما الرواية عن كتاب فضيحة، وللحديث شاهد عند مسلم، ح: ۱۹۵۰، وبه صح الحديث.

۳۲۴۰- أخرجه مسلم، الصيد والذبائح، باب إباحة الصب، ح: ۵۰/ ۱۹۵۱ من حديث داود به.

الْخُدْرِي قَالَ: نَادَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ، حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَرْضَنَا أَرْضٌ مَصْبِيَّةٌ. فَمَا تَرَى فِي الضَّبَابِ؟ قَالَ: «بَلَّغْنِي أَنَّ أُمَّةً مُسِيخَتْ» فَلَمْ يَأْمُرْ بِهِ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ.

مخاطب کر کے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے علاقے میں سانڈے بہت ہوتے ہیں۔ آپ کا سانڈوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یہ ایک قوم تھی جو مسخ کر دی گئی۔“ چنانچہ آپ نے نہ اسے کھانے کا حکم دیا نہ اس سے منع فرمایا۔



فوائد ومسائل: ① [فَمَا تَرَى] ”آپ کا کیا خیال ہے؟“ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا کیا فیصلہ ہے یہ حلال ہے یا حرام ہے؟ ② [بَلَّغْنِي] ”مجھے یہ بات پہنچی ہے۔“ اس لفظ سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ بات نبی ﷺ کو وحی کے ذریعے سے معلوم نہیں ہوئی تھی بلکہ ممکن ہے علمائے یہود سے سنی ہو۔ چونکہ ایسی باتوں کی تصدیق یا تکذیب نہیں کی جاسکتی جب تک وحی کے ذریعے سے ان کا صحیح یا غلط ہونا معلوم نہ ہو جائے اس لیے نبی ﷺ نے دونوں فیصلہ نہیں فرمایا۔ ③ مٹھوک چیز سے احتیاطاً اجتناب کیا جاسکتا ہے تاہم اسے صراحتاً حرام نہیں کہا جاسکتا۔



۳۲۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَنِّفِ الْجُمَيْصِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ، فَقَرَّبَ إِلَيْهِ، فَأَهْوَى بِيَدِهِ لِيَأْكُلَ [مِنْهُ]. فَقَالَ لَهُ مَنْ حَضَرَهُ: [يَا رَسُولَ اللَّهِ] إِنَّهُ لَحُمٌ ضَبٌّ. فَرَفَعَ يَدَهُ عَنْهُ. فَقَالَ لَهُ خَالِدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَحْرَامُ الضَّبِّ؟ قَالَ: «لَا. وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ

۳۲۴۱- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھنا ہوا سانڈا پیش کیا گیا اور (کھانا کھانے کے وقت) نبی ﷺ کے سامنے رکھا گیا۔ آپ نے کھانے کے لیے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو حاضرین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ سانڈے کا گوشت ہے چنانچہ آپ نے اس سے ہاتھ اٹھالیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا سانڈا حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں یہ میرے علاقے میں نہیں ہوتا تھا اس لیے میں اس سے کراہت محسوس کرتا ہوں۔“ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے سانڈے کی طرف ہاتھ

۲۸۔ أبواب الصيد خروگوش کا بیان

يَا رُضِي، فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ. قَالَ: فَأَهْوَى خَالِدٌ إِلَى الضَّبِّ، فَأَكَلَ مِنْهُ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَيْكِهِ رَهَبَ تَحْتَهُ. ﷺ يَنْظُرُ إِلَيْهِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① جو چیز دل کو اچھی نہ لگے اسے نہ کھانا جائز ہے۔ یہ حلال چیز کو حرام قرار دینے میں شامل نہیں۔ ② ”میرے علاقے میں۔“ اور ایک روایت میں [يَا رُضِي قَوْمِي] ”میری قوم کے علاقے میں۔“ اس سے مراد مکہ مکرمہ اور اس کے قرب و جوار کا علاقہ ہے جو قریش کا مسکن تھا۔ حجاز کے دوسرے حصوں میں ضب (سانڈلے) بکثرت موجود ہیں۔ (فتح الباری: ۸۲۲/۹)

۳۲۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے سانڈلے کے بارے میں فرمایا: ”میں حرام نہیں کہتا۔“

(المعجم ۱۷) - بَابُ الْأَرَنْبِ (التحفة ۱۷)

باب: ۱۷۔ خروگوش کا بیان

۳۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم مقام مر الظہران سے گزرے۔ (وہاں) ہم نے ایک خروگوش کو (اس کی پناہ گاہ سے) نکالا۔ (قالے کے افراد) اس کے پیچھے بھاگے (لیکن) وہ تھک گئے (اور پکڑ نہ سکے)۔ میں نے تعاقب کر کے اسے پکڑ لیا اور اسے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا۔ انھوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی ران اور پشت کا گوشت نبی ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ آپ نے

۳۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَرَرْنَا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَأَنْفَجْنَا أَرَنْبًا. فَسَعَوْا عَلَيْهَا. فَلَمَبُوا. فَسَعَيْتُ حَتَّى أَدْرَكْتُهَا. فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ، فَذَبَحَهَا. فَبَعَثَ بِعِجْرِهَا وَوَرِكَيْهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَبِلَهَا.

۳۲۴۲۔ [صحيح] أخرجه أحمد: ۱۰، ۹/۲ عن سفيان به، وأخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب الضب، ح: ۵۵۳۶ من حديث ابن دينار به، وقال في تحفة الأشراف: ۵/۴۵۳ كان في الأصل: عن محمد بن المصنف بدل محمد بن الصباح، وهو وهم.

۳۲۴۳۔ أخرجه البخاري، الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب قبول هدية الصيد، ح: ۲۵۷۲ وغيره من حديث شعبة به، ومسلم، الصيد والذبائح، باب إباحة الأرنب، ح: ۵۳/۱۹۵۳ من حديث محمد بن جعفر به.

اسے قبول فرمایا۔

۳۲۴۲۔ حضرت محمد بن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ دو خرگوش (ہاتھ میں) لٹکائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے اور کہا: اے اللہ کے رسول! یہ دو خرگوش میرے ہاتھ لگے ہیں میرے پاس انھیں ذبح کرنے کے لیے لو ہے کی کوئی چیز (چھری وغیرہ) نہیں تھی چنانچہ میں نے انھیں ایک پتھر کے ساتھ ذبح کر لیا۔ کیا میں انھیں کھاؤں؟ آپ نے فرمایا: ”کھالے۔“

۳۲۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِأَرْنَبَيْنِ، مُعَلَّقَتُهُمَا. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصَبْتُ هَذَيْنِ الْأَرْنَبَيْنِ، فَلَمْ أَجِدْ حَبِيذَةً أَذْكِيهِمَا بِهَا. فَذَكَيْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ أَفَأَكُلُ؟ قَالَ: «كُلْ».

🌞 فوائد و مسائل: ① خرگوش حلال جانور ہے۔ ② جنگل میں موجود حلال جانور کا شکار جائز ہے۔ ③ معمولی تحفہ بھی پیش کرنا اور قبول کرنا چاہیے۔ ④ ذبح کے لیے لوہے کی چیز ہونا ضروری نہیں۔ ⑤ کسی عام سے مسئلے میں بھی شک ہو جائے تو پوچھ لینا چاہیے۔ ⑥ عالم سے جب مسئلہ پوچھا جائے تو بتانے خواہ کتنا مشہور مسئلہ ہو یہ نہ کہے ”تمہیں یہ بھی معلوم نہیں۔“ ⑦ مروہ ایک قسم کا سفید پتھر ہے جس کا ٹکڑا چاقو چھری کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حدیث میں اس سے مطلقاً پتھر مراد ہے (کسی بھی قسم کا ہو) خاص سفید پتھر مراد نہیں۔ (النهاية، مادة: مروء)

۳۲۴۵۔ حضرت خزیمہ بن جزیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ سے زمین کے چھوٹے (جنگلی) جانوروں کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ آپ سائے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں اسے نہیں کھاتا اور اسے حرام بھی قرار نہیں دیتا۔“ میں نے کہا: جس چیز کو آپ حرام قرار نہیں دیتے، میں اسے کھا لوں گا۔ لیکن اللہ کے رسول! (آپ) کیوں (نہیں کھاتے؟) آپ نے فرمایا: ”ایک

۳۲۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ، عَنْ جَبَّانَ بْنِ جَزْءٍ، عَنْ أَخِيهِ خَزِيمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! جِئْتُكَ لِأَسْأَلَكَ عَنْ أَحْتَاشِ الْأَرْضِ. مَا تَقُولُ فِي الصَّبِّ؟ قَالَ: «لَا أَكُلُهُ، وَلَا أَحْرُمُهُ» قَالَ: قُلْتُ: فَإِنِّي أَكَلْتُ مِمَّا لَمْ تَحْرَمْ. وَلِمَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «فَقَدْتُ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ».

۳۲۴۴۔ [صحیح] تقدم، ح: ۳۱۷۵ من حديث عاصم عن الشعبي به.

۳۲۴۵۔ [ضعیف] تقدم، ح: ۳۲۳۵.

وَرَأَيْتُ خَلْقًا رَابِيًا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَقُولُ فِي الْأَرْبِ؟ قَالَ: «لَا أَكُلُهُ وَلَا أَحْرَمُهُ» قُلْتُ: فَإِنِّي أَكُلُ مِمَّا لَمْ تُحَرِّمْ. وَلِمَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «نُبِّئْتُ أَنَّهَا تَذْمِي».

سمندر کے شکار سے متعلق احکام و مسائل
قوم لاپتہ ہو گئی تھی۔ اور مجھے ایسی (ظاہری) شکل و صورت نظر آئی جس سے مجھے شک ہوا (کہ شاید بنی اسرائیل کی مسخ شدہ قوم یہی ہو) میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ خرگوش کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں اسے نہیں کھاتا“ اور اسے حرام بھی قرار نہیں دیتا۔ میں نے کہا: جس چیز کو آپ حرام قرار نہیں دیتے میں اسے کھا لوں گا۔ لیکن اے اللہ کے رسول! (آپ) کیوں (نہیں کھاتے؟) آپ نے فرمایا: ”مجھے بتایا گیا ہے کہ اسے خون (حیض) آتا ہے۔“

(المعجم ۱۸) - بَابُ الطَّافِي مِنْ صَيْدِ

الْبَحْرِ (التحفة ۱۸)

۳۲۴۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ، مِنْ آلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ، وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ: حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْبَحْرُ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، أَلْحَلُّ مَيْتَتُهُ».

باب: ۱۸- سمندر کا شکار (مرکر پانی پر)

تیر آئے تو کیا حکم ہے؟

۳۲۴۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مرا ہوا جانور حلال ہے۔“

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے ابو عبیدہ جواد رضی اللہ عنہ سے یہ روایت پہنچی ہے کہ انھوں نے فرمایا: یہ حدیث آدھا علم ہے اس لیے کہ دنیا بروبحر (خشکی اور سمندر) پر مشتمل ہے۔ نبی ﷺ نے (اس حدیث کے ذریعے سے) سمندر کے بارے میں فتویٰ دے دیا باقی خشکی

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: بَلَّغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْجَوَادِ أَنَّهُ قَالَ: لِهَذَا نَصَفَ الْعِلْمَ. لِأَنَّ الدُّنْيَا بَرٌّ وَبَحْرٌ. فَقَدْ أَفْتَاكَ فِي الْبَحْرِ، وَبَقِيَ الْبَرُّ.

رہ گئی (کہ خشکی کے کون سے جانور حرام ہیں اور کون سے حلال۔)

🌞 فوائد و مسائل: ① سمندر کے پانی کا ذائقہ عام پانی سے مختلف ہوتا ہے اس لیے صحابی کو اس کے بارے میں شک ہوا کہ اس سے وضو درست ہے یا نہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: (دیکھیے سنن ابن ماجہ: حدیث: ۳۸۹۱، ۳۸۸۷، ۳۸۸۶) ② سمندر میں رہنے والا جانور سمندر میں مر جائے تب بھی حلال ہے۔ اور باہر نکالنے سے مر جائے تب بھی حلال ہے۔ ③ مزید فوائد کے لیے ملاحظہ کیجیے: (سنن ابن ماجہ، الطہارۃ: باب الوضوء بماء البحر، حدیث: ۳۸۹۱، ۳۸۸۷، ۳۸۸۶)

۳۲۴۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبْدَةَ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس چیز کو سمندر باہر پھینک دے یا پانی اس سے پیچھے ہٹ جائے (اور وہ پانی سے باہر رہ جانے کی وجہ سے مر جائے) اسے کھاؤ اور جو اس میں مر کر تیراے اسے نہ کھاؤ۔“

۳۲۴۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبْدَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَلْقَى الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوهُ. وَمَا مَاتَ فِيهِ فَطَفًا، فَلَا تَأْكُلُوهُ».

(المعجم ۱۹) - بَابُ الْغُرَابِ (التحفة ۱۹)

۳۲۴۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبْدَةَ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: کوئے کو کون کھا سکتا ہے جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام ”فاسق“ رکھ دیا ہے؟ اللہ کی قسم! وہ پاک چیزوں میں شامل نہیں۔

۳۲۴۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبْدَةَ: حَدَّثَنَا الْيَسَابُورِيُّ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَبِيلٍ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَنْ يَأْكُلُ الْغُرَابَ؟ وَقَدْ سَمَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَاسِقًا». وَاللَّهِ! مَا هُوَ مِنَ الطَّيِّبَاتِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① حدیث میں مندرجہ ذیل اشیاء کو فاسق کہا گیا ہے: سانپ، پھوچو، کوا، جیل اور کانٹے

۳۲۴۷- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأظعمة، باب في أكل الطافي من السمك، ح: ۳۸۱۵ عن أحمد بن عبدة به، ولم أجد تصريح سماع أبي الزبير، ح: ۳۹۵.

۳۲۴۸- [حسن] أخرجه البيهقي ۳۱۷/۹ من حديث أحمد بن الأزهر به، وصححه البوصيري، وفيه علة تقدم، ح: ۲۵۵۷، وله شاهد عند البزار، مجمع الزوائد: ۴/ ۴۰، قال الهيثمي: "رجاله ثقات".

والا کتا۔ (صحیح مسلم، الحج، باب ما یندب للمحرم وغیره قتله من الدواب فی الحل والحرم)
 حدیث: (۱۱۹۸) ④ کوے سے مراد وہ کوا ہے جس کی پیٹھ اور پیٹ میں سفید رنگ ہو۔ اسے حدیث میں
 الْغُرَابُ الْأَنْبَعُ کہا گیا ہے۔ (صحیح مسلم حوالہ مذکورہ بالا) ⑤ جن چیزوں کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہ حرام ہیں
 کیونکہ اگر وہ حلال ہوتیں تو انہیں ذبح کیا جاتا، قتل نہ کیا جاتا۔

۳۲۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: ۳۲۴۹- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
 [حَدَّثَنَا] الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ: ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سانپ فاسق ہے، بچھو
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: فاسق ہے، چھو یہاں فاسق ہے اور کوا فاسق ہے۔“
 ابْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْحَيَّةُ
 فَاسِقَةٌ، وَالْعَقْرَبُ فَاسِقٌ، وَالْفَأْرَةُ فَاسِقٌ، وَالْغُرَابُ فَاسِقٌ».

فَقِيلَ لِلْقَاسِمِ: أَيُّ كُلِّ الْغُرَابِ؟ قَالَ: مَنْ قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: کیا کوا
 يَأْكُلُهُ؟ بَعْدَ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «فَاسِقًا». کھایا جاتا ہے؟ انہوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے
 اسے فاسق کہہ دیا تو پھر اسے کون کھا سکتا ہے؟

🌞 فائدہ: ”فاسق“ گناہ گار بدکار اور بد معاش کو کہتے ہیں۔ ان جانوروں کو فاسق اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ
 انسان کو بہت نقصان پہنچاتے ہیں۔

(المعجم ۲۰) - بَابُ الْهَرَّةِ (التحفة ۲۰) باب: ۲۰- بلی کا بیان

۳۲۵۰- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ: ۳۲۵۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں
 أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا عُمَرُ بْنُ رَيْدٍ، نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بلی کو اور اس کی قیمت کو

۳۲۴۹- [صحیح] أخرجه أحمد ۲۰۹/۶ عن وكيع عن السعدي به، وسماع وكيع عن السعدي قديم كما في
 الكواكب النيرات، ص: ۵۶، وله شواهد عند البخاري، ومسلم وغيرهما.

۳۲۵۰- [صحیح] أخرجه أبو داود، البيهقي، باب في ثمن السنور، ح: ۳۴۸۰، ۲۸۰۷ من حديث عبد الرزاق به،
 وقال الترمذي "غريب"، ح: ۱۲۸۰، وأخرجه الحاكم في المستدرک: ۳۴/۲ فقال الذهبي: "عمر واو" يعني عمر
 بن زيد ضعيف (كما في التقريب وغيره)، وروى مسلم عن أبي الزبير قال: سألت جابرًا عن ثمن الكلب والسنور
 قال: "زجر النبي ﷺ عن ذلك" وأكل الهرة حرام بدليل، ح: ۳۲۳۳ وغيره، فالحديث صحيح.

۲۸۔ أبواب الصيد۔ ————— بی کابیان

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى كِهَانُ عَنْ مَنَعِ فَرَمَا۔
رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْهَرَّةِ وَتَمْنِيهَا۔

☀ فائدہ: بی ”کچلی والا جانور“ ہے، لہذا یہ حرام ہے۔ کچلی کی وضاحت کے لیے دیکھیے، فوائد حدیث: ۳۲۳۲۔



طعام (کھانے) کی تعریف، حکم اور کھانا کھانے کے چند ضروری احکام و آداب

* طعام کی تعریف: طعام سے مراد ہر وہ چیز ہے جو بطور خوراک کھائی جائے مثلاً: گندم، چاول، کھجور اور گوشت وغیرہ۔

* کھانے کا حکم: اسلام نے جسم اور نفس کے حقوق رکھے ہیں۔ نفس انسانی کو بچانے اور اسے واجبات دینی کی ادائیگی کے قابل بنانے کے لیے کھانا مشروع کیا ہے اس لیے ہر چیز حلال کر دی سوائے ان چیزوں کے جن کی حرمت بیان کر دی گئی ہے کیونکہ وہ انسانی جسم کے لیے مضر ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا﴾ (البقرة: ۲۹) ”اُس اللہ ہی نے جو کچھ زمین میں ہے سب تمہارے لیے پیدا کیا ہے۔“ نیز فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا﴾ (البقرة: ۱۶۸) ”لوگو! زمین میں موجود حلال پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ۔“ جبکہ رسول اکرم ﷺ نے امت کی رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا: [كُلُوا وَ تَصَدَّقُوا وَ الْبَسُوا فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ] (سنن النسائي، الزكاة، الاختيال في الصدقة، حدیث: ۳۵۶۰) ”کھاؤ، صدقہ کرو اور لباس پہنو جب تک اسراف اور تکبر و غرور کا پہلو اس میں شامل نہ ہو۔“ نیز فرمایا: [مَنْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً، فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى خَلْقِهِ] (مسند احمد: ۳۳۸/۲) ”اللہ تعالیٰ جسے کسی نعمت سے نوازتا ہے تو وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس نعمت کا اثر اس

۲۹۔ ابواب الاطعمه۔ طعام (کھانے) کی تعریف، حکم اور کھانا کھانے کے چند ضروری احکام و آداب

پر دیکھے۔“

* چند ممنوع کھانے: ① دوسرے مسلمان بھائی کا مال جو اس کی ملکیت نہ ہو۔

② چھلی اور نڈی کے علاوہ کوئی بھی جانور جو طبعی موت مر گیا، یا اس کا گلہ گھونٹ کر مار دیا گیا یا وہ چوٹ لگنے سے مر گیا ہو۔

③ ذبح کے وقت بننے والا خون۔

④ خنزیر کا گوشت، چربی اور دیگر اجزاء۔

⑤ غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جانے والا جانور۔

⑥ قبروں اور بتوں کی نذر کیا جانے والا جانور اور کھانا وغیرہ۔

* کھانا کھانے کے چند ضروری احکام و آداب: ① مسلمان کے لیے صرف اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء کھانی جائز ہیں۔

② کھانے سے مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے تقویت کا حصول ہو تو یہ کھانا کھانا باعث اجر بن جائے گا۔

③ کھانا ٹیک لگائے بغیر تواضع کے ساتھ بیٹھ کر کھانا چاہیے۔

④ کھانے میں عیب نہیں نکالنا چاہیے البتہ پسند نہ آئے تو نہ کھائے۔

⑤ مہمان کو اہل خانہ کے ساتھ کھانا کھلایا جائے۔

⑥ کھانے کے شروع میں بسم اللہ اور بعد میں الحمد للہ پڑھنا چاہیے۔

⑦ کھانا دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھانا چاہیے۔

⑧ اگر لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھا لینا چاہیے۔

⑨ کھانا گرم ہو تو ٹھنڈا کرنے کے لیے پھونکیں نہ مارے۔

⑩ مجلس میں موجود بڑے اور معزز افراد کو پہلے کھانا پیش کرنا چاہیے بشرطیکہ وہ دائیں جانب بیٹھے ہوں۔

⑪ کھانے کے دوران میں ساتھیوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ یہ بدتمیزی اور بداخلاقی کا مظاہرہ ہے کہ سب کچھ اپنی ہی پلیٹ میں ڈال لیا جائے۔

⑫ کھانا کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لے یا انھیں صاف کر لے یا دھو لے۔ اسی طرح برتن کو انگلی سے

چاٹ چاٹ کر صاف کیا جائے۔



(المعجم ۲۹) أَبْوَابُ الْأَطْعِمَةِ (الصفحة ۲۱)

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) - بَابُ إِطْعَامِ الطَّعَامِ

(الصفحة ۱)

باب ۱- کھانا کھلانے کا بیان

۳۲۵۱- حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ جلدی جلدی آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور (گلیوں بازاروں میں عام لوگ) کہنے لگے: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ تین بار (کہا) میں بھی لوگوں کے ساتھ زیارت کے لیے حاضر ہوا۔ جب میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر توجہ سے نظر ڈالی تو مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ کا چہرہ کسی جھوٹ بولنے والے کا چہرہ نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جوارشاد میں نے سب سے پہلے سنا وہ یہ تھا: ”اے لوگو! سلام عام کرو کھانا کھلایا کرو صلہ رحمی کرو اور جب لوگ سو رہے ہوں تو تم رات کو نماز (تہجد) پڑھو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“

۳۲۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ، انْجَفَلَ النَّاسُ قِبَلَهُ. وَقِيلَ: [قَدْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ]. قَدْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. [قَدْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ]. ثَلَاثًا. فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ. فَلَمَّا بَيَّنْتُ وَجْهَهُ، عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ. فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ».

فوائد و مسائل: ① کسی عظیم یک شخصیت یا بڑے عالم کی تشریف آوری پر اس کا استقبال کرنا چاہیے اور اس

سے ملاقات کے لیے حاضر ہونا چاہیے۔ ① نیک آدمی کی نیکی اور برے کی برائی چہرے سے ظاہر ہو جاتی ہے لیکن بعض لوگ اس کی پہچان نہیں رکھتے۔ ② جب لوگ کسی عالم کی زیارت کے لیے جمع ہوں تو اسے چاہیے کہ مناسب وعظ و نصیحت کرے۔ ③ سلام عام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر مسلمان کو سلام کہا جائے اور جب بھی ملاقات ہو سلام کہا جائے۔ اور جسے سلام کہا جائے وہ اس کا جواب دے۔ ④ کھانا کھلانے سے مراد مہمانوں کی خدمت بھی ہے اور غریب و مستحق افراد کی امداد بھی۔ ⑤ صلہ رحمی سے مراد قرہبی رشتے داروں سے حسن سلوک ہے جس میں ان سے میل ملاقات، مشکل میں ان کی مدد اور حسن سلوک کی دیگر سب صورتیں شامل ہیں۔ ⑥ نماز تہجد ایک عظیم نیکی ہے جس میں خلوص اللہ کی طرف توجہ و دعا و مناجات اور بہت سے فوائد اور برکات موجود ہیں۔ ⑦ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی سے جنت ملتی ہے۔

۳۲۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى
الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ
جُرَيْجٍ قَالَ: سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَنْ
نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو كَانَ يَقُولُ: إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَفْشُوا السَّلَامَ،
وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا
أَمَرَكُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ».



فائدہ: حسن خلق اور حقوق العباد کی ادائیگی سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے جس کے نتیجے میں معاشرے میں امن و امان قائم رہتا ہے۔

۳۲۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَتَانَا
اللِّثِيُّ [بْنُ سَعْدٍ] عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ
أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا
سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ

۳۲۵۳- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! اسلام کا کون سا عمل بہتر ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ کہ تو کھانا کھلائے اور مجھے تو جانتا ہے

۳۲۵۲- [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۵۶/۲ من حديث ابن جريج به، وفي بعض نسخ مسند الإمام أحمد: ۱۷۴/۹، ۱۷۵، ح: ۶۴۵۰ بتحقيق أحمد شاكر "عن ابن جريج قال: قال لي سليمان، قلت: ابن جريج صرح بالسمع، وله شاهد عند مسلم، ح: ۲۵۶۳/۳۰ من حديث أبي هريرة رضي الله عنه.

۳۲۵۳- أخرجه البخاري، الإيمان، باب إطعام الطعام من الإسلام، ح: ۲۸، ۱۲، وغيرهما من حديث الليث به، ومسلم، الإيمان، باب بيان تفاضل الإسلام، وأي أمورہ أفضل، ح: ۳۹، عن ابن رمح به.

۲۹۔ أبواب الأظعمة۔ کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

الإِسْلَامَ خَيْرٌ؟ قَالَ: «تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ اِسْلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ». اے بھی سلام کرے اور جسے نہیں جانتا اسے بھی سلام کرے۔“

🌞 فائدہ: ہر واقف اور ناواقف کو سلام کرنے کا مطلب عزیز دوست اور اجنبی، یعنی ہر مسلمان کو سلام کرنا ہے۔ جس شخص کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ غیر مسلم ہے اسے سلام نہیں کرنا چاہیے۔ یہ غیر مسلم کا فرض ہے کہ مسلمان کو سلام کرنے میں پہل کرے۔ جب وہ سلام کرے تو مسلمان کو چاہیے کہ اسے سلام کے جواب میں وَعَلَيْكُمْ کہے۔

(المعجم ۲ - باب: طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ (التحفة ۲) باب: ۲۔ ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے کافی ہو جاتا ہے

۳۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ الْأَسَدِيُّ: أَنبَأَنَا أَبُو جُرَيْجٍ: أَنبَأَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ. وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي السَّمَانِيَةَ».

۳۲۵۴۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے کافی ہوتا ہے۔ دو آدمیوں کا کھانا چار افراد کے لیے کافی ہوتا ہے۔ اور چار افراد کا کھانا آٹھ افراد کے لیے کافی ہوتا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اگر کھانا کم ہو تو مسلمان کو چاہیے کہ دوسرے ساتھیوں کا خیال رکھ کر کھائے۔ ② مل کر کھانا کھانے سے تھوڑا کھانا زیادہ افراد کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور کھانے میں برکت ہوتی ہے۔ ③ باہمی ہمدردی اور خیر خواہی مسلمانوں کی امتیازی خوبی ہے۔

۳۲۵۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ،

۳۲۵۵۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے کافی ہوتا ہے اور دو افراد کا کھانا تین اور چار کے لیے کافی ہوتا ہے۔“

۳۲۵۴۔ أخرجه مسلم، الأشربة، باب فضيلة المواساة في الطعام القليل... الخ، ح: ۱۷۹/۲۰۵۹ من حديث ابن جريج به.

۳۲۵۵ [صحیح] أخرجه البزار (كشف الأستار): ۵۲، ۵۱/۲، ح: ۱۱۸۵ من حديث الحسن بن موسى به، وقال: "نفرد به عمرو بن دينار وهو لين"، والحديث السابق شاهد له، والحديث ضعفه البوصيري من أجل قهرمان آل الزبير.

لیے کافی ہوتا ہے اور چار آدمیوں کا کھانا پانچ چھ افراد کے لیے کافی ہوتا ہے۔“

قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ طَعَامَ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ. وَإِنَّ طَعَامَ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الثَّلَاثَةَ وَالْأَرْبَعَةَ. وَإِنَّ طَعَامَ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الْخَمْسَةَ وَالسَّتَّةَ».

باب: ۳- مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

(المعجم ۳) - بَابُ الْمُؤْمِنِ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ (الشفقة ۳)

۳۲۵۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔“

۳۲۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَمَّانُ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَارِثٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ».

🌞 فوائد و مسائل: ① سات آنتوں میں کھانے سے مراد بہت زیادہ کھانا ہے۔ ② حرص اور لالچ مومن کی شان کے لائق نہیں۔ ③ زیادہ پیٹ بھر کر کھانا صحت کے لیے نقصان دہ ہے اس لیے صرف اسی قدر کھانا کھانا چاہیے جو آسانی سے ہضم ہو جائے۔ ④ مومن اللہ کا نام لے کر کھاتا ہے اس لیے اس کے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔ کافر اللہ کا نام لے کر نہیں کھاتا اس لیے اس کے کھانے میں برکت نہیں ہوتی اور کھانے میں اس کے ساتھ شیطان شریک ہو جاتا ہے۔

۳۲۵۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۲۵۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۳۲۵۶- أخرجه البخاري، الأطعمة، باب المؤمن يأكل في معى واحد، فيه أبو هريرة عن النبي ﷺ، ح: ۵۳۹۷ من حديث شعبة به.

۳۲۵۷- أخرجه مسلم، الأشربة، باب المؤمن يأكل في معى واحد، والكافر يأكل في سبعة أمعاء، ح: ۲۰۶۰ من ۴۴

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ، وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعَى وَاحِدٍ».

۳۲۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعَى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ».

۳۲۵۸- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔“

(المعجم ۴) - بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُعَابَ الطَّعَامُ (الصحفة ۴)

باب ۴- کھانے میں عیب نکالنے کی ممانعت کا بیان

۳۲۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ. إِنْ رَضِيَهُ أَكَلَهُ، وَإِلَّا تَرَكَهُ.

۳۲۵۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر پسند ہوتا تو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔“

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

۳۲۵۹- (۱) امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اس معنی میں ایک اور حدیث اپنے دوسرے استاذ ابو بکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ کی سند سے بھی نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

۳۲۵۸- أخرجه مسلم، الأشربة، باب المؤمن يأكل في مِعَى واحد، والكافر يأكل في سبعة أمعاء، ح: ۲۰۹۲ عن أبي كريب به.

۳۲۵۹- أخرجه البخاري، الأطعمة، باب ما عاب النبي ﷺ طعامًا، ح: ۳۵۶۳، ۵۴۰۹، ومسلم، الأطعمة، باب لا يعيب الطعام، ح: ۲۰۶۴ من حديث سفیان الثوري به.

۳۲۵۹- أخرجه مسلم، الأشربة، باب لا يعيب الطعام، ح: ۱۸۸ / ۲۰۶۴ عن ابن أبي شيبه به، وانظر الحديث السابق.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: نُخَالِفُ فِيهِ. يَقُولُونَ: عَنْ
 امام ابو بکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے کہا: سند میں ہمارا
 اختلاف ہے۔ وہ حضرت ابو ہریرہ کے شاگرد (ابو یحییٰ)
 کی بجائے (ابو حازم) سے بیان کرتے ہیں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① اگر پکانے والے سے کھانا پکانے میں کوئی کمی رہ جائے تو برداشت کرنی چاہیے۔ معمولی
 بات پر آپ سے باہر ہو جانا اخلاق کے سنانی ہے۔ ② بعض اوقات کوئی کھانا انسان کو پسند نہیں ہوتا تب
 طبیعت پر جبر کر کے کھانا ضروری نہیں اور نہ پیش کرنے والے ہی پر ناراض ہونا چاہیے کہ یہ کھانا کیوں پکایا گیا۔

(المعجم ۵) - بَابُ الْوُضُوءِ عِنْدَ الطَّعَامِ
 باب: ۵- کھانا کھاتے وقت ہاتھ منہ دھونا
 (التحفة ۵)

۳۲۶۰- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمَغْلَسِ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: ”جس کو یہ بات پسند ہو کہ
 اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں زیادہ برکت دے اُسے چاہیے
 کہ جب کھانا پیش کیا جائے اور جب (فارغ ہونے
 کے بعد) کھانا اٹھایا جائے تو وضو کرے۔“
 ۳۲۶۰- حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ سَلِيمٍ. سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ
 مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ
 أَحَبَّ أَنْ يَكْثُرَ اللَّهُ خَيْرَ بَيْتِهِ، فَلْيَتَوَضَّأْ إِذَا
 خَضَرَ عَدَاؤُهُ، وَإِذَا رُفِعَ».

🌞 فائدہ: اس حدیث میں وضو سے مراد ہاتھ منہ دھونا ہے لیکن یہ روایت ضعیف ہے اس لیے ہاتھ اگر صاف
 ہوں تو دھوئے بغیر بھی کھانا کھانا جائز ہے۔ اسی طرح کھانے کے بعد کا مسئلہ ہے اگر صفائی کی ضرورت ہو تو
 ہاتھ ضرور دھونے چاہئیں ورنہ دھونا شرعاً ضروری نہیں۔

۳۲۶۱- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بیت الخلا سے باہر تشریف لائے۔ آپ
 کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ ایک آدمی نے کہا:
 اے اللہ کے رسول! کیا میں آپ کی خدمت میں وضو
 کے لیے پانی پیش نہ کروں؟ آپ نے فرمایا: ”کیا میں
 نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتا ہوں؟“
 ۳۲۶۱- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ:
 حَدَّثَنَا صَاعِدُ بْنُ عُبَيْدِ الْجَزَرِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ
 ابْنِ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ:
 حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارِ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ
 يَسَّارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ
 خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ. فَأَتَيْتِ بِطَعَامٍ. فَقَالَ:

۳۲۶۰- [إسناده ضعيف جداً] أخرجه ابن عدي في الكامل: ۲۰۸۴/۶ من حديث جبارة به، وتابعه قتيبة بن سعيد
 عنده، وضعفه البوصيري، وقال أبو زرعة: لهذا حديث منكر، العلل: ۱/۲۲، وانظر، ح: ۱۸۲۲ لحال كثير بن سليم.
 ۳۲۶۱- [صحیح] * صاعد مستور، ولحديثه شاهد عند مسلم في صحيحه، ح: ۱۱۸/۳۷۴، وبه صح الحديث.

رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا آتِيكَ بِوَضُوءٍ؟
قَالَ: «أُرِيدُ الصَّلَاةَ».

فوائد و مسائل: ① کھانا کھانے کے لیے نماز والا وضو کرنا ثابت نہیں۔ ② شریعت نے جو پابندی نہیں لگائی صفائی یا تقویٰ وغیرہ کے نام پر وہ پابندی لگانا درست نہیں۔ ③ نماز کے لیے با وضو ہونا ضروری ہے۔

(المعجم ۶) - بَابُ الْأَكْلِ مُتَكِنًا

(الصفحة ۶)

۳۲۶۲- حضرت ابو جحیفہ (وہب بن عبد اللہ)

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔“

۳۲۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ الْأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا أَكُلُ مُتَكِنًا».

۳۲۶۳- حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: میں نے ایک بکری نبی ﷺ کی خدمت میں ہدیے کے طور پر پیش کی رسول اللہ ﷺ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر کھانے لگے۔ ایک اعرابی نے (تعجب سے) کہا: بیٹھے کا یہ کیسا انداز ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے شریف بندہ بنایا ہے متکبر اور سرکش نہیں بنایا۔“

۳۲۶۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ مَعِيَدٍ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارٍ الْجَمَصِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَزَقٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَسْرٍ قَالَ: أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ شَاةً. فَجَنَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ رُكْبَتَيْهِ يَأْكُلُ. فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: مَا هَذِهِ الْجِلْسَةُ؟ فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا، وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا».

فوائد و مسائل: ① محمد و ابو عبد الباقی رحمۃ اللہ علیہ نے اتگاہ (ٹیک لگانے) کی مختلف صورتیں بیان کی ہیں: (ا) چار زانو (چوکڑی مار کر) بیٹھنا۔ (ب) اچھی طرح کل کر بیٹھنا۔ (ج) پیٹھ کسی چیز (دیوار وغیرہ) سے لگا کر بیٹھنا۔ (د) ایک ہاتھ زمین پر رکھ کر (اس پر سہارا لے کر) بیٹھنا۔ عام طور پر اس لفظ سے تیسرا مفہوم مراد لیا جاتا ہے۔ ② گھٹنوں کے بل بیٹھے سے مراد شہد کی طرح بیٹھنا یا اکڑوں بیٹھنا ہے یعنی پنڈلیاں کھڑی کر کے پاؤں کے

۳۲۶۲- أخرجه البخاري، الأطعمة، باب الأكل متكناً، ح: ۵۳۹۸ من حديث مسعر به.

۳۲۶۳- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأطعمة، باب في الأكل من أعلى الصفحة، ح: ۳۷۷۳ عن عمرو بن عثمان به مطولاً.

پورے ملک و زمین پر لگا کر ان پر بیٹھنا۔ ⑤ تکبری ہر صورت مذموم ہے۔ اور ہر کام میں تواضع قابل تعریف ہے۔

(المعجم ۷) - بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الطَّعَامِ

باب ۷- کھانا کھاتے وقت بسم اللہ

(التحفة ۷)

پڑھنے کا بیان

۳۲۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ. فَجَاءَ أَغْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ يَلْقُمَتَيْنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَا إِنَّهُ لَوْ كَانَ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، لَكَفَّأَكُمُ. فَإِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا، فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَقُولَ: بِسْمِ اللَّهِ، فِي أَوَّلِهِ، فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ، فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ».

۳۲۶۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنے چھ اصحاب کے ہمراہ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ ایک اعرابی (بدو) آیا وہ (سارا کھانا) دو لقموں میں کھا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ شخص بسم اللہ پڑھ لیتا تو کھانا تمہارے لیے کافی ہو جاتا، چنانچہ تم میں سے جو شخص کھانا کھائے اسے چاہیے کہ بسم اللہ پڑھ لے۔ اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو (یاد آنے پر) یوں کہہ لے: [بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ] ”اللہ کے نام کے ساتھ (کھانا شروع کرتا ہوں) اس کے شروع اور اس کے آخر میں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① بسم اللہ پڑھنے سے کھانے میں برکت ہوتی ہے اور تھوڑا کھانا زیادہ لوگوں کو کافی ہو جاتا ہے۔ ② اگر چند افراد مل کر ایک برتن میں کھانا کھا رہے ہوں تو سب کو بسم اللہ پڑھنی چاہیے۔ اگر ایک آدمی بھی بغیر بسم اللہ کے کھانے لگے تو برکت ختم ہو جاتی ہے۔ ③ کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنی چاہیے یاد نہ رہے تو یاد آنے پر [بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلُهُ وَ آخِرُهُ] یا [بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ وَ آخِرِهِ] پڑھ لے۔

۳۲۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں کھانا کھا رہا تھا تو مجھ سے

۳۲۶۴- [صحیح] أخرجه الدارمي: ۹۴/۲، ح: ۲۰۲۶ من حديث يزيد بن هارون به، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۳۴۱، وأخرجه الترمذي، ح: ۱۸۵۸ من طريق وكيع عن هشام الدستوائي عن بديل بن ميسرة العفيلي عن عبد الله ابن عبد بن عمر عن أم كلثوم عن عائشة به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه الحاكم: ۱۰۸/۴، ووافقه الذهبي، وهو كما قال.

۳۲۶۵- [حسن] أخرجه الترمذي، الأطعمة، باب ما جاء في التسمية على الطعام، ح: ۱۸۵۷ من حديث هشام به، وإسناده حسن.

۲۹- أبواب الأطعمة کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ، وَأَنَا أَكُلُ: «سَمَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ». (المعجم ۸) - بَابُ الْأَكْلِ بِالْيَمِينِ

(التحفة ۸)

باب: ۸- دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے

۳۲۶۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ دائیں ہاتھ سے کھائے“ دائیں ہاتھ سے پیئے“ دائیں ہاتھ سے لے اور دائیں ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے بائیں ہاتھ سے پیتا ہے بائیں ہاتھ سے دیتا اور بائیں ہاتھ سے لیتا ہے۔“

۳۲۶۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْهَقْلُ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لِيَأْكُلْ أَحَدُكُمْ يَمِينِهِ، وَلْيَشْرَبْ [يَمِينِهِ، وَلْيَأْخُذْ يَمِينِهِ، وَلْيُعْطِ يَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ وَيُعْطِي بِشِمَالِهِ وَيَأْخُذُ بِشِمَالِهِ».

🌟 فوائد و مسائل: ① وہ تمام کام جو عرف میں اچھے سمجھے جاتے ہیں یا طبعاً ناگوار نہیں ان میں دایاں ہاتھ استعمال کرنا چاہیے۔ دوسرے کاموں میں بایاں ہاتھ استعمال کیا جائے۔ ② احادیث میں بہت سے کاموں کے بارے میں دائیں جانب کو اہمیت دینے کا ذکر موجود ہے مثلاً: کھانا پینا لینا دینا، وضو غسل، کنگھی کرنا، کپڑا پہننا، جوتا پہننا، سر کے بال کٹوانا یا منڈوانا، کھانا، مسجد میں داخل ہونا، بیت الخلا سے باہر آنا وغیرہ۔ اور بہت سے دوسرے کاموں میں بائیں جانب کا ذکر ہے مثلاً: استنجا کرنا، بیت الخلا میں داخل ہونا، مسجد سے باہر آنا، لباس یا جوتا اتارنا وغیرہ ③ جو کام شیطان کو پسند ہیں مومن کو ان سے اجتناب کرنا چاہیے۔

۳۲۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ وَهْبٍ

۳۲۶۷- حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کی کفالت میں پرورش پانے والا ایک بچہ تھا۔ (ایک دن کھانا کھاتے

۳۲۶۶- [صحیح] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۳۹۷/۷، ح: ۶۷۷۱ من حديث هشام بن عمار به، وقال: "نفرد به هشام"، وصححه البوصيري، وله شواهد عند مسلم، ح: ۲۰۲۰ وغيره.

۳۲۶۷- أخرجه البخاري، الأطعمة، باب التسمية على الطعام والأكل باليمين، ح: ۵۳۷۶ من حديث سفیان بن عيينه به، ومسلم، الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما، ح: ۱۰۸/۲۰۲۲ عن ابن أبي شيبة وغيره به.

۲۹۔ أبواب الأطعمة

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

ابْنُ كَيْسَانَ، سَمِعَهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حِجْرِ النَّبِيِّ ﷺ. وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ. فَقَالَ لِي: يَا غُلَامُ! سَمِ اللَّهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ.

ہوئے) میرا ہاتھ پلیٹ میں (ادھر ادھر) گھوم رہا تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ”بچے! اللہ کا نام لو (بسم اللہ پڑھو)“ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی برہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے تھے۔ یہ سابقین اولین میں سے ہیں۔ ۴ ہجری میں فوت ہوئے تو ان کی بیوہ حضرت ام سلمہ ہند بنت ابوامیہ رضی اللہ عنہا کو ام المومنین بننے کا شرف حاصل ہوا۔ اس طرح ان کے بیٹے عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اور بیٹی زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے زیر سایہ آ گئے۔ ② بچے غلطی کریں تو نرمی سے سکھا دینا چاہیے۔ ③ بچوں کو واضح اور آسان اسلوب میں سکھانا چاہیے اور اختصار پیش نظر رکھا جائے۔ ④ جب برتن میں ایک ہی قسم کا کھانا ہو تو ہر ایک کو اپنے سامنے سے کھانا چاہیے البتہ اگر مختلف قسم کی چیزیں (کھجوریں یا مٹھائی وغیرہ) ہوں تو اپنی پسند کی چیز دوسری طرف سے بھی لی جاسکتی ہے۔

۳۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَأْكُلُوا بِالشَّمَالِ. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشَّمَالِ».

۳۲۶۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بائیں ہاتھ سے نہ کھایا کرو کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔“

(المعجم ۹) - بَابُ لَعَقِ الْأَصَابِعِ

(الصحفة ۹)

۳۲۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

۳۲۶۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے جب تک اسے چاٹ نہ لے

۳۲۶۸۔ أخرجه مسلم، الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما، ح: ۲۰۱۹ عن محمد بن رُمح به.

۳۲۶۹۔ أخرجه البخاري، الأطعمة، باب لعق الأصابع ومضغها قبل أن تمسح بالمنديل، ح: ۵۵۵۶ من حديث ابن عيينة به، ومسلم، الأشربة، باب استحباب لعق الأصابع والقصعة، وأكل اللقمة الساقطة بعد مسح ما بصيها من الأذى... الخ، ح: ۲۰۳۱ عن محمد بن أبي عمر به.

النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا، فَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ، حَتَّى يُلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا».

یا چٹوانہ لے۔“

قَالَ سُفْيَانُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ قَيْسٍ يَسْأَلُ عُمَرُو بْنَ دِينَارٍ: أَرَأَيْتَ حَدِيثَ عَطَاءٍ: «لَا يَمْسَحُ أَحَدُكُمْ يَدَهُ حَتَّى يُلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا» عَمَّنْ هُوَ؟ قَالَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ. قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَبْلَ أَنْ يُقَدَّمَ جَابِرٌ عَلَيْنَا. وَإِنَّمَا لَقِيَ عَطَاءٌ جَابِرًا فِي سَنَةِ جَاوَرَ فِيهَا بِمَكَّةَ.

سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے عمر بن قیس کو عمرو بن دینار سے سوال کرتے ہوئے سنا انھوں نے پوچھا: عطاء کی اس حدیث [لَا يَمْسَحُ أَحَدُكُمْ يَدَهُ حَتَّى يُلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا] کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ کس (صحابی) سے مروی ہے؟ عمرو بن دینار نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔ عمر بن قیس نے کہا: ہمیں یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کی گئی ہے۔ عمرو بن دینار نے کہا: حضرت جابر کے ہمارے پاس آنے سے پہلے ہم نے یہ حدیث عطاء ابن عباس سے یاد کی ہوئی ہے۔ اور عطاء رضی اللہ عنہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے اس سال ملاقات کی ہے جب مکہ میں وہ ان کے پاس مقیم تھے۔

۳۲۷۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ أَبَا دَاوُدَ الْحَفَرِيَّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَمْسَحُ أَحَدُكُمْ يَدَهُ حَتَّى يُلْعَقَهَا. فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةَ».

۳۲۷۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص اپنا ہاتھ نہ پونچھے جب تک اسے چاٹ نہ لے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① کھانا کھانے کے بعد ہاتھ کی انگلیوں کو زبان سے صاف کر لینا چاہیے۔ ② غذا کا معمولی حصہ ضائع کرنا بھی نعمت کی ناشکری ہے۔ ③ بغیر صاف کیے ہاتھ کو کپڑے سے پونچھنا یا پانی سے دھونا مناسب نہیں کیونکہ اس طرح کپڑا خراب ہوگا یا پانی ضرورت سے زیادہ استعمال کرنا پڑے گا اور ہاتھ کو لگے ہوئے غذا کے ذرات نالی میں جا سکیں گے جو رزق کی نعمت کی ناقدری ہے۔ ④ برکت ایک معنوی اور غیر محسوس چیز ہے۔ اس کے حصول کے لیے نبی ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے اور رزق کو ضائع کرنے سے پرہیز کرنا

(المعجم ۱۰) - بَابُ تَنْقِيَةِ الصَّحْفَةِ
(التحفة ۱۰)

٣٢٧١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ : أُنْبَأَنَا أَبُو الْيَمَانِ
الْبَرَاءُ قَالَ : حَدَّثَنِي جَدِّي أُمُّ عَاصِمٍ ،
قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيْنَا بُيُوتُهُ ، مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قُصْعَةٍ . فَقَالَ : قَالَ النَّبِيُّ
ﷺ : « مَنْ أَكَلَ فِي قُصْعَةٍ ، فَلَحِسَهَا ،
سُتَعَفِّرَتْ لَهُ الْقُصْعَةُ » .

٣٢٧٢- حَدَّثَنَا أَبُو يَسْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ،
وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ
رَاشِدٍ أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنِي جَدِّي عَنْ رَجُلٍ
مِنْ هَذِلٍ يُقَالُ لَهُ نُبَيْسَةُ الْحَمِيرِ، قَالَتْ: دَخَلَ
عَلَيْنَا نُبَيْسَةُ وَتَحَنَّنَ نَأْكُلُ فِي قِصْعَةٍ لَنَا.
فَقَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَكَلَ
فِي قِصْعَةٍ ثُمَّ لَجِسَهَا، اسْتَغْفَرَتْ لَهُ
الْقِصْعَةُ».

فائدہ: مذکورہ باب کی دونوں روایتیں سداً ضعیف ہیں، تاہم پیالے اور پلیٹ وغیرہ کو انگلیوں سے صاف کرنے کا ذکر صحیح مسلم کی روایت میں موجود ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم پلیٹ کو انگلی سے صاف کر لیا کریں۔ (صحیح مسلم، الأثریۃ، باب استحباب لعق

٣٢٧١- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأطعمة، باب ما جاء في اللقمة تسقط، ح: ١٨١٤ من حديث أبي اليمان البزّاء (معلى بن راشد الهذلي)، به، وقال: "غريب" * أم عاصم لم أجدها ثوبيقاً، والله أعلم، وباقى السند حسن.

٣٢٧٢- [إسناده ضعيف] انظر الحديث السابق.

الأصابع.....، حدیث: (۲۰۳۳) "یزجیح مسلم کی اسی روایت میں پلیٹ کو انگلیوں سے صاف کرنے کا سبب وہی بیان ہوا ہے جو گزشتہ باب میں انگلیاں چاٹنے کا بیان ہوا تھا۔ خاص طور پر آج کل کے ماحول میں جس طرح بعض لوگ برتن میں زیادہ کھانا لے لیتے ہیں اور تھوڑا سا کھا کر باقی ضائع کر دیتے ہیں۔ یہ انتہائی بری عادت ہے۔ اس سے کھانے کی بے قدری ہوتی ہے۔ اور بلا ضرورت ضائع کرنا تہذیب میں شامل ہے جس کے مرتکب کو قرآن نے "شیطان کا بھائی" کہا ہے۔ اسلامی اخلاق کا تقاضا ہے کہ کھانا کھاتے وقت پلیٹ میں صرف ضرورت کے مطابق لیا جائے اور اس میں بچانا نہ جائے۔ اور جو پکا ہوا کھانا بچ جائے وہ پھینکنے کے بجائے ضرورت مندوں، غریبوں اور یتیموں میں تقسیم کر دیا جائے۔

(المعجم ۱۱) - بَابُ الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيكَ

باب: ۱۱- اپنے سامنے سے کھانا

(التحفة ۱۱)

۳۲۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ

۳۲۷۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا [عَبِيدُ اللَّهِ]: حَدَّثَنَا

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب دسترخوان پر کھانا

عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ

لگا دیا جائے تو آدمی کو اپنے سامنے سے کھانا چاہیے اپنے

عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ

ساتھی کے آگے سے نہ کھائے۔"

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ

فَلْيَأْكُلْ مِمَّا يَلِيهِ، وَلَا يَتَنَاوَلَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ

جلیسہ».

فائدہ: "ماندہ" اس دسترخوان کو کہتے ہیں جس پر کھانا رکھا جا چکا ہو اس لیے وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ کا مطلب

صرف دسترخوان بچھانا نہیں بلکہ اس پر کھانا لگانا ہوگا۔ خالی دسترخوان کو عربی میں جَوَان کہتے ہیں۔

۳۲۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

۳۲۷۴- حضرت عکراش بن ذؤیب رضی اللہ عنہ سے

حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی خدمت میں

أَبِي السَّوَيْيَةِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِكْرَاشٍ

ایک بڑا پیالہ پیش کیا گیا جس میں بہت سا شہید اور

۳۲۷۳- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء: ۷۴/۳، والبيهقي في شعب الإيمان: ۵/۸۴،

ح: ۵۸۶۵، وابن حبان في المجروحين: ۱۵۶/۲ من حديث عبيد الله بن موسى به، وسيأتي، ح: ۳۲۹۵ * عبد الأعلى بن أعين ضعيف، كما في التقريب وغيره.

۳۲۷۴- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأطعمة، باب ماجاء في التسمية في الطعام، ح: ۱۸۴۸ عن ابن بشار به،

وقال: "غريب" * العلاء بن الفضل ضعيف (تقريب وغيره)، وعبيد الله بن عكراش، قال البخاري: "لا يثبت حديثه".

چکناکی تھی۔ ہم لوگ اس میں سے کھانے لگے تو میرا ہاتھ اس میں ہر طرف گھوم رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”عکراش! ایک جگہ سے کھاؤ یہ ایک ہی کھانا ہے۔“ پھر ہمارے سامنے ایک تھال رکھا گیا جس میں مختلف قسم کی تازہ کھجوریں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ تھال میں گھومنے لگا اور آپ نے (مجھ سے) فرمایا: ”اے عکراش! جہاں سے چاہو کھاؤ۔ یہ ایک ہی قسم نہیں۔“

عَنْ أَبِي عِكْرَاشٍ بْنِ دُوَيْبٍ قَالَ: أَتَيْتِ النَّبِيَّ ﷺ بِجَفْنَةٍ كَثِيرَةٍ التَّرِيدِ وَالْوَدَكِ. فَأَقْبَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا. فَخَبَطْتُ يَدِي فِي نَوَاحِيهَا. فَقَالَ: «يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ، فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ» ثُمَّ أَتَيْنَا بِطَبَقٍ فِيهِ أَلْوَانٌ مِنَ الرُّطَبِ. فَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الطَّبَقِ وَقَالَ: «يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ. فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ».

🌞 فائدہ: مذکورہ باب کی دونوں روایات ضعیف ہیں، تاہم صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایات سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عمر بن ابوسلمہ سے فرمایا: ”بچے! اللہ کا نام لو وائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ۔“ (صحیح البخاری، الأطعمة، حدیث: ۵۳۷۶، و صحیح مسلم، الأشربة، حدیث: ۳۰۲۲) لہذا جب برتن میں ایک ہی قسم کا کھانا ہو تو ہر ایک کو اپنے سامنے ہی سے کھانا چاہیے البتہ اگر مختلف قسم کی چیزیں ہوں تو اپنی پسند کی چیز دوسری طرف سے بھی لی جاسکتی ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید دیکھیے حدیث: ۳۲۶۷ کے فوائد و مسائل۔



(المعجم ۱۲) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مِنْ دُرَّةِ التَّرِيدِ (التحفة ۱۲)

باب: ۱۲- شریک کے اوپر (درمیان) سے کھانا منع ہے

۳۲۷۵- حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیٹس کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے کناروں سے کھاؤ۔ اس کی چوٹی چھوڑ دو اس میں برکت ڈالی جائے گی۔“

۳۲۷۵- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ [بْنِ سَعِيدٍ] بَنِ كَثِيرٍ بَنِ دِينَارِ الْحَمِصِيِّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِرْقٍ الْخِصْبِيِّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَيْتْ بِقَصْعَةٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُوا مِنْ جَوَانِبِهَا. وَدَعُوا ذُرْوَتَهَا. يُبَارَكُ فِيهَا».

🌞 **فوائد و مسائل:** ① چوٹی سے مراد برتن کے درمیان کا کھانا ہے جو برتن بھرا ہوا ہونے کی صورت میں کناروں کی نسبت کچھ بلند ہوتا ہے۔ ② جب ایک برتن میں کھانے والے اپنے اپنے سامنے سے کھائیں تو اس حدیث پر بھی عمل ہو جاتا ہے کیونکہ درمیان کا کھانا کناروں سے کھائے جانے کے بعد کھایا جاتا ہے۔ ③ حدیث نبوی پر عمل کرنے سے رزق میں برکت حاصل ہوتی ہے۔

۳۲۷۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الدَّرَفَسِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي قَيْسِمَةَ، عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَشْعَمِ اللَّيْثِيِّ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَأْسِ الثَّرِيدِ، فَقَالَ: «كُلُوا بِسْمِ اللَّهِ مِنْ حَوَالَيْهَا، وَاعْفُوا رَأْسَهَا. فَإِنَّ الْبَرَكَתَ تَأْتِيهَا مِنْ فَوْقِهَا».

۳۲۷۶- حضرت وائلہ بن اشعم لیشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ثرید کی چوٹی پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ”اللہ کا نام لے کر اس کے کناروں سے کھاؤ اور اس کا اونچا (درمیان والا) حصہ رہنے دو (بعد میں کھانا) کیونکہ اس میں برکت اوپر سے آتی ہے۔“

۳۲۷۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وَضِعَ الطَّعَامُ، فَخُذُوا مِنْ حَافَتِهِ، وَذَرُوا وَسْطَهُ. فَإِنَّ الْبَرَكَתَ تَنْزِلُ فِي وَسْطِهِ».

۳۲۷۷- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کھانا رکھا جائے تو اس کے کنارے سے لو اور اس کا درمیان چھوڑ دو کیونکہ برکت اس کے وسط میں نازل ہوتی ہے۔“

(المعجم ۱۳) - **بَابُ اللَّقْمَةِ إِذَا سَقَطَتْ** (التحفة ۱۳)

باب: ۱۳- اگر لقمہ ہاتھ سے گر جائے تو کیا کرے؟

۳۲۷۸- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

۳۲۷۸- حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۲۷۶- [حسن] أخرجه الطبراني في الكبير: ۹۰/۲۲، ح: ۲۱۶ من حديث هشام بن عمار به، وله طريق آخر عند أحمد: ۴۹۰/۳، والحديث السابق شاهد له.

۳۲۷۷- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأطعمة، باب في الأكل من أعلى الصفحة، ح: ۳۷۷۲ من حديث شعبة عن عطاء بن السائب به، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ۱۸۰۵.

۳۲۷۸- [إسناده ضعيف] أخرجه الدارمي: ۹۶/۲، ح: ۲۰۳۵ من حديث يزيد بن زريع به، قال: ۴۱

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: بَيْنَمَا [هُوَ] يَتَغَدَّى، إِذَا سَقَطَتْ مِنْهُ لُقْمَةٌ. فَتَنَاوَلَهَا فَأَمَاطَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ أَدَى فَأَكَلَهَا. فَتَعَامَزَ بِهِ الدَّهَاقِيُّنَ. فَقِيلَ: أَصْلَحَ اللَّهُ الْأَمِيرَ. إِنَّ هَؤُلَاءِ الدَّهَاقِيُّنَ يَتَعَامَزُونَ مِنْ أَخْذِكَ اللَّقْمَةَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ هَذَا الطَّعَامُ. قَالَ: إِنِّي لَمْ أَكُنْ لِأَدْعَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِهَذِهِ الْأَعَاجِمِ. إِنَّا كُنَّا نَأْمُرُ أَحَدَنَا، إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَتُهُ، أَنْ يَأْخُذَهَا فَيَمِيطَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ أَدَى وَيَأْكُلَهَا وَلَا يَدْعَهَا لِلشَّيْطَانِ.



ہے وہ کھانا کھا رہے تھے کہ اتنے میں ان (کے ہاتھ) سے ایک لقمہ گر گیا۔ انھوں نے اسے اٹھایا اور اسے جو گرد و غبار وغیرہ لگ گیا تھا اسے دور کیا، پھر وہ لقمہ کھالیا۔ زمینداروں نے ایک دوسرے کو اشارے کیے (کہ دیکھیں یہ کیا کر رہے ہیں۔) انھیں کہا گیا: اللہ تعالیٰ گورنر صاحب (آپ) کو درست رکھے، آپ کے لقمہ اٹھانے کی وجہ سے زمیندار ایک دوسرے کو اشارے کرتے ہیں جب کہ آپ کے سامنے یہ کھانا موجود ہے (پھر گرا ہوا لقمہ نہ اٹھاتے تو کیا حرج تھا خواہ بخواہ ان لوگوں کے مذاق کا نشانہ بنے۔) انھوں نے فرمایا: میں ان عجیبوں کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی حدیث پر عمل کرنا ترک نہیں کر سکتا۔ ہم تو، جب کسی کا لقمہ گر پڑتا تھا اسے حکم دیا کرتے تھے کہ اسے اٹھا کر اس پر لگی ہوئی چیز (جس کا غبار وغیرہ) دور کرے اور اسے کھالے اور اسے شیطان کے لیے نہ رہنے دے۔

🌞 نوادہ و مسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے اس طرف اشارہ کیا ہے اور مزید کہا ہے کہ درج ذیل روایت اس کی شاہد ہے، لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابلِ حجت اور قابلِ عمل ہے۔ علاوہ ازیں صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی سے لقمہ گر پڑے تو اسے چاہیے کہ اسے جو گرد و غبار لگا ہوا ہے دور کرے پھر اس (لقمے) کو کھالے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے.....“ (صحیح مسلم، الأشریۃ، باب استحباب لعق الأصابع والقصة، و أكل اللقمة الساقطة بعد مسح ما يبسها من أذى.....، حدیث: ۲۰۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی رسول اللہ ﷺ کا ارشاد انہی الفاظ میں روایت کیا گیا ہے۔ (صحیح مسلم، حوالہ مذکورہ) ② اگر ہاتھ سے گرا ہوا لقمہ اٹھایا نہ جائے تو شیطان اسے کھا لیتا ہے یا شیطان کو اس سے کھانے کو ملتا ہے۔

۳۲۷۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُوَيْدٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وَقَعَتِ اللَّقْمَةُ مِنْ يَدِ أَحَدِكُمْ، فَلْيَمْسَحْ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْأَذَى، وَلْيَأْكُلْهَا».

۳۲۷۹- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کے ہاتھ سے لقمہ گر پڑے تو وہ اس پر لگے گرد و غبار کو صاف کرے اور اسے کھالے۔“

(المعجم ۱۴) - بَابُ فَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى

باب: ۱۳- کھانوں پر ثرید کی فضیلت

الطَّعَامِ (التحفة ۱۴)

۳۲۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ، عَنْ مَرْثَةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يَكْمُلُ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْثَةُ بِنْتِ عِمْرَانَ، وَأَيُّهُ أَمْرَأَةٌ فِرْعَوْنَ. وَإِنْ فَضَّلَ عَائِشَةُ عَلَى النِّسَاءِ، فَفَضَّلَ الثَّرِيدُ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ».

۳۲۸۰- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”مردوں میں سے بہت افراد کامل ہوئے لیکن عورتوں میں سے صرف مریم بنت عمران (علیہا السلام) اور فرعون کی بیوی آسیہ (علیہا السلام) کامل ہوئیں۔ اور عائشہ (علیہا السلام) کو دوسری عورتوں پر اسی طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح ثرید کو دوسرے کھانوں پر فضیلت ہے۔“

۳۲۸۱- حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَنْبَأَنَا مُسْلِمٌ بْنُ

۳۲۸۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورتوں پر عائشہ (علیہا السلام) کی

۳۲۷۹- أخرجه مسلم، الأطعمة، باب استحباب لعق الأصابع والقصة، وأكل اللقمة الساقطة بعد مسح ما يصيبها من الأذى... الخ، ح: ۱۳۵/۲۰۳۳ من حديث ابن فضيل به.

۳۲۸۰- أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب قول الله تعالى: "وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ... الخ"، ح: ۳۴۱۱، ۳۴۳۳ من حديث شعبه به، ومسلم، فضائل الصحابة، باب: من فضائل خديجة (أم المؤمنين) رضي الله تعالى عنها، ح: ۲۴۳۱ عن ابن بشار به.

۳۲۸۱- أخرجه البخاري، فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب فضل عائشة رضي الله عنها، ح: ۳۷۷۰، ومسلم، فضائل الصحابة، باب في فضائل عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها، ح: ۲۴۴۶ من حديث عبد الله بن عبد الرحمن به.

خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ».

فضیلت ایسے ہی ہے، جیسے دوسرے کھانوں پر ثرید کی فضیلت ہوتی ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① انسانوں میں کمال کا سب سے بلند مقام نبوت کا ہے جو عورتوں کو حاصل نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا﴾ (یوسف ۱۰۹: ۱۲) ”(اے نبی!) ہم نے آپ سے پہلے صرف مرد ہی (رسول بنا کر) بھیجے ہیں۔“ اس لیے حدیث میں وہ کمال مراد ہے جو صرف وہی نہیں بلکہ اس میں کسب کا بھی حصہ ہے، یعنی صدیقیت کا مقام۔ گزشتہ امتوں کی عورتوں میں صدیقیت کا اعلیٰ ترین مقام حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت آسیہ علیہا السلام کو حاصل ہوا۔ امت محمدیہ میں یہ مقام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حاصل ہوا۔ ② ثرید، روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے شوربے میں بھگو کر بنایا ہوا ایک قسم کا کھانا ہے۔ اس دور کے ماحول میں یہ بہترین کھانا تھا جو غذا ایت کے لحاظ سے بھی بہترین ہے اور لذت کے لحاظ سے بھی اس کے علاوہ آسانی سے تیار ہو جاتا ہے، جلدی ہضم ہوتا ہے اور بہت سے فوائد کا حامل ہے۔



(المعجم ۱۵) - بَابُ مَنْحِ الْيَدِ بَعْدَ الطَّعَامِ (التحفة ۱۵)

باب: ۱۵- کھانا کھانے کے بعد ہاتھ پونچھنے کا بیان

۳۲۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمِصْرِيُّ، أَبُو الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا، زَمَانَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَقَلِيلُ مَا نَجِدُ الطَّعَامَ. فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ، لَمْ تَكُنْ لَنَا مَتَادِيلٌ إِلَّا أَكْفُنَا وَسَوَاعِدُنَا وَأَقْدَامُنَا. ثُمَّ نَصَلِّي وَلَا تَتَوَضَّأُ.

۳۲۸۲- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہمیں کھانا کم ملتا تھا۔ (زیادہ گزرا کھجوروں وغیرہ پر تھا)۔ پھر جب ہمیں کھانا میسر آتا تو ہمارے پاس رومال نہیں ہوتے تھے سوائے ہاتھوں کلائیوں اور پاؤں کے۔ (ہاتھ کو لگی ہوئی چکنائی وغیرہ اس طرح ادھر ادھر مل لیتے تھے)۔ پھر (نیا) وضو کے بغیر ہی نماز پڑھ لیتے تھے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: غَرِيبٌ، لَيْسَ إِلَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ.

امام ابن ماجہ نے کہا: یہ روایت غریب ہے۔ اسے صرف محمد بن سلمہ نے بیان کیا ہے۔

(المعجم ۱۶) - بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا فَرَّغَ مِنَ الطَّعَامِ (التحفة ۱۶)

باب ۱۶۔ کھانے سے فارغ ہو کر کیا کہنا چاہیے؟

۳۲۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ [رِيَّاح] بْنِ عَبِيدَةَ، عَنْ مَوْلَى لِأَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ».

۳۲۸۳۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب کھانا کھاتے تھے تو فرماتے تھے: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ» اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم صحیح احادیث میں دیگر دعائیں مذکور ہیں ان میں سے کوئی بھی دعا مانگی جاسکتی ہے۔ ان میں سے دو دعائیں درج ذیل روایات میں مروی ہیں۔

۳۲۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ، إِذَا رُفِعَ طَعَامُهُ أَوْ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُودَعٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ. رَبَّنَا».

۳۲۸۴۔ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ کے سامنے موجود کھانا (فارغ ہونے پر) اٹھایا جاتا تو آپ فرماتے: «الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُودَعٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ رَبَّنَا» تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہو پا کر کمزور ہو اور اس میں برکت دی گئی ہو نہ کفایت کیا گیا (کہ مزید

۳۲۸۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ما يقول إذا فرغ من الطعام، ح: ۳۴۵۷ من حديث أبي خالد بن ۸ حجاج بن أوطاة تقدم حاله، ح: ۲۵۸۷، ۱۱۲۹، ۴۹۶، ومولى لأبي سعيد مجهول، وله طريق آخر عند أبي داود، ح: ۳۸۵۰، وفيه إسماعيل بن رياح مجهول (تقريب) و"غيره" مجهول، فالسند مظلم، وله طريق آخر عند النسائي في عمل اليوم والليلة، ح: ۲۹۰، وفيه إسماعيل بن (أبي) إدريس، وهو مجهول (تقريب) والسند إليه ضعيف، وحسن الحافظ ابن حجر أحد طرقه.

۳۲۸۴۔ أخرجه البخاري، الأَطْعَمَةُ، باب ما يقول إذا فرغ من طعامه، ح: ۵۴۵۸ من حديث ثور به.

کی ضرورت نہ رہے) نہ یہ آخری کھانا ہے نہ اس سے بے نیازی ہو سکتی ہے اے ہمارے رب!“

🌞 فوائد و مسائل: ① اس دعا کا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے: ”یہ تعریف کافی نہیں سمجھی گئی (کیونکہ انسان مکاحقہ حمد کر ہی نہیں سکتا) نہ چھوڑی گئی (بلکہ یہ حمد و شکر مسلسل ہے کیونکہ رب کی نعمتیں مسلسل حاصل ہو رہی ہیں) نہ اس تعریف سے بے نیازی ہو سکتی ہے (کیونکہ حاصل نعمتوں کو قائم رکھنے کے لیے اور مزید نعمتوں کے حصول کے لیے بندے کو حمد و شکر کی ضرورت رہتی ہے)۔“ ② کھانے کے آخر میں یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

۳۲۸۵- حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى : حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے کھانا کھا کر یہ دعا پڑھی: [الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ] ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے جس نے یہ (کھانا) مجھے کھلایا اور مجھے یہ (کھانا) عطا کیا بغیر میری کسی طاقت کے اور بغیر میری کسی قوت کے۔“ اس کے گزشتہ (تمام) گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ کی نعمت پر اس کا شکر ادا کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ ② شکر گناہوں کی معافی کا باعث ہے۔ ③ رزق کے حصول کے لیے اگرچہ ایک حد تک انسان بھی کوشش اور تدبیر سے کام لیتا ہے تاہم اس کوشش کو کامیاب کرنا اور تدبیر بھانا بھی اللہ ہی کا فضل ہے اور اسی کی توفیق سے ہے۔

(المعجم ۱۷) - بَابُ الْاجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ (التحفة ۱۷)

۳۲۸۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۲۸۵- [مسندہ حسن] أخرجه أبو داود، اللباس، باب ما يقول إذا لبس ثوباً جديداً، ح: ۴۰۲۳ من حديث سعيد بن أبي أيوب به، وقال الترمذي "حسن غريب"، ح: ۳۴۵۸، وحسنه الحافظ ابن حجر، وصححه الحاكم، ۱۹۲/۴، ۱۹۳، وعلقه الذهبي، وتعبه مرجوح.

۳۲۸۶- [مسندہ ضعیف] أخرجه أبو داود، الأطعمة، باب في الاجتماع على الطعام، ح: ۳۷۶۴ من حديث الوليد به، وتقدم، ح: ۲۵۵، ولم يصرح بالسماع المسلسل * وحرب بن وحشي لم يوثقه غير ابن حبان، وقال البزار: ۴۴

ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم کھانا کھاتے ہیں تو سیر نہیں ہوتے۔ آپ نے فرمایا: ”شاید تم لوگ الگ الگ کھاتے ہو؟“ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مل کر کھانا کھایا کرو اور اس پر اللہ کا نام لؤ تمہارے لیے اس میں برکت ہو جائے گی۔“

وَدَاوُدُ بْنُ رُسَيْدٍ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبٍ بْنُ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ وَحْشِيِّ أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَسْبُعُ. قَالَ: «فَلَعَلَّكُمْ تَأْكُلُونَ مُتَفَرِّقِينَ؟» قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ، وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ يُبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے حسن قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۸۶/۳۵ والصحيح للالباني رقم: ۶۶۳) بتا بریں مل کر کھانا برکت کا باعث ہے تاہم الگ الگ کھانا بھی جائز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا﴾ (النور: ۳۳) ”تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم مل کر کھاؤ یا الگ الگ۔“ ② بسم اللہ پڑھنا بھی برکت کا باعث ہے۔

۳۲۸۷- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مل کر کھاؤ“ الگ الگ نہ کھاؤ کیونکہ برکت جماعت (اور اجتماعیت) کے ساتھ ہے۔“

۳۲۸۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّوا جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا. فَإِنَّ الْبَرَكَهَ مَعَ الْجَمَاعَةِ».

﴿مجهول، وللحديث شواهد ضعيفة، منها الحديث الآتي، وحديث ابن جريج عن أبي الزبير عن جابر رفعه: إن أحب الطعام إلى الله ما كثر عليه الأيدي، وأخرجه أبو يعلى: ۳۹/۴، ح: ۲۰۴۵، وإسناده ضعيف.

۳۲۸۷- [حسن] تقدم ح: ۳۲۵۵، ولهذا طرف منه.

باب النَّفْعِ فِي الطَّعَامِ (المعجم ۱۸)

باب: ۱۸- کھانے کی چیز میں پھونک مارنا

(التحفة ۱۸)

۳۲۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو حُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْفُخُ فِي طَعَامٍ وَلَا شَرَابٍ. وَلَا يَنْتَقِسُ فِي الْإِنَاءِ.

۳۲۸۸- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کھانے پینے کی چیز میں پھونک نہیں مارتے تھے اور برتن میں سانس نہیں لیتے تھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ حدیث صحیح ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ نے برتن میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔“ (دیکھیے سنن ابن ماجہ حدیث: ۳۳۲۹) ② حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ ایک شخص نے کہا: اگر برتن میں کوئی ناپسندیدہ چیز (تھکا وغیرہ) نظر آجائے تو؟ آپ نے فرمایا: ”اے اعدیل دو۔“ (تھوڑا سا پانی اٹھیل دو تا کہ وہ بھی نکل جائے) اس نے کہا: میں ایک سانس سے (پیتا ہوں تو) سیر نہیں ہوتا۔ فرمایا: ”یہاں کو منہ سے ہٹا لیا کرو۔“ (جامع الترمذی، الأثریة، باب ماجاء فی کراهیة النفخ فی الشراب، حدیث: ۱۸۸۷) اس سے معلوم ہوا کہ برتن کو منہ سے ہٹا کر سانس لینا چاہیے۔

باب: ۱۹- إِذَا أَتَاهُ خَادِمُهُ (المعجم ۱۹)

باب: ۱۹- جب خادم کھانا لائے تو اس کھانے میں سے اسے بھی کچھ کھانا دینا چاہیے

۳۲۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ. سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ

۳۲۸۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کے پاس اس کا خادم اس کا کھانا لے کر آئے تو اسے چاہیے کہ اسے اپنے ساتھ بٹھائے اور وہ (خادم) اس (مالک) کے

۳۲۸۸- [صحیح] أخرجه أبو داود، الأثریة، باب فی النفخ فی الشراب والتنفس فیہ، ح: ۳۷۲۸ من حدیث عبد الکرم الجزری بہ بالفاظ أخری، وقال الترمذی "حسن صحیح"، ح: ۱۸۸۸، وللحدیث شواہد كثيرة جدًا.

۳۲۸۹- [صحیح] أخرجه الترمذی، الأطعمة، باب ماجاء فی الأکل مع المملوک والعیال، ح: ۱۸۵۳ من حدیث إسماعیل بہ، وقال: "حسن صحیح" * إسماعیل عنن، تقدم ح: ۱۶۱۲، ورواه عنه یحیی بن سعید القطان، ولحدیثه شواہد كثيرة، انظر الحدیث الآتی.



بَطْعَامِهِ، فَلْيَجْلِسْهُ فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ. فَإِنْ أُلِيَ،
فَلْيَأْكُلْهُ مِثْلَهُ».

ساتھ کھائے۔ اگر ایسے نہیں کر سکتا تو اسے اس میں سے
کچھ (کھانا) دے دے۔“

۳۲۹۰- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ

۳۲۹۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

الْبَصْرِيُّ: أَتَيْنَا اللَّيْثُ بْنَ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ
ابْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا
أَحَدُكُمْ قَرَّبَ إِلَيْهِ مَمْلُوكُهُ طَعَامًا قَدْ كَفَّاهُ
عَنَاءَهُ وَحَرَّهُ، فَلْيَدْعُهُ فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ. فَإِنْ لَمْ
يَفْعَلْ، فَلْيَأْخُذْ لَقْمَةً، فَلْيَجْعَلْهَا فِي يَدِهِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کا غلام اسے کھانا
پیش کرے جس کی (تیاری کی) مشقت اور (اس کے
لیے آگ کی) حرارت اس نے برداشت کی ہے تو اسے
بلا کر اپنے ساتھ کھلائے۔ اگر یہ نہ کر سکے تو ایک لقمہ لے
کر اس کے ہاتھ میں رکھ دے۔“

۳۲۹۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ:

۳۲۹۱- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
الْهَجَرِيُّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا جَاءَ خَادِمُ
أَحَدِكُمْ بِطَعَامِهِ، فَلْيَقْعِدْهُ مَعَهُ، أَوْ لِيُنَاوِلْهُ
مِنْهُ. فَإِنَّهُ هُوَ الَّذِي وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ».

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کا
خادم اس کا کھانا لائے تو اسے چاہیے کہ اسے اپنے
ساتھ بٹھائے یا اسے تھوڑا سا کھانا دے دے کیونکہ اس
نے اس کی گرمی اور دھواں برداشت کیا ہے۔“



فوائد و مسائل: ① خادم اور نوکر کے ساتھ زیادہ سے زیادہ حسن سلوک کرنا چاہیے۔ ② اگر کوئی خاص کھانا
تیار کیا گیا ہو تو نوکر اور ملازم کو بھی گنجائش کے مطابق دیا جائے تاکہ اس کے دل میں حسرت نہ رہے۔ اس سے
اس کے دل میں مالک کی محبت اور عزت و عظمت بڑھے گی نیز ایسا کرنے سے اس کے دل میں اپنے مالک کا
مال وغیرہ چوری کرنے کی خواہش بھی پیدا نہیں ہوگی۔ ③ فیکٹری کے مالک کو چاہیے کہ پیداوار میں سے کچھ نہ
کچھ ملازمین کو بھی تحفے کے طور پر دے۔ ④ ملازم کو تنخواہ کے علاوہ بھی کچھ نہ کچھ حسن سلوک کے طور پر دینا
چاہیے۔ ⑤ ملازمین سے کام لیتے وقت ان کے جذبات اور حالات کا لحاظ رکھنا چاہیے نیز مالک کو ان کی خوشی

۳۲۹۰- [إسناده صحيح] * جعفر بن ربيعة تابعه أبو الزناد عند أحمد: ۲/ ۲۴۵، وللحديث طرق أخرى عند

البخاري، ومسلم وغيرهما.

۳۲۹۱- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱/ ۴۶۶، ۳۸۸ من حديث إبراهيم بن مسلم العبدي الهجري به، وتقدم ح: ۷۷۷،

والحديث السابق شاهد له.

اور غمی میں شریک ہونا چاہیے۔

باب: ۲۰- میز اور دسترخوان پر کھانا کھانے کا بیان

(المعجم ۲۰) - بَابُ الْأَكْلِ عَلَى الْخَوَانِ وَالسُّفْرَةِ (التحفة ۲۰)

۳۲۹۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے کبھی میز پر رکھ کر کھانا نہیں کھایا، اور نہ طشتی اور تھالی میں۔ قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر لوگ کس چیز پر رکھ کر کھانا کھاتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: دسترخوان پر۔

۳۲۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ ابْنِ أَبِي الْفَرَاتِ الْإِسْكَافِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خِوَانٍ، وَلَا فِي سَكْرَجَةٍ. قَالَ: فَعَلَامَ كَانُوا يَأْكُلُونَ؟ قَالَ: عَلَى السُّفْرِ.

فوائد و مسائل: ① مولانا عبدالغنی رحمہ اللہ سنن ابن ماجہ کے حاشیہ إجماع الحاجہ میں خوان کے بارے میں لکھتے ہیں: ”اس پر رکھ کر کھانا دولت مندوں اور متکبروں کی عادت ہے تاکہ انھیں کھانا کھاتے وقت جھکنے یا سر جھکانے کی ضرورت نہ پڑے۔“ اس لیے اس کا ترجمہ چھوٹی میز یا تپائی وغیرہ کیا جاسکتا ہے۔ ② سکر جہ چھوٹی پلیٹ یا تھالی اور کبابی وغیرہ کو کہتے ہیں جس میں چٹنی وغیرہ رکھی جاتی ہے۔ یہ لذت پسندی اور عیش پرستی کا مظہر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا کھانا سادہ اور زود ہضم ہوتا تھا اس لیے چٹنی وغیرہ کی ضرورت ہی نہیں پڑتی تھی۔ ③ سفہ (دسترخوان) سے مراد وہ کپڑے یا چمڑے کا ٹکڑا ہے جسے بچھا کر اس پر کھانا رکھا جاتا ہے۔ اہل عرب اب بھی میز کی استعمال کرنے کے بجائے زمین پر دسترخوان بچھا کر کھانا کھانے کے عادی ہیں۔

۳۲۹۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی میز پر رکھ کر کھانا کھاتے نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ انتقال فرما گئے۔

۳۲۹۳- حَدَّثَنَا عُثَيْبُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ عَلَى خِوَانٍ، حَتَّى مَاتَ.

۳۲۹۲- أخرجه البخاري، الأطعمة، باب الخبز المرقق والأكل على الخوان والسفرة، ح: ۵۳۸۶ من حديث معاذ ابن هشام به.

۳۲۹۳- أخرجه البخاري، الرقاق، باب فضل الفقر، ح: ۶۴۵۰ من حديث ابن أبي عروبة به.

(المعجم ۲۱) - بَابُ التَّهْنِي أَنْ يَقَامَ عَنْ
الطَّعَامِ حَتَّى يَرْفَعَ، وَأَنْ يَكْفَ يَدَهُ حَتَّى
يَفْرُغَ الْقَوْمُ (التحفة ۲۱)

باب ۲۱۔ کھانا اٹھائے جانے سے پہلے اٹھنا
اور لوگوں کے فارغ ہونے سے پہلے ہاتھ
روک لینے کی ممانعت کا بیان

۳۲۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ
بَشِيرٍ بْنُ ذَكْوَانَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ
ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُنِيرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ
مَكْحُولٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
نَهَى أَنْ يَقَامَ عَنِ الطَّعَامِ، حَتَّى يَرْفَعَ.

۳۲۹۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے کھانا اٹھائے جانے سے پہلے اٹھنے
سے منع فرمایا۔

۳۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ
الْعَسْفَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ: أَنَّ بَنَاتَنَا
عَبْدَ الْأَعْلَى، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا
يَقُومُ رَجُلٌ حَتَّى تَرْفَعَ الْمَائِدَةُ. وَلَا يَرْفَعُ
يَدَهُ، وَإِنْ شَبِعَ، حَتَّى يَفْرُغَ الْقَوْمُ. وَلْيُعْذِرْ.
فَإِنَّ الرَّجُلَ يُحْجَلُ جَلِيسَتَهُ فَيَقْبِضُ يَدَهُ.
وَعَسَى أَنْ يَكُونَ لَهُ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ».

۳۲۹۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دسترخوان (پر
کھانا) لگا دیا جائے تو کوئی آدمی (فارغ ہو کر) نہ اٹھے
حتیٰ کہ دسترخوان اٹھایا جائے۔ اور اپنا ہاتھ نہ روکے
اگرچہ سیر ہو گیا ہو حتیٰ کہ لوگ فارغ ہو جائیں۔ اور (اگر
اسے ضرورت نہ ہو تو) چاہیے کہ (اپنا) عذر بیان کر
دے، کیونکہ آدمی (ہاتھ روک کر) اپنے ساتھی کو
شرمندہ کر دیتا ہے اور وہ بھی (شرم کی وجہ سے) ہاتھ
روک لیتا ہے۔ ممکن ہے اسے ابھی کھانے کی (مزید)
ضرورت ہو۔“

(المعجم ۲۲) - بَابُ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ
رِنَحٌ عَمَرٍ (التحفة ۲۲)

باب ۲۲۔ ہاتھ میں (کھانے کی) پکنائی کی
بوہو تو (بغیر ہاتھ دھوئے) سو جانا (منع ہے)

۳۲۹۴۔ [سنادہ ضعیف] وضعه البوصري * الوليد عنن، وتقدم، ح: ۲۵۵، ومنير ضعيف (تقریب)، ومكحول
عن عائشة: منقطع، كما قال الذهبي في ميزان الاعتدال: ۱۹۳/۴.

۳۲۹۵۔ [ضعيف] تقدم ح: ۳۲۷۳.

۳۲۹۶- حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس آدمی کو صرف خود ہی کو ملامت کرنی چاہیے جو اس حال میں رات گزارتا ہے کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو۔“

۳۲۹۶- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلَّسِ: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ بْنُ وَصِيمٍ الْجَمَّالُ: حَدَّثَنِی الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا، لَا يَلُومَنَّ امْرُؤٌ إِلَّا نَفْسَهُ. يَبِيتُ وَفِي يَدِهِ رِيحٌ غَمِيرٌ».

۳۲۹۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر کوئی شخص اس حال میں سو گیا کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو تھی اور اس نے ہاتھ نہیں دھویا تھا پھر اسے کوئی تکلیف پہنچ گئی تو وہ اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔“

۳۲۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا شَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا نَامَ أَحَدُكُمْ وَفِي يَدِهِ رِيحٌ غَمِيرٌ، فَلَمْ يَغْسِلْ يَدَهُ، فَأَصَابَهُ شَيْءٌ، فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھولینے چاہئیں۔ ② کھلی والا کھانا یا مٹھائی وغیرہ کھا کر بغیر ہاتھ دھوئے سونا منع ہے۔ ③ اس ممانعت میں یہ حکمت ہے کہ چکنائی کی بو کی وجہ سے حیوٹیاں بستر پر آسکتی ہیں، ان سے سونے والے کو نقصان یا تکلیف پہنچنے کا خطرہ ہے۔ بعض اوقات چوہا وغیرہ بھی کاٹ لیتا ہے جو خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ ④ روزمرہ معاملات میں ایسے کاموں سے پرہیز کرنا چاہیے جن سے نقصان کا خطرہ ہو۔

باب ۲۳- کھانا کھانے کی پیش کش کرنا

(المعجم ۲۳) - بَابُ عَرْضِ الطَّعَامِ

(التحفة ۲۳)

۳۲۹۶- [صحیح] * جبارہ تقدم حاله، ح: ۷۴۰، وهذا الطريق سنده ضعيف جدًا، والحديث الآتي شاهد له.
۳۲۹۷- [صحیح] أخرجه أبو داود، الأطعمة، باب في غسل اليد من الطعام، ح: ۳۸۵۲ من حديث سهيل به، وهو في جزءه، ح: ۲۳، وصححه ابن حبان، ح: ۱۳۵۴، وللحديث ألوان عند الترمذي، ح: ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، والحاكم ۱۳۷/۴ وغيرهما، ولا تزيده إلا قوة.

۳۲۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

۳۲۹۸- حضرت اسماء بنت یزید النصار یہ رحمہ اللہ سے

وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ
 سُفْيَانَ، عَنْ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ
 حَوْشَبٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ: أَتَيْتِ
 النَّبِيَّ ﷺ بِطَعَامٍ. فَعَرَضَ عَلَيْنَا. فَقُلْنَا: لَا
 نَشْتَهِيهِ. فَقَالَ: «لَا تَجْمَعْنَ جُوعًا وَكَذِبًا».

روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی خدمت میں
 کھانا حاضر کیا گیا۔ آپ نے ہمیں کھانے کی پیش کش
 کی۔ ہم نے کہا: ہمیں خواہش نہیں (بھوک نہیں ہے)۔
 آپ نے فرمایا: ”بھوک اور جھوٹ کو اکٹھا نہ کیا کرو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① کھانا کھاتے وقت موجود افراد کو کھانے کی پیش کش کرنا اچھی عادت ہے۔ ② کھانے
 کی پیش کش کی جائے تو بھوک ہونے پر قبول کرنے میں تکلف نہیں کرنا چاہیے۔ ③ بھوک نہ ہو تو ایسی پیش کش
 قبول نہ کرنے میں حرج نہیں۔ شکر یہ ادا کر دینا چاہیے تاہم بہتر ہے کہ ایک دو لقمے لے لیے جائیں۔ ④ جھوٹ
 تکلف کے موقع پر بھی اچھا نہیں۔ معذرت کے لیے کوئی اور مناسب انداز اختیار کر لیا جائے۔

۳۲۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

۳۲۹۹- حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ جن کا تعلق

وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ
 أَبِي هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ أَنَسِ
 ابْنِ مَالِكٍ - رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ -
 قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَعَدَّى فَقَالَ:
 «إِذْنُ فَكُلْ» فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ. فَيَا لَهْفَ
 نَفْسِي هَلَا كُنْتُ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

قبیلہ بنو عبد الاشہل سے تھا ان سے روایت ہے انھوں
 نے فرمایا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ
 دوپہر (صبح) کا کھانا کھا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا:
 ”آئیے کھانا کھائیے۔“ میں نے کہا: میں روزے سے
 ہوں۔ افسوس! کاش میں رسول اللہ ﷺ کے کھانے
 میں سے کچھ کھا لیتا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① اس روایت کے راوی وہ حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ نہیں جو رسول اللہ ﷺ کے

خادم خاص اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے تھے بلکہ یہ ایک اور صحابی ہیں اس لیے راوی نے وضاحت کر دی کہ
 ان کا تعلق بنو عبد الاشہل کے قبیلے سے ہے۔ ② روزے دار کو اگر کھانے کی دعوت دی جائے تو نفلی روزہ چھوڑ کر

۳۲۹۸- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴۵۳/۶ عن وكيعة، ورواه سفيان بن عيينة، والحميدي بتحقيق: ۳۶۹،

وشعيب عن ابن أبي حسين به، أحمد: ۴۵۸/۶ * وشهر تقدم حاله، ح: ۱۴۹۶، والحديث حسنه البوصيري، وله
 شاهد عند أحمد وغيره من حديث أسماء بنت عميس رضي الله عنها.

۳۲۹۹- [حسن] تقدم، ح: ۱۶۶۷.

قَالَ: كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، نَأْكُلُ كَرْتَةً تَحْتَهُ وَنَحْنُ نَمْشِي. وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ.

🌞 فوائد و مسائل: ① صحیح مسلم میں حضرت انسؓ، حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے نبی اکرم ﷺ کی احادیث مروی ہیں جن سے کھڑے ہو کر پانی پینے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے بلکہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے تو زجر کا لفظ استعمال کیا ہے، یعنی ڈانٹا یا سختی سے منع کیا۔ اور حضرت ابو ہریرہؓ نے یہ فرمان نبویؐ روایت کیا ہے: ”جو شخص بھول جائے (اور کھڑے ہو کر پانی پی لے) تو اسے چاہیے کہ قے کر دے۔“ ② حافظ ابن حجرؒ نے منع اور جواز کی احادیث ذکر کرتے ہوئے علماء کے مختلف اقوال اور دلائل ذکر کر کے اس چیز کو ترجیح دی ہے کہ کھڑے ہو کر پینا مکروہ تنزیہی ہے۔ دیکھیے: (فتح الباری: ۱۰۳/۱۰۶) واللہ اعلم۔ ③ کھڑے ہو کر کھانا کھڑے ہو کر پینے سے زیادہ مکروہ ہے۔ ④ چلتے چلتے کھانا اتفاقی معاملہ ہوتا ہے جس کے جواز میں شبہ نہیں لیکن آج کل دعوتوں میں کھڑے کھانے کا جواز محل نظر ہے کیونکہ اس میں ایک تو فیروں کی بھونڈی نقالی ہے۔ دوسرے یہ ڈھور ڈنگروں والا طریقہ ہے جو انسانوں کے شایان شان نہیں۔ تیسرے یہ انسانی وقار کے بھی منافی ہے۔ چوتھے اس طریقے میں جو افراتفری مچتی ہے اس سے کھانے کا بہت ضیاع ہوتا ہے اس لیے دعوتوں کا یہ طریقہ ناجائز اور متعدد قباحتوں کا حامل ہے۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۲۶) - بَابُ الدُّبَابِ (التحفة ۲۶) باب: ۲۶- کدو کا بیان

۳۳۰۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: أَنَّنَا عَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ الْقُرْعَ.

۳۳۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَعَثَتْ مَعِيَ أُمُّ سَلِيمٍ، بِمَكْتَلٍ فِيهِ رُطْبٌ، إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَلَمْ أَجِدْهُ. وَخَرَجَ قَرِيبًا إِلَى مَوْلَى لَهُ. دَعَا فَصَنَعَ لَهُ

۳۳۰۲- [صحیح] * عیدہ، تابعہ عبد اللہ بن بکر، أحمد: ۲۶۴/۳، وحمید، تابعہ ثابت، أيضًا، ص: ۱۷۴. ۳۳۰۳- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۰۸/۳ عن محمد بن أبي عدي به، وصححه البوصيري، وله شاهد عند البخاري، ح: ۲۰۹۲، ومسلم، ح: ۲۰۹۱، وغيرهما.

اس نے آپ کو دعوت دی تھی اور نبی ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا تھا۔ میں حاضر خدمت ہوا تو آپ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے مجھے بھی اپنے ساتھ کھانا کھانے کی دعوت دی۔ ان صاحب نے کدو اور گوشت ڈال کر شید بنا رکھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ کو کدو اچھا لگتا ہے تو میں اس (کدو) کے ٹکڑے (برتن کے اطراف میں سے) جمع کر کے آپ کے قریب کرنے لگا۔ جب ہم لوگوں نے کھانا کھالیا تو آپ واپس گھر تشریف لے گئے۔ میں نے (کھجوروں کا) ٹوکرا آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے کھجوریں کھانا اور تقسیم کرنا شروع کر دیں حتیٰ کہ ختم کر کے فارغ ہو گئے۔

طَعَامًا. فَأَتَيْنَهُ وَهُوَ يَأْكُلُ. قَالَ: فَدَعَانِي لِأَكُلَ مَعَهُ. قَالَ: وَصَنَعَ ثَرِيدَةً يَلْحَمُ وَقُرْع. قَالَ: فَإِذَا هُوَ يُنْجِبُهُ الْقُرْعُ. قَالَ: فَجَعَلْتُ أَجْمَعُهُ فَأَذِينِي مِنْهُ. فَلَمَّا طَعِمْنَا مِنْهُ رَجَعَ إِلَيَّ مَنْزِلِي. وَوَضَعْتُ الْمِكْتَلَ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَجَعَلَ يَأْكُلُ وَيَقْسِمُ، حَتَّى فَرَّغَ مِنْ آخِرِهِ.



🌞 نوآند و مسائل: ① اس غلام کا پیشہ روزی تھا۔ (صحیح البخاری، الأَطْعَمَةُ، باب المرق، حدیث:

۵۳۳۱) ⑦ اہل عرب گوشت کو لمبے ٹکڑوں میں کاٹ کر خشک کر لیتے ہیں اور بعد میں حسب ضرورت استعمال کرتے ہیں۔ اسے قدید کہتے ہیں۔ یہ گوشت اسی قسم کا تھا۔ (حوالہ مذکورہ بالا) ⑧ اس سالن کے ساتھ شید بنانے کے لیے جو کے آٹے کی روٹی پیش کی گئی تھی۔ (صحیح البخاری، الأَطْعَمَةُ، باب من ناول أو قدم إلى صاحبه على المائدة شيعاً، حدیث: ۵۳۳۹) ⑨ کم درجے والے آدمی کی دعوت بھی قبول کرنی چاہیے۔ ⑩ خادم کے ساتھ مل کر کھانے میں تواضع کا اظہار اور فخر و تکبر سے اجتناب ہے اس لیے یہ ایک اچھی عادت ہے۔ ⑪ استاد اور بزرگ کی پسند اور ناپسند کا خیال رکھنا بھی اچھے اخلاق میں شامل ہے۔ ⑫ ہدیہ دینا اور قبول کرنا متحسن ہے۔ ⑬ ہدیہ قبول کر کے دوسروں کو دیا جاسکتا ہے۔

۳۳۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۳۰۴۔ حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت جابر بن طارق احمی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے گھر میں داخل

عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلْتُ

۳۳۰۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۵۲/۴ عن وكيع به، وصححه الحافظ في الإصابة: ۱/۲۱۲، والبوصري، وأخرجه الترمذي في الشمائل، ج: ۱۵۲، والنسائي في الكبرى، ج: ۶۶۶۵ من حديث ابن أبي خالد به، وتقدم ج: ۱۶۱۲، ولم جد نصريح سماعه.

عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ، وَعِنْدَهُ هَذِهِ الدُّبَابُ. هُوَ- اور آپ کے پاس کدو تھا۔ میں نے کہا: یہ کیا چیز فُتِلَتْ: أَيُّ شَيْءٍ هَذَا؟ قَالَ: «هَذَا الْقُرْعُ». ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ قرع ہے“ یہ کدو ہے۔ ہم اس هُوَ الدُّبَابُ. نُكْثِرُ بِهِ طَعَامَنَا. کے ساتھ اپنے کھانے (سالن) میں اضافہ کرتے ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ ان کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ صحیح حدیث والی رائے ہی درست ہے لہذا مذکورہ روایت دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل ہے۔ واللہ اعلم، مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۱/ ۳۳۴، ۳۳۸، والصحيحة للألباني' رقم: ۲۲۰۰، وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد' رقم: ۳۳۰۳) ② کدو ایک مفید سبزی ہے۔ ③ اہل عرب گوشت کھانے کے عادی تھے۔ اکثر اوقات خالی گوشت ہی سالن کے طور پر کھاتے تھے۔ ④ گوشت میں سبزی خصوصاً کدو ڈال کر پکانا برکت اور لذت کا باعث ہے۔

(المعجم ۲۷) - بَابُ اللَّحْمِ (التحفة ۲۷)

باب ۲۷- گوشت کا بیان

۳۳۰۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گوشت دنیا والوں کے اور جنت والوں کے کھانوں کا سردار ہے۔“

۳۳۰۵- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْخَلَّالُ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ الْجَزَرِيُّ: حَدَّثَنِي مُسْلِمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيُّ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي مَسْجَعَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَيِّدُ طَعَامِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَأَهْلِ الْجَنَّةِ، اللَّحْمُ».

۳۳۰۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی گوشت کی دعوت دی گئی آپ نے قبول فرمائی۔ اور جب بھی آپ کی خدمت میں گوشت بطور ہدیہ پیش کیا گیا آپ نے قبول فرمایا۔

۳۳۰۶- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ الْجَزَرِيُّ: حَدَّثَنَا مُسْلِمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيُّ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي مَسْجَعَةَ، عَنْ

۳۳۰۵- [إسناده ضعيف جداً] أخرجه ابن الجوزي في الموضوعات: ۲/ ۳۰۲ من حديث يحيى به، ورواه من حديث ربيعة بن كعب أيضاً، وقال: "هذان حديثان لا يصحان" سليمان مكر الحديث (تقريب)، وفيه علتان غيره.

۳۳۰۶- [إسناده ضعيف جداً] انظر الحديث السابق.

۲۹- أبواب الأطعمة - کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: مَا دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى لَحْمٍ قَطُّ، إِلَّا أَجَابَ، وَلَا أُهْدِيَ لَهُ لَحْمٌ قَطُّ، إِلَّا قَبِلَهُ.

(المعجم ۲۸) - بَابُ أَطَايِبِ اللَّحْمِ

(التحفة ۲۸)

باب: ۲۸- سب سے عمدہ گوشت

۳۳۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الْعُبَيْدِيُّ: ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُرِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ذَاتَ يَوْمٍ، بِلَحْمٍ. فَرَفَعَ إِلَيْهِ الذَّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَتَهَسَّ مِنْهَا.

۳۳۰۷- حضرت ابو بکر بن ابی شیبہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گوشت لایا گیا۔ آپ کو (اس میں سے) ذراع (دستی) کا گوشت پیش کیا گیا جو آپ کو بہت پسند تھا۔ آپ نے اس میں سے دانتوں سے نوچ کر کھایا۔

🌞 نوادہ مسائل: ① ذراع (دستی) سے مراد برے کی اگلی ناگوں کا گھٹنے سے پائے تک کا حصہ ہے۔ علامہ وحید الزمان نے اس کی خوب اچھی تمیز کی ہے، یعنی گوڑی کا گوشت۔ ② گوشت کو چھری سے کاٹ کر کھانے کے بجائے دانتوں سے نوچ کر کھانا زیادہ مفید ہے۔

۳۳۰۸- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ، أَبُو بَشِيرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مِسْعَرٍ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْهُمْ [قَالَ]: وَأَطْنَهُ يُسَمَّى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، وَقَدْ نَحَرَ لَهُمْ.

۳۳۰۸- حضرت عبد اللہ بن جعفر طیار (بن ابی طالب) نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو یہ حدیث سنائی جب کہ انھوں نے لوگوں کے لیے ایک اونٹ ذبح کیا تھا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس وقت یہ ارشاد مبارک سنا جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

۳۳۰۷- أخرجه البخاري، التفسير، باب: ذرية من حملنا مع نوح إنه كان عبداً شكوراً، ح: ۴۷۱۲، ومسلم، الإيمان، باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ح: ۱۹۴ من حديث أبي حيان به.

۳۳۰۸- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱/۲۰۳، ۲۰۴ عن يحيى بن سعيد به، وهو في شمائل الترمذي، ح: ۱۶۲، والسنن الكبرى للنسائي، ح: ۶۶۵۷، وصححه الحاكم: ۱۱۱/۴، والذهبي محمد بن عبدالله بن أبي رافع الفهمي أبو حميد وثقه الحاكم، والذهبي تصحيح حديثه.

جَزُورًا أَوْ بَعِيرًا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ،
قَالَ: وَالْقَوْمُ يُلْقُونَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّحْمَ،
يَقُولُ: «أَطِيبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ».

رسول اللہ ﷺ کو گوشت پیش کر رہے تھے۔ (کھانا
کھاتے وقت ہر صحابی عمدہ عمدہ گوشت نبی ﷺ کو پیش
کر رہا تھا کہ یہ تناول فرمائیں یہ بکڑا لیں یہ زیادہ اچھا ہے
تب) آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”سب سے عمدہ گوشت
پشت کا گوشت ہوتا ہے۔“

(المعجم ۲۹) - بَابُ الشَّوَاءِ (التحفة ۲۹)

باب: ۲۹- بھنے ہوئے گوشت کا بیان

۳۳۰۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى:
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:
مَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى شاةً سَمِيطًا،
حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۳۰۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے، انھوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ
نے کبھی سالم بھنی ہوئی بکری دیکھی ہو یہاں تک کہ آپ
اللہ عزوجل کے پاس چلے گئے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① نبی اکرم ﷺ کھانے میں تکلف سے کام نہیں لیتے تھے۔ جو سادہ کھانا میسر ہوتا تناول
فرما لیتے تھے۔ ② بھنا ہوا گوشت کھانا جائز ہے جیسے حدیث: ۳۳۱۱ میں آ رہا ہے ③ شِوَاء سے مراد وہ گوشت
ہے جو پتھروں کو گرم کر کے ان پر رکھا جاتا ہے جس سے وہ بھن کر کھانے کے قابل ہو جاتا ہے۔

۳۳۱۰- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلَّسِ:
حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ: مَا رُفِعَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَضْلُ شِوَاءٍ قَطُّ. وَلَا حُمِلَتْ مَعَهُ طُنْفُسَةٌ.

۳۳۱۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے
کبھی بچا ہوا بھنا گوشت نہیں اٹھایا گیا۔ (ساتھ کھانے
والے اصحاب ہوتے تھے۔ گوشت اتنا ہی ہوتا تھا جو اس
وقت کھالیا جائے۔) اور نہ کبھی آپ کے ساتھ بچھانے
کے لیے قالین اور غالیچہ لے جایا گیا (کہ جہاں تشریف
رکھنا چاہیں اس پر تشریف رکھیں بلکہ وقت پر جیسا بچھونا

۳۳۰۹- أخرجه البخاري، الرقاق، باب: كيف كان عيش النبي ﷺ وأصحابه وتخليهم عن الدنيا؟، ح: ۶۴۵۷ من
حديث همام به، وسيأتي ح: ۳۳۳۹.

۳۳۱۰- [إسناده ضعيف جلد۱] أخرجه ابن عدي: ۶/ ۲۰۸۴ من حديث جبارة به، وقال البوصيري: "هذا إسناده
ضعيف لضعف كثير، وتقدم ح: ۱۸۶۲ * وجبارة تقدم، ح: ۷۴۰".

میسر ہوتا سادہ یا عمدہ اس پر تشریف رکھتے۔)

۳۳۱۱۔ حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ زِيَادٍ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْجَزْءِ الرَّبِيعِيِّ قَالَ: أَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا فِي الْمَسْجِدِ [لَحْمًا] قَدْ شُوِيَ، فَمَسَحْنَا أَيْدِينَا بِالْحَصْبَاءِ. ثُمَّ قُمْنَا نُصَلِّي وَلَمْ نَتَوَضَّأْ.

۳۳۱۱۔ حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء ربیعہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مسجد میں کھانا کھایا جو بھنا ہوا گوشت تھا۔ پھر ہم (زمین پر کچھی ہوئی) کنکریوں سے ہاتھ پونچھ کر نماز پڑھنے اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم نے (نیا) وضو نہیں کیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مسجد میں کھانا کھانا جائز ہے۔ ② بھنا ہوا گوشت کھانا درست ہے۔ ③ اللہ کی نعمتوں کے استعمال سے پرہیز کا نام زہد نہیں بلکہ حرام سے اجتناب اور دنیا کے لالچ سے بچنا بد ہے۔ ④ آگ پر کچی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ دیکھیے: (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۸۸-۳۹۳)



(المعجم ۳۰) - بَابُ الْقَدِيدِ (التحفة ۳۰) باب: ۳۰۔ خشک گوشت کا بیان

۳۳۱۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَبَسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ. فَكَلَّمَهُ. فَجَعَلَ تَرْعُدُ فَرَائِضُهُ. فَقَالَ لَهُ: «هَوْنٌ عَلَيْكَ. فَإِنِّي لَسْتُ بِمَلِكٍ. إِنَّمَا أَنَا ابْنُ أُمْرَأَةٍ تَأْكُلُ الْقَدِيدَ».

۳۳۱۲۔ حضرت ابو مسعود (عقبہ بن عمرو انصاری) سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بات کرنے لگے۔ (رسول اللہ ﷺ کے رعب کی وجہ سے) اس کے کندھے کا پٹنے لگے (اس پر کچکی طاری ہو گئی)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھبراؤ مت، میں بادشاہ نہیں ہوں۔ میں تو ایک ایسی (عام سی غریب) عورت کا

۳۳۱۱۔ [حسن] أخرجه أحمد ۱۹۰/۴ من حديث ابن لهيعة به، وهو في شمائل الترمذي، ح: ۱۵۶ مختصراً
ابن لهيعة تقدم حاله، ح: ۳۳۰، وتابعه عمرو بن الحارث، وتقدم، ح: ۳۳۰ على أصل الحديث دون قوله: "فمحا
أيدينا بالحصباء".

۳۳۱۲۔ [إسناده ضعيف] وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۴۸/۳، ووافقه الذهبي، وصححه البوصيري ولم أجد تصريح سماع ابن أبي خالد في هذا السند، تقدم ح: ۱۶۱۲، وإنما صرح في الرواية العرسلة، وعند الخطيب: ۲۷۸/۶، والمرسل أصح كما قال الدارقطني وغيره، وصححه الحاكم: ۴۶۶/۲، والذهبي على شرف الشيخين من طريق عباد بن العوام عن إسماعيل عن قيس عن جرير به.

۳۳۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ. فَأَمَّا الْمَيْتَتَانِ فَالْحَوْثُ وَالْجَرَادُ. وَأَمَّا الدَّمَانِ، فَالْكَبِدُ وَالطَّحَالُ».

۳۳۱۴- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے لیے دوسری ہوئی چیزیں اور دو خون حلال ہیں۔ مردہ چیزیں تو مچھلی اور نڈی ہیں اور دو خون کبھی اور تلی ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مچھلی خواہ کسی قسم کی ہو بغیر ذبح کے ہی حلال ہے۔ بعض علماء نے فرق کیا ہے کہ اس طرح مرے تو حلال ہے اور اس طرح مرے تو حرام ہے اس فرق کی کوئی دلیل نہیں۔ ② مچھلی کے علاوہ دوسرے سمندری جانوروں کے بارے میں بھی امام بخاری رحمہ اللہ نے صحابہ و تابعین کے اقوال ذکر کیے ہیں کہ وہ سب مچھلی کے حکم میں ہیں۔ عطاء رحمہ اللہ نے آبی پرندوں کو اس سے مستثنیٰ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ انھیں ذبح کرنا چاہیے۔ دیکھیے: (صحیح البخاری، الذبائح والصيد، باب قول اللہ تعالیٰ: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ﴾ قبل حدیث: ۵۴۹۳) ③ کبھی اور تلی بھی خون ہیں گوجے ہوئے سہی۔ واللہ اعلم.

۳۳۱۵- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى، عَنْ رَجُلٍ أَرَاهُ مُوسَى، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَيِّدُ إِذَا مَكُمُ الْمِلْحُ».

۳۳۱۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے سالن کا سردار نمک ہے۔“

۳۳۱۵- سر کے کا سالن کے طور پر استعمال

۳۳۱۵- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن عدي: ۱۸۸۷/۵ من حديث مروان بن معاوية الفزاري به، وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف لضعف عيسى بن عيسى الحنات"، وهو متروك كما في التقريب وغيره.

۳۳۱۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَّارِي: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نِعَمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ».

۳۳۱۶- ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سرکہ اچھا سالن ہے۔“

۳۳۱۷- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلَّسِ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نِعَمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ».

۳۳۱۷- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سرکہ اچھا سالن ہے۔“

🌟 **نوٹ و مسائل:** ① کھانے پینے میں سادگی مستحسن ہے۔ ② جس چیز کے ساتھ روٹی کھائی جاسکے وہ سالن ہے ضروری نہیں کہ کچی ہوئی کوئی چیز ہی ہو۔ ③ سادہ غذا اور معمولی سالن بھی اللہ کا انعام ہے جس پر شکر کرنا چاہیے۔ ④ سرکہ لمبی طور پر بھی مفید چیز ہے لہذا اسے کھانے میں شامل رکھنا چاہیے۔

۳۳۱۸- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَادَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أُمُّ سَعْدٍ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ، وَأَنَا عِنْدَهَا. فَقَالَ: «هَلْ مِنْ غَدَاءٍ؟» قَالَتْ: عِنْدَنَا خُبْزٌ وَتَمْرٌ وَخَلٌّ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نِعَمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ. اَللّٰهُمَّ

۳۳۱۸- حضرت ام سعد (جمیلہ بنت سعد بن ربیع انصاریہ) رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے جبکہ میں بھی ان کے پاس تھی۔ آپ نے فرمایا: ”کوئی کھانا ہے؟“ ام المؤمنین نے فرمایا: ہمارے پاس روٹی، کھجوریں اور سرکہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سرکہ اچھا سالن ہے۔ اے اللہ! سرکہ میں برکت عطا فرما۔ یہ مجھ سے پہلے انبیاء کا سالن تھا۔ جس گھر میں سرکہ

۳۳۱۶- أخرجه مسلم، الأشربة، باب فضيلة الخل والتأدب به، ح: ۲۰۵۱ من حديث سليمان بن بلال به.

۳۳۱۷- [صحيح] أخرجه أبو داود، الأطعمة، باب في الخل، ح: ۳۸۲۰، والترمذي، ح: ۱۸۴۲ من حديث محارب بن دثار به، والحديث السابق شاهد له.

۳۳۱۸- [إسناده ضعيف جداً موضوع] * عبسة تقدم حاله، ح: ۱۲۴۲، ومحمد بن زاذان متروك (تقريب)، وأصله في صحيح مسلم، ح: ۲۰۵۲ وليس فيه: "اللهم بارك في الخل فإنه كان إدام الأنبياء قبلي".

بَارِكْ فِي الْخَلِّ. فَإِنَّهُ كَانَ إِدَامَ الْأَنْبِيَاءِ هُوَ غَرِيبٌ نَحْنُ. قَبْلِي. وَلَمْ يَفْقُرْ بَيْتٌ فِيهِ خَلٌّ.

☀️ فائدہ: حضرت ام سعد رضی اللہ عنہا حضرت سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔ وہ جنگ احد میں شہید ہو گئے یہ ان کی شہادت سے ایک ماہ بعد پیدا ہوئیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کی پرورش کی۔ ان کی والدہ کا نام خلدہ بنت انس بن سنان تھا جو قبیلہ بنو ساعدہ سے تعلق رکھتی تھیں۔

(المعجم ۳۴) - بَابُ الرَّزْتِ (التحفة ۳۴) باب ۳۴- زیتون کا تیل

۳۳۱۹- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ: ۳۳۱۹- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "زیتون کا تیل سائل کے طور پر استعمال کرنا اور اسے (سر اور بدن میں) لگاؤ۔ یہ مبارک درخت سے حاصل ہوتا ہے۔"

ابنِ اسلم، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِشْتَدِمُوا بِالرَّزْتِ وَادَّهِنُوا بِهِ، فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ».

☀️ فوائد و مسائل: ① دودھ سے حاصل ہونے والے کھی یا جانوروں کی چربی کی نسبت نباتاتی تیل زیادہ مفید ہے۔ ② نباتاتی تیلوں میں زیتون کا تیل سب سے عمدہ اور مفید ہے۔ ③ زیتون کے درخت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مبارک درخت فرمایا ہے۔ (سورہ نور: آیت ۳۵)

۳۳۲۰- حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ: ۳۳۲۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صفوان بن عیسٰی: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُوا الرِّزْتَ وَادَّهِنُوا بِهَ، فَإِنَّهُ مُبَارَكٌ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "زیتون کا تیل کھاؤ (خوراک میں استعمال کرو) اور اسے (سر اور بدن میں) لگاؤ کیونکہ یہ مبارک (برکت والا) ہے۔"

(المعجم ۳۵) - بَابُ اللَّبَنِ (التحفة ۳۵) باب ۳۵- دودھ کا بیان

۳۳۱۹- [صحیح] أخرجه الترمذي، الأطعمة، باب ما جاء في أكل الرز، ۱۸۵۱ من حديث عبد الرزاق به، وهو في مصنف عبد الرزاق: ۱۰/۴۲۲، ح: ۱۹۵۶۸ عن معمر عن زيد عن أبيه: "مرسل"، والمتصل صححه الحاكم على شرط الشيخين: ۴/۱۲۲، ووافقه الذهبي، وأورده الضياء في المختارة، وللحديث شواهد كثيرة.

۳۳۲۰- [إسناده ضعيف جداً] أخرجه الحاكم: ۲/۳۹۸ من حديث صفوان به، وصححه، ورده الذهبي بقوله: "عبد الله وأه"، وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف لضعف عبد الله بن سعيد المقبري"، انظر، ح: ۲۶۰.

۳۳۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ ابْنِ الْحُبَابِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْدٍ الرَّاسِبِيِّ: حَدَّثَنِي مَوْلَاتِي أُمُّ سَالِمٍ الرَّاسِبِيَّةُ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَيْبَى بِلَبْنٍ قَالَ: «بَرَكَهٗ أَوْ بَرَكَتَانِ».

۳۳۲۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب دودھ پیش کیا جاتا تو فرماتے: ”ایک برکت یا دو برکتیں۔“

۳۳۲۲- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا، فَلْيَقُلْ: اَللَّهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَارْزُقْنَا خَيْرًا مِنْهُ. وَمَنْ سَقَاهُ اللَّهُ لَبَنًا، فَلْيَقُلْ: اَللَّهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَارْزُقْنَا مِنْهُ. فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ مَا يُجْزَى، مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، إِلَّا اللَّبَنُ».

۳۳۲۲- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جسے اللہ تعالیٰ کوئی کھانا کھانے کو دے تو اسے چاہیے کہ یوں کہے: اَللَّهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَارْزُقْنَا خَيْرًا مِنْهُ“ اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور اس سے بہتر رزق عطا فرما۔ اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ پینے کو دے تو اسے یوں کہنا چاہیے: اَللَّهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَارْزُقْنَا مِنْهُ“ اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور یہ زیادہ دے۔“ کیونکہ میں نہیں جانتا کہ دودھ کے علاوہ بھی کوئی چیز غذا اور شروب (دونوں) کا فائدہ دیتی ہے۔“

🌞 **نواد و مسائل:** ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا جبکہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے دیگر شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے نیز مذکورہ روایت مسند احمد میں بھی تفصیل سے مروی ہے اس میں دودھ پینے کی دعا تو وہی ہے جو مذکورہ حدیث میں ہے تاہم کھانے کی دعا کے آخری الفاظ مختلف ہیں یعنی (وَارْزُقْنَا خَيْرًا مِنْهُ) کی بجائے (وَأَطْعَمْنَا خَيْرًا مِنْهُ) ہیں۔ مسند احمد کی روایت کو بھی محققین نے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے، لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل حجت اور قابل عمل ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۳۲۱- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۴۵/۶ من حديث جعفر بن برد بن زید * أم سالم لم أجد من وثقها .

۳۳۲۲- [إسناده ضعيف] وحسنه البوصيري، انظر، ح: ۳۴۲۶، قال أبو حاتم: "ليس لهذا من حديث الزهري، إنما هو من حديث علي بن زيد بن جدعان عن عمر بن حرملة عن ابن عباس عن النبي ﷺ . . . وأخاف أن يكون قد أدخل على هشام بن عمار لأنه لما كبر تغير العلل: ۵/۱۴۸۲ وفيه علل أخرى أضعف من هذه، وحديث عمر بن حرملة أخرجه أبو داود، ح: ۳۷۳۰، والترمذي، ح: ۳۴۵۵، والحميدي، ح: ۴۸۲، وغيرهم، وإسناده ضعيف، وانظر، ح: ۳۴۲۶ فإنه طرف منه .

۲۹۔ أبواب الأطعمة..... کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳/۳۳۵، والصحيحة للالباني: ۳۱۱/۵-۳۱۲، حدیث: ۲۳۲۰) ① کھانا کھا کر اور دودھ پی کر مذکورہ دعائیں پڑھنا اللہ کی نعمت کا اعتراف اور شکر ہے۔ ② دودھ اللہ کی ایک خاص نعمت ہے جو ایک مکمل غذا ہے۔

(المعجم ۳۶) - بَابُ الْحَلْوَاءِ (التحفة ۳۶) باب: ۳۶۔ میٹھی چیز کا بیان

۳۳۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالُوا: [حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ.

🌞 فوائد و مسائل: ① حَلْوَاء اور حَلْوٰی سے بعض علماء نے انسان کی بنائی ہوئی میٹھی چیز (مٹھائی) اور بعض نے ہر میٹھی چیز مراد لی ہے پھل ہو یا دوسری چیز۔ ② پسند ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب پیش کی جاتی تو رغبت سے تناول فرماتے۔ یہ مطلب نہیں کہ اسے طلب فرماتے۔ ③ شہد ایک قدرتی غذا ہے جو بے شمار فوائد کی حامل ہے۔ اور اس میں دوسری مٹھاس (چینی وغیرہ) کے مضر اثرات نہیں۔

(المعجم ۳۷) - بَابُ الْفَتَاءِ وَالرَّطَبِ يُجَمَعَانِ (التحفة ۳۷) باب: ۳۷۔ لکڑی اور تازہ کھجوریں ملا کر کھانا

۳۳۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ أُمِّي تُعَالِجُنِي لِلْسُّمَةِ. تُرِيدُ أَنْ تُدْخِلَنِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَمَا اسْتَقَامَ

۳۳۲۳- أخرجه البخاري، الأطعمة، باب الحلوى والعسل، ح: ۵۴۳۱، ومسلم، الطلاق، باب وجوب الكفارة على من حرم امرأته ولم ينو الطلاق، ح: ۱۴۷۴/۲۱ من حديث أبي أسامة به.

۳۳۲۴- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الطب، باب في السمّة، ح: ۳۹۰۳ من حديث هشام بن عروة به.

لَهَا ذَلِكَ حَتَّى أَكَلْتُ الْقَنْءَ بِالرُّطْبِ. نے تازہ کھجوروں کے ساتھ ککڑی کھائی تو میں انتہائی قَسَمْتُ کَا حَسَنِ سَمْنَةٍ.

متناسب انداز کی فریبہ ہوگئی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① قَنْءَ ککڑی (پتھابی میں: تر) کو بھی کہتے ہیں اور کھیرے کو بھی۔ محمد بن ابی ہاشم نے بھی اس کے دونوں معنی: خیار (کھیرا) اور عجور (ککڑی) ذکر کیے ہیں۔ دیکھیے: (حاشیہ صحیح مسلم، الأشربة، باب أكل القناء بالرطب، حدیث: ۲۰۳۳) علامہ وحید الزماں خاں رحمہ اللہ اور مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہان پوری رحمہ اللہ دونوں نے اس حدیث میں ککڑی مراد لی ہے۔ ② حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رخصتی سے پہلے بہت دلی تھیں اور ان کی والدہ کی خواہش تھی کہ ان کا قد کاٹھ اس قدر ہو جائے کہ نبی اکرم ﷺ کو بہتر معلوم ہوں۔ ③ خاندن کی خدمت کے لیے بیوی کو اپنی صحت کا خیال رکھنا اچھی بات ہے۔ ④ طب مشرق کے اصولوں کے مطابق ککڑی سرد تاثیر رکھتی ہے اور کھجور گرم۔ دونوں کو ملا کر کھانے سے ان کی تاثیر معتدل ہو جاتی ہے جس سے نقصان کا اندیشہ نہیں رہتا۔

۳۳۲۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الْقَنْءَ بِالرُّطْبِ.

۳۳۲۵۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر (بن ابی طالب) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو تازہ کھجور کے ساتھ ککڑی کھاتے دیکھا۔

۳۳۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَعَمْرُو بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطْبَ بِالْبَطِيخِ.

۳۳۲۶۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تربوز کے ساتھ تازہ کھجوریں کھاتے تھے۔

🌞 فائدہ: حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے اس حدیث کا ذکر کر کے فرمایا ہے: [وَالْمُرَادُ بِهِ الْأُخْضَرُ] ”اس سے بطخ“

۳۳۲۵۔ أخرجه البخاري، الأطعمة، باب القناء بالرطب، ح: ۵۴۴۰، ومسلم، الأشربة، باب أكل القناء بالرطب، ح: ۲۰۴۳ من حديث إبراهيم بن سعد به.

۳۳۲۶۔ [صحیح] * یعقوب بن الولید تقدم حاله الردي، ح: ۱۳۷۳، ولحدیث شاهد عند أبي داود، ح: ۳۸۳۶ وغیره، وإسناده صحيح، وحسنه الترمذی، ح: ۱۸۴۳.

اخضر یعنی تربوز مراد ہے۔ ”(زاد المعاد، فصل فی ذکر شیء من الأدوية والأغذية المفردة التي جاءت على لسانه صلى الله عليه وسلم) بطيخ تربوز کو بھی کہتے ہیں اور تربوزے کو بھی۔ مسند احمد میں بطيخ کی جگہ خربزہ (خربوزہ) کا لفظ ہے۔ (مسند أحمد: ۱۳۲/۳، ۱۳۳)

(المعجم ۳۸) - بَابُ التَّمْرِ (التحفة ۳۸) باب: ۳۸- کھجور کا بیان

۳۳۲۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْخَوَارِی الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيْتٌ لَا تَمَرَفِيهِ، جِيَاعٌ أَهْلُهُ».

۳۳۲۷- ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس گھر والے بھوکے ہیں۔“

۳۳۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ جَدِّهِ سَلْمَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «بَيْتٌ لَا تَمَرَفِيهِ، كَأَلْبَيْتٍ لَا طَعَامَ فِيهِ».

۳۳۲۸- حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں وہ اس گھر کی طرح ہے جس میں کوئی کھانا نہ ہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① کھجور مکمل غذائی فوائد کی حامل ہے۔ اس کی موجودگی میں کوئی دوسری غذائی چیز موجود نہ ہو تب بھی گزارہ ہو سکتا ہے۔ ② کسی فصل کے موسم میں سال بھر کی ضرورت کے لیے غذائی چیز کو خرید کر رکھ لینا جائز ہے۔ ممنوع ذخیرہ اندوزی یہ ہے کہ عوام کو ایک چیز کی ضرورت ہو اور تا جرا سے بیچنے کی بجائے سنبھال کر رکھ لے تاکہ بھاد اور زیادہ ہو جائے۔ ③ اس میں قناعت کا سبق ہے کہ جب کھجوریں موجود ہیں پھر طرح طرح کی اشیاء جمع کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

(المعجم ۳۹) - بَاب: إِذَا أُتِيَ بِأَوَّلِ الشَّمْرِ (التحفة ۳۹) باب: ۳۹- جب (فصل کا) پہلا پھل پیش کیا جائے

۳۳۲۷- أخرجه مسلم، الأشربة، باب في إدخال التمر ونحوه من الأقوات للعيال، ح: ۲۰۴۶ من حديث سليمان ابن بلال به.

۳۳۲۸- [إسناده حسن] وله شاهد عند مسلم، ح: ۱۵۳/۲۰۴۶.

۳۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَيَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ. أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ، إِذَا أَتَى بِأَوَّلِ الثَّمَرَةِ قَالَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثَمَارِنَا وَفِي مَدَّنَا وَفِي صَاعِنَا وَفِي صَاعِنَا، بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ» ثُمَّ يَأْكُلُ وَأَصْغَرَ مَنْ يَحْضُرُ يَتَوَلَّى الْوَلَدَانِ.

۳۳۲۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب پہلا پھل پیش کیا جاتا تو آپ فرماتے: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثَمَارِنَا وَفِي مَدَّنَا وَفِي صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ» اے اللہ! ہمارے شہر میں ہمارے پھلوں میں ہمارے مد میں اور ہمارے صاع میں برکت کے ساتھ برکت عطا فرما۔ پھر حاضر خدمت بچوں میں سے سب سے چھوٹے بچے کو وہ پھل وغیرہ عنایت فرما دیتے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① باغ کا پہلا پھل کسی بزرگ شخصیت کی خدمت میں پیش کرنا چاہیے۔ اس میں اس شخصیت کی بزرگی کا اعتراف بھی ہے اور اس سے محبت کا اظہار بھی۔ ② بڑوں کو چھوٹوں کے حق میں ہر مناسب موقع پر دعائے خیر کرنی چاہیے۔ ③ بچوں کو کھانے پینے کی چیز دینے سے بچوں کے دل میں بزرگوں کی محبت پیدا ہوتی ہے۔

(المعجم ۴۰) - بَابُ أَكْلِ الْبَلَحِ بِالثَّمَرِ
(التحفة ۴۰)

باب: ۴۰۔ تازہ کچی ہوئی کھجور
خشک کھجور کے ساتھ کھانا

۳۳۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ، بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ قَيْسٍ الْمَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُوا الْبَلَحَ بِالثَّمَرِ. كُلُّوا الْخَلْقَ بِالْجَدِيدِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَغْضَبُ وَيَقُولُ: يَقِي ابْنُ آدَمَ حَتَّى أَكُلَ الْخَلْقَ بِالْجَدِيدِ».

۳۳۳۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تازہ کچی ہوئی کھجور خشک کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرو۔ پرانے (پھل) کو نئے کے ساتھ ملا کر کھاؤ۔ (اس سے) شیطان کو غصہ آتا ہے اور وہ کہتا ہے: آدم کا بیٹا جیتا رہا حتیٰ کہ اس نے نئی چیز کے ساتھ پرانی چیز بھی کھائی۔“

۳۳۲۹۔ أخرجه مسلم، الحج، باب فضل المدينة ودعاء النبي ﷺ فيها بالبركة... الخ، ح: ۱۳۷۳ من حديث عبد العزيز بن محمد به.

۳۳۳۰۔ [إسناده ضعيف] وقال البوصري: "هذا إسناده أبو زكريا يحيى بن محمد بن قيس، وهو ضعيف."

(المعجم ۴۱) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَانِ الثَّمَرِ

(التحفة ۴۱)

باب: ۴۱- (ساتھیوں کی موجودگی میں) دودو

کھجوریں ملا کر کھانے کی ممانعت کا بیان

۳۳۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا

شُفْيَانُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سَحِيمٍ، سَمِعْتُ ابْنَ

عُمَرَ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقْرَنَ

الرَّجُلُ بَيْنَ الثَّمَرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ.

۳۳۳۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع

فرمایا کہ آدمی اپنے ساتھیوں سے اجازت لیے بغیر دودو

کھجوریں ملا کر کھائے۔

۳۳۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَامِرٍ الْخَزَّازُ

عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَعْدٍ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ

وَكَانَ سَعْدٌ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ، وَكَانَ يُعْجِبُهُ

حَدِيثُهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ.

يَعْنِي فِي الثَّمَرِ.

۳۳۳۲- حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ حضرت

سعد رضی اللہ عنہ جو نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے اور

نبی ﷺ کو ان کی باتیں اچھی لگتی تھیں ان سے

روایت ہے کہ آپ ﷺ نے دودو کھجوریں ملا کر کھانے

سے منع فرمایا۔



🌞 فوائد و مسائل: ① جب دوسرے ساتھی ایک ایک کھجور کھا رہے ہوں تو ایک آدمی کا دودو کھجوریں اٹھانا

معیوب محسوس ہوتا ہے کیونکہ اس سے بظاہر بیاخوری یا طبع کی عادت معلوم ہوتی ہے۔ ② ممکن ہے ایک آدمی

زیادہ جھوکا ہو یا بے تکلف ساتھی ہوں جو ایسی چیز کو برا محسوس نہ کریں تو پھر دودو کھجوریں اٹھانا بھی جائز ہوگا۔

③ کھانا کھانے کے دوران میں ایسی حرکت سے اجتناب کرنا چاہیے جو ساتھیوں کو ناگوار ہو۔ ④ مسند احمد میں

[حَدِيثُهُ] کے بجائے [يَخْدُمُهُ] کے الفاظ ہیں یعنی نبی ﷺ کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا خدمت کرنا اچھا لگتا تھا۔

(المعجم ۴۲) - بَابُ تَفْتِيْشِ الثَّمَرِ

(التحفة ۴۲)

باب: ۴۲- (کرم خوردہ) کھجوروں کو

صاف کر کے کھانا

۳۳۳۱- أخرجه البخاري، الشريكة، باب القران في التمر بين الشركاء حتى يستأذن أصحابه، ح: ۲۴۸۹ من حديث

شُفْيَانٍ، وَمُسْلِمٍ، الْأَشْرَبَةِ، بَابُ نَهْيِ الْأَكْلِ مَعَ جَمَاعَةٍ عَنْ قِرَانِ ثَمَرَيْنِ وَنَحْوِهِمَا فِي لُقْمَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ أَصْحَابِهِ،

ح: ۲۰۴۵ من حديث جبلة بن سحيم به.

۳۳۳۲- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱/۱۹۹ عن أبي داود الطيالسي به نحو المعنى، وصححه البوصيري، والحديث

السابق شاعده، وانظر سنن أبي داود، ح: ۳۸۳۴.

۳۳۳۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پرانی کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ ان کو (اندر سے) صاف کرنے لگے۔

۳۳۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٌ، بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَمَرَّ عَتِيقٍ، فَجَعَلَ يُقَشِّشُهُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① تحذیر قبول کرنا چاہیے اگرچہ بظاہر وہ حقیر سا ہو۔ ② کھانے کی ادنیٰ چیز بھی اللہ کی نعمت ہے، لہذا اس کی قدر کرنی چاہیے۔ ③ اگر خراب چیز کو ٹھیک کر کے استعمال کیا جاسکتا ہو تو اسے ضائع کرنے کی بجائے کھالینا چاہیے۔ ④ پھل کا کچھ حصہ خراب ہو تو اسے پھینکنے کی بجائے خراب حصہ الگ کر کے صحیح حصہ استعمال کر لینا چاہیے۔

(المعجم ۴۳) - بَابُ التَّمْرِ بِالزُّبْدِ

(التحفة ۴۳)

باب: ۴۳- کھجور مکھن کے ساتھ کھانا

۳۳۳۴- حضرت عبداللہ بن بسر سلمی اور حضرت

عطیہ بن بسر سلمی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ہم نے آپ کے بیٹھے کے لیے (زمین پر) ایک چادر ڈال دی۔ آپ اس پر بیٹھ گئے۔ تب ہمارے گھر میں اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی۔ ہم نے آپ کی خدمت میں مکھن اور خشک کھجوریں پیش کیں۔ اور آپ کو مکھن بہت پسند تھا۔ آپ پر اللہ کی رحمتیں ہوں اور سلام ہو۔

۳۳۳۴- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ بُسْرِ السَّلَمِيِّينَ قَالَا: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَوَضَعْنَا تَحْتَهُ قُطِيفَةً لَنَا. صَبَبْنَاهَا لَهُ صَبًّا. فَجَلَسَ عَلَيْهَا. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ الْوَحْيَ فِي بَيْتِنَا. وَقَدْ مَنَّا لَهُ زُبْدًا وَتَمَرًا، وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ، ﷺ.

۳۳۳۳- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأطعمة، باب في تفتيش التمر المسموس عند الأكل، ح: ۳۸۳۲ من حديث أبي قتيبة به.

۳۳۳۴- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الأطعمة، باب في المجمع بين اللوتين في الأكل، ح: ۳۸۳۷ من حديث ابن جابر به، وقال محمد بن يوسف الهروي: سألت محمد بن عون: من هما؟ قال: عبدالله وعطية (تحفة الأشراف).



فوائد و مسائل: ① عالم یا بڑے آدمی کو اپنے ساتھیوں کے حالات سے براہ راست باخبر رہنا چاہیے۔
 ② افسر اور ماتحتوں میں بے تکلفی کے تعلقات جائز ہیں بشرطیکہ ان سے ناجائز فوائد اٹھانے سے پرہیز کیا جائے۔
 ③ رسول اللہ ﷺ تکلفات کو اہمیت نہیں دیتے تھے اس لیے زمین پر چادر ڈال دی گئی تو آپ اسی پر بیٹھ گئے، نہ چار پائی طلب کی اور نہ چادر کو خوبصورت انداز سے بچھانے کا تکلف کیا۔
 ④ مکھن ایک عمدہ اور مقوی غذا ہے اور بھجور بھی اچھی غذا ہے۔ دونوں کو ملا کر کھانے سے ان کے فائدے میں اضافہ ہو جاتا ہے۔
 ⑤ عمدہ غذا سے اجتناب زد نہیں بلکہ حرام رزق سے اور فقر و تکبر سے بچنا زہد ہے۔
 ⑥ نبی اکرم ﷺ زیادہ تر سادہ غذا استعمال فرماتے تھے۔ کبھی عمدہ چیز مل جاتی تو اسے بھی تناول فرما لیتے۔ عمدہ کی حرص نہ کرنا ہی خوبی ہے۔

(المعجم ۴۴) - بَابُ الْخَوَازِي (التحفة ۴۴) باب: ۳۳- میدے (کی روٹی) کا بیان

۳۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ: هَلْ رَأَيْتَ النَّبِيَّ؟ قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَقُلْتُ: فَهَلْ كَانَ لَهُمْ مَنَاجِلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: مَا رَأَيْتُ مُنْخَلًا حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قُلْتُ: فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ؟ قَالَ: نَعَمْ كُنَّا نَنْفُخُهُ. فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ، وَمَا بَقِيَ فَرَتَيْنَاهُ.

۳۳۵- حضرت ابو حازم (سلمہ بن دینار) رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رحمہ اللہ سے سوال کیا: کیا آپ نے میدے کی روٹی دیکھی ہے؟ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات تک میدے کی روٹی نہیں دیکھی تھی۔ میں نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لوگوں کے پاس چھلنیاں ہوتی تھیں؟ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات تک چھلنی نہیں دیکھی۔ میں نے کہا: پھر آپ لوگ جو (جو کا آٹا) بغیر چھانے کیسے کھا لیتے تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں! ہم لوگ اس میں پھونک مار لیتے تھے۔ جو (بھوی یا چھان) اڑنا ہوتا، اڑ جاتا۔ جو رہ جاتا، ہم اسے بھگو لیتے (اور آٹا گوندہ کر روٹی پکا لیتے۔)



فوائد و مسائل: ① [خَوَازِي] کی وضاحت النہایہ میں اس طرح کی گئی ہے: ”اس آٹے کی روٹی جسے بار بار چھانا گیا ہو۔“ (النہایہ: مادہ حور) لیکن حدیث میں اس سے مراد بار بار چھانا ہوا باریک آٹا یا میدا ہے۔ اس آٹے کی روٹی کا نام نَقِیّ ہے۔ ② جو کے آٹے میں گندم کے آٹے کی نسبت زیادہ بھوی ہوتی ہے۔

اس لیے اسے چھاننے کی ضرورت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ اور نبی ﷺ کے زمانے میں گندم کیاب تھی اس لیے تابعی کو تعجب ہوا کہ جو کھا آتا چھانے بغیر کس طرح استعمال کیا جاتا تھا۔ ⑤ صحابی نے وضاحت کی کہ معمولی سا پھنک کر تھوڑی بہت بھوی نکل جاتی تھی۔ اسی کو کافی سمجھا جاتا تھا۔ زیادہ تکلف نہیں کیا جاتا تھا۔

۳۳۳۶- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ: أَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ أَنَّ حَسَنَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ، أَنَّهَا غَزَنَتْ دَقِيقًا. فَصَنَعَتْهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَغِيفًا. فَقَالَ: «مَا هَذَا؟» قَالَتْ: طَعَامٌ نَصْنَعُهُ بِأَرْضِنَا. فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَصْنَعَ مِنْهُ لَكَ رَغِيفًا. فَقَالَ: «رُدِّيهِ فِيهِ، ثُمَّ اغْنِيْنِي».

۳۳۳۶- حضرت ام ایمن (برکت) رحمہا اللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے آٹا چھان کر نبی ﷺ کے لیے روٹی تیار کی تو آپ نے فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ انھوں نے عرض کیا: یہ کھانا ہم اپنے علاقے میں بنایا کرتے ہیں۔ میرا جی چاہا کہ آپ کے لیے بھی اس قسم کی ایک روٹی پکا دوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس کو دوبارہ آٹے میں ڈال دو پھر گوندھو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① آٹے کی بھوی (دغابی: چھان) غذائی لحاظ سے مفید ہے اور بے چھنے آٹے کی روٹی جلد ہضم ہوتی ہے۔ ② کھانے پینے کی اشیاء میں تکلفات سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۳۳۳۷- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ، أَبُو الْحَمَاهِرِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بِشِيرٍ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَغِيفًا مُحَوَّرًا، بِوَاحِدٍ مِنْ عَيْنِيهِ، حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ.

۳۳۳۷- حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میدے کی روٹی (کھانا تو درکنار) اپنی ایک آنکھ سے بھی نہیں دیکھی یہاں تک کہ آپ اللہ کے پاس چلے گئے۔

(المعجم ۴۵) - بَابُ الرُّفَاقِ (التحفة ۴۵) باب: ۳۵- باریک چپاتیاں (ٹھلکے)

۳۳۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ، عِمْسَى بْنُ حَضْرَتِ عَطَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ: أَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ أَنَّ حَسَنَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ، أَنَّهَا غَزَنَتْ دَقِيقًا. فَصَنَعَتْهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَغِيفًا. فَقَالَ: «مَا هَذَا؟» قَالَتْ: طَعَامٌ نَصْنَعُهُ بِأَرْضِنَا. فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَصْنَعَ مِنْهُ لَكَ رَغِيفًا. فَقَالَ: «رُدِّيهِ فِيهِ، ثُمَّ اغْنِيْنِي».

۳۳۳۸- حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میدے کی روٹی (کھانا تو درکنار) اپنی ایک آنکھ سے بھی نہیں دیکھی یہاں تک کہ آپ اللہ کے پاس چلے گئے۔

۳۳۳۶- [إسناده حسن] أخرجه أبو نعيم في الحلية ۲/ ۶۷، ۶۸ من حديث ابن وهب به، وحسن البوصيري.

۳۳۳۷- [إسناده ضعيف] * سعيد بن بشير تقدم حاله، ح: ۲۸۷۶، وقادة عن عن، تقدم ح: ۱۷۵ إن صح السند إليه.

۳۳۳۸- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل عثمان بن عطاء بن أبي مسلم الخراساني، تقدم، ح: ۲۰۷۱، وفيه علة أخرى.

مُحَمَّدٍ، النَّحَّاسُ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَى أَبُو هُرَيْرَةَ قَوْمَهُ أَبِيْنَا يَعْنِي قُرْبَةَ [أَطْنَتْهُ قَالَ يُنَادٍ] فَأَتَوْهُ بِرُقَاقٍ مِنْ رُقَاقِ الْأُولَى. فَبَكَى وَقَالَ: مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا بِعَيْنَيْهِ قَطُّ.

نے کہا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے لوگوں سے ملے (غالباً) بیٹا ہستی میں گئے۔ ان لوگوں نے آپ کی خدمت میں پہلے پکی ہوئی بڑی بڑی باریک روٹیاں پیش کیں تو آپ رو دیے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے یہ روٹی کبھی اپنی آنکھوں سے دیکھی بھی نہیں۔

۳۳۳۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ إِسْحَاقُ: وَخَبَّارُهُ قَائِمٌ. وَقَالَ الدَّارِمِيُّ: وَخِوَانُهُ مَوْضُوعٌ فَقَالَ يَوْمًا: كُلُوا. فَمَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا، بِعَيْنِهِ، حَتَّى لِحَقِّ بِاللَّهِ. وَلَا شَاءَ سَمِيطًا قَطُّ.

۳۳۳۹۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: ہم لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ کا نان بالی کھڑا ہوتا اور (حدیث کے راوی) داری بیان کرتے ہیں کہ آپ کا دسترخوان بچھا ہوا ہوتا۔ ایک دن آپ نے فرمایا: کھاؤ، میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے پاس چلے جانے تک کبھی تکی چپاتی یا سالم بھی ہوئی بکری اپنی آنکھ سے دیکھی بھی ہو (کھانے کا تو کیا ذکر)۔



🌞 فوائد و مسائل: ① نان بانیؑ اور دوسرے ملازمین سے خدمت لینا جائز ہے۔ ② مہمان کے لیے عمدہ چیز تیار کرنا درست ہے، جیسے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آنے والوں کو تازہ پکی ہوئی گرم گرم روٹی پیش کی۔ ③ سالم بکری (سمیٹ) سے مراد یہ ہے کہ بھیڑ یا بکری کو ذبح کر کے گرم پانی کے ساتھ اس کی اون یا اس کے بال اتار دیے جائیں پھر اسے بھونا جائے۔ ④ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے شاگردوں سے یہ بات اس لیے کہی کہ وہ اللہ کی نعمت کا احساس کریں تاکہ دل میں شکر کا جذبہ پیدا ہو۔

(المعجم ۴۶) - بَابُ الْفَالُودِجِ (التحفة ۴۶)

باب: ۴۶۔ فالودج

۳۳۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ

۳۳۴۰۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۳۳۹۔ [صحیح] تقدم ح: ۳۳۰۹.

۳۳۴۰۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن الجوزي في الموضوعات ۳/ ۲۱ من حديث إسماعيل بن عياش به، وتابعه يحيى بن الوردي، وقال ابن الجوزي: "هذا حديث باطل، لا أصل له" عثمان بن يحيى مجهول، لم أجد من وثقه، وضعفه الأزدي.

ہے انھوں نے کہا: ہم نے فالودج کا نام سب سے پہلے اس وقت سنا جب جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ کے پاس آ کر فرمایا: آپ کی امت کو زمین میں فتوحات حاصل ہوں گی اور انھیں دنیا کثرت سے حاصل ہوگی حتیٰ کہ وہ فالودج کھائیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”فالودج کیا ہوتا ہے؟“ جبریل علیہ السلام نے فرمایا: وہ گھی اور شہد دونوں کو ملا دیں گے۔ یہ سن کر نبی ﷺ آہستہ آواز سے رو دیے۔

الصَّحَّاحُ السَّلْمِيُّ، أَبُو الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ عَثْمَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوَّلُ مَا سَمِعْنَا بِالْفَالَوْدَجِ، أَنَّ جِبْرِيلَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ تُفْتَحُ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ فَيَفَاضُ عَلَيْهِمِ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ مِنَ الْفَالَوْدَجِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَمَا الْفَالَوْدَجُ؟». قَالَ: يَخْلُطُونَ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ جَمِيعاً. فَشَهَقَ النَّبِيُّ ﷺ لِذَلِكَ شَهَقَةً.

(المعجم ۴۷) - بَابُ الْخُبْزِ الْمُبْلَقِ

بِالسَّمْنِ (التحفة ۴۷)

۴۷- گھی ڈال کر بنائی ہوئی روٹی (پراغھے)

کا بیان

۳۳۳۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرا جی چاہتا ہے کہ ہمارے پاس بھوری گندم کی سفید روٹی ہوتی جس میں گھی ملا ہوا ہوتا، ہم اسے کھاتے۔“ ایک انصاری نے یہ بات سنی اور ایسی روٹی تیار کر کے آپ کی خدمت میں پیش کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ گھی کس چیز میں (رکھا ہوا) تھا؟“ اس نے کہا: سائٹے کی (کھال سے بنی ہوئی) کچی میں۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ روٹی کھانے سے انکار کر دیا۔

۳۳۴۱- حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السَّيْتَانِيُّ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ذَاتَ يَوْمٍ: «وَدِدْتُ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا خُبْزَةً بَيْضَاءَ مِنْ بَرَّةٍ سَمَرَاءَ مُلَبَّقَةً بِسَمْنٍ نَأْكُلُهَا» قَالَ: فَسَمِعَ بِذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاتَّخَذَهَا. فَجَاءَ بِهِ إِلَيْهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ هَذَا السَّمْنُ؟» قَالَ: فِي عَكَّةَ ضَبَّ. [قَالَ:]

۳۳۴۱- [إسناده ضعيف جداً] أخرجه أبوداود، الأطعمة، باب الجمع بين لوتين من الطعام، ح: ۳۸۱۸ من حديث الفضل بن موسى به، وأيوب ليس هو السخنياني كما قال أبوداود رحمه الله، ولعله ابن خوط كما في النكت الطراف: ۷۵/۹، وهو متروك كما في التقريب وغيره.

🌞 نوآمد مسائل: ① [مُلَقِّقَةً] کا مطلب ”اچھی طرح ملا کر یک جان کی ہوئی چیز“ ہے۔ (محمد فواد عبدالباقی۔ حاشیہ سنن ابن ماجہ) یعنی روٹی میں گھی اس طرح ڈالا گیا تھا کہ وہ جل گیا تھا اس لیے ہم نے اس کا ترجمہ ”چڑی روٹی“ کے بجائے ”پراٹھا“ کیا ہے۔ ② [عُكَّةً] چڑے کے بنے ہوئے گول برتن کو کہتے ہیں جس میں گھی یا شہد رکھا جاتا ہے۔ (النهاية - مآدہ: ع ك ك) ③ [صَبَّ] کا ترجمہ ”گوہ یا سانڈ“ کیا جاتا ہے۔ دوسرے معنی زیادہ صحیح معلوم ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۳۳۴۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا
حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:
صَنَعَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُبْزَةً،
وَصَنَعَتْ فِيهَا شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ. ثُمَّ قَالَتْ:
أَذْهَبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَدْعُهُ. قَالَ: فَأَتَيْتُهُ
فَقُلْتُ: أُمِّي تَدْعُوكَ. قَالَ: فَقَامَ، وَقَالَ:
لِمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنَ النَّاسِ: «فُومُوا» قَالَ:
فَسَبَقْتُهُمْ إِلَيْهَا فَأَخْبَرْتُهَا. فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ
فَقَالَ: «هَاتِي مَا صَنَعْتَ» فَقَالَتْ: إِنَّمَا
صَنَعْتُهُ لَكَ وَحْدَكَ. فَقَالَ: «هَاتِيهِ» فَقَالَ:
«يَا أَنَسُ! أَذْجِلْ عَلَيَّ عَشْرَةَ عَشْرَةَ» قَالَ:
فَمَا زِلْتُ أَذْجِلُ عَلَيْهِ عَشْرَةَ عَشْرَةَ. فَأَكَلُوا
حَتَّى شَبِعُوا. وَكَانُوا ثَمَانِينَ.

۳۳۴۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ
کے لیے ایک روٹی تیار کی جس میں کچھ گھی ڈال دیا تھا
پھر (مجھے) کہا: نبی ﷺ کے پاس جاؤ اور انھیں بلا لاؤ۔
میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا: اے جان آپ کو بلا
رہی ہیں۔ تو آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کی
خدمت میں جو افراد حاضر تھے ان (سب) سے کہا:
”چلو۔“ میں ان سے پہلے اسی جان کے پاس پہنچ گیا اور
انھیں بتایا (کہ نبی ﷺ تمام ساتھیوں کے ہمراہ تشریف
لا رہے ہیں۔) نبی ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا:
”تم نے جو (کھانا) تیار کیا ہے لے آؤ۔“ میری والدہ
نے عرض کیا: وہ تو میں نے صرف آپ کے لیے تیار کیا
ہے۔ آپ نے فرمایا: ”وہی لے آؤ۔“ پھر فرمایا: ”اے
انس! دس دس آدمیوں کو اندر میرے پاس بلاؤ۔“
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں دس دس آدمیوں کو
اندر بلاتا رہا (اور ہر گروپ کھانا کھا کر نکلتا رہا۔) ان
سب نے سیر ہو کر کھالیا۔ اور وہ اسی افراد تھے۔

۲۹۔ أبواب الأطعمة کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فوائد و مسائل: ① کھانے میں برکت ہو جانے کی اکرم ﷺ کا معجزہ ہے۔ ② مہمان کے لیے اہتمام کے ساتھ عمدہ کھانا تیار کرنا ممنوع تکلف میں شامل نہیں۔ ③ نبی ﷺ نے پراٹھا خود بھی تناول فرمایا اور ساتھیوں کو بھی کھلایا۔

(المعجم ۴۸) - بَابُ خُبْزِ الْبُرِّ (التحفة ۴۸) باب: ۴۸۔ گندم کی روٹی

۳۳۴۳۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا شَبِعَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تَبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْحِنْطَةِ، حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۳۴۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اللہ کے نبی ﷺ نے کبھی تین دن مسلسل گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی حتی کہ اللہ عزوجل نے آپ کو وفات دے دی۔

۳۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْذُ قَدَمُوا الْمَدِينَةَ، ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَاعًا، مِنْ خُبْزِ بُرٍّ، حَتَّى تُوَفِّيَ ﷺ.

۳۳۴۴۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حضرت محمد ﷺ کے اہل خانہ نے (ہجرت کر کے) مدینہ آنے سے لے کر آپ ﷺ کی وفات تک کبھی مسلسل تین راتیں گندم کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ کا یہ فقر اختیار ہی تھا، یعنی رسول اللہ ﷺ دوسروں کی ضروریات پوری کرنا ضروری سمجھتے تھے اور خود کم سے کم پر اکتفا کرتے تھے۔ ② نبی ﷺ کے گھر میں کبھی کبھی گندم کی روٹی بھی استعمال ہوتی ہے لیکن زیادہ تر کھجوروں اور پانی یا دودھ پر گزارہ ہوتا تھا۔ ③ اس وقت عرب میں گندم قیمتی ہوتی تھی زیادہ تر جو استعمال ہوتے تھے۔

(المعجم ۴۹) - بَابُ خُبْزِ الشَّعِيرِ باب: ۴۹۔ جو کی روٹی

(التحفة ۴۹)

۳۳۴۳۔ أخرجه مسلم، الزهد، باب: "الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر"، ح: ۲۹۷۶ من حديث يزيد بن

۳۳۴۴۔ أخرجه البخاري، الأطعمة، باب ما كان النبي ﷺ وأصحابه يأكلون، ح: ۵۴۱۶ من حديث منصور بن

۳۳۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۳۳۵- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ فوت ہوئے تو میرے گھر میں انسان کے کھانے کی کوئی چیز نہ تھی مگر تھوڑے سے جو میری ٹانڈ پر پڑے ہوئے تھے۔ میں اس میں سے (لے لے کر) کھاتی رہی حتیٰ کہ کافی مدت گزر گئی۔ (آخر) میں نے انھیں ماب لیا تو وہ (جلدی) ختم ہو گئے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① [رَفَّ] ”ٹانڈ“ کی وضاحت امام ابن اثیر رحمہ اللہ نے یوں کی ہے: ”دیوار کے پہلو میں زمین سے بلند ایک کھڑی جس پر محفوظ رکھنے کے لیے چیزوں کو رکھا جاتا ہے۔“ ② کھانے پینے کی یا عام استعمال کی اشیاء گھر میں مابے تو لے بغیر پڑی ہوں تو ان میں برکت ہوتی ہے۔ ③ ام المومنین کے پاس جو بظاہر تھوڑے سے جو تھے ان کا خیال تھا کہ ایک دو دن میں ختم ہو جائیں گے مابے سے معلوم ہو گیا کہ اتنے دن تک استعمال ہو سکتے ہیں چنانچہ اتنے دن گزرے تو وہ ختم ہو گئے۔

۳۳۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: ۳۳۳۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت محمد ﷺ کے اہل خانہ نے کبھی جو کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی حتیٰ کہ آپ ﷺ فوت ہو گئے۔

۳۳۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ: ۳۳۳۷- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پر مسلسل کئی کئی

۳۳۴۵- أخرجه البخاري، فرض الخمس، باب نفقة نساء النبي ﷺ بعد وفاته، ح: ۳۰۹۷ عن ابن أبي شيبة به، ومسلم، الزهد، باب: "الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر"، ح: ۲۹۷۳ من حديث أبي أسامة به، وانظر، ح: ۳۳۴۳.

۳۳۴۶- أخرجه مسلم، انظر الباب السابق، ح: ۲۲/۲۹۷۰ عن محمد بن بشار به.

۳۳۴۷- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ما جاء في معيشة النبي ﷺ وأهله، ح: ۲۳۶۰ عن عبد الله بن معاوية به، وقال: "هذا حديث حسن صحيح".

راتیں ایسی آتی تھیں کہ آپ خالی پیٹ رات گزارتے تھے اور آپ کے گھر والوں کو بھی رات کا کھانا میسر نہیں ہوتا تھا جبکہ اس وقت لوگوں کی عام غذا جو کی روٹی ہوتی تھی۔

ابْنُ خُبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبِيتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا، وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ الْعِشَاءَ. وَكَانَ عَامَّةُ خُبْرِهِمْ خُبْرُ الشَّعِيرِ.

۳۳۳۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اون کا لباس اور پیوند لگا جوتا پہن لیتے تھے۔

۳۳۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحُمْصِيُّ [وَكَانَ يُعَدُّ مِنَ الْأَبْدَالِ]: حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ نُوحِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّوفَ، وَاحْتَذَى الْمُخْصُوفَ.

اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے موٹا کھایا اور موٹا پہنا۔

وَقَالَ: أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَشْعًا وَلَبَسَ خَشْنًا.

حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: موٹا کھانے سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے فرمایا: جو کی موٹی روٹی جو پانی کے گھونٹ کے بغیر حلق سے نیچے نہیں اترتی تھی۔

فَقِيلَ لِلْحَسَنِ: مَا الْبَشْعُ؟ قَالَ: غَلِيظُ الشَّعِيرِ. مَا كَانَ يُسْبِغُهُ إِلَّا بِجُرْعَةٍ مَاءٍ.

☀ فائدہ: صحابہ کرام و تابعین کے زمانے میں اون کا لباس سب سے سستا اور ادنیٰ شمار ہوتا تھا۔ سوت کا کپڑا قیمتی اور نفیس سمجھا جاتا تھا۔ اسی طرح گدھ کی روٹی وہی لوگ کھاتے تھے جو عیش و عشرت کی زندگی گزارتے تھے۔ عام لوگ جو کی روٹی کھاتے تھے۔

باب: ۵۰۔ کھانے میں اعتدال کا اور پیٹ بھر کر کھانے کی کراہت کا بیان

(المعجم ۵۰) - بَابُ الْإِقْتِصَادِ فِي الْأَكْلِ وَكَرَاهَةُ الشَّبَعِ (التحفة ۵۰)

۳۳۴۸۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن عدي: ۲۵۰۸، ۲۵۰۹ من حديث بقیة به * یوسف بن ابی کثیر مجهول (تقریب)، والحسن عنین، وتقدم ح: ۷۱، وقال البوصیری: "هذا إسناد ضعيف، نوح بن ذکوان متفق علی ضعفه".

سے ایک کھانا کھانے پر اصرار کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: (جتنا کھالیا وہی) کافی ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد مبارک سنا ہے: ”دنیا میں زیادہ سیر ہونے والے لوگ قیامت کے دن زیادہ طویل عرصے تک بھوکے رہیں گے۔“

الْعُسْكُرِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ . قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَطِيَّةِ ابْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ، وَآكَرَةَ عَلَى طَعَامٍ بِأَكْلِهِ فَقَالَ: حَسْبِي. إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ شَبَعًا فِي الدُّنْيَا، أَطْوَلُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

🌟 فوائد و مسائل: ① کم کھانے والا بھوک برداشت کر سکتا ہے قیامت کے دن بھی اسے بھوک برداشت کرنا آسان ہوگا۔ ② زیادہ کھانے کے شائق حلال و حرام میں امتیاز کرنے کی کوشش نہیں کرتے اس لیے صریح حرام سے بچ بھی جائیں تو مشکوک تو کھا ہی لیتے ہیں۔ اس کی وجہ سے وہ قیامت کے دن سزا کے مستحق قرار پائیں گے۔ ③ ذکر الہیہ بپٹ بھر کر کھانے کی علامت ہے جو مستحسن نہیں۔

(المعجم ۵۱) - باب: مِنَ الْإِسْرَافِ أَنْ تَأْكُلَ كُلَّ مَا اسْتَهْتَيْتَ (الصفحة ۵۱)

باب: ۵۱- ہر مرغوب نفس چیز کھانا بھی فضول خرچی ہے

۳۳۵۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بھی فضول خرچی ہے کہ تو ہر وہ چیز کھائے جس کی تجھے خواہش ہو۔“

۳۳۵۲- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، وَيَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارٍ الْجُمَيْصِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ثَوْجِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنَ السَّرَفِ أَنْ تَأْكُلَ

۴۴- یہ * سعید بن محمد الوراق ضعیف (تقریب)، وفيه علة أخرى، وللحديث شواهد، منها ما أخرجه صاحب الحلية: ۳/ ۳۴۶، وحسنه المنذري.

۳۳۵۲- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه أبو نعيم في الحلية: ۱۰/ ۲۱۳ من حديث هشام بن عمار به، وقال: "غريب عن حديث الحسن عن أنس، لا أعلم رواه إلا نوح"، وانظر، ح: ۳۳۴۸، لعله، وضعفه البوصيري.

(المعجم ۵۲) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْفَاءِ

الطَّعَامِ (التحفة ۵۲)

۳۳۵۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ
يُوسُفَ الْفَرِّيَابِيُّ: حَدَّثَنَا وَسَّاجُ بْنُ عُمَيْدٍ
ابْنِ وَسَّاجٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْمُوقَرِّيُّ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ. فَرَأَى
كَسْرَةً مُلْقَاةً. فَأَخَذَهَا فَمَسَحَهَا ثُمَّ أَكَلَهَا،
وَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ أَكْرَمِي كَرِيمًا. فَإِنَّهَا مَا
نَفَرَتْ عَنْ قَوْمٍ قَطُّ، فَعَادَتْ إِلَيْهِمْ».

(المعجم ۵۳) - بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْجُوعِ

(التحفة ۵۳)

۳۳۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ
لَيْثٍ، عَنْ كَعْبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْجُوعِ، فَإِنَّهُ يَنْسُ الضَّجِيعَ. وَأَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّهَا يَنْسُ الْبِطَانَةَ».

باب: ۵۲- کھانا پھینکنے کی ممانعت کا بیان

۳۳۵۳- ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ گھر تشریف لائے تو (روٹی کا) ایک ٹکڑا (زمین پر) گرا ہوا دیکھا۔ آپ نے اسے اٹھایا صاف کیا اور کھالیا۔ پھر فرمایا: ”اے عائشہ! عزت والے (رزق) کا احترام کر۔ یہ جن لوگوں کے پاس سے چلا جاتا ہے دوبارہ ان کے پاس نہیں آتا۔“

باب: ۵۳- بھوک سے (اللہ کی)

پناہ مانگنا

۳۳۵۴- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ میں آتا ہوں وہ بستر کی بری ساتھی ہے۔ اور خیانت سے تیری پناہ میں آتا ہوں وہ بری ہمزائ ہے۔“

۳۳۵۳- [إسناده ضعيف جداً] أخرجه ابن أبي الدنيا في الشكر، ح: ۲ من حديث الوليد بن محمد به، وتابعه القاسم بن غصن، فضيلة الشكر للمخراطي، ح: ۶۸، وخالد بن إسماعيل المعزومي (ابن عدي) الأول ضعيف، والثاني كذبه ابن عدي، وللحديث شواهد ضعيفة جداً.

۳۳۵۴- [حسن] * هريم تابعه معمر، عبدالرزاق: ۱/ ۴۴۰، وشرح السنة للبخاري: ۵/ ۱۷۰ إلا أنه قال: * عن ليث عن رجل عن أبي هريرة"، والليث تقدم، ح: ۲۰۸، وكعب مجهول (تقريب)، وللحديث شاهد عند أبي داود، ح: ۱۵۴۷، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۴۴، وفيه ابن عجلان تقدم، ح: ۱۹۶۷.

🌞 نوامد و مسائل: ① جس طرح زیادہ کھانا اور عیش اچھا نہیں اسی طرح زیادہ بھوک اور فقر جس پر صبر نہ ہو سکے بہتر نہیں۔ ② حلال روزی مانگنا اور اس کے حصول کی کوشش کرنا زہد و توکل کے منافی نہیں۔ ③ ضحیٰ کا لفظی مطلب ”ساتھ لیٹنے والا“ ہے۔ بھوک کی حالت میں نہ توجہ سے عبادت ادا ہو سکتی ہے اور نہ آرام سے سویا جاسکتا ہے۔ ایسی بھوک سے اللہ کی پناہ مانگنا ہی بہتر ہے۔ ④ بَطَانَةُ اس لباس کو کہتے ہیں جو جسم سے متصل پہنا جاتا ہے اور دوسرے کپڑے اسے چھپا لیتے ہیں۔ اسی وجہ سے انتہائی گہرا دوست جو انسان کے ذاتی معاملات سے واقف ہوا ہے بھی بٹانہ کہتے ہیں۔ خیانت ایک پوشیدہ عیب ہے۔ جب راز فاش ہو جائے تو انسان بدنام ہو جاتا ہے اس لیے اس سے محفوظ رہنے کی دعا کرنے کی ضرورت ہے۔ ⑤ نیک آدمی کو نیکی پر قائم رہنے کے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے مدد اور توفیق کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔

(المعجم ۵۴) - بَابُ تَرْكِ الْعَشَاءِ

باب: ۵۴- رات کا کھانا ترک کرنا

(التحفة ۵۴)

۳۳۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ الْمُخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّكِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَدْعُوا الْعَشَاءَ وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ تَمْرٍ. فَإِنَّ تَرْكَهُ يُهْرِمُ».

۳۳۵۵- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رات کا کھانا مت چھوڑو خواہ مٹھی بھر کھجوریں ہی سہی اس لیے کہ اس کا چھوڑ دینا (آدمی کو جلد) بوڑھا کر دیتا ہے۔“

(المعجم ۵۵) - بَابُ الضَّيَافَةِ

باب: ۵۵- مہمان نوازی

(التحفة ۵۵)

۳۳۵۶- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلَّسِ:

۳۳۵۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۳۵۵- [إسناده ضعيف جداً] إبراهيم بن عبد السلام ضعيف، وشيخه متروك (تقريب)، وله طريق آخر عند ابن النجار، اللآلي المصنوعة: ۲/ ۲۵۵، وإسناده مظلم جداً، وفيه أبو الهيثم القرشي، قال ابن عدي: كذاب، ميزان: ۴/ ۵۸۴، وله طريق آخر عند الترمذي، ح: ۱۸۵۶، وقال: "حديث منكرو، عنبة يضعف في الحديث (ح: ۱۲۴۲)، وعبد الملك بن علاق مجهول".

۳۳۵۶- [إسناده ضعيف جداً] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۴/ ۱۲۵، ح: ۳۱۹۷، من حديث كثير به، وضعفه البوصيري، وانظر، ح: ۱۸۶۲، لحال كثير، وأما جبارة فتابع، رواه عبد الله بن صالح عن كثير به.

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس گھر میں مہمان آتے ہیں اس میں بھلائی اس سے بھی زیادہ جلدی آتی ہے جتنی جلدی چھری اونٹ کے کوہان پر چلتی ہے۔“

حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُغْشَى، مِنَ الشَّفَرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ».

۳۳۵۷- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس گھر میں مہمان کھانا کھاتے ہیں اس میں بھلائی اس سے بھی جلدی آتی ہے جتنی جلدی چھری اونٹ کے کوہان پر چلتی ہے۔“

۳۳۵۷- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمَغْلَسِ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَهْشَلٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاجِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُؤْكَلُ فِيهِ، مِنَ الشَّفَرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ».

۳۳۵۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بھی سنت ہے کہ آدمی مہمان کے ساتھ (اسے رخصت کرتے وقت) گھر کے دروازے تک آئے۔“

۳۳۵۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهِ إِلَى بَابِ الدَّارِ».

باب: ۵۶- جب مہمان کوئی خلاف شرع کام دیکھے تو (کھانا کھائے بغیر) واپس ہو جائے

(المعجم ۵۶) - باب: إِذَا رَأَى الضَّيْفُ مُنْكَرًا رَجَعَ (التحفة ۵۶)

۳۳۵۹- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

۳۳۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا

۳۳۵۷ [إسناده ضعيف جدًا] وضعفه البوصيري من أجل جبارة، تقدم، ح: ۷۴۰، وعبد الرحمن بن نهشل غلط، صوابه: المحاربي عبد الرحمن عن نهشل وهو ابن سعيد، راجع التقريب وغيره * ونهشل متروك، كذب إسحاق بن راهويه (تقريب)، والضحاك لم يلق ابن عباس، راجع جامع التحصيل للعلاني، ص: ۱۹۹، فالسند مظلم ساقط.

۳۳۵۸- [إسناده موضوع] أخرجه القضاعي في مسند الشهاب: ۱۸۵/۲، ح: ۱۱۵۰ من حديث علي بن ميمون به، وتابعه إسماعيل بن أبان الوراق، وضعفه البوصيري من أجل علي بن عروة، تقدم، ح: ۲۸۲۳، وله شاهد عند ابن عدي: ۱۱۷۳/۳، وفيه سلم بن سالم، قال ابن حبان: "منكر الحديث... وكان ابن المبارك يكذبه".

۳۳۵۹- [صحیح] أخرجه النسائي: ۲۱۳/۸، الزينة، التصاوير، ح: ۵۳۵۳ من حديث وكيع به * فتادة تقدم، ۴۴

وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: صَنَعْتُ طَعَامًا. فَدَعَوْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. فَجَاءَ فَرَأَى فِي الْبَيْتِ تَصَاوِيرَ. فَرَجَعَ.

۳۳۶۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجَزْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا. فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: لَوْ دَعَوْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَكَلْنَا مَعًا. فَدَعَاؤُهُ فَجَاءَ. فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى عِضَادَتَيْ الْبَابِ. فَرَأَى قِرَامًا فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ. فَرَجَعَ. فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِيٍّ: الْحَقُّ. فَقُلْتُ لَهُ: مَا أَرَجَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَنْ أُدْخِلَ بَيْتًا مُزَوَّغًا».

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

نے فرمایا: میں نے کھانا تیار کیا اور رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو گھر میں تصویریں نظر آئیں چنانچہ آپ ﷺ واپس چلے گئے۔

۳۳۶۰- حضرت ابو عبد الرحمن سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دعوت کی۔ اس نے ان کے لیے کھانا تیار کیا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کاش ہم نبی ﷺ کی بھی دعوت کرتے اور آپ ہمارے ساتھ کھانا کھاتے۔ (اس تجویز کے مطابق) انھوں نے نبی ﷺ کی دعوت کی۔ آپ تشریف لائے اور اپنا ہاتھ دروازے کی چوکھٹ پر رکھا۔ آپ کو گھر میں ایک طرف ایک باریک پردہ نظر آیا تو آپ واپس لوٹ گئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیجیے: جلدی سے جائیے اور رسول اللہ ﷺ سے عرض کیجیے: اے اللہ کے رسول! آپ واپس کیوں تشریف لے گئے؟ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دریافت کرنے پر) نبی ﷺ نے فرمایا: ”مزمین گھر میں داخل ہونا میری شان کے لائق نہیں۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① کھانے کی دعوت دینا اور دعوت قبول کرنا اچھے اخلاق میں شامل ہے۔ ② پردے سے مراد وہ کپڑا ہے جو گھر میں زینت کے لیے لٹکایا جائے۔ دروازے یا کھڑکی پر اس لیے لٹکایا ہوا کپڑا کہ باہر سے کسی کی نظر اندر نہ پڑے، مطلوب ہے۔ ③ سادگی شرعاً مطلوب ہے۔ بے جا تکلفات سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ④ نامناسب چیز سامنے آنے پر فوراً تنبیہ کرنا مناسب ہے بشرطیکہ تاخیر میں کوئی حکمت نہ ہو۔ ⑤ اگر دعوت دینے والا کسی نا جائز کام کا ارتکاب کرے تو کھانا کھائے بغیر واپس چلے جانا جائز ہے البتہ اگر وہ اس غلطی

کا ازالہ کر دے تو واپس نہ جائیں۔

(المعجم ۵۷) - بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ السَّمَنِ
وَاللَّحْمِ (التحفة ۵۷)

باب: ۵۷- گوشت اور گھی ملا کر کھانا

۳۳۶۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کھانا کھا رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما تشریف لے آئے۔ انھوں نے مجلس کے احترام والے مقام پر انھیں جگہ دی۔ (حضرت عمر بیٹھ گئے اور کھانا شروع کرتے ہوئے) فرمایا: بسم اللہ، پھر ہاتھ بڑھا کر ایک لقمہ لیا، پھر دوسرا لقمہ لیا۔ پھر فرمایا: مجھے چکنائی کا مزا محسوس ہو رہا ہے۔ اور یہ چکنائی گوشت کی چکنائی نہیں (گوشت میں تھوڑی بہت چربی ہوا ہی کرتی ہے)۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: امیر المومنین! میں فریہ (جانور کے) گوشت کی تلاش میں اسے خریدنے بازار گیا۔ مجھے وہ مہنگا محسوس ہوا۔ میں نے ایک درہم کا دبلے (جانور کے گوشت) میں سے خرید لیا (جس میں چربی نہیں تھی)۔ اور اس پر ایک درہم کا گھی ڈال لیا۔ میں چاہتا تھا کہ میرے بچوں کو ایک ایک درہم مل جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جب بھی یہ دونوں چیزیں (گوشت اور گھی) جمع ہو جاتی تھیں آپ ان میں سے ایک تناول فرماتے تھے اور دوسری چیز صدقہ کر دیتے تھے۔

۳۳۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَرْحَبِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي يَعْفُورَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ، وَهُوَ عَلَى مَائِدَتِهِ. فَأَوْسَعَ لَهُ عَنْ صَدْرِ الْمَجْلِسِ. فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ. ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ فَلَقِمَ لَقْمَةً. ثُمَّ نَتَى بِأُخْرَى. ثُمَّ قَالَ: إِنِّي لَا أَجِدُ طَعَامَ دَسَمٍ. مَا هُوَ بِدَسَمِ اللَّحْمِ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنِّي خَرَجْتُ إِلَى الشُّوقِ أَطْلُبُ السَّمِينَ لِأَشْتَرِيَهُ. فَوَجَدْتُهُ غَالِيًا. فَأَشْتَرَيْتُ بِدَرَاهِمٍ مِنَ الْمَهْزُولِ. وَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِدَرَاهِمٍ سَمْنًا. فَأَرَدْتُ أَنْ يَتَرَدَّدَ عِيَالِي عَظْمًا عَظْمًا. فَقَالَ عُمَرُ: مَا اجْتَمَعَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَطُّ، إِلَّا أَكَلَ أَحَدُهُمَا وَتَصَدَّقَ بِالْآخَرِ.



حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا: امیر المومنین! (اب تو)

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: خُذْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فُلْنِ

۲۹۔ ابواب الأطعمة کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

يَجْتَمِعَا عِنْدِي إِلَّا فَعَلْتُ ذَلِكَ. قَالَ: مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ.
تناول فرمائیے۔ (آئندہ) میرے پاس جب بھی یہ دونوں جمع ہوں گے میں بھی اسی طرح کیا کروں گا۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں کھاؤں گا۔

(المعجم ۵۸) - بَابُ مَنْ طَبَخَ فَلْيُكْثِرْ مَاءَهُ
(التحفة ۵۸)

۳۳۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَرَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ
الْخَزَّازُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ: «إِذَا عَمِلْتَ مَرْقَةً، فَأَكْثِرْ مَاءَهَا،
وَاعْتَرِفْ لِجِيرَانِكَ مِنْهَا».

۳۳۶۲- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
ﷺ نے فرمایا: ”جب تو شوربہ تیار کرے تو اس میں پانی
زیادہ ڈال لیا کر۔ اور اس میں سے کچھ شوربہ اپنے
پڑوسیوں کو دے دیا کر۔“

🌞 نواد و مسائل: ① ہمایوں میں اچھے تعلقات قائم رکھنے کے لیے تحفے تحائف کا لین دین بہت اچھا طریقہ ہے۔ ② قیمتی تحائف کی بجائے ایسی چیز دینا بہتر ہے جو فوری استعمال میں آجائے۔ ③ جب کوئی خاص کھانا تیار کیا جائے تو کچھ نہ کچھ ہمایوں کے ہاں بھی بھیجا جائے۔ ④ عام سادہ کھانا بھی بھیجا جاسکتا ہے۔ ⑤ معمولی ہدیہ ملے تو قبول کر لینا چاہیے اور شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ ⑥ گوشت میں پانی زیادہ ڈال کر کچھ سالن ہمایوں کے ہاں بھیج دینا ایسا طریقہ ہے جس کے لیے خاص طور پر اضافی خرچ نہیں کرنا پڑتا۔ اس قسم کی اور چیزیں بھی ہو سکتی ہیں۔

(المعجم ۵۹) - بَابُ أَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصْلِ
وَالْكُرَاتِ (التحفة ۵۹)

۳۳۶۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَلِيٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ
أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي
۳۳۶۳- حضرت محمد بن ابوطالب عمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعے کے دن خطبہ دینے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثنا

۳۳۶۲۔ أخرجه مسلم، البر الوصية بالجوار والإحسان إليه، ح: ۱۴۲/۲۶۲۵ من حديث أبي عمران به.

۳۳۶۳۔ [صحیح] تقدم، ح: ۱۰۱۴.

کے بعد فرمایا: اے لوگو! تم دو پودے کھاتے ہو میں تو انہیں برا ہی سمجھتا ہوں یعنی یہ لیسن اور یہ پیاز۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دیکھا ہے کہ اگر کسی آدمی سے اس (لیسن یا پیاز) کی بو محسوس ہوتی تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بقیع (کے میدان) کی طرف نکال دیا جاتا تھا اس لیے جس نے ضرور انہیں کھانا ہو وہ انہیں پکا کر (ان کی بو) ختم کروے۔

الْجَعْدُ الطَّفَّانِي، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْبُعْمَرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَطِيبًا. فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ. لَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ: هَذَا الثُّومُ وَهَذَا الْبَصَلُ. وَلَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرَّجُلَ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يُوجَدُ رِيحُهُ مِنْهُ، فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ حَتَّى يُخْرَجَ بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ. فَمَنْ كَانَ أَكْلَهُمَا، لَا بَدَّ، فَلْيُمِثْهُمَا طَبْحًا.

🌞 فوائد و مسائل: ① جب مسجد میں جانا ہو تو کچا پیاز یا لیسن نہیں کھانا چاہیے۔ ② اگر کھانا پڑے تو نماز سے اتنی دیر پہلے کھایا جائے کہ نماز کے وقت تک اس کی بو ختم ہو جائے یا کوئی ایسی چیز کھالی جائے جس سے پیاز کی بو ختم ہو جائے۔ ③ اگر لیسن یا پیاز سالن میں ڈال کر پکایا جائے تو اس کی بو ختم ہو جاتی ہے۔ ایسا سالن کھا کر مسجد میں جانے میں کوئی حرج نہیں۔ ④ جب ایک مسئلہ پہلے بیان کیا جا چکا ہو اس کے بعد اس کے متعلق غلطی کرنے والے کو سختی سے تنبیہ کی جاسکتی ہے۔ ⑤ مسجد سے نکلنے کا مقصد یہ تھا کہ بو ختم ہونے پر مسجد میں آئے۔ ⑥ سگریٹ کی بو پیاز کی بو سے بہت زیادہ ناگوار ہوتی ہے نیز یہ حرام بھی ہے لہذا ہر مسلمان کو اس سے ہمیشہ پرہیز کرنا چاہیے خواہ نماز کا وقت ہو یا دوسرا کوئی وقت۔



۳۳۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۳۶۳- حضرت ام ایوب انصاریہ رضی اللہ عنہا (میزبان رسول ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا۔ اس میں کوئی (ناگوار بو والی) سبزی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے (وہ کھانا) نہ کھایا۔ اور فرمایا: ”میں اپنے ساتھی

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ أَيُّوبَ قَالَتْ: صَنَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا، فِيهِ مِنْ بَعْضِ الثُّبُولِ. فَلَمْ يَأْكُلْ، وَقَالَ: «إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ

۳۳۶۴- [صحیح] أخرجه الترمذي، الأطعمة، باب ما جاء في الرخصة في أكل الثوم مطبوخًا، ح: ۱۸۱۰ من حديث سفیان به، وقال: "حسن صحيح غريب"، وصححه ابن خزيمة، ح: ۱۶۷۱، وابن حبان، ح: ۲۰۹۰، وهو مخرج في تخریج مسند الحميدي، ح: ۳۴۰ بتحقيقی * ابن عیینة صرح بالسماع عنده، أبو یزید المکی حسن الحديث كما في المرجع المشار إليه آنفاً، وللحديث شواهد.

أَوْذَى صَاحِبِيَّ».

(جبریل علیہ السلام) کو تکلیف دینا پسند نہیں کرتا۔“

۳۳۶۵- حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَنَّ أَبَا شُرَيْحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَمْرَانَ الْحَجَرِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ نَفَرًا أَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ، فَوَجَدَ مِنْهُمْ رِيحَ الْكُرَاثِ. فَقَالَ: «أَلَمْ أَكُنْ نَهَيْتُكُمْ عَنْ أَكْلِ هَذِهِ الشَّجَرَةِ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنَادَى وَمِمَّا يَنَادَى مِنْهُ الْإِنْسَانُ».

۳۳۶۵- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند افراد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ کو ان سے گندے کی بو محسوس ہوئی۔ آپ نے فرمایا: ”کیا میں نے تمہیں یہ پودا کھانے سے منع نہیں کیا تھا؟ جس چیز سے انسان کو ایذا پہنچتی ہے اس سے فرشتے بھی ایذا محسوس کرتے ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① گندنا، پیاز سے ملتی جلتی چیز ہے جس میں پیاز کی طرح بو ہوتی ہے۔ ② فرشتے بدبو سے نفرت کرتے اور اذیت محسوس کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ان چیزوں سے اجتناب کرتے تھے تاکہ جبریل علیہ السلام کو ناگواری نہ ہو۔ ③ مسلمان کو فرشتوں کا احترام کرتے ہوئے ناگوار بو والی چیز کھانے سے، فحش الفاظ بولنے سے، عریانی اور فحش حرکات سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ④ لبس، پیاز اور گندنا حرام نہیں، تاہم انہیں استعمال کرنا بڑے توپکالیانہ چاہیے یا بعد میں کوئی ایسی چیز کھالیں چاہیے جس سے منہ کی بو ختم ہو جائے۔

۳۳۶۶- حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ نَعِيمٍ، عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ نَهْيَلٍ، عَنْ دُحَيْنِ الْحَجَرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ غَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: «لَا تَأْكُلُوا الْبَصَلَ» ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيَّةً: «النِّيءَ».

۳۳۶۶- حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ”پیاز نہ کھایا کرو۔“ پھر آہستہ سے یہ لفظ فرمایا: ”کچا نہ کھاؤ۔“

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے، تاہم گزشتہ صحیح احادیث سے واضح ہے کہ مسجد میں جاتے وقت کچا پیاز

۳۳۶۵- [صحیح] وله شواهد في صحيح مسلم، ح: ۷۴/۵۶۴، ومسند الإمام أحمد: ۳/۳۸۷ وغيرهما.

۳۳۶۶- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل ابن لهيعة، تقدم، ح: ۳۳۰، وشيخه، وشيخه شيخه مجهولان كما في التقریب وغيره.

کھانا جائز ہے پکا ہوا کھانا جائز ہے۔ غالباً اسی وجہ سے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے [ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيفَةً النَّيَّءَ] ”پھر آہستہ سے یہ لفظ فرمایا: پکا نہ کھاؤ۔“ کے علاوہ باقی روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحة، رقم: ۲۳۸۹)

(المعجم ۶۰) - بَابُ أَكْلِ الْجَبْنِ وَالسَّمْنِ

(التحفة ۶۰)

باب: ۶۰- پنیر اور گھی کھانا

۳۳۶۷- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی، پنیر اور پوشتین کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے فرمایا: ”حلال وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے اور حرام وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کیا ہے۔ اور جس کے بارے میں خاموشی اختیار فرمائی ہے وہ ان چیزوں میں شامل ہے جن کے بارے میں اللہ نے معافی دے دی ہے۔“

۳۳۶۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السُّدِّيُّ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ سَلِمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ السَّمْنِ وَالْجَبْنِ وَالْفِرَاءِ؟ قَالَ: «الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ. وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ. وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ».

فوائد و مسائل: ① فِرَاء کے دو معنی ہیں: (ن) فِرَاء کی جمع، یعنی پوشتین یا کھال سے بنا ہوا لباس۔ (ب) افرأ جمع، یعنی حاروشی (گورخر) یہاں دونوں مطلب صحیح ہو سکتے ہیں۔ (گورخر کی وضاحت کے لیے دیکھیے حدیث: ۳۰۹۰ کا فائدہ نمبر ۱) ② اللہ کی کتاب سے مراد اللہ کا قانون ہے جس میں قرآن اور حدیث دونوں شامل ہیں۔ ③ جن چیزوں کے بارے میں حرمت کی صراحت نہ ہو بلکہ حرمت کا اشارہ ملتا ہو وہ بھی حرام ہیں مثلاً: وہ جانور جنھیں مار ڈالنے کا حکم ہے۔ (دیکھیے حدیث: ۳۰۸۷) یا جنھیں قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ (دیکھیے حدیث: ۳۲۲۳) ④ جن چیزوں میں حرمت کا کوئی سبب نہ پایا جائے وہ حلال ہیں خواہ ان کا ذکر قرآن و حدیث میں آیا ہو یا نہ آیا ہو۔

(المعجم ۶۱) - بَابُ أَكْلِ الثَّمَارِ

(التحفة ۶۱)

باب: ۶۱- پھل کھانا

۳۳۶۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ شَيْبَةَ سے روایت

۳۳۶۷- [حسن] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ماجاء في لبس الفراء، ح: ۱۷۲۶ عن إسماعيل بن موسى به، وقال: "غريب"، وذكر كلامًا * سيف بن هارون ضعيف (تقریب)، وللحديث شاهد عند الحاكم: ۳۷۵/۲، وصححه، ووافقه الذهبي، وحسنه الهيثمي، مجمع: ۱/۱۷۱، وانظر: ۵۵/۷، وقال البزار: "إسناده صالح".

۳۳۶۸- [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۵۳۶/۲، ح: ۱۹۲۰ من حديث عثمان بن سعيد الحمصي



۲۹ أبواب الأَطْعَمَةِ کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کی خدمت میں طائف کے اگور بدیہ کے طور پر پیش کیے گئے۔ آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا: ”یہ خوش لے لو اور اپنی والدہ کے پاس لے جاؤ۔“ میں نے والدہ کے پاس پہنچانے سے پہلے خود ہی کھالیا۔ پھر کچری راتوں کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اس خوشے کا کیا بنا؟ کیا تم نے وہ اپنی والدہ کو پہنچا دیا تھا؟“ میں نے کہا: نہیں۔ رسول ﷺ نے میرا نام دھوکے باز رکھ دیا (مجھے دھوکے باز فرمایا۔)

سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارٍ الْجَمْعِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَزِزٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ نَيْسَبَرٍ قَالَ: أَهْدَيْ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَنَبٌ مِنَ الطَّائِفِ. فَدَعَانِي فَقَالَ: «خُذْ هَذَا الْعُنُقُودَ فَأَبْلِغْهُ أُمَّكَ» فَأَكَلْتُهُ قَبْلَ أَنْ أُبْلِغَهُ إِثَّاهَا. فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ لَيْلٍ قَالَ لِي: «مَا فَعَلَ الْعُنُقُودُ؟ هَلْ أَبْلَعْتَهُ أُمَّكَ؟» قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَسَمَانِي عُذْرًا.

۳۳۶۹- حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے ہاتھ میں سفرجل (بہی کا پھل) تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اے طلحہ! یہ لے لو اس سے دل کو راحت (اور قوت) حاصل ہوتی ہے۔“

۳۳۶۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلَحِيُّ: حَدَّثَنَا ثَقِيبُ بْنُ حَاجِبٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الرَّثْبِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، [وَأَبْدَاهُ سَفَرَجَلَةً]. فَقَالَ: «دُونَكُهَا، يَا طَلْحَةُ! فَإِنَّهَا تُجِمُّ الْفَوَاقِدَ».

باب: ۶۲- لیٹ کر کھانے کی ممانعت کا بیان

(المعجم ۶۲) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مُنْبَطِحًا (التحفة ۶۲)

۳۳۷۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع

۳۳۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بَرْقَانَ

۴۴. وقال البوصيري: "هذا [إسناد صحيح، ورجاله ثقات] * عبد الرحمن بن عرق لم يوثقه غير ابن حبان، وروى ابن السني في "كتاب المازنة" من حديث عبدالله بن بسر المازني نحوه بالاختلاف، راجع تحفة الأشراف ۲۶/۹. ۳۳۶۹- [إسناده ضعيف] * ثقيف، وأبو سعيد، وعبد الملك مجهولون كما في التقریب، وله شواهد عند ابن الجوزي في العلل المتناهية: ۱/۱۶۵، ۱۶۶، وأسانيد ضعيفة.

۳۳۷۰- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأَطْعَمَةُ، باب الجلوس على مائدة عليها بعض ما يكره، ح: ۳۷۷۴ من حديث كثير بن هشام به، وقال: "هذا الحديث لم يسمعه جعفر عن الزهري، وهو منكر"، وفيه علة أخرى، تقدم ح: ۷۰۷.

۲۹۔ ابواب الأطعمة کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

عَنِ الرَّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلَى وَجْهِهِ.

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم صحیح احادیث میں منہ کے بل لیٹنا ویسے بھی منع ہے۔ دیکھیے:

(جامع الترمذی، الأدب، باب ما جاء في كراهية الاضطجاع على البطن، حدیث: ۲۷۶۸) و سنن أبي داود، الأدب، حدیث: ۵۰۴۰) تو اس طرح لیٹ کر کھانا کب جائز ہوگا؟ علاوہ ازیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے مذکورہ روایت کو دیگر شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحادیث الصحيحة للألبانی، رقم: ۲۳۹۳، والإرواء، رقم: ۱۹۸۲)

مشروب کی تعریف اور اس سے متعلق چند ضروری آداب واحکام

✽ مشروب کی تعریف: ہر مانع چیز جو پی جائے مشروب کہلاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے کھانے اور پینے کی بے شمار چیزیں پیدا کی ہیں پھر اپنی کمال رحمت سے انسانوں کے لیے مضر صحت یا مضر عقل چیزوں سے منع کر دیا ہے۔ ان ممنوعہ حرام چیزوں کے علاوہ تمام قسم کے کھانے اور مشروبات حلال ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا مِنْ رِزْقِ اللَّهِ﴾ (البقرة: ۲۰) ”اللہ تعالیٰ کے رزق سے کھاؤ پیو۔“

✽ مشروبات کے چند آداب واحکام: ① کسی بھی مشروب کے استعمال سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا وہ حرام تو نہیں کیونکہ ایسا مشروب جو نشہ آور ہو عقل و دانش کے لیے مضر ہو یا انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہو اسے استعمال کرنا حرام ہے چنانچہ ارشاد نبوی ہے: ﴿كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ﴾ (صحیح مسلم، الأشربة) باب بیان أن كل مسكر خمر و أن كل خمر حرام، حدیث: (۲۰۰۳) ”ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔“ آپ نے شراب بنانے والے بنوانے والے پینے پلانے والے اور اس کا کاروبار اور اس میں تعاون کرنے والے پر لعنت فرمائی

ہے۔ (جامع الترمذی، البیوع، باب النهی أن يتخذ الخمر خلا، حدیث: ۱۲۹۵)

مشروب کی تعریف اور اس سے متعلق چند ضروری آداب و احکام

- ② مشروب پینے سے پہلے بسم اللہ اور پینے کے بعد الحمد للہ پڑھنی چاہیے۔
- ③ جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا، ان کا دودھ پینا بھی حرام ہے۔
- ④ تمباکو، سگریٹ، فیون، چرس، ہیروئن وغیرہ بھی اپنی ضرر رسانیوں کی وجہ سے سخت حرام ہیں۔
- ⑤ ایسا جوس یا نیبڈ جس میں نشے کے اثرات پیدا ہو چکے ہوں، پینا حرام ہے۔
- ⑥ مشروب کھڑے ہو کر پینا مکروہ ہے، البتہ بوقت ضرورت کھڑے ہو کر پینا جائز ہے، مثلاً: بیٹھنے کی مناسب جگہ نہ ہو یا بارش وغیرہ کی وجہ سے، لیکن بیٹھ کر مشروب پینا افضل ہے۔
- ⑦ مشروب کو تین سانسوں میں پینا سنت ہے۔ سانس لینے کے لیے برتن کو منہ سے ہٹالینا چاہیے۔
- ⑧ اگر مشروب میں کوئی تنکا وغیرہ نظر آئے تو پھونک مارنا منع ہے، البتہ مشروب بہا کر اسے نکالا جاسکتا ہے۔
- ⑨ اگر پینے والے کچھ افراد ہوں تو دائیں جانب سے شروع کرنا چاہیے۔
- ⑩ مشروب پلانے والا خود سب سے آخر میں پیئے۔
- ⑪ ہمیشہ دائیں ہاتھ سے مشروب پینا چاہیے کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان پیتا ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۰) أَبْوَابُ الْأَشْرِبَةِ (التحفة ۲۲)

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

باب: ۱- شراب ہر برائی کی کنجی ہے

(المعجم ۱) - بَاب: الْخَمْرُ مِفْتَاحُ كُلِّ

شَرٍّ (التحفة ۱)

۳۳۷۱- حضرت ابودرواء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

انھوں نے کہا: مجھے میرے غلیل رضی اللہ عنہ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ”شراب نہ پینا کیونکہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔“

۳۳۷۱- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ

الْمُرَوِّزِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ: ح:

وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، جَمِيعًا عَنْ رَاشِدٍ،

أَبِي مُحَمَّدٍ [الْحِمْيَانِيُّ]، عَنْ شَهْرِ بْنِ

حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ

قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي رضی اللہ عنہ: «لَا تَشْرَبِ

الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ».

🕌 فوائد و مسائل: ① خمر (شراب) سے مراد ہر نشہ آور چیز ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۴۵۰)

② شراب کی حرمت قرآن مجید سے ثابت ہے۔ قرآن مجید میں اسے حرام اور شیطانی کام فرمایا گیا ہے۔

(المائدہ: ۹۰) ③ عقل اللہ کی ایسی عظیم نعمت ہے جس سے انسان دنیا اور آخرت کی ہر بھلائی کے حصول کے

لیے کوشش کر سکتا ہے۔ جان بوجھ کر اس نعمت سے محروم ہونے کی کوشش کرنا بہت بڑی ناشکری ہے۔ ④ انسان

عقل کے ذریعے سے ہر گناہ اور نقصان دہ چیز اور عمل سے بچتا ہے۔ نشہ استعمال کرنے کے بعد اسے اپنے بھلے

برے کی تیز نہیں رہتی۔ اس صورت میں وہ ہر گناہ کا ارتکاب کر سکتا ہے۔

۳۳۷۱- [إسناده حسن] أخرجه البخاري، في الأدب المفرد، ح: ۱۸ من حديث راشد بن نجيع به، وسيأتي،

ح: ۴۰۳۴، وحسنه البوصيري، وللحديث شواهد كثيرة.

۳۳۷۲- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ
الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا
مُبِيرُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ نُسَيْبٍ
يَقُولُ: سَمِعْتُ حَبَابَ بْنَ الْأَرْتِ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِيَّاكَ وَالْحَمَرُ.
فَإِنَّ خَطِيئَتَهَا تَفْرَعُ الْخَطَايَا، كَمَا أَنَّ
شَجَرَتَهَا تَفْرَعُ الشَّجَرَ».

۳۳۷۲- حضرت حباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شراب سے پرہیز کرو۔ اس کا گناہ (دوسرے تمام) گناہوں سے اسی طرح بڑھ کر ہے جس طرح اس کا پودا درختوں سے بلند ہے۔“ (انگور کی نیل جس درخت پر چڑھتی ہے اس سے بلند نظر آتی ہے۔)

(المعجم ۲) - بَابُ مَنْ شَرِبَ الْحَمَرَ فِي
الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ (التحفة ۲)

باب: ۲۔ جو شخص دنیا میں شراب پیے
وہ آخرت میں (جنت کی شراب) نہیں
پی سکے گا

۳۳۷۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ
نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
«مَنْ شَرِبَ الْحَمَرَ فِي الدُّنْيَا، لَمْ يَشْرَبْهَا فِي
الْآخِرَةِ، إِلَّا أَنْ يَتُوبَ».

۳۳۷۳- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دنیا میں شراب پیے گا وہ آخرت میں نہیں پی سکے گا سوائے اس صورت کے کہ وہ (شراب نوشی سے) توبہ کر لے۔“

۳۳۷۴- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ
وَأْقِدُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ
قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ: «مَنْ شَرِبَ الْحَمَرَ فِي الدُّنْيَا، لَمْ
يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ».

۳۳۷۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دنیا میں شراب پیے گا وہ آخرت میں نہیں پی سکے گا۔“

۳۳۷۲- [إسناده ضعيف] * منير ضعيف كما في التقريب وغيره .

۳۳۷۳- أخرجه مسلم، الأشرية، باب عقوبة من شرب الخمر إذا لم يتب منها بمنعه إياها في الآخرة، ح: ۷۸/۲۰۰۳ من حديث عبد الله بن نمير به .

۳۳۷۴- [صحيح] أخرجه الطبراني في مسند الشاميين: ۲/۲۱۹، ح: ۱۲۲ من حديث هشام به، وصححه

۳۰۔ ابواب الاشریۃ

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

۳۳۷۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے شراب پی اور اسے نشہ ہو گیا“ اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوگی۔ اور اگر وہ (توبہ کیے بغیر) مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔ اگر اس نے توبہ کی تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر اس نے دوبارہ شراب پی لی اور اسے نشہ ہو گیا تو اس کی نماز (مزید) چالیس دن تک قبول نہیں ہوگی۔ اگر (اس اثنا میں) وہ (توبہ کیے بغیر) مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔ اور اگر توبہ کر لی تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر اس نے پھر (تیسری بار) شراب پی اور اسے نشہ ہو گیا تو اس کی نماز (مزید) چالیس دن تک قبول نہیں ہوگی۔ اگر وہ مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔ اور اگر توبہ کر لی تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر اس نے پھر (چوتھی بار) شراب پی تو اللہ تعالیٰ نے (ایسے شخص کے بارے میں) پختہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اسے قیامت کے دن گندی کچڑ پلائے گا۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! گندی کچڑ سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جہنمیوں کی پیپ اور گندی۔“

۳۳۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ رِبْعَةَ بْنِ يَزِيدٍ، عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ وَسَكِرَ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا. وَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ. فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ. وَإِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا. فَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ. فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ. وَإِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا. فَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ. فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ. وَإِنْ عَادَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَسْفِيَهُ مِنْ رَدْعَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا رَدْعَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: «عَصَاةُ أَهْلِ النَّارِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① گناہ کی سزا یہ بھی ہو سکتی ہے کہ عبادت قبول نہ ہو لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ شرابی نماز ترک کر دے کیونکہ ترک نماز ایک اور گناہ ہوگا جو شراب نوشی سے بھی بدتر ہے۔ ② توبہ سے کبیرہ گناہ بھی معاف ہو جاتا ہے۔ ③ بار بار توبہ توڑنے سے مجرم کے دل میں توبہ کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ توبہ کرتے وقت دل میں ندامت پیدا نہیں ہوتی، چنانچہ وہ توبہ قبول نہیں ہوتی۔ ④ کبیرہ گناہوں کے مرتکب جہنم میں جائیں گے اور سخت سزا کے مستحق ہوں گے۔

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

۳۰۔ أبواب الأثربة

باب ۵: کس چیز سے بنی ہوئی (نشا آور) چیز شراب ہوتی ہے؟

(المعجم ۵) - بَابُ مَا يَكُونُ مِنْهُ الْخَمْرُ
(التحفة ۵)

۳۳۷۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شراب ان دو نباتات سے بنتی ہے: کھجور اور انگور۔“

۳۳۷۸- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ السَّحْبِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْخَمْرُ مِنَ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ».

🌟 فوائد و مسائل: ① حدیث کا مطلب یہ ہے کہ شراب زیادہ تر ان دو چیزوں سے بنتی ہے۔ ② بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شراب صرف انگور سے بنے ہوئے نشا آور مشروب کو کہا جاتا ہے۔ یہ رائے درست نہیں۔ ③ کسی چیز کا رس یا کسی چیز کو پانی میں ڈال کر بنایا ہوا مشروب اگر نشا آور ہو تو حرام ہے اگر نشا آور نہ ہو تو حلال ہے۔

۳۳۷۹- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گندم کی شراب ہوتی ہے جو کی شراب ہوتی ہے مٹھی سے (بنی ہوئی نشا آور چیز) شراب ہوتی ہے خشک کھجور سے (بنی ہوئی نشا آور چیز) شراب ہوتی ہے اور شہد سے (بنی ہوئی نشا آور چیز) شراب ہوتی ہے۔“

۳۳۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ كَثِيرٍ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ السَّرِّيَّ بْنَ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَهُ أَنَّ الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الثُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنَ الْخِنْطَةِ خَمْرًا، وَمِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا، وَمِنَ الزَّرْبِيبِ خَمْرًا، وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا، وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا».

🌟 فوائد و مسائل: ① شراب کسی بھی چیز سے بنائی جائے وہ حرام ہے۔ ② شراب کے حرام ہونے کی وجہ اس کا نشا آور ہونا ہے اس لیے اگر کھانے کی کسی چیز سے یا سوجھنے سے نشا آتا ہو تو ان سب چیزوں کا یہ استعمال بھی حرام اور قابل سزا ہوگا۔ ③ آپریشن وغیرہ کے لیے بے ہوش کرنے کے لیے کلوروفارم نگھانا نشا کرانے کے حکم میں نہیں کیونکہ بے ہوشی اور مدہوشی (مست ہونے) میں فرق ہے تاہم یہ

۳۳۷۸- أخرجه مسلم، الأثربة، باب بيان أن جميع ما ينبذ، مما يتخذ من النخل والعنب، يسمي خمرًا، ح: ۱۵/۱۹۸۵ من حديث عكرمة به.

۳۳۷۹- [حسن] أخرجه أبو داود، الأثربة، باب الخمر مما هي؟، ح: ۳۶۷۶، ۳۶۷۷ من حديث الشعبي به، وقال ۴۴

بھی صرف علاج کی غرض سے ضرورت کے موقع پر جائز ہے۔ بلا ضرورت ہوش و حواس ختم کرنے جائز نہیں۔

(المعجم ۶) - باب: لُعْنَتِ الْخَمْرِ عَلَى

عَشْرَةِ أَوْجُهٍ (النحفة ۶)

۳۳۸۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ،

وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ،

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْغَفِقِيِّ

وَأَبِي طُعْمَةَ مَوْلَاهُمَا أَنَّهُمَا سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ

يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لُعْنَتِ الْخَمْرُ

عَلَى عَشْرَةِ أَوْجُهٍ: بِعَيْنِهَا، وَعَاصِرِهَا،

وَمُعْتَصِرِهَا، وَبَائِعِهَا، وَمُبْتَاعِهَا،

وَحَامِلِهَا، وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ، وَآكِلِ ثَمَنِهَا،

وَشَارِبِهَا، وَسَاقِيهَا».

۳۳۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ

يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمَمَرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ

عَنْ شَيْبٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَوْ حَدَّثَنِي

أَنَسٌ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ

عَشْرَةَ: عَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا،

وَالْمَعْصُورَةَ لَهُ، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُولَةَ لَهُ،

وَبَائِعَهَا، وَالْمُبْتَاعَةَ لَهُ، وَسَاقِيَهَا،

وَالْمُسْتَقَاةَ لَهُ. حَتَّى عَدَّ عَشْرَةً مِنْ هَذَا

الضَّرْبِ.

۳۳۸۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شراب میں دس طرح پر

لعنت کی گئی ہے: خود اس (شراب) کی ذات پر اس کو

نچوڑنے والے (س نچوڑ کر شراب بنانے والے) پر اس کو

نچروانے والے (شراب بنوانے والے) پر اس کے

بیچنے والے پر اس کے خریدنے والے پر اس کے

اٹھانے والے پر جس کے پاس لے جایا جائے اس پر

اس کی قیمت کھانے والے پر اسے پینے والے پر اور

اس کے پلانے والے پر۔“

۳۳۸۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے شراب سے

متعلق دس افراد پر لعنت فرمائی ہے: اسے نچوڑنے

والے پر نچروانے والا جس کے لیے نچوڑی گئی اسے

اٹھا کر لے جانے والے پر جس کے لیے اٹھا کر لے

جائی گئی اسے بیچنے والے پر جس کے لیے بیچی گئی

اسے پلانے والے پر اور جسے پلائی گئی حتیٰ کہ انھوں

نے اس طرح کے دس افراد شمار کیے۔

۳۰۔ أبواب الأشربة

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

🌟 **فوائد و مسائل:** ① شراب نوشی اللہ کی نافرمانی اور کبیرہ گناہ ہے نیز شراب بہت سی خرابیوں کا باعث ہے۔
 ② شراب سے کسی بھی انداز سے تعلق قائم ہونا اللہ کی رحمت سے دوری اور اللہ کی لعنت کا باعث ہے۔
 ③ خچر دانے والے سے مراد وہ شخص ہے جو کسی ملازم کو حکم دیتا ہے کہ شراب بنانے کے لیے انگوروں کو نچوڑ کر رس نکالو۔ اور نچوڑنے والا وہ ملازم ہے جو اس حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ اور ”جس کے لیے نچوڑی گئی“ سے مراد وہ گاہک ہے جس نے شراب بنانے والے سے معاہدہ کیا ہے کہ وہ تیار شدہ شراب خرید لے گا۔ یا اس سے مراد وہ شخص ہے جسے پیش کرنے کے لیے شراب تیار کی گئی، مثلاً: کوئی خاص مہمان، دوست یا عزیز وغیرہ۔ ④ ”جس کے لیے اٹھائی گئی ہے“ سے مراد (ا) وہ شخص بھی ہو سکتا ہے جس نے کسی مزدور یا نوکر وغیرہ سے کہا کہ اسے فلاں جگہ لے چلو۔ (ب) اور وہ شخص بھی مراد ہو سکتا ہے جسے شراب پیش کی جانی مقصود ہے، خواہ وہ اسے پینا چاہتا ہو یا خریدنا چاہتا ہو یا اسے تحفہ کے طور پر دی جا رہی ہو۔ پہلی حدیث میں: ”جس کے پاس اٹھا کر لے جانی گئی۔“ کے بھی یہ سب مفہوم ہو سکتے ہیں جو دوسری شق (ب) میں شامل ہیں۔ ⑤ قیمت کھانے والے سے مراد وہ شخص ہے جس کو اس کی تجارت سے مالی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ ⑥ گناہ کے کام میں کسی بھی قسم کا تعاون گناہ میں شریک ہونے کے برابر ہے، خواہ وہ تعاون بظاہر معمولی ہو۔ ⑦ جب یہ بات معلوم ہو یا یہ خیال ہو کہ فلاں کام سے فلاں گناہ تکمیل کو پہنچنا تو اس کام کو بلا معاوضہ یا معاوضہ لے کر انجام دینے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

(المعجم ۷) - **بَابُ التَّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ** باب: ۷۔ شراب کی تجارت کا بیان

(التحفة ۷)

۳۳۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
 وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ:
 حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ،
 عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ
 سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا، حَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 فَحَرَّمَ التَّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

۳۳۸۲ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: انھوں نے فرمایا: جب سود کے بارے میں سورہ بقرہ کے اخیر والی آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ (گھر سے) باہر تشریف لے گئے اور شراب کی تجارت کے حرام ہونے کا اعلان فرمادیا۔

🌟 **فوائد و مسائل:** ① سود کی تمام صورتیں حرام ہیں۔ تجارت کی بعض صورتیں بھی اس لیے حرام کر دی گئی ہیں کہ ان کا نتیجہ سود کی صورت میں نکل سکتا ہے۔ (مثلاً بیع عید) اسی طرح جب شراب حرام کی گئی تو اس کی تجارت

❖ عاصم بہ، وقال: "غريب"، وانظر، ح: ۲۷۷۵ لحال شبيب، وللحديث شواهد كثيرة، منها الحديث السابق.

۳۳۸۲ - أخرجه البخاري، الصلاة، باب تحريم تجارة الخمر في المسجد، ح: ۵۹۹ من حديث الأعمش به، ومسلم، المساقاة، باب تحريم بيع الخمر، ح: ۱۵۸۰ عن ابن أبي شيبة به.

بھی حرام ہوگئی کیونکہ اس سے شراب نوشی کے راستے کھلتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اسی مناسبت سے سود کے لین دین کی حرمت کے ساتھ شراب کی تجارت حرام ہونے کا بھی اعلان فرمایا۔ (تفسیر ابن کثیر: سورہ بقرہ آیت: ۲۷۵)

⑤ ایک مسئلہ بیان کرنے کی ضرورت ہو تو اس کے ساتھ اس سے ملتے جلتے مسائل بھی بیان کیے جاسکتے ہیں تاکہ سامعین کو دوبارہ یاد دہانی ہو جائے۔ ⑥ حرام چیز کی خرید و فروخت بھی حرام ہے۔

۳۳۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۳۸۳- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ حضرت سرہ رضی اللہ عنہ نے شراب فروخت کی ہے تو انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سرہ کو تباہ کرے۔ کیا اسے معلوم نہیں تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت نازل فرمائے! ان پر چربی حرام کی گئی تو انھوں نے اسے پگھلا کر بیچ دیا۔“

۳۳۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۳۸۳- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ حضرت سرہ رضی اللہ عنہ نے شراب فروخت کی ہے تو انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سرہ کو تباہ کرے۔ کیا اسے معلوم نہیں تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت نازل فرمائے! ان پر چربی حرام کی گئی تو انھوں نے اسے پگھلا کر بیچ دیا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① صحاح ستہ میں سرہ نامی دو صحابہ کی احادیث موجود ہیں۔ اس حدیث میں مذکور صحابی سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ ہیں، سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نہیں۔ (فتح الباری: ۵۲۳/۴ بحوالہ بیہقی) ② حضرت سرہ رضی اللہ عنہ نے شراب کیوں فروخت کی؟ اس کی مختلف توجیہات ذکر کی گئی ہیں مثلاً: ممکن ہے انھوں نے اسے سر کے کی صورت میں تبدیل کر کے فروخت کیا ہو اور ان کا یہ خیال ہو کہ شراب سے سر کہ بنانا جائز ہے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت سرہ رضی اللہ عنہ کو یہ معلوم ہو کہ شراب حرام ہے لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ اسے بیچنا بھی حرام ہے۔ ③ یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ انھوں نے شراب حاصل ہی کیوں کی؟ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کے جواب میں علماء کے اقوال ذکر کیے ہیں کہ ممکن ہے انھیں جزیہ میں ملی ہو یا غنیمت میں ملی ہو۔ (فتح الباری حوالہ مذکورہ بالا) ④ عربی زبان میں گوشت سے حاصل ہونے والی چربی کو شحم کہتے ہیں اور پگھلی ہوئی چربی کو وُذْک کہتے ہیں۔ لیکن نام بدلنے سے شرعی حکم تبدیل نہیں ہوتا۔ ⑤ یہودیوں نے یہ جلد کیا تھا کہ ہم پر شحم حرام ہے اور ہم وُذْک بیچ رہے ہیں جو دوسری چیز ہے۔ ⑥ جس چیز کا کوئی جائز استعمال نہ ہو اسے بیچنا خریدنا حرام ہے۔ ⑦ حلیے سے حرام چیز حلال نہیں ہو جاتی بلکہ جرم زیادہ شدید ہو جاتا ہے۔

(المعجم ۸) - بَابُ: اَلْخَمْرُ يُسْمَوْنَهَا بِغَيْرِ

باب: ۸- لوگ شراب کا کوئی

اور نام رکھ لیں گے

اَسْمِهَا (التحفة ۸)

۳۰۔ أبواب الأشرية

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ، تَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: «كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس مشروب سے نشہ آئے وہ حرام ہے۔"

۳۳۸۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا

۳۳۸۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

صَدَقَهُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الدَّمَارِيُّ، سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ».

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔"

فوائد و مسائل: ① نشہ آور چیز خواہ پی جاتی ہو یا کھائی جاتی ہو سوکھی جاتی ہو یا انگشٹن کے ذریعے سے جسم میں داخل کی جاتی ہو حرام ہے۔ ② نشیات کا استعمال کم ہو یا زیادہ ہر صورت میں حرام ہے۔ ③ اگر کوئی مشروب زیادہ مقدار میں پینے سے نشہ ہوتا ہے تو اس کا کم مقدار میں استعمال بھی حرام ہے، خواہ اس سے نشہ نہ آئے۔ ④ تمباکو کا اثر بھی اٹنے کا سا ہے اور اس کے بہت سے نقصانات ہیں لہذا حقہ، سگریٹ، سگڑ، کھانے والا تمباکو اور اس طرح کی تمام اقسام اور صورتیں شرعاً ممنوع ہیں۔ ⑤ ان اشیاء کی خرید و فروخت اور پیداوار سب کا یہی حکم ہے یعنی ممنوع ہے۔

۳۳۸۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى:

۳۳۸۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ».

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔"

قَالَ ابْنُ مَاجَهَ: هَذَا حَدِيثُ الْبُصَيْرِيِّ. امام ابن ماجہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: یہ اہل مصر کی

حدیث ہے۔

❖ بہ، ومسلم، الأشرية، باب بيان أن كل مسكر خمر، وأن كل خمر حرام، ح: ۶۹/۲۰۱ عن أبي شيبه به.

۳۳۸۷۔ [إسناده حسن] أخرجه الطبراني في الكبير: ۳۱۲/۱۲، ح: ۱۳۲۱۳، ۱۳۲۱۲ من طريقين عن يحيى بن الحارث به، وهو حديث متواتر، راجع "قطف الأزهار المتأثرة في الأخبار المتواترة" للسيوطي، ص: ۲۲۹، ح: ۸۵ و"نظم المتأثر من الحديث المتواتر" للكتاني، ص: ۱۶۳، ح: ۱۶۵ وغيرهما.

۳۳۸۸۔ [صحيح] وسياقي، ح: ۳۴۰۶ مطولاً، وقال البوصيري: "هذا إسناده حسن، أيوب بن هانيق مختلف ❖



مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

۳۰۔ أبواب الأثربة

فائدہ: امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ یہ حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کرنے والے مصر کے محدثین ہیں، دوسرے شہر کے محدثین نے یہ روایت بیان نہیں کی۔

۳۳۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ - حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
الرَّقِي: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَبَّانٍ عَنْ سُلَيْمَانَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز ہر مومن پر
ابن عبد اللہ بن الزبیر قان، عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ حرام ہے۔“ (امام ابن ماجہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:) یہ
ابن أَوْسٍ، سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَقَهُ وَالْوَلَدُ كِي حَدِيثِ هِ۔
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ عَلَى
كُلِّ مُؤْمِنٍ». وَهَذَا حَدِيثُ الرَّقِيِّينَ.

فائدہ: رذ ایک شہر کا نام ہے جو بغداد کے قریب واقع ہے۔

۳۳۹۰۔ حَدَّثَنَا سَهْلٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَقْمَةَ،
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ. وَكُلُّ
خَمْرٍ حَرَامٌ».

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ بعض علماء کا یہ قول درست نہیں کہ انگور سے بنی ہوئی شراب تو کم ہو یا زیادہ حرام ہے اور اس کے پینے والے کو سزا دی جائے گی لیکن دوسری چیزوں سے بنا ہوا نشہ آور مشروب مطلقاً حرام نہیں بلکہ تھوڑی مقدار جس کے پینے سے نشہ ہو حلال ہے۔ یہ حدیث ایسے اقوال کو صراحتاً غلط ثابت کرتی ہے۔ اس کی تائید حدیث ۳۳۹۲ سے بھی ہوتی ہے۔

۴۴۔ فیہ، وقال الحافظ في التفریب: "صدق فيه لين"، وانظر الحديث السابق وغيره. ولا تضربه عنمة ابن جريج لكثرة الشواهد الصحيحة.

۳۳۸۹۔ [حسن] أخرجه أبو يعلى: ۱۳/۳۴۲، ح: ۷۳۵۵ من حديث علي بن ميمون به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۳۸۷، والبوصيري، بقوله: "هذا إسناده صحيح، ورجاله ثقات" سليمان بن عبد الله روى عنه الجماعة، ووثقه ابن حبان، والبوصيري، وضعفه صاحب التفریب، وقال الذهبي في المجرى في أسماء الرجال: (۸۸۷): "مقل" قلت: وضعفه راجع، وأصل الحديث شواهد كثيرة جداً.

۳۳۹۰۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأثربة، باب ماجاء كل مسكر حرام، ح: ۱۸۶۴ من حديث محمد بن عمرو به، وقال: "حسن صحيح".



۳۳۹۱- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“

باب: ۱۰- جس چیز کی زیادہ مقدار سے نشہ

آئے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے

۳۳۹۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“

اور جس چیز کی زیادہ مقدار سے نشہ آئے اس کی تھوڑی

مقدار بھی حرام ہے۔“

۳۳۹۳- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس چیز کی زیادہ مقدار

سے نشہ آئے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔“

۳۳۹۴- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس چیز کی زیادہ مقدار

۳۳۹۱- أخرجه البخاري، المغازي، باب بعث أبي موسى ومعاذ إلى اليمن قبل حجة الوداع، ح: ۴۳۴۴، ومسلم، الأشرية، باب بيان أن كل مسكر خمر، وأن كل خمر حرام، ح: ۱۷۳۳ بعد حديث: ۲۰۰۱ من حديث شعبة به.

۳۳۹۲- [صحيح] ضعفه البوصيري من أجل زكريا بن منظور، ح: ۲۴۸۱، وله طريق آخر عند أحمد: ۹۱/۲، فيه أبو معشر هو ضعيف، وله شواهد كثيرة، منها حديث: ۳۳۹۴، والحديث الآتي.

۳۳۹۳- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأشرية، باب ماجاء في السكر، ح: ۳۶۸۱ من حديث داود بن بكر به، وقال الترمذي 'حسن غريب'، ح: ۱۸۶۵، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۶۰، وله طريق آخر عند ابن حبان (الإحسان): ۳۷۹/۷، ح: ۵۳۵۸.

۳۳۹۴- [إسناده حسن] أخرجه النسائي، الأشرية، تحريم كل شراب أسكر كثيرة، ح: ۳۰۱، ۳۰۰/۸، ح: ۵۶۱۰

۳۳۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

أَبِي بَرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ».

(المعجم ۱۰) - بَابُ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ

حَرَامٌ (التحفة ۱۰)

۳۳۹۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ

الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى زَكْرِيَا بْنُ مَنْظُورٍ

عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا

أَسْكَرَ كَثِيرُهُ، فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ».

۳۳۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنِي

دَاوُدُ بْنُ بَكْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّكِ، عَنْ

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

«مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ، فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ».

۳۳۹۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنَا



عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا أَشْكُرُ كَثِيرُهُ، فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ».

باب: ۱۱- دو چیزیں ملا کر بنائی ہوئی

نہیز کی ممانعت

(المعجم ۱۱) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَلِيطَيْنِ

(النخفة ۱۱)

۳۳۹۵- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجوریں اور منقہ ملا کر نہیز بنانے سے منع فرمایا۔ اور نیم پختہ کھجوریں اور تازہ پکی ہوئی کھجوریں ملا کر نہیز بنانے سے منع فرمایا۔

۳۳۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا. وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الشُّرُّ وَالرُّطْبُ جَمِيعًا.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے یہ روایت عطاء بن ابی رباح مکی کے واسطے سے بھی سابقہ حدیث کی مثل نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: وَحَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ الْمَكِّيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

فوائد و مسائل: ① پانی میں کھجوریں، چھوہارے یا منقہ ڈال کر رکھ دیا جائے تو رات بھر میں ان کی مٹھاس پانی میں حل ہو کر بیٹھا شراب تیار ہو جاتا ہے۔ اسے نہیز کہتے ہیں۔ یہ حلال مشروب ہے کیونکہ اس میں نشہ نہیں ہوتا۔ ② دو طرح کی چیزیں ملا کر نہیز بنانے سے اس میں جلدی نشہ پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اس لیے اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ③ جس جائز کام کے نتیجے میں ناجائز کام کا ارتکاب ہو جانے کا خطرہ ہو اس جائز کام سے بھی پرہیز کرنا بہتر ہے۔ ④ سردیوں میں زیادہ دیر تک بھگونے سے بھی نشہ پیدا ہونے کا خطرہ کم ہوتا ہے جب کہ گرمی کے موسم میں جلدی حالت بدل جاتی ہے۔ اس کا اندازہ اس کے ذائقے سے ہوتا ہے۔ اگر مشروب بیٹھا ہو تو پی لینا چاہیے اور اگر ذائقہ تبدیل ہو کر تفتنی اور کڑواہٹ محسوس ہو تو پھینک دینا چاہیے۔

۳۳۹۶- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - ۳۳۹۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۴- من حدیث عبید اللہ بن عمر بہ .

۳۳۹۵- أخرجه مسلم، الأشربة، باب كراهة ابتذال التمر والزبيب مخلوطين، ح: ۱۹/۱۹۸۶ عن محمد بن ربح به.

۳۳۹۶- أخرجه مسلم، الأشربة، باب بيان أن جميع ما ينبذ، مما يتخذ من النخل والعب، يسمى خمرًا، ح: ۱۵/۱۹۸۵ من حدیث عکرمہ بن عمار بہ .

۳۰۔ ابواب الأشربة

... مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خٹک کھجوروں اور نیم پختہ کھجوروں کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ۔ دونوں میں سے ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ نبیذ بنالیا کرو۔“

الْيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَنْبِذُوا التَّمْرَ وَالنِّسْرَ جَمِيعًا. وَانْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى جِدَّةٍ».

۳۳۹۷۔ حضرت ابو قتادہ (حارث بن ربیع سلمیٰ انصاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تازہ پکی ہوئی کھجوروں اور نیم پختہ (گدر) کھجوروں کو (نبیذ بنانے کے لیے) اکٹھا نہ کرو اور نہ منقہ اور خٹک کھجور کو ملاؤ۔ ان میں سے ہر ایک کی نبیذ جدا جدا بنالو۔“

۳۳۹۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالزَّهْوِ، وَلَا بَيْنَ الزَّيْبِ وَالتَّمْرِ. وَانْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى جِدَّةٍ».

باب ۱۲۔ نبیذ بنانے اور پینے کی کیفیت

(المعجم ۱۲) - بَابُ صِفَةِ النَّبِذِ وَشَرْبِهِ

(التحفة ۱۲)

۳۳۹۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے مشکیزے میں نبیذ بنایا کرتے تھے۔ ہم مٹھی بھر خٹک کھجوریں یا مٹھی بھر منقہ لے کر اس (مشکیزے) میں ڈال دیتے، پھر اس پر (حسب ضرورت) پانی ڈال دیتے۔ ہم صبح کے وقت بھگوتے تو نبی ﷺ شام کو پی لیتے اور شام کو بھگوتے تو نبی ﷺ صبح کو اسے پی لیتے۔

۳۳۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي السَّوَّارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ: حَدَّثَنَا بَنَانَةُ بِنْتُ يَزِيدَ الْعَنْبَسِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ. فَتَأْخُذُ قَبْضَةً مِنْ تَمْرٍ، أَوْ قَبْضَةً مِنْ زَيْبٍ، فَتَطْرَحُهَا فِيهِ. ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ، فَتَنْبِذُهُ غَدَوَةً فَيَشْرَبُهُ عَشِيَّةً. وَنَنْبِذُهُ



۳۳۹۷۔ أخرجه البخاري، الأشربة، باب من رأى أن لا يخلط البسر والتمر إذا كان مسكراً... الخ، ج: ۵/۲۰۷ عن هشام بن عمار، ومسلم، الأشربة، باب كراهة انتباز التمر والزبيب مخلوطين، ج: ۱/۹۸۸/۲۴ من حديث يحيى به. ۳۳۹۸۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۴۶/۶۱ عن أبي معاوية به، وعنده: "نبالة بنت يزيد"، وللحديث شواهد.

۳۰۔ أبواب الأشربة

عَشِيَّةَ قَيْسَرِيَّةٍ عُذْوَةً.

وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: نَهَارًا قَيْسَرِيَّةً لَيْلًا. أَوْ
مِنْ: ”ہم دن کو بھگوتے تو آپ ﷺ رات کو پنی لیتے یا
رات کو بھگوتے تو آپ ﷺ دن کو پنی لیتے۔“

🌞 فائدہ: صبح سے شام تک یا شام سے صبح تک بھگونے سے پانی میں مناس اچھی طرح آجاتی ہے لیکن نشہ پیدا
نہیں ہوتا اس لیے یہ مشروب بلاشبہ جائز ہے۔

۳۳۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ
ابْنِ صَبِيحٍ، عَنْ أَبِي إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي عُمَرَ
الْبَهْرَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ يُنْبَذُ
لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَيْسَرِيَّةٌ يَوْمَهُ ذَلِكَ،
وَالْعَدَّةُ، وَالْيَوْمُ الثَّلَاثُ. فَإِنْ بَقِيَ مِنْهُ شَيْءٌ
أَهْرَاقَهُ، أَوْ أَمَرَ بِهِ فَأَهْرَقَ.

۳۳۹۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ تیار کی
جاتی تھی۔ آپ اسے اس دن بھی نوش فرماتے اور
دوسرے تیسرے دن بھی۔ پھر اگر (تیسرے دن) اس
میں سے کچھ بچ جاتی تو اسے گرا دیے یا آپ کے حکم
سے اسے گرا دیا جاتا۔

🌞 فائدہ: سردی کے موسم میں جلدی نشہ پیدا نہیں ہوتا اس لیے اگر کھجوریں وغیرہ مناسب مقدار میں ڈالی گئی
ہوں تو نبیذ دو تین دن تک بھی قابل استعمال رہتی ہے تاہم جب یہ محسوس ہو کہ اب اس میں کچھ نشہ آ گیا ہوگا تو
اسے پھینک دینا چاہیے۔

۳۴۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
ابْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ
يُنْبَذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ثَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ.

۳۴۰۰۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے لیے پتھر کے
ایک برتن میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔

(المعجم ۱۳) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَبِيذِ
الْأَوْحِيَةِ (التحفة ۱۳)

باب: ۱۳۔ (شراب کے) برتنوں میں
نبیذ بنانے کی ممانعت کا بیان

۳۳۹۹۔ أخرجه مسلم، الأشربة، باب إباحة النبيذ الذي لم يشند ولم يصبر مسكرًا، ح: ۲۰۰۴ من حديث أبي عمر
البهرائي به.

۳۴۰۰۔ أخرجه مسلم، الأشربة، باب النهي عن الانتباذ في المزفت والدباء والحتتم والقيبر. . . الخ، ح: ۱۹۹۹/۶۱
من حديث أبي عوانة به.

۳۰۔ ابواب الأشربة

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

۳۴۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۴۰۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے لکڑی کے برتن میں

عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

تارکول لگے برتن میں کدو سے بنے ہوئے برتن (تو بنے)

قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُنْبَدَ فِي

میں اور (سبز) روغنی گھڑے میں نبید بنانے سے منع فرمایا۔

التَّقْيِيرِ وَالْمَرْقَتِ وَالِدُبَاءِ وَالْحَنْتَمَةِ.

اور فرمایا: ”ہر نشا اور چیز حرام ہے۔“

وَقَالَ: «كُلُّ مُشْكِرٍ حَرَامٌ».

🌞 فوائد و مسائل: ① اہل عرب ان برتنوں میں شراب بناتے تھے اس لیے شروع شروع میں ان میں نبید

بنانے سے بھی منع فرما دیا گیا تاکہ دوبارہ شراب کی خواہش پیدا نہ ہو۔ ② ”سند ذرائع“ اسلام کا ایک اہم اور

ضروری قانون ہے، یعنی جس عمل سے کسی حرام تک پہنچنے کی راہ نکلنے کا خطرہ ہو اس جائز کام سے بھی پرہیز کیا

جائے۔ ③ ان برتنوں میں نبید بنانا اس لیے بھی منع کیا گیا کہ ان میں رکھے ہوئے مشروب میں جلد نشہ پیدا ہونے

کا خطرہ ہوتا ہے۔ ④ کدو یا اس سے ملتی جلتی بیزی (مثلاً پیٹھا) جب تیل پر لگی رہے اور پک کر خشک ہو جائے تو

اسے برتن کی طرح استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کدو سے بنے ہوئے برتن سے یہی مراد ہے۔ ⑤ مٹی کے برتن میں

تارکول لگادی جائے یا روغنی برتن ہو تو اس کے سام بند ہو جاتے ہیں اس وجہ سے وہ مٹی کے برتن سے مختلف

ہو جاتا ہے اور اس میں نبید جلدی شراب میں تبدیل ہو جاتی ہے اس لیے ان سے منع کیا گیا ہے۔

۳۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا

۳۴۰۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تارکول لگے برتن میں اورقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُنْبَدَ فِي

کدو سے بنے ہوئے برتن (تو بنے) میں نبید بنانے

الْمَرْقَتِ وَالْفَرْعِ.

سے منع فرمایا۔

۳۴۰۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا

۳۴۰۳۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت

أَبِي عَنِ الْمُشْتَبِيِّ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الْمُثَوَّكَلِ،

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے روغنی گھڑے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ

میں کدو سے بنے ہوئے برتن میں اور لکڑی سے بنے

۳۴۰۱۔ [صحیح] أخرجه النائي: ۲۹۷/۸، الأشربة، تحريم كل شراب أسكر، ح: ۵۵۹۲ من حديث محمد بن

عمره، وقال البوصيري: "هذا إسناد صحيح، ورجاله ثقات" قلت: إسناده حسن، وله شواهد كثيرة جدًا.

۳۴۰۲۔ أخرجه مسلم، الأشربة، باب النهي عن الانتباذ في المرقف والدباء والحنتم والنقيير... الخ، ح: ۴۹/۱۹۹۷ من حديث نافع به.

۳۴۰۳۔ أخرجه مسلم، الأشربة، انظر الباب السابق، ح: ۴۵/۱۹۹۶ عن نصر بن علي به.



۳۰۔ ابواب الأشربة - مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

ﷺ عَنِ الشَّرْبِ فِي الْحَتَمِ وَالذَّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ . ہوئے برتن میں پینے سے منع فرمایا۔

☀️ فائدہ: اس ممانعت کی نکتہ بیان کی جا چکی ہے چنانچہ بعد میں جب مسلمانوں کے دلوں میں شراب کی نفرت پختہ ہو گئی تو اللہ کے رسول ﷺ نے ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دے دی لیکن تنبیہ فرمادی کہ نشہ آور مشروب سے پرہیز لازم ہے جیسا کہ اگلے باب میں مذکور ہے۔

۳۴۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الذَّبَّاءِ وَالْحَتَمِ .

۳۴۰۴ - حضرت عبدالرحمن بن عمر (دیلی) ﷺ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے کدو سے بنے ہوئے برتن اور روغنی گھڑے (میں نیزہ بنانے) سے منع فرمایا۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ مَا رُخِّصَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ (التحفة ۱۴)

۳۴۰۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ يَبَانَ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ ابْنِ بَرِيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَوْعِيَةِ فَأَتَيْنُوهَا فِيهِ . وَاجْتَنِبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ .

۳۴۰۵ - حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت بریدہ بن حبیب السلمی) ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمہیں کچھ برتنوں سے منع کیا تھا اب ان میں نبیذ بنالیا کرو اور ہر نشہ آور مشروب سے پرہیز کرو۔“

۳۴۰۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ ﷺ عَنْ رَوَايَتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَنَّ أَبَا بَرِيْدَةَ عَنْ

۳۴۰۶ - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمہیں (کچھ)

۳۴۰۴ - [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي في كتاب العلل ۷/۵، والنسائي، الأشربة، النهي عن نبذ الدباء والمزف ۸/۲۹، ح: ۵۶۳۱ من حديث شبابة بن سوار به .

۳۴۰۵ - أخرجه مسلم، الجنائز، باب استئذان النبي ﷺ به - عز وجل - في زيادة قبر أمه، ح: ۹۷۷/۱۰۶ من طريق آخر عن عبيد الله بن بريدة به، وللحديث شواهد .

۳۴۰۶ - [صحيح] تقدم مختصراً به، وحسنه البوصيري، وله شاهد في صحيح مسلم، الأشربة، ب (۶) ح: ۹۷۷ بعد حديث: ۱۹۹۸ وغيره * أبوب حسن الحديث، وتابعه جابر بن زيد عند أحمد في الأشربة: (۱۲) في رواية فرق الدسجعي (وهو ضعيف) عنه .

۳۰۔ ابواب الأشربة۔ مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

أَيُّوبُ بْنُ هَانِئٍ ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الْأَجْدَعِ ،
عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «إِنِّي
كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ نَبِيذِ الْأَوْعِيَةِ . إِلَّا وَإِنَّا
وَعَاءٌ لَا يُحَرِّمُ شَيْئًا . كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ» .

☀ فائدہ: حکم کا دارودار علت پر ہے۔ اس مسئلے میں علت نشہ آور ہونا ہے لہذا جو چیز بھی نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔ اور جس سے نشہ نہ آئے وہ حلال ہے (بشرطیکہ اس میں حرام ہونے کی کوئی اور وجہ موجود نہ ہو)۔ مشروب کا نام بدلنے سے یا اس کی تیاری کا طریقہ مختلف ہونے سے حکم تبدیل نہیں ہوتا۔

(المعجم ۱۵) - بَابُ نَبِيذِ الْجَرِّ (التحفة ۱۵)

۳۴۰۷- حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ:
حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ:
حَدَّثَنِي رُمَيْثَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ:
أَتَعْجِزُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَتَّخِذَ، كُلَّ عَامٍ، مِنْ
جِلْدٍ أَضْحَجِيهَا سِقَاءً؟ ثُمَّ قَالَتْ: نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْجَرِّ، وَفِي
كَذَا، وَفِي كَذَا. إِلَّا الْحَلَّ.

۳۴۰۷- ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: کیا کوئی عورت ایسے نہیں کر سکتی کہ ہر سال اپنے قربانی کے جانور کی کھال سے مشکیزہ بنالیا کرے؟ (عورتوں کو یہ کام کرنا چاہیے)۔ پھر فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ نے مجھے میں اور فلاں فلاں چیز میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے البتہ سرکہ رکھا جاسکتا ہے۔“

۳۴۰۸- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى
الْحَطْمِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا
الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْجَرِّ.

۳۴۰۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مکوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

☀ فائدہ: اس سے مراد وہ مکا ہے جس میں روغن کیا گیا ہو یا تارکول وغیرہ لگایا گیا ہو۔

۳۴۰۷- [إسناده ضعيف] وحسنه البوصيري، وفيه علتان، ضعف سويد، انظر، ح: ۲۳۷۳، وحال رُمَيْثَةَ.

۳۴۰۸- [صحيح] أخرجه النسائي، الأشربة، النهي عن نبذ الدباء والحتم والمزفت: ۳۰/۸، ح: ۵۶۳۸ من حديث الأوزاعي به، وأخرجه الطحاوي: ۲۲۶/۴ مطولاً بالسماع المسلسل، وله شاهد صحيح عند أبي نعيم في الحلية: ۳/۳۶.

۳۰۔ ابواب الأشربة - مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

۳۴۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَجَاهِدٍ عَنْ مُوسَى : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ صَدَقَةَ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُنْبِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِبَيْتِ جَرٍّ يَبِشُّ فَقَالَ: «أَضْرِبْ بِهَذَا، الْحَاطُّ. فَإِنْ هَذَا شَرَابٌ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ».

۳۳۰۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں گھرے میں بنی ہوئی نیند پیش کی گئی جس میں ابال پیدا ہو گیا تھا (اور جھاگ آ گیا تھا۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے دیوار پر دے مارو۔ یہ تو ایسے شخص کا مشروب ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① نیند میں جوش آنا اور جھاگ آ جانا اس کے نشہ آور ہو جانے کی علامت ہے۔ اسی طرح اگر اس کا ذائقہ تلخ ہو جائے تو اسے پینا منع ہے۔ ② حرام مشروب کو ضائع کر دینا چاہیے۔ ③ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب ایمان کے ناقص ہونے کی علامت ہے۔

(المعجم ۱۶) - بَابُ تَخْمِيرِ الْإِنَاءِ

(الشفعة ۱۶)

۳۴۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ : أُنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «عَطُوا الْإِنَاءَ. وَأَوْكُوا السِّقَاءَ. وَأَطْفِئُوا السَّرَاحَ. وَأَغْلِقُوا الْبَابَ. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً. فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْزُضَ عَلَى إِنَائِهِ عَوْدًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ، فَلْيَفْعَلْ. فَإِنَّ الْقَوَيْمَةَ تَضُرُّمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ».

۳۳۱۰۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”برتن ڈھانپ دیا کرو مکھیزے کا منہ باندھ دیا کرو چراغ بجھا دیا کرو اور دروازہ بند کر دیا کرو کیونکہ شیطان (منہ بند) مشک کو نہیں کھولتا، دروازہ نہیں کھولتا اور (ڈھانپے ہوئے) برتن کو نہیں کھولتا۔ اگر کسی کو برتن پر رکھنے کے لیے لکڑی (درخت کی پتلی شاخ وغیرہ) کے سوا کچھ نہ ملے تو اسے ہی اللہ کا نام لے کر رکھ دے۔ (چراغ بجھا دیا کرو) اس لیے کہ ننھی شریچہ جیسا گھر کو آگ لگا کر (گھر کو یا گھر والوں کو) جلا دیتی ہے۔“

۳۴۰۹۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الأشربة، باب في الإناء إذا غلا، ح: ۳۷۱۶ من حديث (أبي العباس) صدقة بن خالد عن زيد بن واثق به * خالد مستور، وتابعه قزعة بن يحيى (وهو ثقة) عند الدارقطني: ۲۵۲/۴. وبه صح الحديث.

۳۴۱۰۔ أخرجه مسلم، الأشربة، باب استحباب تخمير الإناء وهو تغطيته وإيكاء السقاء... الخ، ح: ۲۰۱۲ عن محمد بن رُمح به.

۳۰۔ ابواب الأُشربة

۱۔ مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

🌞 **فوائد و مسائل:** ① شریعت اسلامیہ اس قدر کامل ہے کہ اس میں روزمرہ کے ان معاملات میں بھی رہنمائی دی گئی ہے جن کی طرف عام طور پر توجہ نہیں دی جاتی۔ ② خطرناک اشیاء کے بارے میں احتیاط ضروری ہے۔ ③ یہ ہدایات رات کو سوتے وقت عمل کرنے کے لیے دی گئی ہیں۔ دیکھیے: (صحیح البخاری 'الأشربة' باب تغطية الإناء، حدیث: ۵۶۲۳) ④ دروازہ بند کرتے وقت برتن ڈھانکتے وقت اور مشک کا منہ باندھتے وقت بسم اللہ کہنا چاہیے۔ (صحیح بخاری حوالہ مذکور بالا) اس کی برکت سے شیطان کی شرارت سے حفاظت رہتی ہے۔ ⑤ سوتے وقت کمرے میں اندھیرا ہونا آرام دہ نیند کا باعث ہے۔ ⑥ چراغ گل کرنے میں یہ حکمت ہے کہ چوبیا جلتی بتی لے کر چھت میں چلی جاتی ہے جس سے لکڑی کی چھت کو آگ لگ جاتی ہے اس لیے تیل کے چراغ یا موم بتی وغیرہ کو بھجادینا ضروری ہے، البتہ بجلی کا ہلکی روشنی والا بلب روشن رکھا جاسکتا ہے کیونکہ اس میں یہ خطرہ نہیں۔ واللہ اعلم۔

۳۴۱۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں برتن ڈھانپنے کا مشک کا منہ باندھنے کا اور برتن اوندھے کر کے رکھنے کا حکم دیا۔

۳۴۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَيَانٍ
الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَنَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِتَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ، وَإِيكَاءِ
السَّقَاءِ، وَإِكْفَاءِ الْإِنَاءِ.

🌞 **فائدہ:** خالی چھونا برتن الناکر کے رکھنے سے مذکورہ بالا مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ جب برتن میں کوئی چیز موجود ہو یا برتن زیادہ بڑا ہو تو اسے ڈھانپ دینا چاہیے۔

۳۴۱۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں رات کو رسول اللہ ﷺ کے لیے (پانی کے) تین برتن ڈھانپ کر رکھتی تھی۔ ایک برتن آپ کے استنجا کے لیے، ایک برتن آپ کی مسواک (اور وضو) کے لیے اور ایک برتن آپ کے پینے کے لیے۔

۳۴۱۲۔ حَدَّثَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ:
حَدَّثَنَا حَرِثُ بْنُ عَمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ: حَدَّثَنَا
حَرِثُ بْنُ خَرِيبٍ: أَنَّ أَبَا ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَصْعُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ
ثَلَاثَةَ آيَةٍ مِنَ اللَّيْلِ مُحَضَّرَةً: إِنَاءً لِيَطْهُوْرَهُ،
وإِنَاءً لِيَسْوَاكِهِ، وَإِنَاءً لِيَشْرَبَهُ.

باب: ۱۷۔ چاندی کے برتن میں
کچھ پینا (منع ہے)

(المعجم ۱۷) - [بَابُ الشَّرْبِ فِي آيَةِ
الْفِضَّةِ (الصفحة ۱۷)]

۳۴۱۱۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳۶۷/۲ من حديث خالد به.

۳۴۱۲۔ [ضعيف] تقدم، ح: ۳۶۱.

۳۰۔ أبواب الأشربة

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

۳۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ : أَنَّنَا
اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «إِنَّ الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءٍ
الْفِضَّةِ، إِنَّمَا يَجْرُ جُرْفِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ» .

۳۴۱۳۔ ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص چاندی کے
برتن میں (پانی یا کوئی اور مشروب) پیتا ہے وہ اپنے پیٹ
میں جہنم کی آگ غٹ غٹ ڈال رہا ہے۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① چاندی اور سونے کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ہے۔ ② شرعی احکام کی مخالفت جہنم کے

عذاب کا باعث ہے۔

۳۴۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
ابْنِ أَبِي السَّوَّارِ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ
أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: لَمْ يَكُنْ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ آتِيَةِ الذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ. وَقَالَ: «هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا،
وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ» .

۳۴۱۴۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں
نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سونے اور چاندی کے
برتنوں میں پینے سے منع فرمایا اور فرمایا: ”وہ دنیا میں ان
(کافروں) کے لیے ہیں اور آخرت میں تمھارے لیے۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال کافروں کی عادت ہے۔ ② کافروں کی عادت
اختیار کرنا مسلمانوں کے لیے منع ہے۔ ③ جو شخص دنیا میں اللہ کی منع کردہ اشیاء سے پرہیز کرتا ہے جنت میں
اسے خاص نعمتیں حاصل ہوں گی۔

۳۴۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : ۳۴۱۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

۳۴۱۳۔ أخرجه البخاري، الأشربة، باب آية الفضة، ح: ۵۶۳۴، ومسلم، اللباس والزينة، باب تحريم استعمال
أواني الذهب والفضة في الشرب وغيره على الرجال والنساء، ح: ۲۰۶۵ من حديث نافع به .

۳۴۱۴۔ أخرجه البخاري، الأطعمة، باب الأكل في إناء مفضض، ح: ۵۴۲۶، ومسلم، اللباس والزينة، باب
تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال والنساء... الخ، ح: ۲۰۶۷ من حديث مجاهد به .

۳۴۱۵۔ [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى: ۱۹۶/۴، ح: ۶۸۷۶ من حديث شعبة به، وقال البوصيري: 'هذا
إسناد صحيح، ورجاله ثقات، ووقفه الثوري، وهذا لا يضر، وللحديث شواهد كثيرة جداً * اسم امرأة ابن عمر:
'صفية بنت أبي عبيد' .

۳۰۔ ابواب الأشربة

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ غٹ غٹ ڈال رہا ہے۔“

حَدَّثَنَا عُثْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ امْرَأَةِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ فِضَّةٍ، فَكَأَنَّمَا يُجْرَجُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ».

باب: ۱۸۔ تین سانس میں پانی پینا

(المعجم ۱۸) - بَابُ الشَّرْبِ بِثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ

(التحفة ۱۸)

۳۴۱۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ برتن میں تین بار سانس لیتے تھے۔ اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ برتن میں تین بار سانس لیتے تھے۔

۳۴۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا. وَزَعَمَ أَنَسٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا.

فائدہ: تین بار سانس لینے کا مطلب یہ ہے کہ تھوڑا سا پانی پی کر برتن منہ سے ہٹا لیا جائے پھر دوبارہ اور سے بارہ پانی پیا جائے جیسے حدیث: ۳۴۱۷ میں وضاحت ہے۔

۳۴۱۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (پانی) پیا تو اس میں دو بار سانس لیا۔

۳۴۱۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا رَشِيدُ بْنُ كُرَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ، فَتَنَفَّسَ فِيهِ مَرَّتَيْنِ.

باب: ۱۹۔ مشک کے منہ کو اوپر کی طرف

(المعجم ۱۹) - بَابُ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ

(التحفة ۱۹)

موڑ کر اندر کی جانب سے پانی پینا

۳۴۱۶۔ أخرجه البخاري، الأشربة، باب الشرب بنفسين أو ثلاثة، ح: ۵۶۳۱، ومسلم، الأشربة، باب كراهة النفس في نفس الإناء واستحباب التنفس ثلاثاً، خارج الإناء، ح: ۲۰۲۸ من حديث عذرة بن ثابت به.

۳۴۱۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأشربة، باب ما ذكر في الشرب بنفسين، ح: ۱۸۸۶ من حديث رشدين به، وقال: "حسن غريب" * رشدين ضعيف كما في التفریب وغيره.



۳۰۔ أبواب الأشرية مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

۳۴۱۸۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مشکیزوں کے منہ اوپر کی طرف موڑ کر ان کے مونہوں سے پانی پینے سے منع فرمایا۔

۳۴۱۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مشکیزوں کے منہ اوپر کی طرف موڑ کر ان کے مونہوں سے پانی پینے سے منع فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ کی ممانعت کے بعد ایک آدمی رات کو اٹھا اور اس نے (پانی پینے کے لیے) مشکیزے کا منہ الٹا تو اس میں سے سانپ نکل آیا۔

باب: ۲۰۔ مشک کے منہ سے پانی پینا

۳۴۲۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مشکیزے کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا۔

۳۴۲۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۰۔ أبواب الأشرية

۳۴۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ [ابْنِ عُثْبَةَ]، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ اخْتِنَاثِ الْأَشْقِيَةِ: أَنْ يُشْرَبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا.

۳۴۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ اخْتِنَاثِ الْأَشْقِيَةِ. وَإِنْ رَجُلًا، بَعْدَمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، قَامَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى سِقَاءٍ، فَأَخْتَنَهُ. فَخَرَجَتْ عَلَيْهِ مِنْهُ حَيَّةٌ.

(المعجم ۲۰) - بَابُ الشُّرْبِ مِنْ فِي

السَّقَاءِ (التحفة ۲۰)

۳۴۲۰۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السَّقَاءِ.

۳۴۲۱۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ،

۳۴۱۸۔ أخرجه البخاري، الأشرية، باب اختناث الأسيقية، ح: ۵۶۲۶ من حديث يونس به، ومسلم، الأشرية، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما، ح: ۱۱۱/۲۰۲۳ من حديث ابن وهب به.

۳۴۱۹۔ [صحيح] أخرجه الحاكم: ۱۴۰/۴ من حديث زمعة به، ح: ۳۲۶، وقال: صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وذكر الحاكم له شاهدًا من حديث عكرمة عن أبي هريرة به، وقال: صحيح على شرط البخاري، ووافقه الذهبي، وهو كما قال.

۳۴۲۰۔ أخرجه البخاري، الأشرية، باب الشرب من فم السقاء، ح: ۵۶۲۷ من حديث أيوب به.

۳۴۲۱۔ أخرجه البخاري، الأشرية، نظر الباب السابق، ح: ۵۶۲۹ من حديث يزيد بن زريع به، وسيأتي ۴۰

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ
مٹک کے منہ سے پانی پیا جائے۔

☀️ فائدہ: حدیث: ۳۳۲۲ میں رسول اللہ ﷺ کے بذات خود مشکیزے کے منہ سے پانی پینے کا ذکر ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں طرح کی احادیث کو اس انداز سے جمع کرنے کو ترجیح دی ہے کہ جواز اس وقت ہے جب کوئی عذر ہو مثلاً: مشک لٹکی ہوئی ہو اور کوئی برتن موجود نہ ہو (جس میں مشک میں سے ڈال کر پانی پیا جاسکے) اور ہاتھ سے پینا مشکل ہو اس وقت (مشک کے منہ سے براہ راست پانی پی لینا) مکروہ نہیں، مگر عذر نہ ہو تو منع کی احادیث پر عمل کیا جائے۔ (فتح الباری: ۱۱۲/۱۰)

باب: ۲۱- کھڑے ہو کر پینا

(المعجم ٢١) - بَابُ الشَّرْبِ قَائِمًا

(التحفة ٢١)

۳۴۴۲۔ امام شعیب رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس

٣٤٢٢- حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ:

کوزمزم کا پانی پیش کیا تو آپ نے کھڑے کھڑے پی لیا۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ
السَّعْبِيِّ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَقَيْتُ
النَّبِيَّ ﷺ مِنْ زَمْرَمَ. فَشَرِبَ قَائِمًا.

شععی ۛﷺ فرماتے ہیں: میں نے عکرمہ ۛﷺ کو یہ حدیث سنائی تو انھوں نے اللہ کی قسم کھا کر فرمایا کہ نبی ﷺ نے ایسے نہیں کہا۔

فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعِبْرِمَّةَ، فَحَلَفَ بِاللَّهِ، مَا
فَعَلَ.

☀️ **فائدہ:** حکمران نے اپنی معلومات کے مطابق بیان کیا۔ ایسے معاملات میں اثبات کی خبر کو نفی کی خبر پر ترجیح دی جاتی ہے۔

۳۲۲۳- حضرت کبشہ انصاریہ رحمۃ اللہ علیہا سے روایت

٣٤٢٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ:

ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف لے گئے۔

أَبْنَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْتَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ

٢٤٢٨:ح ◀◀

٣٤٢٢- أخرجه البخاري، الحج، باب ماجاء في زمزم، ح: ١٦٣٧، ومسلم، الأشربة، باب في الشرب من زمزم قائماً، ح: ٢٠٢٧ من حديث عاصم به.

٣٤٢٣- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأشربة، باب ماجاء في الرخصة في ذلك، ح: ١٨٩٢ من حديث سفيان، وقال: "حسن صحيح غريب"، راجع مسند الحميدي بتحقيق، ح: ٣٥٥.

۳۰۔ ابواب الأشربة

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

ابن جابر، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، انَّ كَهْرُءَ هُوَ كَرَسٍ لَكَى هُوَ تَحَىٰ چنانچہ آپ ﷺ نے
عَنْ جَدِّهِ لَهٗ يُقَالُ لَهَا كَيْشَةُ الْأَنْصَارِيَّةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا، وَعِنْدَهَا قِرْبَةٌ
مُعَلَّقَةٌ. فَشَرِبَ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ. فَقَطَعَتْ فَمِ الْقَرْيَةِ، تَتَّبِعِي بَرَكَهٖ مَوْضِعَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

فائدہ: نبی اکرم ﷺ کے جسم مبارک سے مس ہونے والی اشیاء کو تبرک کے طور پر محفوظ رکھنا درست ہے کسی اور کے ساتھ یہ معاملہ درست نہیں۔ صحابہ و تابعین نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما جیسے صحابہ کے آثار کو بھی تبرک کے لیے محفوظ نہیں فرمایا۔

۳۴۲۴۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى
عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا.

فائدہ: بعض علماء نے ممانعت کو کراہت پر محمول کیا ہے یعنی پیئہ کر پینا بہتر ہے۔ بعض نے کھڑے ہو کر پینا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص قرار دیا ہے یعنی نبی ﷺ کے لیے جائز تھا۔ ہمیں منع کی حدیث پر عمل کرنا چاہیے۔ احتیاط اس میں ہے کہ کھڑے ہو کر پینے سے اجتناب کیا جائے۔

(المعجم ۲۲) - بَابُ: إِذَا شَرِبَ أَعْطَى
الْأَيْمَنَ فَلَا الْيَمْنَ (التحفة ۲۲)

۳۴۲۵۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بَلَنَ، قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ. وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ. وَعَنْ يَسَارِهِ

۳۴۲۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملا گیا تھا۔ نبی ﷺ کے دائیں طرف ایک اعرابی صحابی تھے اور بائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔

۳۴۲۴۔ أخرجه مسلم، الأشربة، باب في الشرب قائمًا، ح: ۱۱۳/۲۰۲۴ من حديث سعيد بن أبي عروبة به.

۳۴۲۵۔ أخرجه البخاري، الأشربة، باب الأيمن فالأيمن في الشرب، ح: ۵۶۱۹، ومسلم، الأشربة، باب استحباب إدارة الماء واللبن ونحوهما على يمين المبتدئ، ح: ۲۰۲۹ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۲۱/۲.

أَبُو بَكْرٍ. فَشَرِبَ ثُمَّ أُعْطِيَ الْأَعْرَابِيَّ،
وَقَالَ: «الْأَيْمَنُ فَأَلْأَيْمَنُ».

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

رسول اللہ ﷺ نے پی کر اعرابی صحابی کو عطا کیا اور فرمایا: ”دائیں طرف والا (زیادہ حق دار ہے) پھر اس کے بعد کا دائیں طرف والا۔“

۳۴۲۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أُنْبِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَلْبَنَ
وَعَنْ يَمِينِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ. وَعَنْ يَسَارِهِ خَالِدُ بْنُ
الْوَلِيدِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِابْنِ عَبَّاسٍ:
«أَتَأْذُنِي أَنْ أَسْقِيَ خَالِدًا» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:
مَا أَحَبُّ أَنْ أُورَثَ، بِسُورِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،
عَلَى نَفْسِي أَحَدًا. فَأَخَذَ ابْنُ عَبَّاسٍ،
فَشَرِبَ وَشَرِبَ خَالِدٌ.

۳۴۲۶۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا۔ آپ کی دائیں طرف حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تھے اور بائیں طرف حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں خالد رضی اللہ عنہ کو پینے کو دوں؟“ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو اللہ کے رسول ﷺ کا جو ٹھکانا اپنے سے پہلے کسی کو دینا پسند نہیں کرتا۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے لے کر (دودھ) پیا اور (ان کے بعد) حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے پیا۔



🌞 فوائد و مسائل: ① ہر اچھے کام میں دائیں جانب کو بائیں جانب پر ترجیح حاصل ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ نے اپنا تبرک حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو دینے کی خواہش ظاہر فرمائی اس میں بڑی عمر والے شخص کا احترام ملحوظ تھا۔ ③ اسی مقصد کے لیے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب فرمائی کیونکہ یہ ان کا حق تھا لہذا ان کی اجازت کے بغیر کسی کو دینا مناسب نہ تھا نیز اس میں بچوں پر شفقت اور ان کے حقوق کے تحفظ کا اظہار ہے۔ ④ جب عزت افزائی کا کوئی موقع حاصل ہو رہا ہو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے لیکن اس میں ایسا انداز اختیار نہ کیا جائے کہ دوسروں کی تحقیر محسوس ہو۔ ⑤ ہمارے فاضل محقق کے نزدیک یہ حدیث حضرت ابن عباس اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما کے ذکر کے بغیر صحیح ہے۔

(المعجم ۲۳) - بَابُ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

(التحفة ۲۳)

۳۴۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

باب: ۲۳۔ (پانی وغیرہ کے) برتن میں سانس لینا

۳۴۲۶۔ [ضعیف] تقدم طرفه، ح: ۳۳۲۲، وأصل الحديث متفق عليه، البخاري، ح: ۵۶۲۰، ومسلم، ح: ۲۰۳۰.

من غير ذكر ابن عباس وخالد رضي الله عنهما.

۳۴۲۷۔ [إسناده حسن] أخرجه الحاكم ۱۳۹/۴ من حديث الحارث به، وقال: صحيح الإسناد، ووافقه الذهبي، ۴۰.

..... مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

۳۰۔ ابواب الأشربة

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص (پانی وغیرہ) پیے تو اسے برتن میں سانس نہیں لینا چاہیے۔ اگر دوبارہ پینا چاہے تو برتن (منہ سے) ہٹائے پھر چاہے تو دوبارہ (مزید) پی لے۔“

حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ، فَلَا يَنْتَفِسْ فِي الْإِنَاءِ. فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعُودَ، فَلْيَنْتَحِ الْإِنَاءَ ثُمَّ لْيَعُدْ، إِنْ كَانَ يُرِيدُ».

۳۲۲۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا۔

۳۴۲۸۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ، أَبُو شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ.

🌞 فائدہ: پانی، دودھ یا کوئی اور مشروب پیتے ہوئے سانس لینے کی ضرورت ہو تو برتن منہ سے ہٹا کر سانس لینا چاہیے پھر دوبارہ حسب ضرورت پی لیا جائے۔

باب: ۲۴۔ پینے کی چیز میں پھونک مارنا (منع ہے)

(المعجم ۲۴) - بَابُ التَّفْحِ فِي الشَّرَابِ (التحفة ۲۴)

۳۲۲۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔

۳۴۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُتَفَحَّ فِي الْإِنَاءِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① اگر پانی میں کوئی تنکا وغیرہ گر جائے تو اسے کسی چیز (چمچ وغیرہ) سے نکال دیا جائے یا تھوڑا سا پانی اٹھ لیا جائے تاکہ تنکا نکل جائے۔ ② اگر دودھ یا چائے وغیرہ گرم ہو تو ٹھنڈا کرنے کے لیے بھی پھونک مارنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ دوسرے برتن میں تھوڑا تھوڑا اڈال کر پی لیں۔ ③ بعض علماء نے اس سے دلیل لی ہے کہ بیمار کے لیے کوئی سورت یا دعا پڑھ کر پانی میں دم نہیں کرنا چاہیے بلکہ براہ راست مریض

❖ وصححه البوصيري.

۳۴۲۸۔ [صحیح] تقدم، ح: ۳۴۲۱.

۳۴۲۹۔ [صحیح] تقدم، ح: ۳۲۸۸.

۳۰۔ ابواب الاشریہ

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

کودم کرنا چاہیے اور دوا کرنی چاہیے کیونکہ یہ دونوں عمل مسنون ہیں جبکہ پانی میں دم کرنا مسنون نہیں۔ اور بعض علماء کے نزدیک پانی میں دم کرنا جائز ہے کیونکہ دم میں سورۃ فاتحہ اور دعائیں وغیرہ پڑھی جاتی ہیں ان کے اثرات کو پانی میں منتقل کرنے کے لیے پانی میں دم کیے بغیر چارہ نہیں اس لیے ان کے نزدیک بطور دم پانی میں پھونک مارنا عام پھونک مارنے سے مختلف ہے۔ عام حالات میں پھونک مارنا یقیناً ممنوع ہے لیکن بطور دم پھونک مارنا جائز ہے۔ واللہ اعلم۔ (دیکھیے مضمون ”کیا پانی پر دم کرنا جائز نہیں“ از حافظہ صلاح الدین یوسف شائع شدہ ”الاعتصام“ جلد: ۵۵ شمارہ: ۲۰۰۳، رقم: ۲۰۰۳، وقوفی: ۱۳ الدین الخالص“ (عربی) مولانا امین اللہ پشاوری رحمہ اللہ ج: ۵ ص: ۴۰۰-۴۰۱)

۳۴۳۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پینے کی چیز میں پھونک نہیں مارا کرتے تھے۔

۳۴۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْفُخُ فِي الشَّرَابِ.

باب: ۲۵۔ چلو سے پانی پینا اور منہ

(المعجم ۲۵) - بَابُ الشَّرْبِ بِالْأَكْفِ

لگا کر پانی پینا

وَالنَّكَعِ (التحفة ۲۵)

۳۴۳۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پیٹ کے بل (لیٹ کر) پانی پینے سے منع فرمایا ہے اسی کو کرع کہتے ہیں۔ اور ہمیں ایک ہاتھ سے چلو میں پانی لینے سے منع کیا ہے اور فرمایا: ”کوئی شخص اس طرح زبان نکال کر پانی نہ پیے جس طرح کتا زبان سے پانی پیتا ہے نہ اس طرح ایک ہاتھ سے پانی پیے جس طرح وہ لوگ پیتے ہیں جن سے اللہ ناراض ہے اور نہ رات کو کسی برتن میں پانی پیے جب تک اسے حرکت نہ دے لے سوائے اس کے کہ برتن ڈھکا ہوا ہو۔ اور جو شخص انکسار کی نیت

۳۴۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى

الْحِمَصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَشْرَبَ عَلَى بُطُونِنَا، وَهُوَ الْكَرْعُ. وَنَهَانَا أَنْ نَعْتَرِفَ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ. وَقَالَ: «لَا يَلْغُ أَحَدُكُمْ كَمَا يَلْغُ الْكَلْبُ. وَلَا يَشْرَبُ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ كَمَا يَشْرَبُ الْقَوْمُ الَّذِينَ سَخَطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ. وَلَا يَشْرَبُ بِاللِّئْلِ فِي إِنَاءٍ حَتَّى

۳۴۳۰۔ [صحیح] انظر الحديث السابق.

۳۴۳۱۔ [سنادہ ضعیف] وضعفه البوصيري لتدليس بقية، ح: ۵۵۱ * وزیاد مجهول (تقریب).

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

سے ہاتھ سے (چلو بھر کر) پانی پیتا ہے حالانکہ اسے برتن مل سکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کی انگلیوں کی تعداد کے مطابق نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ یہ (ہاتھوں کی لپ) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا برتن تھا۔ جب انھوں نے یہ کہہ کر پیالہ پھینک دیا تھا: اف! یہ بھی دنیا کا سامان ہے۔“

يُحَرِّكُهُ. إِلَّا أَنْ يَكُونَ إِنَاءٌ مُحْتَمَرًا. وَمَنْ شَرِبَ بِيَدِهِ، وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى إِنَاءٍ، يُرِيدُ التَّوَاضُّعَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِعَدَدِ أَصَابِعِهِ حَسَنَاتٍ. وَهُوَ إِنَاءٌ عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، إِذَا طَرَحَ الْقَدَحَ فَقَالَ: أَفْ هَذَا مَعَ الدُّنْيَا.

۳۴۳۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ،

أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ. وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنْ، فَاسْقِنَا وَإِلَّا كَرَعْنَا» قَالَ: عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنْ. فَأَنْطَلَقَ وَأَنْطَلَقْنَا مَعَهُ إِلَى الْعَرِيشِ. فَحَلَبَ لَهُ شَاةً عَلَى مَاءٍ بَاتَ فِي شَنْ. فَشَرِبَ. ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ بِصَاحِبِهِ الَّذِي مَعَهُ.

۳۴۳۲- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ صاحب اپنے باغ میں (درختوں وغیرہ کو) پانی دے رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”اگر تمہارے پاس رات کا مشکیزے میں پڑا ہوا پانی ہے تو ہمیں پلا دو ورنہ ہم (بہتے پانی سے) منہ لگا کر پی لیں گے۔“ انھوں نے کہا: میرے پاس پانی ہے جو رات کا مشک میں رکھا ہوا ہے چنانچہ وہ صحابی چل پڑے۔ ان کے ساتھ ہم بھی چھپر میں چلے گئے۔ انھوں نے رات کو مشکیزے میں رکھے ہوئے پانی میں ایک کبری کا دودھ دوہ کر ملا دیا تو رسول اللہ ﷺ نے پیا پھر اس (انصاری صحابی) نے نبی ﷺ کے ساتھ آنے والے کو بھی اسی طرح دودھ والا پانی پیش کیا۔

فوائد و مسائل: ① بہتے پانی کو منہ لگا کر پی لینا جائز ہے البتہ بہتر یہ ہے کہ ہاتھوں میں یا برتن میں لے کر پیے۔ ② مہمان کو عمدہ چیز پیش کرنی چاہیے۔ ③ رات کا رکھا ہوا پانی ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ گرمی کے موسم میں ٹھنڈا پانی زیادہ مرغوب ہوتا ہے۔ ④ رات کا پانی پینا درست ہے بشرطیکہ احتیاط سے ڈھانپ کر یا مشکیزے وغیرہ میں محفوظ رکھا گیا ہو۔ ⑤ شَنْ پرانی مشک کو کہتے ہیں اس میں پانی زیادہ ٹھنڈا ہوتا ہے۔ ⑥ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ (حاشیہ سنن ابن ماجہ از وحید الزمان خاں رحمہ اللہ)

۳۰۔ ابواب الاشریة

۳۴۳۳- حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى :
 حَدَّثَنَا ابْنُ فَضَالٍ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ
 عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَرَرْنَا عَلَى بَرَكَةِ.
 فَجَعَلْنَا نَكْرُعُ فِيهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 «لَا تَكْرَعُوا. وَلَكِنْ اغْسِلُوا أَيْدِيَكُمْ، ثُمَّ
 اشْرَبُوا فِيهَا. فَإِنَّهُ لَيْسَ إِنَاءٌ أَطْيَبَ مِنَ الْيَدِ».
 (المعجم ۲۶) - بَابُ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ
 شُرْبًا (التحفة ۲۶)

مشروبات سے متعلق احکام ومسائل

۳۴۳۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم ایک تالاب کے پاس سے گزرے تو اس سے منہ لگا کر پانی پینے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”منہ لگا کر پانی نہ پو لیکن اپنے ہاتھ دھولو اور ان میں لے کر پانی پو کیونکہ ہاتھ سے زیادہ پاکیزہ کوئی برتن نہیں۔“

باب: ۲۶- دوسروں کو پانی پلانے والا خود سب سے آخر میں پیے

۳۴۳۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ،
 وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ
 زَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ الْكُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 «سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا».

۳۴۳۴- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کو پانی پلانے والا آخر میں پیا کرتا ہے۔“

🌞 فائدہ: یہ چیز آداب میں شامل ہے کہ خود آخر میں پیے۔ اسی طرح کوئی چیز تقسیم کرے تو سب سے آخر میں حصہ لے تاہم ایسا کرنا واجب نہیں۔

باب: ۲۷- شیشے کے برتن میں پانی پینا جائز ہے

(المعجم ۲۷) - بَابُ الشُّرْبِ فِي الزُّجَاجِ
 (التحفة ۲۷)

۳۴۳۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّانٍ:
 حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا مَيْدَلُ بْنُ
 ۳۴۳۵- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس شیشے کا ایک پیالہ تھا۔

۳۴۳۳- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي شيبة كما في المحلى: ۵۲۱/۷، مثله: ۱۱۰۹ عن محمد بن فضيل به، ووقع السقط في المصنف المطبوع: ۴۱/۸.

۳۴۳۴- [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الاشرية، باب ما جاء أن ساقى القوم آخرهم شرباً، ح: ۱۸۹۴ من حديث حماد به، وقال: "حسن صحيح".

۳۴۳۵- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن سعد: ۱/۴۸۵ من حديث مندل به، وضعفه البوصيري من أجل ضعف مندل، تقدم، ح: ۱۲۴۷، وتدلّس ابن إسحاق، تقدم، ح: ۱۲۰۹.

۳۰. أَبْوَابُ الْأَشْرِبَةِ مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ
الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَدَحُ
قَوَارِيرَ يَشْرَبُ فِيهِ.



www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

طب کی تعریف، بیماریوں کی اقسام اور ان کے علاج کا بیان

✽ لغوی تعریف: لغت میں طب کے معنی جسمانی و ذہنی علاج اور دوا دارو ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی فلاح و بہبود ان کے منافع کے حصول اور ان کی عیش و عشرت کو آسان بنانے کے لیے زمین میں بے شمار اشیاء پیدا فرمائی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا﴾ (البقرة: ۲۹) ”وہ اللہ جس نے تمہارے لیے زمین کی تمام چیزوں کو پیدا کیا۔“ ان اشیاء میں جو مضر صحت تھیں یا جو انسانی عزت و آبرو یا عقل کے لیے نقصان دہ تھیں انھیں حرام قرار دے کر باقی اشیاء حلال قرار دیں۔ ان اشیاء کی کمی بیشی سے انسانی صحت کو نقصان پہنچتا ہے، لہذا مالک کائنات نے اس نقصان کی تلافی کے لیے دوا اور علاج کو مشروع فرمایا۔ کوئی ایسی بیماری نہیں جس کا علاج اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو عطا نہ فرمایا ہو۔

ارشاد نبوی ہے: ﴿مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً﴾ (صحیح البخاری، الطب، باب ما أنزل الله داءً إلا أنزل له شفاء، حدیث: ۵۶۷۸) ”اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کی شفا (اور علاج دوا) نازل فرمائی ہے۔“ لہذا جب کوئی شخص بیمار ہو جائے تو علاج کروانا سنت ہے۔ یہ توکل کے خلاف نہیں بلکہ

اسباب اختیار کرنا توکل کے عین مطابق ہے۔ ارشاد نبوی ہے: [تَدَاوُوا عِبَادَ اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ مَعَهُ شِفَاءً إِلَّا الْمَوْتَ وَالْهَرَمَ] (مسند احمد: ۴/۲۷۸) ”اللہ کے بندو! دوا دارو کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے موت اور بڑھاپے کے سوا ہر بیماری کی شفا پیدا کی ہے۔“

* بیماری کی اقسام اور ان کا علاج: بیماری کی دو قسمیں ہیں: ① دل کی بیماریاں جیسے شک و شبہ شہوت اور کفر و عناد کی بیماریاں۔ ② بدنی بیماریاں۔ دل کی بیماریوں کا علاج صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی لائی ہوئی تعلیمات سے ہو سکتا ہے کیونکہ ان بیماریوں کے اسباب و علاج کی معرفت صرف رسولوں کے ذریعے ہی سے ممکن ہے۔ قرآن مجید نے ان بیماریوں کا متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے جیسے: ﴿فَبِمَا قُلُوبُهُمْ مَرَضَ فَرَّادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا﴾ (البقرة: ۱۰۳) ”ان کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ تعالیٰ نے انھیں بیماری میں مزید کر دیا۔“ یعنی ان کے دلوں میں کفر و نفاق کی بیماری ہے جو اصلاح نہ کرنے پر بڑھتی ہی گئی۔

بدنی بیماریوں کا علاج دو طرح سے کیا جاتا ہے۔ اولاً وہ علاج جو اللہ تعالیٰ نے ہر انسان اور حیوان کی فطرت میں رکھا ہے جیسے بھوک لگنے پر کھانا کھانا پیاس لگنے پر پانی پینا وغیرہ جبکہ دوسری قسم کے علاج کے لیے بیماری کے اسباب اور ان کو دور کرنے کے لیے مناسب دوا کے لیے غور و فکر کرنا پڑتا ہے۔ طب نبوی میں ہر دو قسم کی بیماریوں کا شافی علاج موجود ہے البتہ اسباب کے موافق علاج کے لیے حافظ اور تجربہ کار طبیب کی خدمات حاصل کرنا مستحسن امر ہے۔

* حافظ طبیب کی پہچان: علاج کے لیے مؤثر دوا کا انتخاب بے حد ضروری ہے کیونکہ ہر بیماری اپنی مناسب دوا ہی سے بیاذن اللہ دور ہوتی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: [لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ، فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى] (صحیح مسلم، الطب) باب لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ..... حدیث: (۲۲۰۳) ”ہر بیماری کی دوا ہے۔ جب بیماری کے موافق دوا مریض کو مل جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے صحت یاب ہو جاتا ہے۔“ بیماری کی نوعیت کے مطابق مناسب دوا صرف تجربہ کار عقل مند اور حافظ و فطین طبیب ہی دے سکتا ہے۔ حافظ حکیم کی پہچان کے لیے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے متعدد امور ذکر کیے ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں:



- ① حاذق حکیم وہ ہے جو بیماری کی نوعیت کو سمجھ سکے۔
- ② بیماری کے سبب کو معلوم کر سکے۔
- ③ مریض کی بدنی قوت کا اندازہ لگا سکے کیونکہ اگر مریض کی قوت مرض پر غالب آسکتی ہو تو پھر دوا کی ضرورت نہیں ہوتی۔
- ④ مریض کی طبی حالت کو جان سکے کہ وہ گرم مزاج ہے یا خشک و تر وغیرہ؟
- ⑤ سال بھر کے موسم کے مطابق دوا اختیار کر سکے کیونکہ بعض موسم خاص امراض کے علاج کے لیے مفید نہیں ہوتے، مثلاً: آپریشن کے لیے سخت گرمی کا موسم۔
- ⑥ مریض کے علاقے کی آب و ہوا کا خیال رکھے۔
- ⑦ دوا کی قوت کی پہچان رکھتا ہو۔
- ⑧ سائیڈ ایفکٹ (دوا کے مضراثرات) سے واقف ہونا۔
- ⑨ صرف بیماری کا علاج ہی مقصود نہ ہو بلکہ دوسرے کسی بھی مرض سے بچاؤ بھی کرے۔
- ⑩ صرف حلال دوا سے علاج کرے۔
- ⑪ طبی اور روحانی علاج کرے۔
- ⑫ مریض کے ساتھ شفقت اور نرمی سے پیش آئے۔
- ⑬ موجودہ صحت کی حفاظت، ضائع ہونے والی قوت کے حصول، بیماری کو حسب طاقت کم کرنے اور ادنیٰ مصلحت کی خاطر اعلیٰ مصلحت کو نہ چھوڑنے والا طبیب۔

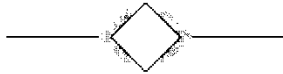
* طب نبوی کے چند ہرمل ٹانک: طب نبوی میں چند ادویات ایسی ہیں جو بہت سی بیماریوں کا شافی علاج ہیں، البتہ ان کے استعمال کے لیے مریض کی طبی حالت، بیماری کے اسباب و علل اور دیگر اسباب کو مد نظر رکھنے کے لیے حاذق طبیب کی خدمات حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔

⑮ شہد: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يُخْرِجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ﴾ (النحل: ۶۹) ”ان کے پیٹوں سے مختلف رنگ کا مشروب (شہد) نکلتا ہے اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔“

۳۱۔ أبواب الطب طب کی لغوی تعریف، بیماریوں کی اقسام اور ان کے علاج کا بیان

⑤ زمزم: ارشاد نبوی ہے: [مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ] (سنن ابن ماجہ، المناسک، باب الشرب من زمزم، حدیث: ۳۰۶۲) ”زمزم کو جس (نیک) مقصد اور نیت سے پیا جائے یہ اسی کے لیے مؤثر ہو جاتا ہے۔“

⑥ کلونجی: رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: [فِي الْحَبَةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ] (صحیح البخاری، الطب، باب الحبة السوداء، حدیث: ۵۶۸۸) ”سیاہ دانے (کلونجی) میں موت کے سوا ہر بیماری کی شفا ہے۔“



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۱) أَبْوَابُ الطَّبِّ (التحفة ۲۳)

طب سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) - بَابُ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءَ إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً (التحفة ۱)

باب ۱- اللہ نے ہر بیماری کی شفا (حاصل کرنے کے لیے) دوا نازل کی ہے

۳۴۳۶- حضرت اسامہ بن شریک (ؓ) (تخلی) سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں (مجلس میں) موجود تھا جب اعرابی نبی ﷺ سے سوالات کر رہے تھے: کیا فلاں کام کرنے میں ہم پر گناہ ہے؟ کیا فلاں کام کرنے میں ہم پر گناہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”اللہ کے بندو! اللہ نے حرج (مشکلی) کو دور کر دیا ہے مگر جس نے اپنے بھائی کی عزت میں سے ایک حصہ کاٹ لیا، یہی ہے جس نے گناہ کیا۔“ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہمیں اس بات سے گناہ ہوگا کہ ہم (بیماری سے شفا کے لیے) دوا (استعمال) نہ کریں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے بندو! (شفا کے لیے) دوا (استعمال) کیا کرو! اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جو بیماری بنائی ہے اس کی شفا (کے لیے) دوا بھی بنائی ہے“

۳۴۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْأَعْرَابَ يَسْأَلُونَ النَّبِيَّ ﷺ: أَعْلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذَا؟ أَعْلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذَا؟ فَقَالَ [لَهُمْ]: «عِبَادَ اللَّهِ وَضَعَ اللَّهُ الْحَرَجَ إِلَّا مَنْ افْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ أَخِيهِ شَيْئًا. فَذَاكَ الَّذِي حَرَجٌ» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ عَلَيْنَا جُنَاحٌ أَنْ لَا نَقْدَأُ وَى؟ قَالَ: «تَدَاوَوْا، عِبَادَ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ، لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ مَعَهُ شِفَاءً. إِلَّا الْهَرَمَ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا خَيْرٌ مَا أُعْطِيَ الْعَبْدُ؟ قَالَ: «خُلُقٌ حَسَنٌ».

۳۴۳۶- [إسناده صحيح] أخرجه أبوداود، الطب، باب الرجل يتداوى، ح: ۳۸۵۵ من حديث زياد به، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ۲۰۳۸، وصححه ابن حبان، والوصيري، والحاكم: ۳۹۹/۴، والذهبي، وقال سفیان بن عیینة: "ما على وجه الأرض اليوم إسناده أجود من هذا".

سوائے شدید بڑھاپے کے۔“ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! بندے کو سب سے بہتر چیز کیا عطا ہوئی ہے؟ فرمایا: ”اچھا اخلاق۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ رسول اللہ ﷺ کے حسن اخلاق کا مظہر ہے کہ آپ اسلام میں نئے داخل ہونے والوں کے نامناسب رویے کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے تھے۔ ② اسلام کے احکام انسانی فطرت کے مطابق ہیں اس لیے ان میں ایک طرح کی سہولت موجود ہے۔ ③ عزت میں سے حصہ کاٹنے کا مطلب ہے کہ اس کی آبروریزی کی یا ایسا کام کیا یا ایسی بات کہی جس سے اس کی عزت میں فرق آئے۔ ④ بیماری کا علاج کرنا بھی جائز اسباب میں سے ہے جنہیں اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ⑤ ہر بیماری کا علاج موجود ہے یہ انسان کی محنت سمجھ اور توجہ پر مبنی ہے کہ مریض کی بیماری کو سمجھے اور مناسب دوا کا انتخاب کرے۔ ⑥ بچپن کے بعد جوانی اور جوانی کے بعد بڑھاپا اللہ کا بنایا ہوا مستقل نظام ہے اس لیے یہ اپنے وقت پر آتا ہی ہے۔ انسان کو جوانی کی قوتوں سے محروم ہونے سے پہلے نیکیاں کر لینی چاہئیں تاکہ بڑھاپے میں حسرت و ندامت نہ ہو۔ ⑦ خوش اخلاقی انسان کی ایسی خوبی ہے جس سے دنیا میں بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے اور آخرت میں بھی اس لیے یہ اللہ کا عظیم احسان ہے۔



۳۴۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حضرت ابو خزیمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: ہم دواؤں کے ذریعے سے علاج کرتے ہیں اور دعاؤں کے ساتھ دم کرتے ہیں اور دفاعی اشیاء کے ذریعے سے اپنا بچاؤ کرتے ہیں کیا یہ چیزیں اللہ کی تقدیر میں سے کسی چیز کو روک سکتی ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بھی اللہ کی تقدیر میں شامل ہیں۔“

۳۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۴۳۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الرقي والأدوية، ح: ۲۰۶۵ من حديث ابن عينة به، وقال: "حسن صحيح" * ابن أبي خزيمة مجهول (تقريب وغيره)، وأبو خزيمة صحابي، وروايته راجحة، وللحديث طرق أخرى بأسانيد ضعيفة، منها حديث الحاكم: ۳۲/۱، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وفيه عنقة الزهري.

۳۴۳۸۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۴۱۳/۱ من حديث سفیان الثوري، تقدم ح: ۳۷۷، والحميدي وغيرهما من

۳۱- أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے جو بیماری نازل کی ہے اس کی دوا بھی ضرور نازل کی ہے۔“

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شَفِيَّانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً، إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ دَوَاءً».

۳۳۳۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے جو بیماری نازل کی ہے اس کی شفا (دوا) بھی نازل کی ہے۔“

۳۴۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْحَوْهَرِيُّ: قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً، إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً».

(المعجم ۲) - بَابُ الْمَرِيضِ يَنْتَهِي الشَّيْءُ (التحفة ۲)

باب ۲- اگر بیمار کا کسی چیز کو جی چاہے

۳۳۴۰- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے ایک آدمی کی عیادت فرمائی تو اس سے پوچھا: ”تمہیں کس چیز کی خواہش ہے؟“ اس نے کہا: گندم کی روٹی کو جی چاہتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس کے پاس گندم کی روٹی ہو وہ اپنے بھائی کے ہاں بھیج دے۔“ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کا مریض کسی چیز کی خواہش ظاہر کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے کھلا دے۔“

۳۴۴۰- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَكِينٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَادَ رَجُلًا. فَقَالَ لَهُ: «مَا تَسْتَهِي؟» قَالَ: أَشْتَهِي خُبْزَ بُرٍّ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ كَانَ عِنْدَهُ خُبْزُ بُرٍّ، فَلْيَبْعُثْ إِلَى أَخِيهِ» ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا اشْتَهَى مَرِيضٌ أَحَدَكُمْ شَيْئًا، فَلْيُطْعِمْهُ».

۴۴ حدیث عطاء بہ، وصحیحہ ابن حبان (الإحسان)، ح: ۶۰۳۰، والحاکم: ۱۹۶/۴، ۱۹۷، ۳۹۹، والذہبی، والحدیث طریق آخر عند ابن حبان (موارد)، ح: ۱۳۹۸.

۳۴۳۹- أخرجه البخاري، الطب، باب ما أنزل الله داء إلا أنزل له شفاء، ح: ۵۶۷۸ من حديث أبي أحمد الزبير بن

۳۴۴۰- [ضعيف] تقدم، ح: ۱۴۳۹، وحسنه البوصيري.

۳۱- أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۴۴۱- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْهَمَّانِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ. قَالَ: «أَتَسْتَهِي شَيْئًا؟ أَتَسْتَهِي كَعْكًا». قَالَ: نَعَمْ فَطَلَبُوا لَهُ.

۳۴۴۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک بیمار کی عیادت کے لیے اس کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے؟ کیا تمہارا جی کیک کھانے کو چاہتا ہے؟“ اس نے کہا: ہاں چنانچہ اس کے لیے کیک منگوایا گیا۔

(المعجم ۳) - بَابُ الْحُمَةِ (التحفة ۳)

باب ۳- پرہیز کا بیان

۳۴۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ، قَالَا: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ أُمِّ الْمُؤَذِرِ بِنْتِ قَيْسِ الْأَنْصَارِيَّةِ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَمَعَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. وَعَلَيَّ نَاقَةٌ مِنْ مَرَضٍ. وَلَنَا دَوَالِي مُعَلَّقَةٌ. وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهَا. فَتَنَّاوَلُ عَلِيٌّ لِیَأْكُلَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ: «مَهْ. يَا عَلِيُّ! إِنَّكَ نَاقَةٌ» قَالَتْ: فَصَنَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ سِلْفًا وَشَعِيرًا. فَقَالَ

۳۴۴۲- حضرت ام منذر سلمی بنت قیس انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیماری کی وجہ سے کمزور ہو گئے تھے۔ ہمارے ہاں نیم پختہ کھجوروں کے خوشے (ری سے) لٹک رہے تھے۔ نبی ﷺ ان میں سے لے لے کر (کھجوریں) کھا رہے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی کھانے کے لیے کچھ کھجوریں لے لیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”علی! رک جاؤ تم ابھی (بیماری سے اٹھے ہو) اس لیے (کم زور ہو)۔“ ام منذر رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے لیے چند راور جو پکائے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”علی! اس میں سے کھاؤ“ یہ تمہارے لیے زیادہ مفید ہے۔“



۳۴۴۱- [ضعیف] تقدم، ح: ۱۴۴۰.

۳۴۴۲- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الحمية، ح: ۲۰۳۷ من حديث يونس بن محمد، وقال: 'حسن غريب'، وفيه عثمان بن عبد الرحمن التيمي، وقال ابن بشار: 'حديث جيد'، وصححه الحاكم: ۴/ ۴۰۷، والذهبي، وأخرجه أبو داود، ح: ۳۸۵۶ من حديث أبي داود، وأبي عامر عن فليح به.

النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ: «يَا عَلِيُّ! مِنْ هَذَا، فَأَصِبْ. فَإِنَّهُ أَنْفَعُ لَكَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① بیمار کو خوراک میں احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ ② بیمار کو چاہیے کہ وہ چیز کھائے جو اس کے لیے مفید ہو اور اس چیز سے پرہیز کرے جو اس بیماری میں نقصان دہ ہو۔ ③ سبیل کا مطلب محمد فواد عبدالباقی نے ”کھائی جانے والی نباتات“ یعنی سبزیوں یا کیا ہے اور علامہ وحید الزماں خاں نے اس لفظ کا ترجمہ چقدر کیا ہے۔ ④ بیماری کے بعد روزہ منہضم اور غذائیت والی خوراک استعمال کرنی چاہیے۔

۳۴۴۳- حضرت صہیب (بن شان رومی) رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ نبی ﷺ کے سامنے روٹی اور کھجوریں تھیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”آئیے! تناول کیجیے۔“ میں نے کھجوریں کھانا شروع کر دیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم کھجوریں کھا رہے ہو حالانکہ تمھاری آنکھ دھکتی ہے۔“ میں نے کہا: میں دوسری طرف سے چارہا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے۔

۳۴۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ صَيْفِيٍّ مِنْ وَلَدِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ صُهَيْبٍ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ خُبْزٌ وَتَمْرٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَذْنُ فُكُلٍ» فَأَخَذْتُ أَكُلُ مِنَ التَّمْرِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَأْكُلُ تَمْرًا وَبِكَ رَمَدٌ؟» قَالَ: فَقُلْتُ: إِنِّي أَمْضَعُ مِنْ نَاحِيَةِ أُخْرَى. فَتَسَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

🌞 فوائد و مسائل: ① مہمان کو کھانے کی پیش کش کی جائے تو اسے چاہیے کہ تکلف نہ کرے، قبول کر لے۔ ہاں! اگر اس کو ضرورت نہیں ہے تو اور بات ہے۔ ② بیمار کو کھانے پینے میں احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ ③ بزرگ شخصیت سے بھی مزاح کی بات کی جاسکتی ہے بشرطیکہ ادب و احترام کی حدود سے تجاوز نہ ہو۔

باب: ۴- بیمار کو کھانا کھانے پر مجبور نہ کریں

(المعجم ۴) - بَابُ لَا تُكْرَهُوا الْمَرِيضَ عَلَى الطَّعَامِ (التحفة ۴)

۳۴۴۳- حضرت عقبہ بن عامر جعفی رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۴۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۳۴۴۳- [إسناده حسن] أخرجه البيهقي: ۳۴۴/۹ من حديث ابن المبارك به، وقال البوصيري: "هذا إسناد صحيح، وصححه الحاكم (۳/۳۹۹/۴)، والذهبي".

۳۴۴۴- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء لا تكرهوا مرضاكم على الطعام والشراب، ۴۴

۳۱- ابواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ
مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُقْبَةَ
ابْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«لَا تُكْرَهُوا مَرْضَاتِكُمْ عَلَى الطَّعَامِ
وَالشَّرَابِ. فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ امام ترمذی اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے دیگر شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ اور انہی کی رائے درست معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحیحۃ للالبانی، رقم: ۷۲۷) ② مریض کے لیے صحت مند انسان والی غذا مفید نہیں ہوتی، اس لیے انہیں ہماری غذا نہ دی جائے۔ ③ اگر مریض کی طبیعت کھانے پینے پر آمادہ نہ ہو تو سختی نہ کی جائے کیونکہ زبردستی کھلائی ہوئی غذا فائدے کی بجائے نقصان پہنچاتی ہے۔ ④ مناسب ترغیب کے ذریعے سے ہلکی پھلکی روزہ ہضم غذا دی جاسکتی ہے تاکہ قوت قائم رہے۔ ⑤ ”اللہ تعالیٰ مریض کو کھلاتا پلاتا ہے۔“ اس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں تندرست آدمی کی طرح کھانے پینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔



باب: ۵- تلبینہ کا بیان

(المعجم ۵) - بَابُ التَّلْبِينَةِ (التحفة ۵)

۳۴۴۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ
الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَهَ، عَنْ أُمِّهِ،
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا
أَخَذَ أَهْلَهُ الْوُعْكَ، أَمَرَ بِالْحَسَاءِ. قَالَتْ:
وَكَانَ يَقُولُ: «إِنَّهُ لَيَرْتُو فُوَادَ الْحَزِينِ،
وَيَسْرُو عَنْ فُوَادِ السَّقِيمِ، كَمَا تَسْرُو
إِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ عَنْ وَجْهِهَا بِالْمَاءِ».

۳۴۴۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے گھر میں جب کسی کو بخار ہوتا تو آپ تلبینہ تیار کرنے کا حکم دیتے۔ اور نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”اس سے غمزدہ انسان کے دل کو سہارا ملتا ہے۔ اور بیمار کے دل سے رنج کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح کوئی عورت پانی کے ذریعے سے اپنے چہرے سے میل پچیل دور کرتی ہے۔“

ح: ۲۰۴۰ من حدیث بکر بہ، وقال: "حسن غریب"، وكذا حسنه البوصيري * بكر ضعفه الجمهور، ولحديثه شواهد ضعیفة عند الحاكم: ۴/ ۱۰/ ۴ وغیره.

۳۴۴۵- [إسناده حسن] أخرجه الترمذی، الطب، باب ما جاء ما يطعم المريض، ح: ۲۰۳۹ من حدیث إسماعیل بہ، وقال: "حسن صحيح، أم محمد بن السائب مجهولة"، وصححه الحاكم: ۴/ ۱۱۷، ووافقه الذهبي.

۳۴۴۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ :

۳۴۴۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”ناپسندیدہ مفید چیز تلبینہ (حریرہ) کو اپناؤ۔“ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے گھر میں جب کوئی بیمار ہو جاتا تو (حریرہ کی) ہنڈیا آگ پر چڑھی رہتی تھی کہ (اس کا معاملہ) کسی ایک طرف لگ جاتا یعنی وہ فوت ہو جاتا یا شفا یاب۔

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَيُّمَنَ بْنِ نَابِلٍ ، عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهَا كَلْتُمْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «عَلَيْكُمْ بِالْبَغِيعِضِ النَّافِعِ ، التَّلْبِينَةِ» يَعْنِي الْحَسَاءَ . قَالَتْ : وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، إِذَا اشْتَكَى أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ ، لَمْ تَزَلِ الْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ . حَتَّى يَنْتَهِيَ أَحَدٌ طَرَفِهِ . يَعْنِي يَبْرَأُ أَوْ يَمُوتُ .

🌞 فوائد و مسائل: ① تلبینہ کی وضاحت یوں کی گئی ہے: ”وہ ایک رقیق کھانا ہے جو آنے یا چھان (آنے کی بھوسی) سے بنایا جاتا ہے۔ اس میں بعض اوقات شہد بھی ڈالا جاتا ہے۔“ (النهاية، مادہ ”البن“) ② نواب وحید الزماں خاں نے اس کا ترجمہ ”ہریرہ“ کیا ہے۔ انھوں نے اس کی وضاحت یوں کی ہے: ”حساء وہ کھانا ہے جو آنے پانی اور رغن سے بنایا جاتا ہے۔ اس میں کبھی شیرینی بھی ڈالتے ہیں اور کبھی شہد کبھی آنے کے بدلے آنے کا چھان ڈالتے ہیں اس کو تلبینہ کہتے ہیں اور ہندی میں ہریرہ مشہور ہے۔“ (ترجمہ سنن ابن ماجہ حاشیہ حدیث بڑا) ③ فیروز اللغات اردو میں ”حریرہ“ کے معنی یوں بیان کیے گئے ہیں: ”میٹھی اور گارڈھی چیز جو میدے کو کھانڈ میں گھول کر پکائی جاتی ہے۔“ ④ تلبینہ کی ترغیب دیگر صحیح احادیث میں بھی موجود ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تلبینہ بیمار کے دل کو سہارا دیتا اور غم میں تخفیف کرتا ہے۔“ (صحیح البخاری، الطب، باب التلبینہ للمریض، حدیث: ۵۶۸۹) و صحیح مسلم، السلام، باب التلبینہ محمۃ لفؤاد المریض، حدیث: ۲۴۱۶)

باب الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

باب ۶- کالادانہ (کلونجی)

(التحفة ۶)

۳۴۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ،

۳۴۴۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۴۴۶- [حسن] أخرجه أحمد: ۱۳۸/۶ عن وكيعة به * كَلْتُمْ أُمَ كَلْتُمْ لَا يَعْرِفُ حَالَهَا (تقريب) ووثقها غيره، وأيمن سمع الحديث من فاطمة بنت أبي الليث المنذر كما في المستدرک: ۴/۴۰۷، وصححه الحاكم على شرط البخاري، ووافقه الذهبي، وسنده حسن، فاطمة وأم كلثوم وثقهما الحاكم، والذهبي.

۳۴۴۷- أخرجه البخاري، الطب، باب الحبة السوداء، ح: ۵۶۸۸ من حديث الليث به، ومسلم، الطب، باب التداوي بالحبة السوداء، ح: ۲۲۱۵ عن محمد بن رُمح به.

۳۱- أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کالے دانے میں سام کے سوا ہر مرض کی شفا ہے۔“

وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمِصْرِيَّانِ. قَالَا : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ. عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ. أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ».

سام کا مطلب موت ہے اور کالا دانہ کلونجی ہے۔

وَالسَّامُ الْمَوْتُ. وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّونِيزُ.

۳۴۴۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کالے دانے (کلونجی) کو اختیار کرو۔ اس میں موت کے سوا ہر مرض کی شفا ہے۔“

۳۴۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِهِذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ. فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ».



۳۴۳۹- حضرت خالد بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: ہم لوگ سفر میں تھے۔ ہمارے ساتھ حضرت غالب بن ابجر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ راستے میں بیمار ہو گئے۔ ہم لوگ مدینہ پہنچے تو وہ (اس وقت بھی) بیمار تھے۔ حضرت ابن ابی قتیق رضی اللہ عنہ (عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن بن ابی بکر) ان کی بیمار پرسی کے لیے آئے تو ہم سے فرمایا: تم یہ کالا دانہ (کلونجی) استعمال کرو۔ اس

۳۴۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ: أَنَّ أَبَا إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ ابْنِ أَبَجَرَ. فَمَرِضَ فِي الطَّرِيقِ. فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ. فَقَادَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ وَقَالَ لَنَا: عَلَيْكُمْ بِهِذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ. فَخَذُوا مِنْهَا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا. فَاشْفَوْهَا،

۳۴۴۸- [صحیح] وحسنہ البوصیری رحمہ اللہ عثمان حسن الحدیث، ووقفہ الجمهور، والحديث السابق شاهد له، وانظر، ح: ۳۴۹۵.

۳۴۴۹- أخرجه البخاري، الطب، باب الحبة السوداء، ح: ۵۶۸۷ عن ابن أبي شيبة به.

۳۱۔ ابواب الطب ————— طب سے متعلق احکام و مسائل

ثُمَّ أَفْطَرُوهَا فِي أَنْفِهِ بِقَطْرَاتٍ زَيْتٍ، فِي هَذَا الْجَانِبِ وَفِي هَذَا الْجَانِبِ، فَإِنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُمْ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ هَذِهِ الْحَبَّةَ السَّودَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ السَّامُ» قُلْتُ: وَمَا السَّامُ؟ قَالَ: «الْمَوْتُ».

کے پانچ سات دانے لے کر پٹیں لو پھر زیتون کے تیل میں ملا کر ان کی ناک میں چند قطرے اس طرف اور چند قطرے اس طرف (متھوں میں) ڈالو کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”یہ کالا دانہ ہر بیماری کی شفا ہے سوائے اس کے کہ سام (یہی مقدر) ہو۔“ میں نے کہا: سام کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: ”موت۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① بیمار کی بیمار پرسی کرتے وقت اگر بیماری کا کوئی مجرب علاج معلوم ہو تو مریض کے لواحقین کو بتادینا درست ہے تاہم غیر مجرب دوا کا مشورہ نہیں دینا چاہیے۔ ② علاج کے مختلف طریقوں میں سے ایک طریقہ ناک میں دوائی ڈالنا بھی ہے۔ ③ کلہنچی کے فوائد بہت زیادہ ہیں۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے ”زاد العاد“ میں اختصار کے ساتھ کافی فوائد ذکر کیے ہیں۔ ڈاکٹر خالد غزنوی نے طب نبوی کے موضوع پر اپنی تصنیفات میں اس پر زیادہ تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ ان کتابوں کا مطالعہ مفید ہے۔

(المعجم ۷) - بَابُ الْعَسَلِ (التحفة ۷)

۳۴۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خِدَاشٍ: ۳۳۵۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَكْرِيَاءَ الْقُرَشِيُّ: حَدَّثَنَا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مینے میں تین دن صبح
الزَّيْبُرِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْهَاشِمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَوِيدِ بْنِ کے وقت شہد چاٹ لے اسے کوئی بڑی آفت (بیماری)
سَالِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ، كُلَّ شَهْرٍ، لَمْ يُصِبْهُ عَظِيمٌ مِنَ الْبَلَاءِ».

۳۴۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: ۳۳۵۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَهْلٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَمْرَةَ ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی خدمت میں شہد کا ہدیہ

۳۴۵۰۔ [إسناده ضعيف] أخرجه العقيلي في الضعفاء ۴۰/۳: ت ۹۹۶ من حديث سعيد بن زكريا به، وقال: "ليس له أصل عن ثقة"، ومن طريقه أورده ابن الجوزي في الموضوعات: ۲۱۵/۳، وقال: "هذا حديث لا يصح، قال يحيى: الزبير ليس بشيء"، وله شاهد موضوع فيه علي بن عروة، تقدم، ح: ۲۸۲۳ «الزبير بن سعيد لين الحديث (تقريب)، وعبد الحميد مجهول (أيضاً)، ولا يعرف له سماع من أبي هريرة قاله البخاري.

۳۴۵۱۔ [إسناده ضعيف] وحسنه البوصيري، قلت: أبو حمزة [إسحاق بن الربيع ضعفه الجمهور، والحسن عتق.

۳۱۔ ابواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

الْعَطَّارُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أُمِّدِي لِلنَّبِيِّ ﷺ عَسَلًا. فَقَسَمَ بَيْنَنَا لُعَقَةً لُعَقَةً. فَأَخَذْتُ لُعَقَتِي. ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَزَادًا أُخْرَى؟ قَالَ: «نَعَمْ».

پیش کیا گیا۔ آپ نے ہمارے درمیان ایک ایک چھج شہد تقسیم فرمایا۔ میں نے اپنا حصہ لے لیا، پھر عرض کیا: اللہ کے رسول! مزید ایک چھج لے لوں؟ فرمایا: ”ہاں (لے لو)۔“

☀ فائدہ: لُعَقَةً سے مراد شہد کی وہ مقدار ہے جو انگلی یا چمچے سے ایک بار لے کر چاٹ لی جائے۔

۳۴۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالشِّقَاءَيْنِ: الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ».

۳۳۵۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو شفا دہانی چیزیں اختیار کرو: شہد اور قرآن۔“

☀ فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم دیگر دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ شہد جسمانی بیماریوں سے شفا کا باعث ہے اور قرآن سے روحانی اور قلبی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ ② قرآن سے جسمانی بیماریاں بھی دور ہوتی ہیں، جیسے سانپ کے ڈسے ہوئے مریض کو سورۃ فاتحہ کا دم کرنے سے شفا ہوگئی تھی۔ (صحیح البخاری، الطب، باب الرقی بفاتحة الكتاب، حدیث: ۵۴۳۶، وصحیح مسلم، السلام، باب جواز أخذ الأجرة على الرقية بالقرآن والأذكار، حدیث: ۲۲۰۱)

(المعجم ۸) - بَابُ الْكَمَاءِ وَالْعَجْوَةِ

(التحفة ۸)

۳۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيسَى، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ،

۳۳۵۳۔ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کھمبی من کی قسم سے ہے۔ اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے۔ عجوہ مجبور جنت سے ہے اور یہ جن کے اثر (یا

۳۴۵۲۔ [سناده ضعيف] أخرجه الخطيب: ۳۸۵/۱۱ من حديث زيد بن الحباب به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۴/۲۰۰، ۴۰۳، ووافقه الذهبي، وصححه البوصيري قلت: علته عن عنة أبي إسحاق، وأخرج الخطيب بإسناد ضعيف منكر عن زيد بن الحباب عن شعبة عن أبي إسحاق به.

۳۴۵۳۔ [حسن] وحسنه البوصيري، أخرجه أحمد: ۴۸/۳ من حديث أسباط بن محمد به، وتابعه زهير بن معاوية //

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱- أبواب الطب

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْكُمَاءُ مِنْ
الْمَنْ. وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ. وَالْعَجْوَةُ مِنْ
الْجَنَّةِ. وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ الْجَنَّةِ».

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الرَّقِيقَانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ
هِشَامٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ،
عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے سعید بن مسلمہ بن ہشام کے
واسطے سے بھی نبی ﷺ سے مذکورہ بالا روایت کی مثل
بیان کی ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① من اس قدر قوی خوراک کا نام ہے جو بنی اسرائیل پر نازل کی گئی تھی۔ وہ بیٹھے دانوں کی
شکل میں ہوتی تھی۔ وہ لوگ حسب ضرورت لے کر استعمال کر لیتے تھے۔ ② کھمبی کو من اس لیے فرمایا گیا ہے
کہ یہ بھی بلا مشقت حاصل ہو جاتی ہے۔ ③ کھمبی کی کئی قسمیں ہیں جن میں سے بعض قابل استعمال ہیں اور
بعض نقصان دہ۔ ”کماء“ مفید قسموں میں سے ایک ہے۔ آج کل مفید اقسام کی کھمبی خود اگائی جاتی ہے جو غذا
میں استعمال ہوتی ہے۔ ④ کھمبی کا پانی آنکھ کے امراض کے لیے استعمال کرنے کے بارے میں بعض علماء نے
کہا ہے کہ اسے دوسری دوا میں ملا کر استعمال کرنا چاہیے مثلاً: ائمہ سرے میں کھمبی کا پانی ملا کر گوندھ لیا جائے پھر
اسے آنکھ میں لگایا جائے۔ بعض علماء کی رائے میں اس کا پانی نکال کر صرف وہی استعمال کیا جائے۔ (زاد المعاد)
صحیح بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ اطباء کے مشورے سے آنکھ کی مختلف بیماریوں میں الگ الگ مناسب طریقے سے
استعمال کیا جائے۔ ⑤ عجمہ کے بارے میں اسی مفہوم کی ایک حدیث صحیح بخاری میں ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:
”جو شخص صبح کے وقت سات عجمہ کھجوریں کھائے اس دن اسے زہر یا جادو سے کوئی تکلیف (یا نقصان) نہیں
ہوگا۔“ (صحیح البخاری، الطب، باب الدواء بالعجوة للسحر، حدیث: ۵۷۶۸)

۳۴۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: ۶۶۷۵، ۶۶۷۴، وَالْأَعْمَشُ تَابِعَهُ شُعْبَةُ تَحْفَةُ الْأَشْرَافِ: ۱۸۹/۳،
أَنْبَأَنَا شُعْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ: «الْكُمَاءُ مِنْ
الْمَنْ. وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ. وَالْعَجْوَةُ مِنْ
الْجَنَّةِ. وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ الْجَنَّةِ».

❖ أبو خزيمة وجري، السنن الكبرى للنسائي، ج: ۵، ۶۶۷۵، * والأعمش تابعه شعبة تحفة الأشراف: ۱۸۹/۳،
ح: ۲۲۸۱ إن لم يكن وهما، ورواه شعبة عن أبي بشر عن شمر عن أبي هريرة به مختصراً، وإسناده حسن.

۳۴۵۴- أخرجه البخاري، التفسير، باب "وظللتنا عليكم الغمام وأنزلنا عليكم المن والسلوى"، ح: ۴۴۷۸،
ومسلم، الأطعمة، باب فضل الكمأة ومداواة العين بها، ح: ۱۶۱/۲۰۴۹ من حديث ابن عبيدة به.

۳۱- أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

عُمَيْرٌ، سَمِعَ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ يَقُولُ: هَبْ جَوَالِدُ بْنُ إِسْرَائِيلَ نَازِلًا كَمَا تَقَالُ. وَأَمَّا هَذَا فَقَدْ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنْ أَلْزَمَ اللَّهُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءُ الْعَيْنِ».

۳۴۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا مَطَرُ الْوَرَّاقُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَذَكَرْنَا الْكُمَاةَ. فَقَالُوا: هُوَ جَدْرِي الْأَرْضِ. فَنَبِيَّ الْحَدِيثِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: «الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنْ. وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ. وَهِيَ شِفَاءُ مِنَ السَّمِّ».

🌞 فائدہ: جنت سے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ برکت والی ہے یا کھجور کی یہ قسم جنت سے زمین پر آئی ہے جس طرح حجر اسود جنت سے زمین پر بھیجا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۴۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا الْمُشَمِّلُ بْنُ إِبْنِ أَبِي الْمُرْتَبِ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شَلِيمٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرُو الْمُزَنِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ».

۳۴۵۵- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الكُمَاة والعجوة، ح: ۲۰۶۸ من حديث شهر به، وله شواهد كثيرة.

۳۴۵۶- [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۳۱/۵ عن ابن مهدي به، وصححه الحاكم على شرط مسلم (۴/۴۰۶)، وقال البوصيري: "هذا إسناده صحيح، ورجاله ثقات"، شك المشمئل فيه: "الصخرة أو الشجرة"، وهو ثقة.



۳۱۔ أبواب الطب - طب سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَفِظْتُ الصَّخْرَةَ، حضرت عبدالرحمن بن مہدی رحمہ اللہ نے کہا: میں نے صخرہ کا لفظ خود اپنے استاد (مشعل بن ایاس مزی بن یزید) کے منہ سے سنا ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً صحیح اور قابل حجت قرار دیا ہے اور دیگر محققین نے بھی اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے، البتہ متن میں اضطراب کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ حدیث کے راوی مشعل روایت بیان کرتے ہوئے کبھی تو صخرہ کا لفظ بولتے ہیں اور کبھی شجرہ کا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ راوی کو صحیح الفاظ یاد نہیں ہیں اور یہ ایسا تردد اور شک ہے جو اضطراب کہلاتا ہے اور حدیث کے ضعیف اور ناقابل حجت ہونے پر دلالت کرتا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً صحیح ہونے کے باوجود قابل عمل اور قابل حجت نہیں ہے تاہم مجوہ کے جنت سے ہونے کا ذکر دوسری صحیح احادیث سے ملتا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (من ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۳۵۶، وإرواء الغلیل للکلبانی، رقم: ۲۶۹۶) ② بعض شارحین بیان کرتے ہیں کہ صخرہ سے مراد وہ چٹان ہے جو بیت المقدس کے شہر میں مسجد اقصیٰ میں ہے۔ آج کل اس چٹان پر ایک بڑا گنبد بنا ہوا ہے۔

(المعجم ۹) - بَابُ السَّنَا وَالسَّنَوَاتِ

(التحفة ۹)

۳۳۵۷۔ حضرت ابو ابی عبد اللہ بن ام حرام رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے۔ انھوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: ”سنا اور سنوت اہناؤ ان میں سام کے سوا ہر بیماری سے شفا ہے۔“ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! سام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”موت۔“

۳۴۵۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يُونُسَ بْنِ سَرْجٍ الْفَرَّيَّابِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ بَكْرِ السَّكْسَكِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عُبَيْلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَبِي بِنَ أُمِّ حَرَامٍ، وَكَانَ قَدْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْقِبْلَتَيْنِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ [يَقُولُ]: «عَلَيْكُمْ بِالسَّنَا وَالسَّنَوَاتِ. فَإِنَّ فِيهِمَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَمَا السَّامُ؟ قَالَ: «الْمَوْتُ».

۳۴۵۷۔ [حسن] أخرجه الحاكم: ۲۰۱/۴ من حديث عمرو بن بكر به، وقال: "صحيح الإسناد"، وقال الذهبي: "عمرو أتهمه ابن حبان، وقال ابن عدي له مناكير" وفي التقریب "متروك"، وله شاهد حسن عند النسائي في الكبرى، ح: ۷۵۷۷.

۳۱- أبواب الطب

قَالَ عَمْرُو: قَالَ ابْنُ أَبِي عَبْلَةَ: السَّنُوتُ الشَّبْتُ. وَقَالَ آخَرُونَ: بَلْ هُوَ الْعَسَلُ الَّذِي يَكُونُ فِي زَقَاقِ السَّمَنِ. وَهُوَ قَوْلُ الشَّاعِرِ:

هُمْ السَّمْنُ بِالسَّنُوتِ لَا أَلْسَ بَيْنَهُمْ
وَهُمْ يَمْنَعُونَ الْجَارَ أَنْ يَتَقَرَّدَا

طب سے متعلق احکام و مسائل

ابن ابی عبیلہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سنوت سے مراد شبت (خوشبودار پتے جو کھانے میں ڈالے جاتے ہیں) ہے۔ دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ شہد ہے جو گھئی کی مکھنوں میں رکھا گیا ہو۔ ایک شاعر کا شعر ہے:

وہ لوگ شہد ملے گھئی کی طرح ہیں، وہ خیانت نہیں کرتے (یا آپس میں نہیں لڑتے) اور اپنے ہمسائے کی حفاظت کرتے ہیں تاکہ اسے دھوکا نہ دیا جائے۔

🌞 نوادہ و مسائل: ① نواب وحید الزمان خاں نے سنوت کا ترجمہ ”سویہ“ کیا ہے۔ یہ ایک پودا ہے۔ بعض لوگ اسے ساگ میں شامل کرتے ہیں جب کہ اس روایت میں اس کا مطلب ”شہد“ بتایا گیا ہے۔ ② سنا کی بھی ایک پودا ہے جس کی پتی دست آور ہوتی ہے۔ ③ نباتات سے علاج بہتر طریقہ ہے۔

باب: ۱۰- نماز شفاء

(المعجم ۱۰) - باب: الصَّلَاةُ شِفَاءً

(التحفة ۱۰)

596

۳۴۵۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو پہر کے وقت (ظہر کی نماز کے اول وقت میں، مسجد میں) تشریف لے گئے۔ میں بھی اول وقت (مسجد میں) چلا گیا۔ میں نے (نفل) نماز پڑھی پھر بیٹھ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: [أَشْهِمُكَ دَرْدًا؟] ”کیا تیرے پیٹ میں درد ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”اٹھ کر نماز پڑھ کیونکہ نماز میں شفا ہے۔“

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فارسی میں کہا: [أَشْهِمُكَ دَرْدًا؟] ”کیا تیرے پیٹ میں درد ہے؟“

۳۴۵۸- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ مِسْكِينَ: حَدَّثَنَا ذَوَادُ بْنُ عُلْبَةَ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: هَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ فَهَجَرْتُ. فَصَلَّيْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ. فَالْتَفَتَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَشْهِمُكَ دَرْدًا؟» قُلْتُ: نَعَمْ. يَارَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «قُمْ فَصَلِّ، فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شِفَاءً».

حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْقُطَّانُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرِ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا

۳۴۵۸- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۰۳، ۳۹۰/۲ من حديث ذواد به، وهو ضعيف عابد كما في التريب، وتابعه الصلت بن الحجاج عند ابن عدي، العلل المتناهية: ۱/۱۷۱، قال ابن عدي: "عامة حديثه منكر"، وضعفه البوصيري من أجل لَيْث، وقد تقدم، ح: ۲۰۸.

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱- أبواب الطب

دَوَاؤُ بَنِ عُلْبَةٍ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَقَالَ فِيهِ: أَشَكَمْتُ دَرْدًا؟ يَعْنِي تَشْتَكِي بَطْنَكَ، بِالْفَارِسِيَّةِ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے یہ حدیث اپنے خاندان والوں کو سنائی تو انھوں نے (قاضی سے) اس کی شکایت کر دی۔ (حدیث کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ ہے۔)

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَ بِهِ رَجُلٌ لِأَهْلِهِ. فَاسْتَعْدُوا عَلَيْهِ.

باب: ۱۱- بری دوا (زہر) سے ممانعت

(المعجم ۱۱) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الدَّوَاءِ

الْخَبِيثِ (التحفة ۱۱)

۳۴۵۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے بری دوا سے منع فرمایا ہے۔ اس سے مراد زہر ہے۔

۳۴۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ. يَعْنِي السَّمَّ.

۳۴۶۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے زہر پی کر خودکشی کر لی وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ ابد تک زہر پیتا رہے گا۔“

۳۴۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ شَرِبَ سُمًّا، فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَهُوَ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا».

🌞 فوائد و مسائل: ① خودکشی حرام ہے۔ ② خودکشی مرض کا علاج نہیں بلکہ جرم ہے۔ ③ نقصان دہ اور مضر صحت اشیاء سے نیز شراب اور اس سے مخلوط اشیاء سے علاج حرام ہے۔ لیکن انھوں نے کہ غیر مسلم معالجین نے حرام اور مکروہ اشیاء سے مرکب ادویہ کو اس قدر عام کیا ہے اور ان کی شہرت کر دی ہے کہ عوام و خواص ان کے استعمال میں کوئی کراہت محسوس نہیں کرتے۔ مسلمان حکام اداروں اور تنظیموں کا شرعی فریضہ ہے کہ اس

۳۴۵۹- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الطب، باب في الأدوية المكروهة، ح: ۳۸۷۰ من حديث يونس به، وأخرجه الترمذي، ح: ۲۰۴۵، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۴/ ۴۱۰، ووافقه الذهبي.

۳۴۶۰- أخرجه مسلم، الإيمان، باب بيان غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه... الخ، ح: ۱۰۹ عن ابن أبي شيبة به.

۳۱۔ أبواب الطب۔ طب سے متعلق احکام و مسائل

میدان میں خالص حلال اور پاکیزہ ادویہ متعارف کرائیں اور عام مسلمان کو بھی صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے حرام اور مشکوک ادویہ کے استعمال سے بچنا چاہیے اور ان کی بجائے پاکیزہ اور غیر مشکوک ادویہ استعمال کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾ (الطلاق: ۲) ”اور جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا، اللہ اس کے لیے (بھگی سے نکلنے کی) کوئی راہ پیدا فرمادے گا۔“ اور اگر کوئی مخلص طیب کسی مرض میں اپنے عجز کا اظہار کرے اور شراب ہی کو علاج سمجھے تو جان بچانے کے لیے بشرطیکہ جان کا بچ جانا یقینی ہو اس کا استعمال مباح ہوگا جیسے اللہ کا فرمان ہے: ﴿فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَ لَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ (البقرة: ۱۷۳)

باب ۱۲۔ قبض کشادہ کا استعمال جائز ہے

(المعجم ۱۲) - بَابُ دَوَاءِ الْمُسِيّ (التحفة ۱۲)

۳۲۶۱۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ”انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”تم کون سی چیز سے جلاب لیتی ہو؟“ میں نے کہا: شہرم سے۔ آپ نے فرمایا: ”یہ تو بہت گرم ہے۔“ پھر میں نے اس مقصد کے لیے سانکی استعمال کی تو آپ نے فرمایا: ”اگر کوئی چیز موت سے بچا سکتی تو وہ سنا ہوتی۔ اور ساموت سے شفا ہے۔“

۳۴۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَوْلَى لِمَعْمَرٍ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِمَادًا كُنْتَ تَسْتَمْسِكِينَ؟» قُلْتُ: بِالشُّبْرُمِ. قَالَ: «حَارٌّ جَارٌّ» ثُمَّ اسْتَمْسَكْتُ بِالسَّنَاءِ فَقَالَ: «لَوْ كَانَ شَيْءٌ يَشْفِي مِنَ الْمَوْتِ، كَانَ السَّنَاءُ. وَالسَّنَاءُ شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ».

فائدہ: مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے جبکہ سانکی (کی) کے فوائد کی بابت گزشتہ حدیث (۳۲۵۵) دیکھی جا سکتی ہے جو کہ حسن درجے کی ہے۔

۳۴۶۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۶۹/۶ عن ابن أبي شيبة به * ومولى لمعمر التيمي، اسمه عتبة بن عبدالله، وأخرج الترمذي، ح: ۲۰۸۱ من طريق عبد الحميد بن جعفر عن عتبة بن عبدالله التيمي عن أسماء به، وقال: "حسن غريب"، وصححه الحاكم: ۴/۴۰۴، والذهبي، وقال الحافظ في التهذيب: "، وعلى هذا فرواية الترمذي منقطعة لسقوط المولى منها" قلت: وفي سماعه من أسماء نظر، وفي الحديث علة أخرى، وله طريق آخر ضعيف، أخرجه الحاكم: ۴/۲۰۰، ۲۰۱، وصححه، ووافقه الذهبي * ابن جريج عن عتب، وفيه علل أخرى.



طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱- أبواب الطب

(المعجم ۱۳) - بَابُ دَوَاءِ الْعُذْرَةِ وَالنَّفْهِ

عَنِ الْغُمَرِ (التحفة ۱۳)

باب ۱۳- گلے پڑنے کا علاج اور

(انگلی سے) دبانے کی ممانعت

۳۴۶۲- حضرت ام قیس (آمنہ) بنت محسن رضی اللہ عنہا

سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اپنے ایک بچے کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس کو گلے پڑ گئے تھے اور میں نے انھیں انگلی سے دیا تھا (جو اس بیماری کا رائج علاج تھا)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس بیماری کا علاج بچوں کا گلا انگلی سے دبا کر کیوں کرتی ہو؟ عود ہندی استعمال کیا کرو۔ اس میں سات شفا نگیں ہیں۔ گلے پڑ جانے کی صورت میں ناک میں ٹپکایا جائے ذات الجنب کی صورت میں پلایا جائے۔“

۳۴۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ. قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مُحْصِنٍ قَالَتْ: دَخَلْتُ بَابِي لِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ أَغْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ. فَقَالَ: «عَلَامَ تَذْغَرْنَ أَوْلَا ذَكَرَ بِهَذَا الْعِلَاقِ؟ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ. فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ. يُسْعَطُ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَيُلْدُ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ».

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ایک دوسری سند سے بھی یہ روایت سابقہ حدیث کے ہم معنی نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ [الْمُصَرِّئُ]: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مُحْصِنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ. قَالَ يُونُسُ: أَغْلَقْتُ يَعْنِي عَمَزْتُ.

روایت کے راوی یونس نے کہا: أَغْلَقْتُ کے معنی عَمَزْتُ یعنی انگلی سے دبانے کے ہیں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① عذرہ ایک بیماری ہے جو بچوں کو ہوتی ہے جس میں گلے کے غدود پھول جاتے ہیں اور بچہ تکلیف محسوس کرتا ہے۔ ہمارے ہاں اس کا علاج ان غدودوں کو انگلی سے دبا کر کر دیا جاتا ہے جو ایک تکلیف دہ علاج ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے عذرہ کا مطلب لہاۃ بیان کیا ہے جو حلق میں اوپر کی طرف لٹکا ہوا گوشت کا ٹکڑا ہوتا ہے۔ اور فرمایا: ”اعلاق کا مطلب کوئے کو انگلی سے دبانے ہے۔“ (فتح الباری: ۲۷۷/۱۰) ② اگر آسان علاج ممکن ہو تو ایسے علاج سے پرہیز کرنا چاہیے جس سے مریض کو زیادہ تکلیف ہو۔ ③ عود ہندی (قُسْط) بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ تفصیل کے لیے طب نبوی کے موضوع پر لکھی ہوئی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔

۳۴۶۲- أخرجه البخاري، الطب، باب السعوط بالقسط الهندي، والبحري، ح: ۵۶۹۲، ومسلم، الطب، باب التداوي بالعود الهندي وهو الكست، ح: ۲۲۱۴ من حديث ابن عيينة به.

④ کدو کا مطلب منہ میں ایک جانب دواؤں والا ہے۔ ذات الحبب کی بیماری میں عود ہندی کو اس انداز سے پلایا جاتا ہے۔ ⑤ سَعُوْط (ناک میں دواؤں کا) بھی ایک طریقہ علاج ہے۔

(المعجم ١٤) - **بَابُ دَوَاءِ عَرِقِ النِّسَاءِ**
(التحفة ١٤)

۳۴۶۳- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَرَاشِدُ بْنُ سَعِيدِ الرَّمْلِيِّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «شِفَاءُ عِرْقِ النِّسَاءِ، أَلْيَهُ شَاءَ أَعْرَابِيَّةٍ تَذَابُ. ثُمَّ تُجَرَّأُ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ، ثُمَّ يُشْرَبُ عَلَى الرَّيْقِ، فِي كُلِّ يَوْمٍ جُزْءٌ».

🌞 فوائد و مسائل: ① عرق النساء ایک درد ہے جو سرین کے جوڑ سے شروع ہو کر ان کی پچھلی طرف پیچنے کی طرف آتا ہے۔ بعض اوقات یہ درد تنکے تک بھی پہنچ جاتا ہے، مرض چننا پرانا ہوتا جائے تاگ اتنی زیادہ متاثر ہوتی جتنی پہلے، بھیڑ کا تعین اس لیے کیا گیا ہے کہ اس کی خوراک ایسے جنگلی پودے ہیں جو گرم تاثر رکھتے ہیں۔ اس بیماری کا سبب گاڑھا چکنے والا مادہ ہے جو اس علاج کے نتیجے میں نرم ہو جاتا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (زاد المعاد) باب ہدیہ ﷺ فی التداوی لنفسہ وغیرہ، فصل فی ہدیہ ﷺ فی علاج عرق النساء: (۱۵/۱)

(المعجم ١٥) - بَابُ دَوَاءِ الْجِرَاحَةِ
(الشفقة ١٥)

۳۴۶۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ،
وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
۳۳۶۳- حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جنگ احد کے دن

٣٤٦٣- [إسناده صحيح] أخرجه الحاكم: ٢٠٦/٤ من حديث الوليد به، وقال: صحيح على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وقال البوصيري: "هذا إسناد صحيح، ورجاله ثقات" * الوليد صرح بالسماع، وتابعه محمد بن عبد الله الأنصاري عند أحمد: ٢١٩/٣.

٣٤٦٤- أخرجه البخاري، الجهاد والمير، باب ليس البيضاء، ج: ٢٩١١، ومسلم، الجهاد، باب غزوة أحد، ج: ١٧٩٠ من حديث عبد العزيز به.

ابنُ اَبی حازِمٍ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: جُرِحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ. وَكُسِرَتْ رِجْلُهُ. وَهُسِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ. فَكَانَتْ فَاطِمَةُ تُغْسِلُ الدَّمَ عَنْهُ، وَعَلَيْهَا يَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءُ بِالْجَمْعِ. فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً، أَخَذَتْ قِطْعَةً حَصِيرٍ فَأَخْرَقَتْهَا. حَتَّى إِذَا صَارَ رَمَادًا، أَلَزَمَتْهُ الْجُرْحَ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ.

رسول اللہ ﷺ زخمی ہو گئے۔ آپ کا سامنے والے دانتوں کے ساتھ والا دانت ٹوٹ گیا۔ آپ کے سر میں خود ٹوٹ کر گھس گیا۔ حضرت فاطمہ ؓ آپ کے جسم مبارک سے خون کو دھو کر صاف کرنے لگیں اور حضرت علی ؓ ڈھال میں پانی لا کر ڈال رہے تھے۔ جب فاطمہ ؓ نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون اور زیادہ بہتا ہے تو انھوں نے ایک چٹائی کا ٹکڑا لے کر جلایا۔ جب اس کی راکھ بن گئی تو وہ زخم پر لگا دی تب خون رک گیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① سامنے کے دانت جو بالکل سامنے درمیان میں ہوتے ہیں، ثنیا کہلاتے ہیں۔ ان کے ساتھ کے دانت (ایک دائیں طرف ایک بائیں طرف) رباعیہ کہلاتے ہیں۔ ان کے بعد دائیں بائیں انیاب ہوتے ہیں جو نوکیلے ہوتے ہیں۔ (ایک ناب دائیں طرف ایک بائیں طرف) ان کے بعد ڈاڑھیں شروع ہو جاتی ہیں۔ ② حیر (چٹائی) عرب میں کھجور کے پتوں سے بنائی جاتی تھی۔ راکھ کھجور کے پتوں کی ہو یا پت بن کے بورسے کی یا سوتی کپڑے کی خون بند کر دیتی ہے۔ ③ نبی اکرم ﷺ پر مشکلات کا آنا سنت کے لیے سبق ہے کہ وہ حق کی راہ میں آنے والی تکلیفیں خندہ پیشانی سے برداشت کریں اور توحید کا سبق بھی کہ نبی اکرم ﷺ بھی متاثر کل نہ تھے ورنہ جہاد کی مشکلات برداشت کیے بغیر سب کو ایک لمحے میں مسلمان کر لیتے۔

۳۴۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّهِينِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ، يَوْمَ أُحُدٍ، مَنْ جَرَحَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَمَنْ كَانَ يُرْفِئُ الْكُلْمَ مِنْ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَيُدَاوِيهِ. وَمَنْ يَحْمِلُ الْمَاءَ

۳۴۶۵- حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ جنگ اُحد کے موقع پر کس نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کو زخمی کیا۔ اور کون رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کے زخم کا خون بند کر رہا تھا اور زخم کا علاج کر رہا تھا۔ اور کون ڈھال میں پانی لا رہا تھا۔ اور زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا کہ خون بند ہو گیا۔ پھر فرمایا: ڈھال میں پانی

۳۱- أبواب الطب . طب سے متعلق احکام و مسائل

فِي الْمَجْنُونِ . وَبِمَا دُوِيَ بِهِ الْكَلْمُ حَتَّى رَقَا . [قَالَ :] أَمَّا مَنْ كَانَ يَحْمِلُ الْمَاءَ فِي الْمَجْنُونِ ، فَعَلِيٌّ . وَأَمَّا مَنْ كَانَ يَدَاوِي الْكَلْمَ ، فَقَاطِمَةُ . أَخْرَقَتْ لَهُ ، جِيْنَ لَمْ يَرَقَا ، قِطْعَةً حَصِيرٍ خَلَقِي . فَوَضَعَتْ رَمَادَهُ عَلَيْهِ قَرَقَا الْكَلْمَ .

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ لا رہے تھے۔ اور زمنوں کا علاج حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کر رہی تھیں۔ جب خون بند نہ ہوا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پرانی چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر اس کی راکھ زخم پر رکھی تو زخم سے خون رک گیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے خواتین جہاد میں شریک ہوتی تھیں بعد میں رسول اللہ ﷺ نے جہاد میں عورتوں کے شریک ہونے کی حوصلہ افزائی نہیں فرمائی۔ ② غزوہ احد میں جب دشمن رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئے تھے اس وقت عتبہ بن ابی وقاص نے نبی ﷺ کو پتھر مارا جس سے آپ پہلو کے بل گر گئے اور آپ کا پچھلا درمیانی دانت ٹوٹ گیا۔ اور آپ کا پچھلا ہونٹ زخمی ہو گیا۔ عبد اللہ بن شہاب زہری نے نبی ﷺ کی پیشانی زخمی کر دی۔ عبد اللہ بن قمرہ کی تلوار کے وار سے نبی ﷺ کے خود کی دو کڑیاں چہرے کے اندر دھنس گئیں۔ (الریق المذموم ص: ۳۶۵)



(المعجم ۱۶) - بَابُ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبُّ (التحفة ۱۶)

باب: ۱۶- علم طب نہ جاننے کے باوجود علاج کرنے والا

۳۴۶۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، وَرَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ : حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « مَنْ تَطَبَّبَ ، وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبُّ قَبْلَ ذَلِكَ ، فَهُوَ ضَامِنٌ » .

۳۳۶۶- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص علاج کرے حالانکہ اس سے پہلے وہ طبیب کے طور پر معروف نہیں تو وہ ذمہ دار ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے

۳۴۶۶- [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الدييات، باب فيمن تطبب ولا يعلم منه طب فاعت، ح: ۴۵۸۶ من حديث الوليد بن، وصححه الحاكم: ۲۱۲/۴، ووافقه الذهبي * ابن جريج عن، وله شاهد ضعيف، انظر نيل المقصود، ح: ۴۵۸۷.

۳۱۔ أبواب الطب طب سے متعلق احکام و مسائل

اسے دیگر شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت مجموعی طرق سے حسن بن جاتی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحادیث الصحيحة، رقم: ۲۳۵) ⑤ طب کا پیشہ ایک اہم پیشہ ہے۔ چونکہ اس کا تعلق لوگوں کی زندگی اور صحت سے ہے اس لیے اسے باقاعدہ سیکھنے کے بعد علاج کرنا شروع کرنا چاہیے۔ ⑥ اناڑی حکیم کو لوگوں کی صحت سے کھیلنے سے روکنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ ⑦ اناڑی ڈاکٹر یا طبیب کے غلط علاج کے نتیجے میں اگر کسی کو نقصان پہنچ جائے تو اسے اس کا تاوان ادا کرنا پڑے گا۔ اگر مریض ہلاک ہو جائے تو یہ طبیب قتل خطا کا مجرم قرار دیا جائے گا اور اس سے دیت وصول کر کے مریض کے وارثوں کو دی جائے گی۔ ⑧ اسلام کی نظر میں ہر ایسے غریب کی جان برابر قیمتی ہے۔

(المعجم ۱۷) - بَابُ دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ باب: ۱۷۔ ذات الجنب کا علاج

(التحفة ۱۷)

۳۴۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: نَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرَسُولًا وَقَسْنَطًا وَزَيْنًا، يُلْدُّ بِهِ.

۳۴۶۷- حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ذات الجنب (پہلی کے درد) کا علاج یہ تجویز فرمایا کہ درس، عود ہندی اور زیتون کے تیل کا لدو دیکھا جائے۔

۳۴۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا يُونُسُ وَابْنُ سَمْعَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَحْصَنٍ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالْعُودِ الْهِنْدِيِّ يَعْني

۳۴۶۸- حضرت ام قیس (آمنہ) بنت محسن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عود ہندی (علاج کے لیے) اختیار کرو۔ اس میں سات شفا میں ہیں (سات امراض کی شفا ہے)۔ ان میں سے ایک (بیاری) ذات الجنب ہے۔“

۳۴۶۷- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في دواء ذات الجنب، ح: ۲۰۷۸ من طريق قتادة عن ميمون أبي عبدالله، وهو أبو عبد الرحمن عن زيد به، وقال: "حسن صحيح" * ميمون أبو عبدالله البصري ضعيف (تقريب)، وفيه علة أخرى.

۳۴۶۸- أخرجه البخاري، الطب، باب السموط بالقسط الهندي والبحري، ح: ۵۶۹۲، ۵۷۱۳، ۵۷۱۵، ۵۷۱۸، ومسلم، السلام، باب التداوي بالعود الهندي، وهو الكست، ح: ۲۲۱۴ من حديث يونس به، قلت: ابن سمعان لم ينفرد به.

۳۱- أبواب الطب - طب سے متعلق احکام و مسائل

بِهِ الْكُسْتُ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ. مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ».

قَالَ ابْنُ سَمْعَانَ فِي الْحَدِيثِ: فَإِنَّ فِيهِ شِفَاءً مِنْ سَبْعَةِ أَذْوَاءٍ. مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ. ہندی میں سات بیماریوں کی شفا ہے۔ ان میں سے ایک (بیماری) ذات الحنطب ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① قسط، کسست اور عود ہندی ایک ہی دوا کے مختلف نام ہیں۔ ② اس دوا کو مختلف امراض میں مختلف انداز سے استعمال کیا جاتا ہے۔ ③ ذات الحنطب ایک بیماری ہے جو اندرونی ورم کی وجہ سے پلے کی قریب دردی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ ④ علامہ زہیر شادیش بیان کرتے ہیں کہ یہ ایک بڑا پھوڑا ہوتا ہے جو پہلو میں اندر کی طرف ظاہر ہوتا ہے اور اندر ہی پھٹ جاتا ہے۔ اس کا مریض کم ہی جانیر ہوتا ہے۔ (حاشیہ ضعیف ابن ماجہ)

(المعجم ۱۸) - بَابُ الْحُمَى (التحفة ۱۸)

۳۴۶۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بخار کا ذکر ہوا تو ایک آدمی نے اسے برا بھلا کہا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس (بخار) کو برا نہ کہو۔ اس سے گناہ اس طرح دور ہو جاتے ہیں جس طرح آگ سے لوہے کی میل کچیل دور ہو جاتی ہے۔“

۳۴۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ① بیماری پر صبر کرنا چاہیے۔ برا بھلا کہنے کی بجائے دعا اور دوا کی طرف توجہ کی جائے۔ ② بیماری اور مصیبت پر صبر کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① بیماری پر صبر کرنا چاہیے۔ برا بھلا کہنے کی بجائے دعا اور دوا کی طرف توجہ کی جائے۔ ② بیماری اور مصیبت پر صبر کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۳۴۶۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۳۴۶۹- [صحیح] وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۲۳۱/۳، سندہ ضعیف، وضعفہ البوصیری من أجل موسى بن عبيدة، انظر، ح: ۲۵۱، وله شواهد عند مسلم، ح: ۲۵۷۵ وغیره، وانظر تنقيح الرواة: ۱/۳۰۴.

۳۴۷۰- [حسن] أخرجه الترمذي، الطب، باب تطيب نفس المريض، ح: ۲۰۸۸ من حديث أبي أسامة، به، وصححه الحاكم: ۱/۳۴۵، والذهبي، وقال البوصيري: "هذا إسناد صحيح"، وفيه علة قاذحة، انظر، ح: ۱۰۸۵،



۳۱۔ ابواب الطب طب سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ عَادَ مَرِيضًا. وَمَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ، مِنْ وَعَلٍ كَانَ بِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَبَشِّرْ». فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: هِيَ نَارِي أُسْلِطُهَا عَلَى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ، فِي الذَّنْبِ. لَتَكُونَ حَظَّهُ، مِنَ الثَّارِ، فِي الْآخِرَةِ».

نبی ﷺ ایک بیمار کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے جسے بخار تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے (مريض سے) فرمایا: ”خوش ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بخار میری آگ ہے جسے میں دنیا میں اپنے مومن بندے پر مسلط کرتا ہوں تاکہ آخرت میں جہنم کے عذاب کے عوض اس کا حصہ اس (بخار) کو قرار دیا جائے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① مریض کی عیادت کرنا مسلمان کا مسلمان پر حق ہے۔ ② عیادت کا مقصد بیمار کو تسلی دینا اور اس کے غم اور فکر میں تخفیف کرنا ہے۔ ③ بیماری کی وجہ سے مسلمان کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ ④ دنیا کی مصیبت پر صبر کرنے سے جہنم سے نجات ملتی ہے۔

(المعجم ۱۹) - بَابُ الْحُمَى مِنْ فَنِيحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوهَا بِالْمَاءِ (التحفة ۱۹)

باب ۱۹۔ بخار جہنم کی بھاپ سے ہے
اسے پانی کے ذریعے سے ٹھنڈا کرو

۳۴۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْحُمَى مِنْ فَنِيحِ جَهَنَّمَ. فَأَبْرَدُوهَا بِالْمَاءِ».

۳۴۷۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”بخار جہنم کی بھاپ سے ہے لہذا اسے پانی کے ذریعے سے ٹھنڈا کرو۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① بخار کا جہنم کی آگ سے تعلق نہیں اور روحانی ہے۔ اس کی حقیقت معلوم نہیں ہو سکتی۔ یا یہ مطلب ہے کہ اس سے جہنم کی یاد آتی ہے یا جس طرح دنیا کی خوشیاں اور راحتیں جنت کی نعمتوں سے ایک طرح کی نسبت رکھتی ہیں اسی طرح غم اور دکھ کا جہنم سے ایک تعلق ہے۔ ② حرارت کا علاج پانی ہے۔ بخار کی اکثر قسموں میں پانی کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔ ③ اس حدیث میں پانی کے استعمال کا طریقہ بیان نہیں کیا گیا۔ اس کے استعمال کے مختلف طریقے ہو سکتے ہیں مثلاً: پانی پینا، یا جسم پر پانی کی پٹیاں رکھنا یا غسل کرنا، جیسے

❖ وحید: ۱۲۳۶، و سنن الترمذی بتحقیقی، ح: ۲۰۸۷، و تخریج النہایۃ، ح: ۹۷۷، و للحدیث شاہد حسن عند البخاری فی التاریخ الكبير: ۷/ ۷۳.

۳۴۷۱- أخرجه مسلم، الطب، باب لكل داء دواء، واستحباب التداء، ح: ۲۲۱۰ عن ابن أبي شيبه.

۳۱۔ أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

رسول اللہ ﷺ نے حیات مبارکہ کے آخری ایام میں غسل فرمایا تاکہ حرارت کچھ کم ہو تو جماعت سے نماز پڑھ سکیں، خصوصاً گرم علاقوں میں بخار عام طور پر گرمی کی شدت کی وجہ سے ہوتا ہے، لہذا اس کا علاج پانی سے مناسب ہے۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بخاری مریض خاتون کے گریبان میں پانی ڈال دیا کرتی تھیں تاکہ جسم کو ٹھنڈک پہنچے اور فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم اسے (بخار کو) پانی کے ذریعے سے ٹھنڈا کریں۔ (صحیح البخاری، الطب، باب الحمی من فیج جہنم، حدیث: ۵۷۲۳)

۳۴۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ شِدَّةَ الْحُمَى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ».

۳۴۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُضْعَبُ بْنُ الْوَقْدَانِ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الْحُمَى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ» فَدَخَلَ عَلَى ابْنِ لِعَمَارٍ فَقَالَ: «اِشْفِ الْبَأْسَ. رَبَّ النَّاسِ. إِلَهَ النَّاسِ».

۳۴۷۳۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے یہ فرمان سنا: ”بخار جہنم کی بھاپ سے ہے لہذا اسے پانی کے ذریعے سے ٹھنڈا کرو۔“ پھر آپ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: [اِشْفِ الْبَأْسَ، رَبَّ النَّاسِ، إِلَهَ النَّاسِ] ”تکلیف دور کر دے اے لوگوں کے مالک! اے لوگوں کے معبود!“

🌞 فوائد و مسائل: ① دوا کے ساتھ دعا بھی ضروری ہے۔ ② شفا صرف اللہ سے مانگی جاوے۔ ③ جو چیزیں بندوں کے دائرہ اختیار میں ہیں ان میں ان سے صرف اسی حد تک مدد مانگی جاسکتی ہے جس حد تک اسباب کی دنیا میں مدد ممکن ہے۔ اسباب سے ماوراء مدد کرنا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ ④ طبیب علاج کر سکتا ہے، دوا دے سکتا ہے، شفا اللہ ہی دیتا ہے۔

۳۴۷۲۔ أخرجه مسلم، الطب، الباب السابق، ح: ۲۲۰۹ من حديث ابن نمير به.

۳۴۷۳۔ أخرجه البخاري، الطب، باب الحمى من فيج جهنم، ح: ۵۷۲۶، ومسلم، الطب، باب لكل داء دواء، واستحباب التداوي، ح: ۲۲۱۲ من حديث سعيد به.

۳۴۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءِ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتَى بِالْمَرْأَةِ الْمَوْعُوَكَةِ، فَتَدْعُو بِالْمَاءِ، فَتَضْبُهُ فِي جَيْبِهَا، وَتَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَبْرَدُوهَا بِالْمَاءِ» وَقَالَ: «إِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ».

۳۴۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْحُمَى كَبْرٌ مِنْ كَبِيرِ جَهَنَّمَ. فَتَحْوَهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ».

۳۴۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوُونَ بِهِ خَيْرٌ، فَالْحِجَامَةُ».

۳۴۷۴- حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب کسی بخار والی عورت کو ان کے پاس لایا جاتا تو وہ پانی طلب فرماتیں اور اسے اس (مریض عورت) کے گریبان میں ڈال دیتیں اور فرماتی تھیں: نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ”اسے پانی کے ذریعے سے ٹھنڈا کرو۔“ اور فرمایا ہے: ”یہ جہنم کی بھاپ میں سے ہے۔“

۳۴۷۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بخار جہنم کی ایک دھوکنی ہے۔ اسے ٹھنڈے پانی کے ذریعے سے دور ہٹاؤ۔“

۳۴۷۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جن چیزوں سے تم علاج کرتے ہو اگر ان میں سے کسی میں کوئی بھلائی (اور فائدہ) ہے تو وہ سیکنی (لگانے میں) ہے۔“

فائدہ: دھوکنی اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ذریعے سے دوبارہ بخش کی آگ کو ہوا پہنچا کر تیز کرتا ہے۔ بخار کی گرمی کا جہنم کی آگ کے مشابہ ہونے کی وضاحت پہلے ہو چکی ہے۔

باب: ۲۰- سیکنی لگوانے کا بیان

(المعجم ۲۰) - بَابُ الْحِجَامَةِ (التحفة ۲۰)

۳۴۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوُونَ بِهِ خَيْرٌ، فَالْحِجَامَةُ».

۳۴۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوُونَ بِهِ خَيْرٌ، فَالْحِجَامَةُ».

۳۴۷۷- أخرجه البخاري، الطب، انظر الباب السابق، ح: ۵۷۲۴ من حديث هشام به، ومسلم، الطب، الباب السابق، ح: ۲۲۱۱ عن ابن أبي شيبة به.

۳۴۷۵- [حسن] وصححه البوصيري، وفيه علل، وله شاهد عند البخاري في التاريخ: ۶۳/۷، وشواهد أخرى عند البخاري، ح: ۵۷۲۶، ومسلم، ح: ۲۲۱۲ وغيرهما.

۳۴۷۶- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الطب، باب الحجامة، ح: ۳۸۵۷ من حديث حماد به، وله شواهد عند البخاري، ومسلم وغيرهما.

۳۱۔ أبواب الطب . طب سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فوائد و مسائل: ① سبکی ایک پیالے جیسی چیز سے لگائی جاتی ہے، اسے ہوا سے خالی کر کے جلد پر رکھا جاتا ہے۔ اس سے جسم کے اس حصے میں ایک دباؤ پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے خون اور فاسد مادہ زور سے کھینچ آتا ہے۔ ② سبکی تقریباً ہر مرض کا علاج ہے لیکن معالجہ سمجھ دار ہونا چاہیے جو یہ جانتا ہو کہ کس مرض کے لیے جسم کے کس حصے پر سبکی لگانی چاہیے۔

۳۴۷۷۔ حَدَّثَنَا نَضْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا مَرَرْتُ لَيْلَةً أُسْرِيَ بِي بِمَلَأٍ مِنَ الْمَلَأِ نِكَهَ، إِلَّا كُنْتُهُمْ يَقُولُ لِي: عَلَيْنِكَ، يَا مُحَمَّدُ! بِالْحَجَامَةِ».

۳۴۷۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس رات مجھے میرا کرائی گئی (اور معراج ہوئی) میں فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرا وہ سب مجھے یہی کہتے رہے: حضرت محمد (ﷺ)! سبکی لگوا کر۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق اور بعض دیگر محققین نے بھی سنداً ضعیف قرار دیا ہے لیکن کچھ محققین نے طویل بحث کے بعد دیگر شواہد کی بنا پر صحیح قرار دیا ہے۔ محققین کی بحث کو مد نظر رکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں اور اس کے دیگر شواہد میں اس قدر ضعف نہیں ہے کہ اس روایت کو ضعیف قرار دے دیا جائے۔ ہمارے فہم کے مطابق مذکورہ روایت دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت بن جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۳۰/۵، ۳۳۱، والصحيحة للألباني: رقم: ۲۲۶۳، و سنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد: رقم: ۳۴۷۷) ② فرشتے اللہ کے حکم کے بغیر اپنی رائے اور مرضی سے کوئی کام نہیں کرتے لہذا یہ علاج فرشتوں کا تجویز کیا ہوا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا تجویز کیا ہوا ہے۔ ③ ایک چیز کا بار بار دہرایا جانا تاکید کے لیے ہے۔

۳۴۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ، بَكْرُ بْنُ

۳۴۷۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۴۷۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الحجامة، ح: ۲۰۵۳ من حديث عباد به مطولاً، وقال: "حسن غريب"، وصححه الحاكم: ۲۰۹/۴، وقال الذهبي: "عباد ضعيفه"، وانظر، ح: ۹۳۸، وله شاهد عند الطبراني في الأوسط: ۵۳/۳، ح: ۲۱۰۲ * فيه فتادة وعنمن، وشاهد آخر عند البزار (كشف الأستار): ۳۸۸/۳، ح: ۳۰۲۰ وإسناده ضعيف من أجل عبدالله بن صالح كاتب الليث، وذكره الهيثمي في المجموع: ۹۱/۵ على وهم في تسمية الصحابي.

۳۴۷۸۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الحجامة، ح: ۲۰۵۳ من حديث عباد به مطولاً، وقال: "حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث عباد بن منصور"، وصححه الحاكم: ۲۱۲/۴، ۴۱۰، ووافقه الذهبي في الأولى، وقال في الثانية "لا"، وانظر الحديث السابق لضعف عباد.

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سینگی لگانے والا اچھا بندہ ہے۔ خون لے جاتا ہے کمر کو ہلکا کرتا ہے اور پینائی کو تیز کرتا ہے۔“

خَلْفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنٍ مَنصُورٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَعَمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ. يَذْهَبُ بِالْدَّمِ، وَيُخَفِّفُ الصُّلْبَ، وَيَجْلُو الْبَصَرَ».

۳۴۷۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس رات مجھے اسراء (اور معراج) ہوئی میں (فرشتوں کی) جس جماعت کے پاس سے گزرا انھوں نے کہا: حضرت محمد (ﷺ)! اپنی امت کو سینگی لگوانے کا حکم دیجیے۔“

۳۴۷۹- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلَّسِ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ سُلَيْمٍ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مَرَزْتُ لَيْلَةً أُشْرِي بِي بِمَلَأٍ، إِلَّا قَالُوا: يَا مُحَمَّدُ! مَرَأْتُكَ بِالْحِجَامَةِ».

۳۴۸۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سینگی لگوانے کی اجازت طلب کی تو نبی ﷺ نے ابو طیبہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ انھیں سینگی لگا دیں۔

۳۴۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ: أَتَيْنَا اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، اسْتَأْذَنْتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْحِجَامَةِ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا طَيِّبَةَ أَنْ يَحْجِمَهَا.

راوی بیان کرتے ہیں: میرے خیال میں ابو طیبہ رضی اللہ عنہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے۔

وَقَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ أَحَاهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ، أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمَ.

باب ۲۱- سینگی جسم کے کس حصے میں لگائی جائے؟

(المعجم ۲۱) - بَابُ مَوْضِعِ الْحِجَامَةِ (التحفة ۲۱)

۳۴۷۹- [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في الأوسط ۴/ ۱۲۵، ح: ۳۲۱۰ من حديث عبد الله بن صالح عن كثير ابن سليم به، وضعفه البوصيري، وانظر، ح: ۱۸۶۲ لعلته، وحديث: ۳۴۷۷ شاهد له. ۳۴۸۰- أخرجه مسلم، الطب، باب لكل داء دواء، واستحياب التداوي، ح: ۲۲۰۶ عن ابن رمح به.

۳۱- أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۴۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۴۸۱- حضرت عبداللہ (بن مالک) ابن بھینہ
 حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ ۳۴۸۱ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ
 بِلَالٍ: حَدَّثَنِي عُلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عُلْقَمَةَ قَالَ: ۳۴۸۱ نے لُحْيِ جَمَل کے مقام پر احرام کی حالت میں سر
 سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ قَالَ: ۳۴۸۱ کے درمیان (تالو میں) بیٹگی لگوائی۔
 سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَحِينَةَ يَقُولُ: اخْتَجَمَ ۳۴۸۱
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلُحْيِ جَمَلٍ، وَهُوَ مُحَرِّمٌ،
 وَشَطْرَ رَأْسِهِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① جسم کے کسی حصے میں درد ہو تو اس کا علاج بیٹگی سے کیا جاسکتا ہے۔ ② احرام کی حالت میں سر کے بال اتروا منع ہے لیکن بیماری کی صورت میں بال اتروا سکتا ہے البتہ فدیہ دینا پڑے گا جس کی مقدار ایک بکری کی قربانی یا تین روزے رکھنا یا چھ مسکینوں کو آدھا آدھا صاع غلہ دینا ہے۔ ③ رسول اللہ ﷺ کے اس موقع پر بیٹگی لگوانے کی وجہ دردِ حقیقہ تھی۔ (صحیح البخاری 'الطب' باب الحجم من الشقيقة والصداع' حدیث: ۵۷۰۰)



۳۴۸۲- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا ۳۴۸۲- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں
 عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ الْإِسْكَافِ، عَنِ ۳۴۸۲ نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام نے نازل ہو کر نبی ﷺ کو
 الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَزَلَ ۳۴۸۲ گردن کی رگوں پر اور دونوں کندھوں کے درمیان
 جَبْرِئِيلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِحِجَامَةٍ الْأَخْذَعَيْنِ ۳۴۸۲ (گردن کے قریب) بیٹگی لگوانے کی ہدایت کی۔
 وَالْكَاهِلِ.

۳۴۸۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ: ۳۴۸۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
 حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، ۳۴۸۳ نے گردن کی رگوں پر اور دونوں کندھوں کے

۳۴۸۱- أخرجه البخاري، جزء الصيد، باب الحجامة للمحرم، ح: ۱۸۳۶ عن خالد بن مخلد، ومسلم، الحج، باب جواز الحجامة للمحرم، ح: ۱۲۰۳ عن ابن أبي شيبة من حديث خالد به.

۳۴۸۲- [إسناده ضعيف جدًا] وضعفه البوصيري من أجل الأصغ، وهو 'متروك رمي بالرفض' كما في التقريب، وتلميذه 'متروك' ورواه ابن حبان بالوضع وكان رافضياً 'تقريب'، وأخرجه ابن عدي ۱۱۸۷/۳ من حديث سعد بن طريف الإسكافي به، بغير هذا اللفظ.

۳۴۸۳- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الطب، باب في موضع الحجامة، ح: ۳۸۶۰ من حديث جرير به، ونابه همام عند الترمذي، ح: ۲۰۵۱، وقال: 'حسن غريب' * قتادة عن عن انظر، ح: ۱۷۵.

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَجَمَ فِي دَرَمِيَانِ سِتْغِي لُكْوَانِي -
الْأَخْدَعَيْنِ، وَعَلَى الْكَاهِلِ .

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے شواہد اور متابعات کی بنا پر اسے صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت متابعات اور شواہد کی بنا پر سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحادیث الصحيحة للألبانی، رقم: ۹۰۸) وسنن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۴۸۳) ② أَخْدَعَيْنِ سے مراد وہ دو رگیں ہیں جو گردن پر دائیں بائیں ہوتی ہیں۔ ③ کاهل سے مراد کندھوں کے درمیان کی وہ جگہ ہے جہاں سے گردن باقی جسم کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے۔

۳۴۸۴- حضرت ابو کبشہ (سعید بن عمرو انماري)

۳۴۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى
الْحَنْصَلِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا
ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي جَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ
أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْتَجِمُ عَلَى
هَامِيهِ، وَيَبْنِ كَتِفَيْهِ، وَيَقُولُ: «مَنْ أَهْرَاقَ مِنْهُ
هَذِهِ الدَّمَاءَ، فَلَا يَصْرُهُ أَنْ لَا يَتَدَاوَى بِشَيْءٍ
لَيْسِيءٍ» .

ﷺ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ سر پر اور
کندھوں کے درمیان سِتْغِي لُکْوَانِ تھے اور فرماتے تھے:
”جو شخص اپنے جسم سے اس طرح (سِتْغِي لُکْوَانِ) خون
نکلاتا ہے وہ اگر کسی بیماری کا کوئی اور علاج نہ کرے تو
کوئی نقصان نہیں۔“

۳۴۸۵- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

۳۴۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ:
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سَفْيَانَ،
عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَقَطَ مِنْ قَرْبِهِ عَلَى
جَذْعٍ. فَأَنْفَكَتْ قَدَمُهُ .

ﷺ گھوڑے سے گھور کے درخت کے (کٹے ہوئے)
تخت پر گر پڑے اس سے آپ کے پاؤں کا جوڑ متاثر
ہو گیا۔

امام وکیع رحمہ اللہ نے فرمایا: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ

قَالَ وَكِيعٌ: نَعْنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَجَمَ

۳۴۸۴- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الطب، باب في موضع الحجامة، ح: ۳۸۵۹ من حديث الوليد به، وانظر، ح: ۲۵۵ لعله * والوليد لم يصرح بالسماع الملسل .

۳۴۸۵- [صحيح] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب الإمام يصلي من قعود، ح: ۶۰۲ من حديث وكيع به، وصححه ابن خزيمة، ح: ۱۶۱۵، وابن حبان، ح: ۳۶۵، وله شاهد عند مسلم وغيره من حديث الليث بن سعد عن أبي الزبير عن جابر به، وبه صح الحديث .

۳۱- أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

عَلَيْهَا مِنْ وَثَاءٍ۔ نبی ﷺ نے تکلیف کی وجہ سے پاؤں پر سیگی لگوائی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① پاؤں میں موج آ جائے یا جوڑ کی بڑی اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو سیگی لگوانا مفید ہے۔

② حادثاتی طور پر چوٹ آنے سے اگر زخم نہ آئے تو خون چوٹ کی جگہ جم کر تکلیف کا باعث بنتا ہے۔ اس صورت میں سیگی لگوانے سے متاثرہ حصے میں دوران خون کا نظام درست ہو جاتا ہے۔

(المعجم ۲۲) - بَاب: فِي أَيِّ الْأَيَّامِ
يَحْتَجُّمُ (الشفعة ۲۲)
باب: ۲۲- کن دنوں میں سیگی لگوانی چاہیے؟

۳۳۸۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص سیگی لگوانا چاہے اسے چاہیے کہ (چاند کی) سترہ انیس یا اکیس تاریخ کو سیگی لگوانے کی کوشش کرے۔ ایسا نہ ہو کہ دوران خون میں خلل واقع ہوا اور وفات ہو جائے۔“

۳۴۸۶- حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ مَعْيَدٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَرَادَ الْحِجَامَةَ فَلْيَحْرَسْ سَبْعَةَ عَشَرَ، أَوْ تِسْعَةَ عَشَرَ، أَوْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ. وَلَا يَتَبَيَّغْ بِأَحَدِكُمْ الدَّمَ، فَيَقْتُلَهُ»۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل نے سند اضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے نیز کثرت بشار عواد اس کی بابت لکھتے ہیں کہ اس کی سند ضعیف ہے لیکن متن صحیح ہے۔ علاوہ ازیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحادیث الصحيحة للآلبانی، رقم: ۱۸۳۷، ۴۳۷۷، وسنن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۲۸۲) چاند کی مختلف تاریخوں میں انسان کے جسم کی بعض کیفیات مختلف ہوتی ہیں اس لیے احادیث میں وارد ہدایات کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ ② قری مہینے کا تیسرا ہفتہ سیگی لگوانے کے لیے زیادہ مناسب ہے۔

۳۴۸۷- حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ مَعْيَدٍ: حَدَّثَنَا ۳۳۸۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۴۸۶- [إسناده ضعيف جداً] وضعفه الزبيدي في انحاء السادة المتقين: ۵۱۶/۹ وغيره * نهاس تقدم، ح: ۱۳۸۲، وتلميذه مستور (تقريب)، وعثمان بن مطر ضعيف (أيضاً)، والراوي عنه تقدم حاله، ح: ۲۳۷۳، فالسند ظلمات.

۳۴۸۷- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن عدي: ۷۲۱/۲ من حديث عثمان بن مطر به، وانظر الحديث السابق، وتابعه

ہے انھوں نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے خون میں جوش (اور حرارت) کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے لہذا میرے لیے سیٹگی لگانے والا تلاش کرو۔ ہو سکے تو نرم مزاج آدمی لانا اور بہت بوڑھا یا بہت کم سن نہ لانا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا: ”نہار منہ سیٹگی لگوانا زیادہ مفید ہے۔ اس میں شفا اور برکت ہے۔ اس سے عقل اور حافظہ میں ترقی ہوتی ہے اس لیے اللہ کا نام لے کر جھرتا کو سیٹگی لگوا لیا کرو۔ بدھ جمعہ ہفتہ اور اتوار کو اہتمام سے سیٹگی لگوانے سے پرہیز کرو۔ پیر اور منگل کے دن سیٹگی لگوا لیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری سے اسی دن شفا دی تھی۔ اور آپ ﷺ کی آزمائش (اور بیماری) بدھ سے شروع کی تھی۔ کوڑھ اور مہلسمی کا مرض صرف بدھ کے دن یا بدھ کی رات کو ظاہر ہوتا ہے۔

عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: يَا نَافِعُ! قَدْ تَبَيَّعَ بَيْنَ الدَّمِّ. فَالْتَمَسَ لِي حَجَّامًا. وَاجْعَلْهُ رَفِيقًا، إِنْ اسْتَطَعْتَ. وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا كَبِيرًا وَلَا صَبِيًّا ضَعِيفًا. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْحِجَامَةُ عَلَى الرَّبِيِّ أَمْلٌ. وَفِيهِ شِفَاءٌ وَبَرَكَةٌ، وَتَزِيدُ فِي الْعَقْلِ وَفِي الْخِفَظِ. فَاجْتَنِمُوا عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ يَوْمَ الْخَمِيسِ. وَاجْتَنِمُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ وَالْجُمُعَةِ وَالسَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ، تَحَرًّا. وَاجْتَنِمُوا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْثَلَاثَاءِ، فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي عَافَى اللَّهُ فِيهِ أَيُّوبَ مِنَ الْبَلَاءِ. وَصَرَبَهُ بِالْبَلَاءِ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ. فَإِنَّهُ لَا يَبْدُو جُدَامٌ وَلَا بَرَصٌ إِلَّا يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ، أَوْ لَيْلَةَ الْأَرْبَعَاءِ».

۳۴۸۸- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نافع! میرے خون میں جوش پیدا ہو گیا ہے لہذا میرے پاس سیٹگی لگانے والا لاؤ۔ جوان آدمی لانا بوڑھا یا بچہ نہ لانا۔

۳۴۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجُمَيْصِيُّ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَصَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: يَا نَافِعُ! تَبَيَّعَ بَيْنَ الدَّمِّ. فَأَتَيْتِي بِحَجَّامٍ وَاجْعَلْهُ شَابًّا. وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا وَلَا صَبِيًّا.

۴ غزال بن محمد عند الحاكم: ۲۱۱/۴، وهو مجهول كما قال الذهبي، ونابعهما أبو علي عثمان بن جعفر، مستدرک: ۴/۴۰۹، وهو واو، ورواه عثمان بن سعيد الدارمي عن عبدالله بن صالح كتاب الليث عن عطاء بن خالد عن نافع به، مستدرک: ۴/۲۱۱، ۲۱۲، وإسناده ضعيف من أجل كاتب الليث.

۳۴۸۸- [إسناده ضعيف] عبدالله بن عصمة مجهول الحال، وشيخه مجهول، راجع التقريب وغيره.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ نے فرمایا: ”نہار منہ سبکی لگوانا زیادہ مفید ہے اس سے عقل بڑھتی ہے اور حافظہ زیادہ ہوتا ہے اور اچھی یادداشت والے کی یادداشت بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ تو جس نے سبکی لگوائی ہو وہ اللہ کا نام لے کر جھمرات کو لگوالے۔ جمعہ ہفتہ اور اتوار کو سبکی لگوانے سے اجتناب کرو۔ سوموار اور منگل کو سبکی لگوا لیا کرو۔ اور بدھ کو بھی سبکی لگوانے سے پرہیز کرو کیونکہ حضرت ایوب علیہ السلام کو اسی دن آزمائش (اور بیماری) آئی تھی۔ جذام اور برص صرف بدھ کے دن یا بدھ کی رات کو ظاہر ہوتا ہے۔“

قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْحِجَامَةُ عَلَى الرَّبِيِّ أَمْلُ». وَهِيَ تَزِيدُ فِي الْعَقْلِ وَتَزِيدُ فِي الْحِفْظِ وَتَزِيدُ الْحَافِظَ حِفْظًا. فَمَنْ كَانَ مُحْتَاجًا، فَيَوْمَ الْحَمِيسِ، عَلَى اسْمِ اللَّهِ. وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ. وَاجْتَنِبُوا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَاءِ. وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ. فَإِنَّهُ الْيَوْمَ الَّذِي أَصِيبَ فِيهِ أَيُّوبُ بِالْبَلَاءِ. وَمَا يَبْدُو جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ إِلَّا فِي يَوْمِ الْأَرْبَعَاءِ أَوْ لَيْلَةِ الْأَرْبَعَاءِ».



🌞 فوائد و مسائل: ① ہمارے فاضل محقق نے مذکورہ دونوں روایتوں کو سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے متابعات اور شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ ہمارے فہم کے مطابق مذکورہ دونوں روایتیں متابعات اور شواہد کی بنا پر حسن درجے تک پہنچ جاتی ہیں جیسا کہ شیخ البانی اور شیخ محمود محمد حسن انصاری رحمہ اللہ نے بھی انھیں متابعات اور شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (مسلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ للآلبانی، رقم: ۷۶۶، وسنن ابن ماجہ بتحقیق محمود محمد حسن انصاری، رقم: ۳۳۸۸) سبکی لگوانے کے لیے ماہر آدمی کی خدمت حاصل کرنا مناسب ہے۔ اسی طرح دوسرے امراض کے علاج کے لیے ماہر اور سمجھ دار طبیب سے رجوع کرنا چاہیے۔ ② ہفتے میں دنوں کی تاثیر جو حدیث میں بیان ہوئی ہے اس پر یقین رکھنا چاہیے۔ ممکن ہے آئندہ اس کی حکمت ظاہر ہو جائے۔ ③ جوان آدمی طاقت ور ہوتا ہے آسانی سے اور اچھی طرح خون سمجھ سکتا ہے جب کہ بچہ طاقت اور مہارت کم ہونے کی وجہ سے اور بوڑھا طاقت کم ہونے کی وجہ سے اتنی اچھی طرح یہ کام نہیں کر سکتا۔ ④ خالی پیٹ سبکی لگوانا زیادہ مفید ہے۔ ⑤ سبکی لگوانے کے لیے سوموار، منگل اور جمعرات کے دن مناسب ہیں۔ اتوار کے دن سبکی لگوانا درست ہے تاہم قصداً اتوار کو نہیں لگوانی چاہیے۔ بیماری کی شدت کے پیش نظر طبیب کے مشورے سے اس دن بھی سبکی لگوالی جائے تو حرج نہیں۔ ⑥ سوموار، منگل، جمعرات اور اتوار میں سے جو دن چاند کی سترہ انیس یا اکیس تاریخ کو آئے اس دن سبکی لگوانا بہتر ہے۔ ⑦ بدھ کو سبکی لگوانے سے پرہیز ضروری ہے۔

۳۴۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۳۸۹- حضرت عقیل رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے مجاہد، عن عَقَّارِ بْنِ الْمُخَبِرَةِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ اكْتَوَىٰ أَوْ اسْتَرْفَىٰ، فَقَدْ بَرِيَ مِنَ التَّوَكُّلِ»۔

نور و مسائل: ① عرب میں بعض بیماریوں کا علاج اس طرح بھی کیا جاتا تھا کہ لوہے کی کوئی چیز آگ میں گرم کرتے حتیٰ کہ وہ سرخ ہو جاتی، پھر وہ گرم لوہا جسم کے بیماری والے حصے پر لگایا جاتا جس سے بیماری کے بعض اثرات کا ازالہ ہو جاتا اسے داغنا کہتے ہیں۔ ② جہاں تک ممکن ہو سکے داغنے سے احتیاب کرنا چاہیے۔ جب کوئی چارہ نہ رہے تو پھر یہ علاج بھی کیا جاسکتا ہے۔ ③ جانوروں کی پہچان کے لیے ان کے جسم پر اس طریقے سے نشان لگایا جاتا ہے یہ جائز ہے لیکن جانور کے چہرے کو داغنا ممنوع ہے۔

۳۴۹۰- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: ۳۳۹۰- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے داغنے سے منع الحسن، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْكَيِّ. فَاكْتَوَيْتُ. فَمَا أَفْلَحْتُ، وَلَا أَتَجَحُّثُ۔

۳۴۹۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: ۳۳۹۱- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شفا تین چیزوں میں سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ہے: شہد پینے میں، سبکی کے زخم میں اور آگ کے

۳۴۸۹- [حسن] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في كراهية الرقية، ح: ۲۰۵۵ من طريق آخر عن مجاهد به، وقال: "حسن صحيح"۔

۳۴۹۰- [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى: ۳۷۷/۴، ح: ۷۶۰۲ من حديث هشيم قال: أنبا منصور ويونس به، وأخرجه الترمذي، ح: ۲۰۴۹ من طريق آخر عن الحسن، وقال: "حسن صحيح"، وله شاهد عند أبي داود، ح: ۳۸۶۵، وإسناده صحيح، وأصله في صحيح مسلم، ح: ۱۶۷/۱۲۲۶۔

۳۴۹۱- أخرجه البخاري، الطب، باب الشفاء في ثلاث، ح: ۵۶۸۰ عن أحمد بن منيع به۔

۳۱- أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

«الشفاء في ثلاث: شربة عسل، وشربة ماء، وشربة لبن». اور میں اپنی امت کو داغنے سے منع میجیم، وکیۃ بنار. وأنھی أمتی عن الکئی کرتا ہوں۔
رَفَعَهُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① علاج کے لیے شہد اور احادیث میں مذکور دوسری دواؤں سے علاج کو ترجیح دینی چاہیے۔
② اگر شہد وغیرہ سے فائدہ نہ ہو تو سبکی لگوالی جائے یہ بھی جائز علاج ہے۔ ③ آگ سے جسم کو داغنا اگرچہ ایک اچھا علاج ہے تاہم اس سے پرہیز بہتر ہے۔ واللہ اعلم.

(المعجم ۲۴) - بَابُ مِنَ الْغُثَى

باب ۲۴- خود کو داغنا

(التحفة ۲۴)

۳۴۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَدْرِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ. ح. وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ ابْنُ شَمِيلٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ الْأَنْصَارِيِّ سَمِعْتُ عَمِّي يَحْيَى. وَمَا أَذْرَحْتُ رَجُلًا مِنَّا بِهِ شَيْبَةً يَحْدُثُ النَّاسُ أَنْ أَشْعِدَّ بِنَ زُرَّارَةَ، وَهُوَ جَدُّ مُحَمَّدٍ مِنْ قَبْلِ أُمِّهِ، أَنَّهُ أَخَذَهُ وَجَعٌ فِي حَلْقِهِ، يُقَالُ لَهُ الذُّبُعُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا بُلْعَنَّ أَوْ لَا بُلْبَلِينَ فِي أَبِي أُمَامَةَ عُدْرًا» فَكَوَاهُ بِيَدِهِ فَمَاتَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مِيتَةً سُوءٍ لِلْيَهُودِ يَقُولُونَ: أَفَلَا دَفَعَ عَنْ صَاحِبِهِ وَمَا أَمْلَكَ لَهُ وَلَا لِنَفْسِي شَيْئًا».

۳۴۹۲- حضرت محمد بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ انصاری اپنے چچا یحییٰ بن سعد بن زرارہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ محمد ﷺ کے نانا حضرت سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو حلق میں درد ہوا جسے ذُبُع کہتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں ابوامامہ (سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ) کے علاج کی پوری کوشش کروں گا حتیٰ کہ معاملہ میرے بس سے باہر ہو جائے۔“ نبی ﷺ نے انھیں اپنے ہاتھ سے داغ لیا لیکن وہ (جان برباد ہو سکے اور) فوت ہو گئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہودیوں کو بری موت نصیب ہو! وہ کہتے ہیں: اس (نبی ﷺ) نے اپنے ساتھی کی جان کیوں نہ بچالی؟ میں تو اس کے لیے یا اپنے لیے (اللہ کے فیصلے کے مقابلے میں) کچھ احتیاط نہیں رکھتا۔“



۳۴۹۲- [إسناده حسن] أخرجه الطبراني في الكبير: ۲۲/۲۸۷، ۲۸۸، ح: ۷۳۹۹ من حديث ابن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ۷/۴۲۳، وقال الهيثمي: ۹۸/۵ "رجاله ثقات"، وكذا قال البوصيري، قلت: ويحییٰ مذکور فی الصحابة، الإصابة: ۴/۶۵۰، وتعدیلہ راجح.

🌞 **فوائد و مسائل:** ① ڈنچ، زال کی پیش اور با کی زبرد یا سکون سے ہے۔ یہ گلے میں ہونے والا ایک درد یا زخم ہے جس کے مریض کے بچنے کی امید بہت کم ہوتی ہے۔ ② مریض کے علاج کی پوری کوشش کرنی چاہیے تاکہ دل میں یہ خیال نہ آئے کہ اگر علاج کیا جاتا تو شاید مریض اس بیماری سے نہ مرنے لگا۔ ③ موت و حیات صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔ نبی ﷺ کے اختیار میں بھی کسی کی زندگی اور موت نہیں۔ ④ شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی مذکورہ روایت کو اس جملے [میتة سوء.....] ”یہودیوں کو بری موت نصیب ہو.....“ کے سوا باقی روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ دیکھیے: (ضعیف سنن ابن ماجہ، رقم: ۷۲۴)

۳۴۹۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الطَّنَافِيسِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سَفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : مَرَضَ أَبِي بَنُو كَعْبٍ مَرَضًا . فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ طَبِيبًا . فَكَوَاهُ عَلَى أَكْحَلِهِ .

۳۴۹۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے۔ نبی ﷺ نے ان کے پاس ایک طبیب بھیجا۔ اس نے ان کی رگ اکھل کر پرواغ دیا۔

🌞 **فوائد و مسائل:** ① اکھل وہ رگ ہے جس کو ہفت اندام کہتے ہیں۔ یہ ہاتھ میں اکھل کھلاتی ہے اور ران میں نسا۔ اگر یہ کٹ جائے تو خون بند نہیں ہوتا نیز علاج کے لیے اس سے فصد کے طریقے سے سرنید پست اور دست و پا کا خون نکالا جاتا ہے۔ ② طب کا پیشہ ایک جائز ذریعہ معاش ہے۔

۳۴۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ : حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِي سَفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَوَى سَعْدَ بْنَ مَعَاذٍ فِي أَكْحَلِهِ، مَرَّتَيْنِ .

۳۴۹۴۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی رگ اکھل کر دو بار پرواغ کیا۔

باب: ۲۵۔ اٹھ سر آٹھوں میں

لگانے کا بیان

(المعجم ۲۵) - بَابُ الْكُحْلِ بِالْإِثْمِدِ

(التحفة ۲۵)

۳۴۹۵۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۴۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، يَحْيَى بْنُ

۳۴۹۳۔ أخرجه مسلم، الطب، باب لكل داء دواء، واستحباب التداوي، ح: ۲۲۰۷ من حديث الأعمش به .

۳۴۹۴۔ أخرجه مسلم، الطب، الباب السابق، ح: ۲۲۰۸ من حديث أبي الزبير به نحو المعنى، ورواه يحيى بن عبد القطان عن سفيان الثوري به .

۳۴۹۵۔ [إسناده حسن] أخرجه الحاكم: ۲۰۷/۴ من حديث أبي عاصم به، وصححه، ووافقه الذهبي، وحسنه ۴۴

۳۱۔ أبواب الطب۔ طب سے متعلق احکام و مسائل

خَلَفَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ
ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالْإِيمِدِ، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ
وَيُنَبِّتُ الشَّعْرَ».

☀️ فوائد و مسائل: ① اشہد ایک قسم کا سرمہ ہے۔ علامہ وحید الزمان خان نے اسے ”صفہائی سرمہ“ بتلایا ہے۔
② سرمہ آنکھوں کی نینت کے علاوہ نظر کو قوت بھی بخشتا ہے۔ ③ پلکوں کے لیے بال آنکھوں کو خوبصورت
بناتے ہیں اور آنکھوں میں پڑ جانے والی اشیاء سے حفاظت بھی کرتے ہیں۔ اشہد استعمال کرنے سے یہ فوائد
حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ ارشاد نبوی پر عمل کا ثواب بھی حاصل ہوتا ہے۔

۳۴۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ
ابْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّدِ، عَنْ
جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
«عَلَيْكُمْ بِالْإِيمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ
وَيُنَبِّتُ الشَّعْرَ».

☀️ فائدہ: سوتے وقت سرمہ لگانے کا یہ فائدہ ہے کہ رات بھر آنکھوں میں لگا رہنے کی وجہ سے اچھی طرح اثر
کرتا ہے۔

۳۴۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ ابْنِ
حُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «تَمَّارًا بَهْتَرِينَ سَرْمَةً اشْمَ»
ہے۔ وہ نظر کو تیز کرتا اور (پلکوں کے) بال اگاتا ہے۔“

◀ البوصيري، وتقدم بعضه، ح: ۳۴۴۸.

۳۴۹۶۔ [حسن] وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۴۱۱/۸، ۳۷۹/۷ * إسماعيل تابعه محمد بن إسحاق، شرح
السنة: ۱۱۷/۱۲، وهشام بن حسن، ابن عدي: ۱۰۵۲/۳، وسلام بن أبي خيرة، أيضا، ص: ۱۱۵۱، وللحديث
شواهد عند ابن حبان، ح: ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، وأبي داود وغيرهما، انظر الحديث الآتي.

۳۴۹۷۔ [حسن] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في البياض، ح: ۴۰۶۱، والنسائي: ۱۴۹/۸، ۱۵۰، الزينة،
الكل، ح: ۵۱۱۶ من حديث ابن حثيم به، وراجع نيل المصنوع، ح: ۳۸۷۸.

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱- ابواب الطب

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ أَكْحَالِكُمْ
الْأَثْمَدُ. يَجْلُو الْبَصَرَ وَيَنْبُتُ الشَّعْرَ».

(المعجم ۲۶) باب: مَنِ اكْتَحَلَ وَثَرًا

(التحفة ۲۶)

باب: ۲۶- طاق عدد میں سرمہ لگانا

۳۳۹۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو سرمہ لگائے وہ طاق (ایک یا
تین بار) لگائے۔ جس نے یہ کام کیا اس نے اچھا کیا۔
اور جس نے نہ کیا اس پر کوئی حرج نہیں۔“

۳۴۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ
يَزِيدَ عَنْ حُصَيْنِ الْجُمَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعْدِ
الْخَيْرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:
«مَنْ اكْتَحَلَ، فَلْيُوتِرْ. مَنْ فَعَلَ، فَقَدْ
أَحْسَنَ. وَمَنْ لَا، فَلَا حَرَجَ».

۳۳۹۹- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی ایک سرمے دانی تھی۔
آپ اس سے ہر آنکھ میں تین بار سرمہ لگاتے تھے۔

۳۴۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَبَادِ بْنِ مَنْصُورٍ،
عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ
لِلنَّبِيِّ ﷺ مَكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا ثَلَاثًا، فِي
كُلِّ عَيْنٍ.

باب: ۲۷- شراب سے علاج کرنے کی

ممانعت کا بیان

(المعجم ۲۷) - بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَتَدَاوَى

بِالْخَمْرِ (التحفة ۲۷)

۳۵۰۰- حضرت طارق بن سوید حضری رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے کہا: اے اللہ کے
رسول! ہمارے علاقے میں انگور ہوتے ہیں ہم انھیں

۳۵۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَتَيْنَا
بِسْمَاكَ بْنَ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ

۳۴۹۸- [ضعيف] تقدم، ح: ۳۲۷.

۳۴۹۹- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ماجاء في الاكتحال، ح: ۱۷۵۷ من حديث عباد به،
وقال: "حسن غريب"، وانظر، ح: ۳۴۷۷ وغيره لضعف عباد.

۳۵۰۰- [صحیح] أخرجه أحمد: ۳۱۱/۴ من حديث حماد به، أخرجه مسلم، الأثرية، باب تحريم التداوي
بالخمر وبيان أنها ليست بدواء، ح: ۱۹۸۴ من حديث شعبة عن سماك بن حرب عن علقة بن وائل عن أبيه به الخ.

۳۱- أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ بَارِضَنَا أَعْنَابًا نَعْتَصِرُهَا، فَتَنْشَرُبُ مِنْهَا؟ قَالَ: «لَا» فَرَأَجَعْتُهُ، قُلْتُ: إِنَّا نَسْتَشْفِي بِهِ لِلْمَرِيضِ. قَالَ: «إِنْ ذَلِكَ لَيْسَ بِشِفَاءٍ. وَلَكِنَّهُ ذَائٌ».

نچوڑتے (اور ان کے رس سے شراب بناتے) ہیں ہم اسے پی لیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“ میں نے دوبارہ سوال کرتے ہوئے عرض کیا: ہم اس (شراب) کے ساتھ بیمار کا علاج کرتے ہیں۔ (کیا یہ جائز ہے؟) آپ نے فرمایا: ”وہ شفا نہیں بلکہ وہ تو خود ایک بیماری ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① شراب حرام ہے۔ ② نشہ آور چیز کا کسی بھی انداز سے استعمال حرام ہے۔ ③ حرام چیز کو دوا کے طور پر استعمال کرنا بھی جائز نہیں۔ حرام اور نقصان دہ اشیاء سے علاج کی بابت حدیث نمبر ۳۲۶۰ کے فوائد ملاحظہ فرمائیں۔ ④ آج کل انگریزی دواؤں میں الکحل شامل کی جاتی ہے تاکہ وہ زیادہ عرصے تک درست حالت میں رہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اس مقصد کے لیے کوئی حلال چیز (شہد، سرکہ یا صاف پانی وغیرہ) استعمال کریں۔

(المعجم ۲۸) - بَابُ الْإِسْتِشْفَاءِ بِالْقُرْآنِ (النهضة ۲۸)

باب: ۲۸- قرآن کے ذریعے سے حصول شفا

۳۵۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الرِّحْمَنِ الْكِنْدِيِّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا سَعَادُ بْنُ سَلِيمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ».

۳۵۰۱- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین دوا قرآن ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم دیگر دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کے ذریعے سے علاج کا صحیح طریقہ قرآنی آیات وادعیہ پڑھ کر مریض پر پھونک مارنا ہے جیسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس شخص کو دم کیا تھا جسے سانپ نے ڈس لیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا تو نبی ﷺ نے اس کی تائید فرمائی، دیکھیے: (صحیح البخاری، الطب، باب الرقی بفاتحة الكتاب، حدیث: ۵۷۳۶) ② قرآن کی تلاوت اور اس کا قہم، قلبی اور روحانی بیماریوں کا شافی علاج ہے۔

۳۵۰۱- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو نعیم فی أخبار أصبهان ۱/ ۲۶۵ من حدیث سفیان الثوری عن أبي إسحاق به، وفي الحديث علل، منها ضعف الحارث الأعور، وتقدم، ح: ۹۵.

(المعجم ۲۹) - بَابُ الْجَنَاءِ (التحفة ۲۹)

باب: ۲۹- مہندی کا بیان

۳۵۰۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا فَايِدُ، مَوْلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ: حَدَّثَنِي مَوْلَايَ عُبَيْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنِي جَدَّتِي سَلْمَى أُمُّ رَافِعٍ، مَوْلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: كَانَ لَا يُصِيبُ النَّبِيَّ ﷺ فَرْحَةً وَلَا شَوْكَةً إِلَّا وَضَعَ عَلَيْهِ الْجَنَاءَ.

۳۵۰۲- رسول اللہ ﷺ کی آزاد کردہ خادمہ حضرت ام رافع سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا: نبی ﷺ کو جب بھی کوئی رزم آجاتا یا کانٹا چبھ جاتا تو آپ ﷺ اس پر مہندی لگاتے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سندا ضعیف قرار دیا ہے جبکہ بعض محققین نے اسے شواہد کی بنا پر حسن بھی قرار دیا ہے اور حسین حدیث والی رائے ہی درست معلوم ہوتی ہے لہذا اگر کوئی شخص مہندی سے رزم وغیرہ کا علاج کرنا چاہتا ہے تو جائز ہے۔ واللہ اعلم۔ جیسا کہ اطباء وغیرہ میں یہ بات معروف ہے کہ مہندی رزم کو خشک پہنچا کر خشک کرتی ہے اس لیے معمولی رزم کا علاج اس سے کیا جاسکتا ہے۔ ② ہاتھوں کی پتیلیوں پر مہندی لگانا عورتوں کی نسبت ہے اس لیے مردوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہیے تاکہ عورتوں سے مشابہت نہ ہو۔

(المعجم ۳۰) - بَابُ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

باب: ۳۰- اونٹوں کے پیشاب کا بیان

(التحفة ۳۰)

۳۵۰۳- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْتَةِ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَاجْتَنَوْا الْمَدِينَةَ. فَقَالَ ﷺ: «لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى ذُرْدُ لَنَا، فَشَرِبْتُمْ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا» فَقَعَلُوا.

۳۵۰۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ افراد اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انھیں مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی، چنانچہ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”اگر تم ہمارے اونٹوں کے ریوڑ میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو (تو صحت یاب ہو جاؤ گے۔)“ چنانچہ انھوں نے ایسا کیا۔

۳۵۰۲- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الطب، باب الحجامة، ح: ۳۸۵۸ من حديث فائد مولى عبيد الله به، وقال الترمذي "حسن غريب"، ح: ۲۰۵۴، قلت: عبيد الله بن علي بن الحديث (تقريب)، وباقى السند حسن، وله شواهد.

۳۵۰۳- [صحيح] تقدم، ح: ۲۵۷۸.

۳۱- ابواب الطب

نے ایسے ہی کیا۔

🌞 نوآمد مسائل: ① ان افراد میں سے کچھ قبیلہ معکل کے تھے اور کچھ قبیلہ عرینہ سے تعلق رکھتے تھے۔
② اگر کسی جگہ کی آب دہوا موافق نہ ہو تو دوسری مناسب جگہ چلے جانا درست ہے۔ اس کا حکم دبا سے بھاگنے کی
کوشش کا نہیں۔ ③ بیت المال کی چیز کسی کو مالک بنائے بغیر اسے عاریتاً بھی دی جاسکتی ہے تاکہ وہ اس سے
حسب ضرورت فائدہ اٹھائے۔ ④ اونٹنیوں کے دودھ میں پیٹ کے بڑھ جانے کا علاج ہے۔ ⑤ جن
جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب علاج کے طور پر پینا جائز ہے۔

(المعجم ۳۱) - بَابُ الذَّبَابِ يَقَعُ فِيهِ
الْإِنَاءُ (التحفة ۳۱)

۳۵۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي هَارُونَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «فِي أَحَدٍ جَنَاحَيْ الذَّبَابِ سُمْ، وَفِي الْآخِرِ شِفَاءٌ. فَإِذَا وَقَعَ فِي الطَّعَامِ، فَاْمَقْلُوهُ فِيهِ. فَإِنَّهُ يَقْدَمُ السُّمَّ وَيُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ».

۳۵۰۵- حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُثْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا وَقَعَ الذَّبَابُ فِي شَرَابِكُمْ، فَلْيَغْمِسْهُ فِيهِ، ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ. فَإِنَّ فِي أَحَدٍ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ، وَفِي الْآخِرِ شِفَاءٌ».

۳۵۰۴- [إسناده حسن] أخرجه النسائي، الفرع والعتيقة، الذباب يقع في الإناء، ح: ۴۲۶۷ من حديث ابن أبي ذئب به، وحسنه البوصيري * سعيد بن خالد بن عبد الله بن قارظ حسن الحديث، وباقي السند صحيح.
۳۵۰۵- أخرجه البخاري، بدء الخلق، باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه... الخ، ح: ۳۲۲۰ من حديث عتبة بن مسلم به.

۳۱۔ أبواب الطب طب سے متعلق احکام و مسائل

فوائد و مسائل: ① کبھی جب پانی دودھ یا چائے وغیرہ میں گر پڑے تو کھانے پینے کی چیز کو ضائع کر دینا جائز نہیں۔ ② اللہ تعالیٰ نے کبھی کے ایک پر میں جراثیم کش مادہ بھی رکھا ہوا ہے جو متعدد بیماریوں کے جراثیم کو ختم کرنے کی قوی صلاحیت رکھتا ہے۔ جب کبھی کو جس چیز میں وہ گری ہے اس میں ڈبو یا جائے تو وہ جراثیم کش مادہ کبھی کے پر سے نکل کر اس چیز میں شامل ہو جاتا ہے۔ ③ اللہ تعالیٰ نے بہت سی بیماریوں کا علاج ان کے اسباب کے قریب ہی کر دیا ہے جیسے علاقائی بیماریوں کا علاج انہی علاقوں کی جڑی بوٹیوں میں موجود ہوتا ہے۔ یہ انسانوں پر اللہ کی خاص رحمت ہے۔ ④ جدید تحقیقات سے حدیثوں میں مذکور حقائق کی تصدیق رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی دلیل بھی ہے اور احادیث کے قابل اعتماد ہونے کا ثبوت بھی۔

(المعجم ۳۲) - بَابُ الْعَيْنِ (التحفة ۳۲)

۳۵۰۶۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”نظر کا لگنا ایک حقیقت ہے۔“

۳۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رَزَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أُمِّهِ بْنِ هِنْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْعَيْنُ حَقٌّ».

۳۵۰۷۔ حضرت ابو بکر بن ابی شیبہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نظر کا لگنا حقیقت ہے۔“

۳۵۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ مُضَارِبِ بْنِ حَزْنٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْعَيْنُ حَقٌّ».

۳۵۰۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”(نظر سے) اللہ کی پناہ مانگو

۳۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا وَهَبٌ عَنْ

۳۵۰۶ [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى ۶/ ۲۵۶، ح: ۱۰۸۷۲ من حديث معاوية بن هشام به مطولاً، وصححه الحاكم: ۴/ ۲۱۵، ۲۱۶، ووافقه الذهبي، وله شاهد في الصحيحين من حديث أبي هريرة رضي الله عنه.

۳۵۰۷ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۲/ ۴۸۷ عن ابن علي به مطولاً * مضارب ثقة، وتابعه همام بن منبه في صحيفته، ح: ۱۳۱، ومن طريقه أخرجه البخاري، ح: ۵۷۴۰، ومسلم، ح: ۴۱/ ۲۱۸۷، وغيرهما.

۳۵۰۸ [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم: ۴/ ۲۱۵ من حديث وهيب به، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي * أبو واقد صالح بن محمد بن زائدة تقدم حاله، ح: ۲۷۶۹، والحديث السابق يخفي عنه.

۳۱۔ ابواب الطب

أَبِي وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، كَيْونَكَ نَظَرَ كَالْغَنَاءِ حَقِيقَةً هِيَ۔
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«إِسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ. فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ».

🌞 فوائد و مسائل: ① بیماری کے اسباب جس طرح مادی ہوتے ہیں اسی طرح غیر مادی بھی ہوتے ہیں۔ جس طرح جدید تحقیقات کے نتیجے میں امراض کے نفسیاتی اسباب ایک حقیقت کے طور پر تسلیم کیے جا چکے ہیں جو غیر مادی ہیں۔ ② روحانی اسباب بھی غیر مادی اسباب ہیں۔ ③ غیر مادی امراض اور امراض کے غیر مادی اسباب کا علاج بھی غیر مادی ذرائع سے ممکن ہے جن میں مختلف اذکار و اوراد کے ذریعے سے علاج سنت سے ثابت ہے۔ ④ نظر کا لگنا ایک حقیقت ہے۔ یہ انسان کو غیر مادی طور پر متاثر کرتی ہے۔ غیر مسلم مفکرین کا انکار قابل توجہ نہیں۔ ⑤ نظر سے تحفظ اللہ کی پناہ میں آنے کے ذریعے سے اور اس کے کلام کا دم کرنے کے ذریعے سے ممکن ہے۔ ⑥ مذکورہ باب کی تیسری یعنی حضرت عائشہ والی روایت کی بابت ہمارے فاضل محقق لکھتے ہیں کہ یہ سند اضعیف ہے، تاہم سابقہ روایت اس سے کفایت کرتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت ہمارے فاضل محقق کے نزدیک بھی قابل حجت ہے۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحادیث الصحيحة للألبانی، رقم: ۷۳۷، و سنن ابن ماجہ بتحقیق محمود محمد محمود حسن نصار، رقم: ۳۵۰۸)



۳۵۰۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حضرت ابوامامہ (اسعد) بن سہل بن حنیف رحمہ اللہ سے روایت ہے، حضرت سہل بن حنیف رحمہ اللہ نہا رہے تھے کہ حضرت عامر بن ربیعہ رحمہ اللہ گزرے انہوں نے (سہل رحمہ اللہ کو دیکھ کر) کہا: جیسا (خوش رنگ جسم) آج دیکھا ہے (پہلے) کبھی نہیں دیکھا۔ کسی پردہ نشین (کنواری لڑکی) کی جلد بھی ایسی (خوش رنگ) نہیں (ہوتی)۔ وہ فوراً ہی زمین پر گر پڑے (اچانک تیز بخار ہوا کہ کھڑے نہ رہ سکے)۔ انھیں نبی ﷺ کے پاس لایا گیا اور کہا گیا: سہل رحمہ اللہ کی خبر لیجئے وہ تو گرے پڑے

۳۵۰۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ابْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: مَرَّ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ بِسَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ، وَهُوَ يَغْتَسِلُ. فَقَالَ: لَمْ أَرْ كَالْيَوْمِ، وَلَا جِلْدَ مُحَبَّاتٍ. فَمَا لَبِثَ أَنْ لَبِطَ بِهِ. فَأْتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ. فَقِيلَ لَهُ: أَذْرِكُ سَهْلًا صَرِيحًا. قَالَ: «مَنْ تَتَّبِعُهُمْ بِهِ؟» قَالُوا: عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ. قَالَ: «عَلَامَ يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ؟ إِذَا رَأَى

۳۵۰۹۔ [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى: ۶۰/۶، ح: ۱۰۰۳۶ من حديث سفيان بن عيينة به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، والحاكم: ۲۱۶، ۲۱۵/۴، والذهبي * الزهري صرح بالسماع، وتابعه مالك، وللحديث شواهد.

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱۔ أبواب الطب

ہیں (اٹھ بھی نہیں سکتے۔) نبی ﷺ نے فرمایا: ”تھیں اس کے بارے میں کس پر شک ہے؟“ لوگوں نے کہا: عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ (کی نظر لگی ہے۔) نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا وجہ ہے کہ ایک آدمی اپنے بھائی کو قتل کرنے والی حرکت کرتا ہے؟ اگر کسی کو اپنے بھائی کی کوئی چیز نظر آئے جو اسے اچھی لگے تو اسے چاہیے کہ اسے برکت کی دعا دے۔“ پھر پانی طلب فرمایا اور عامر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وضو کریں چنانچہ انھوں نے اپنا چہرہ کہنیوں تک دوہوں ہاتھ دوہوں کھٹنے اور تہبند کا اندر کا حصہ دھویا۔ آپ ﷺ نے وہ پانی سہل چلا کر پڑا لے کر حکم دیا۔

أَحَدُكُمْ مِنْ أَخِيهِ مَا يُعْجِبُهُ، فَلْيَذْغْ لَهُ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ. فَأَمَرَ عَامِرًا أَنْ يَتَوَضَّأَ. فَعَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْجُمُفَقَيْنِ. وَرُكْبَتَيْهِ وَدَاخِلَةَ إِزَارِهِ. وَأَمَرَهُ أَنْ يَصُبَّ عَلَيْهِ.

سفیان نے کہا: معمر نے امام زہری سے بیان کیا: اور آپ ﷺ نے حکم دیا کہ وہ برتن (سہل) کے پیچھے سے (ن) انڈیل دیا جائے۔

قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: وَأَمَرَهُ أَنْ يَكْفَأَ الْإِنَاءَ مِنْ خَلْفِهِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① اگر کوئی چیز اچھی لگے تو اس میں برکت کی دعا کرنی چاہیے مثلاً: اللہ تعالیٰ تجھے اس جانور میں برکت عطا فرمائے۔ یا اللہ تعالیٰ تیری قوت میں یا جمال میں برکت فرمائے۔ یا یوں کہے: ﴿مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ﴾ (الکھف: ۱۸: ۳۹) اس کی برکت سے نظر نہیں لگتی۔ ② نظر بد کا اثر دور کرنے کا یہ طریقہ بھی ہے کہ جس کی نظر لگی ہو وہ زیر مطالعہ حدیث میں مذکور طریقے کے مطابق کسی برتن میں اعضاء دھو کر وہ پانی کسی کو دے تاکہ مریض پر پیچھے کی طرف سے ڈال دیا جائے۔ ③ تہبند کے اندر کے حصے سے کیا مراد ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا ہے: اس سے مراد تہبند کا وہ کنارہ ہے جو دوسرے کنارے کی وجہ سے چھپ جاتا ہے۔ اور اس کا وہ حصہ مراد ہے جو نیچے لٹکا ہوا ہوتا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے یہ ہند کا دایاں سر فرمایا ہے (شرح صحیح مسلم از نووی: ۱۳/۱۷۲) بعض نے شرم گاہ اور بعض نے تہ بند وغیرہ باندھنے والا جسم کا حصہ مراد لیا ہے۔ (فتح الباری: الطب: ۱۰/۲۵۲)

باب: ۳۳۔ نظر کا دم کروانا

(المعجم ۳۳) - بِمَا بَدَأَ مَنِ اسْتَرْفَى مِنَ الْعَيْنِ (التحفة ۳۳)

۳۱۔ ابواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۵۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۵۱۰۔ حضرت عبید بن رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول! جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کو نظر لگ جاتی ہے میں انھیں دم کروالیا کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں اگر کوئی چیز تقدیر کا مقابلہ کر سکتی تو نظر اس (تقدیر) سے آگے بڑھ جاتی۔“

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عُثَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرْقِيِّ قَالَ: قَالَتْ أَسْمَاءُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ بَنِي جَعْفَرٍ تُصِيبُهُمُ الْعَيْنُ. فَأَسْتَرْفِي لَهُمْ؟ قَالَ: «نَعَمْ. فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ، سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ (بن ابی طالب) کے بیٹے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے اپنے بیٹے ہیں۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ ۸ ہجری میں غزوہ موتہ میں شہید ہو گئے تو اسماء رضی اللہ عنہا سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا اس لیے انھوں نے جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹے فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اس خاتون سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا تھا۔ ② نظریا بیماری کی وجہ سے دم کرنا اور کروانا جائز ہے بشرطیکہ دم میں شریک اور بے معنی مہمل الفاظ نہ ہوں۔



۳۵۱۱۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

۳۵۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جنوں اور انسانوں کی نظر سے پناہ ملنے کی دعا کیا کرتے تھے۔ جب معوذتین (سورہ فلق اور سورہ ناس) نازل ہوئیں تو نبی ﷺ نے انھیں اختیار فرمایا اور ان کے علاوہ دوسری چیزیں چھوڑ دیں۔

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّادٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْجَرِيرِيِّ، عَنْ أَبِي نَصْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَيْنِ الْجَانِ. ثُمَّ أَعْيَنَ الْإِنْسَ. فَلَمَّا نَزَلَ الْمُعَوَّذَتَانِ، أَخَذَهُمَا. وَتَرَكَ مَا سِوَى ذَلِكَ.

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سند ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل ہے۔ مزید تفصیل کے لیے

۳۵۱۰۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الرقية من العين، ح: ۲۰۵۹ من حديث سفیان به، وقال: "حسن صحيح"، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۴۱۴/۷ ابن عيينة عن، وتابعه أبووب عند الترمذي، ح: ۲۰۵۹ وغيره، وللحديث طرق أخرى، منها ما أخرجه مسلم، ح: ۱۷۱۹/۴ من حديث ابن عباس رضي الله عنهما.

۳۵۱۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الرقية بالمعوذتين، ح: ۲۰۵۸ من حديث الجريري به، وقال "حسن غريب"، والنسائي: ۲۷۱/۸، ح: ۵۴۹۶ من حديث سعيد بن سليمان به * الجريري اختلط تقدم، ح: ۲۳۰۰، ولم أجد روايًا عنه في هذا الحديث قبل اختلاطه.

۳۱- أبواب الطب
 وکھیے: (هدایة الرواة إلى تحریح احادیث المصابیح والمشکاة، رقم: ۳۲۸۸، و سنن ابن ماجه بتحقیق محمود محمد محمود حسن نصار، رقم: ۳۵۱۱)

۳۵۱۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَمِسْعَرٍ، عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ .

فوائد و مسائل: ① قرآن مجید کی آخری دو سورتوں کا دم نظر بد سے اور جنوں کے شر سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ ② دم کرنا اور کروانا جائز ہے۔

(المعجم ۲۴) - بَابُ مَا رُخِّصَ فِيهِ مِنَ الرُّقَى (التحفة ۳۴)

باب: ۳۴- جو دم جائز ہیں

۳۵۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا رُقِيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ».

۳۵۱۳- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دم تو صرف نظر سے یا ڈنک مارنے والی چیز (پچھو وغیرہ کے ڈسنے کی وجہ) سے ہوتا ہے۔“

فوائد و مسائل: ① سانپ، بچھو، بھڑ، وغیرہ کاٹ لے تو دم کروالینا چاہیے اس مقصد کے لیے سورۃ فاتحہ کا دم زیادہ بہتر ہے۔ ② حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ کسی اور بیماری کی صورت میں دم کروانا جائز نہیں بلکہ ان دو چیزوں کے لیے دم کرنا زیادہ آسان اور زود اثر علاج ہے۔ ③ دوسری بیماریوں کے لیے دم جائز ہونے کی دلیل باب: ۳۶ اور ۳۷ کی احادیث ہیں۔

۳۵۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت ابوبکر بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۵۱۲- أخرجه البخاري، الطب، باب رقية العين، ح: ۵۷۳۸، ومسلم، السلام، باب استحباب الرقية من العين والتملة والحمة والنظرة، ح: ۲۱۹۵ من حديث سفيان به.

۳۵۱۳- أخرجه مسلم، الإيمان، باب الدليل على دخول طوائف المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ح: ۲۲۰ من حديث حصين به موقوفاً، ورواه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الرخصة في ذلك، ح: ۲۰۵۷ من حديث شعبة عن حصين به مرفوعاً، وللحديث شواهد كثيرة جداً.

۳۵۱۴- [إسناده حسن] أخرجه الطبراني: ۲۴/ ۲۵۰، ح: ۶۳۷ من حديث ابن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ۸/ ۳۶، ۴۴

کہ حضرت خالدہ بنت انس ام بنی حزم ساعدیہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کو کچھ دم سنائے (اور دریافت کیا کہ یہ جائز ہیں یا نہیں؟) نبی ﷺ نے انھیں ان کے ساتھ دم کرنے کا حکم دیا۔

☀️ **فائدہ:** رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا تھا: ”اپنے دم میرے سامنے پیش کرو۔ دم کرنے میں کوئی حرج نہیں، جب تک اس (کے الفاظ) میں شرک نہ ہو۔“ (صحیح مسلم، السلام، باب لا بأس بالرقی ما لم یکن فیہ شرک، حدیث: ۲۳۰۰)

۳۵۱۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصْبِ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، يُقَالُ لَهُمْ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، يَرْفُقُونَ مِنَ الْحِمَةِ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَهَى عَنِ الرُّفْيِ. فَأَتَوْهُ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّكَ [قَدْ] نَهَيْتَ عَنِ الرُّفْيِ. وَإِنَّا نَرْفُقُ مِنَ الْحِمَةِ. فَقَالَ لَهُمْ : «إِعْرِضُوا عَلَيَّ» فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ. فَقَالَ : «لَا بَأْسَ بِهَذِهِ. هَذِهِ مَوَائِقُ».

۳۵۱۵- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: انصار کا ایک گھرانہ جنھیں آل عمرو بن حزم کہا جاتا تھا (پچھو وغیرہ کے) ڈنک کا دم کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے دم کرنے سے منع فرمادیا۔ انھوں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے دم جھاڑوں سے منع فرمادیا ہے، حالانکہ ہم زہریلے جانور کے ڈنک کا دم کیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے سناؤ۔“ انھوں نے دم کے الفاظ سنائے تو آپ نے فرمایا: ”ان میں کوئی حرج نہیں۔ یہ تو اقرار ہیں۔“

☀ فوائد و مسائل: ① شریک دم جھاڑ منع ہے۔ ② ابن القفاظ سے اللہ کی وحدانیت اور اس پر توکل کا اقرار ہوا اور اس سے حاجت روائی کی درخواست ہو انھیں پڑھ کر دم کرنا جائز ہے۔

۳۵۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
 حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

« وصححه البوصيري، والمظاهر أن أبا بكر محمد بن حزم سمعه من خالدة رضي الله عنها، والله أعلم.

٣٥١٥- أخرجه مسلم، السلام، باب استحباب الرقية من العين والنملة والحمة والنظرة، ح: ٢١٩٩/٦٣ من حديث الأعمش به.

٣٥١٦- أخرجه مسلم، السلام، الباب السابق، ح: ٢١٩٦ من حديث سفيان الثوري به.

۳۱- أبواب الطب - طب سے متعلق احکام و مسائل

عاصِم، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي الرُّقِيَّةِ مِنَ الْحَمَةِ وَالْعَيْنِ وَالتَّمَلُّةِ.

☀ فائدہ: منلہ ایک بیماری ہے جس میں پہلو یا پسلیوں پر دانے نکل آتے ہیں۔ بیماری بڑھ جانے پر وہ زخم بن جاتے ہیں۔ دم کرنے سے اس بیماری سے آرام آ جاتا ہے۔

(المعجم ۳۵) - بَابُ رُقِيَّةِ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ
(التحفة ۳۵)

۳۵۱۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سانپ اور بچھو کے دم کی اجازت دی ہے۔

۳۵۱۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرُّقِيَّةِ مِنَ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ.

۳۵۱۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک آدمی کو بچھو نے ڈنک مارا تو وہ رات بھر سو نہ سکا۔ نبی ﷺ سے عرض کیا گیا کہ فلاں کو بچھو نے ڈنک مارا تو اسے رات بھر نیند نہیں آئی۔ آپ نے فرمایا: ”اگر وہ شام کو یہ دعا پڑھ لیتا تو اسے صبح تک بچھو کے ڈنک کی تکلیف نہ اٹھانی پڑتی۔ [أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ]“ میں اللہ کے کامل (بے نقص اور بے عیب) کلمات کے ذریعے سے (اللہ کی) پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو

۳۵۱۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بَهْرَامٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَدَغَتْ عُقْرَبٌ رَجُلًا فَلَمْ يَنْمَ لَيْلَتَهُ. فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ فَلَانًا لَدَغَتْهُ عُقْرَبٌ فَلَمْ يَنْمَ لَيْلَتَهُ. فَقَالَ: «أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَالَ، حِينَ أَمْسَى: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، مَا ضَرَّهُ لَدَغُ عُقْرَبٍ حَتَّى يُضْبَحَ».

۳۵۱۷- أخرجه مسلم، السلام، باب رقية المريض بالمعوذات والنفث، ح: ۲۱۹۳ من حديث مغيرة به.

۳۵۱۸- [صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى: ۱۵۳/۶، ح: ۱۰۴۲۸ من حديث الأشجعي به، وصححه البوصيري * سفیان الثوري تابعه حماد بن زيد ومالك وغيرهما عند النسائي، أيضًا، ح: ۱۰۴۲۴، ۱۰۴۲۵، وله شاهد في صحيح مسلم، الذكر والدعاء، باب في التعوذ من سوء القضاء... الخ، ح: ۲۷۰۹/۵۵.

۳۱- أبواب الطب طب سے متعلق احکام و مسائل

اس نے پیدا کی ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ کے کلمات سے مراد اس کا کلام اس کے فیصلے اور قدرت ہے۔ ② انسانوں جنوں حیوانوں اور حشرات کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے یہ ایک بہترین دعا ہے۔ ③ یہ دعا صبح و شام پڑھنی چاہیے۔

۳۵۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
حَدَّثَنَا عَمَّانُ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ :
حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ حَكِيمٍ : حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ
ابْنُ عَمْرٍو بْنُ حَزْمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ
قَالَ : عَرَضْتُ أَوْ أَعْرِضْتُ النَّهْشَةَ مِنْ
الْحَبَّةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَأَمَرَ بِهَا .

۳۵۱۹- حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سانپ کے
کانٹے کا ایک دم سنایا یا آپ کو سانپ کے کانٹے کا
ایک دم سنایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے پڑھنے (اور
مریض پر دم کرنے) کا حکم دیا۔



(المعجم ۳۶) - بَابُ مَا عَوَّذَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ
وَمَا عَوَّذَ بِهِ (الصفحة ۳۶)

باب: ۳۶- نبی ﷺ نے جو دم کیا اور
جو دم آپ کو کیا گیا

۳۵۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَسْوُورٍ ، عَنْ أَبِي الصُّحَى ،
عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، إِذَا أَتَى الْمَرِيضَ قَدَعَا لَهُ ،
قَالَ : «أَذْهَبِ الْبَاسَ . رَبِّ النَّاسِ . وَاشْفِ
أَنْتَ الشَّافِي . لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ . شِفَاءَ
لَا يُعَادِرُ سَقَمًا» .

۳۵۲۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ جب کسی بیمار کے پاس تشریف لے
جاتے اور اس کے لیے دعا کرتے تو فرماتے: «أَذْهَبِ
الْبَاسَ، رَبِّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا
شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءَ لَا يُعَادِرُ سَقَمًا»
”بیماری دور کر دے اے لوگوں کے رب! اور شفا عطا
فرما۔ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا کوئی شفا
نہیں ایسی شفا دے کہ بیماری کو بالکل نہ رہنے دے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مریض کی عیادت سنت نبوی ہے۔ ② عیادت کے وقت مریض کو تسلی دینے کے ساتھ
ساتھ اس کے لیے دعا کرنا بھی مسنون ہے۔ ③ شفا صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لہذا دعا بھی اسی سے
کرنی چاہیے۔

۳۵۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۲۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مریض کی شفا یابی کے لیے انگلی پر لعاب دہن لگا کر یوں کہتے تھے: بِسْمِ اللَّهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، لِيُشْفَى سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا [”اللہ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے بعض کے لعاب دہن سے مل کر ہمارے رب کے حکم سے ہمارے مریض کی شفا یابی کا ذریعہ ہوگی۔“]

فوائد و مسائل: ① مدینے کی مٹی اور رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن دونوں کو خاص شرف حاصل ہے تاہم سنت پر عمل کرنے کی نیت سے جو شخص بھی اس طرح کرے گا، ان شاء اللہ مریض کو شفا ہوگی۔ ② حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں: ”تھوک اور مٹی تو ظاہری اسباب ہیں جنہیں اختیار کرنے کا حکم ہے۔ ان میں تاثیر شفا کا پیدا ہو جانا باذن اللہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ دم مسنون ہے۔ اس میں اصل تاثیر بِإِذْنِ رَبِّنَا کے لفظ کی ہے۔ مومن کے منہ کا لعاب اور مٹی خواہ کسی سرزمین کی ہو اس شفا بخشی کا ایک حصہ ہیں۔ اور تجربے سے اس دم کا بے حد موثر ہونا ثابت ہے۔“ (ریاض الصالحین حدیث: ۹۰۱)

۳۵۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُبْطِلُنِي. فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: «إِجْعَلْ بَدَلَ الْيَمْنَى عَلَيْهِ وَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ. أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَازِرُ» فَقُلْتُ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَازِرُ. سَمِعَ مَرَاتٍ فَقُلْتُ ۳۵۲۲- حضرت عثمان بن ابوالعاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مجھے اتنا (شدید) درد ہو رہا تھا کہ میں مرا جا رہا تھا۔ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اپنا دایاں ہاتھ درد کے مقام پر رکھ کر سات بار کہہ: بِسْمِ اللَّهِ، أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَازِرُ“ اللہ کے نام سے میں اللہ کی عظمت و قدرت کی پناہ میں آتا ہوں اس برائی سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے ڈرتا ہوں۔“ میں نے یہ دعا (اس طرح) پڑھی تو اللہ تعالیٰ

۳۵۲۱- أخرجه البخاري، الطب، باب رقية النبي ﷺ، ح: ۵۷۴۵ من حديث سفیان به، ومسلم، الطب، باب رقية المريض بالمعوذات والنفث، ح: ۲۱۹۴ عن ابن أبي شيبة به.

۳۵۲۲- أخرجه مسلم، السلام، باب استجاب وضع يده على موضع الألم مع الدعاء، ح: ۲۲۰۲ من حديث نافع ابن جبیر به.

۳۱۔ أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

ذَلِكَ . فَشَفَّائِي اللَّهَ .

نے مجھے شفا دے دی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① انسان خود بھی مسنون دعائیں پڑھ کر اپنے آپ کو دم کر سکتا ہے۔ ② صحیح مسلم کی

روایت میں ”بسم اللہ“ تین بار اور مذکورہ دعائیں بار پڑھنے کا ذکر ہے۔ (صحیح مسلم، السلام، باب

استحباب وضع یدہ علی موضع الألم مع الدعاء، حدیث: ۲۲۰۲)

۳۵۲۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے اور

فرمایا: ”اے محمد! آپ بیمار ہو گئے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے

فرمایا: ”ہاں۔“ جبریل علیہ السلام نے فرمایا: [بِسْمِ اللَّهِ

أَرْقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ

نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ أَوْ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ، بِسْمِ اللَّهِ

أَرْقِيكَ] ”میں آپ کو اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں“

آپ کو تکلیف دینے والی ہر چیز سے ہر جان یا آنکھ یا

حاسد کے شر سے اللہ آپ کو شفا دے۔ میں آپ کو اللہ

کے نام سے دم کرتا ہوں۔“

۳۵۲۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ

الصَّوْفُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ

ابن صُهَيْبٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ

جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ!

اِسْتَكَيْتَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ

أَرْقِيكَ. مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ. مِنْ شَرِّ كُلِّ

نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ أَوْ حَاسِدٍ، اللَّهُ يَشْفِيكَ. بِسْمِ

اللَّهِ أَرْقِيكَ.



🌞 فوائد و مسائل: ① مریض سے پوچھا جائے تو وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بیمار ہوں۔ اور طبیب تفصیل سے تکلیف

کا ذکر کر سکتا ہے۔ یہ صبر اور رضا کے منافی نہیں اور اللہ سے شکوہ شمار نہیں ہوتا۔ ② نبی اکرم ﷺ انسان تھے

آپ پر دوسرے بشری حالات کی طرح بیماری بھی آتی تھی۔ اس سے امت کو صبر و توجہ الی اللہ اور استقامت کا

سبق بھی ملا اور تقدیر پر ایمان رکھتے ہوئے تدبیر پر عمل کرنے کا طریقہ بھی معلوم ہوا۔ ③ صحت و سلامتی اللہ کی

نعمت ہے لہذا اس کے لیے دعا کرنی چاہیے تاکہ اس سے فائدہ اٹھا کر زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کیے جاسکیں۔

④ انسان پر دوسرے کے حسد اور نظر کا اثر ہو سکتا ہے۔

۳۵۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ،

۳۵۲۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۵۲۳۔ أخرجه مسلم، السلام، باب الطب والمرض والرقي، ح: ۲۱۸۶ عن بشر بن هلال به.

۳۵۲۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۴۶/۲ عن عبد الرحمن بن مهدي به، وهو في السنن الكبرى

للنسائي: ۲۴۹/۶، ح: ۱۰۸۴۱ من حديث ابن مهدي * عاصم تقدم حاله، ح: ۹۰۷ ولبعض الحديث شواهد في

صحیح ابن حبان، ح: ۱۴۱۷، والمستدرک: ۳/۳۹۳، وصححه الحاكم علی شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱۔ ابواب الطب

انھوں نے کہا: نبی ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: ”کیا میں تجھے وہ دم نہ کروں جو میرے پاس جبریل علیہ السلام لائے ہیں؟“ میں نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ نے تین بار فرمایا: [بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ، وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ، مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِیْكَ، مِنْ شَرِّ النَّفَاثَاتِ فِی الْعُقَدِ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ.] ”اللہ کے نام سے تجھے دم کرتا ہوں اور اللہ تجھے شفا دے گا“ تجھ میں موجود ہر بیماری سے گرہوں میں پھولیں مارنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔“

وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثُوَيْبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْذُنِي، فَقَالَ لِي: «أَلَا أَرْقِيْكَ بِرُقِيَّةٍ جَاءَنِي بِهَا جِبْرِیْلُ؟» قُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي. بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ. وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ. مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِیْكَ. مِنْ شَرِّ النَّفَاثَاتِ فِی الْعُقَدِ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

633

۳۵۲۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو دم کرتے تو یوں فرماتے تھے: [أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ الثَّامَةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَةٍ] ”میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں ہر شیطان سے اور کٹرے کوڑے سے اور ہر دیوانہ گردینے والی آنکھ سے۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ دعا پڑھ کر اسماعیل اور اسحاق علیہ السلام کو“ یا فرمایا: ”اسماعیل اور یعقوب علیہ السلام کو دم کیا کرتے تھے۔“

۳۵۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيْمَانَ بْنِ هِشَامٍ الْبَغْدَادِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ. ح. وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مِنْهَالٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ. يَقُولُ: «أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ الثَّامَةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَةٍ». قَالَ: «وَكَانَ أَبُوْنَا إِبْرَاهِيْمُ يَعُوْذُ بِهَا إِسْمَاعِيْلَ وَإِسْحَاقَ». أَوْ قَالَ: «إِسْمَاعِيْلَ وَيَعْقُوْبَ».

اور یہ حدیث امام وکیع رحمہ اللہ کی ہے۔

وَهَذَا حَدِيْثٌ وَكِيعٍ.

🕌 فوائد و مسائل: ① [هَامَّة] سے مراد زہریلے کیڑے مکوڑے ہیں جن سے انسان کو تکلیف پہنچ سکتی ہے۔
② [لَامَّة] سے مراد ایسی آنکھ یا نظر جو جنوں یا کسی مرض میں مبتلا کر دے۔ ③ بچوں کو حفاظت کے نقطہ نظر سے دم کیا جاسکتا ہے اگرچہ وہ کسی مرض میں مبتلا نہ ہوں۔

(المعجم ۳۷) - بَاب مَا يُعَوَّذُ بِهِ مِنَ الْحُمَى (التحفة ۳۷)

باب: ۳۷- بخار کا دم

۳۵۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمَى وَمِنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا، أَنْ يَقُولُوا: «بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ، أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ»

۳۵۲۶- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بخار اور ہر قسم کے درد سے (شفا کے لیے) یہ دعا سکھایا کرتے تھے کہ یوں کہیں: بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ، أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ [کبریائی والے اللہ کے نام سے۔ میں عظمت والے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں] جوش مارتی رگ کے شر سے اور آگ کی گرمی کے شر سے۔

قَالَ أَبُو عَامِرٍ: أَنَا أَخَالِفُ النَّاسَ فِي هَذَا. أَقُولُ: يَنْعَارٍ.

روایت کے راوی ابو عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں لوگوں سے اس روایت کے الفاظ میں اختلاف کرتا ہوں، میں (نَعَّارِ کی بجائے) يَنْعَارٍ کہتا ہوں۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ، وَقَالَ: مِنْ شَرِّ عِرْقٍ يَنْعَارٍ.

ایک دوسری سند سے اس روایت میں یہ لفظ مروی ہیں: [مِنْ شَرِّ عِرْقٍ يَنْعَارٍ] ”پھڑکتی رگ کے شر سے۔“

🕌 فائدہ: اس حدیث میں [يَنْعَارٍ] کے لفظ کو [يَنْعَارٍ] بھی پڑھا گیا ہے۔ یہ لفظ [عَرَارَةٌ] ”شدت، بد خلقی“ سے

۳۵۲۶- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب دعاء الحُمَى والأوجاع كلها، ح: ۲۰۷۵ عن ابن بشار به، وقال: "غريب" . . . الخ ۝ إبراهيم تقدم حاله، ح: ۱۰۳۲، وفي الحديث علة أخرى.

ماخوذ ہے۔ اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ وہ رگ جو (بیماری یا بخار کی وجہ سے) شدت اور سختی کا باعث بنی ہوئی ہے۔

۳۵۲۷- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار تھا۔ جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ، مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ، وَ مِنْ كُلِّ غَيْبٍ، اللّٰهُ يَشْفِيْكَ [”میں آپ کو اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دیتی ہے حسد کرنے والے کے حسد سے اور ہر آنکھ سے اللہ آپ کو شفا دے۔“]

۳۵۲۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارٍ الْجَمَصِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ تُوْبَانَ، عَنْ عَمْرِوٍّ أَنَّهُ سَمِعَ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ: أَتَى جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، النَّبِيَّ ﷺ، وَهُوَ يُوعَكُ. فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ. مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ. مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ، وَمِنْ كُلِّ غَيْبٍ، اللّٰهُ يَشْفِيْكَ.

🌟 فائدہ: جسمانی بیماریوں کے لیے بھی دم کرنا درست ہے۔

باب: ۳۸- دعا پڑھ کر پھونک مارنا

(المعجم ۳۸) - بَابُ النَّفْثِ فِي الرُّقِيَّةِ

(التحفة ۳۸)

۳۵۲۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم دم کرتے وقت پھونک مارتے تھے۔

۳۵۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مَيْمُونِ الرُّقِّي، وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْثُثُ فِي الرُّقِيَّةِ.

🌟 فائدہ: [نَفَث] سے مراد ایسی پھونک ہے جس میں لعاب دہن کی معمولی سی ملاوٹ ہو۔ مسنون دعائیں پڑھ کر مریض پر اس انداز سے پھونک مارتی چاہیے۔

۳۵۲۷- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳۲۳/۵ من حديث عبد الرحمن بن توبان عن عمير بن هاني، به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۲۰، والحاكم: ۴/۴۱۲، والذهبي، وحسنه البوصيري، وله طريق آخر عند النسائي في الكبرى.

۳۵۲۸- [صحيح] أخرجه ابن عبد البر في التمهيد: ۱۳۲/۸ من حديث ابن أبي شيبة، به، وهو في المصنف: ۴۰۲/۷، وأخرجه البخاري، ح: ۵۰۱۶، ومسلم، ح: ۵۱/۲۱۹۲ وغيرهما من حديث مالك به مطولاً، وهو في الموطأ: ۹۴۲/۲، وقال ابن عبد البر: "رواه وكيع عن مالك فاختصره وكان كثيراً ما يختصر الأحاديث"، وانظر الحديث الآتي.

۳۱۔ أبواب الطب

۳۵۲۹- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ، إِذَا اشْتَكَى، يَشْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ، وَيَنْفُثُ. فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ، وَأَمْسَحُ عَلَيْهِ بِيَدِهِ، رَجَاءَ بَرَكَتِهَا.

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۵۲۹- حضرت عاکشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب بیمار ہو جاتے تھے تو معوذات سورتیں پڑھ کر اپنے آپ پر پھونک مارتے تھے۔ جب آپ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو میں نبی ﷺ پر (یہ سورتیں) پڑھتی تھی اور آپ کا ہاتھ اس سے برکت کی امید پر (آپ کے جسم پر) پھیرتی تھی۔

🌟 فوائد و مسائل: ① معوذات سے مراد قرآن مجید کی آخری تین سورتیں ہیں، یعنی سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ ناس۔ ② اگر بیماری ایسی ہو جس کا تعلق پورے جسم سے ہے (مثلاً بخار) یا حفاظت و برکت کے لیے دم کرنا ہو تو سر سے پاؤں تک پورے جسم پر ہاتھ پھیرنا چاہیے۔ ③ کسی کو دم کیا جائے تو اس کے جسم پر ہاتھ پھیرے جائیں۔ ④ اگر مریض اور دم کرنے والے مرد اور عورت کے درمیان محرم والا رشتہ ہو یا وہ میاں بیوی ہوں تو دم کرتے وقت مریض کے جسم پر ہاتھ پھیرنا درست ہے ورنہ اس سے پرہیز کیا جائے۔ ⑤ عورت بھی اپنے آپ کو دوسری عورتوں کو اور محرم مردوں کو یا خاندان کو دم کر سکتی ہے۔

(المعجم ۳۹) - بَابُ تَغْلِيْقِ التَّمَائِمِ

(التحفة ۳۹)

باب: ۳۹- تعویذ وغیرہ ڈالنا

۳۵۳۰- حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقْفِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ شَلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بِشْرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرٍو ابْنِ مَرْوَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَزَّارِ، عَنِ ابْنِ أُخْتِ زَيْنَبَ، امْرَأَةَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْنَبَ قَالَتْ: كَانَتْ عَجُوزٌ تَدْخُلُ عَلَيْنَا تَرْفِي مِنَّا ۳۵۳۰- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت زینب (بنت معاویہ ثقفیہ) رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہمارے ہاں ایک بڑھیا آیا کرتی تھی۔ وہ سرخ باد کا دم کیا کرتی تھی۔ اور ہمارے پاس لمبے پایوں والی ایک چارپائی تھی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب گھر میں داخل ہوتے تو (پہلے) کھائے اور آواز دیتے

۳۵۲۹- أخرجه البخاري، فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، ح: ۵۰۱۶، ومسلم، السلام، باب رقية المريض بالمعوذات والنفس، ح: ۲۱۹۲ من حديث مالك به، وهو في الموطأ: ۹۴۲/۲، ۹۴۳.

۳۵۳۰- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الطب، باب في تعليق التمايم، ح: ۳۸۸۳ من حديث الأعمش به * الأعمش عن، وتقدم، ح: ۱۷۸، وفيه علة أخرى، وله شاهد عند الحاكم: ۴/۴۱۷، ۴۱۸، وإسناده ضعيف.



(پھر اندر داخل ہوتے۔) ایک دن وہ تشریف لائے۔ جب اس (بڑھیا) نے ان کی آواز سنی تو ان سے پردہ کر لیا۔ وہ آکر میرے پاس بیٹھ گئے۔ انھوں نے مجھے ہاتھ لگایا تو انھیں دھاگا محسوس ہوا (جو میں نے گلے میں ڈالا ہوا تھا)۔ انھوں نے کہا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: اس میں مجھے سرخ باد کا دم کر کے دیا گیا ہے۔ انھوں نے اسے کھینچ لیا اور ٹوڑ کر پھینک دیا۔ اور فرمایا: عبد اللہ کے گھر والوں کو شرک کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”دم جھڑ“ تعویذ اور حُب کا عمل (یہ سب) شرک ہیں۔“

میں نے کہا: میں ایک دن (گھر سے) نکلی تو فلاں شخص نے مجھے دیکھ لیا۔ میری جو آکھ اس کی طرف تھی اس سے پانی بہنے لگا۔ جب میں دم کرواتی تو پانی رک جاتا، جب میں (دم کرائے بغیر) چھوڑ دیتی تو اس سے پانی بہنے لگتا۔ انھوں نے کہا: وہ شیطان تھا، جب تو اس کی مرضی کا کام کرتی تھی، وہ تجھے چھوڑ دیتا، جب اس کی مرضی کے خلاف کرتی، وہ تیری آکھ میں انگلی مار دیتا۔ لیکن اگر تو وہ کام کرتی جو اللہ کے رسول ﷺ نے کیا تھا تو تیرے لیے بہتر ہوتا اور تجھے ضرور شفا مل جاتی۔ تو اپنی آکھ پر پانی کے چھینٹے مارا اور کہنے: [أَذْهَبِ الْبَاسُ، رَبِّ النَّاسِ، اِشْفِ، اَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَائِكَ، شِفَاءُكَ، لَا يُعَادِرُ سَقَمًا] [بیماری دور کر دے، اے لوگوں کے رب! شفا دے دے۔ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔“

الْحُمْرَةِ. وَكَانَ لَنَا سَرِيرٌ طَوِيلٌ الْقَوَائِمِ. وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ، إِذَا دَخَلَ، تَنَحَّنَحَ وَصَوَّتَ. فَدَخَلَ يَوْمًا. فَلَمَّا سَمِعَتْ صَوْتَهُ اخْتَجَبَتْ مِنْهُ. فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِي. فَمَسَّنِي فَوَجَدَ مَسَّ حَيْطٍ. فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقُلْتُ: رُقَى لِي فِيهِ مِنَ الْحُمْرَةِ. فَجَذَبَهُ فَقَطَعَهُ، فَرُمَى بِهِ وَقَالَ: لَقَدْ أَصْبَحَ آلُ عَبْدِ اللَّهِ أَغْنِيَاءَ عَنِ الشُّرْكِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الرُّقَى وَالْتِمَائِمَ وَالتَّوَلَّهَ شِرْكٌ».

قُلْتُ: فَإِنِّي خَرَجْتُ يَوْمًا فَأَبْصَرْتُي فُلَانٌ. فَلَمَعَتْ عَيْنِي الَّتِي تَلِيهِ. فَإِذَا رَفِئَتْهَا سَكَنَتْ دَمْعُهَا. وَإِذَا تَرَكَتُهَا دَمَعَتْ. قَالَ: ذَلِكَ الشَّيْطَانُ. إِذَا أَطْعَمْتَهُ تَرَكَكَ، وَإِذَا عَصَيْتَهُ طَعَنَ بِأَصْبَعِهِ فِي عَيْنِكَ. وَلَكِنْ لَوْ فَعَلْتَ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، كَانَ خَيْرًا لَّكَ وَأَجْدَرُ أَنْ تُشْفِيَ. تَنْصَحِينَ فِي عَيْنِكَ الْمَاءَ وَتَقُولِينَ: أَذْهَبِ الْبَاسُ. رَبِّ النَّاسِ. اِشْفِ، أَنْتَ الشَّافِي. لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَائِكَ، شِفَاءُكَ لَا يُعَادِرُ سَقَمًا.



فوائد و مسائل: ① مریض پر قرآن کی آیات یا مسنون دعائیں پڑھ کر دم کرنا درست ہے جبکہ شرکیہ دم حرام ہے۔ ② عورتیں عورتوں کو دم کر سکتی ہیں۔ ③ مرد کو اپنے گھر میں آتے وقت بھی آواز دے کر یا کھانسن کر یا سلام کر کے آنا چاہیے تاکہ اگر کوئی غیر محرم عورت کسی کام سے آئی ہوئی ہو تو وہ پردہ کر لے۔ ④ بوڑھی عورتوں کو بھی پردہ کرنا چاہیے لیکن زیادہ بوڑھی عورتیں جن کی جسمانی کشش ختم ہو چکی ہو اگر انھوں نے زیب و زینت نہ کی ہوئی ہو تو ان کے لیے پردہ نہ کرنا جائز ہے۔ (سورہ نور: ۶۰) ⑤ دھاگے پر دم کر کے گلے میں ڈالنا یا بازو اور کمر وغیرہ پر باندھنا منع ہے۔ ⑥ گلے میں پڑا ہوا دھاگا یا تعویذ وغیرہ اتار کر پھینک دینا مقدس کلام کی توہین نہیں بلکہ غلط کام پر ناراضی کا اظہار ہے۔ ⑦ تَوَلَّہ (حُب کا عمل) ایک قسم کا جادو ٹوٹا ہے۔ جاہلیت میں عربوں کا خیال تھا کہ اس کے نتیجے میں خاندان کے دل میں بیوی کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ ⑧ خاوند کے دل میں محبت پیدا کرنے کے لیے ٹوٹے ٹوٹکوں کے بجائے اس کی اطاعت اس کا احترام اس کی خدمت اور اس سے محبت کا اظہار بہتر عمل ہے۔ ⑨ بعض اوقات شرکیہ ٹوٹکوں سے بظاہر فائدہ معلوم ہوتا ہے یہ اصل میں شیطانی اثر ہوتا ہے تاکہ لوگوں کا اعتقاد ایسے کاموں پر پختہ ہو جائے۔ ⑩ صاف پانی آنکھ کی صفائی کے لیے اچھی چیز ہے تاہم آنکھ میں چھینے زور سے نہیں مارنے چاہئیں۔ ⑪ نظر بد کا اثر بھی شیطانی اثر ہے جس کا علاج اللہ سے دعا اور مسنون دم ہے۔ ⑫ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند اضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس کے شواہد وغیرہ ذکر کیے ہیں نیز اس پر خاصی طویل بحث بھی کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت سند اضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۱۰/۶-۱۱۳ والصحيحة للألباني) رقم: ۳۳۱، و سنن ابن ماجہ بتحقیق محمود محمد محمود حسن نصار، رقم: ۳۵۳۰ ⑬ خُمْرَة ایک جلدی بیماری ہے جس میں جائے مرض کے سرخ ہونے کے علاوہ بخار تیز ہو جاتا ہے۔ بعض حضرات نے اس سے خسرہ وغیرہ کی بیماری مراد لی ہے۔ واللہ اعلم۔



۳۵۳۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ : ۳۵۳۱- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ
عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا
فِي يَدِهِ حَلَقَةٌ مِنْ صُفْرِ. فَقَالَ: «مَا هَذِهِ»
ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں پتیل کا حلقہ
(چھلایا کڑا) دیکھا تو فرمایا: ”یہ حلقہ کیسا ہے؟“ اس نے
کہا: یہ واہند کی بیماری کی وجہ سے ہے۔ آپ نے فرمایا:

۳۵۳۱- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴/۴۴۵ من حديث مبارك بن فضالة عن الحسن قال: أخبرني عمران بن
حصين به، وحسنه البوصيري، وهو شاذ مع تدليس ابن فضالة، ورواه أبو عامر صالح بن رستم عن الحسن به عند ابن حبان،
ح: ۱۴۱۱، والحاكم: ۲۱۶/۴، وصححه، ووافقه الذهبي، وعلته الانقطاع بين الحسن وعمران رضي الله عنه.

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱۔ أبواب الطب

الْحَلَقَةُ؟» قَالَ: هَٰذِهِ مِنَ الْوَاهِيَةِ. قَالَ: ”اے اتار دے اس سے تیری کمزوری میں اضافہ
”إِنْزَعَهَا، فَإِنَّهَا لَا تَزِيدُكَ إِلَّا وَهْنًا.“ ہی ہوگا۔“

🌞 فائدہ: واہنہ ایک بیماری ہے جس سے بازو کی ایک رگ میں تکلیف ہوتی ہے۔ اہل عرب اس کے علاج کے
لیے ایک خاص قسم کا منکا بازو پر باندھ لیتے تھے۔ ایسے توہمات سے پرہیز کرنا چاہیے۔

(المعجم ۴۰) - بَابُ النُّشْرَةِ (التحفة ۴۰) باب: ۳۰۔ آسیب (اور جن) کے اثر کا علاج

۳۵۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ام جندب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَبَادٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ، عَنْ أُمِّ جُنْدُبٍ [قَالَتْ]:
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ انْصَرَفَ. وَبَعَثَهُ امْرَأَةً مِنْ خَتَمِ، وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا، بِهَ بَلَاءٍ، لَا يَتَكَلَّمُ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ هَٰذَا ابْنِي وَبَقِيَّةَ أَهْلِي. وَإِنَّ بِهَ بَلَاءٍ. لَا يَتَكَلَّمُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِثْنَوَيْ بَشِيءٍ مِنْ مَاءٍ» فَأَتَيْتِ بِمَاءٍ. فَعَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ فَاهُ ثُمَّ أَعْطَاهَا. فَقَالَ: «إِسْقِيهِ مِنْهُ، وَصَبِّي عَلَيْهِ مِنْهُ، وَاسْتَشْفِي»
اللَّهُ لَهُ» قَالَتْ: فَلَقِيتُ الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ: لَوْ وَهَبْتَ لِي مِنْهُ فَقَالَتْ: إِنَّمَا هُوَ لِهَٰذَا الْمُتَبَلِّغِ. قَالَتْ: فَلَقِيتُ الْمَرْأَةَ مِنَ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْعِلَامِ فَقَالَتْ: بَرَأَ وَعَقَلَ عَقْلًا لَيْسَ كَعُقُولِ النَّاسِ.

۳۵۳۲۔ حضرت ام جندب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے قربانی کے دن رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے وادی کے نشیبی حصے میں کھڑے ہو کر بڑے جمرے پر کنکریاں ماریں پھر واپس ہوئے۔ قبیلہ خثعم کی خاتون آپ کے پیچھے چل پڑی۔ اس کے پاس ایک بچہ تھا جسے آسیب کی شکایت تھی اور وہ بات نہیں کرتا تھا۔ اس خاتون نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ میرا بیٹا ہے اور میرے گھر میں یہی باقی بچا ہے اور اسے آسیب ہے یہ کلام نہیں کرتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس تھوڑا سا پانی لاؤ۔“ پانی لایا گیا۔ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ دھوئے اور کھلی کی پھر (یہ مستعمل پانی) اسے دے دیا اور فرمایا: ”کچھ پانی اسے پلا دینا“ کچھ اس کے اوپر ڈال دینا اور اس کے لیے اللہ سے شفا کی دعا کرنا۔“ ام جندب رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اس عورت سے ملی اور کہا: اس میں سے تھوڑا سا (حبرک پانی) مجھے بھی دے دو۔ اس نے کہا: یہ تو اس بیمار کے لیے ہے۔ ام جندب رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک سال بعد اس عورت سے میری ملاقات ہوگئی تو میں نے اس لڑکے

۳۱- أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا: وہ صحت یاب ہو گیا ہے اور ایسا عقل مند ہو گیا ہے جو (عام) لوگوں کی طرح نہیں (بلکہ ان سے بڑھ کر عقل مند ہو گیا ہے۔)

باب: ۴۱- قرآن مجید کے ساتھ

حصول شفا

۳۵۳۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: ”سب سے بہتر و اقرا قرآن ہے۔“

(المعجم ۴۱) - بَابُ الْأِسْتِشْفَاءِ بِالْقُرْآنِ

(الحفۃ ۴۱)

۳۵۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ

ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيِّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ

ابْنِ ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا سَعَادُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ

أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ».

🌞 فائدہ: فوائد و مسائل کے لیے دیکھیے حدیث: ۳۵۰۱

باب: ۴۲- دو دھاریوں والے

سانپ کو قتل کرنا

(المعجم ۴۲) - بَابُ قَتْلِ ذِي الطَّفِئَتَيْنِ

(الحفۃ ۴۲)

۳۵۳۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں

نے فرمایا: نبی ﷺ نے دو دھاریوں والے سانپ کو قتل

کرنے کا حکم دیا کیونکہ وہ بیٹائی ضائع کر دیتا ہے اور حمل

کو نقصان پہنچاتا ہے۔

۳۵۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ

عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَ

النَّبِيُّ ﷺ بِقَتْلِ ذِي الطَّفِئَتَيْنِ، فَإِنَّهُ يُلْتَمَسُ

الْبَصَرُ وَيُضَيَّبُ الْحَبْلُ.

يَعْنِي حَيَّةً خَبِئَةً.

(دھاریوں والے سے) مراد ایک برا سانپ ہے۔

۳۵۳۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۵۳۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ

۳۵۳۳- [ضعیف] تقدم، ح: ۳۵۰۱.

۳۵۳۴- أخرجه مسلم، السلام، باب قتل الحيات وغيرها، ح: ۲۲۳۲ عن ابن أبي شيبة به.

۳۵۳۵- أخرجه البخاري، بدء الخلق، باب قول الله تعالى: ويث فيها من كل دابة، ح: ۳۲۹۹ تعليقاً عن يونس

من حديث الزهري به، ومسلم، السلام، الباب السابق، ح: ۱۳/۲۳۳ من حديث ابن وهب به.

السرْح: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ. أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَقْتُلُوا الْحَيَّاتَ، وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ. فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ، وَيُسْقِطَانِ الْحَبْلَ».

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سانپوں کو قتل کرو اور دو ککریوں والے سانپ کو اور دم کٹے سانپ کو قتل کر دو کیونکہ یہ بیٹائی ضائع کر دیتے ہیں اور حمل گرا دیتے ہیں۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① ککریوں والے سانپ سے مراد ایک خاص قسم کا سانپ ہے جس کی پیچھے پردہ ککیریں ہوتی ہیں۔ ② دم کٹے سانپ سے مراد وہ سانپ ہے جس کی دم دوسرے سانپوں کی طرح مخروطی نہیں ہوتی بلکہ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے دم کا ٹکڑا دی گئی ہو۔ ③ یہ سانپ زیادہ زہریلے ہوتے ہیں۔ ان کے کانٹے سے آدمی کی بیٹائی ختم ہو سکتی ہے اور عورت کا حمل ساقط ہو سکتا ہے۔ ④ سانپ کی بہت سی قسمیں زہریلی نہیں ہوتیں انھیں مارنا ضروری نہیں۔ ⑤ گھر میں سانپ نظر آئے تو اسے تنبیہ کرنی چاہیے کہ چلا جاوے ہم تجھے مار دیں گے۔ (صحیح مسلم، السلام، باب قتل الحيات وغيرها، حدیث: ۲۳۳۶) اگر وہ جن ہوگا تو چلا جائے گا ورنہ اسے مار دیا جائے۔ ⑥ صحیح مسلم کی حدیث میں ہے: [خَرَجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا] (حوالہ مذکورہ بالا) اس کی تشریح دو طرح سے کی گئی ہے: ایک یہ کہ اسے تین بار تنبیہ کرو۔ اور دوسرے یہ کہ تین دن تنبیہ کرو۔ اگر اس کے بعد بھی نظر آئے تو مارو۔ (فتح الباری: ۴۲۰/۶)

(المعجم ۴۳) - بَابُ مَنْ كَانَ يُعْجِبُهُ الْفَأَلُ
وَيَكْرَهُ الطَّيْرَةَ (التحفة ۴۳)

باب: ۴۳- اچھی فال پسند کرنا اور بد شگون کو برا جاننا

۳۵۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الْفَأَلُ الْحَسَنُ، وَيَكْرَهُ الطَّيْرَةَ.

۳۵۳۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کو اچھا شگون لینا پسند تھا اور بد فال نا پسند تھی۔

۳۵۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۳۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی

۳۵۳۶- [سنادہ حسن] وصححه البوصيري، وله شاهد من حديث عائشة رضي الله عنها عند أحمد، والحاكم: ۳۲/۱.
۳۵۳۷- أخرجه البخاري، الطب، باب لا عدوى، ج: ۵، ۵۷۷۶، ومسلم، السلام، باب الطيرة والفأل، وما يكون فيه الشوم، ج: ۴، ۲۲۲۴/۱۱۲ من حديث شعبة به.

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ : أَنَّنَا نَا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ : قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : « لَا عَذْوَى ، بَدَقَالِي كَچھ نہیں اور میں اچھی قال کو پسند کرتا ہوں۔ » وَلَا طَبِيعَةَ ، وَأُحِبُّ الْقَالَ الصَّالِحَ .

🌞 فوائد و مسائل: ① اہل عرب کسی کام کے لیے جاتے تو راستے میں بیٹھے ہوئے کسی پرندے یا ہرن وغیرہ کو تنکر مارتے اور دیکھتے کہ وہ کس طرف جاتا ہے۔ اگر وہ دائیں طرف جاتا تو کہتے کام ہو جائے گا۔ اگر بائیں طرف جاتا تو کہتے یہ کام نہیں ہوگا یا اس کا انجام اچھا نہیں ہوگا اور کام کیے بغیر واپس ہو جاتے۔ ② اس انداز سے قال لینا شرعاً منع ہے۔ ③ ہندسوں اور حرفوں پر انگلی رکھنا طوطے سے قال نکلوانا اور اس قسم کے مختلف طریقوں سے قال نکالنا سب منع ہے۔ ④ جائز قال صرف اس قدر ہے کہ بلا ارادہ کوئی اچھا لفظ کان میں پڑے اور انسان اس کی وجہ سے یہ امید رکھے کہ اللہ مجھے میرے مقصد میں کامیاب کر دے گا۔ اس میں سننے والے کے قصد و ارادے کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

۳۵۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ زُرِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «الطَّبِيعَةُ شِرْكٌ . وَمَا مِنَّا إِلَّا . وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ .»

ہم میں سے ہر کسی کو کوئی نہ کوئی ہم وہی جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ توکل کی وجہ سے اسے دفع کر دیتا ہے۔

🌞 فائدہ: اگر کسی موقع پر دل میں بدشگونی کا تصور پیدا ہو جائے تو اس کا علاج اللہ پر توکل ہے یعنی یہ حقیقت ذہن میں لائی جائے کہ خیر و شر کا لک اللہ ہے۔ یہ پرندے اور دوسری مخلوقات کی مصیبت کا باعث نہیں۔

۳۵۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت : حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَمَائِكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چھوٹ کی کوئی حقیقت نہیں بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں کھوپڑی کے الو کی

۳۵۳۸- [صحیح] أخرجه أبو داود، الطب، باب في الطيرة، ح: ۳۹۱۰ من حديث سفيان الثوري به، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، ح: ۱۶۱۴، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۳۹/۹، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۲۷، والحاكم ۱/۱، ورواه شعبة عن سلمة بن كهيل به (هق: ۱۳۹/۸).

۳۵۳۹- [صحیح] أخرجه الطحاوي في معاني الآثار: ۴/۳۰۷ من حديث أبي الأحوص به، وهو في المصنف: ۴۰/۹، وصححه البوصيري * سماك عن عكرمة تقدم حاله، ح: ۱۷۱، وللحديث شواهد كثيرة جداً.

۳۱۔ أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُورَدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصْبَحِ».

اونٹوں والے کے ساتھ (اپنے اونٹوں کو) پانی نہ پلائے۔“



فائدہ: اس ممانعت میں یہ حکمت ہے کہ اگر اللہ کے حکم سے تندرست اونٹوں کو بیماری لگ گئی تو مالک کے دل میں یہ دوسرہ پیدا ہو سکتا ہے کہ یہ بیماری بیمار اونٹوں کے ساتھ تندرست اونٹ چرانے یا انھیں ان کے ساتھ پانی پلانے سے لگی ہے لہذا ایمان کی حفاظت کے لیے ایسا کام ہی نہ کیا جائے جس سے صحیح عقیدے کے منافی دوسرے پیدا ہونے کا خطرہ ہو۔

(المعجم ۴۴) - بَابُ الْجَذَامِ (التنفحة ۴۴)

باب: ۴۴۔ کوڑھ کا مرض

۳۵۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، وَمُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ. قَالُوا: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مَفْضُلُ بْنُ فَصَّالَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، أَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ مَجْدُومٍ، فَأَدْخَلَهَا مَعَهُ فِي الْقُصْعَةِ. ثُمَّ قَالَ: «كُلْ». ثَبَّةٌ بِاللَّهِ وَتَوَكَّلَا عَلَى اللَّهِ».

۳۵۴۲- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کوڑھی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ پیالے میں ڈال دیا (اور اسے کھانے میں شریک کر لیا۔) پھر فرمایا: ”کھا اللہ پر اعتماد کرتے ہوئے اور اللہ پر توکل کرتے ہوئے۔“

۳۵۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ

۳۵۴۳- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جذام کے مریضوں کو ٹھنکی باندھ کر نہ دیکھو۔“

۳۵۴۲- [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الطبري، باب في الطيرة، ح: ۳۹۲۵ من حديث يونس بن محمد به، وقال الترمذي 'غريب'، ح: ۱۸۱۷، وضعفه العيني، وصححه الحاكم: ۱۳۶/۴، ۱۳۷، والنهبي، وحسنه العسقلاني، والمناوي * المفضل بن فضالة البصري ضعيف.

۳۵۴۳- [إسناده حسن] أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف: ۸/۱۳۲، ۴۴/۹ عن وكيع به، وضعفه الحافظ في الفتح، وأورده الضياء في المختارة، وللحديث شواهد كثيرة.

عُثْمَانُ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تُدِيمُوا النَّظَرَ إِلَى الْمَجْذُومِينَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① ایسے مریض کو مسلسل دیکھنے سے اس کا دل دکھے گا لہذا اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

② کسی بھی مصیبت زدہ کو دیکھ کر آہستہ آواز سے یہ دعا پڑھنی چاہیے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ، وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔ ”اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس بیماری سے عافیت میں رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا۔ اور اپنے پیدا کیے ہوئے بہت سے لوگوں پر مجھے فضیلت بخشی۔“ اس کی برکت سے دعا پڑھنے والا اس بیماری سے محفوظ رہے گا۔ (سنن ابن ماجہ حدیث: ۳۸۹۲)

۳۵۴۴- حضرت عمرو بن العاصؓ اپنے والد حضرت شرید

ثقفیؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا:

قبیلہ ثقیف کے وفد میں ایک مجذوم آدمی تھا۔ نبی ﷺ نے اسے پیغام بھیجا: ”وایں چلا جا، ہم نے تیری بیعت لے لی۔“

۳۵۴۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ : حَدَّثَنَا

هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ

الشَّرِيدِ يُقَالُ لَهُ عَمْرُو، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ

فِي وَفْدٍ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ . فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ

النَّبِيُّ ﷺ : «ارْجِعْ فَقَدْ بَايَعْنَاكَ» .

🌞 فوائد و مسائل: ① مجذوم کو چاہیے کہ عام لوگوں سے الگ رہے تاکہ لوگوں کو اس سے تکلیف نہ پہنچے۔

② بیعت ایک وعدہ کا نام ہے اس میں مصافحہ صرف تاکید کے لیے ہوتا ہے۔ بغیر مصافحہ کے بھی بیعت ہو جاتی ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ عورتوں سے بیعت لیتے وقت ان سے مصافحہ نہیں کرتے تھے۔ (صحیح

البخاری، الأحکام، باب بیعة النساء، حدیث: ۷۲۱۳)

باب: ۴۵- جادو کا بیان

(المعجم ۴۵) - بَابُ السَّحْرِ (التحفة ۴۵)

۳۵۴۵- ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: قبیلہ بنو زریق کے ایک یہودی نے نبی ﷺ پر جادو کیا۔ اس شخص کا نام لبید بن اعصم تھا۔ حتیٰ کہ (یہ حالت ہو گئی کہ) نبی ﷺ کو یہ خیال ہوتا

۳۵۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ

أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سَحَّرَ النَّبِيُّ ﷺ ،

يَهُودِيٌّ مِنْ يَهُودِ بَنِي زُرَيْقٍ، يُقَالُ لَهُ لَبِيدٌ

کہ آپ فلاں کام کر لیں گے اور اسے کر نہ سکتے۔ ایک دن یا ایک رات کی بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خوب دعا کی۔ اس کے بعد فرمایا: ”عائشہ! کیا تجھے معلوم ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے جس کام کے بارے میں رہنمائی طلب کی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں میری رہنمائی فرما دی ہے۔ میرے پاس دو آدمی آئے۔ ایک میرے سر کے قریب بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کی طرف بیٹھ گیا۔ میرے سر کے پاس بیٹھے ہوئے نے میرے پاؤں کے پاس بیٹھے ہوئے سے ”یا پاؤں کے پاس بیٹھے ہوئے نے سر کے پاس بیٹھے ہوئے سے کہا: اس شخص کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا: اس پر جادو کیا گیا ہے۔ اس نے کہا: جادو کس نے کیا؟ اس نے کہا: لیبید بن الأعصم نے۔ اس نے کہا: کس چیز میں؟ اس نے کہا: کنگھی میں، کنگھی کے ساتھ اترے ہوئے (سر کے) بالوں میں اور زکجور کے خوشے کے غلاف میں۔ اس نے کہا: وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: ذی اروان کے کنویں میں۔“

ام المؤمنین رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: نبی ﷺ اپنے چند صحابہ کے ہمراہ اس کنویں پر تشریف لے گئے۔ واپس آنے کے بعد فرمایا: ”قسم اللہ کی! عائشہ! اس کنویں کا پانی ایسا تھا جیسے پانی میں مہندی بھگوئی گئی ہو۔ اور کجور کے درخت ایسے تھے جیسے شیطانوں کے سر۔“

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اسے جلا کیوں نہ دیا؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے خفادے دی ہے اور میں نہیں پسند کرتا کہ لوگوں میں

ابنُ الأعصم۔ حَتَّى كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَلَا يَفْعَلُهُ. قَالَتْ: حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ، أَوْ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ دَعَا، ثُمَّ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَشَعَرْتُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ جَاءَنِي رَجُلَانِ. فَعَجَّلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي. وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي. فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلِي، أَوِ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ. قَالَ: مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَيْبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ. قَالَ: فِي أَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ، وَجَفْتُ طَلْعَةَ ذَكَرٍ. قَالَ: وَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بَثْرِ ذِي أَرْوَانَ».

قَالَتْ: فَأَتَاهَا النَّبِيُّ ﷺ، فِي أَنْاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ. ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: «وَاللَّهِ يَا عَائِشَةُ! لَكَأَنَّ مَاءَهَا نَقَاعَةُ الْجَنَاءِ. وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ».

قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا أَخْرَقْتُهُ؟ قَالَ: «لَا. أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللَّهُ، وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا».

اس کی وجہ سے شریعت پھیلاؤں۔“

فَأَمَرَ بِهَا فَذْفِئَتْ . پھر نبی ﷺ کے حکم سے یہ چیزیں دفن کر دی گئیں۔

🌞 **فوائد و مسائل:** ① جادو ایک شیطانی عمل ہے جس کی وجہ سے انسان کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ② جادو حرام اور کفر ہے کیونکہ اس میں شیطانوں سے مدد مانگی جاتی ہے اور اس طرح کے الفاظ کہے جاتے ہیں جن میں شیطانوں کی تعریف ہوتی ہے اور کفر یہ باتیں ہوتی ہیں۔ ③ رسول اللہ ﷺ پر جادو کا اثر ہو جانا منصب نبوت کے منافی نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جادو گروں کے جادو کی وجہ سے ان کی رسیوں اور لاثیوں کو سانپ سمجھ کر ڈر گئے تھے۔ (سورۃ طہ: ۶۶-۶۷) ④ یہودی جادو کے ذریعے سے رسول اللہ ﷺ کو شہید کرنا چاہتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔ یہ نبی ﷺ کی نبوت کی دلیل ہے۔ ⑤ رسول اللہ ﷺ نے یہودی کے جادو کے اثر سے کمزوری اور سلسلندی محسوس کی تا کہ یہود کو معلوم ہو جائے کہ جادو کے عمل میں کوئی کمی نہیں رہ گئی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے جادو کے موثر ہونے کے باوجود اپنے نبی کو محفوظ رکھا جس طرح یہود نے نبی ﷺ کو زہر ملا گوشت کھلایا لیکن نبی ﷺ زہر کے اثر سے محفوظ رہے۔ ⑥ بعض لوگوں نے اس حدیث پر اعتراض کیا ہے کہ اس سے کفار کے اس الزام کی تائید ہوتی ہے کہ نبی ﷺ پر جادو کا اثر ہے جس کا ذکر سورۃ فرقان آیت ۸ میں ہے، لیکن یہ اعتراض اس لیے غلط ہے کہ کفار قرآن مجید کو اور رسول اللہ ﷺ کی دعوت اور محبت کو جنوں اور جادو کا اثر قرار دیتے تھے۔ اس حدیث کا کفار کے اس قول سے کوئی تعلق نہیں۔ ⑦ نبی انسان ہوتے ہیں اس لیے وہ جسمانی تشدد اور ذہنی پریشانی سے متاثر ہو سکتے ہیں۔ جس طرح طائف اور اُحد میں کفار کے ہاتھوں آپ زخمی ہوئے۔ یہ چیز منصب نبوت کے منافی نہیں۔ ⑧ نبی ﷺ بھی مشکلات کے حل کے لیے اللہ سے دعا فرماتے تھے اور اللہ تعالیٰ آپ کی پریشانی دور فرما دیتا تھا۔ ⑨ نبی ﷺ عالم الغیب نہیں تھے البتہ وحی کے ذریعے سے آپ کو غیبی امور کی اطلاع دے دی جاتی تھی۔ ⑩ جن چیزوں کو جادو کے عمل میں استعمال کیا جائے انھیں جلا دینا یا زمین میں دبا دینا درست ہے۔ ⑪ رسول اللہ ﷺ نے اس معاملے کو زیادہ اہمیت نہیں دی تا کہ بے فائدہ تشہیر نہ ہو بلکہ صبر فرمایا اور یہودیوں کو سزا بھی نہیں دی۔ ⑫ اس کنویں کے پانی کا رنگ غالباً عدم استعمال کی وجہ سے تبدیل ہو گیا تھا اور مہندی کے پانی کی طرح سرخ معلوم ہوتا تھا۔ واللہ اعلم۔

۳۵۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ بْنِ حَزْمٍ - ۳۵۴۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارٍ الْجُمَيْصِيُّ: حَدَّثَنَا اِمَامُ الْمُؤْمِنِينَ اِمَامُ سَلَمَةَ رَضِيَ اللہ عَنْہُ نے عرض کیا: اے اللہ کے

۳۱- أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

رسول! آپ نے جو ہریلی بکری کا گوشت کھایا تھا اس کی وجہ سے آپ کو ہر سال تکلیف ہو جاتی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس کی وجہ سے جو مصیبت پہنچی ہے، وہ تو اس وقت میری تقدیر میں لکھی جا چکی تھی جب کہ آدم علیہ السلام ابھی مٹی (کی شکل) میں تھے۔“

بَقِيَّةُ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْعَنْسِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، [وَأَ] مُحَمَّدَ بْنَ يَزِيدَ، الْمُصَرِّقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا يَزَالُ يُصِيبُكَ، كُلُّ غَامٍ، وَجَعٌ مِنَ الشَّوَةِ الْمُسْمُومَةِ الَّتِي أَكَلْتُ. قَالَ: «مَا أَصَابَنِي شَيْءٌ مِنْهَا، إِلَّا وَهُوَ مَكْتُوبٌ عَلَيَّ، وَأَدَمُ فِي طِينَتِهِ».

باب: ۳۶- پریشانی اور بے خوابی اور جن چیزوں سے اللہ کی پناہ لی جاتی ہے

(المعجم ۴۶) - بَابُ الْفَرْعِ وَالْأَرْقِ وَمَا يُتَعَوَّذُ مِنْهُ (التحفة ۴۶)

۳۵۴۷- حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر کوئی شخص کسی منزل پر ٹھہرتے وقت یہ دعا پڑھ لے تو اسے اس کے کوچ کرنے تک اس منزل میں کوئی چیز تکلیف نہیں پہنچائے گی۔ (دعا یہ ہے:) اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ“ میں اللہ کی پیدا کی ہوئی ہر چیز کے شر سے اللہ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں۔“

۳۵۴۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانٌ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّجِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ ابْنِ مَالِكٍ، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ، إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا، قَالَ: اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْمَنْزِلِ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْهُ».

فوائد و مسائل: ① سفر میں کسی مقام پر دوپہر یا رات کو آرام کرنے کے لیے رکتا پڑے تو جانوروں کو ہٹا کر سامان اتار کر یہ دعا پڑھ لینی چاہیے۔ ② کسی ہوٹل میں ٹھہرتے وقت بھی اپنے کمرے میں داخل ہو کر یہ دعا پڑھ لیں۔ ③ اللہ کی تعریف کے کلمات اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ اور صفات مقدسہ کے ذکر میں بہت

۳۵۴۷- [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۳۹۵ من حديث وهيب به نحوه، وأخرجه مسلم، الدعوات، باب في التعوذ من سوء القضاء ودرک الشقاء وغيره، ح: ۲۷۰۸ من حديث يعقوب عن بسر بن سعيد عن سعد عن خولة به .



۳۱۔ ابواب الطب طب سے متعلق احکام و مسائل
برکات ہیں۔ ⑤ اللہ کی صفات کی پناہ لینے سے مراد اللہ کی ذات کی پناہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان صفات سے متصف ہے۔

۳۵۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ: لَمَّا اسْتَعْمَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الطَّائِفِ، جَعَلَ يَعْزِضُ لِي شَيْءٌ فِي صَلَاتِي، حَتَّى مَا أَدْرِي مَا أَصْلِي. فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ، رَحَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: «ابْنُ أَبِي الْعَاصِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «مَا جَاءَ بِكَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَرَّضَ لِي شَيْءٌ فِي صَلَاتِي، حَتَّى مَا أَدْرِي مَا أَصْلِي. قَالَ: «ذَاكَ الشَّيْطَانُ. أَذْنٌ» فَذَنُوتُ مِنْهُ. فَجَلَسْتُ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيَّ. قَالَ: فَضَرَبَ صَدْرِي بِيَدِهِ، وَتَفَلَّ فِي قَمِيٍّ، وَقَالَ: «أُخْرِجْ، عَدُوَّ اللَّهِ» فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ قَالَ: «إِلْحَقْ بِعَمَلِكَ».

۳۵۴۸۔ حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جب مجھے رسول اللہ ﷺ نے طائف میں عامل مقرر فرمایا تو مجھے نماز میں (پریشان کن) خیالات آنے لگے حتیٰ کہ مجھے یہ بھی پتہ نہ چلتا کہ میں نماز میں کیا پڑھ رہا ہوں۔ جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو میں سفر کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے (تعب سے) فرمایا: ”ابن ابی العاص ہو؟“ میں نے کہا: جی ہاں اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم آ کیوں گئے؟“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے نماز میں ایسی صورت حال پیش آتی ہے کہ مجھے یاد نہیں رہتا کہ میں نماز میں کیا پڑھ رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ شیطان کی طرف سے (شرارت) ہے۔ میرے قریب آؤ۔“ میں نبی ﷺ کے قریب ہو گیا اور بچوں کے بل بیٹھ گیا۔ نبی ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور میرے منہ میں تھکارا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے دشمن! نکل جا۔“ آپ نے تین بار اس طرح کیا۔ پھر فرمایا: ”اپنے کام پر چلے جاؤ۔“

قَالَ: فَقَالَ عُثْمَانُ: فَلَعَمْرِي مَا أَحْبَبُهُ خَالَطَنِي بَعْدُ.

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری عمر گواہ ہے کہ اس کے بعد شیطان نے مجھے پریشان نہیں کیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① شیطان مومن کو نماز پڑھنے سے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ ⑤ شیطان کے وسوسے

پریشان کن حد تک بھی پہنچ سکتے ہیں اس صورت میں اللہ سے دعا کرنا اور معوذتین وغیرہ پڑھنا مفید ہے۔
 ⑤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں نماز کی اہمیت عہدے اور دوسرے فرائض منہی سے بڑھ کر تھی۔ ⑥ رسول اللہ ﷺ کے لعاب وہن کی برکت سے شیطان دور ہو گیا۔ ⑦ شاگرد اور عقیدت مند افراد کی مشکل کے حل کے لیے دعا اور دم وغیرہ سے بھی مدد لی جاسکتی ہے خاص طور پر جب مشکل روحانی قسم کی ہو۔ ⑧ نبی ﷺ کے مقام و مرتبہ کی وجہ سے شیطان آپ کے کہنے سے نکل جاتا تھا۔ اور اس کے بعد اس شخص کو تنگ کرنے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔
 ⑨ شیطان انسان کے اندر داخل ہوتا ہے اور مسنون اذکار و اذعیہ کی برکت سے نکل جاتا ہے۔

۳۵۴۹- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ حَيَّانَ:

حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَنَّ أَبَانَا عَبْدَهُ بْنَ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَنَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: إِنَّ لِي أَخًا وَجَعًا. قَالَ: «مَا وَجَعُ أَخِيكَ؟» قَالَ: بِهِ لَمَمٌ. قَالَ: «إِذْ هَبْ فَأْتِنِي بِهِ» قَالَ: [فَدَهَبَ] فَجَاءَ بِهِ، فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَسَمِعْتُهُ عَوْدَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَأَرْبَعِ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْبَقَرَةِ، وَآيَتَيْنِ مِنْ وَسْطِهَا: ﴿وَالْهَكَزْ وَالْهَ﴾ وَاجِدٌ [البقرة: ۱۱۳] وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ، وَقَلَّاتِ آيَاتٍ مِنْ خَاتَمَتِهَا، وَآيَةٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ أَحْسِبُهُ قَالَ: ﴿شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ﴾ وَآيَةٍ مِنَ الْأَعْرَافِ: ﴿إِنَّكَ رَبُّكُمُ

۳۵۴۹- حضرت ابوالحلی النصارى رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میرا بھائی بیمار ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تیرے بھائی کو کیا بیماری لاحق ہے؟“ اس نے کہا: جنون کی شکایت ہے۔ آپ نے فرمایا: ”جاؤ اسے میرے پاس لاؤ۔“ وہ جا کر اسے لے آیا۔ نبی ﷺ نے اس (مریض) کو اپنے سامنے بٹھالیا۔ میں نے سنا کہ نبی ﷺ نے اس پر مندرجہ ذیل آیات پڑھیں (اور دم کیا۔) سورہ فاتحہ سورہ بقرہ کی پہلی چار آیتیں اس (سورہ بقرہ) کے درمیان سے دو آیتیں: ﴿وَالْهَكَزْ وَالْهَ﴾ (سورہ بقرہ: ۱۱۳) اور آیت الکرسی (آیت: ۲۵۵) اور تین آیتیں اس کے آخر سے (۲۸۳ تا ۲۸۶) سورہ آل عمران سے ایک آیت۔ غالباً یہ آیت تھی: ﴿شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ﴾ (آیت: ۱۸) سورہ اعراف کی ایک

۳۵۴۹- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن السني في عمل اليوم والليلة، ح: ۶۳۲ من حديث أبي جناب بن أبي حبة به، وتقدم حاله، ح: ۸۶، وقال البوصيري فيه: "ضعيف مدلس"، وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد المسند: ۱۲۸/۵ من طريق عمر بن علي عن أبي جناب عن عبد الله بن عيسى عن عبد الرحمن بن أبي ليلى به، وهذه علة أخرى ومع ذلك صححه المحاكم كما في الزوائد.

۳۱- ابواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

اللَّهُ ﴿[الاعراف: ۵۴]، وَآيَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ: ﴿وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ﴾ [المؤمنون: ۱۱۷] وَآيَةٌ مِنَ الْجِنِّ: ﴿وَأَنَّهُ قَتَلَ جَدَّ رَبِّنَا﴾ [الجن: ۳]، وَعَشْرُ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الصَّافَاتِ، وَثَلَاثُ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ الْحَشْرِ: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ [الإخلاص: ۱] وَالْمَعُودَتَيْنِ. فَقَامَ الْأَعْرَابِيُّ قَدْ بَرَأَ، لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ.

ایک آیت: ﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ.....﴾ (آیت ۵۴) سورہ مؤمنون کی ایک آیت: ﴿وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ.....﴾ (آیت ۱۱۷) سورہ جن کی ایک آیت: ﴿وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا.....﴾ (آیت ۳) سورہ صافات کی پہلی دس آیات سورہ حشر کی آخری تین آیات سورہ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ (کمل) اور معوذتین (سورہ فلق اور سورہ ناس کمل) چنانچہ اعرابی صحت یاب ہو کر کھڑا ہو گیا اسے کوئی تکلیف نہ رہی۔

